وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝

تفسیر ابن عباس رضؓ اردو

مع

لباب النقول فی اسباب النزول

و

ترجمہ قرآن مجید حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ

جلد سوم

مفسر

ترجمان القرآن امام المفسرین حضرت عبداللہ بن عباسؓ القرشی الہاشمی المتوفی ۶۸ھ

مولف لباب

علامۂ دوراں، جامع معقول ومنقول جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی ؒ المتوفی ۹۱۱ھ

مترجم

مولانا عابد الرحمن صدیقی کاندھلوی استاذ دار العلوم ٹنڈو اللہ یار

الناشر

کلام کمپنی

مقابل مولوی مسافر خانہ۔ کراچی ۱

قرآن مجید کی قدیم ترین اور جامع تفسیر

جس کی صحت پر دنیائے اسلام کے تمام علما کا اتفاق ہے

باہتمام ———————— خواجہ عبدالوحید

ناشر ———————— کلام کمپنی مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی ۱

طابع ———————— مطبع سعیدی، قرآن محل، کراچی ۱

هدیہ مجلد

٭ جلد اوّل : تیرہ روپے پچاس پیسے ٭ جلد دوم : تیرہ روپے پچاس پیسے ٭ جلد سوم : تیرہ روپے پچاس پیسے

ہدیہ کامل مجلد در تین جلد

چالیس روپے پچاس پیسے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

قدرت نے تمام انسان اور جملہ آدمیوں میں دو چیزیں پیدا فرمائی ہیں، خواہ وہ کسی ملک کا بسنے والا ہو، ان دو چیزوں سے ہرگز ہرگز خالی نہیں ہو سکتا، چھوٹے اور بڑے، بچے اور جوان، مرد اور عورت کی کوئی تخصیص نہیں ہے، غرضیکہ ہر انسان، بلکہ حیوان میں بھی یہ دو چیزیں پیدا فرمائی ہیں، اس میں امیر غریب، بادشاہ اور فقیر، کالے اور گورے کا کوئی امتیاز نہیں رکھا گیا، کہ ایک کو عطا ہو، اور دوسرا محروم ہو۔

ان دو چیزوں میں سے ایک وہ ہے، جو سب کو نظر آتی ہے، اور دکھائی دیتی ہے، اور ایک وہ ہے، جو کسی کو بھی دکھائی نہیں دیتی، لیکن باوجود اس کے کسی ادنیٰ آدمی اور جاہل سے جاہل کو بھی اس کے موجود ہونے میں تامل نہیں ہے، ان دو چیزوں میں سے ایک وہ ہے جس کا نام جسم اور بدن ہے، دوسری وہ جس کا نام جان اور روح ہے، پس قدرت نے جس طرح یہ دو چیزیں پیدا فرمائی ہیں اسی طرح ان دونوں کے لئے دو حالتیں رکھی ہیں، صحت اور مرض۔

جسم کی بیماریوں کے ازالہ کے لئے اور توانائی حاصل کرنے کے لئے قدرت نے اطباء اور ڈاکٹروں کا سلسلہ قائم کیا ہے جن کی تجاویز اور نسخہ جات کے استعمال سے جسم صحیح اور درست رہ سکے۔

اسی طرح دوسرے سلسلہ کے لئے بھی ایک جماعت پیدا فرمائی، جن کی تجاویز اور نسخہ جات سے روح کی بیماریوں کو شفا حاصل ہو سکے، یہ حضرات انبیاء کرام اور رسولوں کی جماعت ہے۔

چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک جس قدر انبیاء تشریف لائے، یہ ساری کی ساری جماعت روحانی طبیب تھی، دنیا میں جس قسم کے امراض کی قلت و کثرت ہوتی گئی، قدرت اس کے مناسب نسخہ اور طبیب تجویز کرتی رہی، بالآخر اس سلسلہ کے آخر میں ایک ایسا طبیب تجویز فرمایا، کہ جس قدر انبیائے سابقین کو نسخہ جات عطا فرمائے گئے تھے، وہ سب کے سب اس آخری طبیب کو عطا فرمائے، اور جملہ انبیائے سابقین کے نسخہ جات منسوخ فرما کر اس آخری طبیب کو قیامت تک ایک غیر منسوخ کتاب، قانون یعنی قرآن کریم عطا فرمایا۔

چنانچہ اس عظیم کتاب کی اس کے نزول سے لے کر موجودہ زمانے تک علمائے کرام اور مفسرین حضرات علمی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں، اور ناشرین اس کی اشاعت سے خیر و برکت حاصل کر رہے ہیں، اسی سلسلہ کی ایک کڑی زیر نظر تفسیر ابن عباس رضی کا ترجمہ ہے، جو آپ حضرات کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے، اور اس کے ساتھ ہی ساتھ امام سیوطی کی شان نزول کے بیان میں کتاب "لباب النقول" کا ترجمہ بھی پیش خدمت ہے۔

رب العزت کا شکر و احسان ہے، کہ اس نے ہمیں اپنی کتاب کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی، اور اسی سے دعا ہے، کہ وہ اسے قبولیت کا درجہ عطا فرمائے۔ آمین

یہ حقیقت ہے، کہ دین کی بنیادی کتابوں کی اشاعت خصوصاً قرآن کریم اور اس کے تراجم و تفاسیر کی طباعت ایک اہم کام ہے
اس خدمت عظیم کو کوئی شخص اللہ تعالےٰ کی امداد و اعانت کے بغیر انجام نہیں دے سکتا
تفسیر ابن عباس رض کی اشاعت میرے لئے ایک مستقل مسئلہ رہی ہے، اور میں برابر اس بات کی کوشش کرتا رہا ہوں، کہ قرآن کریم کی
اس مستند اور قدیم تفسیر کو نہایت احتیاط کے ساتھ شائع کیا جائے، چنانچہ طباعت کے تمام مراحل میں علمائے کرام کے تعاون کو کسی
موقعہ پر بھی نظر انداز نہیں ہونے دیا، اور پورے اہتمام سے بار بار اس کی تصحیح کرائی گئی، چنانچہ

(۱) پہلی تصحیح کے وقت مولانا حافظ قاری سبحان محمود، استاد دارالعلوم کراچی کا تعاون حاصل رہا

(۲) اور دوسری بار تصحیح کی خدمت مولانا حافظ قاری حبیب الرحمٰن صدیقی نے انجام دی، اور

(۳) تیسری مرتبہ مولانا حافظ قاری معین الدین نے پوری توجہ سے تصحیح فرمائی

اس کے بعد جملہ امور کی نگرانی میں خود کرتا رہا، اور اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں پورے عجز و انکسار کے ساتھ سربسجود ہوں، کہ اس نے
اپنے فضل و کرم سے ناچیز ہاتھوں کو اس عظیم خدمت کے انجام دینے کی توفیق مرحمت فرمائی، اللہ تعالےٰ قبول فرمائے، اور قارئین کے ساتھ
بندۂ ناچیز کو بھی اس کی برکات سے مستفیض فرمائے، آمین
آخر میں قارئین سے التماس ہے، کہ وہ دعائے خیر اور اپنے مرحوم عزیز و اقارب کے لئے دعائے مغفرت کے ساتھ میرے
عزیز بھائیوں عبدالصمد عارف مرحوم اور میاں عبدالمتین مرحوم کو بھی دعائے خیر و مغفرت میں یاد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں، فقط

والسلام

طالب دعا

خواجہ عبدالوحید عفی عنہ

فہرست مضامین تفسیر ابن عباسؓ مترجم اردو، جلد سوم

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ

جو کتاب آپ وحی کی گئی ہے آپ اسے پڑھا کیجئے اور نماز کی پابندی رکھئے بے شک نماز (اپنی وضع کے اعتبار سے)

الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَا

بے حیائی اور ناشائستہ کاموں سے روک ٹوک کرتی رہتی ہے اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں کو جانتا ہے

تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖۗ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا

اور تم اہل کتاب کے ساتھ بجز مہذب طریقہ کے مباحثہ مت کرو ہاں جو ان میں زیادتی کریں اور یوں کہو کہ ہم اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں

بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ كَذٰلِكَ

جو ہم پر نازل ہوئی اور ان کتابوں پر بھی جو تم پر نازل ہوئیں اور ہم بھی تسلیم کرتے ہو کہ ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہے اور ہم تو اس کی اطاعت کرتے ہیں

اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَ مِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ

اور اسی طرح ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمائی سو جن لوگوں کو ہم نے کتاب (کی نافع سمجھ) دی ہے وہ اس (آپ والی) کتاب پر ایمان لے آتے ہیں اور

یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ

ان (اہل عرب مشرک) لوگوں میں سے بھی بعض ایسے (منصف) ہیں کہ اس کتاب پر ایمان لے آتے ہیں اور ہماری آیتوں سے بجز (ضدی) کافروں کے اور کوئی منکر نہیں ہوتا اور آپ اس کتاب سے پہلے نہ کوئی

كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ

کتاب پڑھے ہوئے تھے اور نہ کوئی کتاب اپنے ہاتھ سے لکھ سکتے

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ قرآن کریم ان کو پڑھ کر سنایا کیجئے اور پانچوں نمازوں کی پابندی رکھئے کیونکہ نماز معاصی اور ناشائستہ کاموں سے روک ٹوک کرتی رہتی ہے یعنی کم از کم جب تک آدمی نماز پڑھتا ہے تو نماز ایسی چیزوں سے روکے رکھتی ہے جن کا شریعت اور سنت میں کہیں تذکرہ نہیں اور تم جو نماز کے ذریعہ سے حق تعالیٰ کو یاد کرتے ہو اس کے مقابلہ حق تعالیٰ کی مغفرت فرمانا اور ثواب کا عطا کرنا بہت بڑی چیز ہے اور جو کچھ تم نیکیاں اور برائیاں کرتے ہو حق تعالیٰ سب کو جانتا ہے۔

اور تم یہود و نصاریٰ کے ساتھ مباحثہ مت کرو مگر قرآن کریم کے ذریعہ سے ہاں جو ان میں زیادتی کریں جیسا کہ وفد بنی نجران اور یوں کہو کہ ہم قرآن کریم پر بھی اور توریت و انجیل پر بھی ایمان رکھتے اور ہمارا اور تمہارا خدا ایک وحدہ لاشریک ہے اور ہم تو اسی کی اطاعت اور اسی کی توحید کا اقرار کرتے ہیں۔

اسی طرح ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمائی تاکہ اس میں جو اوامر و نواہی اور واقعات بیان ہوں آپ ان کے سامنے پڑھ کر سنائیں

سو جن لوگوں کو ہم نے کتاب توریت کا علم دیا ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ وہ آپ پر اور قرآن کریم پر ایمان لے آئے ہیں اور ان مشرکین مکہ میں سے بھی بعض حضرات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لے آئے ہیں۔ اور ہماری آیتوں میں سے بجز کافروں یعنی کعب و ابوجہل وغیرہ کے اور کوئی منکر نہیں ہوتا۔

اور آپ قرآن کریم سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھے ہوئے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے کسی کتاب کو لکھ سکتے تھے۔

إِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ ﴿٤٨﴾ بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ

کہ ایسی حالت میں یہ ناحق شناس لوگ کچھ شبہ نکالتے　بلکہ یہ کتاب خود بہت سی واضح دلیلیں ہیں　ان لوگوں کے ذہن میں جن کو علم عطا ہوا ہے

وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ ﴿٤٩﴾ وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ قُلْ

اور ہماری آیتوں سے بس ضدی لوگ انکار کیے جاتے ہیں　اور یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ ان پر ان کے رب کے پاس نشانیاں کیوں نہیں نازل ہوئیں

إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥٠﴾ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ

آپ یوں کہہ دیجئے کہ وہ نشانیاں تو خدا کے قبضہ میں ہیں اور میں تو صرف ایک صاف صاف ڈرانے والا ہوں کیا ان لوگوں کو یہ بات کافی نہیں ہوئی کہ ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل

الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾

فرمائی جو ان کو سنائی جاتی رہتی ہے　بلاشبہ اس کتاب میں ایمان لانے والوں لوگوں کے لیے بڑی رحمت اور نصیحت ہے

تو اگر ایسی حالت ہوتی تو یہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین کچھ شبہ نکالتے اور کہتے کہ ہماری کتابوں میں تو نبی امی کی بشارت ہے بلکہ آپ کی نعت و صفت کے بارے میں خود بہت سی واضح دلیلیں ہیں ان لوگوں کے دلوں میں جن کو علم توریت دیا گیا ہے

یا یہ قرآن کریم ہی آپ کی نبوت کے لیے خود بہت سی واضح دلیلوں والا اور حلال و حرام اور اوامر و نواہی کو واضح طریقہ پر بیان کرنے والا ان لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہے جن کو قرآن کریم کا علم دیا گیا ہے۔

اور ہماری آیتوں یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سے یہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین ہی انکار کیے جاتے ہیں۔

اور یہ لوگ یوں کہے جاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے پروردگار کی طرف سے ایسی نشانیاں کیوں نازل نہیں ہوئی جیسا موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام پر نازل کی گئی تھیں۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے فرما دیجئے کہ وہ نشانیاں تو حق تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں اسی کی طرف سے آئیں گی میں تو ایک ایسی زبان میں جس کو تم بھی سمجھتے ہو ڈرانے والا رسول ہوں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا ان مکہ والوں کے لیے آپ کی نبوت پر دلالت کے لیے یہ بات کافی نہیں ہوئی۔

کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمائی جس میں سے اوامر و نواہی اور گذشتہ قوموں کے واقعات ان کے سامنے پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔ بلاشبہ اس قرآن کریم میں اہل ایمان کے لیے عذاب سے بڑی رحمت اور نصیحت ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان خداوندی اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ الخ ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور دارمی نے اپنی مسند میں عمرو بن دینار کے طریق سے یحییٰ بن جعدہ رض سے نقل کیا ہے کہ مسلمانوں میں سے کچھ حضرات آئے ان کے پاس کچھ لکھی ہوئی باتیں تھیں جو انہوں نے یہودیوں سے سن کر لکھ رکھی تھیں اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک قوم کی گمراہی کے لیے بس یہی کافی ہے کہ ان کے پاس جو ان کا نبی لے کر آیا ہے وہ اس سے اپنے غیروں کی طرف جن کے پاس ان کا غیر لے کر آیا ہے اعراض کریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ الخ کیا ان لوگوں کو یہ بات کافی نہیں ہوئی کہ ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل فرمائی الخ

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

آپ یہ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان گواہ کافی ہے اس کو سب چیزوں کی خبر ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَ

اور جو لوگ جھوٹی باتوں پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ کے منکر ہیں تو وہ لوگ بڑے زیاں کار ہیں اور

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ

یہ لوگ آپ سے عذاب کا تقاضہ کرتے ہیں اور اگر (علم الٰہی میں عذاب آنے کی) میعاد معین نہ ہوتی تو ان پر عذاب آچکا ہوتا

وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٣﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ

اور وہ عذاب ان پر دفعۃً آ پہنچے گا اور ان کو خبر بھی نہ ہوگی یہ لوگ آپ سے عذاب کا تقاضہ کرتے ہیں اور اس میں

لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٤﴾ يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ

کچھ شک نہیں کہ جہنم ان کافروں کو گھیرے گا جس دن کہ ان پر عذاب ان کے اوپر سے اور ان کے نیچے سے گھیرے گا

اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٥﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ

اور حق تعالیٰ فرماوے گا کہ جو کچھ کرتے رہے ہو اب اس کا مزہ چکھو اے میرے ایماندار بندو زمین

وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۣ ثُمَّ

فراخ ہے سو خالص میری ہی عبادت کرو ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر

اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٧﴾

تم سب کو ہمارے پاس آنا ہے۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے فرما دیجئے کہ میری رسالت کا بس اللہ تعالیٰ گواہ ہے اس کو تمام مخلوق کی خبر ہے اور جو لوگ یعنی ابوجہل وغیرہ شیطانی باتوں پر یقین رکھتے ہیں وہ لوگ بڑے ہی زیاں کار ہیں۔

اور یہ کفار آپ سے وقوع عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں اور اگر اس کی میعاد معین نہ ہوتی تو وقت سے پہلے ہی ان پر عذاب آچکا ہوتا اور وہ عذاب ان پر دفعۃً آئے گا کہ ان کو اس کے آنے کی خبر بھی نہ ہوگی

اور یہ دنیا میں نزول عذاب کا تقاضہ کرتے ہیں اور اس میں کچھ نہیں کہ جہنم ان سب کو گھیر لے گا اور جس دن جہنم کا عذاب ان کو اوپر سے اور ان کے نیچے جب کہ یہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے گھیر لے گا اور اس وقت ان سے حق تعالیٰ فرمائے گا کہ جو کچھ تم اعمال و اقوال کفریہ کر رہے تھے اس کا مزہ چکھو۔

اے میرے ایماندار بندو یعنی حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی حضرت علی المرتضیٰ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سرزمین مدینہ امن والی ہے وہاں چلے جاؤ اور خالص میری ہی عبادت کرو۔

ہر شخص کو ضروری طور پر موت کا مزہ چکھنا ہے اور پھر مرنے کے بعد تم سب کو ہمارے پاس آنا ہے جہاں تم کو تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِنْ

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے ہم ان کو جنت کے بالاخانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿٥٨﴾ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ

نہریں چلتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں کام کرنے والوں کا کیا اچھا اجر ہے جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر

يَتَوَكَّلُونَ ﴿٥٩﴾ وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ

توکل کیا کرتے تھے اور بہت سے جانور ایسے ہیں جو اپنی غذا اٹھا کر نہیں رکھتے اللہ ہی ان کو (مقدر) روزی پہنچاتا ہے اور تم کو بھی

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦٠﴾

اور وہ سب کچھ سنتا ہے سب کچھ جانتا ہے

جو حضرات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ہم ان کو جنت کے بالاخانوں میں جگہ دیں گے جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے دودھ شہد شراب اور پانی کی نہریں چلتی ہوں گی وہ اس جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے نیک کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہے جنہوں نے احکام خداوندی کی بجا آوری اور سختیوں پر صبر کیا اور وہ اپنے رب پر توکل کیا کرتے تھے اس کے علاوہ اور کسی پر بھروسہ نہیں رکھتے ہیں

چنانچہ جب ان کو حق تعالیٰ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا تو فطری طور پر یہ وسوسہ ہوا کہ وہاں ہم کو کون ٹھہرائے گا اور کھانے پینے کو کون دے گا تو حق تعالےٰ نے فرمایا کہ سمجھ لو بہت سے جانور ایسے ہیں جو کل کے لئے اپنی غذا اٹھا کر نہیں رکھتے اور یہ کہ چیونٹی تو ایک سال کے لئے غذا جمع کر کے رکھتی ہے اللہ ہی ان کو جو اٹھا کر رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے روزی پہنچاتا ہے اور اے گروہ مؤمنین تم کو بھی پہنچاتا ہے وہ ہی تمہاری ان باتوں کا سننے والا اور تمہاری روزیوں کا جاننے والا ہے کہ کس مقام پر سے تم کو روزی پہنچائے گا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

فرمان خداوندی وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ الخ

عبد بن حمید۔ ابن ابی حاتم بیہقی اور ابن عساکر نے سند ضعیف کے ساتھ حضرت ابن عمر رض سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ کے باغوں میں سے کسی باغ میں داخل ہوئے تو آپ کھجور کے درختوں میں سے کسی باغ میں داخل ہوئے تو آپ کھجور کے درختوں میں سے کھجور توڑ کر کھا رہے تھے آپ نے فرمایا ابن عمر رض تم کیوں نہیں کھاتے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھ کو خواہش نہیں آپ نے فرمایا لیکن میری تو طبیعت چاہ رہی ہے اور یہ چوتھی صبح ہے جس دن سے میں نے کھانا نہیں چکھا اور نہ اس کی طلب کی اور اگر میں چاہتا تو اپنے پروردگار سے دعا کرتا وہ مجھ کو قیصر و کسریٰ کی بادشاہت کے برابر عطا کر دیتا تو ابن عمر رض تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب کہ تمہارا ایسی قوم سے سابقہ پڑے گا جو سال بھر کی روزی جمع کر کے رکھیں گے

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
اور اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ وہ کون ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور جس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے

لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٦١﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ
تو وہ لوگ یہی کہیں گے کہ وہ اللہ ہے پھر کدھر الٹے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے

وَيَقْدِرُ لَهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٢﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
چاہے تنگ کر دیتا ہے بیشک اللہ ہی سب چیز کے حال سے واقف ہے اور اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ وہ کون ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا

فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
پھر اس سے زمین کو بعد اس کے کہ خشک پڑی تھی تر و تازہ کر دیا تو وہ لوگ بھی یہی کہیں گے کہ وہ بھی اللہ ہی ہے آپ کہئے کہ الحمد للہ بلکہ ان میں اکثر

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۚ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ
سمجھتے بھی نہیں اور یہ دنیوی زندگی (فی نفسہ) بجز لہو و لعب کے اور کچھ بھی نہیں اور اصل زندگی عالم آخرت ہے

اگر آپ ان کفار مکہ سے دریافت کریں کہ بھلا وہ کون ہے جس نے آسمان و زمین پیدا کئے اور جس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے تو کفار مکہ جواب میں یہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا ہے اور اسی نے ان کو کام میں لگا رکھا ہے پھر کیوں حق تعالیٰ پر افتراء پردازیاں کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے جو اس کی جانب سے ایک امتحان ہوتا ہے اور جس پر چاہتا ہے بطور ڈھیل کے تنگ کر دیتا ہے وہ فراخی و تنگی ہر ایک چیز سے واقف ہے۔

اور اگر آپ ان کفار مکہ سے دریافت کریں کہ وہ کون ہے کہ جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس پانی سے زمین کو بعد اس کے کہ وہ خشک اور بنجر پڑی ہوتی تھی تر و تازہ کر دیا تو کفار مکہ جواب میں یہی کہیں گے کہ ایسا کرنے والا بھی اللہ ہے

آپ کہئے الحمد للہ علیٰ ذالک مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ نہ اس چیز کو سمجھتے ہیں اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

اور اس دنیاوی زندگی میں جو کچھ خوش حالیاں اور نعمتیں ہیں یہ بجز وقتی اور فانی لہو و لعب کے اور کچھ بھی نہیں اور اصلی زندگی

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور یقین کمزور ہو جائے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سو خدا کی قسم کہ ہم اس جگہ سے نہیں ہٹے تھے اور نہ ہٹنے کا ارادہ کیا تھا اتنے میں یہ آیت کریمہ نازل ہو گئی کہ بہت سے جانور ایسے ہیں جو اپنی غذا اٹھا کر نہیں رکھتے اللہ ہی ان کو روزی پہنچاتا ہے اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ کو دنیا کے خزانے جمع کرنے اور خواہشات کے پیچھے چلنے کا حکم نہیں دیا آگاہ ہو جاؤ کہ میں نہ دینار کو جمع کرتا ہوں اور نہ درہم کو اور نہ کل کے لئے روزی چھپا کر رکھتا ہوں۔

لَهِیَ الْحَیَوَانُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا رَکِبُوْا فِی الْفُلْکِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ

اگر ان کو اس کا علم ہوتا تو ایسا نہ کرتے　　پھر جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو خالص اعتقاد کرکے اللہ ہی کو

لَهُ الدِّیْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَی الْبَرِّ اِذَا هُمْ یُشْرِکُوْنَ ﴿۶۵﴾ لِیَکْفُرُوْا بِمَآ اٰتَیْنٰهُمْ ۚ وَ

پکارنے لگتے ہیں　　پھر جب ان کو نجات دے کر خشکی کی طرف لے آتا ہے تو وہ فوراً ہی شرک کرنے لگتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ ہم نے جو نعمت ان کو

لِیَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ یُتَخَطَّفُ

دی ہے اس کی ناقدری کرتے ہیں اور یہ لوگ چند روز اور حظ حاصل کرلیں پھر قریب ہی ان سب کو خبر ہوئی جاتی ہے۔ کیا ان لوگوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ ہم نے امن والا حرم بنایا

النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَکْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

ہے اور ان کے گرد و پیش میں لوگوں کو نکالا جا رہا ہے پھر کیا یہ لوگ جھوٹے معبود پر تو ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں اور اس شخص سے

مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا

زیادہ کون ناانصاف ہوگا جو اللہ پر جھوٹ افترا کرے۔

وہ جنت ہی کی ہے جہاں فنا کا سوال نہیں کاش یہ لوگ اس کو مانتے مگر ان کو نہ اس کا علم ہے اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

جب کفار مکہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو خالص اعتقاد کرکے نجات کی حق تعالیٰ ہی سے دعا کرنے لگتے ہیں پھر جب ان کو سمندر سے نجات دے کر حق تعالیٰ خشکی کی طرف لے آتے ہیں تو فوراً بتوں کو اس کے ساتھ شریک کرنے لگتے ہیں۔

جس کا حاصل یہ ہے کہ ہم نے جو نعمت ان کو دی ہے اس کی ناقدری کرتے ہیں اور یہ لوگ اپنے کفر و شرک میں چند دن اور مزہ اڑالیں پھر قریب ہی نزول عذاب پر ان کو سب خبر ہو جائے گی کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔

کیا مکہ والوں کی اس پر نظر نہیں کہ ہم نے ان کے شہر کو دشمنوں کے خوف سے امن والا بنایا اور ان کے گرد و پیش کے مقامات کے لوگوں کو مار دھاڑ کر ان کے گھروں سے نکال دیا جاتا ہے بخلاف ان کے کہ حدود حرم میں دشمن بھی ان پر داخل نہیں ہوتا

پھر کیا ٹھکانا کہ یہ لوگ شیطان اور جھوٹے معبودوں کی تصدیق کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی جو اس نے حرم میں ان کو دی ہیں ناشکری کرتے ہیں کہ سرے سے وحدانیت خداوندی ہی کے منکر ہیں

اور اس شخص سے زائد کون ناانصاف اور بدتمیز ہوگا جو بلا دلیل ہی اللہ پر جھوٹ افترا کرے کہ اسکے اولاد ہے اور وہ شریک رکھتا ہے

(لباب النقول فی اسباب النزول)

فرمان خداوندی اَوَلَمْ یَرَوْا الخ جویبر نے بواسطہ ضحاک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ کفار نے عرض کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں آپ کے دین میں داخل ہونے سے یہی امر مانع ہے کہ ہماری کمی کی وجہ سے لوگ ہم کو اچک لیں گے کیونکہ عرب بکثرت ہیں تو جب ان کو یہ معلوم ہوگا کہ ہم نے آپ کے دین کو اختیار کر لیا تو وہ ہم کو اچک لیں گے سو ایسی صورت میں ہم سب کا لقمہ بن جائیں گے اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی کیا ان لوگوں کی اس بات پر نظر نہیں کہ ہم نے ان کے شہر مکہ کو امن والا حرم بنایا الخ

وَمَنْ أَظْلَمُ ... أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا

اور جب سچی بات اس کے پاس پہنچے وہ اس کو جھٹلاوے　کیا ایسے کافروں کا جہنم میں　ٹھکانا　نہ　ہوگا　اور جو لوگ ہماری راہ میں

فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٦٩﴾

مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم ان کو اپنے (قرب و ثواب یعنی جنت کے) رستے ضرور دکھاوینگے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ (کی رضا و رحمت) ایسے خلوص والوں کے ساتھ ہے

آیاتھا ۶۰　(۳۰) سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ (۸۴)　رکوعاتھا ۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

الٓمٓ ﴿١﴾ غُلِبَتِ الرُّومُ ﴿٢﴾ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُم مِّن بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ﴿٣﴾

الم　اہل روم ایک قریب کے موقع میں مغلوب ہو گئے　اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب تین سال سے لے کر نو سال تک کے اندر

فِي بِضْعِ سِنِينَ ۗ

اندر غالب آ جاویں گے

اور جب سچی بات (یعنی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم) اس کے پاس پہنچے تو وہ اس کو جھٹلاوے۔

کیا ابوجہل اور اس کے یاروں کا جہنم میں ٹھکانا نہ ہوگا اور جو ہماری اطاعت و فرمانبرداری میں کوشش کرتے ہیں تو ہم اپنے قرب و ثواب کے رستے کو ان کو ضرور دکھائیں گے۔

یعنی جو اپنے علم کے مطابق نیکیاں کرتا ہے تو ہم اس کو ان چیزوں کی بھی توفیق عطا فرمائیں گے۔ کہ جو اس کے علم میں نہیں یا یہ کہ ہم خوشی و حلاوت طبع اس کو نصیب فرمائیں گے یا یہ کہ ہم اپنی اطاعت کی اس کو مزید توفیق عطا فرمائیں گے۔

اور حق تعالیٰ نیکوکاروں کی قول و فعل توفیق و عصمت کے ذریعہ مدد فرمانے والا ہے۔

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں ستر آیتیں اور آٹھ سو انیس کلمات اور تین ہزار پانچ سو تیس حروف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٓم اس کے معنی اللہ ہی کو معلوم ہیں وہ ہی سب سے زائد جاننے والا یا یہ کہ ایک قسم کے طور پر ہے اہل روم فارس کے ایک قریبی علاقہ میں مغلوب ہو گئے یہ خبر سن کر مسلمانوں کو تشویش سی ہوئی اور مشرکین (مکہ) بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم بھی ایمان والوں پر غالب آجائیں گے جیسا کہ فارس والوں نے رومیوں پر غلبہ کر لیا ہے تا آنکہ حق تعالیٰ نے فرمایا اور وہ رومی فارس سے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب سات سالہ عرصہ میں پھر دوبارہ فارس پر غالب آجائیں گے۔

اور اس غلبہ کی پیشنگوئی پر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے ابی بن خلف جمحی سے دس اونٹوں پر اولاً اور پھر بعد میں سو پر معاہدہ کر لیا تھا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۂ روم) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امام ترمذی نے ابوسعید سے روایت نقل کی ہے کہ بدر کے دن رومی اہل فارس پر غالب آگئے

لِلّٰہِ الۡاَمۡرُ مِنۡ قَبۡلُ وَ مِنۡۢ بَعۡدُ ؕ وَ یَوۡمَئِذٍ یَّفۡرَحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ بِنَصۡرِ اللّٰہِ ؕ
پہلے بھی اختیار اللہ ہی کو تھا اور پیچھے بھی اور اس روز مسلمان اللہ تعالیٰ کی اس امداد پر خوش ہوں گے وہ جس کو چاہے غالب

یَنۡصُرُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ۙ﴿۵﴾
کر دیتا ہے اور وہ زبردست رحیم ہے۔

فارس کے روم پر غلبہ کرنے سے پہلے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد و حمایت کرنے کا اختیار اللہ ہی کو تھا اور مغلوب ہونے کے بعد بھی اللہ ہی کو اختیار ہے۔

یا یہ کہ من قبل سے مراد روم کے مغلوب ہونے سے پہلے اور من بعد روم کے فارس پر غالب ہونے کے بعد

یا یہ کہ علم و قدرت و اختیار مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے بھی حق تعالیٰ ہی کو تھا اور اس کے فنا کرنے کے بعد بھی اللہ ہی کو ہے

یا یہ کہ حق تعالیٰ مخلوقات کے وجود سے پہلے ہی آمر اور اسی طرح رازق اور خالق اور مالک تھا اور مخلوق کے پیدا کرنے کے بعد بھی وہ حاکم رازق خالق و مالک ہے جیسا کہ فرمان خداوندی ہے کہ وہ یوم جزاء کا مالک ہے یعنی یوم جزاء سے پہلے بھی اس کا مالک ہے۔

اور جس دن اہل روم فارس پر غالب آئیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کفار مکہ کے مقابلہ مدد کی جائے گی یعنی غزوۂ بدر یا صلح حدیبیہ کا دن ہے مسلمان حق تعالیٰ کی اس امداد سے خوش ہوں گے

اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے غالب کر دیتا ہے اور وہ ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کو بدر کے دن مغلوب کرنے پر قادر اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام پر رحیم ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

جس کی وجہ سے مسلمان خوش ہوئے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی الٓم۔ تا۔ بنصر اللہ یعنی اہل روم ایک قریب کے موقع میں مغلوب ہو گئے اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب الخ اور ابن جریر نے بھی ابن مسعودؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور ابن ابی حاتم نے ابن شہاب سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے قبل جب کہ مسلمان مکہ مکرمہ میں تھے مشرکین مسلمانوں سے مباحثہ کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ رومی اہل کتاب ہونے کے مدعی ہیں اور ان پر مجوسی غالب آ گئے اور تم بھی اس چیز کے مدعی ہو کہ اس کتاب کی وجہ سے جو کہ تمہارے نبیؐ کریم پر نازل ہوئی ہے تم بھی ہم پر غالب آجاؤ گے تو اب مجوس رومیوں پر کیسے غالب آ گئے حالانکہ رومی تو اصل کتاب ہیں تو ہم بھی تم پر غالب آجائیں گے۔ جیسا کہ فارس والے روم پر غالب آ گئے اس وقت حق تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی الٓمّ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ الخ

اور ابن جریر نے اسی طرح عکرمہ اور یحییٰ بن عمیر اور قتادہ سے نقل کیا ہے مگر پہلی روایت میں غلبت غین کے زبر کی قرأت کے ساتھ نقل کیا ہے کیونکہ یہ آیت کریمہ بدر کے دن جس وقت مسلمان کافروں پر غالب ہوئے نازل ہوئی اور دوسری روایت میں پیش کے ساتھ یہ لفظ نقل کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ فارس کے رومیوں پر غلبہ کر جانے کے بعد عنقریب مسلمان بھی ان پر غلبہ کریں گے۔

وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۶ يَعْلَمُوْنَ

اس کا وعدہ فرمایا ہے　اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو خلاف نہیں فرماتا　ولیکن اکثر لوگ　نہیں　جانتے　یہ　لوگ　صرف

ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ښ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝۷ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا

دنیوی زندگی　کے ظاہر کو جانتے ہیں　اور یہ لوگ　آخرت سے بے خبر ہیں　کیا انہوں نے اپنے

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ

دلوں میں یہ غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان　اور زمین کو اور ان چیزوں کو جو ان کے درمیان میں ہیں کسی حکمت ہی سے اور

مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝۸ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي

ایک میعاد معین کیلئے پیدا کیا ہے　اور بہت سے آدمی　اپنے رب کے ملنے کے　منکر ہیں　کیا یہ لوگ　زمین　میں

الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ

چلے پھرے نہیں　جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا　وہ ان سے قوت میں بھی بڑھے

قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

ہوئے تھے اور انہوں نے زمین کو بھی بویا جوتا تھا اور جتنا انہوں نے اس کو آباد کر رکھا ہے اس سے زیادہ انہوں نے اس کو آباد کیا تھا اور ان کے پاس بھی ان

فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۹ ۭ

کے پیغمبر معجزے لیکر آئے تھے سو خدا ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا　ولیکن　وہ تو خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی مدد فرمانے کا وعدہ فرمایا اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں فرماتا مگر مکہ والے اس چیز کو نہیں جانتے۔

یہ مکہ والے تو صرف دنیوی زندگانی کے ظاہر کو جانتے ہیں کہ دنیا میں معاملات بیع و شراء حساب و کتاب ایک کا اور ہزار کا کس طرح ہوتا ہے اور سردیوں میں کن چیزوں کی حاجت ہے اور گرمی میں کس چیز کی ضرورت ہے

اور یہ لوگ امور آخرت سے اور اس کی تیاری سے بالکل بے خبر ہیں۔

ان کفار مکہ نے اپنے دلوں میں یہ غور نہیں کیا کہ حق تعالیٰ نے تمام مخلوق اور دیگر چیزیں ایک وقت معین تک کے لئے کہ اس کے بعد فیصلہ فرمائے کسی حکمت ہی سے پیدا فرمایا ہے کہ لوگوں کو اوامر و نواہی کا مکلف فرمائے۔

مگر کفار مکہ بعث بعد الموت کے منکر ہیں۔

اور یہ مکہ والے زمین میں چلے پھرے نہیں جس میں دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے گذرے ہیں ان کا انبیاء کرامؑ کی تکذیب کرنے پر کیا انجام ہوا۔

درانحالیکہ وہ ان سے بدنی طاقت میں بڑھے ہوئے تھے اور ان سے زائد انہوں نے سفر و تجارت کیا تھا یا یہ کہ ان سے بڑھ کر انہوں نے زمین کو بویا جوتا تھا اور ان مکہ والوں سے زائد انہوں نے زمین کو آباد کیا تھا اور اس میں باقی رہے تھے اور ان کے پاس بھی ان کے رسول احکام و معجزات لے کر آئے تھے وہ بھی ایمان نہیں لائے نتیجہ یہ ہوا کہ حق تعالیٰ نے ان کو ہلاک کر دیا۔

خدا تعالیٰ ہلاک کر کے ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا مگر وہ خود ہی کفر و شرک اور انبیاء کرام کی تکذیب کر کے اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَىٰ أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا

پھر ایسے لوگوں کا انجام جنہوں نے برا کام کیا تھا برا ہی ہوا اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ کی آیتوں کو جھٹلایا تھا اور ان کی

يَسْتَهْزِئُونَ ⑩ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ⑪ وَيَوْمَ

ہنسی اڑاتے تھے　اللہ تعالیٰ خلق کو اول بار بھی پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی اس کو پیدا کرے گا پھر اس کے پاس لائے جاؤ گے۔ اور جس

تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ⑫ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ

روز قیامت قائم ہوگی اس روز مجرم لوگ حیرت زدہ رہ جاویں گے　ان کے شریکوں میں سے ان کا کوئی سفارشی نہ ہوگا

وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ⑬ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ⑭

اور یہ لوگ اپنے شریکوں سے منکر ہو جاویں گے　اور جس روز قیامت قائم ہوگی اس روز سب آدمی جدا جدا ہو جاویں گے

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ⑮ وَأَمَّا

یعنی جو لوگ ایمان لائے تھے　اور انہوں نے اچھے کام کئے تھے　وہ تو باغ میں مسرور ہوں گے　اور جن

الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ⑯

لوگوں نے کفر کیا تھا　اور ہماری آیتوں کو　اور آخرت کے پیش آنے کو جھٹلایا تھا وہ لوگ عذاب میں گرفتار ہوں گے

فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ⑰ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ

سو تم اللہ کی تسبیح کیا کرو　شام کے وقت　اور　صبح کے وقت　اور　تمام　آسمان　و زمین میں

سو ایسے لوگوں کو جنہوں نے حق تعالےٰ کے ساتھ شرک کیا تھا آخرت میں جزاء کے طور پر دوزخ ہی ملیگا محض اس وجہ سے کہ وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی تکذیب کرتے ہے اور آیات خداوندی کا مذاق اڑا رہے ہیں۔

اللہ تعالےٰ انسان کو اول بار نطفہ سے پیدا کرتا ہے اور پھر اس کو قیامت کے دن بھی دوبارہ پیدا کرے گا اور پھر تم قیامت کے دن اس کے سامنے لائے جاؤ گے۔

وہ تم کو تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس روز مشرکین ہر ایک بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے

اور ان بتوں کے پجاریوں کے لئے ان معبودوں میں سے ان کا کوئی سفارشی نہ ہوگا کہ عذاب خدا سے بچانے کے لئے ان کی سفارش کرے اور یہ لوگ خود بھی اپنے معبودوں کی پرستش سے منکر ہو جائیں گے۔

عرض کریں گے کہ خدا کی قسم پروردگار ہم مشرک نہ تھے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس روز سب جدا جدا ہو جائیں گے۔

ایک جماعت جنت میں جائے گی تو دوسری دوزخ میں چنانچہ جو حضرات ایمان لائے تھے اور انہوں نے اعمال صالحہ کئے تھے وہ جنت کے باغوں میں مسرور اور صاحب اعزاز ہوں گے۔

اور جنہوں نے حق تعالیٰ کا انکار کیا تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم اور آخرت کے پیش آنے کو جھٹلایا تھا وہ لوگ دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

سو تم مغرب وعشا اور صبح کی نماز کے ذریعہ سے حق تعالیٰ کی تسبیح کیا کرو تمام آسمان اور زمین والوں پر اسی کا شکر ہو۔

وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ﴿١٨﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ
اسی کی حمد ہوتی ہے اور بعد زوال اور ظہر کے وقت　وہ جاندار کو بے جان سے باہر لاتا ہے اور بے جان کو جاندار سے باہر
الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١٩﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُم
لاتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے　اور اسی کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے
مِّن تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنتُم بَشَرٌ تَنتَشِرُونَ ﴿٢٠﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ
کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تھوڑے ہی روزوں بعد تم آدمی بن کر پھیلے ہوئے پھرتے ہو　اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے واسطے تمہاری جنس
أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ
کی بی بیاں بنائیں تاکہ تم کو ان کے پاس آرام ملے اور تم میاں بیوی میں محبت　اور ہمدردی پیدا کی　اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں　جو
يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ ۚ
فکر سے کام کرلیتے ہیں　اور اسی کی نشانیوں میں سے آسمان و زمین کا بنانا ہے اور تمہارے لب ولہجہ　اور رنگتوں کا الگ الگ ہونا ہے
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالِمِينَ ﴿٢٢﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُم
اس میں دانشمندوں کے لئے　نشانیاں ہیں　اور اسی کی نشانیوں میں سے تمہارا سونا لیٹنا ہے رات میں اور دن میں اور اسی کی روزی کو

اطاعت واجب ہے اور اسی طرح نماز ظہر اور عصر کی نماز کے ذریعہ سے بھی حق تعالیٰ کی تسبیح کیا کرو

وہ جاندار کو بے جان سے باہر لاتا ہے یعنی بچے اور جانوروں کو نطفہ سے اور پرندے کو انڈے سے اور کھجور کو گٹھلی سے اور بے جان جاندار سے باہر لاتا ہے یعنی انسان اور جانوروں سے نطفہ اور پرندے سے انڈا اور کھجور سے گٹھلی اور زمین کو اس کے خشک اور بنجر ہوجانے کے بعد پھر زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم لوگ زندہ کئے جاؤ گے اور قبروں سے نکالے جاؤ گے۔

اور اس کی وحدانیت و قدرت اور اپنے نبی کو نبوت عطا کرنے کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ تم کو آدم علیہ السلام سے اور آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا اور تم سب اولاد آدمؑ ہو اور پھر تم سب آدمی بن کر زمین پر فائدہ اٹھاتے پھر رہے ہو۔

اور اس کی علامت قدرت وحدانیت سے یہ امر ہے کہ تمہارے فائدہ کے لئے اس نے تمہاری جنس کی بیبیاں بنائیں یہ کہ تم کو اپنی بی بی کے ساتھ رہ کر آرام ہے اور تم دونوں میں محبت و ہمدردی پیدا کی کہ بیوی کو خاوند سے محبت اور خاوند کو بیوی کے ساتھ ہمدردی ہوتی ہے یا یہ کہ چھوٹے کو بڑے کے ساتھ محبت اور بڑے کو چھوٹے پر شفقت اور اس کے ساتھ ہمدردی ہوتی ہے ان مذکورہ امور میں دانشمندوں کے لئے قدرت و خالقیت خداوندی کی نشانیاں ہیں۔

اور اسی کی وحدت و قدرت کی نشانیوں میں سے آسمان و زمین کا بنانا اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا علیحدہ علیحدہ ہونا کہ کسی کی زبان عربی تو کسی کی فارسی اور کسی کی رنگت سیاہ اور کسی کی سفید ان مذکورہ باتوں میں جن و انس کے لئے نشانیاں ہیں۔

اور اس کے دلائل قدرت میں سے تمہارا رات میں سونا لیٹنا اور دن میں اس کی روزی کو

مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْ
تمہارا تلاش کرنا ہے — اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو سنتے ہیں — اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تم کو بجلی دکھاتا ہے جس سے
فًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
ڈر بھی ہوتا ہے اور امید بھی ہوتی ہے — اور وہی آسمان سے پانی برساتا ہے — پھر اسی سے زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کر دیتا ہے — اس میں ان لوگوں
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ اِذَا
کے لئے نشانیاں ہیں — جو عقل رکھتے ہیں — اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں — پھر جب
دَعَاكُمْ دَعْوَةً ڰ مِّنَ الْاَرْضِ ڰ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ
تم کو پکار کر — زمین سے بلاوے گا — تو تم یک بارگی نکل پڑو گے — اور جتنے آسمان اور زمین میں موجود ہیں
الْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ
سب — اسی کے — تابع ہیں — اور وہی ہے جو اول بار پیدا کرتا ہے — پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس کے
عَلَيْهِ ۭ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾
نزدیک زیادہ آسان ہے — اور آسمان و زمین میں — اسی کی شان اعلیٰ ہے — اور وہ زبردست حکمت والا ہے

تلاش کرنا ہے اس میں بھی ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو ان باتوں کو سنتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

اور اس کے دلائل قدرت میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تم کو آسمان پر بارش کے وقت بجلی چمکتی ہوئی دکھاتا ہے جس سے مسافر کو تو بارش کا ڈر ہوتا ہے کہ سامان وغیرہ سب بھیگ جائے گا اور مقیم کو بارش سے امید ہوتی ہے کہ کھیتی سیراب ہو جائے گی۔ اور وہی آسمان سے بارش برساتا ہے کہ پھر اس سے زمین کے خشک اور اس کے بنجر ہو جانے کے باوجود پھر اسے ترو تازہ کر دیتا ہے اس امر مذکور میں بھی ان لوگوں کے لئے جو اس کے منجانب اللہ ہونے کی تصدیق کرتے ہیں قدرت خداوندی کی نشانیاں ہیں۔

اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں یہ بھی ہے کہ آسمان و زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب قیامت کے دن حق تعالیٰ تم کو اسرافیل علیہ السلام کی زبانی قبروں سے بلائے گا تو تم یک بارگی نکل پڑو گے۔

اور آسمان و زمین جتنے موجود ہیں سب اسی کے مملوک ہیں اور کافروں کے علاوہ سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔

اور وہ وہی ہے جو اول بار نطفہ سے پیدا کرتا ہے اور پھر وہی قیامت کے دن دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ دوبارہ پیدا کرنا اس کے نزدیک بہ نسبت اول بار پیدا کرنے کے زیادہ آسان ہے

اور آسمان و زمین والوں میں اس کی شان قدرت سب سے بلند ہے اور وہ اپنی بادشاہت و سلطنت میں غالب اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

ش۔ ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ کفار حق تعالیٰ کے مردوں کو زندہ فرمانے کے بارے میں متعجب ہوئے اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَهُوَ الَّذِيْ الخ یعنی وہ وہی ہے جو اول بار پیدا کرتا ہے اور پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ

اللہ تعالیٰ تم سے ایک مضمون عجیب تمہارے ہی حالات میں سے بیان فرماتے ہیں۔ کیا تمہارے غلاموں میں کوئی شخص تمہارا اس مال میں جو ہم

شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ

نے تم کو دیا ہے شریک ہے کہ تم اور وہ اس میں برابر ہوں جن کا تم ایسا خیال کرتے ہو جیسا اپنے آپس کا خیال کرتے ہو

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ

ہم اسی طرح سمجھ داروں کے لئے دلائل صاف صاف بیان کرتے رہتے ہیں بلکہ ان ظالموں نے بلا دلیل اپنے خیالات کا اتباع

بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾

کر رکھا ہے سو جس کو خدا گمراہ کرے اس کو کون راہ پر لاوے اور ان کا کوئی حمایتی نہ ہوگا

اسے کفار مکہ حق تعالیٰ تم سے ایک عجیب مضمون تمہارے جیسے انسانوں میں سے بیان کرتا ہے۔

وہ یہ کیا تمہارے غلاموں میں کوئی شخص تمہارے اس مال و اولاد میں جو ہم نے تم کو دیا ہے۔ شریک ہے کہ تم اور تمہارے غلام اس مال میں برابر کے شریک ہوں کہ جن کی ملامت وغیرہ کا تم ایسا خیال کرتے ہو جیسے اپنے باپ بیٹوں اور بھائیوں کا خیال کرتے اور ان سے ڈرتے ہو جب ان کے حقوق میراث وغیرہ میں دبا لیتے ہو۔

ظاہر ہے کہ یہی جواب دیں گے کہ غلام ہر اس طرح شریک نہیں ہوتا تو حق تعالیٰ فرماتا ہے جب تمہاری اس ذرا سی ملکیت کا یہ حال ہے کہ وہ بھی ہماری دعا ہوئی کہ تم اس میں اپنے غلاموں کو شریک نہیں کرتے تو میری بادشاہت و سلطنت میں میرے بندوں کو کیوں شریک کرتے ہو اور میرے لئے ایسی چیز کیوں پسند کرتے ہو جسے تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے۔

اسی طرح ہم قرآنی مضامین کی تصدیق کرنے والوں کے لئے دلائل قدرت و توحید صاف صاف بیان کرتے ہیں۔

بلکہ ان کافروں یعنی یہود و نصاریٰ اور مشرکین نے اپنے خیالات شرکیہ کا بلا کسی صحیح دلیل و حجت کے اتباع کر رکھا ہے۔

سو جس کو خدا ہی اپنے دین سے گمراہ کرے اس کو کون راہ دین پر لا سکتا ہے

اور ان یہود و نصاریٰ اور مشرکین کا عذاب خداوندی سے کوئی بھی حفاظت کرنے والا نہ ہوگا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

ل۔ اور طبرانی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ مشرکین اس طرح تلبیہ پڑھا کرتے تھے لبیک اللھم لبیک، لبیک لا شریک لک اس کے بعد کہا کرتے تھے اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ یعنی نعیاذ باللہ تیرا صرف ایک شریک ہے اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ هَلْ لَّكُمْ الخ یعنی کیا تمہارے غلاموں میں کوئی تمہارا اس مال میں جو ہم نے تم کو دیا ہے شریک ہے اور جویبر نے بواسطہ داؤد بن ابی ہند اور ابو جعفر محمد بن علی رضی سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ

سو تم یک سو ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف رکھو اللہ کی دی ہوئی قابلیت کا اتباع کرو جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی اس پیدا کی ہوئی چیز کو

لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾ مُنِيبِينَ

جس پر اس نے تمام آدمیوں کو پیدا کیا ہے بدلنا نہ چاہیئے پس سیدھا دین یہی ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے تم خدا کی طرف رجوع

إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٣١﴾ مِنَ الَّذِينَ

ہو کر فطرت الٰہیہ کا اتباع کرو اور اس سے ڈرو اور نماز کی پابندی کرو اور شریک کرنے والوں میں سے مت رہو جن لوگوں نے اپنے

فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٣٢﴾ وَإِذَا مَسَّ

دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا اور بہت سے گروہ ہو گئے ہر گروہ اپنے اس طریقہ پر نازاں ہے جو ان کے پاس ہے اور جب لوگوں کو

النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُمْ مِنْهُ رَحْمَةً إِذَا

کوئی تکلیف پہنچتی ہے اپنے رب کو اسی کی طرف رجوع ہو کر پکارنے لگتے ہیں پھر جب اللہ تعالیٰ ان کو اپنی طرف سے کچھ عنایت کا مزہ چکھا دیتا ہے تو

فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا وقفہ

بس ان میں سے بعضے لوگ اپنے رب کے ساتھ شریک کرنے لگتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ ہم نے جو ان کو دیا ہے اس کی ناشکری کریں سو چند

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾

روز اور حظ حاصل کر لو پھر جلدی تم معلوم کر لو گے

سو تم اپنی ذات اور اپنے عمل کو دین اسلام کی طرف رکھو یعنی اپنے دین و عمل کو خالص حق تعالےٰ کے لئے کرو اور دین اسلام پر ثابت قدم رہو اور دین خداوندی کا اتباع کرو جس پر حق تعالےٰ نے انسانوں کو ان کی ماؤں کے پیٹ میں پیدا فرمایا ہے یا یہ کہ میثاق کے دن کا اتباع کرو حق تعالےٰ کے دین کو بدلنا نہ چاہیئے بس سیدھا راستہ یہی ہے مگر مکہ والے اس چیز کو نہیں جانتے کہ صحیح دین خداوندی وہ دین اسلام ہے

تم ایمان والے ہو جاؤ یا یہ کہ اطاعت و فرمانبرداری کے ذریعہ خدا کی طرف رجوع کرو اور جن چیزوں کا اس نے تم کو حکم دیا ہے ان کی بجا آوری کرو اور پانچوں نمازوں کی پابندی کرو اور مشرکین کے ساتھ ہو کر ان کے دین کو مت اختیار کرو۔

جنہوں نے دین اسلام کو چھوڑ دیا اور مختلف فرقوں میں بٹ گئے کوئی یہودی ہے تو کوئی نصرانی اور کوئی مجوسی اور ہر ایک گروہ اپنے اس طریقہ پر نازاں ہے جو اس کے پاس ہے اور اپنے گمان میں اسی کو حق سمجھ رہا ہے۔

اور جب ان کفار مکہ کو کوئی تکلیف و سختی پہنچتی ہے تو اپنے رب حقیقی کو اسی کی طرف کلی طور پر متوجہ ہو کر پکارنے لگتے ہیں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ ان کو اپنی طرف سے کچھ نعمت و عنایت کا مزہ چکھا دیتا ہے تو بس پھر ان کفار میں سے ایک جماعت اپنے پروردگار کے ساتھ بتوں کو شریک کرنے لگتی ہے۔

جس کا حاصل یہ ہے کہ ہم نے جو ان کو خوشحالی دی ہے اس کی ناشکری کرتے ہیں سو مکہ والو دنیا میں چند روز اور مزے اڑا لو پھر جلد ہی تم کو معلوم ہو جائے گا کہ آخرت میں تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔

أَمْ أَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ ﴿٣٥﴾ وَإِذَا أَذَقْنَا

کیا ہم نے ان پر کوئی سند نازل کی ہے کہ وہ ان کو شرک کرنے کو کہہ رہی ہے اور ہم جب لوگوں کو کچھ

النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ

عنایت کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر ان کے اعمال کے بدلہ میں جو پہلے اپنے ہاتھوں کر چکے ہیں ان پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو

يَقْنَطُونَ ﴿٣٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

بس وہ لوگ ناامید ہو جاتے ہیں کیا ان کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے زیادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہے کم دیتا ہے اس میں

لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٣٧﴾ فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ۚ

نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں پھر قرابت دار کو اس کا حق دیا کر اور مسکین اور مسافر کو بھی

ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٣٨﴾ وَمَا آتَيْتُم

یہ ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا کے طالب ہیں اور ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور جو چیز تم اس

مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِندَ اللَّهِ ۖ

غرض سے دو گے کہ وہ لوگوں کے مال میں پہنچ کر زیادہ ہو جاوے تو یہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا

کیا ہم نے ان مکہ والوں پر آسمان سے کوئی کتاب نازل کی ہے کہ جو ان کو حق تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کو کہہ رہی ہے اور کیا اس میں اس چیز کی سند اور دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شرک کا حکم دیا ہے (کچھ بھی نہیں)

اور جب ہم بالخصوص کفار مکہ پر کچھ رحمت نازل کر دیتے ہیں۔ تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں مگر شکر خداوندی نہیں بجالاتے

اور اگر ان کے اعمال بد کی وجہ سے جو حالت شرک میں پہلے کر چکے ہیں کوئی مصیبت از قسم بیماری و قحط آپڑتی ہے تو بس یہ لوگ بے صبر سے بن کر رحمت خداوندی سے ناامید ہو جاتے ہیں۔

کیا ان کفار مکہ کو بذریعہ کتاب خداوندی یہ بات نہیں معلوم ہوئی کہ حق تعالیٰ آزمائش کے طور پر اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے کم دیتا ہے۔ اس بسط و قدر میں اہل ایمان کے لئے دلائل توحید موجود ہیں

اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بس آپ تو قرابت دار کے ساتھ صلہ رحمی کیا کرو اور مسکین کو بھی کھانا اور لباس دیا کرو اور مسافر جو آپ کے پاس آکر قیام کرے تین دن تک اس کی خوب مہمان نوازی کیا کرو اور اس سے زائد مہمان نوازی کرنا یہ آپ کی طرف سے نیکی اور احسان ہے

یہ مذکورہ چیزیں ان حضرات کے لئے ثواب و کرامت کے اعتبار سے آخرت میں بہتر ہیں جو اپنی ان بخششوں میں حق تعالیٰ کی رضا کے طالب ہیں۔ اور ایسے ہی لوگ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے عذاب سے فلاح پانے والے ہیں۔

اور جو چیز تم اس غرض سے دو گے کہ وہ لوگوں کے مال میں مل کر تمہارے مالوں کو زائد کر کے لائے سو دوسرے لوگ تمہارے دیئے ہوئے مالوں سے زائد پھر تم کو دیں (جیسا نوتہ وغیرہ) تو اس قسم کا دیا ہوا مال حق تعالیٰ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور نہ قبول ہوتا ہے کیونکہ وہ خدائی خوشنودی کے لئے نہیں دیا گیا ہے۔

وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ ﴿٣٩﴾ اللَّهُ

اور جو زکوٰۃ دو گے جس سے اللہ کی رضا طلب کرتے ہو گے تو ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے پاس بڑھاتے رہیں گے اللہ

الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ

ہی وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو رزق دیا پھر تم کو موت دیتا ہے پھر تم کو جلائے گا کیا تمہارے شریکوں میں بھی کوئی ایسا

مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَٰلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٤٠﴾ ظَهَرَ

ہے جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے وہ ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے

الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي

خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب بلائیں پھیل رہی ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کا مزہ ان کو

عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤١﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

چکھا دے تاکہ وہ باز آجاویں آپ فرما دیجئے کہ ملک میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ جو لوگ پہلے ہو گذرے ہیں ان کا

الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ﴿٤٢﴾

انجام کیسا ہوا ان میں اکثر مشرک ہی تھے

اور جو مساکین، وغیرہ کو حق تعالیٰ کی رضا جوئی کی نیت سے مال دو گے تو ایسے حضرات کے صدقات آخرت میں بڑھتے رہیں گے اور دنیا میں بھی ان کے اموال حفاظت و برکت کی وجہ سے زائد ہوتے رہیں گے۔

اللہ ہی وہ ہے جس نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں بچہ کی صورت میں پیدا کیا اور پھر تمہارے اندر روح پھونک کر تم کو باہر نکالا اور پھر تم کو مرتے تک پاکیزہ روزیاں دیں اور پھر تمہاری مدت پوری ہونے پر تم کو موت دیتا ہے اور پھر مرنے کے بعد قیامت کے دن تم کو زندہ کرے گا۔

اے مکہ والو اب بتاؤ تو سہی کہ کیا تمہارے معبودوں میں سے بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے (اور ظاہر ہے کہ کوئی بھی نہیں)، پس ثابت ہوا کہ حق تعالیٰ شرک و اولاد سے پاک اور ان کے شریک کردہ بتوں سے بالا و برتر ہے۔

خشکی اور تری میں لوگوں کی برائیوں کی وجہ سے بلائیں پھیل رہی ہیں خشکی علاقے میں تو ان بلاؤں کا سبب وہ قابیل کا اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنا ہے اور تری میں وہ جلندی کا لوگوں کی کشتیوں کا غصب کرنا ہے۔

یا یہ کہ قحط سالی جانوروں کا مر جانا پیداوار کا کم ہونا خواہ خشکی ہو یا تری میدان ہو یا پہاڑ جنگل یا دیہات و شہر ہوں ہر جگہ یہ تمام چیزیں لوگوں کی بد اعمالیوں کی وجہ سے پھیل رہی ہیں۔ تاکہ وہ اپنے گناہوں سے باز آجائیں اور یہ تمام تکلیف ان سے دور ہو جائیں۔

آپ ان کفار مکہ سے فرما دیجئے کہ ملک میں چلو پھرو پھر غور کرو کہ جو لوگ تم سے پہلے گذرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا۔

کہ حق تعالیٰ نے انبیاء کرام کی تکذیب پر ان کو ہلاک کر دیا کہ اس لیے کہ وہ مشرک ہی تھے۔

16010

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ

سو تم اپنا رخ اس دین راست کی طرف رکھو قبل اس کے کہ ایسا دن آ جاوے جس کے واسطے پھر خدا کی طرف سے ہٹنا نہ ہوگا

يَصَّدَّعُونَ ﴿٤٣﴾ مَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ ﴿٤٤﴾

اس دن سب لوگ جدا جدا ہو جاویں گے۔ جو شخص کفر کر رہا ہے اس پر تو اس کا کفر پڑے گا۔ اور جو نیک عمل کر رہا ہے سو یہ لوگ اپنے لئے سامان کر رہے ہیں۔

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِن فَضْلِهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿٤٥﴾

جس کا حاصل یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اپنے فضل سے جزا دے گا جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے۔ واقعی اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا ہے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَن يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُم مِّن رَّحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ

اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوشخبری دیتی ہیں اور تاکہ تم کو اپنی رحمت کا مزہ چکھا دے اور تاکہ کشتیاں حکم سے

بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٤٦﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ

چلیں اور تاکہ تم اس کی روزی تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو اور ہم نے آپ سے پہلے بہت سے پیغمبر ان کی

رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَانتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا وَكَانَ

قوموں کے پاس بھیجے اور وہ ان کے پاس دلائل لے کر آئے سو ہم نے ان لوگوں سے انتقام لیا جو مرتکب جرائم ہوئے تھے اور

حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾

اہل ایمان کا غالب کرنا ہمارے ذمہ تھا۔

سو اے مخاطب تو اپنے عمل اور دین کو خالص حق تعالیٰ ہی کے لئے رکھ اور اس دین پر جو کہ مستقیم ہے قائم رہ قبل اس کے کہ قیامت آجائے سو اس روز عذاب خداوندی سے تجھ کو کوئی بھی بچانے والا نہ ہوگا اور قیامت کے دن سب جدا جدا جماعتیں ہو جائیں گی۔

ایک جماعت جنتیوں کی اور ایک دوزخیوں کی کہ جو کفر کر رہا ہے اس پر تو اس کا وبال کفر پڑے گا کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔

اور جو حالت ایمانی میں نیک کام کر رہے ہیں وہ جنت میں اپنا بستر بچھا رہے ہیں اور ثواب و کرامت جمع کر رہے ہیں۔

جس کا حاصل یہ ہے کہ حق تعالیٰ ان لوگوں کو جنت میں اپنے فضل و کرم سے جزا دے گا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔

واقعی حق تعالیٰ کفار کے طریقہ اور خود ان کو پسند نہیں کرتا۔

اور اللہ تعالیٰ کی وحدت و قدرت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ ہواؤں کو بھیجتا ہے جو مخلوق کو بارش کی خوشخبری دیتی ہیں تاکہ تم کو اپنی نعمت کا مزہ چکھاوے اور تاکہ سمندروں میں اس کے حکم سے کشتیاں چلیں کہ تم کشتیوں میں سوار ہو کر اس کی روزی تلاش کرو اور تاکہ تم حق تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرو۔

اور ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے پہلے بہت سے پیغمبر ان کی قوموں کے پاس بھیجے جو ان کے پاس اوامر و نواہی اور دلائل لے کر آئے مگر بعضے ان میں سے ایمان نہیں لائے۔ سو ہم نے مشرکین سے بذریعہ عذاب انتقام لیا اور اہل ایمان کو رسولوں کے ساتھ بچا لینا اور ان کے دشمنوں کو ہلاک کر دینا ہمارے ذمہ تھا۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ كَیْفَ یَشَآءُ

اللہ ایسا ہے کہ وہ ہوائیں بھیجتا ہے پھر وہ بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر اللہ تعالےٰ اس کو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور اس کے

وَ یَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ

ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر تم مینہ کو دیکھتے ہو کہ اس کے اندر سے نکلتا ہے پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے

مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْهِمْ

پہنچا دیتا ہے تو بس وہ خوشیاں کرنے لگتے ہیں اور وہ لوگ قبل اس کے کہ ان کے خوش ہونے سے

مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ

پہلے ان پر برسے ناامید تھے سو رحمت الٰہی کے آثار دیکھو کہ اللہ تعالےٰ زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد کس

مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْیِ الْمَوْتٰى ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾ وَ لَىِٕنْ اَرْسَلْنَا

طرح زندہ کرتا ہے کچھ شک نہیں کہ وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اور اگر ہم ان پر اور

رِیْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ یَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى

ہوا چلائیں پھر یہ لوگ کھیتی کو زرد ہوا دیکھیں تو یہ اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں سو آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے

وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۲﴾

اور بہروں کو آواز نہیں سنا سکتے جب کہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔

اللہ ایسا ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے اور پھر وہ ہوائیں بارش سے بھرے ہوئے بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ ان بادلوں کو کبھی تو جس طرح چاہتا ہے آسمان کی جہت میں پھیلا دیتا ہے اور کبھی اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر دونوں حالتوں میں تم بارش کو دیکھتے ہو کہ وہ اس بادل کے اندر سے نکلتی ہے۔

پھر جب وہ بارش سرزمین میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے برسادے تو وہ اس بارش سے خوش ہونے لگتے ہیں۔

اور وہ بارش کے برسنے سے قبل بارش سے بالکل ہی ناامید ہو رہے تھے۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بارش سے پہلے اور بارش کے بعد ذرا رحمت خداوندی کے آثار تو دیکھئے کہ اللہ تعالےٰ بارش کے ذریعہ سے زمین کے مردہ اور بنجر ہو جانے کے بعد کس طرح اس کو پھر زندہ کرتا ہے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جو ذات زمین کے خشک ہو جانے کے بعد پھر اسے ترو تازہ کرتی ہے وہ ہی حشر کے لئے مردوں کو زندہ کرنیوالی ہے اور وہ ہر ایک چیز مثلاً موت و حیات اور مخلوق کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے۔

اور اگر ہم کھیتی پر سے گرم یا ٹھنڈی ہوا چلادیں پھر یہ لوگ اس سے کھیتی کو خشک اور زرد ہوا دیکھیں کہ اس کی سبزی و تازگی ختم ہو گئی ہو تو یہ اس تبدیلی کے بعد حق تعالےٰ اور اس کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگیں یا یہ کہ خدا اور اس کی نعمتوں کی ناشکری پر قائم ہو جائیں۔

آپ حق و ہدایت کی آواز ایسے لوگوں کو تو نہیں سنا سکتے جو مردوں کی طرح ہیں اور بہروں کو بھی نہیں سنا سکتے خصوصاً جبکہ حق و ہدایت سے پشت پھیر کر ہی چل دیں۔

وَمَآ اَنْتَ بِھٰدِ الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِھِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَھُمْ

اور آپ اندھوں کو ان کی بے راہی سے راہ پر نہیں لا سکتے آپ تو بس ان کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں کا یقین رکھتے ہیں

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ

پھر وہ مانتے ہیں اللہ ایسا ہے جس نے تم کو ناتوانی کی حالت میں بنایا پھر ناتوانی کے بعد

قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَیْبَةً ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَھُوَ الْعَلِیْمُ

توانائی عطا کی ضعف اور بڑھاپا کیا وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ جاننے والا

الْقَدِیْرُ ﴿۵۴﴾ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ۬ مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ ؕ

قوت رکھنے والا ہے اور جس روز قیامت قائم ہوگی مجرم لوگ قسم کھائیں گے کہ وہ لوگ (یعنی ہم عالم برزخ میں) ایک ساعت سے زیادہ

كَذٰلِكَ كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِیْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ

نہیں رہے ہیں اسی طرح یہ لوگ الٹے چلا کرتے تھے اور جن لوگوں کو علم اور ایمان عطا ہوا ہے وہ کہیں گے کہ تم تو نوشتہ خداوندی کے

فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ ۫ فَھٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

موافق قیامت کے دن تک رہے ہو سو قیامت کا دن یہی ہے ولیکن تم یقین نہ کرتے تھے

فَیَوْمَئِذٍ لَّا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُھُمْ وَلَا ھُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾

غرض اس دن ظالموں کو ان کا عذر کرنا نفع دے گا اور نہ اُن سے خدا کی خفگی کا تدارک چاہا جاوے گا

اور اسی طرح آپ اندھوں کو ان کی بے راہی سے ہدایت کی طرف نہیں لا سکتے

آپ تو بس اپنی دعوت ان ہی لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری کتاب اور ہمارے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور پھر وہ عبادت خداوندی اور توحید خداوندی میں سچے مخلص بھی ہیں۔

اللہ ایسا ہے جس نے تم کو ایک کمزور نطفہ سے بنایا پھر اس کمزوری کے بعد طاقت عطا کر کے ایک نوجوان طاقتور انسان بنا دیا اور پھر اس توانائی کے بعد ضعف اور بڑھاپا طاری کیا۔

وہ اپنی مخلوق کو جس طرح چاہتا ہے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف بدلتا رہتا ہے

اور وہ ان تمام امور کو جاننے والا اور ان تصرفات کے نفاذ پر قادر ہے

اور جس روز قیامت قائم ہوگی تو مشرکین قسم کھا بیٹھیں گے کہ وہ قبروں میں ایک ساعت سے زائد نہیں ٹھہرے۔

جیسا کہ یہ لوگ آخرت میں اس پختگی کے ساتھ جھوٹ بولیں گے اسی طرح یہ دنیا میں بھی جھوٹ بولا کرتے تھے۔

اور جن حضرات کو علم و ایمان کی دولت حاصل ہوگی وہ کفار سے کہیں گے کہ تم تو نوشتہ خداوندی کے مطابق قبروں میں بعث بعد الموت تک رہے ہو (اور یہ حضرات فرشتے یا یہ کہ یا اخلاص اہل ایمان ہیں) اور قیامت کا دن یہی ہے مگر تم دنیا میں نہ اس کو جانتے تھے اور نہ اس کے وقوع کا یقین ہی کرتے تھے۔

غرضیکہ مشرکین کو قیامت کے دن اپنے گناہوں کی معذرت کرنا سودمند نہ ہوگا اور نہ ان کو گناہوں سے رجوع کرنے اور نہ پھر ان کو دوبارہ دنیا میں واپس ہونے کی مہلت دی جائے گی۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ

اور ہم نے لوگوں کے واسطے اس قرآن میں ہر طرح کے عمدہ مضامین بیان کئے ہیں اور اگر آپ ان کے پاس کوئی نشانی

لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى

لے آویں تب بھی یہ لوگ جو کہ کافر ہیں یہی کہیں گے کہ تم سب نرے اہل باطل ہو جو لوگ یقین نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کے

قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ

دلوں پر یوں ہی مہر کر دیتا ہے سو آپ صبر کیجئے بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور بد یقین لوگ آپ

الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾

کو بے برداشت نہ کرنے پاویں

اٰیاتہا ۳۴ — (۳۱) سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ (۵۷) — رکوعاتہا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳﴾

الم یہ آیتیں ہیں ایک پر حکمت کتاب کی جو کہ ہدایت اور رحمت ہے نیک کاروں کے لیے

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾

جو نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ لوگ آخرت کا پورا پورا یقین رکھتے ہیں

اور ہم نے اس قرآن کریم میں لوگوں کی ہدایت کے لئے ہر ایک طرح کے عمدہ مضامین بیان کئے

اور اگر آپ ان کی فرمائش کے مطابق ان کے پاس اور کوئی آسمان سے نشانی لے آویں تب بھی یہ کفار مکہ یوں ہی کہیں گے کہ اے گروہ مسلمین تم سب جھوٹے ہو

جو لوگ توحید خداوندی کے قائل نہیں ہوا کرتے اور نہ اس کا یقین کیا کرتے ہیں حق تعالیٰ ان کے دلوں پر اسی طرح مہر کر دیا کرتا ہے۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ صبر کیجئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ وہ آپ کی مدد فرمائے گا اور ان کو ہلاک کرے گا سچا ہے اور وہ ضرور واقع ہوگا اور یہ بد یقین یعنی کفار مکہ ایمان قیام قیامت کے بارے میں آپ کو بے برداشت نہ کرنے پاویں (یعنی آپ ان کی باتوں پر صبر کیجئے) تمت بالخیر فللّٰہ الحمد والمنۃ

سورۂ لقمان

یہ پوری صورت مکی ہے اس میں چونتیس ۳۴ آیتیں اور سات سو اڑتالیس کلمات اور دو ہزار ایک سو دس حروف ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٓمّٓ اس کے معنی سب سے زائد حق تعالیٰ ہی جاننے والا ہے یا یہ کہ تاکیداً یہ ایک قسم کھائی گئی ہے یہ سورت اس قرآن کریم کی آیتیں ہیں جو حلال و حرام اور امر و نواہی کو کھول کھول کر بیان کرنے والی اور گمراہی سے ہدایت اور عذاب سے رحمت کا سبب ہے، ان با اخلاص موحدین کے لیئے۔ جو پانچوں نمازوں کے وضو، رکوع و سجود اور تمام واجبات کی رعایت رکھتے ہوئے پابندی کرتے ہیں اور اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ لوگ آخرت کا پورا یقین رکھتے ہیں۔

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ⑤ وَمِنَ النَّاسِ مَن

یہ لوگ اپنے رب کے سیدھے راستہ پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور بعضا آدمی (ایسا بھی) ہے

يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا

جو ان باتوں کا خریدار بنتا ہے جو (اللہ سے) غافل کرنے والی ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے اور اس کی ہنسی

هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ⑥ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن

اڑاوے ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے اور جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ شخص تکبر کرتا ہوا منہ موڑ

لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ⑦ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ

لیتا ہے جیسے اس نے سنا ہی نہیں جیسے اس کے کانوں میں ثقل ہے سو اس کو ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے البتہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ ⑧

نے نیک کام کئے ان کے لئے عیش کی جنتیں ہیں۔

سو یہ لوگ اپنے پروردگار کے سیدھے اور معزز رستہ پر ہیں اور یہی لوگ عذاب و ناراضگی سے فلاح پانے والے ہیں۔

اور بعض آدمی یعنی نضر بن حارث ان باتوں کا خریدار بنتا ہے یعنی جھوٹے قصے کہانیاں چاند و سورج کے واقعات اور افسانوں کی کتابیں اور گانے والی عورت وغیرہ یا یہ کہ شرک کا تاکہ اس کے ذریعہ سے دین خداوندی اور اس کی اطاعت سے دوسروں کو بغیر علم اور دلیل کے گمراہ کرے اور اس کی ہنسی اڑاوے۔

ایسے لوگوں کے لئے سخت ترین عذاب ہے۔

اور جب اس کے سامنے ہماری آیتیں جن میں اوامر و نواہی کا بیان ہے پڑھی جاتی ہیں تو ایمان سے تکبر کرتا ہوا منہ موڑ لیتا ہے۔ جیسے اس نے سنا ہی نہیں اور وہ بہرا ہے۔

آپ اس کو ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔ چنانچہ یہ بدر کے دن بری طرح مارا گیا۔

البتہ جو لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کئے ان کے لئے عیش کی جنتیں ہیں جن کی نعمتیں ختم نہ ہوں گی۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن جریر نے عوفی کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضہ سے فرمان خداوندی وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ الخ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت ایک قریشی شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس نے ایک گانے والی لونڈی خرید رکھی تھی۔

اور جویبر نے حضرت ابن عباس رضہ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس نے ایک گانے والی لونڈی خرید رکھی تھی اور جس شخص کے متعلق بھی یہ سنتا تھا کہ وہ اسلام لانا چاہتا ہے تو اسے پکڑ کر اس گانیوالی لونڈی کے پاس لیجاتا تھا اور اس لونڈی سے کہتا تھا کہ اس کو خوب کھلا پلا اور گا ناسنا اور کہتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تجھ کو نماز روزہ کی طرف بلاتے ہیں لعیذ با اللہ یہ گانا اس سے بہتر ہے اور یہ کہ تو ان کے سامنے قتال کرے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۹ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ

جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ نے سچا وعدہ فرمایا ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو

عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ

بلا ستون بنایا تم ان کو دیکھ رہے ہو اور زمین میں پہاڑ ڈال رکھے ہیں کہ وہ تم کو لے کر ڈانواڈول نہ ہونے لگے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلا

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝۱۰ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ

رکھے ہیں اور ہم نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر اس زمین ہر طرح کے عمدہ اقسام اگائے یہ تو اللہ کی بنائی ہوئی چیزیں ہیں اب تم مجھ

مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۱ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا

کو دکھاؤ کہ اس کے سوا جو ہیں انہوں نے کیا کیا چیزیں پیدا کیں بلکہ یہ ظالم لوگ صریح گمراہی میں ہیں اور ہم نے لقمٰن کو

لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ

دانشمندی عطا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے رہو۔ اور جو شخص شکر کرے گا وہ اپنے ذاتی نفع کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے گا تو

اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۱۲ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ

اللہ تعالیٰ بے نیاز خوبیوں والا ہے اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝۱۳

بے شک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ وہ اس سے نکالے جائیں گے۔

یہ حق تعالیٰ نے مسلمانوں سے جنت کا سچا وعدہ فرمایا ہے۔

وہ اپنی سلطنت اور بادشاہت میں زبردست اور حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے

اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو بلا ستون بنایا چنانچہ تم ان کو دیکھ رہے ہو یا یہ کہ ایسے ستونوں کے ساتھ بنایا جن کو تم نہیں دیکھ رہے۔ اور زمین میں بھاری بھاری پہاڑ بنائے جو زمین کے لئے میخیں ہیں کہ وہ تم کو لے کر ڈانواڈول نہ ہونے لگے اور اس زمین میں ہر قسم کے ..... جانور پھیلا رکھے ہیں۔

اور ہم نے آسمان سے بارش برسائی پھر اس سے زمین سے ہر طرح کے عمدہ اقسام اگائے۔

حق تعالیٰ فرماتا ہے یہ تو میری مخلوق ہوئی جس کو میں نے بنایا اور پیدا کیا اب تم لوگ مجھ کو دکھلاؤ کہ ان تمہارے بتوں نے کیا کیا چیزیں پیدا کی ہیں۔ بلکہ یہ مشرکین صریح گمراہی میں ہیں۔

اور ہم نے لقمان کو علم و فہم اور قول و فعل کی درستگی عطا فرمائی اور یہ حکم دیا کہ توحید اور اطاعت کے ساتھ حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہو۔ کیونکہ جو اس طریقہ پر اس کی نعمتوں کا شکر کرے گا تو وہ اپنے ذاتی ثواب کے لئے کرے گا۔

اور جو اس کی نعمتوں کی ناشکری کرے گا تو حق تعالیٰ اس کے شکر سے بے نیاز ہے اور اپنے تمام امور میں قابل ستائش ہے

اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سلام کو برائی سے روکتے ہوئے اور نیکی کا حکم دیتے ہوئے کہا کہ بیٹا خدا کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرانا۔

کیونکہ شرک کرنا حق تعالیٰ کے نزدیک سزا کے اعتبار سے بڑا بھاری ظلم ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی ہے اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اس کو پیٹ میں رکھا اور دو برس میں اس کا دود

أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿١٤﴾ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا

چھوٹتا ہے کہ تو میرے اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کیا کر میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر تجھ پر وہ دونوں اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ ایسی

لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ

چیز کو شریک ٹھہرا جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو ان کا کہنا نہ ماننا اور دنیا میں ان کے ساتھ خوبی سے بسر کرنا اور اسی کی راہ پر چلنا جو میری

أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ

طرف رجوع ہو پھر تم سب کو میرے پاس آنا ہے پھر میں تم کو جتلا دوں گا جو کچھ تم کرتے تھے بیٹا اگر کوئی عمل

مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ

رائی کے دانہ کے برابر ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا وہ آسمان کے اندر ہو یا وہ زمین کے اندر تب بھی اس

بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿١٦﴾ يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ

کو اللہ تعالیٰ حاضر کر دے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین باخبر ہے۔ بیٹا نماز پڑھا کر اور اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر اور برے

اور ہم نے انسان یعنی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کی تاکید کی کیونکہ اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اور سختی پر سختی اور مشقت پر مشقت اٹھا کر اس کو اپنے پیٹ میں رکھا کیونکہ جب بچہ پیٹ میں بڑا ہوتا جاتا ہے تو ماں کے لئے زائد تکلیف اور کمزوری کا سبب ہوتا جاتا ہے۔ اور پھر دو برس میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے لہٰذا تو میری عبادت و اطاعت کے ساتھ میرا اور ماں باپ کی خدمت و فرمانبرداری کے ساتھ ان کا شکر ادا کیا کر۔

میری ہی طرف تجھ کو اور تیرے والدین کو لوٹ کر آنا ہے۔

اور اگر وہ دونوں بھی تجھ پر اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرائے کہ جس کے شریک ہونے کے لئے تیرے پاس کوئی دلیل نہیں اور تو جانتا ہے کہ وہ میرا شریک نہیں تو پھر اس شرک کے کام میں ان کا کہنا نہ ماننا اور دنیا میں ان کے ساتھ نیکی اور احسان کرتے رہنا اور صرف اس ہی شخص کے طریقہ پر چلنا جو میری طرف اور میری اطاعت کی طرف رجوع ہو۔

یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا اور پھر تم سب کو اور تمہارے والدین کو میرے پاس آنا ہے میں اس وقت تم کو جتلا دوں گا جو کچھ تم نیکی اور برائی کرتے تھے۔

اب پھر وصایائے لقمانیہ کا تکملہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا بیٹا اگر کسی کی کوئی نیکی یا رزق رائی کے دانہ کے برابر ہو اور پھر وہ زمینوں کے نیچے کسی پتھر کے اندر چھپا ہو یا وہ آسمانوں کے اوپر ہو یا زمین کے نیچ میں ہو جہاں کہیں بھی ہو حق تعالیٰ اس کو اس کے مالک کے پاس لا کر حاضر کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کے نکالنے میں بڑا باریک بین اور اس کی جگہ کے معلوم ہونے میں بڑا باخبر ہے۔

اے بیٹا نماز پڑھا کرو اور توحید اور نیکی کا حکم دیا کرو اور شرک اور بری

عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَا تُصَعِّرْ
کاموں سے منع کیا کر اور تجھ پر جو مصیبت واقع ہو اس پر صبر کیا کر یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے اور لوگوں سے اپنا

خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾
رخ مت پھیر اور زمین پر اترا کر مت چل۔ بیشک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾
اور اپنی رفتار میں اعتدال اختیار کر۔ اور اپنی آواز کو پست کر بیشک آوازوں میں سب سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ
کیا تم لوگوں کو یہ بات معلوم نہیں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں اور اس نے تم پر اپنی نعمتیں

ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا
ظاہری اور باطنی پوری کر رکھی ہیں اور بعضے آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدوں واقفیت اور بدوں دلیل اور بدوں کسی روشن کتاب

كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا
کے جھگڑا کرتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس چیز کا اتباع کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے تو کہتے ہیں کہ نہیں ہم اس کا اتباع کریں گے جس پر

باتوں اور کاموں سے روکا کرو اور جو کچھ مصیبت آئے اس پر صبر کیا کرو کیونکہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور صبر یہ ہمت اور اولوالعزمی کے کاموں میں سے ہیں۔

اور تکبر اور بڑائی میں لوگوں سے اپنا رخ مت پھیر یا یہ کہ فقراء مسلمین کو کمتر مت سمجھ اور زمین پر بڑائی کے ساتھ اترا کر مت چل۔

بے شک اللہ تعالیٰ رفتار میں کبھی تکبر کرنے والے اور نعمت خداوندی پر فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

اور اپنی رفتار میں اعتدال اور تواضع اختیار کر اور اپنی آواز کو پست کر۔

کیونکہ آوازوں میں سب سے بری اور بدترین آواز گدھے کی آواز ہوتی ہے۔

کیا تم لوگوں کو بذریعہ قرآن کریم یہ بات معلوم نہیں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے چاند سورج ستارے بادل و بارش درخت اور جانور تمام چیزوں کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے اور اس نے تم پر اپنی نعمتیں ظاہری اور باطنی پوری کر رکھی ہیں یعنی توحید و معرفت عطا کر رکھی ہے اور کہا گیا کہ ظاہری نعمتیں تمہاری وہ نیکیاں ہیں جن کا دوسروں کو علم ہو اور باطنی تمہاری وہ برائیاں ہیں جو لوگوں کے علم میں نہ آسکیں یا یہ کہ ظاہری تو کھانے پینے کی چیزیں اور مال و دولت ہے اور باطنی نعمتیں پھل اور نباتات بارش پانی وغیرہ ہے یا یہ کہ ظاہری سے مراد وہ نعمتیں کہ جس سے تم کو عزت حاصل ہو اور باطنی سے مراد وہ جس کے ذریعہ تمہاری حفاظت ہو

مگر بعضے آدمی جیسا کہ نضر بن حارث ایسے ہیں جو دین خداوندی میں بدوں علم اور بدوں دلیل اور بدوں کسی روشن کتاب کے جھگڑا کرتے ہیں

اور جس وقت ان کفار مکہ سے کہا جاتا ہے کہ اس قرآن کریم کا اتباع کرو اور اس کو پڑھو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو اسی طریقہ کا اتباع کریں گے جس پر ہم

عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ يُّسْلِمْ

اپنے بڑوں کو پایا ہے کیا اگر شیطان ان کے بڑوں کو عذاب دوزخ کی طرف بلاتا رہا ہو تب بھی اور جو شخص

وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ

اپنا رخ اللہ کی طرف جھکا دے اور وہ مخلص بھی ہو تو اس نے بڑا مضبوط حلقہ تھام لیا اور اخیر سب کاموں کا اللہ

الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ

ہی کی طرف پہنچے گا اور جو شخص کفر کرے سو آپ کے لئے اس کا کفر باعث غم نہ ہونا چاہیئے۔ ان سب کو ہمارے ہی پاس لوٹنا ہے سو ہم

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ

بتلا دیں گے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو دلوں کی باتیں خوب معلوم ہیں۔ ہم ان کو چند روزہ عیش دیئے ہوئے ہیں پھر ان کو کشاں کشاں ایک سخت عذاب کی

غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ

طرف لے آویں گے اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں و زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور یہی جواب دیں گے کہ اللہ نے۔ آپ کہیئے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کہ الحمد للہ بلکہ ان میں اکثر نہیں جانتے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں موجود ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ اور بیشک

هُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾

اللہ تعالیٰ بے نیاز سب خوبیوں والا ہے

اپنے بڑوں کو پایا ہے۔ کیا اگر شیطان ان کے بڑوں کو کفر و شرک کی طرف بلاتا رہا ہو جس سے دوزخ کا عذاب واجب ہوتا ہے تب بھی یہ ان ہی کی اقتدا کریں گے۔

اور جو شخص اپنے دین و عمل کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کرے اور وہ موحد و مخلص بھی ہو تو اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا بڑا مضبوط حلقہ تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔

اور اخیر سب کاموں کا کہ جن پر انسان مرتے ہیں آخرت میں اللہ ہی کی طرف پہنچے گا

اور جو شخص قریش یا غیر قریش میں سے کفر کرے تو اے نبی کریم آپ کے لئے اس کا کفر باعث غم نہ ہونا چاہیئے اس کی ہلاکت اسی کے کفر میں ہے مرنے کے بعد ان سب کو ہماری ہی طرف لوٹنا ہے۔

سو ہم ان کو وہ سب جتلا دیں گے جو وہ دنیا میں کفر کی حالت میں کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کو تو جو کچھ دلوں میں نیکی و برائی ہے ذرہ ذرہ تک معلوم ہے۔

ہم ان کو دنیا میں چند روزہ عیش دیئے ہوئے ہیں پھر ان کو ایک سخت عذاب کی طرف گھسیٹ لاویں گے

اور اگر آپ ان سے آسمان و زمین کے پیدا کرنے کے بارے میں دریافت کریں تو کفار مکہ جواب میں یہی کہیں گے کہ اللہ نے پیدا کیا ہے۔

تو آپ کہیئے الحمد للہ۔ تم سب بھی شکر کرو مگر ان میں اکثر توحید خداوندی کو نہیں جانتے اور نہ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں

جو کچھ آسمان و زمین میں ہے وہ سب اللہ ہی کا مملوک ہے۔

اور اللہ تعالیٰ مخلوق سے بے نیاز اور قابل ستائش ہے۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ

اور جتنے درخت زمین بھر میں ہیں اگر وہ سب قلم بن جائیں اور یہ جو سمندر ہے اس کے علاوہ سات سمندر ہو جاویں تو اللہ

اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ (۲۷) مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ

کی باتیں ختم نہ ہوں بیشک خدا تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے تم سب کا پیدا کرنا اور زندہ کرنا بس ایسا

اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ (۲۸)

ہی جیسا ایک شخص کا بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا سب کچھ دیکھتا ہے

اور جتنے درخت زمین بھر میں ہیں اگر وہ سب قلم بن جائیں اور یہ جو سمندر ہیں ان کے علاوہ سات سمندر روشنائی کی جگہ اور ہو جائیں اور ان سے کلمات خداوندی اور علم خداوندی کو لکھا جائے تب بھی کلام اور علم خدا ختم نہ ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنی بادشاہت و سلطنت میں زبردست اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے۔

حق تعالیٰ کے نزدیک تم سب کا پہلی بار پیدا کرنا اور پھر دوسری بار پیدا کرنا بس ایسا ہی ہے جیسا ایک شخص کا پیدا کرنا تم جو بعث بعد الموت کا انکار کرتے ہو حق تعالیٰ تمہاری سب باتوں کو سنتا اور دیکھتا ہے

لباب النقول فی اسباب النزول

ابن جریر نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ اہل کتاب نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روح کے بارے میں دریافت کیا اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا اس پر یہودی بولے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ ہمیں تھوڑا علم دیا گیا حالانکہ ہم کو توریت دی گئی اور وہ سراپا حکمت ہے اور جس کو حکمت دے دی جائے گویا کہ اس کو خیر کثیر مل گئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ الخ

اور ابن اسحاق نے عطاء بن یسار سے نقل کیا ہے کہ مکہ مکرمہ میں یہ آیت نازل ہوئی وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا جب آپ مدینہ منورہ ہجرت کر کے تشریف لائے تو آپ کے پاس علماء یہود آئے۔ اور کہنے لگے کیا ہم کو آپ کی طرف سے یہ بات نہیں پہنچی کہ آپ کہتے ہیں کہ تم کو تھوڑا علم دیا گیا ہے تو آیا اس سے آپ نے ہمیں مراد لیا ہے یا اپنی قوم کو آپ نے فرمایا میں نے ہر ایک کو مراد لیا ہے وہ عالم بولے کہ آپ پڑھتے ہیں کہ ہمیں توریت دی گئی اور اس میں ہر ایک چیز کا بیان ہے اس پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ علم خداوندی کے مقابلہ میں بہت کم ہے تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ الخ

اور ان ہی الفاظ کے ساتھ اس روایت کو ابن ابی حاتم نے سعید یا عکرمہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور ابو الشیخ نے کتاب العظمۃ میں اور ابن جریر نے قتادہ سے نقل کیا ہے کہ مشرکین کہنے لگے کہ یہ ایسا کلام ہے جو کہ ختم ہو جائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی جتنے درخت زمین بھر میں ہیں اگر وہ سب قلم بن جائیں الخ

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَ

اے مخاطب کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام

الْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٩﴾ ذَٰلِكَ

لگا رکھا ہے کہ ہر ایک مقرر وقت تک چلتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب عملوں کی پوری خبر رکھتا ہے یہ اس

بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ

سبب سے ہے کہ اللہ ہی ہستی میں کامل ہے اور جن چیزوں کی اللہ کے سوا یہ لوگ عبادت کر رہے ہیں بالکل ہی ہیچ ہیں اور اللہ ہی

ع ۱۲ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُرِيَكُمْ مِنْ

عالیشان اور بڑا ہے اے مخاطب کیا تجھ کو یہ (دلیل توحید کی) معلوم نہیں کہ اللہ ہی کے فضل سے کشتی دریا میں چلتی ہے تاکہ تم کو اپنی نشانیاں

آيَاتِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣١﴾ وَإِذَا غَشِيَهُمْ مَوْجٌ كَالظُّلَلِ

دکھلائے اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک ایسے شخص کے لئے جو صابر و شاکر ہو اور جب ان لوگوں کو موجیں سائبانوں کی طرح گھیر لیتی

دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمَا

تو وہ خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں پھر جب ان کو نجات دے کر خشکی کی طرف لے آتا ہے سو بعضے تو ان میں اعتدال پر رہتے

يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ ﴿٣٢﴾

ہیں اور ہماری آیتوں کے بس وہی لوگ منکر ہوتے ہیں جو بدعہد اور ناشکر ہیں

اے مخاطب کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن سے بڑا کرتا ہے کہ رات پندرہ گھنٹے کی ہو جاتی ہے اور دن صرف نو ہی گھنٹے کا ہوتا ہے اور دن کو رات سے بڑا کرتا ہے کہ دن پندرہ گھنٹے کا اور رات نو گھنٹے کی ہو جاتی ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے ہر ایک وقت مقررہ تک اپنی متعینہ منزلوں میں چلتا رہے گا اور جو کچھ تم نیکی یا برائی کرتے ہو حق تعالیٰ اس کی پوری خبر رکھتا ہے۔

اور یہ قدرت کا اظہار اس لئے کیا تاکہ تم کو معلوم ہو جائے کہ حق تعالیٰ ہی کی عبادت برحق ہے اور جن چیزوں کی یہ لوگ اللہ کے علاوہ عبادت کر رہے ہیں وہ بالکل لغو اور باطل ہیں۔ اور اللہ ہی عالیشان اور سب سے بڑا اور بلند ہے۔

اے مخاطب کیا تجھ کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ کشتیاں اللہ ہی کے فضل سے چلتی ہیں تاکہ وہ تم کو اپنی نشانیاں دکھلا دے۔

اس میں بھی دلائل قدرت ہیں ہر ایک ایسے شخص کے لئے جو اس کی اطاعت پر ثابت قدم اور اس کی نعمتوں پر شاکر ہو اور جب یہ کشتی پر سوار ہوتے ہیں اور ان کو بادلوں کی طرح بلند موجیں طوفان میں گھیر لیتی ہیں۔ تو خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں۔

پھر جب ہم ان کو دریا سے نجات دے کر خشکی کی طرف لے آتے ہیں تو ان کفار میں سے بعض قول و فعل میں بہ نسبت پہلے کے ذرا نرم ہو جاتے ہیں۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کا وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو غدار اور حق تعالیٰ اور اس کی نعمتوں کے منکر ہوتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ

اے لوگو اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس میں نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے کچھ مطالبہ ادا کر سکے گا اور نہ کوئی بیٹا ہی

هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وقفہ

ہے کہ وہ اپنے باپ کی طرف سے ذرا بھی مطالبہ ادا کر دے یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے سو تم کو دنیوی زندگانی دھوکہ نہ ڈالے

وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۳۳ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ

اور نہ تم کو دھوکہ باز شیطان اللہ سے دھوکہ میں ڈالے بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا

مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ

ہے جو کچھ رحم میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیسا عمل کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا

بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝۳۴

کہ وہ کس زمین میں مرے گا بیشک اللہ سب باتوں کا جاننے والا باخبر ہے

تفسیر: مکہ والو اپنے پروردگار کی اطاعت کرو اور اس دن کے عذاب سے ڈرو جس میں نہ باپ بیٹے کو اور نہ بیٹا ہی اپنے باپ کے عذاب خداوندی کے سامنے کچھ کام آسکے گا۔

بعث بعد الموت کا وعدہ سچا ہے ضرور ہو کر رہے گا۔ سو تم کو دنیا کی زیب و زینت دھوکہ میں نہ ڈالے اور نہ تم کو دھوکہ باز شیطان اللہ سے دھوکہ میں ڈالے۔

اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کو قائم ہونے کی خبر ہے۔

اور جو چیز بندوں سے مخفی ہے اور وہ ہی بارش برساتا ہے اور بارش کا علم اور اس کی قدرت بھی اسی کے ساتھ خاص ہے۔

اور وہ ہی جانتا ہے جو کچھ حاملہ کے رحم میں ہے کہ لڑکا ہے یا لڑکی پورا ہے یا ناقص شقی ہے یا سعید یہ چیز بھی اسی کے ساتھ خاص ہے۔

اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا نیکی یا برائی کرے گا اس کی بھی اسی کو خبر ہے۔

اور اسی طرح کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا

اللہ ہی اپنی مخلوق کی تمام باتوں کو جاننے والا ہے اور ان کے اعمال اور اسی طرح جو کچھ ان کو نفع یا نقصان پہنچے گا سب سے باخبر ہے کسی دوسرے کو ان امور کی کچھ خبر نہیں۔

لباب النقول فی اسباب النزول

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ دیہات میں سے ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ میری عورت حاملہ ہے تو بتائیے کہ وہ کیا جنے گی اور ہماری بستیاں خشک پڑی ہیں تو بتائیے کہ کب بارش ہوگی اور مجھ کو یہ تو معلوم ہے کہ میں کہاں پیدا ہوا ہوں۔

تو بتلائیے کہ میں کب مروں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الخ یعنی اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہ ہی مینہ برساتا ہے الخ

آیاتھا ۳۰ (۳۲) سُوْرَۃُ السَّجْدَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۷۵) رکوعاتھا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ

یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے اس میں کچھ شبہ نہیں یہ رب العالمین کی طرف سے ہے کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ پیغمبر نے یہ اپنے

بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ

سے بنا لیا ہے بلکہ یہ سچی کتاب ہے آپ کے رب کی طرف سے تاکہ آپ ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ

یَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ

لوگ راہ پر آجاویں اللہ ہی جس نے آسمان اور زمین کو اور اس مخلوق کو جو ان دونوں کے درمیان میں ہے چھ روز میں پیدا

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾

کیا پھر عرش پر قائم ہوا بدوں اس کے نہ تمہارا کوئی مددگار ہے اور نہ سفارش کرنے والا سو کیا تم سمجھتے نہیں ہو

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ

وہ آسمان سے لے کر زمین تک ہر امر کی تدبیر کرتا ہے

سورۂ سجدہ

یہ سورت مکی ہے اس میں انتیس ۲۹ آیتیں اور تین سو تیس ۳۳۰ کلمات اور ایک ہزار اور پانچ سو اٹھارہ حروف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٓمٓ - اس کے معنی سب سے زائد اللہ ہی جاننے والا ہے یا کہ بطور تاکید کے یہ ایک قسم کھائی گئی ہے -

یہ کتاب حق تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی ہے اس میں کسی قسم کا کچھ شبہ نہیں -

مگر کفار مکہ یوں کہتے ہیں کہ اس قرآن کریم کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے بنا لیا ہے (بلکہ) یہ قرآن کریم سچی کتاب ہے آپ کے رب کی طرف سے بذریعہ جبریل امین آپ پر نازل ہوئی ہے تاکہ آپ (اس) قرآن کریم کے ذریعہ سے قریش کو ڈرائیں جن میں سے آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا رسول نہیں آیا تاکہ (وہ) گمراہی سے راہ راست پر آجائیں -

اللہ ہی ہے جس نے آسمان و زمین اور تمام مخلوقات وغیرہ کو دنیاوی دنوں کے حساب سے ہر ایک دن (جو دنیا کے دنوں) میں ایک ہزار سال کے برابر تھا چھ دن میں پیدا کیا کہ اتوار کے روز سے شروع کیا اور جمعہ کے دن تکمیل فرمائی (اور) تصرفات نافذ کرنے کے لئے عرش پر قائم ہوا اور وہ ان کے پیدا کرنے سے پہلے بھی عرش پر تھا -

اے مکہ والو حق تعالیٰ کے علاوہ نہ تمہارا کوئی مددگار ہے جو تم کو فائدہ پہنچا سکے اور نہ کوئی سفارشی ہے جو عذاب (خد)اوندی کے بارے میں تمہاری سفارش کر سکے پھر کیا تم قرآن کریم کے ذریعہ سے نصیحت حاصل کر کے ایمان (نہی)ں لاتے -

وہ آسمان سے لے کر زمین تک ہر امر کی تدبیر کرتا ہے کہ وحی تنزیل اور مصیبت وغیرہ فرشتوں کو دیکر بھیجتا ہے

ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ⑤ ذٰلِكَ عٰلِمُ

پھر ہر امر اسی کے حضور میں پہنچ جاوے گا ایک ایسے دن میں جس کی مقدار تمہاری شمار کے موافق ایک ہزار برس کی ہوگی — وہی ہے جاننے والا

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ⑥ الَّذِيْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ

پوشیدہ اور ظاہر — چیزوں کا زبردست رحمت والا — جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی — اور انسان کی

الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ⑦ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ⑧ ثُمَّ سَوّٰىهُ

پیدائش مٹی سے شروع کی — پھر اس کی نسل کو خلاصہ اخلاط یعنی — ایک بے قدر پانی سے بنایا — پھر اس کے

وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا

اعضا درست کئے اور اس میں اپنی روح پھونکی — اور تم کو — کان — اور آنکھیں — اور دل دیئے — تم لوگ بہت کم شکر کرتے

تَشْكُرُوْنَ ⑨ وَقَالُوْۤا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ بَلْ هُمْ

ہو (یعنی نہیں کرتے) — اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم زمین میں نیست و نابود ہو گئے — تو کیا ہم — پھر نئے جنم میں آدینگے — بلکہ وہ لوگ

بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ⑩ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ

اپنے رب سے — ملنے کے منکر ہیں — آپ فرما دیجئے کہ تمہاری جان موت کا فرشتہ قبض کرتا ہے — جو تم پر متعین ہے

ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ⑪ ع ۱۱ / ۱۴

پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹا کر لائے جاؤ گے

اور پھر فرشتے اسی کے حضور میں واپس ہو جاتے ہیں ایک ہی دن میں جس کی مقدار دنیاوی سالوں میں ہزار سال کے برابر ہے کہ فرشتوں کے علاوہ دوسروں کو اترنے اور چڑھنے کے لئے ہزار سال کا زمانہ چاہیئے۔

اور وہ مدبر اور تمام باتوں کا جاننے والا ہے جو بندوں پر پوشیدہ ہیں اور ظاہر ہیں۔ کفار کو سزا دینے میں زبردست اور مسلمانوں پر رحمت فرمانے والا ہے

اس نے جو چیز بنائی وہ خوب اور مضبوط بنائی اور انسان یعنی آدم علیہ السلام کی پیدائش مٹی سے شروع کی پھر ان کی نسل کو نطفہ یعنی مرد و عورت کے ایک بے قدر پانی سے بنایا۔

اور پھر ماں کے پیٹ میں اس کے اعضاء درست کئے اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی اور تمہارے کان بنائے تاکہ تم ان سے حق اور ہدایت کی باتوں کو سنو اور تمہیں آنکھیں دیں تاکہ حق و ہدایت کو دیکھو اور حق و ہدایت کے سوچنے اور سمجھنے کے لئے دل دیئے۔

مگر جتنے ہیں تم پر احسانات و انعامات کئے اس کے مقابلہ میں تمہارا شکر کچھ بھی نہیں بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔

اور ابوجہل وغیرہ کہتے ہیں کہ جب ہم مر کر زمین میں نیست و نابود ہو گئے تو کیا پھر مرنے کے بعد دوبارہ پیدا ہوں گے ایسا نہیں ہو سکتا یہ لوگ تو سرے سے بعث بعد الموت ہی کے منکر ہیں آپ ان سے فرما دیجئے کہ تمہاری روحیں موت کا فرشتہ قبض کرتا ہے جو تمہاری جانیں قبض کرنے پر مقرر ہے اور پھر آخرت میں تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹا کر لائے جاؤ گے

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَ

اور اگر آپ دیکھیں تو عجب حال دیکھیں جبکہ یہ مجرم لوگ اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوں گے اے ہمارے پروردگار بس ہماری

سَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ⑫ وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ

آنکھیں اور کان کھل گئے سو ہم کو پھر بھیج دیجیئے ہم نیک کام کیا کریں گے ہم کو پورا یقین آگیا اور اگر ہم کو منظور ہوتا تو ہم ہر شخص کو اس

نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

کا رستہ عطا فرماتے ولیکن میری یہ بات محقق ہو چکی ہے کریں جہنم کو جنات اور انسان دونوں

أَجْمَعِينَ ⑬ فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ وَ

سے ضرور بھروں گا تو اب اس کا مزہ چکھو کہ تم اپنے اس دن کے آنے کو بھول رہے ہم نے تم کو بھلا دیا اور

ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ⑭ إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ

اپنے اعمال کی بدولت ابدی عذاب کا مزہ چکھو پس ہماری آیتوں پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں

إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ⑮

کہ جب ان کو وہ آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی تسبیح تحمید کرنے لگتے ہیں اور وہ لوگ تکبر نہیں کرتے

اور اگر آپ قیامت کے دن ان مشرکین کی حالت کو دیکھیں جب کہ یہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے سر جھکائے کھڑے ہوں گے

اور کہتے ہوں گے کہ ہمارے پروردگار بس جو چیز ہم کو معلوم نہ تھی وہ اب معلوم ہو گئی اور جس کا یقین نہیں کرتے تھے اب یقین ہو گیا۔

تو ہم کو پھر واپس بھیج دیجیئے ہم وہاں جا کر آپ پر ہی ایمان لائیں گے اور خوب نیک کام کیا کریں گے اب ہم کو آپ پر اور آپ کی کتاب اور رسول پر بعث بعد الموت پر پورا یقین آگیا

مگر اگر ہمیں یہ منظور ہوتا تو ہر ایک شخص کو اس کی نجات کا راستہ عطا فرماتے لیکن میری بات محقق ہو چکی کہ میں جہنم کو جن وانس میں سے جو کافر ہیں سب سے بھروں گا اور اگر یہ نہ ہوتا تو پھر میں ہر ایک شخص کو معرفت و توحید سے سرفراز فرماتا۔

اب اس کا مزہ چکھو کہ تم اپنے اس دن کے آنے کو بھول گئے تھے جس کی وجہ سے اقرار و عمل سب کو چھوڑ دیا تھا۔

ہم نے تو اب تم کو دوزخ میں ڈال دیا اب اپنے کفر کی وجہ سے ابدی عذاب کا مزہ چکھو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی تو وہ ہی لوگ تصدیق کرتے ہیں کہ جب ان کو اذان واقامت کے ذریعہ پانچوں نمازوں کے لئے بلایا جاتا ہے تو فوراً تواضع وخاکساری کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں اور اپنے پروردگار کے حکم کی بجا آوری کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔ اور وہ لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لانے سے اور پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے سے تکبر نہیں کرتے۔ یہ آیت منافقین کی حالت بیان کرنے کے لئے نازل ہوئی کیونکہ وہ نمازوں کو مجبوراً سستی کے ساتھ ادا کرتے تھے۔

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

ان کے پہلو خواب گاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں اس طور پر کہ وہ لوگ اپنے رب کو امید سے اور خوف سے پکارتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں

يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا

میں سے خرچ کرتے ہیں　سو کسی شخص کو خبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کیلئے خزانہ غیب میں موجود ہے　یہ ان کو ان کے اعمال

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۭ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾

کا صلہ ملا ہے　تو جو شخص مومن ہو کیا وہ اس شخص جیسا ہو جاویگا جو بے حکم ہو　وہ آپس میں برابر نہیں ہو سکتے

وقف غفران

وقف غفران

اور ان کے پہلو رات میں سونے کے بعد تہجد کی نماز کے لئے خواب گاہوں سے علیحدہ ہوتے اور وہ اپنے پروردگار کی پانچوں نمازوں کے ذریعہ عبادت کرتے ہیں اور اس کی رحمت کی امید سے اور اس کے عذاب کے خوف سے یا یہ مطلب ہے کہ تا وقتیکہ یہ حضرات عشاء کی نماز نہیں پڑھ لیتے ان کے پہلو بستروں سے علیحدہ رہتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے ان کو مال دیا ہے اس میں سے صدقہ و خیرات کرتے ہیں۔

سو ان کو خبر نہیں جو جو جنت میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے سامان اور ثواب و اعزاز خزانہ غیب میں موجود ہے۔

یہ ان کے اعمال صالحہ کا صلہ ہے جو انہوں نے دنیا میں کئے ہیں۔

سو اب بتلاؤ کہ جو شخص سچا مومن ہو گیا یعنی حضرت علی رضؓ تو کیا وہ منافق یعنی ولید بن عقبہ بن ابی معیط جیسا ہو جائے گا۔

دونوں دنیا میں بھی اطاعت و فرمانبرداری میں اور آخرت میں باعتبار ثواب و اعزاز کے برابر نہیں ہو سکتے ان دونوں میں باہم تنازع اور تیز کلامی ہو رہی تھی اس پر حضرت علی نے ولید کو کہا اے فاسق۔

(سورۂ سجدہ) ——— (لباب النقول فی اسباب النزول) ———

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لـ بزار نے بلال رضؓ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے تھے اور کچھ صحابۂ کرامؓ مغرب کی نماز کے بعد سے عشاء تک نماز پڑھنے میں مصروف رہتے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ الخ

اس روایت کی سند میں عبداللہ بن شبیب ضعیف راوی ہیں اور امام ترمذی نے تصحیح کے ساتھ حضرت انس رضؓ سے اس آیت کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت عشاء کی نماز کے انتظار کرنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اور واحدی اور ابن عساکر نے سعید بن جبیر کے طریق سے حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ ولید بن عقبہ بن ابی معیط نے حضرت علی رضؓ سے کہا کہ میں آپ سے ہتھیار کے اعتبار سے بھی تیز اور زبان کے اعتبار سے بڑھ کر اور لشکر کے اعتبار سے بھی بڑا ہوں حضرت علی نے اس سے فرمایا خاموش ہو جا تو فاسق ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا الخ کہ جو شخص سچا مومن ہے کیا الخ اور ابن جریر نے عطاء بن یسار رضؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ نُزُلًا بِمَا كَانُوا

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے سو ان کے لئے ہمیشہ کا ٹھکانا جنتیں ہیں جو ان کے اعمال کے بدلہ میں بطور ان کی

يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا

مہمانی کے ہیں اور جو لوگ بے حکم تھے سو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے وہ لوگ جب اس سے باہر نکلنا چاہیں تو پھر اسی میں

أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٠﴾

دھکیل دیئے جاویں گے اور ان کو کہا جاوے گا کہ دوزخ کا وہ عذاب چکھو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾

اور ہم ان کو قریب کا (یعنی دنیا میں آنے والا) عذاب بھی اس بڑے عذاب سے پہلے چکھا دیں گے تاکہ یہ لوگ باز آویں

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ

اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جس کو اس کے رب کی آیتیں یاد دلائی جاویں پھر وہ ان سے اعراض کرے۔ ہم ایسے مجرموں سے

مُنْتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾

بدلہ لیں گے

اب پھر حق تعالیٰ دونوں جماعتوں کا مرنے کے بعد کیا ٹھکانا ہوگا اس کو بیان فرما رہا ہے کہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کے دنیاوی اعمال صالحہ کے صلہ میں ان کو آخرت میں ٹھہرنے اور قیام کرنے کے لئے جنتیں ملیں گی۔

اور منافقین کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

جب بھی یہ لوگ دوزخ سے باہر نکلنا چاہیں گے تو لوہے کے گرز مار کر پھر اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے اور داروغہ ان سے کہے گا کہ دوزخ کا وہ عذاب چکھو کہ جس کو تم دنیا میں جھٹلایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ عذاب نہیں ہوگا۔

اور ہم ان کفار مکہ کو دنیا کا عذاب بھی یعنی قحط بھوک خشکی قتل وغیرہ یا یہ کہ عذاب قبر بھی دوزخ کے عذاب سے پہلے چکھا دیں گے اور ان کو اس لئے ڈرایا جاتا ہے تاکہ یہ کفر سے باز آئیں اور توبہ کریں۔

اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جس کو اس کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں اور پھر وہ ان کا انکار کرے تو ہم ایسے مشرکین پر عذاب نازل کریں گے یہ آیت منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ہے یہ قرآن کریم کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

——— (لباب النقول فی اسباب النزول) ———

اور ابن عدی اور خطیب نے اپنی تاریخ میں کلبی۔ اور ابو صالح کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ اور خطیب اور ابن عساکر نے ابن لہیعہ۔ عمرو بن دینار کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت حضرت علی اور عقبہ بن ابی معیط کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ ان دونوں کے درمیان کچھ تیز کلامی ہو گئی تھی۔

اور اسی طرح اس روایت میں ہے کہ یہ آیت عقبہ بن ولید کے بارے میں نازل ہوئی ہے ولید کے بارے میں نہیں نازل ہوئی

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُن فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَائِهِ ۖ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی سو اس کے ملنے میں کچھ شک نہ کیجئے اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لئے موجب ہدایت

إِسْرَائِيلَ ﴿٢٣﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا

بنایا تھا اور ہم نے ان میں جب کہ انہوں نے صبر کیا بہت سے پیشوا بنادیئے تھے جو ہمارے حکم کا ہدایت کیا کرتے تھے۔ اور وہ لوگ

بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ

ہماری آیتوں کا یقین رکھتے تھے آپ کا رب قیامت کے روز ان سب کے آپس میں فیصلہ ان امور میں کر دے گا جن میں یہ باہم

يَخْتَلِفُونَ ﴿٢٥﴾ أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي

اختلاف کرتے تھے کیا ان کو یہ امر موجب رہنمائی نہیں ہوا کہ ہم ان سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کر چکے ہیں جن کے رہنے کے مقامات

مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿٢٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ

میں یہ لوگ آتے جاتے ہیں۔ اس میں صاف نشانیاں ہیں کیا یہ لوگ سنتے نہیں ہیں کیا انہوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ ہم خشک افتادہ

إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنفُسُهُمْ

زمین کی طرف پانی پہنچاتے ہیں پھر اسی کے ذریعہ سے کھیتی پیدا کرتے ہیں جس سے ان کے مواشی اور وہ خود بھی کھاتے ہیں

أَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿٢٧﴾

تو کیا وہ دیکھتے نہیں

السجدۃ

اور ہم نے حضرت موسیٰؑ کو توریت دی تھی تو آپ کی حضرت موسیٰ سے معراج کی شب میں جو بیت المقدس میں ملاقات ہوئی اس کے بارے میں کچھ شک نہ کیجئے۔ اور ہم نے کتاب موسیٰ کو بنی اسرائیل کے لئے موجب ہدایت بنایا تھا۔

اور بنی اسرائیل جب ایمان و اطاعت پر ثابت قدم رہے تو ہم نے ان میں بہت سے پیشوا بنادیئے تھے جو مخلوق کو ہمارے حکم کی طرف بلاتے تھے اور وہ لوگ اپنی کتاب کی پیشگوئی کی وجہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کا یقین رکھتے تھے۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا رب مسلمان ہو کا فرمایا کہ بنی اسرائیل کے درمیان قیامت کے دن ان دینی امور میں فیصلہ فرما دے گا جن میں یہ باہمی اختلاف کرتے تھے۔

کیا ان کفار مکہ کے سامنے اس چیز سے بھی وضاحت نہیں ہوئی کہ ہم ان سے پہلے کتنی امتوں کو عذاب نازل کر کے ہلاک کر چکے ہیں۔ مثلاً قوم شعیب قوم صالح اور قوم ہود جن کے رہنے کے مقامات میں یہ لوگ آتے جاتے ہیں۔

یہ جو ہم نے ان قوموں کے ساتھ معاملہ کیا اس میں تو بعد والوں کے لئے صاف صاف نشانیاں ہیں۔

کیا یہ لوگ پھر بھی اس ذات کی اطاعت نہیں کرتے جو ان کے ساتھ یہ معاملہ کرنے پر قادر رہے۔

کیا کفار مکہ نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ ہم خشک بنجر زمین کی طرف پانی پہنچاتے ہیں پھر اس کے ذریعہ سے کھیتی پیدا کرتے ہیں جن میں سے گھاس وغیرہ اور ان کے مواشی اور غلہ اور پھل وغیرہ یہ خود بھی کھاتے ہیں۔

کیا پھر نہیں جانتے کہ یہ سب چیزیں خدا کی طرف سے ہیں۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٨﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ فیصلہ کب ہوگا آپ فرما دیجئے کہ اس فیصلہ کے دن کافروں کو

الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٢٩﴾ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانتَظِرْ إِنَّهُم مُّنتَظِرُونَ ﴿٣٠﴾

ان کا ایمان لانا نفع نہ دے گا اور ان کو مہلت بھی نہ ملے گی سو ان کی باتوں کا خیال نہ کیجئے اور آپ منتظر رہیے یہ بھی منتظر ہیں

آیاتہا ۷۳ ــــ (۳۳) سُورَةُ الْأَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ (۹۰) ــــ رکوعاتہا ۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١﴾

اے نبی اللہ سے ڈرتے رہیے اور کافروں کا اور منافقوں کا کہنا نہ مانیے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا علم والا بڑی حکمت والا ہے

اور بنی خزیمہ اور بنی کنانہ کہتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کب فتح ہوگا اگر تم اپنی اس بات میں سچے ہو کہ مکہ فتح ہوگا یہ خاندان والے اس طریقہ پر مسلمانوں کا استہزاء کرتے تھے۔

تو اس پر حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ ان سے فرما دیجئے کہ فتح کا دن وہ فتح مکہ ہے جس دن بنی خزیمہ کو ایمان لانا قتل سے نہیں بچا سکے گا اور نہ ان کو قتل سے مہلت دی جائے گی۔

سو اے نبی کریم آپ بنی خزیمہ کی باتوں کا خیال نہ کیجئے اور آپ فتح مکہ کے دن ان کی ہلاکت کے منتظر رہیے یہ بھی منتظر ہیں۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے فتح مکہ کے دن ان لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ تمت بالخیر

سورۂ احزاب

یہ سورت مکی ہے اس میں تہتر ۷۳ آیتیں اور ایک ہزار دو سو بیاسی ۱۲۸۲ کلمات اور پانچ ہزار سات سو حروف ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے نبی کریم وقت سے پہلے عہد شکنی میں حق تعالیٰ سے ڈرتے رہیے اور مکہ والوں میں سے ابو سفیان بن حرب اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابو الاعور اسلمی کا اور مدینہ کے منافقوں میں سے عبداللہ بن ابی بن سلول اور معتب بن قشیر اور جعبر بن قیس کا ان باتوں میں جس کے کرنے کے لئے یہ آپ سے کہہ رہے ہیں اتباع نہ کیجئے۔

اللہ تعالیٰ ان کی باتوں اور ان کے برے ارادوں کا جاننے والا اور حکمت والا ہے کہ تم کو عہد پورا کرنے کا حکم دیا اور عہد شکنی سے منع کیا ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

ابن جریر نے قتادہ سے نقل کیا ہے کہ صحابہؓ نے فرمایا ہمارے لئے ایک ایسا دن آئے گا جس میں ہم آرام پائیں اور دشمن سے راحت میں ہوں گے اس پر مشرکین کہنے لگے وہ ایسی کامیابی کا دن کب آئے گا اگر تم سچے ہو تب یہ آیت نازل ہوئی۔

ویقولون متی ھٰذا الفتح۔ یعنی اگر تم سچے ہو تو بتلا دو یہ فیصلہ کب ہوگا الخ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(سورۂ احزاب)

جو یبر نے بواسطہ ضحاک حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ مکہ والوں میں سے ولید بن مغیرہ اور شیبہ بن ربیعہ نے

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ۙ وَّتَوَكَّلْ

اور آپ کے پروردگار کی طرف سے جو حکم آپ پر وحی کیا جاتا ہے اسی پر چلئے تم لوگوں کے سب اعمال کی اللہ تعالیٰ پوری خبر رکھتا ہے اور آپ اللہ

عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا

پر بھروسہ رکھئے اور اللہ کافی کارساز ہے اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے سینہ میں دو دل نہیں بنائے اور

جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰۗـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ

تمہاری بیبیوں کو جن سے تم ظہار کر لیتے ہو تمہاری ماں نہیں بنا دیا

اور بذریعہ قرآن کریم جس چیز کا آپ کو حکم دیا جاتا ہے۔

حق تعالیٰ کو وعدہ پورا کرنے اور نہ کرنے کی پوری خبر ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے جو آپ کی مدد فرمانے کا آپ سے وعدہ فرمایا ہے یا یہ کہ ان دشمنوں سے آپ کی حفاظت کرنے پر پورا کارساز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے یہ آیت ابو معمر جمیل بن اسد کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ قوت حافظہ کی وجہ سے اس کو دو دلوں والا کہا جاتا تھا۔

اور اسی طرح تمہاری ان بیبیوں کو جن سے تم ظہار کر لیتے ہو حرمت ابدی میں تمہاری ماں نہیں بنا دیا یہ آیت اوس بن صامت اور ان کی بی بی خولہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس چیز پر زور دیا کہ اپنی بات سے رجوع کر لیں تو ہم آپ کو اپنے آدھے مال دیں گے اور مدینہ منورہ میں منافقین اور یہودیوں نے آپ کو اپنے طریقہ سے رجوع نہ کرنے پر قتل کرنے کی دھمکی دی تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایھا النبی اتق اللہ الخ یعنی اے نبی اللہ سے ڈرتے رہیئے اور کافروں کا اور منافقوں کا کہنا نہ مانیئے

فرمان خداوندی مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ الخ

امام ترمذی نے تحسین کے ساتھ حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ایک روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ کو کچھ وسوسہ آیا اس پر جو منافقین آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے وہ بولے کہ دیکھتے نہیں ان کے دو دل ہیں ایک دل تمہارے ساتھ ہے اور ایک دل ان کے ساتھ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔

ف۔ اور ابن ابی حاتم نے خصیف کے طریق سے۔ سعید بن جبیر مجاہد اور عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ ایک کو دو دلوں والا کہا جاتا ہے اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ف اور ابن جریر نے بواسطہ قتادہ حسن رضؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ وہ شخص بولتا تھا کہ میرا ایک دل تو مجھے حکم کرتا ہے اور دوسرا دل منع کرتا ہے

اور نیز ابن ابی نجیح کے طریق سے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت بنی فہم کے ایک شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے وہ بدتمیز بکتا تھا کہ میرے پیٹ میں دو دل ہیں ہر ایک دل سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل سے زائد سمجھتا ہوں۔ استغفر اللہ

وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ

اور تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا (سچ مچ کا) بیٹا نہیں بنا دیا یہ صرف تمہارے منہ سے کہنے کی بات ہے اور اللہ حق بات فرماتا ہے

وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ ۝ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا

اور وہی سیدھا رستہ بتلاتا ہے تم ان کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کیا کرو یہ اللہ کے نزدیک راستی کی بات ہے اور اگر تم ان کے

اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ

باپوں کو نہ جانتے ہو وہ تمہارے دین کے بھائی ہیں اور تمہارے دوست ہیں اور تم کو اس میں جو بھول چوک ہو جاوے تو اس سے تو تم پر کچھ گناہ

بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ اَلنَّبِىُّ اَوْلٰى

نہ ہوگا لیکن ہاں دل سے ارادہ کر کے کرو اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے نبی مومنوں کے ساتھ

بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ

خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور آپ کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں

اور اسی طرح تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا حقیقی بیٹا نہیں بنا دیا۔ یہ تو صرف تمہاری لسانیاں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ حق بات بتلاتا ہے اور وہ ہی سیدھا رستہ دکھلاتا ہے۔

تم ان کو ان کے حقیقی باپوں کی طرف منسوب کیا کرو یہ حق تعالیٰ کے نزدیک افضل اور راستی کی بات ہے اور اگر تم ان کے حقیقی باپوں کی طرف منسوب کرنا نہ جانتے ہو تو پھر تم ان کو اپنے دینی بھائیوں کے نام کے ساتھ مثلاً عبداللہ۔ عبدالرحمٰن عبدالرحیم وغیرہ کہا کرو یا اپنے دوستوں کے ناموں کے ساتھ پکارو۔ اور اگر تم سے اس چیز میں بھول چوک ہو جائے تو اس میں تو تم پر کوئی گناہ نہیں البتہ جو دل سے ارادہ کر کے کرو کہ ان کے حقیقی باپوں کے علاوہ دوسروں کی طرف جان بوجھ کر منسوب کرو تو اس پر حق تعالیٰ تم سے گرفت فرمائے گا اور حق تعالیٰ سابقہ گناہوں کی مغفرت فرمانے والا اور آئندہ کے لئے رحیم ہے۔ یہ آیت حضرت زید بن حارثہ رضؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو متبنےٰ بنا رکھا تھا تو دوسرے حضرات ان کو زید بن محمد کہہ کر پکارا کرتے تھے حق تعالیٰ نے اس سے منع فرما دیا اور راستی کا طریقہ بتلا دیا۔

مسلمانوں کے انتقال کر جانے کے بعد نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان کی اولاد سے خود ان کی ذات سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں کیونکہ آپ کا فرمان ہے کہ جو مسلمان انتقال کر جائے اور عیال چھوڑے تو میں اس کا متولی ہوں اور اگر قرض چھوڑے تو میں اس کا ذمہ دار ہوں یا مال چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے وارث لے لیں۔

اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات حرمت اور وجوب تعظیم میں مسلمانوں کی ماؤں کی طرح ہیں۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور ابن ابی حاتم نے سدی سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت جمیل بن معمر قریشی کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو بنی جمع سے تعلق رکھتا تھا۔ ارشاد خداوندی اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ الخ امام بخاری نے حضرت ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ ہم حضرت زید بن حارثہؓ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے تاآنکہ یہ آیت نازل ہوئی یعنی تم ان کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کیا کرو یہ اللہ کے نزدیک راستی کی بات ہے۔

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ

اور رشتہ دار کتاب اللہ میں ایک دوسرے سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں بہ نسبت دوسرے مومنین اور مہاجرین کے

اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِیٰٓىٕكُمْ مَّعْرُوْفًاؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۶﴾ وَاِذْ

مگر یہ کہ اپنے دوستوں سے کچھ سلوک کرنا چاہو تو وہ جائز ہے یہ بات لوح محفوظ میں لکھی جا چکی ہے اور جب

اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى وَعِیْسَى

کہ ہم نے تمام پیغمبروں سے ان کا اقرار لیا اور آپ سے بھی اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ

ابْنِ مَرْیَمَ۪ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۷﴾ لِّیَسْـَٔلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ

ابن مریم سے بھی اور ہم نے ان سے خوب پختہ عہد لیا تاکہ ان سچوں سے ان کے تحقیقات کرے

وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۸﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ع ۱۷

اور کافروں کے لیئے اللہ تعالیٰ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اے ایمان والو اللہ کا انعام اپنے اوپر یاد کرو

اور نسبی قرابت والے میراث میں ایک دوسرے سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں (اسی طرح لوح محفوظ میں یہ چیز مرقوم ہے یا یہ کہ توریت یا قرآن کریم میں یہ حکم موجود ہے) بہ نسبت دوسرے مؤمنین اور مہاجرین کے مگر یہ کہ تم نے جن سے قرض لیا ہے یا اپنے دوستوں کے لئے تہائی مال میں وصیت کرنا چاہو تو وہ جائز ہے اور رشتہ داروں کو میراث اور دوستوں وغیرہ کو وصیت میں سے حصہ لینا یہ بات لوح محفوظ میں لکھی جا چکی ہے یا یہ کہ توریت میں یہ چیز موجود ہے جس پر بنی اسرائیل عمل کرتے ہیں۔

اور جب کہ ہم نے تمام پیغمبروں سے اقرار لیا کہ دوسروں کو احکام پہنچائیں گے اور ان میں سب سے پہلے آپ سے اقرار لیا کہ آپ اپنی قوم کو ایمان لانے کا حکم دیں گے اور آپ سے پہلے جتنے انبیاء کرام گذرے ہیں اور جو جو ان پر کتابیں نازل ہوئی ہیں سب سے اپنی قوم کو مطلع کریں گے اور حضرت نوح ؑ ابراہیم ؑ موسیٰ ؑ اور عیسیٰ ؑ بن مریم سے بھی عہد لیا۔

کہ پہلے بعد والوں کو احکام پہنچائیں گے۔ اور بعد والے پہلوں کی تصدیق کریں گے اور سب اپنی اپنی قوموں کو ایمان لانے کا حکم دیں گے۔

تاکہ (قیامت کے دن) مبلغین سے ان کی تبلیغ کی اور اقرار وعد کرنے والوں سے ان کے وفائے عہد کی اور اہل ایمان سے ان کے ایمان کی تحقیق کرے۔

اور انبیائے کرام اور خدا کی کتابوں کا انکار کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے دوزخ کا دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے کہ اس عذاب کی شدت ان کے دلوں تک سرایت کر جائے گی۔

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کا انعام واحسان اپنے اوپر یاد کرو کہ تم سے دشمن کو سخت آندھی اور فرشتوں کی امداد سے

(لباب النقول فی اسباب النزول)

فرمان خداوندی یا ایھا الذین امنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم الخ

امام بیہقی نے دلائل میں حضرت حذیفہ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے غزوۂ احزاب کی رات

إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا

جب تم پر بہت سے لشکر چڑھ آئے پھر ہم نے ان پر ایک آندھی بھیجی اور ایسی فوج بھیجی جو تم کو دکھائی نہ دیتی تھی اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٩﴾ إِذْ جَاءُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ

اعمال کو دیکھتے تھے جب کہ وہ لوگ تم پر آ چڑھے تھے اوپر کی طرف سے بھی اور نیچے کی طرف سے بھی اور جب کہ آنکھیں کھلی

الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا ﴿١٠﴾ هُنَالِكَ

کی کھلی رہ گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آنے لگے تھے اور تم لوگ اللہ کے ساتھ طرح طرح کے گمان کر رہے تھے اس موقع پر

ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ﴿١١﴾

مسلمانوں کا امتحان کیا گیا اور سخت زلزلہ میں ڈالے گئے

بھگا دیا جب تم پر کفار کے بہت سے لشکر چڑھ آئے پھر ہم نے ان پر ایک آندھی بھیجی اور فرشتوں کی جماعت کو مسلط کیا اور اللہ تعالیٰ تمہاری خندق وغیرہ کھودنے کو دیکھ رہے تھے

جب کہ کفار مکہ تم پر اوپر کی طرف سے بھی چڑھ آئے تھے یعنی طلحہ بن خویلد اسدی اور اس کے ساتھی اور نیچے کی طرف سے بھی یعنی ابوالاعور اسلمی اور اس کے ساتھی اور ابوسفیان اور اس کے ساتھی اور جبکہ منافقین کی آنکھیں خندق میں اپنی جگہ سے ہٹ گئی تھیں اور ان کے کلیجے منہ کو آنے لگے تھے اور اسے گروہ منافقین تم حق تعالیٰ کے ساتھ یہ گمان کر رہے تھے کہ وہ اپنے نبی کی مدد نہیں فرمائے گا۔

اس خوف کے موقع پر مسلمانوں کا پورا امتحان کیا گیا اور خوب مشقت اور سخت زلزلہ میں ڈالے گئے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

کا منظر دیکھا ہے

ہم سب صف بنائے ہوئے بیٹھے تھے اور ابوسفیان اور اس کے ساتھ جو لشکر تھا وہ اوپر کی طرف تھے اور بنو قریظہ نیچے کی طرف تھے۔ ان کی وجہ سے ہمیں اپنے بچوں کا خوف تھا اور اس رات سے زائد سخت تاریکی والی اور سخت آندھی والی رات ہم پر کبھی نہیں آئی چنانچہ منافقین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہہ کر اجازت طلب کرنے لگے کہ ہمارے گھر خالی ہیں اور حقیقت میں وہ خالی نہ تھے مگر ان منافقین میں سے جو بھی آپ سے جانے کی اجازت طلب کرتا تھا آپ اس کو اجازت دے دیتے تھے چنانچہ یہ سب کے سب میدان جنگ سے کھسک گئے۔

جب ہم میں سے ایک ایک کر کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ نے مجھ سے فرمایا دشمن کی قوم کی خبر لاؤ چنانچہ میں آیا تو دیکھتا کیا ہوں کہ سخت ترین آندھی ان کے لشکر میں موجود ہے اور ان کا لشکر بالشت بھر بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹا۔

خدا کی قسم میں پتھروں کی آواز ان کے کجاووں میں سے سن رہا تھا اور ہوا اس کے ذریعہ سے ان کو مار رہی تھی اور وہ ایک دوسرے سے جلدی بھاگنے کو کہہ رہے تھے۔ چنانچہ میں نے آ کر اس قوم کی حالت بیان کر دی اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی اے ایمان والو اللہ کا انعام اپنے اوپر یاد کرو الخ۔

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
اور جب کہ منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے یوں کہہ رہے تھے کہ ہم سے تو اللہ نے اور اس کے رسول نے

إِلَّا غُرُورًا ﴿١٢﴾ وَإِذْ قَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا ۚ
محض دھوکہ ہی کا وعدہ کر رکھا ہے اور جبکہ ان میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اے یثرب کے لوگو تمہارے لئے ٹھہرنے کا موقع نہیں سو لوٹ چلو

وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۖ
اور بعض لوگ ان میں نبی سے اجازت مانگتے تھے کہتے تھے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نہیں ہیں

إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ﴿١٣﴾
یہ محض بھاگنا ہی چاہتے ہیں

اور جب کہ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق اور اس کے ساتھی اور وہ لوگ جن کے دلوں میں نفاق اور رشک کا مرض ہے یعنی معتب بن قشیر اور اس کے ساتھی یوں کہہ رہے تھے کہ ہم سے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے فتوحات وغیرہ کے بارے میں محض دھوکہ ہی کا وعدہ کر رکھا ہے

اور یہ اس وقت کی بات ہے بنی حارثہ بن الحارث نے اپنے ساتھیوں سے خندق میں کہا کہ اے مدینہ کے لوگو لڑائی کے لئے خندق یعنی معرکہ جنگ میں ٹھہرنے کا موقع نہیں تو مدینہ لوٹ چلو

اور بعضے بنی حارثہ کے منافقین میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ منورہ کی اجازت مانگتے تھے اور آپ سے کہہ رہے تھے کہ اے نبی اللہ گھر جانے کی اجازت دیں۔

ہمارے گھر خالی ہیں ہمیں چوروں کا ڈر ہے۔

حالانکہ وہ خالی نہیں ہیں یہ تو صرف میدان جنگ سے بھاگنے کے لئے یہ باتیں ملا رہے ہیں

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور ابن ابی حاتم اور بیہقی نے دلائل میں بواسطہ کثیر بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرو، عمرو مزنی سے روایت نقل کی ہے۔

فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے سال خندق کھودنا شروع فرمائی تو حق تعالیٰ نے خندق کے درمیان سے ایک سفید گول پتھر نکالا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھدال لے کر اس پر ایسی ماری کہ وہ ریزہ ریزہ ہو گیا اور اس میں سے ایسی روشنی نکلی جس سے مدینہ منورہ کے دونوں کنارے روشن ہو گئے اس پر آپ نے اور مسلمانوں نے تکبیر کہی پھر آپ نے اس پتھر پر دوسری مرتبہ کھدال ماری اور اس کو توڑ دیا پھر اس میں سے ایسی روشنی نکلی جس سے مدینہ منورہ کے دونوں کنارے روشن ہو گئے اس پر آپ نے اور مسلمانوں نے تکبیر کہی پھر آپ نے تیسری مرتبہ اس پتھر کے مارا اور پھر اس کو توڑ دیا اور پھر اس میں سے ایسی روشنی نکلی جس سے مدینہ منورہ کے دونوں جانب روشن ہو گئے آپ سے اس کا سبب دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا کہ میں نے پہلی مرتبہ جو اس پتھر کے مارا تو میرے سامنے کے محلات اور مدائن کسریٰ روشن ہو گئے اور مجھے جبریل امین نے بتلایا کہ میری امت ان مقامات پر غلبہ کرے گی اور پھر میں نے دوسری مرتبہ جو مارا تو میرے سامنے سرزمین روم میں حمر کے محلات روشن ہو گئے اور مجھے جبریل امین نے اطلاع دی کہ میری

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا

اور اگر مدینہ میں اس کے اطراف سے ان پر کوئی آگھسے پھر ان سے فساد کی درخواست کی جاوے تو یہ اس کو منظور کرلیں اور ان گھروں میں بہت ہی

يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ

کم ٹھہریں حالانکہ یہی لوگ پہلے خدا سے عہد کرچکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ سے جو

عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ

عہد کیا جاتا ہے اس کی باز پرس ہوگی آپ فرما دیجئے کہ تم کو بھاگنا کچھ نافع نہیں ہوسکتا اگر تم موت سے یا قتل سے بھاگتے ہو اور اس حالت میں

الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾

بجز تھوڑے دنوں کے اور زیادہ متمتع نہیں ہوسکتے

اور اگر منافقین پر مدینہ منورہ میں اس کے سب اطراف سے کوئی لشکر آگھسے اور ان سے شرک کا ساتھ دینے کو کہے تو یہ فوراً ہی اس کو قبول کرلیں گے اور اس کے قبول کرنے میں ذرا بھی دیر نہ کریں یا یہ کہ پھر اس بات کے قبول کرنے کے بعد یہ لوگ مدینہ میں بہت ہی کم ٹھہریں۔

حالانکہ یہی لوگ غزوۂ احزاب سے پہلے خدا سے عہد کرچکے تھے کہ مشرکین کے مقابلہ میں پیٹھ نہ پھیریں گے۔ اور حق تعالٰی کے عہد توڑنے والے سے قیامت کے دن اس نقض عہد کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

اے نبی کریم ﷺ آپ بنی حارثہ کے منافقین سے فرما دیجئے کہ تم کو بھاگنا کچھ نافع نہیں ہوسکتا اور اس صورت میں دنیاوی زندگی سے تم چند ہی دنوں کے لئے متمتع ہوسکتے ہیں۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

امت ان مقامات پر بھی غلبہ کرے گی اور پھر میں نے تیسری مرتبہ مارا تو صنعاء کے محلات نظر آگئے اور جبریل امین نے مجھے بتلایا کہ آپ کی امت ان مقامات کو بھی فتح کرے گی۔

اس پر منافقین کہنے لگے کہ کیا تم لوگوں کو تعجب نہیں ہوتا کہ یہ تم سے باتیں کرتے ہیں اور تمہیں امیدیں دلاتے اور تم سے باطل وعدہ کرتے ہیں۔ اور یہ تم سے کہتے ہیں کہ یہ مدینہ سے حیرہ کے محلات اور مدائن کسریٰ دیکھ رہے ہیں اور یہ کہ تم ان شہروں کو فتح کروگے۔ حالانکہ اس وقت کھدالوں سے تم خندق کھود رہے ہو مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے اس پر قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی واذ یقول المنافقون والذین فی قلوبھم مرض الخ یعنی جبکہ منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے یوں کہہ رہے تھے۔

اور جویبر نے ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت معتب بن قشیر انصاری کے بارے میں نازل ہوئی جو اس بات کا کہنے والا تھا۔

اور ابن اسحاق اور بیہقی نے بھی عروہ بن زبیر رضؓ اور محمد بن کعب قرظی سے نقل کیا ہے کہ معتب بن قشیر کہنے لگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ قیصر وکسریٰ کے خزانے دکھا رہے ہیں اور ہم میں سے کوئی اطمینان کے ساتھ بیت الخلاء تک بھی نہیں جاسکتا اور اوس بن قیظی نے اپنی ایک جماعت کے ساتھ کہا کہ ہمارے گھر مدینہ منورہ سے باہر ہیں سو ہم کو اپنی عورتوں اور بچوں میں جانے کی اجازت دیجئے۔

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْۗءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۭ

یہ بھی فرما دیجئے کہ وہ کون ہے جو تم کو خدا سے بچا سکے گا اگر وہ تمہارے ساتھ برائی کرنا چاہے یا وہ کون ہے جو خدا کے فضل کو تم سے روک سکے اگر وہ تم پر فضل

وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ

کرنا چاہے۔ اور خدا کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائیں گے اور نہ کوئی مددگار اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کو جانتا ہے جو مانع

مِنْكُمْ وَالْقَاۗىِٕلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً

ہوتے ہیں اور جو اپنے (نسبی یا وطنی) بھائیوں سے یوں کہتے ہیں کہ ہمارے پاس آجاؤ۔ اور لڑائی میں بہت ہی کم آتے ہیں تمہارے حق

عَلَيْكُمْ ښ فَاِذَا جَاۗءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ

میں بخیلی لئے ہوئے۔ سو جب خوف پیش آتا ہے تو ان کو دیکھتے ہو کہ وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھنے لگتے ہیں کہ ان کی آنکھیں چکرائی جاتی ہیں جیسے کسی پر

يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً

موت کی بیہوشی طاری ہو پھر جب وہ خوف دور ہو جاتا ہے تو تم کو تیز تیز زبانوں سے طعنے دیتے ہیں

عَلَى الْخَيْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾

مال پر حرص لئے ہوئے۔ یہ لوگ ایمان نہیں لائے تو ان کے تمام اعمال بیکار رکھے ہیں اور یہ بات اللہ کے نزدیک بالکل آسان ہے

آپ ان سے فرما دیجئے کہ وہ کون ہے جو تم کو عذاب خداوندی سے بچا سکے اگر وہ تم کو قتل کے ذریعہ سے عذاب دینا چاہے اور اگر وہ تم کو قتل سے بچانا چاہے تو وہ کون ہے جو تم سے خدا کے اس فضل کو روک سکے۔ اور یہ بنی حارثہ والے عذاب خداوندی کے مقابلہ میں نہ کوئی اپنا محافظ پائیں گے کہ وہ ان کی مدد کر سکے اور نہ کوئی مددگار جو عذاب الٰہی سے ان کو بچا سکے۔

اللہ تعالیٰ ان منافقین میں سے ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو دوسروں کو لڑائی میں جانے سے مانع ہوتے ہیں اور جو منافقین اپنے ساتھیوں سے کہتے ہیں کہ مدینہ میں ہمارے پاس آجاؤ اور یہ ابی بن سلول۔ جد بن قیس معتب بن قشیر تھے اور ان کی تو یہ حالت ہے کہ لڑائی میں بس ذرا نام کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اور اگر آتے بھی ہیں تو تمہارے حق میں بخیلی لئے ہوئے کہ بری نیت کے ساتھ۔

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب دشمن وغیرہ کے خوف کا کوئی موقع آجاتا ہے جیسے خندق تو آپ ان کو دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھیں چکرائی جاتی ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی اور نزع کا عالم طاری ہو رہا ہو۔ پھر جب دشمن کا خوف دور ہو جاتا ہے تو تم کو تیز تیز زبانوں سے طعنے دینے لگتے ہیں راہ خدا میں مال صرف کرنے سے بخل کرتے کے لئے یہ لوگ پہلے ہی سے اپنے ایمان میں سچے نہیں ہیں تو حق تعالیٰ نے ان کی سب نیکیوں کو برائی سے تبدیل کر رکھا ہے اور ان کو نیکیوں کو کالعدم کر دینا اللہ کے نزدیک بالکل آسان ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

اس پر حق تعالیٰ نے اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جب کہ ان لوگوں کی وجہ سے گھبراہٹ تھی اور شدت کا عالم تھا اپنی نعمتوں کو یاد دلاتے اور ان لوگوں کو کافی ہونے کے بارے میں جبکہ ان منافقین کی طرف سے بدگمانی ہو رہی تھی اور یہ منافقین باتیں ملا رہے تھے حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ یا ایها الذین آمنوا اذکروا نعمة الله علیکم الخ۔

يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ وَإِن يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم بَادُونَ

ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ (ابھی تک) لشکر گئے نہیں اور اگر (بالفرض) یہ لشکر (پھر لوٹ کر) آجاویں تو (جب تو) یہ لوگ اپنے لئے یہی پسند کریں گے

فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُم مَّا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ﴿٢٠﴾ لَّقَدْ

کہ دیہاتیوں میں باہر جا رہیں کہ تمہاری خبریں پوچھتے رہیں اور اگر تم ہی میں رہیں تب بھی کچھ یونہی سا لڑیں تم لوگوں کے

كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ

لئے یعنی ایسے شخص کے لئے جو اللہ سے اور روز آخرت سے ڈرتا ہو اور کثرت سے ذکر الٰہی کرتا ہو رسول اللہ کا ایک

اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ

عمدہ نمونہ موجود تھا اور جب ایمانداروں نے ان لشکروں کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ وہی ہے جس کی ہم کو اللہ و رسول نے خبر دی تھی

وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۚ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ﴿٢٢﴾ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ

اور اللہ و رسول نے سچ فرمایا تھا اور اس سے ان کے ایمان اور اطاعت میں اور ترقی ہوگئی ان مومنین میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں

اور خوف اور بزدلی کے ختم ہو جانے کے بعد عبداللہ بن ابی منافق اور اس کے ساتھیوں کا یہ خیال ہے کہ کفار مکہ کا لشکر ابھی تک گیا نہیں اور وہ العیاذ باللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید ہی کر کے جائے گا۔

اور اگر بالفرض کفار مکہ کے یہ لشکر پھر لوٹ آئیں تو یہی منافقین دشمن کے خوف و دہشت اور اپنی بزدلی سے یہ تمنا کرنے لگیں کہ کاش مدینہ سے کہیں باہر جا رہیں۔ اور مدینہ میں بیٹھے بیٹھے معرکہ خندق کی باتیں پوچھتے رہیں۔

اور اگر تم لوگوں کے ساتھ معرکہ خندق پر جانا ہی پڑ جائے تو محض نام کرنے کو یونہی سا لڑیں۔

تم لوگوں میں ایسے شخص کے لئے جو اللہ سے اور عذاب آخرت سے ڈرتا ہو اور ثواب و انعام کی امید رکھتا ہو اور زبان و دل کے ساتھ کثرت سے ذکر الٰہی کرتا ہو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عمدہ نمونہ اور آپ کے ساتھ غزوۂ خندق میں حاضری میں ایک بہترین اقتدار موجود تھی۔

اب حق تعالیٰ با اخلاص مومنین کا ذکر فرماتے ہیں کہ جب ان حضرات نے کفار مکہ یعنی ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے لشکروں کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی موقع ہے جس کی چند دنوں پہلے اللہ اور اس کے رسول نے خبر دی تھی کہ تقریباً دس دن کے اندر اندر کفار کی چڑھائی ہوگی۔ اور کفاروں کے لشکروں کو دیکھنے کے بعد ان کو حق تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرمان پر ان کے یقین میں اور اضافہ ہو گیا اور اطاعت اللہ اور اطاعت الرسول میں اور ترقی ہو گئی۔

ان مومنین میں سے کچھ ایسے بھی حضرات ہیں کہ انہوں نے جس بات کا اللہ تعالیٰ سے

لباب النقول فی اسباب النزول

ارشاد خداوندی من المؤمنین رجال الخ۔ امام مسلم اور ترمذی وغیرہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میرے چچا انس بن النضر غزوہ بدر سے غائب رہے اس پر انہوں نے افسوس میں تکبیر کی اور بولے کہ پہلا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معرکہ جنگ پیش آیا اور میں اس سے غائب رہا اگر حق تعالیٰ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی لڑائی میں شرکت کا موقع دے گا تو حق تعالیٰ دکھلا دے گا کہ میں کیا کرتا ہوں چنانچہ وہ غزوۂ احد میں حاضر ہوئے اور کفار

صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ
کہ انہوں نے جس بات کا اللہ سے عہد کیا تھا اس میں سچے اترے　پھر بعضے تو ان میں وہ ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے　اور بعضے ان میں مشتاق ہیں
يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ
اور انہوں نے ذرا تغیر تبدل نہیں کیا　یہ واقعہ اس لئے ہوا تاکہ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو ان کے سچ کا صلہ دے اور منافقوں
الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ
کو چاہے سزا دے یا چاہے　ان کو توبہ کی توفیق دے　بے شک اللہ　غفور　رحیم ہے　اور اللہ تعالےٰ نے
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ
کافروں کو ان کے غصہ میں بھرا ہوا ہٹا دیا کہ ان کی کچھ مراد بھی پوری نہ ہوئی　اور جنگ میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کیلئے آپ ہی کافی ہو گیا　اور اللہ تعالیٰ
اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ
بڑی قوت والا اور زبردست ہے　اور جن اہل کتاب نے　ان کی مدد　کی تھی　ان کو　ان کے　قلعوں　سے نیچے
صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ
اتار دیا　اور ان کے دلوں میں تمہارا رعب بٹھا دیا

عہد کیا تھا اس کو پورا کر کے دکھایا۔

اور بعضے ان میں تو وہ ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے یا یہ کہ اپنی زندگی پوری کر چکے یعنی حضرت حمزہ اور ان کے ساتھی اور بعضے اس کے ایفاء کے موت تک مشتاق ہیں۔ اور ابھی تک انہوں نے اس عہد میں ذرا تغیر و تبدل نہیں کیا۔

یہ واقعہ اس لئے ہوا تاکہ حق تعالیٰ ایفائے عہد کرنے والوں کو ان کی ایفاء کا صلہ دے اور منافقین حالت نفاق پر مر جائیں تو ان کو سزا دے یا موت سے قبل ان کو توبہ کی توفیق دے۔

وہ تائب کی مغفرت فرمانے والا اور جو اس حالت میں مر جائے اس پر رحیم ہے۔

اور حق تعالےٰ نے کفار مکہ یعنی ابوسفیان اور اس کے لشکروں کو غصہ میں بھرا ہوا ہٹا دیا کہ ان کی کچھ بھی پوری نہ ہوئی۔ اور نہ ان کو غنیمت اور خوشی حاصل ہوئی۔

اور آندھی اور فرشتوں کا لشکر بھیج کر حق تعالےٰ نے مسلمانوں سے لڑائی کی مشقت کو دور کر دیا۔

اور حق تعالےٰ مسلمانوں کی مدد فرمانے میں بڑی قوت والا اور کفار کو سزا دینے میں زبردست ہے۔

اور بنو قریظہ اور نضیر بن کعب بن اشرف اور حی بن اخطب وغیرہ نے جو کفار مکہ کی مدد کی تھی حق تعالیٰ ان سب کتاب کو ان کے قلعوں اور محلوں سے اتار دیا اور ان کے دلوں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا خوف بٹھلا

لباب النقول فی اسباب النزول

سے خوب لڑے یہانتک کہ شہید ہو گئے تو ان کے جسم پر نیزے تلوار تیر وغیرہ کے اسّی سے زائد نشانات پائے گئے اور اسی پر یہ آیت نازل ہوئی کہ من المؤمنین رجال الخ

یعنی ان مؤمنین میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے جس بات کا اللہ سے عہد کیا تھا اس میں سچے اترے۔

یقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِیْقًا ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ

ن کو تم قتل کرنے لگے اور بعض کو قید کر لیا اور ان کی زمین اور ان کے گھروں اور ان کے مالوں کا تم کو مالک بنا دیا اور

رْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ﴿۲۷﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ

۱۹ زمین کا بھی جس پر تم نے قدم نہیں رکھا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اے نبی آپ

زْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ

بیبیوں سے فرما دیجئے کہ تم اگر دنیوی زندگی (کا عیش) اور اس کی بہار چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو کچھ مال و متاع (دنیوی)

اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ

دوں اور تم کو خوبی کے ساتھ رخصت کروں اور اگر تم اللہ کو چاہتی ہو اور اس کے رسول کو اور عالم آخرت کو

اس سے قبل یہ لوگ صحابہ کرام رضؓ سے ڈرتے نہ تھے بلکہ ان سے لڑنے پر آمادہ رہتے تھے اور ان کے لڑا کا لوگوں کو تم
رنے لگے اور بچے اور عورتوں کو قید کر لیا۔

اور ان کے گھروں اور مالوں کو تم کو غنیمت میں دلوا دیا اور سرزمین خیبر کا بھی تم کو مالک بنا دے گا جو ابھی تک تمہارے
ت میں نہیں آئی اور حق تعالیٰ فتح و نصرت ہر ایک چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔

اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم آپ اپنی بیبیوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی بہار چاہتی ہو تو آؤ میں
مطلقہ والا جوڑہ دے دوں اور تم کو سنت کے مطابق طلاق دے دوں

اگر تم اطاعت اللہ اور اطاعت الرسول کو پسند کرتی اور جنت کو چاہتی ہو تو حق تعالیٰ نے

(لباب النقول فی اسباب النزول)

فرمان خداوندی یا ایہا النبی قل لازواجك الخ

امام مسلم امام احمد اور امام نسائی نے ابو الزبیر کے واسطہ سے حضرت جابر رضؓ سے روایت نقل کی ہے کہ
ت ابوبکر رضؓ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باریابی کی اجازت لینے کے لئے حاضر ہوئے انہیں
اجازت نہیں دی گئی پھر حضرت عمر رضؓ نے حاضر ہو کر اجازت طلب کی مگر ان کو بھی نہ ملی اس کے بعد دونوں حضرات
ازت مل گئی چنانچہ دونوں اندر حاضر ہوئے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور آپ کے چاروں
ازواج مطہرات بیٹھی ہوئی تھیں اور آپ خاموش تھے حضرت عمر رضؓ نے اپنے دل میں کہا کہ میں حضور سے کوئی
ایسی بات کرتا ہوں کہ ممکن ہے آپ کو ہنسی آجائے چنانچہ حضرت عمر رضؓ اپنی بیوی کے بارے میں
بولے یارسول اللہ اگر زید کی بیٹی مجھ سے نفقہ کا مطالبہ کرے تو میں اس کی گردن توڑ
دوں یہ سن کر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے حتٰی کہ
آپ کے سامنے کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے آپ
نے فرمایا یہ سب جو میرے اردگرد
بیٹھی ہیں یہ نفقہ ہی کی درخواست
کر رہی ہیں۔

فَإِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّأْتِ

تو تم میں سے نیک کرداروں کے لئے اللہ تعالیٰ نے اجر عظیم مہیا کر رکھا ہے اے نبی کی بیبیو جو کوئی تم میں

مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ

کھلی ہوئی بیہودگی کرے گی اس کو دوہری سزا دی جائے گی اور یہ بات

عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

اللہ کو آسان ہے

نیک کرداروں کے لئے جنت میں اجر عظیم مہیا کر رکھا ہے

اے نبی کی بیبیو۔ جو کوئی تم میں کھلی ہوئی بیہودگی کرے گی تو تم کو جلد اور رجم دونوں سزائیں دی جائیں گی۔
اور یہ سزا دینا حق تعالےٰ کو آسان ہے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ حضرت عائشہؓ کو مارنے کے لئے اور حضرت عمرؓ حضرت حفصہ کو مارنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ تم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسی چیز مانگ رہی ہو جو آپ کے پاس نہیں اس کے بعد حق تعالےٰ نے اختیار کی آیت نازل فرمائی۔

حضورؐ نے حضرت عائشہؓ ہی سے ابتداء فرمائی اور فرمایا کہ میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اور میری خواہش ہے کہ تم اس میں جلدی نہ کرو۔ تاوقتیکہ اپنے والدین سے اس بارے میں مشورہ نہ کرلو۔

حضرت عائشہؓ نے عرض کیا وہ کیا بات ہے آپ نے ان کے سامنے یہ آیت کریمہ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ الخ تلاوت فرمائی۔

یہ سن کر وہ بولیں کیا اس چیز کے بارے میں میں اپنے والدین سے مشورہ کروں گی بلکہ میں تو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول ہی کو پسند کرتی ہوں۔

وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ

اور جو کوئی تم میں اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک کام کرے گی تو دیں گے اس کو اس کا ثواب دوہرا

وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا ﴿٣١﴾ يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِنِ

اور تیار کر رکھی ہے اس کے لئے ایک عمدہ روزی اے نبی کی بیویو تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم تقویٰ اختیار کرو

اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا

(جیسا کہ ضرورت ہو بولا کرو) تو نزاکت مت کرو بات میں ایسے شخص کو (خیال) خام پیدا ہو جس کے دل میں خرابی ہے اور

مَّعْرُوفًا ﴿٣٢﴾ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ

قاعدہ شریعت کے موافق بات کہو۔ اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم زمانہ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو اور قائم کرو

الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ

نماز کی پابندی رکھو اور زکوۃ دیا کرو اور اللہ کا اور اس کے رسول کا کہنا مانو اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ اے گھر والو

عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿٣٣﴾ وَاذْكُرْنَ

تم سے آلودگی کو دور رکھے اور تم کو (ہر طرح ظاہراً و باطناً) پاک و صاف رکھے اور تم ان آیات الٰہیہ کو

مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا

اور اس علم (احکام) کو یاد رکھو جن کا تمہارے گھروں میں چرچا رہتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ راز دان ہے

خَبِيرًا ﴿٣٤﴾

پورا خبردار ہے۔

اور جو کوئی تم میں اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور جو نیک کام یعنی ان کو کرے گی تو ہم اس کو اس کا ثواب بھی دوہرا دیں گے اور ان کے لئے جنت میں ایک عمدہ روزی تیار کر رکھی ہے

اے نبی کی بیبیو تم طاعت و معصیت اور ثواب و عذاب میں عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تو بولنے میں نزاکت و نرمی مت کیا کرو تو اس سے خرابی والے کو خیال خام پیدا ہونے لگتا ہے اور صحیح صحیح بات کہو۔

اور اپنے گھروں میں ٹکی بیٹھی رہو اور گھروں سے باہر مت نکلو اور وقار سے رہو اور زمانہ جاہلیت کے دستور کے موافق باریک لباس پہن کر زیب و زینت مت کرو اور تم پانچوں نمازوں کی پابندی رکھو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کیا کرو اور تمام نیکیوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کیا کرو۔ اے پیغمبر کی گھر والیو حق تعالیٰ کو ان احکام سے یہ منظور ہے کہ تم سے معصیت کی آلودگی کو دور رکھے اور تم کو نافرمانیوں سے پاک صاف رکھے۔

اور تم آیات قرآنیہ اور اوامر و نواہی حلال و حرام کے احکام۔۔۔ کو یاد رکھو جس کا تمہارے گھروں میں چرچا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کی باتوں کو جاننے والا اور تمہارے اعمال سے پورا باخبر ہے یا یہ کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت تمہیں طلاق دینے کا ارادہ فرمایا حق تعالیٰ اس سے اور تمہاری نیکیوں سے واقف ہے۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ

بے شک اسلام کے کام کرنے والے مرد اور اسلام کے کام کرنے والی عورتیں اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانیوالی عورتیں اور فرمانبرداری کرنیوالے مرد اور فرمانبرداری

وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ

والی عورتیں اور راستباز مرد اور راستباز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور خشوع کرنے والے مرد اور خشوع کرنیوالی عورتیں

وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ

اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت

فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ

کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور بکثرت خدا کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ

مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾

مغفرت اور اجر عظیم تیار رکھا ہے

حضرت ام سلمہ رض زوجہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور نسیبہ بنت کعب الانصاریہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا سبب ہے خیر اور بھلائی میں حق تعالے صرف مردوں ہی کا ذکر فرماتے ہیں عورتوں کا کچھ تذکرہ نہیں کرتے اس پر حسب ذیل آیات نازل ہوئیں۔

کہ بے شک موحد مرد اور موحد عورتیں اور توحید کا اقرار کرنیوالے مرد اور توحید کا اقرار کرنے والی عورتیں اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبرداری کرنے والی عورتیں اور ایمان میں سچے مرد اور سچی عورتیں اور احکام خداوندی پر قائم رہنے والے۔ اور تکالیف پر صبر کرنے والے اور اسی طرح احکام خداوندی پر ثابت رہنے والی اور تکالیف پر صبر کرنے والی عورتیں اور خشوع وخضوع کرنے والے مرد اور خشوع وخضوع کرنے والی عورتیں اور اپنے مالوں میں سے خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور زبان وقلب کے ساتھ یا یہ کہ پانچوں نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ بکثرت خدا کو یاد کرنے والے مرد اور بکثرت یاد کرنے والی عورتیں اللہ تعالے نے ان مردوں اور عورتوں کے ان کے گناہوں کے لئے مغفرت اور جنت میں اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

(لباب النقول فی اسباب الرجال)

ان المسلمین والمسلمات الخ لآیۃ۔ امام ترمذی نے تحسین کے ساتھ بواسطہ عکرمہ ام عمارہ انصاریہ سے نقل کیا۔ کہ وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تھیں اور عرض کیا کہ میں ساری باتیں مردوں ہی کے لئے دیکھتی ہوں عورتوں کا کسی فضیلت میں ذکر نہیں کیا گیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی بے شک اسلام کے کام کرنے والے مرد اور اسلام کے کام کرنے والی عورتیں الخ

اور امام طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رض سے نقل کیا ہے کہ عورتوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وجہ کہ مردوں کا ذکر خیر ہوتا ہے اور عورتوں کا نہیں ہوتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور سورۂ آل عمران کے اخیر میں ام سلمہ کی حدیث گذر چکی ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ

اور کسی ایماندار مرد اور کسی ایماندار عورت کو گنجائش نہیں ہے جب کہ اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دے دیں کہ (پھر) ان (مومنین) کو

لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا

اس کام میں کوئی اختیار (باقی) رہے اور جو شخص اللہ کا اور اس کے رسول کا کہنا نہ مانے گا وہ صریح گمراہی

مُّبِيْنًا ؕ ﴿۳۶﴾

میں پڑا

حضرت زید رضؓ اور حضرت زینب کو جب کہ حق تعالٰے اور اس کے رسول نے آپس میں شادی کرنے کا حکم دے دیا اب ان دونوں کو اس کے خلاف کرنے میں کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔

اور جو حکم خداوندی میں اس کے خلاف ورزی کرے وہ صریح گمراہی میں پڑا۔

(مترجم کہتا ہے کہ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ سے حضرت زید مراد نہیں جیسے کلبی نے تفسیر کی ہے بلکہ حضرت عبداللہ بن جحش مراد ہیں۔ البتہ بن امراہم سے حضرت زید سے نکاح کرنا مراد ہے کہ حضور حضرت زینب کا حضرت زید سے نکاح کرانا چاہتے تھے مگر حضرت عبداللہ بن جحش رضؓ اور حضرت زینب رضؓ یہ دونوں عذر پیش کر رہے تھے)

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور ابن سعد رضؓ نے قتادہ رضؓ سے نقل کیا ہے کہ جب ازواج مطہرات کا تذکرہ کیا گیا تو اور عورتیں بولیں کہ اگر ہم میں کوئی بھلائی ہوتی تو حق تعالیٰ ہمارا بھی ذکر کرتے اس پر حق تعالٰے نے یہ آیت نازل فرمائی۔

حکم خداوندی وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ الخ۔

امام طبرانی نے سند صحیح کے ساتھ حضرت قتادہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت زید کے لئے حضرت زینب کو نکاح کا پیغام دیا وہ سمجھیں کہ آپ اپنی ذات کے لئے پیغام دے رہے ہیں جب ان کو یہ معلوم ہوا کہ آپ حضرت زید کے لئے پیغام دے رہے ہیں تو انہوں نے انکار کر دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی کسی ایماندار مرد اور کسی ایماندار عورت کو گنجائش نہیں الخ چنانچہ اس آیت کے نزول کے بعد انہوں نے فوراً اس چیز کو قبول کر لیا اور اپنے کو سپرد کر دیا۔

اور ابن جریرؒ نے عکرمہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو حضرت زید بن حارثہ رضؓ کے لیئے نکاح کا پیغام دیا انہوں نے اس سے انکار کیا اور بولیں کہ میں ان سے حسب اور نسب کے اعتبار سے بہتر ہوں اس پر حق تعالٰے نے یہ آیتیں نازل فرمائیں۔

اور نیز ابن جریر نے عوفی کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

اور ابن ابی حاتم نے ابن زید سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط کے بارے میں نازل ہوئی انہوں نے عورتوں میں سب سے پہلے ہجرت کی تھی اور انہوں نے اپنی ذات کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حوالہ کر دیا تھا آپ نے حضرت زید بن حارثہ رضؓ سے شادی کر دی یہ چیز ان کو اور ان کے بھائی کو ناگوار گذری اور بولے کہ ہماری منشاء حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ مگر آپ نے اپنے غلام سے شادی کر دی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ

اور جب آپ اس شخص سے فرما رہے تھے جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور آپ نے بھی انعام کیا کہ اپنی بی بی (زینب) کو اپنی زوجیت میں رہنے دے

وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ

اور خدا سے ڈر اور آپ اپنے دل میں وہ بات بھی چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ تعالیٰ (آخر میں) ظاہر کرنے والا تھا اور آپ لوگوں (کے طعن) سے اندیشہ کرتے تھے اور ڈرنا

تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ

تو آپ کو خدا ہی سے زیادہ سزاوار ہے پھر جب زید کا اس سے جی بھر گیا ہم نے آپ سے اس کا نکاح کر دیا تاکہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیبیوں کے

حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾

(نکاح) کے بارہ میں کچھ تنگی نہ رہے جب وہ (منہ بولے بیٹے) ان سے اپنا جی بھر چکیں اور خدا کا یہ حکم تو ہونے والا تھا ہی۔

اور جب کہ حضرت زید سے فرما رہے تھے جن کو حق تعالیٰ نے اسلام کی توفیق عطا فرمائی اور آپ نے بھی ان کو آزاد کر کے ان پر انعام فرمایا کہ اپنی بی بی کو طلاق مت دو اور حق سے ڈرو اور آپ درصورت تطلیق زید رضؓ اپنے دل میں حضرت زینب سے نکاح کر لینے کے ارادہ کو جس کو حق تعالیٰ بذریعہ قرآن کریم ظاہر کرنے والا تھا اور آپ لوگوں کے طعن کا بھی اندیشہ کر رہے تھے۔

اور ڈرنا تو آپ کو خدا ہی سے زیادہ مناسب ہے۔

چنانچہ جب حضرت زید کا حضرت زینب سے جی بھر گیا اور انہوں نے ان کو طلاق دے دی اور طلاق کی عدت بھی پوری ہو گئی تو ہم نے حضرت زینب سے آپ کا نکاح کرا دیا تاکہ اس کے بعد مسلمانوں کو اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیبیوں سے نکاح کرنے کے بارے میں کسی قسم کی کوئی تنگی نہ رہے جب کہ وہ عورتیں ان کی موت یا طلاق کی عدت پوری کر چکیں اور خدا تعالیٰ کا یہ حکم تو ہو کر رہنے ہی والا تھا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور امام بخاری نے حضرت انس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ الخ حضرت زینب بنت جحش رضؓ اور زید بن حارثہ رضؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اور امام حاکم نے حضرت انس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت زینب کی شکایت کرنے کے لئے آئے آپ نے فرمایا کہ اپنی بیوی کو اپنی زوجیت میں رہنے دو اس پر یہ آیت وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ الخ نازل ہوئی۔

اور امام مسلم اور احمد و نسائی نے نقل کیا ہے کہ جب حضرت زینب رضؓ کی عدت پوری ہو گئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضؓ سے فرمایا کہ تم میرا پیغام نکاح زینب رضؓ کو پہنچا دو حضرت زید ان کے پاس پہنچے اور ان کو اس چیز کی اطلاع دی حضرت زینب نے فرمایا کہ میں جب تک اپنے پروردگار سے مشورہ نہ کر لوں کچھ نہیں کہہ سکتی یہ کہہ کر وہ اپنی جائے نماز پر کھڑی ہو گئیں اس کے بعد قرآن کریم کی آیت نازل ہو گئی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بغیر اجازت کے حضرت زینب رضؓ کے پاس تشریف لے گئے اور ہمیں یاد ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے ہمیں گوشت روٹی کھلایا تھا کھانے کے بعد سب باہر چلے آئے صرف چند آدمی مکان میں باتیں کرتے رہ گئے۔

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ ۖ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ

اور ان پیغمبر کے لئے جو بات (نکاح یا شریعت) خدا تعالیٰ نے مقرر کردی تھی اس میں ان پر کوئی الزام نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پیغمبروں کے حق میں یہی معمول رکھا ہے جو پہلے

قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا (٣٨) الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ

گذر رہے ہیں اور اللہ کا حکم تجویز کیا ہوا (پہلے سے) ہوتا ہے یہ سب پیغمبران گذشتہ ایسے تھے کہ اللہ کے احکام پہنچایا کرتے تھے اور اس سے

وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا (٣٩) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ

ہیں، اللہ ہی سے ڈرتے تھے اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے تھے۔ اور اللہ حساب کے لئے کافی ہے محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ

رِجَالِكُمْ وَلَٰكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (٤٠)

نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا (٤١) وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (٤٢)

اے ایمان والو تم اللہ کو خوب کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام (یعنی علی الدوام) اس کی تسبیح و تقدیس کرتے رہو

کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت زینبؓ سے شادی ہو جائے۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان پیغمبروں کے حق میں بھی یہی معمول کر رکھا ہے جو کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذر رہے ہیں۔

چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کی اوریا کی بیوی سے، اور حضرت سلیمان کی بلقیس علیہ السلام سے شادی ہوئی اللہ تعالیٰ کا تجویز کیا ہوا حکم ضرور ہوتا ہے۔

ان حضرات کی شادی کے بارے میں بھی جو احکام خداوندی کو پہنچایا کرتے تھے یعنی داؤد و سلیمان علیہما السلام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور احکام کے پہنچانے میں اللہ ہی سے ڈرتے تھے اللہ تعالیٰ حساب لینے والا کافی ہے۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت زید کے باپ نہیں بلکہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں کہ آپ کے بعد اب کوئی بھی نبی نہ ہوگا۔

اور اللہ تعالیٰ تمہارے قول و فعل کو خوب جانتا ہے۔

اے ایمان والو تم حق تعالیٰ کو دل اور زبان سے طاعت و معصیت کے وقت خوب یاد کرو۔

اور صبح و شام خوب نمازیں پڑھو۔

لباب النقول فی اسباب النزول:

مجبوراً رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ ہو لیا چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے حجروں کا گشت لگانے لگے پھر حضور کو لوگوں کے چلے جانے کی اطلاع دی پھر حضور واپس تشریف لا کر حجرہ میں داخل ہو گئے اور میں بھی ساتھ داخل ہونا چاہتا تھا مگر حضور نے میرے اور اپنے درمیان پردہ چھوڑ دیا اور آیت حجاب نازل ہوئی اور اس کے ذریعہ سے جو نصیحت ہوتی تھی وہ لوگوں کو کردی یعنی اے ایمان والو نبی کے گھروں میں مت جایا کرو۔ الخ

اور امام ترمذی نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب سے شادی کی تو لوگ بولے کہ آپ نے اپنے لڑکے کی بیوی سے شادی کرلی۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں۔

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَمَلٰٓىٕكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ

وہ ایسا (رحیم) ہے کہ وہ (خود بھی) اور اس کے فرشتے (بھی) تم پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں تاکہ حق تعالیٰ تم کو تاریکیوں سے نور کی طرف لے آوے اور اللہ تعالیٰ

بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ﴿۴۳﴾ تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا

مومنین پر بہت مہربان ہے وہ جس روز اللہ سے ملیں گے تو ان کو جو سلام ہوگا وہ یہ ہوگا کہ السلام علیکم اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے عمدہ صلہ (جنت میں)

كَرِیْمًا ﴿۴۴﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَّدَاعِیًا

تیار کر رکھا ہے اے نبی بیشک آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہ ہوں گے اور آپ (مومنین کے) بشارت دینے والے ہیں اور کفار کے ڈرانے

اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ﴿۴۵﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا

والے ہیں اور (سب کو) اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانیوالے ہیں اور آپ ایک روشن چراغ ہیں۔ اور مؤمنین کو بشارت دیجئے کہ ان پر اللہ کی طرف سے بڑا فضل

كَبِیْرًا ﴿۴۶﴾

ہونے والا ہے

وہ ایسا ہے کہ تمہاری مغفرت فرماتا رہتا ہے اور اس کے فرشتے تمہارے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور وہ تم کو کفر سے ایمان کی روشنی کی طرف لے آیا ہے۔ اور وہ مؤمنین پر بہت مہربان ہے۔

اور مؤمنین جس روز حق تعالےٰ سے ملیں گے تو ان کو جو سلام ہوگا وہ یہ ہوگا السلام علیکم اور فرشتے ان کو جنت کے دروازوں پر سلام کریں گے۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے جنت میں عمدہ صلہ تیار کر رکھا ہے

اے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو اس شان کے ساتھ بھیجا ہے کہ آپ اپنی امت پر تبلیغ رسالت کے گواہ ہوں گے اور آپ مومنین کو جنت کی بشارت دینے والے ہیں اور کافروں کو دوزخ سے ڈرانے والے ہیں

اور اللہ تعالےٰ کے دین اور اس کی اطاعت کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے ہیں۔ اور آپ بمنزلہ ایک روشن چراغ کے ہیں۔ کہ آپ کی ہر حالت اقتدار کے قابل ہے۔

جس وقت سورہ فتح کی شروع کی یہ آیتیں نازل ہوئیں کہ ہم نے آپ کو کھلم کھلا فتح دی تاکہ اللہ تعالےٰ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کردے اس پر صحابہ کرام کہنے لگے یارسول اللہ آپ کے لئے یہ مقام مبارک ہو باقی حق تعالےٰ کے یہاں ہمارے لئے کیا ہے اس پر حق تعالےٰ نے حسب ذیل آیتیں نازل کیں کہ اے نبی کریم آپ مومنین کو بشارت دے دیجئے کہ ان کے لئے جنت میں اجر عظیم ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان خداوندی هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ الخ عبد بن حمید نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ جس وقت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یصلون علی النبی الخ یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ حق تعالےٰ نے جو بھی آپ پر خیر اور اچھائی کی بات نازل کی ہے اس میں ہم کو شریک کیا ہے (اور اس قیام پر شریک نہیں کیا) تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ الخ

فرمان خداوندی وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الخ

ابن جریر نے عکرمہ اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ جس وقت حضور کے بارے میں یہ آیت کریمہ لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ نازل ہوئی اس پر مسلمانوں میں سے کچھ حضرات نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کے لئے خوشی کا مقام ہے ہم کو معلوم ہوگیا کہ حق تعالےٰ آپ کو کیا فضیلت و مرتبہ عطا فرمائے گا۔ باقی ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا اس پر

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ کیجئے اور ان کی طرف سے جو ایذا پہنچے اس کا خیال نہ کیجئے اور اللہ پر بھروسہ کیجئے اور اللہ کافی

وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ

کارساز ہے اے ایمان والو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو اور پھر تم ان کو قبل ہاتھ لگانے کے (یعنی اتفاق سے)

اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ

طلاق دے دو تو تمہاری ان پر کوئی عدت (واجب) نہیں جس کو تم شمار کرنے لگو تو ان کو کچھ (مال) متاع دے دو اور خوبی کے ساتھ ان کو

سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ

رخصت کردو اے نبی ہم نے آپ کے لئے آپ کی یہ بیبیاں جن کو آپ ان کے مہر دے چکے ہیں حلال کی ہیں

اب حق تعالیٰ پھر سورت کے ابتدائی مضمون کو دھراتا ہے کہ مکہ کے کافروں اور مدینہ منورہ کے منافقین کا کہنا نہ مانیئے اور ان کو قتل نہ کیجئے اور اللہ پر بھروسہ رکھیئے۔

اس نے جو آپ کی مدد فرمانے یا یہ کہ حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے وہ اس میں کافی کارساز ہے۔

اے ایمان والو جب تم مسلمان عورتوں سے شادی کرو اور ان کا کوئی مہر وغیرہ متعین کرو اور پھر صحبت سے قبل ان کو طلاق دے دو تو ان پر حیض یا مہینوں کے ذریعہ سے کوئی عدت واجب نہیں

اور ان کو متعہ طلاق یعنی تین کپڑے اوڑھنی قمیص اور چادر دے دو۔ اور بغیر کسی اذیت دینے کے سنت کے مطابق ان کو طلاق دے کر رخصت کر دو۔

اے نبی اکرم ہم نے آپ کے لیئے آپ کی یہ ازواج مطہرات جن کو آپ ان کا مہر دے چکے ہیں حلال کر دی ہیں

لباب النقول فی اسباب النزول

حق تعالیٰ نے لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ الخ یہ آیت سورۂ احزاب میں جو آیت ہے وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا نازل فرمائی۔

اور امام بیہقی نے دلائل نبوت میں ربیع بن انس رض سے کہ جس وقت یہ آیت وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ نازل ہوئی تو اس کے بعد ہی یہ آیت نازل ہوئی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اس پر صحابہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں معلوم ہوگیا کہ آپ کے ساتھ کیا کیا جائے گا باقی ہمارے ساتھ کیا ہوگا۔

تب یہ آیت نازل ہوئی کہ مومنین کو بشارت دے دیجئے کہ ان پر اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہونے والا ہے فضل کبیر سے مراد جنت ہے۔

ارشاد خداوندی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ الخ

امام ترمذی نے تحسین اور امام حاکم نے صحت کے ساتھ سدی عن ابی صالح کے طریق سے حضرت ابن عباس رض سے روایت نقل کی ہے وہ حضرت ام ہانی سے نقل کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام دیا تو میں نے معذرت کی حق تعالیٰ نے میری معذرت قبول کر لی اور یہ آیت نازل فرمائی۔ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا الخ اور اس میں یہ قید لگائی کہ جن عورتوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی ہو اور میں نے ہجرت نہیں کی تھی اس لئے میں آپ کے لئے حلال ہی نہ تھی۔

وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَ
اور وہ عورتیں بھی جو تمہاری مملوکہ ہیں جو اللہ تعالے نے غنیمت میں آپ کو دلوا دی ہیں اور آپ کے چچا کی بیٹیاں اور آپ کی پھوپھیوں کی بیٹیاں

بَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ
اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں اور آپ کے خالاؤں کی بیٹیاں بھی جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی ہو اور اس مسلمان عورت کو بھی جو بلا عوض اپنے

وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِن
کو پیغمبر کو دیدے بشرطیکہ پیغمبر اس کو نکاح میں لانا چاہیں یہ سب آپ کے لئے مخصوص کئے

دُونِ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ
گئے ہیں نہ اور مومنین کے لیئے ہم کو وہ احکام معلوم ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیبیوں اور لونڈیوں کے بارے میں

أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٥٠﴾
مقرر کئے ہیں تاکہ آپ پر کسی قسم کی تنگی (واقع) نہ ہو اور اللہ تعالے غفور رحیم ہے

اور وہ عورتیں بھی حلال کی ہیں جو تمہاری مملوکہ ہیں۔ جو کہ اللہ تعالے نے آپ کو غنیمت میں دلوا دی ہیں جیسا کہ حضرت ماریہ قبطیہ رضؓ اور آپ کی چچا کی بیٹیوں سے بھی آپ کے لیئے شادی کرنا حلال ہے (باوجود زیادت عدد کے کیونکہ یہ آپ کی **خصوصیت** ہے اور اسی طرح پھوپھی زاد بہنیں یعنی بنی عبد المطلب۔ اور آپ کی ماموں زاد اور خالہ زاد بہنیں یعنی بنی عبد مناف بن زہرہ جنہوں نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی ہو۔

اور مسلمان عورت کو بھی خاص آپ کے لئے حلال کیا ہے جو بغیر مہر کے اپنے کو پیغمبر خدا کو دیدے بشرطیکہ پیغمبر بغیر مہر کے اس کو نکاح میں لانا چاہیں۔ یہ احکام آپ کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں نہ اور مومنوں کے لئے۔

ہمیں وہ احکام معلوم ہیں جو ہم نے عام مومنوں پر ان کی بیبیوں کے بارے میں مقرر کئے ہیں۔ کہ چار عورتوں تک نکاح اور مہر کے ساتھ رکھ سکتے ہیں اور باندیوں کو بغیر کسی تعداد کے رکھ سکتے ہیں۔ اور یہ اختصاص آپ کی ذات کے ساتھ اس لئے کیا تاکہ جن عورتوں کو حق تعالے نے آپ کے لئے حلال کر دیا ہے آپ کو ان سے شادی کرنے میں کوئی تنگی نہ ہو۔
اللہ تعالے غفور رحیم ہے کہ ان باتوں کی اجازت فرمائی۔

لباب النقول فی اسباب النزول

اور ابن ابی حاتم نے اسماعیل بن ابی خالد عن ابی صالح رضؓ کے طریق سے حضرت ام ہانی سے نقل کیا ہے فرماتی ہیں کہ یہ آیت کریمہ کو وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ الخ میرے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مجھ سے شادی کرنا چاہتے تھے تو آپ کو اس سے روک دیا گیا اس لئے کہ میں نے ابھی تک ہجرت نہیں کی تھی۔

فرمان خداوندی وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً الخ

ابن سعد نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت ام شریک دوسیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اور ابن سعد نے منیر بن عبد اللہ سے نقل کیا ہے کہ ام شریک دوسیہ نے اپنے آپ کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا اور یہ خوبصورت تھیں آپؐ نے قبول کر لیا اس پر حضرت عائشہ بولیں ایسی عورت کے لئے کوئی بھلائی نہیں جو خود اپنے آپ کو کسی کے سامنے پیش کرے۔ حضرت ام شریک فرماتی ہیں کہ میں وہ ہی عورت ہوں چنانچہ

تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ

ان میں سے آپ جس کو چاہیں (اور جب تک چاہیں) اپنے سے دور رکھیں اور جس کو چاہیں (اور جب تک چاہیں) اپنے نزدیک رکھیں۔ اور جن کو دور کر رکھا ہو ان میں سے پھر کسی کو طلب

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ

کریں تب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں۔ اس میں زیادہ توقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور آزردہ خاطر نہ ہوں گی اور جو کچھ بھی آپ ان کو دیں گے اس پر

كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿۵۱﴾

سب کی سب راضی رہیں گی۔ اور خدا تعالیٰ کو تم لوگوں کے دلوں کی سب باتیں معلوم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ (یہی کیا) سب کچھ جاننے والا (اور) بردبار ہے۔

ان مذکورہ بالا رشتہ داروں میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور اس سے شادی نہ کریں اور جس کو چاہیں اپنے نزدیک رکھیں اور اس سے شادی کریں

اور جن کو دور رکھا تھا پھر ان کو طلب کریں اور ان سے شادی کریں تب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں۔ یا یہ حکم ازواج مطہرات کی باری مقرر کرنے کے بارے میں ہے کہ آپ پر ان کی باری وغیرہ کی کوئی رعایت واجب نہیں، چاہے جس کو باری دیں اور چاہے جس کو باری نہ دیں اور جن کو باری نہیں دی تھی پھر ان کو طلب کریں تو اس میں بھی آپ پر کچھ گناہ نہیں۔

اس رخصت و اجازت میں زائد توقع ہے کہ ان ازواج مطہرات کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی۔ جب کہ اس اجازت کا منجانب اللہ ہونا ان کو معلوم ہو جائے گا اور وہ طلاق کے خدشہ سے آزردہ خاطر نہ ہوں گی۔ اور جو کچھ آپ باری وغیرہ میں ان کا حصہ متعین کر دیں گے اس پر سب راضی رہیں گی۔

اور اللہ تعالیٰ کو تمہاری خوشی اور ناراضگی سب معلوم ہے۔

اور وہ تمہاری مصلحتوں اور ان کی مصلحتوں سے واقف ہے اور بردبار بھی ہے کہ درگزر کر دیتا ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

حق تعالیٰ نے ان کو مؤمنہ کا لقب دیا چنانچہ ارشاد فرمایا یعنی اس مؤمن عورت کو بھی جو بلا عوض اپنے آپ کو پیغمبر کو دیدے۔ چنانچہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ آپ کی مرضی کے پورا کرنے میں سبقت کرتے ہیں

ارشاد خداوندی تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ الخ

امام بخاری و مسلم نے حضرت عائشہ رضؓ سے نقل کیا ہے وہ فرمایا کرتی تھیں کہ عورت اپنے کو بلا عوض پیش کرنے سے نہیں شرماتی۔ اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی ان میں سے جس کو آپ چاہیں اپنے سے دور رکھیں۔ اس پر حضرت عائشہ بولیں کہ میں آپ کے پروردگار کو دیکھتی ہوں وہ آپ کی خواہش پوری کرنے میں سبقت کرتا ہے۔

اور ابن سعد نے ابو رزین سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دینے کا ارادہ فرمایا جب ازواج مطہرات نے یہ چیز محسوس کی تو ہر ایک نے آپ کو اپنی ذات کے بارے میں اختیار دے دیا۔ آپ جس کو چاہیں جس پر ترجیح دیں تب اِنَّآ اَحْلَلْنَا اَزْوَاجَكَ سے تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ تک یہ آیت نازل ہوئی۔

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ

ان کے علاوہ اور عورتیں آپ کے لئے حلال نہیں ہیں اور نہ یہ درست ہے کہ آپ ان (موجودہ بیبیوں) کی جگہ دوسری بیبیاں کر لیں اگرچہ آپ کو اُن (دوسریوں)

حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ﴿۵۲﴾ يٰٓاَيُّهَا

کا حسن اچھا معلوم ہو مگر جو آپ کی مملوکہ ہو اور اللہ تعالےٰ ہر چیز (کی حقیقت اور آثار و مصالح) کا پورا نگران ہے اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ

ایمان والو نبی کے گھروں میں (بے بلائے) مت جایا کرو مگر جس وقت تم کو کھانے کے لئے اجازت دی جاوے ایسے طور پر کہ

اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ

اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو لیکن جب تم کو بلایا جاوے (کہ کھانا تیار ہے) تب جایا کرو۔ پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جایا کرو اور باتوں میں جی لگا کر مت بیٹھے رہا کرو

ان کے علاوہ اور عورتیں جن میں یہ قید نہ ہو آپ کے لئے حلال نہیں یا یہ کہ جو نو ازواج مطہرات اس وقت آپ کے نکاح میں موجود ہیں ان کے علاوہ اور عورتیں آپ کے لئے حلال نہیں۔ اور اس وقت یہ ازواج مطہرات آپ کے نکاح میں موجود تھیں ۱ حضرت عائشہ رض بنت ابی بکر الصدیق رض ۲ حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطاب رض ۳ حضرت زینب بنت جحش ۴ حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ مخزومی ۵ حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رض ۶ حضرت صفیہ بنت حی بن اخطب ۷ حضرت میمونہ بنت حارث ۸ حضرت سودہ بنت زمعہ ۹ حضرت جویریہ بنت الحارث المصطلقیہ۔ اور نہ یہ درست ہے کہ آپ ان موجودہ بیبیوں کی جگہ دوسری بیبیاں کر لیں کہ ان میں سے کسی کو طلاق دے دیں اور اس کی جگہ مذکورہ رشتہ داروں میں سے اور کسی کے ساتھ شادی کر لیں اگرچہ آپ کو ان دوسریوں کا حسن اچھا معلوم ہو۔ البتہ جو آپ کی مملوکہ ہو۔ جیسے حضرت ماریہ قبطیہ۔

اور حق تعالےٰ تمہارے اعمال کا پورا نگران ہے۔

کچھ حضرات صبح و شام رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں جایا کرتے تھے اور کھانے کے انتظار میں بیٹھ کر ازواج مطہرات کے ساتھ گفتگو کرتے رہتے اس سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو رنجش ہوئی مگر آپ شرماتے کہ انہیں باہر جانے کا حکم دیں یا بلا اجازت اندر آنے سے منع کر دیں۔ چنانچہ حق تعالےٰ نے ان کو اس کی ممانعت فرمادی۔

کہ اے ایمان والو نبیؐ کے گھروں میں بلا اجازت مت جایا کرو اور یہ کہ جس وقت تم کو کھانے کے لئے بلایا جائے مگر پھر بھی ایسے وقت جاؤ کہ اس کھانے کے پکنے کے منتظر نہ ہو اور جب بلایا جائے تو چلے جایا کرو اور جس وقت کھا چکو تو فوراً اٹھ کر چلے آیا کرو اور باتوں میں جی لگا کر مت بیٹھے رہا کرو۔

لباب النقول فی اسباب النزول

حکم خداوندی لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ الخ

ابن سعد نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کو اختیار دیا تو سب نے حق تعالےٰ اور اس کے رسول کو پسند کیا تب حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ کہ ان کے علاوہ اور عورتیں آپ کے لئے حلال نہیں۔ الخ

حکم خداوندی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ الخ بخاری و مسلم نے حضرت انس رض سے نقل کیا ہے کہ جب

اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ؗ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا

اس بات سے نبی کو ناگواری ہوتی ہے سو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ صاف صاف بات کہنے سے کسی کا لحاظ نہیں کرتا۔ اور جب

سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ

تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگا کرو یہ بات (ہمیشہ کیلئے) تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے

یہ بلا اجازت جانا بیٹھے رہنا اور پھر ازواج مطہرات کے ساتھ باتیں کرنا ان چیزوں سے نبی اکرم کو ناگواری ہوتی ہے سو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور زبان سے اٹھ کر چلے جانے کو نہیں فرماتے اور حق تعالیٰ تم کو اٹھ کر چلے آنے اور بلا اجازت اندر جانے کی ممانعت کرنے میں کوئی لحاظ نہیں کرتے۔

اور جب تم کو ازواج مطہرات سے کوئی ضروری مسئلہ ہی پوچھنا ہو تو پردہ کے باہر سے کھڑے ہو کر پوچھو۔

یہ چیز آیندہ بھی سب کے دلوں کے پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش رضہ سے شادی کی تو لوگوں کو کھانے کے لیئے بلایا چنانچہ سب کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ آپ اٹھنے کے لئے کچھ کسمسائے مگر پھر بھی وہ لوگ نہیں اٹھے تب بور آ حضور والا خود کھڑے ہو گئے جب آپ اٹھ کھڑے ہوئے تو اور لوگ بھی اٹھ گئے مگر پھر بھی تین آدمی بیٹھے رہے۔ پھر کچھ دیر بعد وہ بھی چلے گئے۔ چنانچہ میں نے آکر آپ کو اطلاع دی کہ سب چلے گئے چنانچہ آپ آئے اور اندر تشریف لے گئے میں بھی اندر جانے لگا تو آپ م نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اس پر حق تعالیٰ نے یاایھا الذین امنوا لاتدخلوا۔ سے ان ذلکم عند اللہ عظیما تک یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

اور امام ترمذی نے تحسین کے ساتھ حضرت انس رضہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ اپنی ان زوجہ مطہرہ کے دروازہ پر آئے جن سے شادی کی تھی وہاں آپ ص نے لوگوں کو بیٹھے ہوئے پایا۔ آپ واپس تشریف لے گئے کچھ دیر بعد آپ لوٹ کر تشریف لائے تو وہ حضرات جا چکے تھے آپ ص نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا میں نے اس چیز کا ابو طلحہ رضہ سے ذکر کیا تو بولے ممکن ہے کچھ ایسا ہی ہو جائے جیسا تم کہتے تھے کہ ان عورتوں کے بارے میں کچھ حکم نازل ہو جائے چنانچہ پردہ کا حکم نازل ہو گیا۔

اور امام طبرانی نے سند صحیح کے ساتھ حضرت عائشہ رضہ سے نقل کیا ہے فرماتی ہیں کہ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک برتن میں کھایا کرتی تھی ایک مرتبہ حضرت عمر رضہ کا گذر ہوا آپ ص نے ان کو بلا لیا انہوں نے کھانا شروع کیا دوران کھانے میں ان کی انگلی میری انگلی سے لگ گئی تو وہ بولے افسوس کاش تمہارے بارے میری بات پر عمل ہوتا تو آنکھ تم کو نہ دیکھتی چنانچہ فوراً پردہ کا حکم نازل ہو گیا۔

لٹ۔ اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور دیر تک بیٹھا رہا

وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا

اور تم کو جائز نہیں کہ رسول اللہ کو کلفت پہنچاؤ اور نہ یہ جائز ہے کہ تم آپ کے بعد آپ کی بیبیوں سے کبھی بھی نکاح نہ کرو

إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ﴿۵۳﴾

یہ خدا کے نزدیک بڑی بھاری (معصیت کی) بات ہے

اور تمہارے لیے یہ جائز نہیں کہ اس قسم کے طرز عمل سے ... رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو کلفت پہنچاؤ اور نہ یہ جائز ہے کہ آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات سے کبھی بھی نکاح کرو۔

یہ خدا کے نزدیک بڑی بھاری معصیت کی بات ہے جس پر زبردست گناہ ہے

یہ آیت طلحہ بن عبید اللہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے (نزول حرمت سے قبل) انہوں نے حضور کے بعد حضرت عائشہ رض سے شادی کرنے کا ارادہ فرمایا تھا حق تعالے نے اس کی حرمت نازل کر دی۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ اٹھ کر چلے تاکہ وہ بھی چل دے مگر اس نے ایسا نہیں کیا اتنے میں حضرت عمر رض تشریف لائے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر ناگواری کے اثرات دیکھ کر اس شخص سے بولے کہ شاید تجھ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے کی اجازت دے دی ہے اس پر حضور بولے کہ میں تین مرتبہ اسی غرض سے کھڑا ہوا کہ ممکن ہے یہ بھی چل دے مگر اس نے پھر بھی ایسا نہیں کیا اس پر حضرت عمر رض نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پردہ لٹکا دیجئے کیونکہ آپ کی ازواج مطہرات اور تمام عورتوں کی طرح نہیں کیونکہ وہ زائد پاکیزہ دلوں والیاں ہیں چنانچہ پردہ کا حکم نازل ہو گیا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ دونوں واقعوں میں بایں طور تطبیق ممکن ہے کہ یہ واقعہ حضرت زینب رض کے شادی کے واقعہ سے پہلے واقع ہوا ہے اور قریب ہونے کی وجہ سے اس پر پردہ کے حکم کے نزول کا اطلاق کر دیا گیا۔

اور پھر شان نزول کے متعدد ہونے میں بھی کوئی مانع نہیں۔ اور ابن سعد نے محمد بن کعب سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب حجرہ مبارکہ میں جانے کے ارادہ سے کھڑے ہوتے تو سب آپ کے ساتھ ہو لیتے اور وہاں جا کر بیٹھ جاتے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور سے ناگواری کے اثرات نہ پہچان سکتے اور آپ حاضرین سے شرما کر کھانا تک تناول نہ فرماتے۔ چنانچہ اس چیز کے بارے میں منجانب اللہ ان پر عتاب کیا گیا۔ کہ اے ایمان والو نبی ص کے گھروں میں مت جایا کرو۔

حکم خداوندی وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ الخ

لـہ ابن ابی حاتم نے ابن زید سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ فلاں شخص کہہ رہا ہے کہ اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دار فانی سے تشریف لے گئے تو میں آپ کے بعد آپ کی فلاں بی بی سے شادی کروں گا اس پر یہ حکم نازل ہوا کہ تم کو جائز نہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو کلفت پہنچاؤ الخ

إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (۵۴) لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ

اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو گے یا اس کو پوشیدہ رکھو گے تو اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں عورتوں پر کچھ گناہ نہیں اپنے

فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا

باپوں کے بارے میں کوئی گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے اور نہ بھتیجوں کے اور نہ اپنی بہنوں کے بیٹوں

نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا (۵۵)

اپنی عورتوں کے اور نہ اپنی لونڈیوں کے اور خدا سے ڈرتی رہو بیشک اللہ ہر چیز پر حاضر و ناظر ہے

اگر تم اس کے متعلق کوئی چیز زبان سے ظاہر کرو گے یا اس کے ارادہ کو دل ہی میں رکھو گے تو حق تعالیٰ کو ان دونوں باتوں کی خبر ہو گی اور وہ اس پر تمہاری گرفت فرمائے گا۔

ازواج مطہرات پر اور عام مسلمانوں کی عورتوں پر اپنے باپوں کے سامنے آنے کے بارے میں اور بالمشافہ ان سے بات چیت کرتے میں کوئی گناہ نہیں اور اسی طرح کوئی گناہ نہیں ہے اپنے بیٹوں اپنے بھائیوں اور اپنے بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی عورتوں اور اپنی باندیوں کے سامنے آنے میں اور ان سے گفتگو کرنے میں۔

باقی ان تمام احکام کی بجا آوری میں حق تعالیٰ سے ڈرتی رہو وہ تمہارے تمام کاموں سے باخبر ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

نیز ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ازواج مطہرات میں سے کسی زوجہ مطہرہ کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا تھا سفیان راوی بیان کرتے ہیں بیان کیا گیا کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ تھیں۔ اور سدی سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم کو یہ بات پہنچی ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ نے کہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے ہماری چچازاد لڑکیوں کا پردہ کراتے اور ہماری عورتوں سے شادی کرتے ہیں کہ آپ کے ساتھ کوئی واقعہ پیش آیا تو ہم آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات سے شادی کریں گے اس پر یہ آیت نازل کی گئی۔

ک۔ اور ابن سعد نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ طلحہ بن عبید اللہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ اس نے کہا تھا کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما جائیں گے تو میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لوں گا۔

اور جویبر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص بعض ازواج مطہرات کے پاس آیا اور وہ ان کا چچازاد بھائی تھا اور ان سے گفتگو کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ آج کے بعد اس جگہ پر مت کھڑے ہونا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرے چچا کی لڑکی ہے خدا کی قسم میں نے ان سے کوئی نازیبا بات نہیں کی اور نہ انہوں نے مجھ سے کی حضور نے ارشاد فرمایا یہ تو میں نے سمجھ لیا باقی حق تعالیٰ سے زیادہ کوئی باغیرت نہیں اور اس کے بعد مجھ سے زیادہ کوئی غیرت والا نہیں چنانچہ وہ شخص چلا گیا اور کہنے لگا کہ میرے چچا کی لڑکی سے مجھے بات کرنے سے منع کرتے ہیں میں آپ کے بعد ان سے شادی کر لوں گا۔ اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر اس شخص نے اس کلمہ کی توبہ میں ایک غلام آزاد کیا اور دس مجاہد فی سبیل اللہ کو اونٹ دیئے اور پیادہ حج کیا۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر پر اے ایمان والو تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب

تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ

سلام بھیجا کرو بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے ذلیل

لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا

کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو بدوں اس کے کہ انہوں نے کچھ کیا ہو ایذا پہنچاتے

فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ﴿٥٨﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ　ربع

ہیں تو وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بار لیتے ہیں اے پیغمبر اپنی بیبیوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور دوسرے مسلمانوں کی

جو لوگ حق تعالیٰ اور اس کے رسول پر افتراء پردازی کرتے ہیں حق تعالیٰ ان کو دنیا میں قتل و جلا وطنی اور آخرت میں دوزخ کے ساتھ عذاب دیتا ہے جس میں یہ ذلیل کئے جائیں گے یہ آیت کریمہ یہود و نصاریٰ کے بارے میں نازل ہوئی۔

اور جو لوگ ایمان والے مردوں یعنی حضرت صفوان کو اور ایمان والی عورتوں یعنی حضرت عائشہ رضؓ پر بدوں اس کے کہ انہوں نے کچھ ایسا کام کیا ہو افتراء پردازی کرتے ہیں تو وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بار لیتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں کچھ لوگ بدفعلی کیا کرتے تھے کہ جس سے ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو ایذا پہنچتی تھی۔ حق تعالیٰ نے ان کو اس کام سے روکا وہ رک گئے۔

اے نبی کریم ﷺ اپنی ازواج مطہرات اور اپنی صاحبزادیوں اور دوسرے مسلمانوں کی عورتوں سے بھی فرما دیجئے کہ اپنے چہرے

لباب النقول فی اسباب النزول

اور جویبر نے بواسطہ ضحاک حضرت ابن عباسؓ رضؓ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ عبداللہ بن ابی منافق اور اس کے کچھ ساتھ دینے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے حضرت عائشہ رضؓ صدیقہ پر تہمت لگائی تھی جس پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا کہ کون شخص ہے جو میری ایسے شخص سے معذرت کرتا ہے جو مجھے تکلیف پہنچاتا ہے اور اپنے گھر پر بھی ایسے لوگوں کو جمع کرتا ہے جو مجھے تکلیف پہنچاتے ہیں۔

ف۔ امام بخاری نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے فرماتی ہیں کہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد حضرت سودہؓ اپنی حاجت کیلئے نکلیں یہ بھاری بھر جسم کی تھیں جو ان کو چاہتا تھا اس سے چھپ نہیں سکتی تھیں حضرت عمرؓ نے ان کو دیکھ لیا تو بولے اے سودہؓ خدا کی قسم تم ہم سے چھپ نہیں سکتیں سوچو کیوں نکلی ہو یہ سنتے ہی حضرت سودہؓ

الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا

بیبیوں سے بھی کہہ دیجئے کہ (سر سے) نیچے کر لیا کریں اپنے تھوڑی سی اپنی چادریں اس سے جلدی پہچان ہو جایا کرے گی تو آزار نہ

يُؤْذَيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ

دی جایا کریں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے یہ منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں خرابی ہے اور وہ لوگ

قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ

جو مدینہ میں (جھوٹی جھوٹی) افواہیں اڑایا کرتے ہیں اگر باز نہ آئے تو ضرور ہم آپ کو ان پر مسلط کر دیں گے پھر یہ لوگ آپ کے پاس مدینہ

فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۰﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ

میں بہت ہی کم رہنے پاویں گے وہ بھی (ہر طرف سے) پھٹکارے ہوئے جہاں ملیں گے پکڑ دھکڑ اور مار دھاڑ کی جاوے گی اللہ تعالیٰ نے

اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ

ان (مفسد) لوگوں میں بھی اپنا یہی دستور رکھا ہے جو پہلے ہو گذرے ہیں

اور سینوں پر سر سے چادریں نیچی کر لیا کریں اس پردہ کے حکم پر عمل کرنے آزاد عورتوں کی ممتاز طریقہ پر جلدی پہچان ہو جایا کرے گی تو آزار نہ دی جایا کریں گی۔ اور اللہ تعالیٰ سابقہ باتوں کا بخشنے والا اور حالت موجودہ پر مہربان ہے۔

اگر یہ منافقین جیسا کہ ابی بن سلول اور اس کے ساتھی جن کے دلوں میں مکر و خیانت ہے اور اسی طرح وہ لوگ جن کے دلوں میں شہوت پرستی کی خرابی ہے اور وہ لوگ جو مسلمانوں کے عیوب کی مدینہ منورہ میں غلط افواہیں پھیلانے کے متلاشی رہتے ہیں۔ اگر یہ سب لوگ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو ہم آپ کو ضرور ان پر مسلط کر دیں گے اور یہ لوگ مدینہ میں آپ کے پاس بہت ہی کم رہنے پاویں گے۔

اور ہر طرف سے مارے پیٹے رہیں گے۔ جہاں بھی ملیں گے پکڑ دھکڑ اور مار دھاڑ کی جاوے گی۔ اسی طرح دنیا میں عذاب خداوندی ان لوگوں پر نازل ہوتا چلا آرہا ہے جو ان منافقین سے پہلے گذرے ہیں۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

فوراً واپس ہو گئیں اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ میں تھے شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے اور آپ کے ہاتھ میں ہڈی تھی استنے میں حضرت سودہ رضہ آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ اپنی بعض حاجت کے لئے باہر نکلی تھی تو حضرت عمر رضہ نے مجھے ایسا ایسا کہا حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں اسی حالت میں آپ پر وحی آنا شروع ہو گئی اور ہڈی آپ کے ہاتھ میں تھی آپ نے اسے نیچے نہیں رکھا پھر وحی منقطع ہوئی تب آپ نے فرمایا کہ تمہیں اپنی ضروریات سے باہر نکلنے کی اجازت دے دی گئی۔

اور ابن سعد نے طبقات میں ابی بن مالک رضہ سے نقل کیا ہے کہ ازواج مطہرات رات کے وقت اپنی حاجت کے لئے باہر نکلا کرتی تھیں تو منافقین میں سے کچھ لوگ ان کے سامنے آجاتے جس سے ان کو تکلیف ہوا کرتی اس کی انہوں نے شکایت کی تو منافقین سے اس چیز کے بارے میں کہا گیا تو وہ کہنے لگے کہ ہم تو باندیوں کے ساتھ ایسا کرتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی اے پیغمبر اپنی بیبیوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے الخ پھر ابن سعد نے حسن اور محمد بن کعب قرظی سے اسی طرح روایت نقل کی ہے تمت بالخیر

الربع

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۶۲﴾ يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا

اور آپ خدا کے دستور میں کسی شخص کی طرف سے رد و بدل نہ پاویں گے یہ (منکر) لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اس کی خبر تو بس

عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَ

اللہ ہی کے پاس ہے اور آپ کو اس کی کیا خبر عجب نہیں کہ قیامت قریب ہی واقع ہو جاوے بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں کو دور کر رکھا ہے

اَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿۶۴﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۶۵﴾ يَوْمَ

اور ان کے لئے آتش سوزاں تیار کر رکھی ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے نہ کوئی یار پائیں گے اور نہ کوئی مددگار جس روز

تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَقَالُوْا

ان کے چہرے دوزخ میں الٹ پلٹ کئے جاویں گے یوں کہتے ہوں گے اے کاش ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول کی اطاعت کی ہوتی۔ اور کہیں گے

رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاۗءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ

کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہنا مانا تھا سو انہوں نے ہم کو (سیدھے) راستہ سے گمراہ کیا تھا اے ہمارے رب ان کو دوہری

ع ۵ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿۶۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

سزا دیجئے اور ان پر بڑی لعنت کیجئے اے ایمان والو تم ان لوگوں کی طرح مت ہونا جنہوں نے (کچھ تہمت تراش کر)

اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿۶۹﴾

موسیٰ کو ایذا دی تھی سو ان کو خدا تعالیٰ نے بری ثابت کر دیا اور وہ اللہ کے نزدیک بڑے معزز تھے

کہ جب انہوں نے انبیاء کرامؑ اور مومنین سے مقابلہ کیا حق تعالیٰ نے ان کے قتل کرنے کا حکم دے دیا اور آپ عذاب خداوندی کے دستور میں کوئی رد و بدل نہ پاویں گے چنانچہ ان منافقین کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تو وہ اپنی باتوں سے رک گئے۔

یہ لوگ آپ سے قیام قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اس کے وقت کی خبر تو بس اللہ ہی کے پاس ہے اور آپ کو اس کی کیا خبر عجب نہیں کہ قیامت قریب ہی واقع ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ کو بدر کے دن بھی ہلاک کیا ہے اور ان کے لئے آتش سوزاں تیار کر رکھی ہے۔

اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں ان کو موت آئے گی اور نہ اس سے نکالے جائیں گے اور نہ کوئی عذاب خداوندی سے بچانے والا اور اس عذاب کو روکنے والا پائیں گے۔

جس روز ان کے چہرے دوزخ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے تو پیشوا اور ان کے پیرو یوں کہتے ہوں گے اے کاش ہم ایمان لائے ہوتے اور رسول کی بات قبول کئے ہوتے۔

اور پیرو یوں کہتے ہوں گے اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہنا مانا تھا سو انہوں نے ہم کو دین حق سے گمراہ کر دیا۔

اے ہمارے پروردگار ان سرداروں کو ہمارے سے دوہری سزا دیجئے اور ان پر سخت عذاب کیجئے۔

اے ایمان والو تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے میں ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے کچھ تہمت تراش کر موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دی تھی کہ حق تعالیٰ نے ان کو بری ثابت کر دیا اور وہ حق تعالیٰ کے نزدیک بڑے معزز اور قدر و منزلت والے تھے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور راستی کی بات کہو اللہ تعالیٰ (اس) کے صلہ میں تمہارے اعمال کو

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾ اِنَّا عَرَضْنَا

قبول کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کردیگا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا ہم نے یہ امانت

الْاَمَانَةَ عَلَي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ

(یعنی احکام جو بمنزلہ امانت کے ہیں) آسمان و زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی تھی سو انہوں نے اس کی ذمہ داری سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور

حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ

انسان نے اس کو اپنے ذمہ لے لیا وہ ظالم ہے جاہل ہے انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ منافقین اور منافقات

وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

اور مشرکین و مشرکات کو سزا دے گا اور مومنین و مومنات پر توجہ (و رحمت) فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾

غفور رحیم ہے

اے ایمان والو جن باتوں کا حق تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے ان باتوں میں اس کی اطاعت کرو اور راستی کی بات یعنی کلمہ لا الہ الا اللہ کہو وہ اس کے صلہ میں تمہارے اعمال کو قبول کرے گا اور اسی صلہ میں تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے .... احکام میں اطاعت کرے گا وہ جنت حاصل ہونے اور دوزخ سے نجات ملنے کی وجہ سے بہت بڑی کامیابی کو پہنچے گا۔

اور ہم نے یہ امانت یعنی اطاعت و عبادت آسمان والوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے علی وجہ الاختیار والتخییر پیش کی تھی تو انہوں نے خوف عذاب کی وجہ سے احتمال ثواب سے بھی دست برداری کی اور اس کی ذمہ داری لینے ڈر گئے اور (انسان) حضرت آدم نے بوجہ اس ثواب و عقاب کے اس ذمہ داری کو اپنے ذمہ لے لیا وہ اس کی ذمہ داری لینے میں یا یہ کہ درخت میں سے کھانے کے بارے میں ظالم اور اس کے انجام سے جاہل تھے۔

جب مسلمانوں کے حق میں یہ بشارت نازل ہوئی تو منافقین بولے یا رسول اللہ ہمارے لئے کیا ہے اس پر یہ نازل ہوا کہ حق تعالیٰ منافقین اور منافقات کو سزا دے گا اور کہا گیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اس ذمہ داری کو اس لئے قبول فرمایا تاکہ حق تعالیٰ منافقین و منافقات اور مشرکین و مشرکات کو ترک امانت پر سزا دے کیونکہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے اس امانت کو قبول کیا تو وہ صلب آدم علیہ السلام تھے اور تاکہ حق تعالیٰ مسلمان مردوں اور عورتوں پر توجہ فرمائے اور اس امانت کی بجا آوری میں جو ان سے تقصیرات ہوئی ہیں ان کو معاف فرمائے اور حق تعالیٰ توبہ کرنے والوں کی مغفرت فرمانے والا اور ایمانداروں پر رحمت فرمانے والا ہے۔

تمت بالخیر فللہ الحمد و المنۃ

ایاتہا ۵۴ (۳۴) سُوْرَةُ السَّبَا مَكِّيَّةٌ (۵۸) رکوعاتہا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ

تمام تر حمد (وثنا) اس اللہ کو سزاوار ہے جس کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اسی کو حمد (وثنا) آخرت میں (بھی) سزاوار ہے

وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱﴾ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ

اور وہ حکمت والا خبردار ہے وہ سب کچھ جانتا ہے جو چیز زمین کے اندر داخل ہوتی ہے (مثلاً بارش) اور جو چیز اس میں سے نکلتی ہے (مثلاً نباتات)

مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا

اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے اور جو چیز اس میں چڑھتی ہے اور وہ (اللہ) رحیم (اور) غفور (بھی) ہے اور یہ کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہ آئے گی۔ آپ

السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ

فرما دیجیے کہ کیوں نہیں قسم اپنے پروردگار عالم الغیب کی وہ ضرور تم پر آوے گی اس (کے علم) سے کوئی ذرہ برابر بھی غائب نہیں

فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ

نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ کوئی چیز اس (مقدار مذکور) سے چھوٹی ہے اور نہ کوئی چیز (اس سے) بڑی ہے مگر یہ سب کتاب مبین میں

مُّبِيْنٍ ﴿۳﴾ ق لا

(مرقوم) ہے

(سورۂ سبا) یہ پوری سورت مکی ہے اس میں چون ۵۴ آیتیں اور آٹھ سو تینتیس ۸۳۳ کلمات اور پندرہ سو بارہ ۱۵۱۲ حروف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تمام تر حمد وثنا اسی اللہ کے لئے ہے جس کے ملک میں آسمان وزمین کی تمام مخلوقات ہے اسی کی حمد وثنا اہل جنت پر جنت میں بھی سزاوار ہے۔

وہ ہی اپنے حکم وفیصلہ میں حکمت والا ہے کہ اس بات کا حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کی جائے اور مخلوق اور اس کے اعمال سے باخبر ہے۔

اور بارش و پانی اور مردے اور خزانے جو چیزیں زمین میں داخل ہوتی ہیں وہ سب کچھ جانتا ہے اور اسی طرح جو چیزیں اس سے نکلتی ہیں جیسا کہ نباتات پانی خزانے مردے وغیرہ اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے مثلاً پانی اور رزق وغیرہ اور فرشتے اور کراماً کاتبین وغیرہ۔ جو بھی چیزیں اس پر چڑھتی ہیں وہ سب کو جانتا ہے۔

اور وہ اہل ایمان پر رحمت فرمانے والا اور تائبین کی مغفرت فرمانے والا ہے۔

اور کفار مکہ یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھی وغیرہ کہتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی۔

آپ ان سے فرما دیجیے کیوں نہیں قیامت ضرور قائم ہوگی قسم ہے اپنے پروردگار عالم الغیب کی وہ ضرور تم پر آوے گی۔

بندوں کے اعمال میں سے حق تعالیٰ کے علم سے کوئی ذرہ برابر بھی غائب نہیں اور نہ کوئی چیز اس مقدار مذکور سے چھوٹی ہے اور نہ کوئی بڑی ہے مگر یہ سب بوجہ احاطۂ علمی کے لوح محفوظ میں مرقوم ہے۔

لِّيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ④

تاکہ ان لوگوں کو صلہ (نیک) دے جو ایمان لائے تھے اور انہوں نے نیک کام کئے تھے (سو) ایسے لوگوں کے لئے مغفرت اور (بہشت میں عزت کی روزی ہے

وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ⑤ وَ

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے متعلق (ان کے ابطال کی) کوشش کی تھی ہرانے کے لئے ایسے لوگوں کے واسطے سختی کا دردناک عذاب ہوگا اور

يَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلَىٰ

جن لوگوں کو (آسمانی کتابوں کا) علم دیا گیا ہے وہ اس قرآن کو جو کہ آپ کے رب کی طرف سے آپ کے پاس بھیجا گیا ہے ایسا سمجھتے ہیں کہ وہ حق ہے اور

صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ⑥ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ

وہ خدائے غالب محمود (کی رضا) کا رستہ بتلاتا ہے اور یہ کافر (آپس میں) کہتے ہیں کہ کیا ہم تم کو ایسا آدمی بتائیں جو کہ تم کو یہ عجیب خبر دیتا ہے

إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ⑦ أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِ

کہ جب تم بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو (اس کے بعد قیامت کو) ضرور تم ایک نئے جنم میں آؤ گے معلوم نہیں اس شخص نے خدا پر قصداً جھوٹ بہتان باندھا

جِنَّةٌ ۗ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ⑧ أَفَلَمْ

ہے یا اس کو کسی طرح کا جنون ہے۔ بلکہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے (وہی) عذاب اور دور دراز گمراہی میں مبتلا ہیں تو کیا

يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ

انہوں نے آسمان اور زمین کی طرف نظر نہیں کی جو ان کے آگے بھی اور ان کے پیچھے (بھی) موجود ہیں اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین

الْأَرْضَ

دھنسا دیں

تاکہ حق تعالیٰ ان لوگوں کو صلہ دے جو ایمان لائے تھے اور انہوں نے نیک کام کئے تھے۔

ایسے حضرات سے دنیا میں جو گناہ سرزد ہوئے ہیں جنت میں ان کی مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

اور جن لوگوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی تکذیب کی تھی وہ ہمارے عذاب سے چوک نہیں سکتے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اور تاکہ جن لوگوں کو توریت کا علم دیا گیا ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھی وہ قرآن کی حقانیت کو سمجھ لیں۔ اور یہ کہ وہ خدائے غالب و محمود کے دین کا راستہ بتلاتا ہے۔

اور یہ کفار یعنی ابوسفیان اور اس کے ساتھی آپس میں کہتے ہیں کیا ہم تم کو ایسا آدمی بتلائیں یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو تم کو یہ خبر دیتا ہے کہ جب تم زمین میں بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے اور ہڈی وچمڑا سب ختم ہو جائے گا تو پھر مرنے کے بعد ہم دوبارہ دوسرے جنم میں آئیں گے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے العیاذ اللہ خدا پر جھوٹ باندھا ہے یا ان کو کسی قسم کا جنون ہو گیا ہے۔

حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حقیقت میں جو لوگ بعث بعد الموت پر ایمان نہیں رکھتے وہ ہی آخرت میں سخت عذاب میں اور دنیا میں حق وہدایت سے دور کی گمراہی میں ہیں۔

کیا ان کفار مکہ نے آسمان وزمین کی طرف نظر نہیں کی جو ان کے اوپر نیچے موجود ہے اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین میں دھنسا دیں

أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ﴿٩﴾ ع

یا اُن پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں اس (دلیل مذکور) میں (قدرت الٰہیہ کی) پوری دلیل ہے (مگر) اس بندہ کے لئے جو (خدا کی طرف) متوجہ (بھی) ہو

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا ۖ يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ﴿١٠﴾

اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بڑی نعمت دی تھی اے پہاڑو داؤد کے ساتھ بار بار تسبیح کرو اور (اسی طرح) پرندوں کو بھی حکم دیا اور ہم نے ان کے واسطے لوہے کو نرم

أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ ۖ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ

کردیا ۔ (اور یہ حکم دیا) کہ تم پوری زرہیں بناؤ (اور کڑیوں کے) جوڑنے میں انداز رکھو اور تم سب نیک کام کیا کرو میں تمہارے سب کے اعمال

بَصِيرٌ ﴿١١﴾ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۖ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ

دیکھ رہا ہوں اور سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا کہ اس (ہوا) کی صبح کی منزل ایک مہینہ بھر کی (راہ) ہوتی اور اس کی شام کی منزل ایک مہینہ بھر کی (راہ) ہوتی ۔ اور ہم نے ان کے لئے تانبے

الْقِطْرِ ۖ وَمِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ

کا چشمہ بہا دیا اور جنات میں بعضے وہ تھے جو ان کے آگے کام کرتے تھے ان کے رب کے حکم سے اور ان میں سے جو شخص ہمارے (اس) حکم

عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿١٢﴾ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِن مَّحَارِيبَ

سے سرتابی کرے گا ہم اس کو (آخرت میں) دوزخ کا عذاب چکھا دیں گے ۔ وہ جنات ان کیلئے وہ چیزیں بناتے جو ان کو (بنوانا) منظور ہوتا بڑی بڑی عمارتیں

یا اگر چاہیں تو ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا کر ان کو ہلاک کر دیں۔

آسمان و زمین کی مذکورہ دلیل میں قدرت خداوندی کی ہر اس بندہ کے لئے جو کہ حق تعالٰے اور اس کی عبادت کی طرف متوجہ ہو پوری دلیل ہے۔

ہم نے داؤد علیہ السلام کو بادشاہت اور نبوت عطا کی۔ چنانچہ ہم نے پہاڑوں کو حکم دیا کہ داؤد علیہ السلام کے ساتھ تسبیح کرو اور اسی طرح پرندوں کو بھی ان کا تابع کر دیا۔

اور ہم نے ان کے لئے مٹی کی طرح لوہے کو نرم کر دیا کہ اس سے جو چاہیں وہ بنا لیں۔

اور یہ کہ تم اس سے کشادہ زرہیں بناؤ اور کڑیوں کے جوڑنے اور حلقوں میں مناسب انداز کا خیال رکھو نہ بہت بڑے حلقے ہوں اور نہ بہت ہی تنگ اور نیک کام کرو۔ میں تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہوں۔

اور ہم نے سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا کہ اس کی صبح کی منزل ایک مہینہ بھر کی ہوتی تھی۔

اور اسی طرح شام کی منزل مہینہ بھر کی ہوتی تھی۔ یعنی صبح کو بیت المقدس سے اصطخر تک ایک ماہ کی مسافت طے کر لیا کرتے تھے اور اسی طرح اسی دن شام کو اصطخر سے بیت المقدس آجایا کرتے تھے۔

اور ہم نے ان کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا کہ مٹی کی طرح جو اس سے بنانا ہوتا وہ بنا لیتے۔

اور جنات کو بھی ہم نے ان کے تابع کر دیا تھا جن میں سے بعض جن تو ان کے پروردگار کے حکم سے ان کے سامنے تعمیرات وغیرہ کا کام کرتے تھے۔

اور یہ وعید بھی سنا دی تھی کہ جو ان میں سے ہمارے حکم یا یہ کہ سلیمان علیہ السلام کی اطاعت سے سرتابی کرے گا تو ہم اسے دوزخ کے عذاب کا مزا چکھائیں گے اور کہا گیا ہے کہ ان کا بادشاہ انہیں آگ کے ستون کے ساتھ سزا دیا کرتا تھا۔

وہ جنات ان کے لئے وہ چیزیں بناتے تھے جو انہیں منظور ہوتا تھا۔ بڑی بڑی مسجدیں

وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ ۚ اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا ۚ وَ

اور مورتیں اور لگن جیسے حوض اور بڑی بڑی دیگیں جو ایک جگہ جمی رہیں اے داؤد کے خاندان والو تم سب شکریہ میں نیک کام کیا کرو

قَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ﴿١٣﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ

میرے بندوں میں شکر گذار کم ہی ہوتے ہیں پھر جب ہم نے ان پر موت کا حکم جاری کر دیا تو کسی چیز نے ان کے مرنے کا پتہ نہ دیا

إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

بجز گھن کے کیڑے کے کہ وہ سلیمان کے عصا کو کھاتا تھا سو جب وہ گر پڑے تب جنات کو حقیقت معلوم ہوئی کہ اگر وہ غیب جانتے

الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿١٤﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ

ہوتے تو اس ذلت کی مصیبت میں نہ رہتے سبا کے لوگوں کے لئے ان کے وطن میں نشانیاں موجود تھیں

جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ

دو قطاریں تھیں باغ کے داہنی اور بائیں

اور فرشتوں اور انبیاء کرام اور نیک بندوں کی تصویریں دیکھ کر اپنے پروردگار کی ان کی طرح عبادت کریں اور حوض کی طرح بڑے بڑے لگن جو اپنی جگہ سے حرکت نہ کرتے ہوں اور ایسی بڑی بڑی دیگیں جو اپنی جگہ جمی رہیں ہلائے نہ ہلیں۔ اور تقریباً ایک ہزار آدمی اس کا کھانا کھالیں۔ سلیمان علیہ السلام خوب نیک کام کرو تاکہ میں نے جو تم کو نعمتیں دی ہیں اس کا شکریہ ادا ہو۔ اور میرے بندوں میں شکر گذار بہت ہی کم ہوتے ہیں۔

اور جب ہم نے سلیمان علیہ السلام کی روح قبض کی تو وہ سال بھر تک اپنے عصا کا سہارا لئے ہوئے اپنی محراب میں کھڑے رہے کسی چیز نے ان کے مرنے کا پتہ نہ بتلایا مگر گھن کے کیڑے نے کہ وہ سلیمان علیہ السلام کے عصا کو کھاتا تھا۔ سو جب گر پڑے تب انسان کو معلوم ہوا کہ جنات غیب نہیں جانتے کیونکہ اگر وہ غیب جانتے تو کاموں کی اس سختی میں (سال بھر تک) نہ گرفتار رہتے اور اس واقعہ سے پہلے انسانوں کو یہ گمان تھا کہ جنات کو غیب کی خبر ہے مگر اب حقیقت واضح ہوگئی۔

لباب النقول فی اسباب النزول

ابن ابی حاتم نے علی بن رباح سے نقل کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ مجھے فلاں شخص نے بیان کیا کہ مروہ بن مسیک غطفانی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ سبا قوم کو زمانہ جاہلیت میں عزت حاصل تھی اور مجھے اس بات کا خوف ہے کہ وہ اسلام سے پھر جائے گی تو کیا میں اس قوم سے لڑائی کروں آپ نے فرمایا میرے اوپر ان لوگوں کے بارے میں کوئی نازل نہیں ہوا۔ چنانچہ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ الخ

یعنی سبا کے لیئے ان کے وطن میں نشانیاں موجود تھیں الخ

كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ﴿١٥﴾

رزق کھاؤ اپنے رب کے (دیا ہوا) اور اس کا شکر کرو (کہ رہنے کو) عمدہ شہر اور بخشنے والا پروردگار

فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ

سو انہوں نے سرتابی کی تو ہم نے ان پر بند کا سیلاب چھوڑ دیا اور ہم نے ان کے ان دو رویہ باغوں کے بدلے اور دو باغ دے

أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ ﴿١٦﴾ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا

دیئے جن میں دو چیزیں رہ گئیں بدمزہ پھل اور جھاؤ اور قدرے قلیل بیری ان کو یہ سزا ہم نے ان کی ناسپاسی کے سبب دی

وَهَلْ نُجْزِي إِلَّا الْكَفُورَ ﴿١٧﴾ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا

اور ہم ایسی سزا بڑے ناسپاس ہی کو دیا کرتے ہیں اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان میں جہاں ہم نے برکت بہت کر رکھی ہے

فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ ۖ سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ ﴿١٨﴾

بہت سے گاؤں آباد کر رکھے تھے جو نظر آتے تھے اور ہم نے ان دیہات کے درمیان ان کے چلنے کا ایک خاص انداز رکھا تھا کہ بے خوف وخطر ان میں راتوں کو اور دنوں کو چلو

فَقَالُوا رَبَّنَا بَعِّدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا

سو وہ کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے سفروں میں درازی کردے

اور ایسی تقریباً یمن کی طرف تیرہ بستیاں تھیں جن میں حق تعالیٰ نے تیرہ انبیاء کرامؑ کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ اپنے پروردگار کا دیا ہوا رزق یعنی پھل اور ہر قسم کی نعمتیں کھاؤ اور توحید کے ساتھ اس کا شکر ادا کرو یہ ایک عمدہ شہر ہے اور مومن و تائب کی مغفرت فرمانے والا پروردگار۔

مگر ان لوگوں نے ایمان لانے اور انبیاء کرامؑ کی بات تسلیم کرنے سے انکار کیا اور اس طرح شکر خداوندی نہیں ادا کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حق تعالیٰ نے ان پر بند کا پانی چھوڑ دیا کہ اس پانی سے تمام باغات مکانات اور ہر قسم کی نعمتوں کو ہلاک کر دیا ارم یمن میں ایک وادی کا نام ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ ایک دو رویہ بند تھا جس سے پانی روکتے تھے اور اوپر نیچے اس بند میں پانی کے آمد و رفت کے سات دروازے تھے حق تعالیٰ نے اس پانی سے انہیں ہلاک کر دیا اور ان ہلاک شدہ باغوں کے عوض ایسے باغ دے دیئے جن میں یہ چیزیں رہ گئیں بدمزہ پھل اور جھاؤ اور جنگلی بیر۔

جس میں کانٹے بہت اور پھل کم اور ہم نے ان کو یہ سزا ان کی ناسپاسی کی وجہ سے دی کیونکہ انہوں نے حق تعالیٰ اور اس کی نعمتوں کی ناشکری کی اور ہم ایسی سزا بڑے ناسپاس ہی کو دیا کرتے ہیں۔

اور ہم نے سبا والوں اور اردن و فلسطین والوں کے درمیان جہاں ہم نے پانی اور درختوں سے برکت کر رکھی ہے بہت سے گاؤں آباد کر رکھے تھے جو سڑک ہی پر سے نظر آتے تھے۔ اور ہم نے ان بستیوں کے درمیان رات گذارنے اور آرام کرنے کا ایک خاص انداز رکھا تھا۔

کہ بھوک و پیاس اور رہزنوں سے مطمئن ہو کر ان میں سفر کرو اس کے بعد پھر انبیاء کرامؑ نے ان سے فرمایا کہ اب بھی اپنے پروردگار کی نعمتوں کا شکر ادا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ جس طرح اس نے تم سے پہلی نعمت چھین لی یہ بھی چھین لے۔

مگر وہ کہنے لگے کہ ہمارے پروردگار ہمارے سفر کی مسافت میں فاصلہ اور درازی کردے

ظَلَمُوٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

(علاوہ اس ناشکری کے) انہوں نے (اور بھی نافرمانیاں کر کے) اپنی جانوں پر ظلم کیا سو ہم نے ان کو افسانہ بنا دیا اور ان کو بالکل تتر بتر کر دیا۔ بیشک اس (قصہ) میں ہر صابر و شاکر مومن

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿١٩﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا

کے لیئے بڑی بڑی عبرتیں ہیں اور واقعی ابلیس نے ان لوگوں کے بارے میں اپنا گمان صحیح پایا کہ یہ سب اسی کی راہ پر ہو لئے مگر ایمان

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ

والوں کا ایک گروہ اور ابلیس کا ان لوگوں پر (جو) تسلط (بطور اغواء ہے) بجز اس کے اور کسی وجہ سے نہیں کہ ہم کو (ظاہری طور پر) ان لوگوں کو جو کہ

مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿٢١﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ

آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ان لوگوں سے (الگ الگ کر کے) معلوم کرنا ہے جو اس کی طرف سے شک میں ہیں اور آپ کا رب ہر چیز کا نگران ہے آپ فرما دیجئے کہ جن کو تم خدا کے سوا

زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ

(دخیل خدائی) سمجھ رہے ہو ان کو پکارو وہ ذرہ برابر اختیار نہیں رکھتے نہ آسمانوں میں نہ زمین میں اور نہ ان کی ان دونوں

وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿٢٢﴾

(کے پیدا کرنے) میں کوئی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا (کسی کام میں) مددگار ہے

غرضکہ انہوں نے کفر و شرک اور ناسپاسی کر کے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا ہم نے ان کو بعد والوں کے لیئے افسانہ بنا دیا اور ہم نے ان کو بالکل شہروں میں تتر بتر کر دیا اور ان کا پوری طرح خاتمہ ہی کر دیا۔ اس مذکورہ واقعہ میں اطاعت خداوندی پر ثابت قدم رہنے والے اور انعامات خداوندی پر شکر کرنے والے کے لیئے بڑی بڑی نشانیاں اور عبرت کی چیزیں ہیں۔

اور واقعۃً ابلیس نے ان لوگوں کے بارے میں اپنا گمان بالکل صحیح پایا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ سب کفر اختیار کر کے اسی کی راہ پر ہو گئے۔ بجز ایمان والوں کی جماعت کے یا یہ کہ سب نے حق تعالیٰ کی نافرمانی میں شیطان کی راہ اختیار کی مگر مسلمانوں کی ایک جماعت نے جن کی تعداد ستر ہزار ہے جو کہ جنت میں بغیر حساب و عذاب کے داخل ہوں گے۔

اور ابلیس کا جو انسانوں پر تسلط ہے سب اسی کی راہ پر ہو رہے ہیں بجز اس کے اور کسی وجہ سے نہیں کہ ہم کو ظاہری طور پر نمایاں کر کے ان لوگوں کی جماعت کو جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں ان لوگوں سے ممتاز کر کے معلوم کرنا ہے جو قیام قیامت کے بارے میں شک میں ہیں۔ اور کیونکہ اسے نبی کریم ﷺ آپ کا پروردگار ان کے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے

آپ کفار مکہ بنی ملیح والوں سے فرما دیجئے جن معبودان باطل کی تم خدا کے علاوہ پوجا کر رہے ہو یہ لوگ جنوں کی پوجا کیا کرتے تھے اور ان کو فرشتے سمجھتے تھے۔

وہ تم کو ذرہ برابر بھی نفع پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتے نہ آسمانوں کی کائنات میں اور نہ زمین کی کائنات میں اور نہ ان فرشتوں کو آسمان و زمین کے پیدا کرنے میں حق تعالیٰ کے ساتھ کوئی شرکت ہے اور نہ ان فرشتوں میں سے آسمان و زمین کے پیدا کرنے میں حق تعالیٰ کا کوئی مددگار ہے۔

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ

اور خدا کے سامنے (کسی کی) سفارش کسی کیلئے کام نہیں آتی مگر اس کے لئے جس کی نسبت (شفیع کو) وہ اجازت دیدے یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوجاتی ہے تو ایک

قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ

دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم فرمایا وہ کہتے ہیں کہ (فلانی) حق بات کا حکم فرمایا اور وہ عالیشان سب سے بڑا ہے - آپ (تحقیق توحید کیلئے یہ بھی) پوچھئے کہ (اچھا بتاؤ)

مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّاۤ اَوْ اِیَّاكُمْ لَعَلٰی هُدًی اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ

تم کو آسمان اور زمین سے کون روزی دیتا ہے آپ (ہی) کہہ دیجئے کہ اللہ (روزی دیتا ہے) اور (یہ بھی کہیئے کہ) اس مسئلہ توحید میں بیشک ہم یا تم ضرور راہ راست پر ہیں یا صریح گمراہی

مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ

میں (ہیں) آپ (یہ بھی) فرما دیجئے کہ اگر ہم مجرم ہیں (تو تم سے ہمارے جرائم کی باز پرس نہ ہوگی اور ہم سے تمہارے اعمال کی باز پرس نہ ہوگی (اور یہ بھی) کہہ

یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفْتَحُ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ اَرُوْنِیَ

دیجئے کہ ہمارا رب ہم سب کو (ایک جگہ) جمع کرے گا پھر ہمارے درمیان میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ (عملی) کردے گا اور وہ بڑا فیصلہ کرنے والا جاننے والا ہے۔ آپ (یہ بھی) کہیئے کہ مجھ کو تو

الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ

وہ تو دکھلاؤ جن کو تم نے شریک بنا کر خدا کے ساتھ ملا رکھا ہے ہرگز (اس کا کوئی شریک) نہیں

اور قیامت کے دن فرشتے کسی کی سفارش نہیں کرسکیں گے البتہ جس کو حق تعالیٰ اجازت دے گا۔

اب حق تعالیٰ فرشتوں کے ضعف و کمزوری کو بیان کرتے ہیں کہ جب حق تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی بھیجنے کے لئے جبریل امین سے کلام کیا اور فرشتوں نے اس چیز کو سنا تو سب حق تعالیٰ کے کلام کی ہیبت و اجلال سے بیہوش ہو کر گر گئے اور اسی حالت پر رہے تاآنکہ جبریل امین اترے اور ان کے دلوں سے خوف و گھبراہٹ دور ہوا تو اپنا سر اوپر اٹھا کر جبریل امین اور دوسرے فرشتوں سے کہنے لگے کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا تو جبریل امین اور ان کے ساتھ والے فرشتے بولے کہ قرآن کریم نازل کیا ہے اور وہ بڑا عالیشان اور سب سے بڑا ہے۔

اور آپ ان کفار مکہ سے یہ تو پوچھئے کہ اچھا یہ تو بتلاؤ کہ پانی برسا کر اور نباتات نکال کر کون تم کو روزی دیتا ہے کہ اللہ ہی تم کو روزی دیتا ہے اور رزق خداوندی کے بارے میں ہم یا تم ضرور راہ راست یا گمراہی پر ہیں یا یہ مطلب کہ مسلمانوں کی جماعت ہدایت پر ہے یا مکہ والو تم یا یہ کہ ہم یا تم صریح گمراہی پر ہیں (یعنی یقیناً تم ہی گمراہی پر ہو)

اور آپ ان سے فرما دیجئے کہ تم سے ہمارے جرائم کے بارے میں باز پرس نہ ہوگی اور ہم سے تمہارے جرائم کے بارے میں باز پرس نہیں ہوگی۔

اس آیت کو آیت سیف نے منسوخ کردیا اور قیامت کے دن ہمارا رب ہم سب کو جمع کردے گا پھر ہمارے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ عملی کردے گا وہ تمام احکام کا فیصلہ فرمانے والا ہے۔

آپ ان مکہ والوں سے فرما دیجئے کہ مجھے ذرا وہ معبودان باطل تو دکھلاؤ جن کو تم نے شریک بنا کر خدا کے ساتھ ملا رکھا ہے کہ انہوں نے کون سی چیز پیدا کی ہے حق تعالیٰ فرماتے ہیں ہرگز نہیں۔

لْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّ

وہی اللہ ہے جو زبردست حکمت والا ۔ اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے واسطے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ

لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے ۔ اور یہ لوگ (ایسے منکرانہ) کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو ۔ آپ

صٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ

(اتباع) سچے ہو تو بتاؤ ۔ آپ کہہ دیجئے کہ تمہارے واسطے ایک خاص دن کا وعدہ (مقرر) ہے ۔ اس سے نہ ایک ساعت پیچھے ہٹ سکتے ہو اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى

اور یہ کفار (دنیا میں خوب خوب باتیں بناتے ہیں) اور کہتے ہیں کہ ہم ہرگز نہ اس قرآن پر ایمان لاویں گے اور نہ اس سے پہلی کتابوں پر اور اگر آپ (ان کی) اس وقت کی حالت دیکھیں

اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ښ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ۨ الْقَوْلَ

(تو ایک ہولناک منظر نظر آوے) جب یہ ظالم اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جاویں گے ۔ ایک دوسرے پر بات ڈالتا ہوگا ۔ چنانچہ ادنیٰ

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا

درجہ کے لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ (ہم تمہارے سبب برباد ہوئے) اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان

مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣١﴾

لے آئے ہوتے

انہوں نے کوئی چیز بھی نہیں پیدا کی سب پیدا کرنے والا حق تعالیٰ ہی ہے جو کفار کو سزا دینے میں زبردست اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے ۔ کہ اس نے اس چیز کا حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ اور کسی کی پرستش نہ کی جائے ۔

اور ہم نے اے نبی کریم آپ کو تمام جن و انس کے لیے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کہ آپ اہل ایمان کو جنت کی خوشخبری سنانے والے اور کفار کو دوزخ سے ڈرانے والے ہیں ۔ لیکن مکہ والے اس چیز کو نہیں سمجھتے اور اس کی تصدیق کرتے ہیں ۔

اور یہ کفار مکہ یوں کہتے ہیں کہ وہ وعدہ جس کا آپ ہم سے وعدہ کرتے ہیں کب واقع ہوگا اگر آپ اپنے اس وعدے میں سچے ہیں کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے ۔

آپ ان سے فرما دیجئے کہ قیام قیامت کے لئے ایک خاص دن کا وقت مقرر ہے کہ اس سے نہ ایک ساعت پیچھے ہٹ سکتے ہو اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو ۔

اور کفار مکہ یعنی ابوجہل وغیرہ کہتے ہیں کہ ہم ہرگز اس قرآن کریم پر ایمان نہیں لائیں گے ۔ اور نہ ان سے پہلی کتابوں یعنی توریت انجیل زبور اور تمام کتب سماویہ پر ایمان لائیں گے اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس وقت کی حالت دیکھیں جب کہ قیامت کے دن یہ مشرکین اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے ایک دوسرے پر بات ڈالتے ہوں گے اور آپس میں ایک دوسرے پر لعن و طعن کرتے ہوں گے ۔ چنانچہ ادنیٰ درجہ کے لوگ سرداروں سے جنہوں نے ایمان لانے سے تکبر کیا تھا کہتے ہوں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لے آتے ۔

قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ

(اس پر) یہ بڑے لوگ ان ادنیٰ درجہ کے لوگوں سے کہیں گے کہ کیا ہم نے تم کو ہدایت (پر عمل کرنے) سے (زبردستی) روکا تھا بعد اس

بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ ۖ بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ

کے وہ (ہدایت) تم کو پہنچ چکی تھی نہیں بلکہ تم ہی قصوروار ہو اور (اس کے جواب میں) یہ کم درجہ کے لوگ ان بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ (ہم کو

اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَن نَّكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا

زبردستی کو مانع) نہیں (رکھتے) بلکہ تمہاری رات دن کی تدبیروں نے روکا تھا جب تم ہم کو فرمائش کرتے تھے کہ ہم اللہ کے ساتھ کفر کریں اور اس کے لیئے شریک قرار دیں

وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور وہ لوگ (اپنی اس) پشیمانی کو (ایک دوسرے سے) مخفی رکھیں گے جب کہ عذاب دیکھیں گے۔ اور ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈالیں

هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۳۳﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ

گے جیسا کرتے تھے ویسا ہی تو بھرا اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں بھیجا مگر وہاں کے

مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿۳۴﴾

خوش حال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم تو ان احکام کے منکر ہیں جو تم کو دے کر بھیجا گیا ہے

اس پر یہ بڑے لوگ ان ادنے درجہ کے لوگوں سے کہیں گے کیا ہم نے تم کو ایمان لانے سے روکا درانحالیکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس آ چکے تھے بلکہ تم تو آپ کی بعثت سے پہلے ہی مشرک تھے

اس پر یہ ادنے درجہ کے لوگ ان سرداروں سے کہیں گے کہ بلکہ تمہاری رات دن کی تدبیروں نے روکا تھا جب کہ تم ہم کو حکم کرتے تھے کہ ہم اللہ تعالےٰ کے ساتھ کفر کریں اور اس کے شریک ٹھہرائیں لیکن وہ سردار ان ادنے درجہ کے لوگوں سے اپنی ندامت کو مخفی رکھیں گے یا یہ کہ ان دونوں کی ندامت خود بخود ظاہر ہو جائے جب کہ یہ عذاب دیکھیں گے۔

اور ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈالیں گے اور جیسی یہ کفریہ باتیں اور کام کرتے تھے قیامت کے دن ان کی تو سزا بھگتیں گے

اور ہم نے کسی بستی والوں کے پاس کوئی ڈر سنانے والا پیغمبر نہیں بھیجا مگر یہ کہ وہاں کے مالداروں اور سرکشوں نے یہی کہا کہ ہم ان احکام کے جو کہ تم کو دیکھ کر بھیجے گئے ہیں منکر ہیں۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے سفیان عن عاصم کے طریق سے رزین سے نقل کیا ہے کہ دو شخص باہم شریک تھے ایک ان میں سے شام چلا گیا اور دوسرا اپنی جگہ موجود رہا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو اس نے شام سے اپنے ساتھی کو حقیقت حال معلوم کرنے کے لیئے لکھا تو اس نے جواب میں لکھا کہ قریش میں سے کسی نے ان کی اتباع نہیں کی بجز ادنیٰ درجہ کے لوگوں اور مسکینوں کے چنانچہ وہ اپنی تجارت چھوڑ کر اپنے ساتھی کے پاس آیا اور اس سے کہا ان کا پتہ دو اور وہ کتب سماویہ پڑھا کرتا تھا چنانچہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ آپ کس چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں آپ نے فرمایا فلاں اور فلاں بات کی

وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَّأَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿٣٥﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ

اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم مال اور اولاد میں تم سے زیادہ ہیں اور ہم کو کبھی عذاب نہ ہوگا کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار جس کو چاہتا

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَ

ہے زیادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کم دیتا ہے ولیکن اکثر لوگ (اس سے) واقف نہیں اور تمہارے اموال و اولاد

لَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰى إِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولٰئِكَ

ایسی چیز نہیں جو درجہ میں تم کو ہمارا مقرب بنا دے (یعنی مؤثر و علت قرب کی بھی نہیں) مگر ہاں جو ایمان لاوے اور اچھے کام کرے (یہ دونوں چیزیں البتہ

لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُونَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ

سبب قرب ہیں) سو ایسے لوگوں کے لئے ان کے (نیک) عمل کا دونا صلہ ہے اور وہ بہشت کے بالاخانوں میں چین سے بیٹھے ہونگے۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کے

فِي اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِينَ أُولٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿٣٨﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ

متعلق (ان کے ابطال کی) کوشش کر رہے ہیں (نبی کو) ہرانے کے لئے ایسے لوگ عذاب میں لائے جاویں گے آپ (مومنین سے) فرما دیجئے کہ میرا رب اپنے

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ط

بندوں میں سے جس کو چاہے فراخ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہے تنگی سے دیتا ہے

اور انہوں نے انبیاء کرامؑ سے یہ بھی کہا کہ ہم مال و اولاد میں تم سے زائد ہیں اور ہمیں اپنے اس طریقہ پر اس قدر مال و اولاد کی کثرت کے باوجود عذاب نہیں ہوگا اور یہی چیز کفار مکہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی تھی۔

چنانچہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ از راہ امتحان تمہارا پروردگار جس کو چاہتا ہے زائد روزی دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے براہ ڈھیل کم دیتا ہے مگر مکہ والے اس کو نہیں سمجھتے اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہلا بھیجا کہ حق تعالیٰ نے تمہاری بات کی تصدیق نازل کر دی۔

مکہ والو تمہارے اموال اور اولاد کی زیادتی ایسی چیز نہیں جو تم کو درجہ میں ہمارا مقرب بنا دے البتہ جو حق تعالیٰ پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ کرے تو اس کا ایمان و اعمال صالحہ اسے حق تعالیٰ کا تقرب نصیب کر دیں گے سو ایسے حضرات کے لئے جو انہوں نے حالت ایمانی میں نیکیاں کی ہیں دونا صلہ ہے اور وہ بالاخانوں میں موت و زوال سے بے خوف ہوں گے۔

اور جو لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی تکذیب کرتے ہیں وہ ہمارے عذاب سے بچ نہیں سکتے ایسے لوگوں کو دوزخ میں عذاب ہوگا۔

آپ ان سے فرما دیجئے کہ میرا رب جسے چاہے از روئے آزمائش فراخ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہے بطور ڈھیل و مہلت کے تنگی سے دیتا ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

انہوں نے سن کر کہا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ حق تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم کو اس چیز کی کیسے اطلاع ہوئی انہوں نے عرض کیا کہ جو نبی مبعوث کیا گیا اس کی ادنیٰ درجہ کے لوگوں اور مسکینوں ہی نے اتباع کی ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُونَ۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾ وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا

اور جو چیز تم (مواقع حکم الٰہی میں) خرچ کرو گے سو وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس کا عوض دیگا۔ اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے اور وہ (دن قابل ذکر ہے) جس روز اللہ تعالیٰ ان

ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِیَّاكُمْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِیُّنَا

سب کو (یعنی) ان قیامت میں جمع فرماوے گا پھر فرشتوں سے ارشاد فرماوے گا کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کیا کرتے تھے وہ عرض کریں گے پاک ہیں ہمارا تو آپ سے تعلق ہے

مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْیَوْمَ لَا

نہ کہ ان سے بلکہ یہ لوگ شیاطین کو پوجا کرتے تھے ان میں اکثر لوگ انہیں کے معتقد تھے سو (کافروں سے کہا

یَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۗ وَنَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ

جاویگا) آج تم (مجموع عابدین و معبودین) میں سے نہ کوئی کسی کو نفع پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے اور نہ نقصان پہنچانیکا۔ اور (اس وقت) ہم ظالموں (یعنی کافروں) سے کہیں گے کہ جس

النَّارِ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ

دوزخ کے عذاب کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری آیتیں جو حق اور ہادی ہونیکی صفت میں صاف صاف ہیں پڑھی جاتی ہیں تو یہ لوگ

اِلَّا رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَنْ یَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ

(پڑھنے والے یعنی نبی صلعم کی نسبت) کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) یہ محض ایسا شخص ہے جو یوں چاہتا ہے کہ تم کو ان چیزوں (کی عبادت) سے باز رکھے جنکو (قدیم سے) تمہارے بڑے پوجتے تھے۔ اور (قرآن

اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۗ وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا

کی نسبت) کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) یہ محض ایک تراشا ہوا جھوٹ ہے۔ اور یہ کافر اس امر حق (یعنی قرآن) کی نسبت جب کہ وہ ان کے پاس پہنچا یوں کہتے ہیں کہ یہ محض ایک

سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۴۳﴾

صریح جادو ہے

اور جو چیز تم حق تعالیٰ کے رستہ میں صرف کرو گے تو وہ ضرور اس کا بھی دنیا میں مال اور آخرت میں ثواب کے ذریعہ سے عوض دے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

اور جس روز حق تعالیٰ بنو ملیح اور فرشتوں کو جمع فرمائے گا پھر فرشتوں سے ارشاد ہو گا کیا یہ لوگ تمہارے حکم سے تمہاری عبادت کیا کرتے تھے۔

تو فرشتے عرض کریں گے کہ آپ شرک سے پاک ہیں آپ ہمارے پروردگار ہیں ہم نے ان کو اپنی پرستش کرنے کا کوئی حکم نہیں دیا بلکہ یہ شیاطین کو پوجتے تھے اور انہیں کے معتقد تھے ان کو اپنے زعم میں فرشتے سمجھ رہے تھے۔

غرضکہ قیامت کے دن فرشتوں اور جنات میں سے کوئی سفارش کر کے نہ ان کو نفع پہنچائے گا اور نہ اس سے عذاب ہی کو دور کرے گا۔ اور اس روز ہم مشرکین سے کہیں گے کہ دنیا میں تم جس عذاب کی تکذیب کیا کرتے تھے کہ وہ نہیں ہو گا اب اس کا مزہ چکھو

اور جب ان کفار مکہ کے سامنے آیات قرآنیہ جو حلال و حرام کو واضح کرنے والی ہیں پڑھی جاتی ہیں تو یہ لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یوں کہتے ہیں کہ یوں چاہتا ہے کہ تم کو ان معبودوں کی عبادت سے باز رکھے جنہیں تم پوجتے آئے ہو اور یوں کہتے کہ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر سناتے ہیں یہ محض ایک تراشا ہوا جھوٹ ہے اور یہ کفار مکہ قرآن کریم کے بارے میں جب کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے ان کے پاس لے کر آئے یوں کہتے ہیں یہ محض ایک صریح جادو ہے۔

وَمَا آتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَا اَرْسَلْنَا اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾ وَكَذَّبَ

اور ہم نے ان کو کتابیں نہیں دی تھیں کہ ان کو پڑھتے پڑھاتے ہوں اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے ان کے پاس کوئی ڈرانے والا پیغمبر نہیں بھیجا تھا اور ان سے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ فَكَيْفَ

پہلے جو (کافر) لوگ تھے انہوں نے تکذیب کی تھی اور (مشرکین عرب) تو اس سامان کے جو ہم نے ان کو دے رکھا تھا دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے غرض انہوں نے میرے رسولوں کی

كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ

تکذیب کی سو دیکھو میرا ان پر کیسا عذاب ہوا۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف ایک بات سمجھاتا ہوں وہ یہ کہ تم محض خدا کے واسطے کھڑے ہو جاؤ دو دو اور ایک ایک پھر

تَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ

سوچو کہ تمہارے اس ساتھی کو جنون (تو) نہیں ہے وہ تم کو ایک سخت عذاب آنے سے پہلے

شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى

ڈرانے والا ہے آپ کہہ دیجئے کہ میں نے تو تم سے (اس تبلیغ پر) کچھ معاوضہ مانگا ہو تو تمہارا ہی رہا۔ میرا معاوضہ تو بس اللہ ہی کے ذمہ ہے اور وہی ہر چیز

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۴۸﴾

پر اطلاع رکھنے والا ہے آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب حق بات (یعنی ایمان) کو (کفر پر) غالب کر رہا ہے اور وہ علام الغیوب ہے۔

اور ہم نے ان کفار مکہ کو ایسی کتابیں نہیں دی تھیں کہ جن کو یہ پڑھتے پڑھاتے ہوں جس کی بنا پر یہ باتیں بنا رہے ہیں اور اسی طرح ہم نے ان کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا پیغمبر بھی نہیں بھیجا کہ اس سے بھی انہوں نے یہی سنی ہوں جو آپ کے سامنے کرتے ہیں۔

اور آپ کی قوم سے پہلے کافروں نے اور انبیاء کرام کی تکذیب کی تھی تو یہ قریش اس سامان کے جو کہ ہم نے ان سے پہلے کافروں کو دے رکھا تھا دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے یا یہ کہ ان کے اموال و اولاد اور ان کی عمارتیں اور طاقتیں ان کافروں کے جو کہ ان سے پہلے گذرے ہیں دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچیں۔

غرض کہ جب وہ ایمان نہیں لائے تو میں نے عذاب کے ذریعہ کیسا ان کا خاتمہ کیا

آپ ان کفار مکہ سے فرما دیجئے کہ میں تم کو صرف ایک بات یعنی کلمہ لا الٰہ الا اللہ سمجھاتا ہوں۔ یہ ایسا ہے جیسا کہ ایک شخص دوسرے سے کہے آؤ میں تم سے ایک بات کہتا ہوں پھر اس سے زائد بات نہ کرے

وہ یہ کہ تم لوگ خدا کے واسطے دو دو اور ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ پھر خوب ہی غور کرو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ ساحر یا کاہن یا کاذب یا مجنون تو نہیں ہیں۔ تو بغور سن لو کہ تمہارے نبی میں کسی قسم کا جنون نہیں ہے بلکہ اگر تم ایمان نہ لائے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم کو قیامت کے آنے سے پہلے اس کے عذاب سے ڈرانے والے پیغمبر ہیں۔

آپ ان سے فرما دیجئے کہ اگر میں نے تم سے کوئی معاوضہ مانگا ہو تو وہ تمہارا ہی رہا میرا ثواب و معاوضہ تو بس اللہ ہی کے ذمہ ہے۔ اور وہ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔

آپ ان سے فرما دیجئے کہ میرا پروردگار حق بات کو غالب کر رہا ہے اور اسی کا حکم دیتا ہے اور وہ تمام ان باتوں سے باخبر ہے جو بندوں سے پوشیدہ ہیں۔

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ إِن ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا

آپ کہہ دیجئے کہ حق (دین) آگیا اور (دین) باطل نہ کرنے کا رہا نہ دھرنے کا آپ کہہ دیجئے کہ اگر (مثلاً و فرضاً) میں گمراہ ہو جاؤں تو میری

أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ﴿٥٠﴾ وَ

گمراہی مجھ ہی پر ہوگی) اگر میں راہ (راست) پر رہوں تو یہ بدولت اس قرآن کے جس کو میرا رب میرے پاس بھیج رہا ہے وہ سب کچھ سنتا اور بہت نزدیک ہے اور

لَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٥١﴾ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ

اگر آپ وہ وقت ملاحظہ کریں (تو آپ کو حیرت ہو) جبکہ یہ کفار گھبرائے پھریں گے پھر نکل بھاگنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور پاس کے پاس ہی (یعنی فوراً) پکڑ لئے جاویں گے۔ اور کہیں گے ہم دین حق

وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِن قَبْلُ ۖ وَيَقْذِفُونَ

پر ایمان لے آئے۔ اور اتنی دور جگہ سے (ایمان کا) ان کے ہاتھ آنا کہاں ممکن ہے حالانکہ پہلے سے (دنیا میں) یہ لوگ اس کا انکار کرتے رہے اور بے تحقیق

بِالْغَيْبِ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ

باتیں دور ہی دور سے ہانکا کرتے تھے اور ان میں اور ان کی (قبول ایمان کی) آرزو میں ایک آڑ کر دی جاوے گی جیسا ان کے ہم مشربوں کے ساتھ (بھی)

بِأَشْيَاعِهِم مِّن قَبْلُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ﴿٥٤﴾ ع ٦ ١٢

یہی برتاؤ کیا جاوے گا جو ان سے پہلے تھے کیونکہ یہ سب بڑے شک میں تھے جس نے ان کو تردد میں ڈال رکھا تھا

آپ ان سے فرما دیجئے کہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ ہو گیا اور ان کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اور شیاطین اور یہ بت کسی کام کے نہ رہے اور وہ ہی مرنے کے بعد دوبارہ سب کو زندہ کرے گا۔

آپؐ ان سے فرما دیجئے کہ اگر میں اس حق و ہدایت کو چھوڑ کر گمراہ ہو جاؤں تو میری گمراہی بھی و بال ہو گی اور اگر میں حق و ہدایت پر قائم رہوں تو یہ ہدایت بدولت اس قرآن کے ہے جس کو میرا رب میرے پاس بھیج رہا ہے اور دعا گو کی پکار کو سننے والا اور موحد کی دعا کی اجابت کے قریب ہے۔

اور اگر آپؐ اس وقت کا ملاحظہ کریں جس وقت یہ کفار زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے اور ان کو موت آ جائیگی یعنی مقام بیدا میں دھنسیں گے تو ان میں سے کسی کے لیئے بچ کر نکلنے کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ اور پیروں کے نیچے سے پکڑ لئے جائیں گے تو پھر زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔

پھر یہ زمین میں دھنسنے کے وقت کہیں گے کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لے آئے تب حق تعالیٰ ان سے فرمائے گا اب مرنے کے بعد تو توبہ اور کفر سے رجوع کا کہاں وقت رہا حالانکہ یہ لوگ دھنسنے سے پہلے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے منکر تھے۔

حالانکہ دنیا میں بے تحقیق باتیں ہانکا کرتے تھے کہ جنت و دوزخ کچھ نہیں اور اب مرنے کے بعد پھر بلا تحقیق دنیا کی طرف واپسی کی درخواست کر رہے ہیں۔ اس لیئے ان میں اور ان کی پھر دنیا کی طرف واپسی کی درخواست میں ایک آڑ کر دی گئی جیسا کہ ان کے ہم مشربوں کے ساتھ بھی یہی برتاؤ کیا جا چکا جو ان سے پہلے کفر کر چکے تھے۔

یہ سب آسمانوں اور زمین کے خالق کے بارے میں بڑے شک میں تھے۔

تمت بالخیر فللّٰہ الحمد والمنۃ

آیاتہا ۴۵ ۔ (۳۵) سُوْرَۃُ فَاطِرٍ مَّکِّیَّۃٌ (۴۳) ۔ رکوعاتہا ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ

تمام ترحمد (اسی) اللہ کو لائق ہے جو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے جو فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا ہے جن کے

مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

دو دو اور تین تین اور چار چار پر وار بازو ہیں وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے بے شک اللہ ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ① مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ

قادر ہے اللہ جو رحمت (بارش وغیرہ) لوگوں کے لئے کھول دے سو اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں اور جس کو بند کر دے

فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ② يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا

سو اس کے (بند کرنے کے) بعد اس کا کوئی جاری کرنے والا نہیں اور وہی غالب حکمت والا ہے اے لوگو تم پر جو اللہ کے احسانات ہیں ان کو یاد کرو

نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ

(شکر کرو اور غور کرو کہ) کیا اللہ تعالٰی کے سوا کوئی خالق ہے جو تم کو آسمان و زمین میں سے رزق پہنچاتا ہو

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ڮ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ③

اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں سو تم (شرک کر کے) کہاں الٹے جا رہے ہو

(سورہ فاطر) اس سورت میں پینتالیس آیتیں اور ایک سو ستانوے کلمات اور تین ہزار ایک سو تیس حروف ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ تمام تر حمد و ثنا اسی اللہ کو لائق ہے جو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے اور فرشتوں کو پیدا کرنے والا اور ان کو یعنی جبریل میکائیل ۔ اسرافیل ملک الموت اور رعد و حفظہ کو پیغام رساں بنا کر سرفراز فرمانے والا ہے ۔ ان فرشتوں میں سے بعضوں کے دو پر اور بازو ہیں کہ جن سے وہ اڑتے ہیں اور بعضوں کے تین پر، اور بعضوں کے چار ۔

بلکہ وہ فرشتوں کو پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے یا یہ کہ ان پروں میں یا اچھی اچھی نغمتوں میں یا عمدہ آواز میں جو چاہے زیادتی کر دیتا ہے ۔

وہ نقصان اور زیادتی ہر چیز پر قادر ہے ۔

اللہ تعالیٰ جو رحمت یعنی بارش رزق اور عافیت بندوں کے لئے بھیجے تو اس کی رحمت کا کوئی روکنے والا نہیں اور جس رحمت کو وہ بند کر دے سو اس کے بند کرنے کے بعد کوئی اس رحمت کا جاری کرنے والا نہیں ۔

اور وہ بند کرنے پر غالب اور جو چھوڑی ہے اس میں حکمت والا ہے ۔

مکہ والو اللہ تعالیٰ کے احسانات یعنی بارش روزی اور عافیت کو یاد کرو سو کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود ہے جو آسمان سے بارش برساتا اور زمین سے سبزیاں اگاتا ہو اس کے علاوہ جو تم کو روزی دیتا ہے اور کوئی معبود نہیں پھر کہاں کی تکذیب کر رہے ہو کہ اس کے علاوہ اور معبود تم کو روزی دیتے ہیں ۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴﴾ يٰۤاَيُّهَا

اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو (آپ غم نہ کریں کیونکہ) آپ سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر جھٹلائے جا چکے ہیں اور سب امور اللہ ہی کے روبرو پیش کئے جائینگے اے

النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٝ وقفہ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ

لوگو اللہ تعالےٰ کا (یہ) وعدہ ضرور سچا ہے سو ایسا نہ ہو کہ یہ دنیوی زندگی تم کو دھوکہ میں نہ ڈالے رکھے اور ایسا نہ ہو کہ تم کو دھوکہ باز شیطان اللہ سے

الْغَرُوْرُ ﴿۵﴾ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ

دھوکہ میں ڈال دے یہ شیطان بے شک تمہارا دشمن ہے سو تم اس کو (اپنا) دشمن (ہی) سمجھتے رہو وہ تو اپنے گروہ کو محض اس لئے (باطل کی طرف)

لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿۶﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَالَّذِيْنَ

بلاتا ہے تاکہ وہ لوگ دوزخیوں میں سے ہو جاویں پس جو لوگ کافر ہو گئے ان کے لئے سخت عذاب ہے اور جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۷﴾ اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ ۱۲

ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے (معاصی کی) بخشش اور (ایمان پر) بڑا اجر ہے تو کیا ایسا شخص جس کو اس کا عمل بد اچھا کر کے دکھایا گیا

فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ

پھر وہ اس کو اچھا سمجھنے لگا (یعنی کافر)

اور اگر قریش آپ کی تکذیب کریں تو آپ کی قوم سے پہلے بھی دوسری قوموں نے تکذیب کی ہے اور آخر تمام امور حق تعالےٰ ہی کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔

اے مکہ والو بعث بعد الموت ضرور ہوگا سو ایسا نہ ہو کہ یہ دنیوی زندگی رونق و بہار تم کو اطاعت خداوندی سے دھوکہ میں ڈالے رکھے اور ایسا نہ ہو کہ تم کو دھوکہ باز شیطان دین الٰہی سے دھوکہ میں ڈال دیں۔ یا کہ دنیا کی باطل چیزیں۔

بے شک شیطان دین الٰہی اور اطاعت خداوندی میں ہرگز اس کی اطاعت مت کرو وہ تو اپنے گروہ اور اپنے ماننے والوں کو اس لئے بلاتا ہے تاکہ تم بھی دوزخیوں کے ساتھ دوزخ میں جمع ہو جاؤ۔

جو لوگ کافر ہو گئے یعنی ابو جہل اور اس کے ساتھی ان کے لئے سخت عذاب ہے اور جو حضرات ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ اور ان کے ساتھی تو ان کے لئے ان کے دنیاوی گناہوں کی بخشش اور جنت میں عظیم الشان ثواب ہے

سو ایسا شخص جس کو اس کا عمل بد اچھا کر کے دکھلا دیا گیا پھر وہ اس کو اچھا سمجھنے لگا جیسا کہ ابو جہل تو کہیں یہ ایسے شخص کی برابری کر سکتا ہے

(لباب النقول فی اسباب النزول)

سورۂ فاطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جو یبر نے بواسطۂ ضحاک حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ آیت کریمہ اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ الخ اس وقت نازل ہوئی جب کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا الٰہ العالمین اپنے دین کو عمر بن الخطاب یا ابو جہل بن ہشام کے ذریعہ سے عزت عطا فرما تو حق تعالےٰ نے حضرت عمر فاروق کو ہدایت دی اور ابو جہل کو گمراہ کیا ان دونوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

فَاِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْھَبْ نَفْسُکَ عَلَیْھِمْ

اور ایسا شخص جو قبیح کو قبیح سمجھتا ہے (یعنی مومن) کہیں برابر ہو سکتے ہیں سو اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے سو ان پر افسوس کر کے کہیں آپ کی جان

حَسَرٰتٍ ۭ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۝ وَاللّٰہُ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ

نہ جاتی رہے اللہ کو ان سب کاموں کی خبر ہے اور اللہ ایسا قادر ہے جو (بارش سے پہلے) ہواؤں کو بھیجتا ہے پھر وہ ہوائیں

سَحَابًا فَسُقْنٰہُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا ۭ کَذٰلِکَ النُّشُوْرُ ۝

بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم اس بادل کو خشک قطعہ زمین کی طرف ہانک لیجاتے ہیں پھر ہم اس کے (پانی کے) ذریعہ سے زمین کو زندہ کرتے ہیں اسی طرح قیامت میں مردوں کا جی اٹھنا ہے

مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّۃَ فَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ جَمِیْعًا ۭ اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَ

جو شخص عزت حاصل کرنا چاہے تو تمام تر عزت خدا ہی کے لئے ہے اچھا کلام اسی تک پہنچتا ہے اور

الْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ ۭ وَالَّذِیْنَ یَمْکُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۭ

اچھا کام اس کو پہنچاتا ہے اور جو لوگ (اس کے خلاف) بری بری تدبیریں کر رہے ہیں ان کو سخت عذاب ہوگا

وَمَکْرُ اُولٰۗئِکَ ھُوَ یَبُوْرُ ۝ وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَۃٍ ثُمَّ جَعَلَکُمْ

اور ان لوگوں کا یہ مکر نیست و نابود ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ نے تم کو (ضمناً) مٹی سے پیدا کیا ہے پھر (استقلالاً) نطفہ سے پیدا کیا پھر تم کو

جس کو ہم نے ایمان و اطاعت کے ساتھ سرفرازی عطا فرمائی جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق اور ان کے ساتھی حق تعالیٰ جو گمراہی کا اہل ہوتا ہے اسے اپنے دین سے گمراہ کرتے ہیں یعنی ابوجہل وغیرہ اور جو ہدایت کا مستحق ہوتا ہے اسے ہدایت کرتے ہیں جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق وغیرہ سو اگر یہ ایمان نہ لائیں تو ان کی تباہی و بربادی پر حسرت کر کے کہیں آپ کی جان نہ جاتی رہے۔

یہ اپنی کفریہ حالت میں جو دارالندوہ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو نقصان پہنچانے کی جو تدابیر و مشورے کر رہے ہیں حق تعالیٰ کو ان کی سب خبر ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسا قادر ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے پھر وہ ہوائیں بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم بارش سے خوش قطعہ زمین کو سیراب کرتے ہیں پھر ہم اس کے ذریعہ سے بنجر زمین کو آباد کرتے ہیں اسی طرح تم زندہ کئے جاؤ گے اور قبروں سے نکالے جاؤ گے۔

اور جو شخص یہ معلوم کرنا چاہے کہ عزت قدرت و طاقت کس کے لیے ہے تو سمجھ لے کہ تمام تر عزت بالذات اور قدرت خدا ہی کو حاصل ہے۔ اچھا کلام یعنی کلمہ طیبہ اسی تک پہنچتا ہے اور وہ اس کو قبول کرتا ہے۔ اور جو لوگ حق تعالیٰ کے ساتھ شرک کر رہے ہیں۔

یا یہ کہ جو دارالندوہ میں بڑی بڑی تدابیر کر رہے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو یا تو معاذ اللہ قید کر لیں یا آپؐ کو اس بستی سے نکال دیں یا سب مل کر آپ کو شہید کر دیں۔

ان لوگوں یعنی ابوجہل وغیرہ کو سخت ترین عذاب ہوگا اور ان کا یہ مکر نیست و نابود ہو جائے گا اور کہا گیا کہ یہ آیت سود خواروں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

حق تعالیٰ نے تم کو بذریعہ آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کیا ہے پھر تم کو تمہارے آباء کے نطفہ سے پیدا کیا ہے پھر تم کو

أَزْوَاجًا ۚ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُعَمَّرٍ وَلَا

جوڑے جوڑے بنایا اور کسی عورت کو نہ حمل رہتا ہے اور نہ وہ جنتی ہے مگر سب اس کی اطلاع سے ہوتا ہے۔ اور (اسی طرح) نہ کسی کی عمر زیادہ (مقرر) کی جاتی

يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿١١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ

ہے اور نہ کسی کی عمر کم (مقرر) کی جاتی ہے مگر یہ سب لوح محفوظ میں ہوتا ہے یہ سب اللہ کو آسان ہے اور دونوں دریا برابر نہیں ہیں

هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۖ وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ

(بلکہ) ایک تو شیریں پیاس بجھانے والا ہے جس کا پینا بھی آسان اور ایک شور تلخ ہے اور تم ہر ایک (دریا) سے (مچھلیاں نکال کر

لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ۖ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا

ان کا) تازہ گوشت کھاتے ہو (نیز) زیور (یعنی موتی) نکالتے ہو جس کو تم پہنتے ہو اور تو کشتیوں کو اس میں دیکھتا ہے پانی کو پھاڑتی ہوئی چلتی ہیں تاکہ تم

مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢﴾ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ

(ان کے ذریعہ سے) اس کی روزی ڈھونڈو اور تاکہ تم شکر کرو وہ رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ

(اسی نے) اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے ہر ایک وقت مقرر تک چلتے رہیں گے۔ یہی اللہ (جس کی یہ شان ہے) تمہارا پروردگار ہے اسی کی سلطنت ہے

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ﴿١٣﴾

اور اس کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کی برابر اختیار نہیں رکھتے

جوڑے جوڑے بنایا اور کسی عورت کو نہ حمل رہتا ہے اور نہ وہ تام یا ناقص جنتی ہے مگر سب کچھ اس کی اطلاع اور اجازت سے ہوتا ہے اور نہ کسی عمر والے کو عمر دی جاتی ہے اور نہ کسی کی عمر بڑھائی جاتی ہے اور نہ کسی کی عمر کم مقرر کی جاتی ہے مگر یہ سب لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہوتا ہے بغیر کتابت کے بھی ان تمام امور کا محفوظ رکھنا حق تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔

اور شیریں اور کھاری دونوں دریا برابر نہیں ہو سکتے بلکہ ان میں ایک تو شیریں پیاس بجھانے والا ہے جس کا پینا بھی آسان ہے اور ایک شور و تلخ ہے جو حلق سے نیچے بھی نہیں اترتا۔ اور تم ان میں سے ہر ایک دریا سے تازہ مچھلیاں نکال کر کھاتے ہو اور خاص طور سے تلخ شور دریا سے موتی اور جواہرات نکال کر ان کے زیورات پہنتے ہو اور تو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ سمندر میں ہوا سے آتی جاتی اور پانی کو پھاڑتی ہوئی چلتی ہیں۔ تاکہ ان کے ذریعہ سے اس کی روزی تلاش کرو اور تاکہ تم اس کی نعمتوں کا شکر کرو۔

وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے جس کی وجہ سے چند گھنٹے دن رات سے بڑا ہو جاتا ہے۔

اور دن کے اجزاء رات میں داخل کرتا ہے جس سے چند گھنٹے رات لمبی ہو جاتی ہے اور اس نے چاند و سورج کی روشنی کو انسانوں کے کام میں لگا رکھا ہے۔ چاند سورج رات اور دن میں سے ہر ایک وقت مقررہ تک اپنی منازل میں چلتے رہیں گے۔ یہی اللہ جس کی یہ شان ہے تمہارا پروردگار ہے وہ ہی یہ تمام کام کرتا ہے یہ معبودان باطل کچھ بھی نہیں کر سکتے اسی کے قبضۂ قدرت میں تمام خزانے ہیں۔ اور جن کی تم حق تعالیٰ کے علاوہ پوجا کرتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کسی چیز کی قدرت نہیں رکھتے۔

إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ

اگر تم ان کو پکارو بھی تو وہ تمہاری پکار (اول تو) سنیں گے نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو تمہارا کہنا نہ کریں گے اور قیامت کے روز وہ

يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿١٤﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى

(خود) تمہارے شرک کرنے کی مخالفت کریں گے اور تجھ کو خبر رکھنے والے کی برابر کوئی نہیں بتلا دیگا اے لوگو تم (ہی) خدا کے

اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿١٥﴾ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿١٦﴾ وَ

محتاج ہو اور اللہ (تو) بے نیاز (اور خود تمام) خوبیوں والا ہے اگر وہ چاہے تو تم کو فنا کر دے اور ایک نئی مخلوق پیدا کر دے اور

مَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿١٧﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا

یہ بات خدا کو کچھ مشکل نہیں اور کوئی دوسرے کا بوجھ (گناہ کا) نہ اٹھاوے گا۔ اور اگر کوئی بوجھ کا لدا ہوا یعنی کوئی گنہگار کسی کو اپنا بوجھ اٹھانے

لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ إِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ

کے لیئے بلاوے گا (تب بھی) اس میں سے کچھ بھی بوجھ نہ اٹھایا جاوے گا اگرچہ وہ شخص قرابت دار ہی (کیوں نہ) ہو۔ آپ تو صرف ایسے لوگوں کو ڈرا سکتے ہیں جو بے دیکھے اپنے رب

وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَنْ تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾

سے ڈرتے ہیں۔ اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو شخص پاک ہوتا ہے وہ اپنے لیئے پاک ہوتا ہے اور اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے

اگر تم ان کو پکارو تو اول تو وہ تمہاری سنیں گے نہیں کیونکہ وہ بہرے ہیں اور اگر وہ بالفرض سن بھی لیں تو کیونکہ انہیں تمہارے سے دشمنی ہے اس لیئے وہ تمہارا کہنا نہیں۔۔۔ کریں گے۔

اور قیامت کے روز تو وہ بت تمہارے شرک اور تمہاری عبادت کرنے کے خود مخالف ہو جائیں گے۔

اور تجھے ان کے اور ان کے اعمال کے بارے میں حق تعالیٰ کے برابر کوئی نہیں بتلاوے گا۔

اے لوگو تم ہی دنیا میں حق تعالیٰ کی رحمت و مغفرت اور اس کے رزق اور عافیت کے اور آخرت میں اس کی جنت کے محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ تو تمہارے مال و دولت سے بے نیاز اور خوبیوں والا ہے۔

اور اے مکہ والو اگر وہ چاہے تو تم کو فنا کر دے اور تم سے بہتر اور زائد فرمانبردار ایک نئی مخلوق پیدا کر دے۔

اور یہ فنا اور نئی مخلوق کا پیدا کرنا حق تعالیٰ پر کوئی مشکل بات نہیں۔

اور کوئی بخوشی کسی کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا لیکن زبردستی دوسرا اس پر لادنا چاہے گا یا یہ کہ کوئی کسی دوسرے کے گناہ میں نہیں پکڑا جائے گا یا یہ کہ کسی انسان کو بغیر گناہ کے عذاب نہیں دیا جائے گا اور اگر کوئی گناہوں کے بوجھ سے لدا ہوا کسی کو اپنے گناہوں کا بوجھ اٹھانے کے لئے بلاوے گا بھی تو اس کے گناہوں میں سے کچھ بھی بوجھ نہیں اٹھایا جائے گا اگرچہ وہ شخص قرابت دار یعنی ماں باپ اور اولاد ہی کیوں نہ ہو۔ اے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم آپ کا ڈرانا تو ایسے لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے جو بغیر دیکھے اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں حالانکہ حق تعالیٰ سے کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں اور پانچوں نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ اور جو توحید کا قائل ہوتا ہے اور پاک ہوتا ہے اور اپنے مال میں سے حق تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرتا ہے۔ تو ان تمام خوبیوں کا ثواب اسی کی ذات کو پہنچتا ہے اور آخرت میں سب کو حق تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ﴿٢٠﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا

اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں اور نہ تاریکی اور نہ روشنی اور نہ چھاؤں اور نہ

الْحَرُورُ ﴿٢١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَمَا

دھوپ اور زندے اور مردے برابر نہیں ہو سکتے اللہ جس کو چاہتا ہے سنوا دیتا ہے اور آپ

أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ ﴿٢٢﴾ إِنْ أَنْتَ إِلَّا نَذِيرٌ ﴿٢٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا

ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں (مدفون) ہیں آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں ہم ہی نے آپ کو (دین) حق دے کر خوشخبری سنانے والا اور

وَنَذِيرًا ۚ وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾ وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ

ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈر سنانے والا نہ گذرا ہو اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلا دیں تو جو لوگ ان سے پہلے

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿٢٥﴾

ہو گذرے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا تھا (اور) ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر معجزے اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آئے تھے

ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٦﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ

پھر میں نے ان کافروں کو پکڑ لیا سو (دیکھو) میرا کیسا عذاب ہوا (اے مخاطب) کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ نے آسمان سے

مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ

پانی اتارا پھر ہم نے اس ذریعہ سے مختلف رنگتوں کے پھل نکالے اور (اسی طرح) پہاڑوں کے بھی مختلف حصے ہیں (بعضے) سفید (بعضے)

مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿٢٧﴾

سرخ کہ ان کی بھی رنگتیں مختلف ہیں اور (بعضے) نہ سفید نہ سرخ بلکہ بہت گہرے سیاہ

اور کافر و مؤمن دونوں برابر نہیں اور نہ کفر و ایمان اور نہ جنت و دوزخ اور نہ مؤمنین و کافرین اطاعت و بزرگی میں برابر ہو سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جو اس چیز کا اہل ہوتا ہے اس کو سمجھا دیتا ہے اور آپ ان لوگوں کو نہیں سمجھا سکتے جو ایسے ہیں جیسا کہ قبروں میں مدفون ہیں۔

آپ تو صرف قرآن کریم کے ذریعہ سے ڈرانے والے پیغمبر ہیں۔

ہم ہی نے آپ کو قرآن کریم دے کر مسلمانوں کو جنت کی خوشخبری سنانے والا اور کافروں کو دوزخ سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈر سنانے والا پیغمبر نہ گذرا ہو۔

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر قریش آپ کو جھٹلائیں تو جو لوگ آپ کی قوم سے پہلے گذرے ہیں انہوں نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا تھا اور وہ پیغمبر ان کے پاس اوامر و نواہی معجزات اور پہلے صحیفوں کی خبر اور حلال حرام کو واضح کر دینے والی کتاب لے کر آئے تھے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ میں نے ان کافروں کو پکڑ لیا سو آپ دیکھئے کہ جب وہ ایمان نہ لائے۔ تو میں نے عذاب سے ان کو کیسا تہ و بالا کیا۔

اے مخاطب کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کہ حق تعالیٰ نے آسمان سے بارش برسائی پھر ہم نے اس پانی سے مختلف قسموں کے تلخ اور شیریں پھل نکالے اسی طرح پہاڑوں کے مختلف حصے ہیں اور پھلوں کی رنگتوں کی طرح بعضے سفید ہیں اور بعضے سرخ اور بعضے بہت گہرے سیاہ ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ

اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی بعض ایسے ہیں کہ ان کی رنگتیں مختلف ہیں (اور) خدا سے وہی بندے ڈرتے ہیں

مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَٰٓؤُا ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَٰبَ اللَّهِ

جو اس کی عظمت کا علم رکھتے ہیں واقعی اللہ زبردست بخشنے والا ہے جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت (مع العمل) کرتے رہتے ہیں

وَأَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَٰرَةً لَّن

اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی

تَبُورَ ﴿٢٩﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٠﴾

ماند نہ ہوگی تاکہ ان کو ان کی اجرتیں (بھی) پوری (پوری) دیں اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ (بھی) دیں بے شک وہ بڑے بخشنے والے قدردان ہیں

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ

اور یہ کتاب جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے طور پر بھیجی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے جو کہ اپنے سے پہلی کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے اللہ تعالیٰ

اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَٰبَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا

اپنے بندوں کی (حالت کی) پوری خبر رکھنے والا خوب دیکھنے والا ہے پھر یہ کتاب ہم نے ان لوگوں کے ہاتھ میں پہنچائی جن کو ہم نے اپنے (تمام دنیا کے) بندوں میں سے پسند فرمایا

اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی بعضے ایسے ہیں کہ ان کی رنگتیں مختلف ہیں کہ بعض اوقات اختلاف اصناف کے ساتھ یہ چیز ہے۔

اور خدا سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو اس کی عظمت کا علم رکھتے ہیں اور حق تعالیٰ اپنی سلطنت و بادشاہت میں زبردست اور مؤمن کی مغفرت فرمانے والا ہے۔

اور جو حضرات یعنی حضرت ابوبکرؓ اور ان کے ساتھی قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور پانچوں نمازوں کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو مال دیا ہے اس میں سے پوشیدہ بھی اور علانیہ طور پر بھی خرچ کرتے ہیں اور ایسی دائم النفع تجارت یعنی جنت کے امیدوار ہیں جو کبھی ماند نہ ہوگی۔

تاکہ حق تعالیٰ جنت میں ان کے اعمال کا ثواب ان کو پورا دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ بھی دیں کہ ایک نیکی پر دس گنا ثواب عطا کریں واقعی وہ ان کے بڑے گناہوں کا بخشنے والا اور معمولی نیکیوں کا قبول کرنے والا ہے کہ ذرا سی نیکی کو قبول فرماتا ہے اور اس پر زائد ثواب دیتا ہے۔

اور یہ قرآن کریم جو ہم نے آپ پر بذریعہ جبریل امین نازل کیا ہے یہ بالکل ٹھیک ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی بھی توحید اور بعض احکام میں تصدیق کرتی ہے حق تعالیٰ مؤمن وغیر مومن سب کی حالت کی پوری خبر رکھنے والا ہے

پھر آپ پر قرآن کریم نازل کرنے کے بعد اس کے یاد رکھنے اور اس کے لکھنے اور اس کی کتاب کی تلاوت کرنے کی دولت ان لوگوں کو نصیب فرمائی جن کو ہم نے بذریعہ ایمان اپنے تمام بندوں میں پسند کیا ہے یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت

لباب النقول فی اسباب النزول

عبدالغنی بن سعید ثقفی نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ حصین بن حارث بن عبد المطلب قرشی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ الخ

فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۚ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ

پھر بعضے تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعض ان میں خدا کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کئے چلے

اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿۳۲﴾ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا

جاتے ہیں یہ بڑا فضل ہے وہ باغات ہیں ہمیشہ رہنے کے جن میں یہ لوگ

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿۳۳﴾

داخل ہوں گے (اور) ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور پوشاک ان کی وہاں ریشم کی ہوگی

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿۳۴﴾

اور کہیں گے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے (رنج و) غم دور کیا۔ بیشک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا (اور) قدردان ہے

الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِن فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا

جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے مقام لا اتارا جہاں ہم کو نہ کوئی کلفت پہنچے گی اور نہ ہم کو

فِيهَا لُغُوبٌ ﴿۳۵﴾

کوئی خستگی پہنچے گی

تو بعضے تو ان میں سے کبیرہ گناہ کر کے اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں کہ ان کی نجات شفاعت یا مغفرت یا رنجاز وعدہ ہی کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ اور بعضے ان میں سے ایسے ہیں کہ ان کی نیکیاں اور گناہ دونوں برابر ہیں کہ ان کا معمولی سا حساب ہو کر پھر ان کی نجات ہو جائے گی۔ اور بعضے ان میں ایسے ہیں جو خدا کی توفیق سے دنیا میں نیکیوں کی طرف سبقت کرتے جا رہے ہیں اور آخرت میں جنت عدن کا قرب حاصل کرتے جا رہے ہیں یہ انتخاب اور اعمال صالحہ میں سبقت حق تعالیٰ کی طرف سے یہ ان پر بڑا عظیم الشان احسان ہے۔

اور جنت الفردوس ان کا ٹھکانہ ہوگا کہ باغات جس کے چاروں طرف ہوں گے اور جنت میں مردوں کو سونے کے کنگن اور عورتوں کو موتی پہنائے جائیں گے اور پوشاک ان کی وہاں ریشم کی ہوگی۔

اور جنتی جنت میں کہیں گے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ جس نے ہم سے موت و زوال اور قیامت کی سختیوں کے غم کو یا یہ کہ دنیوی مصائب کے غم کو دور کیا بیشک ہمارا پروردگار بڑے گناہوں کو معاف کرنے والا اور معمولی نیکیوں کا قبول کرنے والا ہے۔

جس نے ہم کو اپنے فضل سے جنت میں اتار کر جہاں نہ ہم کو کوئی کلفت پہنچے اور نہ کوئی تکان اور خستگی پہنچے گی۔

لباب النقول فی اسباب النزول

اور امام بیہقی نے کتاب البعث میں اور ابن ابی حاتم نے نفیع بن حارث کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ نیند ایسی چیز ہے کہ جس سے حق تعالیٰ دنیا میں ہماری آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے تو کیا جنت میں بھی سونا میسر ہوگا آپ نے فرمایا نہیں سونا تو موت کا شریک ہے اور جنت میں موت نہیں ہوگی اس نے عرض کیا تو پھر ان کی راحت کا کیا سامان ہوگا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سوال گراں گذرا آپ نے فرمایا وہاں ہر ایک کو رحمت ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا الخ

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ

اور جو لوگ (بر خلاف ان کے) کافر ہیں ان کیلئے دوزخ کی آگ ہے نہ تو ان کی قضا آوے گی کہ مر ہی جاویں اور نہ دوزخ کا عذاب ہی ان سے ہلکا

عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا

کیا جاوے گا ہم کافر کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں اور وہ لوگ اس (دوزخ) میں چلاویں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو (دوزخ سے)

نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن

نکال لیجئے ہم (اب خوب) اچھے (اچھے) کام کریں گے برخلاف ان کاموں کے جو کیا کرتے تھے۔ کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ

تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿٣٧﴾ إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ

سمجھ سکتا اور تمہارے پاس ڈرانیوالا بھی پہنچا تھا سو (اس نہ ماننے کا) مزہ چکھو کہ ایسے ظالموں کا (یہاں) کوئی مددگار نہیں بیشک اللہ ہی جاننے والا

ع ۱۱ ۱۶

غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِي

ہے آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا بے شک وہی جاننے والا ہے دل کی باتوں کا وہی ایسا ہے

جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ

جس نے تم کو زمین میں آباد کیا سو جو شخص کفر کرے گا اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور کافروں کے لیے ان کا کفر ان کے پروردگار

كُفْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۖ

کے نزدیک ناراضی ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے

اور جو کافر ہیں یعنی ابوجہل وغیرہ ان کے لئے آخرت میں دوزخ کی آگ ہوگی نہ تو ان کی قضا آئے گی کہ وہ مر ہی جائیں ... . کہ اس عذاب سے آرام ہو اور نہ ایک لمحہ کے بقدر ان سے دوزخ کا عذاب ہی ہلکا اور نہ ختم کیا جائے گا۔ آخرت میں اسی طرح ہم ایک کافر کو سزا دیتے ہیں۔

اور وہ کافر اس دوزخ میں پڑے ہوئے فریاد اور واویلا اور آہ وزاری کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو دوزخ سے نکال کر پھر دنیا میں بھیج دیجئے تاکہ ہم آپ پر ایمان لے آئیں اور خوب خلوص کے ساتھ اعمال صالحہ کریں برخلاف ان کاموں کے جو کہ حالت شرک میں کرتے تھے حق تعالٰی ان سے فرمائے گا کہ اے گروہ کفار کیا ہم نے تم کو دنیا میں اتنی مہلت نہیں دی تھی کہ جس کو نصیحت حاصل کرنی اور ایمان لانا ہوتا وہ نصیحت حاصل کر لیتا اور ایمان لے آتا اور تمہارے پاس رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کریم لے کر آئے تھے اور تمہیں اس دن سے ڈرایا تھا مگر پھر بھی تم ایمان نہیں لائے سو اب دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو ایسے کافروں کا عذاب خداوندی کے مقابلہ میں کوئی مددگار نہیں ہو گا۔

حق تعالٰی آسمانوں اور زمین کی تمام پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے اگر تمہیں پھر دنیا میں بھیج دیا جائے تو پھر تم ان ہی باتوں کا ارتکاب کرو گے جن سے تمہیں روکا گیا تھا اور دلوں میں جو نیکی اور برائی پوشیدہ ہے وہ ہی اس کا جاننے والا ہے۔

وہی ایسا ہے کہ اے امت محمدیہ جس نے تم کو سابقہ قوموں کو ہلاک کرنے کے بعد زمین پر آباد کیا اور جو شخص حق تعالٰی کے ساتھ کفر کرے گا تو اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا اور کافروں کے لئے ان کا کفر قیامت کے ناراضی ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے۔

وَلَا يَزِيدُ الْكٰفِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِينَ

اور (نیز) کافروں کے لئے ان کا کفر خسارہ ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے آپ کہئے کہ تم اپنے قرارداد شریکوں کا حال تو بتاؤ

تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۖ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ

جن کو تم خدا کے سوا پوجا کرتے ہو یعنی مجھ کو یہ بتلاؤ کہ انہوں نے زمین کا کونسا جزو بنایا ہے یا ان کا آسمان (بنانے) میں کچھ

فِي السَّمٰوٰتِ أَمْ آتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِنْهُ ۚ بَلْ إِنْ يَعِدُ الظّٰلِمُونَ

ساجھا ہے یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس کی کسی دلیل پر قائم ہوں بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے نرے دھوکہ کی

بَعْضُهُمْ بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ﴿٤٠﴾ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا ۚ

باتوں کا وعدہ کرتے آئے ہیں یقینی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ موجودہ حالت کو چھوڑ

وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿٤١﴾ وَأَقْسَمُوا

(دیں) اور اگر (بالفرض) وہ موجودہ حالت کو چھوڑ بھی دیں تو پھر خدا کے سوا اور کوئی ان کو تھام بھی نہیں سکتا وہ حلیم غفور ہے اور ان

بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لَيَكُونُنَّ أَهْدٰى مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ ۖ

کفار (قریش) نے بڑی زوردار قسم کھائی تھی کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آوے تو وہ ہر امت سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والے ہوں

اور نیز کافروں کے لیئے ان کا دنیوی کفر آخرت میں خسارہ ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے۔

آپؐ ان کفار مکہ سے یہ تو کہیئے کہ تم اپنے معبودوں کا حال تو بتلاؤ جن کی تم پوجا کرتے ہو کہ انہوں نے زمین کا کونسا حصہ بنایا یا ان کا آسمانوں کے بنانے میں کچھ ساجھا ہے یا ہم نے ان کفار مکہ کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس کتاب کی کسی دلیل پر قائم ہوں کہ ان کو عذاب وغیرہ نہیں ہوگا۔

بلکہ یہ مشرک سردار دنیا میں اپنے پیروؤں سے ایسا وعدہ کرتے آئے ہیں جو آخر بالکل ہی بے اصل اور دھوکہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ کہیں کہ وہ یہود و نصاریٰ کی باتیں سن کر کہ عزیر علیہ السلام حق تعالےٰ کے بیٹے اور مسیح علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں وہ اپنی اس حالت موجودہ کو چھوڑ نہ دیں۔ اور اگر بالفرض وہ اپنی حالت موجودہ کو چھوڑ بھی دیں تو پھر خدا کے سوا اور کوئی ان کو تھام بھی نہیں سکتا وہ یہود و نصاریٰ کی باتوں پر حلیم ہے اور جو ان میں سے توبہ کرے تو اس کے حق میں غفور ہے

اور ان کفار مکہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے بڑی زوردار قسم کھائی تھی کہ اگر ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا پیغمبر آیا تو ہم یہود و نصاریٰ سے زائد ہدایت قبول کرنے والے اور دین کی طرف سبقت کرنیوالے ہوں گے

لباب النقول فی اسباب النزول

اور ابن ابی حاتم نے ابن ابی ہلال رضہ سے نقل کیا ہے کہ قریش کہا کرتے تھے کہ اگر حق تعالےٰ ہم میں نبی بھیج دے تو کوئی قوم ہم سے زائد اپنے خالق کی اطاعت کرنے والی اور ہم سے زائد اپنے نبیؐ کی بات پر لبیک کہنے والی اور ہم سے زائد اس کی کتاب پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہونے والی نہ ہوگی۔

تو حق تعالیٰ نے ان ہی باتوں کے بیان میں یہ آیتیں نازل فرمائی ہیں۔ کہ

فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا (٤٢) اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ

پھر جب ان کے پاس ایک پیغمبر آ پہنچے تو بس ان کی نفرت ہی کو ترقی ہوئی دنیا میں اپنے کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے اور ان کی بری تدبیروں کو

وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۭ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ

اور بری تدبیروں کا وبال (حقیقی) ان تدبیر والوں ہی پر پڑتا ہے سو کیا یہ اسی دستور کے منتظر ہیں جو اگلے (کافر) لوگوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے سو آپ

تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا (٤٣) اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا

خدا کے دستور کو کبھی بدلتا ہوا نہ پاویں گے اور آپ خدا کے دستور کو کبھی منتقل ہوتا ہوا نہ پاویں گے اور کیا یہ لوگ

فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ

زمین میں چلے پھرے نہیں جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو (منکر) لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا حالانکہ وہ قوت میں ان سے بڑھے

قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ

ہوئے تھے اور خدا ایسا نہیں ہے کہ کوئی چیز (قوت والی) اس کو ہرا دے نہ آسمان میں اور نہ زمین میں (کیونکہ) وہ بڑا

عَلِيْمًا قَدِيْرًا (٤٤) وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰي ظَهْرِهَا مِنْ

علم والا اور بڑی قدرت والا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ (ان) لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب (فوراً) دارو گیر فرمانے لگتا تو روئے زمین پر ایک متنفس کو نہ چھوڑتا

دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى

لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ایک میعاد معین (یعنی قیامت) تک مہلت دے رہا ہے

چنانچہ جب ان کے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم لے کر آئے تو یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لانے سے اعراض کر کے دور ہی بھاگتے رہے۔

بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان پہنچانے کے لئے ان کی بری تدبیروں کو ترقی ہوتی رہی کیونکہ میری تدبیروں اور برے کاموں کا وبال حقیقی ان تدبیروں والوں ہی پر پڑتا ہے سو اگر آپ کی قوم آپ کی تکذیب کرے تو یہ اسی عذاب کے منتظر ہیں جو تکذیب رسل پر اگلے لوگوں پر نازل ہوتا رہا اور آپ عذاب خداوندی کو کبھی بدلتا ہوا نہ پاویں گے اور اسی طرح آپ عذاب خداوندی کو کبھی دوسروں کی طرف منتقل ہوتا ہوا نہ پائیں گے

کیا ان کفار مکہ نے سفر نہیں کیا کہ یہ دیکھتے بھالتے کہ جو منکر ان سے پہلے ہوئے ہیں ان کا تکذیب رسل پر کیا انجام ہوا حالانکہ وہ قوت بدنی اور مالی میں ان سے بڑھے ہوئے تھے اور خدا ایسا نہیں ہے کہ مخلوق میں سے کوئی اس کو ہرا دے اور وہ تمام مخلوق سے واقف اور ان پر قدرت والا ہے۔

اور اگر حق تعالیٰ جن وانس پر ان کے اعمال کے سبب فوراً دارو گیر فرمانے لگتا تو روئے زمین پر جن وانس میں سے خاص طور پر ایک متنفس کو بھی نہ چھوڑتا لیکن وہ ان کو وقت مقررہ تک مہلت دے رہا ہے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ اور وَلَوْ اَنَّا اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّا اَهْدٰى مِنْهُمْ اور وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ الخ اور یہود ونصاریٰ پر اس چیز کے ذریعہ سے غلبہ حاصل کرتے تھے کہ ہم ایک نبی کی پیشنگوئی پاتے ہیں جو ضرور مبعوث ہوگا۔

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿٤٥﴾ ع

سو جب ان کی وہ میعاد آپہنچے گی (اس وقت) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آپ دیکھ لے گا

اٰیاتها ۸۳ (۳۶) سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ (۴۱) رکوعاتها ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

قسم ہے قرآن باحکمت کی کہ بے شک آپ منجملہ پیغمبروں کے ہیں (اور) سیدھے رستہ پر ہیں

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ لَقَدْ

یہ قرآن خدائے زبردست مہربان کی طرف سے نازل کیا گیا ہے کہ آپ (اولاً) ایسے لوگوں کو ڈراویں جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے تھے سو اسی سے یہ بے خبر ہیں

حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾

ان میں سے اکثر لوگوں پر بات (تقدیری) ثابت ہو چکی ہے سو یہ لوگ (ہرگز) ایمان نہ لاویں گے

سو جب ان کی ہلاکت کا وقت آئے گا تو حق تعالیٰ اپنے بندوں کو آپ دیکھ لے گا کہ کس کو ہلاک کرے اور کسے بچائے۔ تمت بالخیر۔

(سورۂ یٰس) یہ سورت مکی ہے اس میں بانوے آیتیں اور سات سو انتیس ۷۲۹ کلمات اور تین ہزار حروف ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حضرت ابن عباس رضؓ فرمان خداوندی یٰس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کا معنی سریانی زبان میں یہ ہے کہ اے انسان۔ یا یہ کہ بطور تاکید کے یہ قسم ہے یعنی میں ایسے قرآن کریم کی قسم کھا کر جو حلال وحرام اور امر و نواہی کے بیان میں محکم ہے۔

کہتا ہوں کہ آپ منجملہ پیغمبروں کے ہیں اور پسندیدہ دین یعنی دین اسلام پر قائم ہیں۔

اور یہ قرآن کریم خدائے زبردست و مہربان کا کلام ہے۔

تاکہ آپ اس قرآن کریم کے ذریعہ سے قریش کو ڈرائیں جن کے آباؤ اجداد آپ سے پہلے قریب کے زمانہ میں رسول کے ذریعہ نہیں ڈرائے گئے سو اسی کی وجہ سے یہ آخرت کے منکر ہیں۔

ان مکہ والوں میں سے اکثر پر عذاب و ناراضگی کی بات ثابت ہو چکی ہے سو یہ لوگ علم خداوندی کے مطابق ایمان نہ لائیں گے اور نہ ایمان لانے کا ارادہ ہی کریں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بدر کے دن یہ ابوجہل وغیرہ سب بحالت کفر ہی مارے گئے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۂ یٰسین) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ لثہ۔ ابونعیم نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحالت سجدہ میں زور سے قرآن کریم کی تلاوت فرمایا کرتے تھے جس سے بعض قریشیوں کو اذیت پہنچتی تھی۔

تاآنکہ وہ سب آپ کو پکڑنے کے لئے کھڑے ہوئے تو ان کے ہاتھ ان کی گردنوں سے جا ملے اور وہ اندھے ہوگئے کہ کچھ بھی نہ دیکھتے تھے چنانچہ وہ سب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا

ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں پھر وہ ٹھوڑیوں تک (اڑ گئے) ہیں جس سے ان کے سر اوپر کو (اٹھ گئے) اور ہم نے

مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿٩﴾

ایک آڑ ان کے سامنے کر دی اور ایک آڑ ان کے پیچھے کر دی جس سے ہم نے (ہر طرف سے) ان کو (پردوں سے) گھیر دیا سو یہ نہیں دیکھ سکتے

وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾ إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ

اور ان کے حق میں آپ کا ڈرانا یا نہ ڈرانا دونوں برابر ہیں یہ ایمان نہ لاویں گے پس آپ تو صرف ایسے شخص

اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ﴿١١﴾

کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور خدا سے بے دیکھے ڈرے۔ سو آپ اس کو مغفرت اور عمدہ عوض کی خوشخبری سنا دیجئے

ہم نے ان کی گردنوں میں لوہے کے طوق ڈال دیئے ہیں پھر وہ ان کی ٹھوڑیوں تک اڑ گئے ہیں جس سے ان کے سر اوپر ہی کو اٹھے رہ گئے

یا یہ کہ جب انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر کے ذریعہ سے حالت نماز میں ایذا پہنچانی چاہی تو ہم نے ان کی گردنوں کو ٹھوڑیوں تک کر دیا اور یہ ہر ایک خیر و بھلائی سے محروم کے محروم ہی رہ گئے۔ اور ہم نے امور آخرت کے بارے میں ایک پردہ ان کے آگے ڈال دیا اور امور دنیا کے متعلق ایک پردہ ان کے پیچھے ڈال دیا اور ہم نے ان کے دلوں کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا جس سے وہ حق و ہدایت کو نہیں دیکھ سکتے۔

یا یہ کہ جس وقت انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت نماز میں پتھر سے ایذا پہنچانی چاہی تو حق تعالیٰ نے ان کے سامنے ایک پردہ کی آڑ کر دی کہ آپ کے اصحاب ان کو نظر نہ آئے غرضیکہ ہم نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو نظر ہی نہ آئیں کہ پھر یہ آپ کو ایذا پہنچائیں، سو بنی مخزوم یعنی ابوجہل وغیرہ کے حق میں آپ کا ڈرانا یا نہ ڈرانا دونوں امر برابر ہیں یہ کسی بھی صورت میں ایمان لانے کا ارادہ نہیں کریں گے چنانچہ یہ بدر کے دن کفر ہی کی حالت میں مارے گئے

اور إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ الخ سے یہاں تک ابوجہل اور ولید اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا ڈرانا تو ایسے شخص کو فائدہ پہنچا سکتا ہے جو قرآن کی اتباع کرے اور خدا کو بے دیکھے ہوئے اس کی اطاعت کرے یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سو آپ ان کو ان کے دنیوی گناہوں کی مغفرت اور جنت میں عمدہ عوض کی خوشخبری سنا دیجئے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

وسلم ہم آپ کو حق تعالیٰ کی قسم دے کر رحم کرنے کی درخواست کرتے ہیں چنانچہ آپ نے دعا فرمائی تا آنکہ ان سے یہ تکلیف دور ہوئی اس پر یٰسٓ سے لے کر لَا يُؤْمِنُونَ تک یہ آیتیں نازل ہوئیں حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ان لوگوں میں سے کوئی بھی ایمان نہیں لایا۔

ف۔ اور ابن جریر نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ ابوجہل بولا کہ اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لوں تو آپ کے ساتھ ایسا ایسا کروں اس پر حق تعالیٰ نے إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ سے لَا يُبْصِرُونَ تک یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ اس کے بعد کفار اس سے

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ
بیشک ہم مردوں کو زندہ کریں گے اور ہم لکھتے جاتے ہیں وہ اعمال بھی جن کو لوگ آگے بھیجتے جاتے ہیں اور ان کے وہ اعمال بھی جن کو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو
فِي إِمَامٍ مُبِينٍ ﴿١٢﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا
ایک واضح کتاب میں ضبط کر دیا تھا۔ اور آپ ان کے سامنے ایک قصہ یعنی ایک بستی والوں کا قصہ اس وقت کا بیان کیجئے جبکہ
الْمُرْسَلُونَ ﴿١٣﴾ إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا
اس بستی میں کئی رسول آئے یعنی جبکہ ہم نے ان کے پاس (اول) دو کو بھیجا سو ان لوگوں نے (اول) دونوں کو جھوٹا بتلایا پھر
بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُمْ مُرْسَلُونَ ﴿١٤﴾ قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا
تیسرے (رسول) سے تائید کی سو ان تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں ان لوگوں نے کہا کہ تم تو ہماری طرح (محض) معمولی آدمی ہو
وَمَا أَنْزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ۝ قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ
اور خدائے رحمٰن نے (تو) کوئی چیز نازل نہیں کی تم نرا جھوٹ بولتے ہو ان رسولوں نے کہا ہمارا پروردگار
إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ﴿١٥﴾ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٦﴾
علیم ہے کہ بے شک ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں اور تم کو ہماری طرف سے سخت تکلیف پہنچے گی

اور ہم ایک روز مردوں کو زندہ کریں گے اور ہم ان کے وہ اعمال بھی لکھتے جاتے ہیں جنہیں وہ آگے بھیجتے جاتے ہیں۔ اور ان کے چھوڑے ہوئے وہ اچھے اور برے طریقے جن پر ان چھوڑنے والوں کے مرنے کے بعد عمل کیا جاتا ہے اور ہم نے ان کے سب اعمال کو لوح محفوظ میں ضبط کر دیا تھا۔

اور آپ ان مکہ والوں سے انطاکیہ والوں کا ایک واقعہ بیان کر دیجئے کہ ہم نے کس طرح ہلاک کیا جب کہ ان کے پاس حضرت عیسٰے کے بھیجے ہوئے رسول شمعون الصفار آئے ان لوگوں نے ان کی تکذیب کی اور ان پر ایمان نہیں لائے۔ اور اولاً ہم نے ان کے پاس دو رسولوں یعنی سمعان اور ثومان کو بھیجا تو اس بستی والوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو پھر ہم نے ان کے پاس شمعون کو بھیجا کہ انہوں نے پہلے دونوں رسولوں کی تبلیغ رسالت کی تصدیق کی۔

وہ کہنے لگے کہ تم تو ہماری طرح معمولی آدمی ہو اور حضرت رحمٰن نے نہ کتاب نازل کی ہے اور نہ کوئی رسول بھیجا ہے تم تو نرا جھوٹ بولتے ہو۔

وہ رسول بولے کہ ہمارا پروردگار شاہد ہے کہ ہم رسول ہیں اور ہمارے ذمہ تو صرف احکام خداوندی کا پہنچا دینا ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

کہتے تھے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور وہ کہتا تھا کہاں ہیں کہاں اور آپ کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔

اور امام ترمذی نے تحسین کے ساتھ اور امام حاکم نے تصحیح کے ساتھ حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے نقل کیا ہے کہ بنی سلمہ مدینہ منورہ کے کنارے پر رہتے تھے انہوں نے مسجد کو منتقل ہونا چاہا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ الخ یعنی ہم ایک روز مردوں کو زندہ کریں گے اور ہم لکھتے جاتے ہیں وہ اعمال بھی الخ اس پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے نشانات قدم لکھے جاتے ہیں اس لئے تم لوگ منتقل نہ ہو۔

اور امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾

وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم تو تم کو منحوس سمجھتے ہیں اگر تم باز نہ آئے تو ہم پتھروں سے تمہارا کام تمام کر دیں گے اور تم کو ہماری طرف سے سخت تکلیف پہنچے گی

قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا

ان رسولوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے کیا اسکو نحوست سمجھتے ہو کہ تم کو نصیحت کی جائے بلکہ تم (خود) حد (عقل و شرع) سے نکل جانیوالے لوگ ہو اور ایک شخص

الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا

(مسلمان) اس شہر کے کسی دور مقام سے دوڑتا ہوا آیا (اور) کہنے لگا کہ اے میری قوم ان رسولوں کی راہ پر چلو (ضرور) ایسے لوگوں کی راہ پر چلو جو تم سے کوئی معاوضہ

وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾

نہیں مانگتے اور وہ خود راہ راست پر بھی ہیں

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٢﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ

اور میرے پاس کونسا عذر ہے کہ میں اس (معبود) کی عبادت نہ کروں جس نے مجھ کو پیدا کیا اور تم سب اسی کے پاس لوٹ کر جاتا ہے۔ کیا میں خدا کو چھوڑ کر ایسے ایسے معبود قرار دوں

يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْــًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿٢٣﴾ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ

کہ اگر خدائے رحمٰن مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو نہ ان معبودوں کی سفارش میرے کام آوے اور نہ وہ مجھ کو چھڑا سکیں اگر میں ایسا کروں تو صریح

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾

گمراہی میں جا پڑوں

وہ لوگ رسولوں سے کہنے لگے کہ ہم تو تم کو منحوس سمجھتے ہیں اگر تم اپنی تبلیغ سے باز نہ آئے تو ہم تم کو سنگسار کر دیں گے اور تمہیں ہماری طرف سے قتل کی سخت تکلیف پہنچے گی۔

وہ رسول بولے کہ تمہاری سختی اور تمہارا منحوس سمجھنا یہ تو تمہارے افعال کے ساتھ ہی منجانب اللہ وابستہ ہے کیا اس کو نحوست سمجھتے ہو کہ تم کو نصیحت کریں اور حق تعالیٰ سے ڈرائیں بلکہ تم تو پورے مشرک ہو۔

اور انبیاء کرام کی خبر سن کر اس شہر کے کسی دور مقام سے حبیب نجار مسلمان دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ حق تعالیٰ پر ایمان لاکر ان رسولوں کی اتباع کرو۔

جو تم سے اس چیز پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ خود بھی موحد اور راہ راست پر ہیں اس پر قوم نے ان سے کہا کہ تو نے ہم سے اور ہمارے دین سے بیزاری ظاہر کی اور ہمارے دشمن کے دین کو اختیار کر لیا۔

اس پر حبیب نجار بولے کہ میرے پاس کونسا عذر ہے کہ میں اس ذات کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور مرنے کے بعد تم سب کو اسی کے سامنے پیش ہونا ہے۔

کیا میں خدا کو چھوڑ کر تمہاری مرضی سے ان بتوں کو پوجنے لگوں جن کی حالت یہ ہے کہ اگر حضرت رحمٰن مجھے سخت عذاب دینا چاہیں۔ تو عذاب خداوندی کے مقابلہ میں ان کی سفارش میرے کچھ کام نہیں آسکتی اور نہ یہ معبودان باطل مجھے اس عذاب سے چھڑا سکتے ہیں۔

اور اگر حق تعالیٰ کے علاوہ میں ان کو پوجنا شروع کر دوں تو میں تو صریح گمراہی میں جا پڑا۔

إِنِّيٓ ءَامَنتُ بِرَبِّكُمْ فَٱسْمَعُونِ (۲۵) قِيلَ ٱدْخُلِ ٱلْجَنَّةَ ۖ قَالَ يَٰلَيْتَ قَوْمِي
میں تو تمہارے پروردگار پر ایمان لا چکا سو تم (بھی) میری بات سن لو ارشاد ہوا کہ جا جنت میں داخل ہو کہنے لگا کاش میری قوم کو یہ بات
يَعْلَمُونَ (۲۶) بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ ٱلْمُكْرَمِينَ (۲۷) وَمَآ أَنزَلْنَا عَلَىٰ
معلوم ہو جاتی کہ میرے پروردگار نے مجھ کو بخش دیا۔ اور مجھ کو عزت داروں میں شامل کر دیا اور ہم نے اس (شہید) کی
قَوْمِهِۦ مِنۢ بَعْدِهِۦ مِن جُندٍ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ (۲۸) إِن كَانَتْ
قوم پر اس کے بعد کوئی لشکر (فرشتوں کا) آسمان سے نہیں اتارا اور نہ ہم کو اتارنے کی ضرورت تھی وہ سزا بس
إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَٰمِدُونَ (۲۹) يَٰحَسْرَةً عَلَى ٱلْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم
ایک آواز سخت تھی اور وہ سب اسی دم (اس سے) بجھ کر (یعنی مر کر) رہ گئے افسوس (ایسے) بندوں کے حال پر کبھی ان کے پاس کوئی
مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا۟ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ (۳۰) أَلَمْ يَرَوْا۟ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ ٱلْقُرُونِ
رسول نہیں آیا جس کی انہوں نے ہنسی نہ اڑائی ہو کیا ان لوگوں نے اس پر نظر نہیں کی کہ ہم ان سے پہلے بہت سی امتیں غارت کر چکے
أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ (۳۱) وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ (۳۲)
کہ وہ (پھر) ان کی طرف (دنیا میں) لوٹ کر نہیں آتے اور ان میں کوئی ایسا نہیں جو مجموعی طور پر ہمارے رو برو حاضر نہ کیا جاوے

وقف غفران

پھر ان سے حبیب نجار نے فرمایا کہ میں تمہارے پروردگار پر ایمان لا چکا تم بھی میری بات مانو یا یہ کہ حبیب نجار نے رسولوں سے کہا کہ میں تمہارے پروردگار پر ایمان لے آیا لہذا تم میری اس بات پر گواہ رہو اور میں اللہ کا بندہ ہوں۔

اس پر ان کی مشرک قوم نے ان کو پکڑ لیا اور قتل کر کے سولی پر چڑھایا اور پیروں سے .... اس قدر روندا کہ آنتیں تک نکل پڑیں چنانچہ ان کے لئے جنت ثابت ہو گئی اور ان کی روح سے کہا گیا کہ جنت میں داخل ہو جا چنانچہ ان کی روح جنت میں داخل ہونے کے بعد بھی کہنے لگی کاش میری قوم سمجھتی اور اس بات کی تصدیق کرتی۔

کہ میرے پروردگار نے توحید کے باعث مجھے بخش دیا اور مجھے جنت میں کلمہ لا الہ الا اللہ کی بدولت داخل کر دیا۔

اور جب ہم نے اس بستی والوں کو ہلاک کیا تو ہم نے اس شخص کی قوم پر ان کی شہادت کے بعد آسمان سے ان کی ہلاکت کے لئے فرشتوں کا کوئی لشکر نہیں اتارا اور نہ ہم کو اتارنے کی ضرورت تھی یا یہ کہ ان کی شہادت کے بعد پھر ہم نے ان کے پاس اور کوئی رسول نہیں بھیجا۔

اور وہ سزا صرف ایک جبریل امین کی سخت آواز تھی کہ وہ سب اسی دم مرے کے مرے رہ گئے۔

قیامت کے دن ایسے لوگوں کے حال پر جو کہ ایمان نہیں لائے افسوس اور حسرت کا مقام ہوگا کبھی ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا جس کی انہوں نے ہنسی نہ اڑائی ہو اور ان لوگوں نے ان تینوں رسولوں کو بھی شہید کر کے کنوئیں میں ڈال دیا تھا۔

کیا کفار مکہ نے اس چیز پر نظر نہیں کی کہ ہم ان سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں کہ پھر وہ قیامت تک ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔

اور یہ سب قرن اور بستیوں والے حساب کے لئے ہمارے سامنے پیش کئے جائیں گے۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور ایک نشانی ان لوگوں کے لئے مردہ زمین ہے ہم نے اس کو (بارش سے) زندہ کیا اور ہم نے اس سے غلہ نکالے سو ان میں سے لوگ کھاتے ہیں

وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾ لِيَاْكُلُوْا

اور (نیز) ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ لگائے اور (نیز) اس میں چشمے جاری کئے تاکہ لوگ باغ

مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ

کے پھلوں میں سے کھائیں اور اس (پھل اور غلہ) کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا۔ سو کیا شکر نہیں کرتے وہ پاک ذات ہے جس نے تمام مقابل قسموں

الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاٰيَةٌ

کو پیدا کیا نباتات زمین کے قبیل سے بھی اور (خود) ان آدمیوں میں سے بھی اور ان چیزوں میں سے بھی جنکو عام لوگ نہیں جانتے۔ اور

لَّهُمُ الَّيْلُ ښ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ

ایک نشانی ان لوگوں کیلئے رات ہے کہ ہم اس رات پر سے دن کو اتار لیتے ہیں سو یکایک وہ لوگ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں اور (ایک نشانی) آفتاب (ہے کہ وہ) اپنے ٹھکانے

لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى

کی طرف چلتا رہتا ہے یہ اندازہ باندھا ہوا ہے اس (خدا) کا جو زبردست علم والا ہے اور چاند کے لئے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ ایسا رہ

عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ

جاتا ہے جیسے کھجور کی پرانی ٹہنی نہ آفتاب کی مجال ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات

اور استدلال کے لئے ان مکہ والوں کے لئے ایک نشانی مردہ زمین ہے کہ ہم نے اسے بارش سے زندہ کیا اور اس سے ہمہ قسموں کے غلے نکالے۔

اور نیز ہم نے اس زمین میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ لگائے اور اس زمین میں نہریں جاری کیں۔ تاکہ لوگ کھجوروں کے پھل کھائیں اور ان پھلوں کو ان کے ہاتھوں نے نہیں اگایا۔ یا یہ کہ ان درختوں کو انکے ہاتھوں نے نہیں لگایا پھر یہ لوگ اس ذات پر جس نے ان کے ساتھ احسانات کئے ایمان نہیں لاتے۔

وہ پاک ذات ہے جس نے تمام مقابل قسموں کو پیدا کیا زمین میں سے بھی شیریں اور تلخ وغیرہ اور خود ان میں سے بھی مرد و عورت اور تری و خشکی چیزوں میں سے بھی مقابل بنائیں۔ اور ان مکہ والوں کے استدلال کے لئے ایک نشانی اندھیری رات ہے اس رات پر ہم دن کو اتار لیتے ہیں تو وہ لوگ رات کی تاریکی میں رہ جاتے ہیں۔

اور سورج بھی اپنی منزلوں میں چلتا رہتا ہے یا یہ کہ رات اور دن چلتا رہتا ہے کوئی اس کا مستقر نہیں یہ اس ذات کی طرف سے اندازہ مقرر کیا ہوا ہے جو کافر کو سزا دینے میں زبردست اور اپنی مخلوق اور انکی تدابیر سے واقف ہے۔

اور سورج کی طرح ہم نے چاند کے لئے منزلیں مقرر کیں کہ وہ گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے حتی کہ اخیر سال میں کھجور کی پرانی ٹہنی کی خمدار اور پتلا رہ جاتا ہے۔ نہ آفتاب کی مجال ہے کہ وہ چاند کے طلوع ہونے کے وقت طلوع کرے کہ جس سے چاند کی روشنی کو محو کر دے اور اسی طرح نہ رات

سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾ وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي

دن سے پہلے آسکتی ہے اور دونوں ایک ایک دائرے میں تیر رہے ہیں اور ایک نشانی ان کے لئے یہ ہے کہ ہم نے ان کی اولاد کو بھری

الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿٤١﴾ وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ

ہوئی کشتی میں سوار کیا۔ اور ہم نے ان کے لئے کشتی ہی جیسی ایسی چیزیں پیدا کیں جن پر یہ لوگ سوار ہوتے ہیں اور اگر ہم چاہیں تو ان کو

فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ ﴿٤٣﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٤٤﴾ وَ

غرق کردیں۔ پھر نہ تو کوئی ان کا فریاد رس ہو اور نہ یہ خلاصی دیئے جاویں مگر یہ ہماری ہی مہربانی ہے اور ان کو ایک وقت معین تک فائدہ دینا منظور ہے اور

إِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَأْتِيهِم

جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ تم لوگ اس عذاب سے ڈرو جو تمہارے سامنے ہے اور جو تمہارے (مرنے سے) پیچھے ہے تاکہ تم پر رحمت کی جاوے تو وہ اصلا پرواہ نہیں

مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا

کرتے اور ان کے رب کی آیتوں میں سے کوئی آیت بھی ان کے پاس ایسی نہیں آتی جس سے وہ سرتابی نہ کرتے ہوں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ

تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو تو یہ کفار (ان) مسلمانوں سے یوں کہتے ہیں کہ ہم ایسے لوگوں کو کھانے کو دیں جن کو اگر خدا چاہے تو بہتیرا

أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٤٧﴾

کھانے کو دیدے تم نری صریح غلطی میں (پڑے) ہو

دن کے مقررہ وقت ختم ہونے سے پہلے آسکتی ہے کہ اگر اس کی روشنی ختم کر دے۔ چاند و سورج اور ستارے ہر ایک اپنے اپنے دائرہ میں تیر رہے ہیں۔

اور ان مکہ والوں کے لئے ایک نشانی یہ ہے کہ ہم نے ان کو ان کے آباد کی پشتوں میں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار کیا جو کہ سب کو لئے ہوئے پانی پر تھی اور کسی کو اس نے زمین پر باقی نہیں چھوڑا تھا۔

اور حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ہی جیسی چیزیں یعنی اونٹ اور دیگر سواریاں پیدا کیں۔

اور اگر ہم چاہیں تو ان کو سمندر میں غرق کر دیں۔ اور پھر غرق ہونے سے ان کو کوئی بچانیوالا نہ ہو اور نہ یہ غرق سے بچائے جاویں مگر یہ ہماری مہربانی ہے کہ ہم انہیں غرق ہونے سے بچا لیتے ہیں اور ایک وقت معین یعنی ان کو موت اور ہلاکت تک فائدہ دینا منظور ہے۔

اور جس وقت ان مکہ والوں سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخرت سے ڈرو اس پر ایمان لاؤ اور اس کے لئے تیاری کرو اور امور دنیا سے ڈرو اور اس کی زیب و زینت سے دھوکہ مت کھاؤ تاکہ آخرت میں تم پر رحمت کی جائے اور تم کو عذاب نہ دیا جائے۔

اور ان کفار مکہ کے پاس ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ایسی نہیں آئی جس کی یہ تکذیب نہ کرتے ہوں جیسا کہ انشقاق قمر کسوف شمس بعثت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور نزول قرآن کریم۔

اور جب ان مکہ والوں سے فقراء مومنین کے لئے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ تم کو اللہ نے مال دیا ہے اس میں سے ان فقراء پر خرچ کرو یہ کفار مکہ ان فقراء مومنین کے بارے میں یوں کہتے ہیں کیا ہم ایسے لوگوں کو کھانے کو دیں جن کو اگر خدا چاہے تو خود کھانے کو دیدے اسے گروہ مومنین تم تو صریح غلطی میں گرفتار ہو یا یہ کہ یہ قول اہل ایمان کا ہے کہ انہوں نے کفار سے یہ کہا۔ کہا گیا ہے کہ یہ آیت کریمہ زنادقہ قریش کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً

اور یہ لوگ (بطور انکار) کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو یہ لوگ بس ایک آواز سخت کے

وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ

منتظر ہیں جو ان کو آپکڑے گی اور وہ سب باہم لڑ جھگڑ رہے ہوں گے سو نہ تو وصیت کرنے کی فرصت ہوگی۔ اور نہ اپنے گھر والوں کے پاس

يَرْجِعُونَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ﴿٥١﴾

لوٹ کر جا سکیں گے اور (پھر دوبارہ) صور پھونکا جائے گا سو وہ سب یکایک قبروں سے (نکل نکل) اپنے رب کی طرف جلدی جلدی چلنے لگیں گے

قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ

کہیں گے کہ ہائے ہماری کمبختی ہم کو قبروں سے کس نے اٹھا دیا یہ وہی (قیامت) ہے جس کا ہم سے رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور

الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٢﴾ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٥٣﴾

پیغمبر سچ کہتے تھے پس وہ ایک زور کی آواز ہوگی جس سے یکایک سب جمع ہو کر ہمارے پاس حاضر کر دیئے جاویں گے

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٤﴾ إِنَّ أَصْحَابَ

پھر اس دن کسی شخص پر ذرا ظلم نہ ہوگا اور تم کو بس انہیں کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے اہل جنت

الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ

بے شک اس دن اپنے مشغلوں میں خوش دل ہوں گے وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں مسہریوں پر

اور یہ کفار مکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم اپنے اس دعویٰ میں کہ مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے سچے ہو۔

تو آپ کی قوم جب آپ کی تکذیب کر رہی ہے تو یہ عذاب کے لئے صرف نفخۂ اولیٰ کے منتظر ہیں۔ جو ان کو آپکڑے گا اور یہ اس وقت بازار میں باہمی منازعات میں مصروف ہوں گے۔

سو اس وقت نہ تو ان کو وصیت اور کلام کی فرصت ملے گی اور بازار سے واپسی کی یا یہ کہ نہ اپنے گھروں تک لوٹ آنے کی بلکہ اسی حال میں مرکے رہ جائیں گے

اور پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو سب قبروں سے نکل نکل کر اپنے پروردگار کی طرف چلنے لگیں گے۔

اور قبروں سے نکل کر کہیں گے ہائے ہماری کمبختی ہمیں ہماری خواب، گاہوں سے کس نے پیدا کر دیا۔ تو ایک دوسرے سے کہیں گے کہ یہ وہی وقت ہے جس کا حضرت رحمٰن نے ہم سے دنیا میں وعدہ کیا تھا یا کہ ان سے محافظ فرشتے کہیں گے کہ یہ تو ہے جس کا انبیاء کرام کی زبانی دنیا میں وعدہ کیا تھا۔

اور پیغمبر بعث بعد الموت کے بارے میں سچ کہتے تھے بس وہ نفخۂ ثانیہ تو ایک زور کی آواز ہوگی جس سے یکایک سب حساب کے لئے ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے۔

اور پھر اس قیامت کے دن کسی کی نیکیوں میں سے ذرہ برابر کمی نہیں کی جائے گی اور نہ اس کے گناہوں میں اضافہ کیا جائے گا اور تم کو بس آخرت میں انہیں کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے۔ اور جنتی قیامت کے دن دوزخیوں کا حال دیکھ کر اپنے مشغلوں میں جو ان کو کنواری لڑکیاں ملیں گی خوش دل ہوں گے۔ اور وہ ان کی بیبیوں میں درختوں کے سایہ میں مسہریوں

مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۚ سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ

تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے ان کے لئے وہاں (ہر طرح کے) میوے ہوں گے اور جو کچھ مانگیں گے ان کو ملے گا ان کو پروردگار مہربان کی طرف سے سلام فرمایا

رَّحِيْمٍ ﴿۵۷﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا

جاوے گا اور اے مجرمو آج (اہل ایمان سے) الگ ہو جاؤ اے اولاد آدم کیا میں نے تم کو تاکید نہیں کردی تھی

تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۵۹﴾ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ

کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا صریح دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھا

مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۰﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ هٰذِهٖ

رستہ ہے اور وہ (شیطان) تم میں ایک کثیر مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے) سو کیا تم نہیں سمجھتے تھے یہ

جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۲﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَلْيَوْمَ

جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جایا کرتا تھا آج اپنے کفر کے بدلہ میں اس میں داخل ہو آج

نَخْتِمُ عَلٰٓي اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۴﴾

ہم ان کے موہنوں پر مہر لگادیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور ان کے پاؤں شہادت دیں گے جو کچھ لوگ کیا کرتے تھے

وَلَوْ نَشَاۗءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓي اَعْيُنِهِمْ

اور اگر ہم چاہتے تو (دنیا ہی میں) ان کی آنکھوں کو ملیامیٹ کردیتے

پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

ان کے لئے جنت میں ہر طرح کے میوے ہوں گے اور جو کچھ وہاں مانگیں گے اور جس چیز کی خواہش کریں گے وہ انہیں ملے گا۔

اور ان کو پروردگار مہربان کی طرف سے سلام فرمایا جاوے گا۔

اور حق تعالیٰ فرمائے گا اے کافرو آج کے دن علیحدہ ہو جاؤ چنانچہ حق تعالےٰ ان کفار کو اہل ایمان سے جدا کریگا اور پھر ان سے فرمائے گا کیا میں نے رسول پر کتاب نازل کر کے تمہیں اس چیز کی تاکید نہیں کردی تھی کہ تم شیطان کی اطاعت ہرگز نہ کرنا وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

اور یہ کہ صرف میری ہی توحید کے قائل رہنا کیونکہ توحید خداوندی ہی سچا اور سیدھا رستہ ہے۔

اور اے انسانوں شیطان تم میں سے پہلے ایک بڑی مخلوق گمراہ کر چکا ہے تو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اس نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا کہ اس کی پھر تم اقتداء نہ کرو۔ سو یہ جہنم ہے جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا جاتا تھا۔

آج اپنے اس انکار کے بدلہ میں جو تم اس کا اور کتاب و رسول کا انکار کیا کرتے تھے اس میں داخل ہو جاؤ۔

اور قیامت کے دن ان کے انکار کرنے کے بعد ہم ان کی زبانوں پر مہر لگا کر انہیں کلام کرنے سے روک دیں گے۔

اور ان کے ہاتھ اس چیز کے بارے میں جو انہوں نے ہاتھوں سے کی تھیں ہم سے کلام کریں گے اور ان کے پیر جدھر گئے تھے وہ اس کے بارے میں شہادت دیں گے غرضکہ ان کے اعضاء تمام ان برائیوں کے بارے میں گواہی دیں گے جو یہ کیا کرتے تھے

اگر ہم چاہتے تو ان کی گمراہ آنکھوں کو ملیامیٹ کردیتے

فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ

پھر یہ رستہ کی طرف دوڑتے ہیں سو ان کو کہاں نظر آتا اور اگر ہم چاہتے تو ان کی صورتیں بدل ڈالتے اس حالت سے کہ یہ جہاں ہیں وہیں

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا

رہ جاتے جس سے یہ لوگ نہ آگے کو چل سکتے اور نہ پیچھے کو لوٹ سکتے اور ہم جس کی زیادہ عمر کر دیتے ہیں تو اس کو طبعی حالت میں الٹا کر دیتے ہیں سو

يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ

کیا وہ لوگ نہیں سمجھتے اور ہم نے آپ کو شاعری کا علم نہیں دیا اور وہ آپ کے لئے شایان بھی نہیں وہ تو محض نصیحت (کا مضمون) اور ایک آسمانی کتاب ہے جو احکام

مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا

کی ظاہر کرنے والی ہے تاکہ ایسے شخص کو ڈراوے جو زندہ ہو اور تاکہ کافروں پر (عذاب کی) حجت ثابت ہو جاوے کیا ان لوگوں نے اس پر

خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ

نظر نہیں کی کہ ہم نے ان کے (نفع کے) لئے اپنے ہاتھ کی ساختہ چیزوں میں سے مواشی پیدا کئے پھر یہ لوگ ان کے مالک بن رہے ہیں اور ہم نے ان مواشی کو ان

فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۭ اَفَلَا

کا تابع بنا دیا سو ان میں بعضے تو ان کی سواریاں ہیں اور بعض کو وہ کھاتے ہیں اور ان میں ان لوگوں کے اور بھی نفعے ہیں اور پینے کی چیزیں بھی ہیں (یعنی دودھ) سو کیا

يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾

یہ لوگ شکر نہیں کرتے

اور پھر یہ رستہ تلاش کرتے سو ان کو کہاں نظر آتا مگر ہم نے ان کی گمراہ آنکھوں کو اندھا نہیں کیا۔

اور اگر ہم چاہتے تو ان کی صورتیں بدل ڈالتے کہ یہ بندر اور سور ہو جاتے اس حالت سے کہ یہ اپنے مکانوں اور منزلوں ہی میں پڑے رہ جاتے یعنی اپاہج ہونے کی وجہ سے کہیں آنے جانے کی طاقت ہی باقی نہ رہتی اور نہ اپنی سابقہ حالت پر آنے کی طاقت رہتی

اور جس کی ہم زیادہ عمر کر دیتے ہیں تو اسے طبعی حالت میں الٹا کر دیتے ہیں تو وہ بچہ کی طرح ہو جاتی ہے نہ اس کی داڑھی رہتی ہے اور نہ دانت اور بول و براز سے بھی محتاج ہو جاتا ہے تو کیا پھر بھی یہ لوگ تصدیق نہیں کرتے۔

اور ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعری کا علم نہیں سکھایا اور یہ آپ کے لئے شایان بھی نہیں یہ قرآن کریم تو صرف نصیحت کا مضمون ہے اور حلال و حرام اور اوامر و نواہی کو ظاہر کرنے والی کتاب ہے تاکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ذریعہ سے ایسے شخص کو ڈرائیں جس کی عقل و شعور ہو اور تاکہ کفار مکہ پر عذاب اور ناراضگی کی بات ثابت ہو جائے کیونکہ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان نہیں لاتے۔

کیا ان مکہ والوں کی اس چیز پر نظر نہیں ہوئی کہ ہم نے اپنی قدرت سے کن فرما کر ان کیلئے مواشی پیدا کئے کہ یہ لوگ ان کے مالک بن رہے ہیں

اور ہم نے ان مواشی کو ان کے تابع بنا دیا سو بعض سے تو یہ سواری کا کام لیتے ہیں اور بعض کا گوشت کھاتے ہیں اور مکہ والوں کے لیئے ان مواشی میں اور بھی سواری کمائی وغیرہ کے منافع ہیں اور ان کے دودھ بھی پینے کے لئے ہیں۔ سو جس ذات نے یہ تمام چیزیں پیدا کیں پھر بھی یہ اس کا شکر نہیں ادا کرتے کہ اس پر ایمان لے آئیں

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَ

اور انہوں نے خدا کے سوا اور معبود قرار دے رکھے ہیں اس امید پر کہ ان کو مدد ملے (لیکن) وہ ان کی کچھ مدد کر ہی نہیں سکتے اور

هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا

وقف لازم

وہ ان لوگوں کے حق میں ایک فریق (مخالف) ہو جاوینگے جو حاضر کئے جاویں گے۔ تو ان لوگوں کی باتیں آپ کیلئے آزردگی کا باعث نہ ہونا چاہیئے بیشک ہم سب جانتے ہیں جو کچھ یہ

يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾

دل میں چھپتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں۔ کیا آدمی کو یہ معلوم نہیں کہ ہم نے اس کو نطفہ سے پیدا کیا سو وہ اعلانیہ اعتراض کرنے لگا

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ

اور اس نے ہماری شان میں ایک عجیب مضمون بیان کیا اور اپنی اصل کو بھول گیا۔ کہتا ہے کہ ہڈیوں کو (خصوص) جبکہ وہ بوسیدہ ہو گئی ہوں کون زندہ کرے گا آپ جواب

يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾

دیدیجئے کہ ان کو وہ زندہ کرے گا جس نے اول بار میں ان کو پیدا کیا ہے اور وہ سب طرح کا پیدا کرنا جانتا ہے

مگر ان کفار مکہ نے تو خدا کے علاوہ اور بتوں کو معبود قرار دے رکھا ہے اس امید میں کہ وہ بت ان کی عذاب خداوندی سے حفاظت کریں۔

وہ معبودان باطل ان کی عذاب خداوندی سے کچھ بھی حفاظت نہیں کر سکتے۔

اور یہ کفار مکہ تو غلاموں کی طرح ان معبودان باطل کے دست بستہ کھڑے ہوئے ہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی تکذیب آپؐ کے لئے آزردگی کا باعث ہونا چاہیئے بیشک ہم سب جانتے ہیں جو یہ مکر و خیانت دل میں رکھتے ہیں اور جس عداوت و دشمنی کو یہ ظاہر کرتے ہیں۔

کیا ابی بن خلف کو معلوم نہیں کہ ہم نے اس کو ایک حقیر بدبودار نطفہ سے پیدا کیا ہے اور پھر وہ علانیہ باطل کی حمایت میں اعتراضات کرنے لگا۔

اس نے ہماری شان میں ایک عجیب مضمون بیان کیا کہ ہڈیاں دکھا کر ہماری قدرت کا انکار کرتا ہے اور اپنی اصلی پیدائش کو بھول گیا اور کہتا ہے کہ ہڈیاں کو جبکہ وہ بوسیدہ ہوگئی ہوں کون زندہ کرے گا۔

آپ اس کو جواب دیدیجئے کہ وہ ذات زندہ کرے گی جس نے اول بار ان کو نطفہ سے پیدا کیا ہے اور وہ ہر ایک چیز سے پیدا کرنا جانتا ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

امام حاکم نے تصحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ عاص بن وائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بوسیدہ ہڈی لے کر آیا پھر اسے چورا چورا کر کے بولا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا ایسی ہڈیاں بوسیدہ ہو جانے کے بعد دوبارہ زندہ کی جائیں گی آپؐ نے فرمایا ہاں یہی ہڈیاں زندہ کی جائیں گی اور تجھے موت دی جائے گی اور پھر دوبارہ تجھے زندہ کیا جائے گا اور پھر تجھ کو دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔

اس پر اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ سے اخیر سورت تک یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

اور ابن ابی حاتم نے مجاہد۔ عکرمہ۔ عروہ بن زبیر اور سدی کے طریقہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے

الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾ أَوَلَيْسَ

وہ ایسا (قادر) ہے کہ (بعض) ہرے درخت سے تمہارے لئے آگ پیدا کر دیتا ہے پھر تم اس سے اور آگ سلگا لیتے ہو اور جس نے

الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۚ بَلَىٰ وَهُوَ

آسمان اور زمین پیدا کیے ہیں کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ ان جیسے آدمیوں کو دوبارہ پیدا کر دے ضرور وہ قادر ہے اور وہ

الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾

بڑا پیدا کرنے والا خوب جاننے والا ہے۔ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو بس اس کا معمول تو یہ ہے کہ اس چیز کو کہہ دیتا ہے کہ ہو جا بس وہ ہو جاتی ہے

فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾

تو اس کی پاک ذات ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا پورا اختیار ہے اور تم سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے

آیاتہا ١٨٢ ——— سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّيَّةٌ (٥٦) (٣٧) ——— رکوعاتہا ٥

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

المنزل ٦ وَالصَّافَّاتِ صَفًّا ﴿١﴾ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا ﴿٢﴾ فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا ﴿٣﴾ إِنَّ إِلَٰهَكُمْ

قسم ہے ان فرشتوں کی جو صف باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں۔ پھر ان فرشتوں کی جو بندش کرنیوالے ہیں۔ پھر ان فرشتوں کی جو ذکر کی تلاوت کرنیوالے ہیں۔ کہ تمہارا معبود برحق

لَوَاحِدٌ ﴿٤﴾ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿٥﴾ إِنَّا زَيَّنَّا

ایک ہے وہ پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اور پروردگار ہے طلوع کرنیکے مواقع کا ہم ہی نے رونق دی

اور مکہ والو وہ ایسا ہے جو ہرے سے درخت سے تمہارے لئے آگ پیدا کر دیتا ہے پھر تم اس سے اور آگ سلگا لیتے ہو
کیا آسمانوں و زمین کا خالق انسانوں کے دوبارہ پیدا کرنے پر قادر نہیں ضرور بالضرور وہ اس چیز پر قادر ہے وہ بڑا پیدا کرنیوالا ہے
اور وہ تو جس وقت قیامت قائم کرنا چاہے گا تو اس وقت کہہ دیگا کہ ہو جا وہ فوراً ہو جائے گی۔
اس کی ذات پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر ایک چیز کے پیدا کرنے اور دینے کا اختیار ہے اور تم سب کو مرنے کے بعد اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے وہ تمہیں تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیدے گا۔
(سورہ والصافات) یہ سورت مکی ہے اس میں ایک سو اکیاسی [١٨١] آیتیں اور آٹھ سو ساٹھ کلمات اور تین ہزار آٹھ سو انتیس [٣٨٢٩] حروف ہیں
بسم اللہ الرحمن الرحیم قسم ہے ان فرشتوں کی جو آسمان میں اس طرح صف باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں جیسا کہ مومنین نماز میں کھڑے ہوتے ہیں۔
اور پھر قسم ہے ان فرشتوں کی جو کہ اذکار الٰہیہ کی تلاوت کرتے ہیں یا یہ کہ تلاوت قرآن کریم کی قسم ہے۔
غرضکہ مکہ والو ان تمام چیزوں کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ تمہارا معبود برحق ایک ہے جو وحدہ لاشریک ہے۔
جو آسمانوں اور زمین اور تمام مخلوقات وغیرہ کا خالق ہے اور پروردگار ہے سردی گرمی کے لانیکا اور ہم ہی نے رونق دی ہے

لباب النقول فی اسباب النزول

باقی ان روایتوں میں عاص بن وائل کی بجائے ابی بن خلف کا نام مذکور ہے۔
مترجم کہتا ہے کہ ہو سکتا ہے دونوں کے بارے میں آیت نازل ہوئی ہو کیونکہ دونوں بعث بعد الموت کے منکر تھے۔

السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِينَةِ ۨالْكَوَاكِبِ ۝٦ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝٧ لَا

ہے اس طرف والے آسمان کو ایک عجیب آرائش یعنی ستاروں کے ساتھ اور حفاظت بھی کی ہے ہر شریر شیطان سے وہ

يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلٰى وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝٨ دُحُورًا وَّلَهُمْ

شیاطین عالم بالا کی طرف کان بھی نہیں لگا سکتے اور وہ ہر طرف سے مار کر دھکے دید یئے جاتے ہیں اور ان کے لئے

عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝٩ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝١٠ فَاسْتَفْتِهِمْ

دائمی عذاب ہوگا مگر جو شیطان کچھ خبر لے ہی بھاگے تو ایک دھکتا ہوا شعلہ اس کے پیچھے لگ لیتا ہے تو آپ ان سے

أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِينٍ لَّازِبٍ ۝١١ بَلْ عَجِبْتَ

پوچھئے کہ یہ لوگ بناوٹ میں زیادہ سخت ہیں یا ہماری پیدا کی ہوئی یہ چیزیں (کیونکہ) ہم نے ان لوگوں کو چکنی مٹی سے پیدا کیا ہے بلکہ آپ تو تعجب کرتے

وَيَسْخَرُونَ ۝١٢ وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ۝١٣ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَّسْتَسْخِرُونَ ۝١٤

ہیں اور یہ لوگ تمسخر کرتے ہیں اور جب ان کو سمجھایا جاتا ہے تو یہ سمجھتے نہیں اور جب یہ کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو (خود) اس کی ہنسی اڑاتے ہیں

وَقَالُوا إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝١٥ ءَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَإِنَّا

اور کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے (کیونکہ) بھلا جب ہم مرگئے اور مٹی اور ہڈیاں ہوگئے تو کیا ہم

لَمَبْعُوثُونَ ۝١٦ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝١٧

(پھر) زندہ کیئے جاویں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی

اس سے پہلے آسمان کو ایک عجیب آرائش یعنی ستاروں کے ساتھ اور ان ہی ستاروں کے ساتھ اس آسمان کی حفاظت بھی کی ہے ہر شریر شیطان سے۔

وہ شیاطین ان محافظ فرشتوں کی باتوں کی طرف کان بھی نہیں لگا سکتے اور اگر وہ اس چیز کی کوشش بھی کرتے ہیں تو ہر طرف سے مار کر دھکے دے دیئے جاتے ہیں۔

اور یہ ستاروں کی مار کا یا یہ کہ جہنم کا ان کے لئے عذاب دائمی ہوگا۔

مگر جو شیطان کچھ خبر سن کر لے ہی بھاگے اور فرشتوں کی گفتگو سے کچھ اچک ہی لے تو ایک دھکتا ہوا شعلہ اس کے پیچھے ہو لیتا ہے جو اس کو جلا کر ختم کر دیتا ہے۔

تو آپ ﷺ ان مکہ والوں سے پوچھئے کہ یہ لوگ بناوٹ میں زیادہ سخت ہیں یا ہماری پیدا کی ہوئی چیزیں یعنی فرشتے وغیرہ ہم نے ان لوگوں کو تو ابتداء خلق آدم میں چکنی مٹی سے پیدا کیا ہے۔

آپ ﷺ تو ان کی تکذیب پر تعجب کرتے ہیں اور یہ سنکر آپ ﷺ کی اور آپ ﷺ کی کتاب کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں۔

اور جب ان کو قرآن کریم کے ذریعہ سے سمجھایا جاتا ہے تو نہیں سمجھتے اور جب یہ مکہ والے کوئی معجزہ دیکھتے ہیں جیسا کہ انشقاق قمر اور کسوف شمس وغیرہ تو اس کی ہنسی اڑاتے ہیں۔

اور کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو ہمارے پاس لے کر آئے ہیں یہ تو صریح جادو ہے بھلا کیا جب ہم مر کر پرانی ہڈیاں ہو گئے تو کیا پھر ہم دوبارہ زندہ کیئے جائیں گے۔ اور کیا ہماری طرح ہمارے اگلے باپ دادا بھی۔

قل نعم وانتم داخرون ﴿۱۸﴾ فانما هي زجرة واحدة فاذا هم ينظرون ﴿۱۹﴾

آپ کہہ دیجئے کہ ہاں (ضرور زندہ ہوگے) اور تم ذلیل بھی ہوگے پس قیامت تو بس ایک للکار ہوگی (یعنی نفخہ ثانیہ) سو سب یکایک دیکھنے بھالنے لگیں گے

وقالوا يويلنا هذا يوم الدين ﴿۲۰﴾ هذا يوم الفصل الذي كنتم به تكذبون ﴿۲۱﴾

اور کہیں گے ہائے ہماری کمبختی یہ تو وہی روز جزا (معلوم ہوتا) ہے (ارشاد ہوگا کہ ہاں) یہ وہی فیصلہ کا دن ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے

احشروا الذين ظلموا وازواجهم وما كانوا يعبدون ﴿۲۲﴾ من دون الله

جمع کرلو ظالموں کو اور ان کے ہم مشربوں کو اور ان معبودوں کو جن کی وہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کیا کرتے تھے

الربع

فاهدوهم الى صراط الجحيم ﴿۲۳﴾ وقفوهم انهم مسئولون ﴿۲۴﴾ ما لكم لا

پھر ان سب کو دوزخ کا رستہ بتلاؤ اور (اچھا) ان کو (ذرا) ٹھہراؤ ان سے کچھ پوچھا جاوے گا اب تم کو کیا ہوا ایک دوسرے

تناصرون ﴿۲۵﴾ بل هم اليوم مستسلمون ﴿۲۶﴾ واقبل بعضهم على بعض

کی مدد نہیں کرتے بلکہ وہ سب کے سب اس روز سرافگندہ (کھڑے) ہوں گے اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر جواب سوال (یعنی اختلاف)

يتساءلون ﴿۲۷﴾ قالوا انكم كنتم تأتوننا عن اليمين ﴿۲۸﴾ قالوا بل لم تكونوا

کرنے لگیں گے (چنانچہ تابعین کہیں گے کہ) ہم پر تمہاری آمد بڑے زور کی ہوا کرتی تھی متبعین کہیں گے کہ نہیں بلکہ تم خود ہی ایمان نہیں

مؤمنين ﴿۲۹﴾ وما كان لنا عليكم من سلطن بل كنتم قوما طغين ﴿۳۰﴾

لاتے تھے اور ہمارا تم پر کوئی زور تو تھا ہی نہیں بلکہ تم خود ہی سرکشی کیا کرتے تھے

آپ ان سے فرما دیجئے ہاں ضرور تم زندہ ہوگے اور تم ذلیل بھی ہوگے۔

قیامت تو صرف ایک للکار ہوگی یعنی نفخہ ثانیہ تو اس سے سب قبروں سے اٹھ کر دیکھنے بھالنے لگیں گے کہ ان کو کیا حکم دیا جا رہا ہے۔

اور قبروں سے کھڑے ہونے کے بعد کہیں گے ہائے ہماری کمبختی یہ تو وہی حساب کا دن ہے۔

تو فرشتے ان سے فرمائیں گے کہ ہاں یہ وہی تمہارے اور اہل ایمان کے درمیان فیصلہ کا دن ہے جس کے ہونے کے تم دنیا میں منکر تھے۔

پھر حق تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ مشرکین کو اور جن وانس اور شیاطین میں سے سب ان کے ہم مشربوں کو اور ان کے بتوں کو جمع کرلو پھر ان سب کو دوزخ کے درمیان لے جاؤ۔ پھر فرشتوں کو حکم ہوگا کہ ان کو ذرا دوزخ کے قریب ٹھہراؤ۔

ان سے اس چیز کے بارے میں سوال ہوگا۔ کہ اب تم کو کیا ہوا کہ اب تم عذاب خداوندی کو کیوں نہیں ہٹاتے اور کیا ہوا کہ تم ایک دوسرے کی کیوں نہیں مدد کرتے یا یہ کہ ان سے کلمہ لا الہ الا اللہ کے انکار کے بارے میں سوال ہوگا۔ بلکہ قیامت کے دن یہ سب عابد ومعبود خدا کے سامنے سرافگندہ کھڑے ہوں گے۔

اور بخوبی جان لیں گے کہ حق اللہ ہی کے لئے ہے اور انسان شیاطین کی طرف اور ادنیٰ درجہ کے لوگ سرداروں کی طرف متوجہ ہوکر سوال جواب کرنے لگیں گے۔

چنانچہ انسان شیاطین سے کہیں گے کہ تم ہم کو دین سے بہکایا کرتے تھے۔ شیاطین جواب میں کہیں گے بلکہ تم خود ہی حق تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے تھے ہم پر ناحق کا الزام ہے ہمارا تم پر کوئی زور تو تھا ہی نہیں یا ہم زبردستی چلا رہے ہو بلکہ تم خود ہی خدا کے منکر تھے

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۖ إِنَّا لَذَائِقُونَ ﴿٣١﴾ فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ﴿٣٢﴾ فَإِنَّهُمْ

سو ہم سب ہی پر ہمارے رب کی یہ (ازلی) بات محقق ہو چکی تھی کہ ہم سب کو مزہ چکھنا ہے تو ہم نے تم کو بہکایا ہم خود بھی گمراہ تھے تو وہ سب کے

يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ﴿٣٣﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٤﴾ إِنَّهُمْ

سب اس روز عذاب میں (بھی) شریک رہیں گے (اور) ہم ایسے مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں وہ لوگ

كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٣٥﴾ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا

ایسے تھے کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو تکبر کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر

لِشَاعِرٍ مَجْنُونٍ ﴿٣٦﴾ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٧﴾ إِنَّكُمْ لَذَائِقُو الْعَذَابِ

دیوانہ کی وجہ سے چھوڑ دیں گے بلکہ یہ تو ایک سچا دین لے کر آئے ہیں اور دوسرے پیغمبروں کی تصدیق کرتے ہیں تم سب کو عذاب چکھنا پڑے گا

الْأَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٩﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾

اور تم کو اسی کا بدلہ ملے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے ہاں مگر جو اللہ کے خالص کئے ہوئے بندے ہیں

أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَعْلُومٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ ۖ وَهُمْ مُكْرَمُونَ ﴿٤٢﴾ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٤٣﴾

ان کے واسطے ایسی غذائیں ہیں جن کا حال (دوسری سورتوں میں) معلوم ہو چکا ہے یعنی میوے اور وہ لوگ بڑی عزت سے آرام کے

عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ

باغوں میں تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ ان کے پاس ایسا جام شراب لایا جاوے گا جو بہتی ہوئی شراب سے بھرا جاوے گا سفید ہوگی پینے والوں کو

لِلشَّارِبِينَ ﴿٤٦﴾

لذیذ معلوم ہوگی

ہم سب پر ہمارے رب کا عذاب و ناراضگی ثابت ہو چکی ہے اب ہم سب کو دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھنا ہے، ہم نے تم کو گمراہ کیا اور ہم خود بھی گمراہ تھے۔ وہ سب کے سب قیامت کے دن عذاب میں شریک رہیں گے ہم مشرکین کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

جب ان سے دنیا میں کہا جاتا تھا کہ اس بات کے قائل ہو جاؤ کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں تو یہ اس کے ماننے سے تکبر کیا کرتے تھے۔

اور کہا کرتے تھے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کی عبادت کو ایک شاعر دیوانہ یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے چھوڑ دیں بلکہ آپ تو قرآن کریم اور توحید کا حکم لے کر آئے تھے اور سابقہ پیغمبروں کی تصدیق کرتے ہیں۔

اے مکہ والو تم سب کو دوزخ کا دردناک عذاب چکھنا پڑے گا اور تم کو آخرت میں اسی چیز کا بدلہ ملے گا جو تم دنیا میں کفر و شرک کرتے تھے۔ بجز ان حضرات کے جو کفر و شرک سے محفوظ تھے۔

یا یہ کہ عبادت و توحید کے ساتھ اللہ کے خاص کئے ہوئے بندے ہیں۔

ان کے لئے صبح و شام کے اندازہ کے مطابق ایسی غذائیں ہیں جن کا حال معلوم ہو چکا۔ یعنی میوے وہ لوگ بڑی عزت سے ایسے باغوں میں جن کی نعمتیں ختم نہ ہوں گی تختوں پر آمنے سامنے زیارت کے لئے بیٹھے ہوں گے۔

ان کے پاس پاکیزہ جام شراب لایا جائے گا جو سفید ہوگی اور پینے والوں کو لذیذ معلوم ہوگی۔

لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿٤٨﴾

نہ اس میں دردِ سر ہوگا اور نہ اس سے عقل میں فتور آوے گا اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی بڑی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی

كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٥٠﴾ قَالَ

گویا وہ بیضے ہیں جو چھپے ہوئے رکھے ہیں پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات چیت کریں گے ان میں سے

قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿٥١﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿٥٢﴾ ءَاِذَا مِتْنَا

ایک کہنے والا کہے گا کہ (دنیا میں) میرا ایک ملاقاتی تھا وہ کہا کرتا تھا کہ کیا تو بعث کے معتقدین سے ہے کیا جب ہم

وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿٥٤﴾ فَاطَّلَعَ

مر جاویں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاویں گے تو کیا ہم جزا سزا دیئے جاویں گے ارشاد ہوگا کہ کیا تم جھانک کر (اس کو) دیکھنا چاہتے ہو سو وہ شخص جھانکے گا

فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٥٥﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿٥٦﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ

تو اس کو وسط جہنم میں دیکھے گا کہے گا کہ خدا کی قسم تو تو مجھ کو تباہی کرنے کو تھا اور اگر میرے رب کا مجھ پر فضل نہ

لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿٥٨﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ

ہوتا تو میں بھی ماخوذ لوگوں میں ہوتا کیا ہم بجز پہلی بار مر چکنے کے اب نہیں مریں گے اور نہ ہم کو

نہ اس کے پینے سے پیٹ میں درد ہوگا نہ عقل میں فتور آئے گا نہ اور کسی قسم کی تکلیف ہوگی نہ گناہ ہوگا اور نہ اس سے نشہ آئے گا اور نہ دردِ سر ہوگا۔

اور جنت میں ان کے پاس ان کی بیبیوں کے علاوہ اور نیچی نگاہ والی بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی جو اپنے خاوندوں پر قانع ہوں گی خوبصورت چہرے والی ہیں۔

گویا کہ بیضوں کی طرح صاف ہیں جو پروں کے نیچے سردی و گرمی سے چھپے ہوئے رکھے ہیں پھر جنتی ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات چیت کریں گے۔

چنانچہ ان اہل جنت میں سے ایک شخص یعنی یہوذا مؤمن کہے گا کہ دنیا میں میرا ایک ملاقاتی تھا یعنی ابو فطروس اسی کا بھائی۔

وہ مجھے بطور انکار بعث کہا کرتا تھا کہ کیا تو بعث کے معتقدین میں سے ہے۔

کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے۔ تو کیا پھر ہم کو دوبارہ زندہ کر کے ہمارے سے حساب و کتاب لیا جائے گا۔ پھر چنانچہ وہ یہوذا مؤمن اپنے جنتی بھائیوں سے کہے گا کیا تم اس کو دوزخ میں جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو کہ تم کو اسکی حالت نظر آ جائے۔ چنانچہ وہ خود ہی جھانکے گا تو اپنے اس کافر بھائی کو وسط جہنم میں پڑا ہوا دیکھے گا اور کہے گا کہ خدا کی قسم تو تو مجھے دین سے بے راہ ہی کرنے کو تھا اور اگر میں تیری باتوں میں آ جاتا تو تو مجھے تباہ ہی کر ڈالتا۔ اور اگر میرے پروردگار کا مجھ پر فضل نہ ہوتا کہ اس نے مجھے ایمان کی توفیق دی اور کفر سے محفوظ رکھا تو میں بھی تیرے ساتھ دوزخ کے عذاب میں ہوتا۔

پھر اس کے بعد ایک منادی کی آواز سنائی دے گی کہ تمہیں موت کر دی گئی اب موت نہیں آئے گی اس کے بعد یہ اپنے یاران جنت سے کہے گا کہ کیا ہم بجز پہلی بار کے مر چکنے کے کہ دنیا میں مر چکے ہیں اب نہیں مریں گے۔

تو اسکے ساتھی کہیں گے ہاں اب نہیں مرینگے پھر منادی کی آواز سنائی دے گی کہ دوزخیو دوزخ پُر کر دی گئی۔ اب اس میں کوئی اور داخل نہ ہوگا اور نہ اس میں سے کسی کو نکالا جائے گا۔

بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ ھٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

عذاب ہوگا یہ بے شک بڑی کامیابی ہے ایسی ہی کامیابی کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے

اَذٰلِکَ خَیْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَۃُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰھَا فِتْنَۃً لِّلظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّھَا

بھلا یہ دعوت بہتر ہے زقوم کا درخت ہم نے اس درخت کو ظالموں کے لئے موجب امتحان بنایا ہے وہ ایک

شَجَرَۃٌ تَخْرُجُ فِیْٓ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُھَا کَاَنَّہٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۶۵﴾ فَاِنَّھُمْ

درخت ہے جو قعر دوزخ میں سے نکلتا ہے اس کے پھل ایسے جیسے سانپ کے پھن تو وہ لوگ

لَاٰکِلُوْنَ مِنْھَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْھَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَھُمْ عَلَیْھَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ ﴿۶۷﴾

اس سے کھاویں گے اور اس سے پیٹ بھریں گے پھر ان کو کھولتا ہوا پانی (پیپ میں) ملا کر دیا جاوے گا

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَھُمْ لَاِلَی الْجَحِیْمِ ﴿۶۸﴾ اِنَّھُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَھُمْ ضَآلِّیْنَ ﴿۶۹﴾

پھر اخیر ٹھکانہ ان کا دوزخ ہی کی طرف ہوگا (کیونکہ) انہوں نے اپنے بڑوں کو گمراہی کی حالت میں پایا تھا

تو یہ سن کر خوشی میں بولے گا کیا ہم کو عذاب نہیں ہوگا وہ ساتھی جواباً کہیں گے جی ہاں یہ بہت بڑی نجات و کامیابی ہے کہ جنت اور اس کی نعمتیں ہمیں لگ گئیں اور دوزخ اور اس کی سختیوں سے محفوظ رہے۔

یہ ان ہی دونوں بھائیوں کے واقعہ کا تکملہ ہے جن کا حق تعالیٰ نے سورۂ کہف میں ذکر کیا ہے اور ایک ان میں سے یہوذا نامی مؤمن تھا اور دوسرا بھائی ابو قطروس وہ کافر تھا۔

پھر حق تعالیٰ اس سے فرماتے گا کہ ایسی ہی کامیابی حاصل کرنے کے لئے سبقت کرنے والوں کو اعمال صالحہ میں سبقت کرنی اور خرچ کرنے والوں کو راہ خدا میں خرچ کرنا اور کوشش کرنیوالوں کو علم و عبادت میں کوشش کرنی چاہیے

بھلا یہ بتلاؤ کہ اہل جنت کی جو نعمتیں بیان کی گئیں جو مؤمنین کے لئے تیار کی گئی ہیں وہ بہتر ہیں یا زقوم کا درخت جو کفار کے لئے ہے ہم نے اس درخت کو ابو جہل اور اس کے ساتھیوں کے لئے موجب امتحان بنایا ہے جو کہتے ہیں زقوم کھجور اور مکھن ہے۔

وہ ایک درخت ہے جو قعر دوزخ میں سے نکلتا ہے اس کے پھل ایسے ہیں جیسے سانپ کے پھن ایسے خطرناک قسم کے سانپ یمن کی طرف ہوتے ہیں۔ مکہ والے اور تمام کفار اسی درخت میں سے کھائیں گے اور زقوم ہی سے اپنا پیٹ بھریں گے پھر اس کے بعد ان کو کھولتا ہوا پانی ملا کر دیا جائے گا۔ اور پھر اخیر ٹھکانا ان کا قعر دوزخ ہی ہوگا کیونکہ انہوں نے اپنے بڑوں کو حق و ہدایت سے گمراہ پایا تھا پھر یہ بھی ان کے قدم بقدم تیزی کے ساتھ چلتے ہیں۔

لباب النقول فی اسباب النزول

(سورہ والصافات) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ابن جریر نے قتادہ سے نقل کیا ہے ابو جہل بولا کہ تمہارا ساتھی (یعنی حضور اکرم) کہتا ہے کہ دوزخ میں ایک درخت ہوگا حالانکہ آگ تو درخت کو کھا جاتی ہے میرے خیال میں تو زقوم کا درخت مکھن اور کھجور کے علاوہ اور کچھ نہیں چنانچہ جب کفار دوزخ میں درخت ہونے کے بارے میں متعجب ہوئے اس وقت حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اِنَّھَا شَجَرَۃٌ تَخْرُجُ فِیْٓ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ۔ یعنی وہ ایک درخت ہے جو قعر دوزخ میں سے نکلتا ہے اور اسی طرح سدی سے روایت نقل کی ہے۔

فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدْ

پھر یہ بھی انہیں کے قدم بقدم تیزی کے ساتھ چلتے تھے اور ان سے پہلے بھی اگلے لوگوں میں اکثر گمراہ ہو چکے ہیں اور ہم نے

اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا عِبَادَ

ان میں بھی ڈرانے والے پیغمبر بھیجے تھے سو دیکھ لیجئے ان لوگوں کا کیسا (برا) انجام ہوا جنکو ڈرایا گیا تھا ہاں مگر جو خدا کے

اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ

خاص کئے ہوئے بندے تھے اور ہم کو نوح ؑ نے پکارا سو ہم خوب فریاد سننے والے ہیں اور ہم نے ان کو اور ان کے

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي

تابعین کو بڑے بھاری غم سے نجات دی اور ہم نے باقی انہیں کی اولاد کو رہنے دیا اور ہم نے ان کے لئے پیچھے آنیوالے

الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾

لوگوں میں یہ بات رہنے دی کہ نوح پر سلام ہو عالم والوں میں ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ

بے شک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے پھر ہم نے دوسرے لوگوں کو (یعنی کافروں کو) غرق کر دیا۔ اور نوح ؑ کے طریقہ والوں میں

لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾

سے ابراہیم بھی تھے

اور آپ ؐ کی قوم سے پہلے بھی سابقہ قوموں میں بہت سے گمراہ ہو چکے ہیں۔ اور ہم نے ان میں بھی ڈرانیوالے پیغمبر بھیجے تھے مگر وہ پھر بھی ایمان نہیں لائے۔

ہم نے ان کو ہلاک کر دیا سو آپ ؐ دیکھ لیجئے کہ ان لوگوں کو کیسے بری طرح ہلاک کیا جن کو ڈرایا گیا تھا۔ اور پھر وہ ایمان نہیں لائے تھے۔ ہاں مگر جو کفر و شرک سے محفوظ یا یہ کہ توحید و عبادت میں مخلص تھے۔ انہوں نے انبیاء کرام ؑ کی تکذیب نہیں کی ہم نے ان کو ہلاک نہیں کیا۔

نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کی ہلاکت کے لیئے دعا کی کہ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ہم ان کی خوب فریاد سننے والے ہیں چنانچہ ہم نے ان کو اور ان کے تابعین کو غرق ہونے سے بچا لیا اور قیامت تک ہم نے باقی ان ہی کی اولاد کو رہنے دیا کیونکہ حضرت نوح کے تین لڑکے تھے سام حام یافث سام تو ابو العرب ہیں اور تمام عربوں کے جزیروں میں رہنے والوں کے باپ ہیں۔ اور حام حبش بربر اور سندھ والوں کے باپ ہیں اور یافث تو تمام لوگوں کے باپ ہیں۔

اور ہم نے نوح علیہ السلام کے لیئے ان کے بعد والوں میں یہ بات رہنے دی کہ ہماری طرف سے نوح ؑ پر سلام ہو عالم والوں میں ہم مخلصین کو ثناء حسن اور نجات کے ذریعہ سے ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے۔

پھر ہم نے ان کے علاوہ دوسرے طریقے کے لوگوں کو ہلاک کر دیا اور نوح علیہ السلام کے طریقہ والوں میں سے یا یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ والوں میں سے ابراہیم بھی تھے کیونکہ ابراہیم علیہ السلام نوح علیہ السلام کے طریقہ اور انکے اصول پر تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم علیہ السلام کے اصول اور ان کے طریقہ پر تھے۔

اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾

جبکہ وہ اپنے رب کی طرف صاف دل سے متوجہ ہوئے — جبکہ انہوں نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ تم کس (واہیات) چیز کی عبادت کیا کرتے ہو

اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ

کیا جھوٹ موٹ کے معبودوں کو — اللہ کے سوا چاہتے ہو — تو تمہارا رب العالمین کے ساتھ کیا خیال ہے — سو ابراہیم

نَظْرَةً فِى النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّىْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ

نے ستاروں کو ایک نگاہ بھر کر دیکھا — اور کہہ دیا کہ میں بیمار ہونے کو ہوں — غرض وہ لوگ ان کو چھوڑ کر چلے گئے — تو یہ ان کے

اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا

بتوں میں جا گھسے — اور کہنے لگے کہ کیا تم کھاتے نہیں ہو — تم کو کیا ہوا — تم تو بولتے بھی نہیں ہو — پھر ان پر قوت کے ساتھ جا پڑے

بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ

اور مارنے لگے — سو وہ لوگ ان کے پاس دوڑتے ہوئے آئے — ابراہیم نے فرمایا کیا تم ان چیزوں کو پوجتے ہو جنکو خود تراشتے ہو — حالانکہ تم کو

خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِى الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ

اور تمہاری ان بنائی چیزوں کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ ابراہیم کیلئے ایک آتش خانہ تعمیر کرو اور ان کو اس دہکتی آگ میں ڈال دو۔ غرض ان لوگوں نے ابراہیم

كَيْدًا

کے ساتھ برائی کرنی چاہی

جبکہ ابراہیم علیہ السلام اپنے پروردگار کی اطاعت کی طرف خالص دل سے متوجہ ہوئے جبکہ انہوں نے اپنے باپ آزر اور اپنی بت پرست قوم سے فرمایا کہ تم خدا کے علاوہ کس واہیات چیز کی عبادت کیا کرتے ہو قوم بولی بتوں کی حضرت ابراہیم نے فرمایا کیا جھوٹ موٹ کے معبودوں کی عبادت کرنا چاہتے ہو۔

سو تمہارا رب العالمین کے بارے میں کیا خیال ہے کہ جب تم اس کے علاوہ دوسروں کو پوجو گے تو وہ تمہیں کیا بدلہ دے گا۔

(پھر جب قوم نے میلہ میں چلنے کو کہا) تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں کی طرف ایک نظر بھر کر دیکھی یا یہ کہ ذرا سوچ کر کہہ دیا کہ میں بیمار ہونے کو ہوں تاکہ قوم ان کو چھوڑ دے۔

غرض وہ لوگ ان کو چھوڑ کر اپنے میلہ میں چلے گئے تو حضرت ابراہیم ان کے بتوں میں جا گھسے۔ اور بطور استہزاء کے کہنے لگے۔ کہ یہ شہد وغیرہ کے چڑھاوے جو تمہارے سامنے رکھے ہیں یہ کھاتے کیوں نہیں ہو۔ چنانچہ وہ جواب کہاں سے دیتے تو حضرت ابراہیم بولے کہ تم کو کیا ہوا تم بولتے بھی نہیں ہو پھر تو ان پر قوت کے ساتھ کھدال لے کر جا پڑے اور ان کو مارنا شروع کر دیا۔

پھر وہ لوگ اپنے میلہ سے واپسی پر یہ ماجرا دیکھ کر حضرت ابراہیم کے پاس دوڑے ہوئے آئے۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کیا تم ان چیزوں کو پوجتے ہو جن کو لکڑیوں اور پتھروں سے خود تراشتے ہو اور اس حق تعالیٰ کی عبادت کو چھوڑتے ہو کہ جس نے تم کو اور تمہاری سب بنائی ہوئی چیزوں کو پیدا کیا ہے قوم بولی ان کے لیئے ایک آتش خانہ تعمیر کرو اور ان کو دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دو ان لوگوں نے حضرت ابراہیم کو آگ میں جلانے کی تدبیر کی تھی۔

جَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِیْنَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ

ہم نے انہیں کو نیچا دکھایا اور ابراہیم کہنے لگے کہ میں تو اپنے رب کی طرف چلا جاتا ہوں وہ مجھ کو (اچھی جگہ) پہنچا ہی دیگا۔ اے میرے رب مجھ

لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ

نیک فرزند دے سو ہم نے ان کو ایک حلیم المزاج فرزند کی بشارت دی سو جب وہ لڑکا ایسی عمر کو پہنچا کہ ابراہیم کے ساتھ چلنے پھرنے

یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ

ابراہیم نے فرمایا کہ برخوردار میں خواب دیکھتا ہوں کہ میں تم کو (بامر الٰہی) ذبح کر رہا ہوں سو تم بھی سوچ لو کہ تمہاری کیا رائے ہے وہ بولے کہ ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے آپ

مَا تُؤْمَرُ ؗ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ

تامل کیجئے انشاء اللہ تعالیٰ آپ مجھ کو سہار کرنے والوں میں سے دیکھیں گے۔ غرض دونوں نے (خدا کے حکم کو) تسلیم کر لیا اور باپ نے بیٹے کو (ذبح کرنے کیلئے) کروٹ

لِلْجَبِیْنِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ

لٹایا اور چاہتے تھے کہ گلا کاٹ ڈالیں اس وقت ہم نے ان کو آواز دی کہ اے ابراہیم (شاباش ہے) تم نے خواب کو خوب سچ کر دکھایا (وہ وقت بھی عجیب تھا) ہم مخلصین کو

نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ

ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں حقیقت میں یہ تھا بھی بڑا امتحان اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے

عَظِیْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِی

عوض میں دیا اور ہم نے پیچھے آنے والوں میں یہ بات ان کیلئے رہنے دی کہ ابراہیم پر سلام ہو ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۱۰﴾

دیا کرتے ہیں

تو ہم نے اس تدبیر میں ان ہی کو نیچا دکھایا کہ سزا کے اعتبار سے ان ہی کو ذلیل وخوار کیا۔

حضرت ابراہیم نے ان لوگوں سے مایوس ہو کر لوط علیہ السلام سے فرمایا کہ میں اپنے پروردگار کی عبادت کے لئے کسی طرف چلا جاتا ہوں وہ مجھ کو اچھی جگہ پہنچا ہی دے گا اور ان لوگوں سے نجات دے گا۔

پھر (شام پہنچ کر) یہ دعا کی کہ میرے پروردگار مجھ کو ایک نیک فرزند دے سو ہم نے ان کو ایک ایسے فرزند کی بشارت دی جو بچپن میں علم اور بڑے ہونے پر حلیم المزاج ہیں۔

پھر جب وہ لڑکا ایسی عمر کو پہنچا کہ ابراہیم کے ساتھ وہ طاعت میں یا یہ کہ پہاڑ وغیرہ کی طرف جانے میں چلنے پھرنے لگا تو حضرت ابراہیم نے اپنے صاحبزادے حضرت اسماعیل سے فرمایا برخوردار مجھے خواب میں تیرے ذبح کرنے کا حکم ہوا ہے سو تم بھی سوچ لو کہ تمہاری کیا رائے ہے۔

وہ بولے ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے آپ بلا تامل کیجئے۔ آپ انشاء اللہ مجھے ذبح پر صبر کرنے والا پائیں گے

غرضکہ جب دونوں حکم الٰہی کی بجا آوری کے لئے تیار ہو گئے اور باپ نے بیٹے کو ذبح کرنے کیلئے کروٹ پر لٹا دیا

تو ہم نے آواز دی کہ ابراہیم آپ نے خواب کو سچا اور پورا کر کے دکھایا ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

حقیقت میں یہ تھا بھی بڑا امتحان اور ہم نے ایک موٹا بینڈھا اس کے عوض میں دیا اور ہم نے پیچھے آنے والوں میں یہ بات رہنے دی کہ ابراہیم پر سلام ہو مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۱۱﴾ وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿۱۱۲﴾

بے شک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے اور ہم نے (ایک انعام ان پر یہ کیا کہ) ان کو اسحٰق کی بشارت دی کہ نبی اور نیک بختوں میں سے ہوں

وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ ۚ وَمِن ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ مُبِينٌ ﴿۱۱۳﴾

اور ہم نے ابراہیم پر اور اسحاق پر برکتیں نازل کیں اور (پھر آگے) ان دونوں کی نسل میں بعضے اچھے بھی ہیں اور بعضے ایسے بھی جو (بدیاں کرکے) صریح اپنا نقصان کر رہے ہیں

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿۱۱۴﴾ وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ

اور ہم نے موسٰی اور ہارون پر بھی احسان کیا اور ہم نے ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑے غم

الْعَظِيمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنَاهُمْ فَكَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿۱۱۶﴾ وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ ﴿۱۱۷﴾

نجات دی اور ہم نے ان سب کی (فرعون کے مقابلہ میں) مدد کی سو یہی لوگ غالب آئے۔ اور ہم نے ان دونوں کو واضح کتاب دی

وَهَدَيْنَاهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ﴿۱۱۹﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ

اور ہم نے ان دونوں کو سیدھے راستہ پر قائم رکھا اور ہم نے ان دونوں کے لئے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ بات رہنے دی

مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿۱۲۰﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۲۱﴾ إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا

کہ موسٰی اور ہارون پر سلام ہو ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں بیشک وہ دونوں ہمارے (کامل) ایماندار

الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۲۲﴾ وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۲۳﴾ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۲۴﴾

بندوں میں سے تھے اور الیاس بھی (بنی اسرائیل کے) پیغمبروں میں سے تھے جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے

أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ﴿۱۲۵﴾

کیا تم بعل کو پوجتے ہو اور اس کو چھوڑے بیٹھے ہو جو سب سے بڑھ کر بنانے والا ہے

بے شک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے۔

اور ہم نے ان کو اسحاق کی بشارت دی کہ نبی اور نیک بختوں میں سے ہوں گے اور ہم نے ابراہیم پر اور اسحاق پر برکتیں نازل کیں اور ان دونوں کی نسل میں بعضے موحد بھی ہیں اور بعضے صریح کفر میں گرفتار ہیں۔

اور ہم نے موسٰی و ہارون علیہما السلام پر بھی نبوت و اسلام کے ذریعہ سے احسان کیا اور ہم نے ان کو اور ان کی قوم کو غرق سے نجات دی۔

اور فرعون اور اس کی قوم کو مقابلہ میں ہم نے ان سب کی مدد کی سو آخر میں یہی لوگ غالب آئے

اور ہم نے ان دونوں کو توریت دی جو حلال و حرام کو واضح کرنے والی ہے اور ہم نے ان کو سچے اور سیدھے رستہ پر قائم رکھا اور ہم نے ان کو بعد آنے والے لوگوں میں ان کے لئے سلام اور نیکی رہنے دی ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ بیشک یہ دونوں ہمارے سچے ایماندار بندوں میں سے تھے۔

اور الیاس علیہ السلام بھی اپنی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے جس وقت انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم غیر اللہ کی پرستش سے نہیں ڈرتے کیا تم حق تعالٰی کے سوا اس بعل بت کو پوجتے ہو یا یہ کہ اس بیل کو اور کہا گیا ہے کہ بعل ناقی ان کا بت تھا۔ جس کا طول بیس ہاتھ تھا اور اس کے چار منہ تھے اور اس ذات کی عبادت چھوڑ بیٹھے ہو جو سب سے بڑھ کر بنانے والا ہے اس کی عبادت کیوں نہیں کرتے۔

اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا عِبَادَ

(اور وہ) معبود برحق ہے تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا رب ہے، سو ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا سو وہ لوگ پکڑے جاویں گے مگر جو اللہ کے

اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤى اِلْ یَاسِیْنَ ﴿۱۳۰﴾

خاص بندے تھے اور ہم نے الیاس کیلئے پیچھے آنیوالے لوگوں میں یہ بات رہنے دی کہ الیاسین پر سلام ہو

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَاِنَّ لُوْطًا

ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں بے شک وہ ہمارے (کامل) ایمانداروں میں سے تھے اور بیشک لوط (علیہ السلام)

لَّمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ نَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ﴿۱۳۵﴾

بھی پیغمبروں میں سے تھے جبکہ ہم نے ان کو اور ان کے متعلقین کو سب کو نجات دی بجز ایک بڑھیا (یعنی ان کی زوجہ) کے کہ وہ رہ جانے

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَیْهِمْ مُّصْبِحِیْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّیْلِ ؕ اَفَلَا

والوں میں رہ گئی پھر ہم نے اور سب کو ہلاک کر دیا اور تم تو ان (کے دیار و مساکن) پر صبح ہوتے اور رات میں گذرا کرتے ہو تو کیا پھر

تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ ع

نہیں سمجھتے ہو اور بیشک یونس (علیہ السلام) بھی پیغمبروں میں سے تھے جب کہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس پہنچے

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ ﴿۱۴۲﴾

سو یونس بھی شریک قرعہ ہوئے تو یہی ملزم ٹھہرے پھر ان کو مچھلی نے (ثابت) نگل لیا اور یہ اپنے کو ملامت کر رہے تھے

وہ تمہارا خالق ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی خالق و معبود ہے سو ان لوگوں نے ان کی رسالت کی تکذیب کی سو یہ لوگ دوزخ کے عذاب میں پکڑے جائیں گے۔

بجز موحد اور فرمانبردار بندوں کے کہ ان کو ایسی سزا نہ ہوگی اور ہم نے ان کے بعد والوں میں یہ بات رہنے دی کہ الیاس علیہ السلام پر سلامتی ہو اور یہ اور لیس علیہ السلام ہیں یا یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلقین پر سلامتی ہو۔

نیکو کاروں کو ہم اس طرح صلہ دیا کرتے ہیں وہ ہمارے سچے مومن بندوں میں سے تھے۔

اور لوط علیہ السلام کو بھی ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ جب کہ ہم نے ان کو اور ان کی دونوں صاحبزادیوں زاعورا اور ایثا کو نجات دی بجز ان کی منافقہ بیوی کے کہ وہ ہلاک ہونے والوں کے ساتھ رہ گئی چنانچہ ہم نے لوط علیہ السلام اور ان کے متعلقین کے علاوہ جو باقی بچے سب کو ہلاک کر دیا۔

اور مکہ والو تم قوم لوط کی بستیوں سدوم عمورا صبورا دادوما پر سے کبھی صبح ہوتے گذرتے ہو اور کبھی رات میں گذرا کرتے ہو۔ کیا پھر بھی اس چیز کی تصدیق نہیں کرتے کہ ان لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ ہوا تاکہ ان کی اقتدا نہ کرو۔

یونس علیہ السلام بھی پیغمبروں میں سے تھے جب کہ وہ اپنی قوم کے پاس سے چل کر یا یہ کہ بھاگ کر ایک بھری ہوئی تیار کشتی کے پاس پہنچے۔

تو یونس علیہ السلام بھی کشتی میں شریک قرعہ ہوئے تو قرعہ میں انہیں کا نام نکلا انہوں نے اپنے آپ کو پانی میں ڈال دیا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کو مچھلی نے نگل لیا تو یہ اپنے ہی کو ملامت کر رہے تھے کیونکہ قوم سے بھاگ کر آئے تھے۔

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنٰهُ

سو اگر وہ (اس وقت) تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے تو قیامت تک اس کے پیٹ میں رہتے سو ہم نے

بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ

ان کو ایک میدان میں ڈال دیا اور وہ اسوقت مضمحل تھے۔ اور ہم نے ان پر ایک بیلدار درخت بھی اگا دیا تھا اور ہم نے ان کو ایک لاکھ یا اس

اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ

سے بھی زیادہ آدمیوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا تھا پھر وہ لوگ ایمان لے آئے تو ہم نے ان کو ایک زمانہ تک عیش دیا سو ان لوگوں سے پوچھئے کہ کیا خدا کے لئے تو بیٹیاں اور

وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ

تمہارے لئے بیٹے ہاں کیا ہم نے فرشتوں کو عورت بنایا ہے اور وہ (ان کے بننے کے وقت) دیکھ رہے تھے خوب سن لو کہ وہ لوگ اپنی

اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى

سخن تراشی سے کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) اللہ صاحب اولاد ہے اور وہ یقیناً (بالکل) جھوٹے ہیں کیا اللہ تعالیٰ نے بیٹوں کے مقابلہ میں بیٹیاں

الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ

زیادہ پسند کیں تم کو کیا ہو گیا تم کیسا (بیہودہ) حکم لگاتے ہو پھر کیا تم (عقل اور) سوچ کام نہیں لیتے ہو ہاں کیا تمہارے پاس (اس پر) کوئی واضح

مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾

دلیل موجود ہے سو تم اگر (اس میں) سچے ہو تو اپنی وہ کتاب پیش کرو

تو اگر یہ اس واقعہ سے پہلے عبادت گذاروں میں سے نہ ہوتے تو یہ اس مچھلی کے پیٹ میں قیامت تک رہتے پھر ہم نے ان کو نکال کر ایک میدان میں ڈال دیا اور وہ اس وقت مضمحل تھے اور ان کا بدن بچہ کی بدن کی طرح نرم ہو گیا تھا اور ہم نے ان پر (دھوپ کی حفاظت کے لئے) ایک بیلدار درخت بھی اگا دیا۔

اور ہم نے ان کو ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی بیس ہزار زائد آدمیوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا۔

سو وہ لوگ ان پر ایمان لے آئے تھے تو ہم نے ان کو مرنے تک بلا کسی تکلیف کے عیش دیا تھا۔

سو اب اس کے بعد مکہ والوں میں سے بنو ملیح سے پوچھئے کہ کیا خدا کے لئے تو بیٹیاں ہوں اور تمہارے بیٹے۔ وہ جواباً بولے ہاں اس پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا حق تعالےٰ کے لئے وہ چیز پسند کرتے ہو جو اپنے لئے پسند نہیں کرتے۔

کیا بقول تمہارے ہم نے فرشتوں کو عورت بنایا ہے اور ان کے بننے کے وقت موجود تھے۔ بلکہ یہ اپنی سخن تراشی سے کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں۔

یہ اپنے قول میں بالکل جھوٹے ہیں کیا حق تعالےٰ نے بیٹوں کے مقابلہ میں بیٹیاں زائد پسند کیں۔

کیا ہو گا کہ تم کیسا بیہودہ حکم لگاتے ہو اللہ تعالےٰ کے لئے وہ چیز پسند کرتے ہو جسے اپنے لئے گوارا نہیں کرتے۔

کیا جو تم بکتے ہو اسے سوچتے نہیں کیا تمہارے پاس اے مکہ والو اس کے بارے میں کوئی کتاب ہے جس میں اس پر واضح دلیل ہو کہ معاذ اللہ فرشتے حق تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو تو وہ کتاب پیش کرو۔

وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۭ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝۱۵۸

ان لوگوں نے اللہ میں اور جنات میں (بھی) رشتہ داری قرار دی ہے اور جن جن کو یہ لوگ خدا کا شریک ٹھہرا رہے ہیں انکی تو کیفیت یہ ہے کہ ان میں جو جنات ہیں خود انکا یہ عقیدہ ہے کہ (ان مشرک

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۱۵۹ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝۱۶۰ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۝۱۶۱

جو کافر ہیں) وہ (عذاب میں) گرفتار ہونگے۔ اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو جو بیان کرتے ہیں۔ مگر جو اللہ کے خاص (ایمان والے) بندے ہیں سو تم اور تمہارے سارے معبود

مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ۝۱۶۲ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ۝۱۶۳ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ

خدا سے کسی کو نہیں پھیر سکتے مگر اسی کو جو کہ (علم الٰہی میں) جہنم رسید ہونے والا ہے اور ہم میں سے ہر ایک کا ایک

مَّعْلُوْمٌ ۝۱۶۴ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّاۗفُّوْنَ ۝۱۶۵ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝۱۶۶ وَاِنْ كَانُوْا

معین درجہ ہے۔ اور (خدا کے حضور میں حکم سننے کے وقت یا عبادت کے وقت) ہم صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور ہم (خدا کی) پاکی بیان کرنے میں بھی لگے رہتے ہیں۔ اور یہ لوگ

لَيَقُوْلُوْنَ ۝۱۶۷ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۶۸ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝۱۶۹

کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس کوئی نصیحت (کی کتاب) پہلے لوگوں کی (کتابوں) کے طور پر آتی۔ تو ہم اللہ کے خاص بندے ہوتے

اور بنو ملیح والوں نے تو حق تعالےٰ اور جنات میں رشتہ داری قرار دی ہے اور کہتے ہیں کہ جن کا ظہور فرشتہ ہیں جو اللہ کی بیٹیاں ہیں اور کہا گیا ہے کہ یہ آیت زنادقہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو ابلیس لعین کو خدا کا شریک قرار دیتے ہیں کہ خدا خالق خیر ہے اور ابلیس خالق شر ہے۔

اور فرشتے اس بات کو جانتے ہیں کہ یہ کفار مکہ عذاب دوزخ میں گرفتار ہوں گے اللہ تعالےٰ ان باتوں سے پاک ہے جو جو یہ جھوٹی باتیں بیان کرتے ہیں۔

مگر جو حق تعالیٰ کے موحد و عبادت گذار بندے ہیں وہ ایسی باتیں نہیں کرتے یا یہ کہ جو حضرات کفر و شرک اور فواحش سے معصوم ہیں وہ عذاب نہیں جکڑے جائیں گے۔

سوا اے مکہ والو تم بھی اور تمہارے سارے معبود بھی کسی کو عبادت خداوندی سے نہیں پھیر سکتے گروہ ہی ابلیس جو تمہارے ساتھ دوزخ میں بھی جائے گا یا یہ کہ مگر اسی کو جو علم الٰہی میں جہنم رسیدہ ہونے والا ہے۔

آگے جبریل امین کا قول نقل کرتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کا آسمان میں ایک معین درجہ ہے اور ہم نماز میں صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں اور ہم خدا کی پاکی بیان کرتے میں بھی لگے رہتے ہیں۔

اور یہ کفار مکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس بھی پہلے لوگوں کی طرح رسول آتا تو ہم حق تعالےٰ کے موحد بندے ہوتے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

جویبر نے بواسطہ ضحاک حضرت ابن عباس رضہ سے نقل کیا ہے کہ آیت کریمہ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا قریش کے تین قبیلوں سلیم۔ جہینہ اور خزاعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں مجاہد سے نقل کیا ہے کہ رؤساء قریش بولے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا تو ان کی مائیں کون ہیں تو وہ بولے سادات جنات کی بیٹیاں اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ۔ اور ابن ابی حاتم نے یزید بن ابی مالک رضہ سے نقل کیا ہے کہ لوگ متفرق طور کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّاۗفُّوْنَ اس کے بعد ان کو صف بنانے کا حکم ہوا۔

فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾

پھر یہ لوگ اس کا انکار کرنے لگے سو (خیر) اب ان کو (اس کا انجام) معلوم ہوا جاتا ہے۔ اور ہمارے خاص بندوں یعنی پیغمبروں کیلئے ہمارا یہ قول پہلے ہی سے مقرر ہو چکا ہے

اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى

کہ بیشک وہی غالب کئے جاویں گے۔ اور ہمارا تو قاعدہ عام ہے کہ ہمارا ہی لشکر غالب رہتا ہے تو آپ (تسلی رکھئے اور) تھوڑے زمانہ تک (صبر کیجئے اور

حِيْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ فَاِذَا

ان کی مخالفت اور ایذا رسانی کا) خیال نہ کیجئے اور (ذرا) ان کو دیکھتے رہئے سو عنقریب یہ بھی دیکھ لیں گے ہمارے عذاب کا تقاضا کرتے ہیں سو وہ (عذاب)

نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ

جب ان کے روبرو آنازل ہوگا سو وہ دن ان لوگوں کا جنکو ڈرایا جاچکا تھا بہت ہی برا ہوگا (ٹل نہ سکے گا) اور آپ تھوڑے زمانہ تک ان کا خیال نہ کیجئے۔ اور دیکھتے

فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى

رہئے سو عنقریب یہ بھی دیکھ لیں گے آپ کا رب بڑی عظمت والا ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ (کافر) بیان کرتے ہیں اور سلام ہو

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

پیغمبروں پر اور تمام تر خوبیاں اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام عالموں کا پروردگار ہے

چنانچہ جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور قرآن کریم نازل ہوا تو یہ لوگ انکار کرنے لگے سو عنقریب ان کو انجام معلوم ہوا جاتا ہے کہ مرنے کے وقت اور قبر میں اور قیامت کے دن کے ساتھ کیا ہوگا۔

اور ہمارے خاص بندوں یعنی رسولوں کے لئے ہمارا نصرت و مدد کا یہ قول پہلے ہی سے مقرر ہو چکا ہے۔

کہ وہ ہی غالب کئے جائیں گے اور قیامت ہمارا ہی لشکر یعنی انبیاء کرام اور اہل ایمان غالب رہیں گے۔

آپ بدر تک جو ان کفار مکہ کی ہلاکت کا موقعہ ہے الغرض رکھئے اور عذاب خداوندی کو دیکھتے رہئے سو عنقریب ان کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جاتا ہے

کیا یہ ہمارے عذاب کا وقت آنے سے پہلے ہی اس کا تقاضہ کر رہے ہیں سو وہ عذاب جب ان کے قریب ہی آپہنچے گا تو وہ دن ان لوگوں کا جن کو انبیاء کرام نے ڈرایا تھا اور پھر وہ ایمان نہیں لائے تھے بہت ہی برا ہوگا۔

آپ ان کی ہلاکت کے وقت تک صبر کیجئے اور ذرا ان کو دیکھتے رہئے سو عنقریب یہ بھی خود دیکھ لیں گے۔

آپ کا رب جو بڑی عظمت و قدرت والا ہے وہ ان شرکیہ باتوں سے پاک ہے جو یہ بک رہے ہیں اور ہماری طرف انبیاء کرام پر سلام ہو کہ انہوں نے تبلیغ رسالت کی۔

اور تمام تر خوبیاں اور وحدانیت حق تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جس نے انبیاء کرام کو نجات دی اور ان کی نافرمان قوموں کو ہلاک کیا اور جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور ابن منذر نے ابن جریج سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور جویبر نے حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ کفار بولے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جس عذاب سے آپ ہمیں ڈراتے ہیں وہ ہمیں دکھاویں اور اس کو جلدی لے آئیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ۔ یہ روایت شرط شیخین پر صحیح ہے۔

آیاتہا ۸۸ — سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ (۳۸) (۳۸) — رکوعاتہا ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ۝۱ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝۲ كَمْ

قسم ہے قرآن کی جو نصیحت سے پر ہے بلکہ خود یہ کفار (ہی) تعصب اور (حق کی) مخالفت میں ہیں ان سے پہلے

اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝۳

بہت سی امتوں کو ہم (عذاب سے) ہلاک کر چکے ہیں سو انہوں نے (ہلاکت کے وقت) بڑی ہائے پکار کی اور وہ وقت خلاصی کا نہ تھا

(سورۂ ص) یہ پوری سورت مکی ہے اس میں چھیاسی آیتیں اور سات سو بتیس کلمات اور تین ہزار چھیاسٹھ حروف ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یعنی قرآن کریم کو بار بار پڑھو تاآنکہ ایمان کفر سے اور سنت بدعت سے اور حق باطل سے صدق کذب حلال حرام سے اور نیکی برائی سے ممتاز ہو جائے یا یہ کہ ص سے مراد اہل مکہ یا ابوجہل کو ہدایت سے روک دیا گیا یا یہ کہ س نالی کا صادق جو اسم پاک ہے اس کا مخفف ہے۔

یا یہ کہ اس کے ذریعہ سے قسم کھائی گئی ہے قسم ہے قرآن کی جو شرف و بیان والا ہے یعنی جو اس پر ایمان لائے اس کیلئے ت والا اور اولین و آخرین کے بیان والا ہے۔ بلکہ یہ کفار کہ ہی تعصب و برائی اور مخالفت و دشمنی میں پڑے ہوئے ہیں۔

قریش سے پہلے بہت سی امتوں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں تو انہوں نے ہلاکت کے وقت فرشتوں کو بہت پکارا مگر اس ن بھاگنے اور چھٹکارا پانے کا کہاں وقت تھا پکڑے گئے تاآنکہ حق تعالیٰ نے ان کو ہلاک کر دیا۔

اور ان کی یہ عادت تھی کہ جب کسی دشمن سے لڑتے تو مناص مناص کر کے ایک دوسرے کو پکارتے تھے مقصود یہ ایک دم حملہ کر دیں چنانچہ جس کے مقدر میں بچنا ہوتا تھا وہ بچ جاتا تھا۔ اور جس وقت ان پر دشمن غالب ہو جاتا تھا تو کچھ لوگ ں سے سبقت کر کے پکارتے تھے مناص مناص (زبر کے ساتھ) یعنی بھاگو بھاگو چنانچہ سب لڑائی سے بھاگ جاتے تو وہاں بھی انہوں نے فرشتوں کو پکارنا شروع کیا باقی وہاں فرار ہونے اور خلاصی کا کہاں وقت تھا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(ص) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امام احمد، ترمذی نسائی اور امام حاکم نے تصحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی سے نقل ہے کہ جس وقت ابوطالب بیمار ہوئے تو قریش ان کے پاس آئے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے ں نے ابوطالب سے آپؐ کی شکایت کی ابوطالب نے آپؐ سے کہا کہ اے بھتیجے تمہاری اپنی قوم سے کیا منشاء آپؐ نے فرمایا میں صرف ان سے ایک بات چاہتا ہوں جس کی وجہ سے سارا عرب ان کے تابع ہو جائے گا اور با ان کو جزیہ دے گا صرف ایک کلمہ ہے ابوطالب نے کہا وہ کیا آپؐ نے فرمایا لا الہ الا اللہ تو سب نے کہا نہ ایک خدا یہ تو ایک عجیب بات ہے تو ان لوگوں کے بارے میں صٓ والقرآن سے بَل لَّمَّا يَذُوْقُوْا ناب تک یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۡ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ

اور ان کفار (قریش) نے اس بات پر تعجب کیا کہ ان کے پاس ان (ہی) میں سے ایک پیغمبر ڈرانیوالا آگیا اور کہنے لگے کہ یہ شخص (خوارق میں) ساحر اور دعویٰ نبوت میں (جھوٹا)

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ

(اور) کیا (یہ شخص سچا ہو سکتا ہے کہ) اس نے اتنے معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود رہنے دیا واقعی یہ بہت ہی عجیب بات ہے اور (توحید کا مضمون سن کر) ان کفار میں کے رئیس یہ

امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ﴿۶﴾ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ

ہوئے چلے کہ (یہاں سے) چلو اور اپنے معبودوں (کی عبادت پر) قائم رہو یہ کوئی مطلب کی بات ہے ہم نے تو یہ بات (اپنے) پچھلے مذہب

الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴿۷﴾ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ

میں نہیں سنی ہو نہ ہو یہ (اس شخص کی) گھڑت ہے کیا ہم سب میں سے اسی شخص پر کلام الٰہی نازل کیا گیا بلکہ یہ لوگ (خود)

شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ﴿۸﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ

وحی کی طرف سے شک (اور انکار) میں ہیں۔ بلکہ (اصل وجہ یہ ہے کہ) انہوں نے ابھی تک میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا۔ کیا ان لوگوں کے پاس آپ کے پروردگار زبردست فیاض

الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ﴿۹﴾ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۣ فَلْيَرْتَقُوْا

کے خزانے ہیں (جس میں نبوت بھی داخل ہے) یا کیا ان کو آسمان اور زمین اور جو چیزیں ان کے درمیان میں ہیں ان کا اختیار حاصل ہے (اگر اختیار ہے) تو ان کو چاہیے

فِي الْاَسْبَابِ ﴿۱۰﴾

سیڑھیاں لگا کر (آسمان پر) چڑھ جاویں

اور ان کفار قریش نے اس بات سے تعجب کیا کہ ان کی قوم میں سے ایک پیغمبر ڈرانے والا آگیا اور کفار مکہ یہاں تک کہ کہ معاذ اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساحر اور دعوئ نبوت میں کاذب ہیں۔

انہوں نے اتنے معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود رہنے دیا کیا ہماری طرف ضروریات کے لئے ایک معبود کفایت کر سکتا ہے ان کی یہ بہت ہی عجیب بات ہے

اور ان کفار قریش کے رئیس عتبہ، شیبہ ابی خلف۔ ابو جہل مجلس سے یہ کہتے ہوئے چلے کہ یہاں سے چلو ابو جہل ان رؤساء سے کہا کرچکے اپنے معبودوں کے پاس اور ان ہی کی عبادت پر قائم رہو محمد صلے اللہ علیہ وسلم سب کو تباہ کر رہے ہیں یا یہ کہ یہ تو کوئی مطلب کی بات معلوم ہوتی ہے اس کے ذریعہ یہ ریاست چاہتے ہیں۔

یہ بات تو جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں یہودیت و نصرانیت میں بھی نہیں ان سے بھی نہیں سنا کہ خدا ایک ہے ان کی من گھڑت ہے۔

کیا ہم سب میں اسی میں کوئی خصوصیت تھی کہ اسی کو نبوت ملی اور اسی پر کتاب نازل ہوئی؟ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ کفار مکہ خود ہی میری کتاب اور میرے نبی کی نبوت کے بارے میں شک میں ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ابھی تک میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا اسی بنا پر تکذیب کرتے ہیں۔

کیا ان کفار کے قبضہ میں نبوت و کتابیں ہیں کہ جس کو یہ چاہیں سو دیں نہیں بلکہ حق تعالیٰ جو ایمان نہ لائے اس کی گرفت میں غالب اور زبردست فیاض ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب و نبوت عطا کی۔

کیا ان کو آسمان اور زمین اور جو مخلوقات اور چیزیں ان کے درمیان میں سب کا اختیار حاصل ہے تو ان کو چاہیئے کہ سیڑھیاں لگاکر آسمان کے دروازوں سے اوپر چڑھ جائیں۔

جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ (۱۱) كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ

اس مقام پر ان لوگوں کی یونہی ایک بھیڑ ہے منجملہ (مخالفین رسل کے) گروہوں کے جو شکست دیئے جاویں گے ان سے پہلے بھی قوم نوح نے اور عاد

وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ (۱۲) وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ لْأَيْكَةِ ۚ أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ (۱۳)

اور فرعون نے جس (کی سلطنت) کے کھونٹے گڑ گئے تھے اور ثمود نے اور قوم لوط نے اور اصحاب الایکہ نے تکذیب کی تھی (اور) وہ گروہ یہی لوگ ہیں

ع إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ (۱۴) وَمَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً

ان سب نے صرف رسولوں کو جھٹلایا تھا سو میرا عذاب (ان پر) واقع ہو گیا اور یہ لوگ بس ایک زور کی چیخ کے منتظر ہیں جس میں دم لینے کی گنجائش

مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ (۱۵) وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ (۱۶) اصْبِرْ

نہ ہوگی (مراد اس سے قیامت ہے) اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمارا حصہ ہم کو روز حساب سے پہلے دیدے آپ ان لوگوں

عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ (۱۷) إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ

کے اقوال پر صبر کیجئے اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کیجئے جو بڑی قوت (اور ہمت) والے تھے وہ (خدا کی طرف) رجوع ہونے والے تھے۔ ہم نے پہاڑوں کو حکم کر رکھا

مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ (۱۸) وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ (۱۹)

تھا ان کے ساتھ شام اور صبح تسبیح کیا کریں۔ اور (اسی طرح) پرندوں کو بھی جو (تسبیح کے وقت) انکے پاس جمع ہو جاتے تھے سب انکی (تسبیح کی) وجہ سے مشغول ذکر رہتے

اور وہاں جا کر دیکھیں کہ کیا آپ کو نبوت ملی ہے یا نہیں اور کیا آپ پر قرآن کریم نازل کیا گیا ہے یا نہیں مقام بدر پر جہاں انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سازش کی تھی محض ان لوگوں کی ایک بھیڑ ہے اور منجملہ اور کفار کے یہ کفار مکہ بھی ہیں جو عنقریب شکست دیئے جائیں گے چنانچہ سب کے سب بدر کے دن مارے گئے۔

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی قوم سے قبل بھی قوم نوح نے نوح علیہ السلام کی اور قوم ہود نے ہود کی اور فرعون نے جس کی سلطنت کے کھونٹے گڑ گئے تھے یا کہ جو کھونٹوں میں آدمیوں کو باندھ کر سزا دیا کرتا تھا اسی واسطے اس کو ذوالاوتاد کہا جاتا ہے موسے علیہ السلام کی اور قوم صالح نے صالح کی اور قوم لوط نے لوط کی اور قوم شعیب ؑ نے شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی۔

اور وہ گروہ یہی لوگ ہیں ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تھا جیسا کہ آپ کی قوم آپ کو جھٹلا رہی ہے سو میرا عذاب ان پر واقع ہو گیا

اور آپ ؐ کی قوم جو تکذیب پر مصر ہے صرف نفخہ ثانیہ کی منتظر ہے جس میں دم لینے کی گنجائش نہ ہو گی۔ اور حق تعالیٰ نے جب اپنی کتاب میں اصحاب الیمین اور اصحاب الشمال کا تذکرہ کیا تو کفار مکہ کہنے لگے ہمارے رب ہمارا نامۂ اعمال روز حساب سے پہلے ہی ہم کو دیدے تاکہ ہم کو معلوم ہو جائے کہ اس میں کیا ہے (یعنی قیامت قائم نہیں ہوگی)

محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ؐ ان لوگوں کی تکذیب پر صبر کیجئے اور ان کے سامنے ہمارے بندہ داؤد علیہ السلام کا ذکر کیجئے جو عبادت میں بڑی قوت والے تھے اور خدا کی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف بڑے رجوع ہونے والے تھے۔

ہم نے پہاڑوں کو حکم کر رکھا تھا کہ انکے ساتھ صبح و شام تسبیح کریں اور اسی طرح پرندوں کو بھی حکم کر رکھا تھا جو کہ ان کے پاس جمع ہو جاتے تھے اور جبال و طیور میں سے ہر ایک ذکر خداوندی میں مصروف رہتا تھا۔

وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ

اور ہم نے ان کی سلطنت کو بڑی قوت دی تھی اور ہم نے ان کو حکمت اور فیصلہ کرنے والی تقریر عطا فرمائی تھی اور بھلا آپ کو ان اہل مقدمہ کی خبر بھی پہنچی ہے

الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا وقف لازم

جب کہ وہ لوگ (داؤد کے) عبادت خانہ کی دیوار پھاند کر داؤد کے پاس آئے تو وہ (ان کے اس طرح آنے سے) گھبرا گئے وہ لوگ کہنے لگے

لَا تَخَفْ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ

کہ آپ ڈریں نہیں ہم دو اہل معاملہ ہیں کہ ایک نے دوسرے پر (کچھ) زیادتی کی ہے سو آپ ہم میں انصاف سے فیصلہ کر دیجئے اور بے انصافی نہ کیجئے

وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ إِنَّ هَٰذَا أَخِي قف لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ

اور ہم کو (معاملہ کی) سیدھی راہ بتا دیجئے (پھر ایک شخص بولا صورت مقدمہ کی یہ ہے کہ) یہ شخص میرا بھائی ہے اسکے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور

نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ قف فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ

میرے پاس (صرف) ایک دنبی ہے سو وہ کہتا ہے کہ وہ بھی مجھ کو دے ڈال اور بات چیت میں مجھ کو دباتا ہے داؤد نے کہا یہ جو تیری دنبی اپنی دنبیوں میں

بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ

ملانے کی درخواست کرتا ہے تو واقعی تجھ پر ظلم کرتا ہے اور اکثر شرکاء (کی عادت ہے کہ) ایک دوسرے پر (یوں ہی) زیادتی کیا کرتے

بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ ط

ہیں مگر ہاں جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں

اور ہم نے سپاہیوں کے ذریعہ ان کی سلطنت کو نہایت قوت دی تھی کہ ہر ایک رات کو ان کی عبادت گاہ کی ۳۳ ہزار آدمی حفاظت کیا کرتے تھے اور ہم نے ان کو نبوت اور فیصلہ کر دینے والی تقریر عطا فرمائی تھی کہ وہ فیصلہ کرو وہ فیصلہ فرمانے کے وقت تقریر میں نہیں رکھتے تھے گواہوں اور قسم پر فیصلہ فرماتے تھے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھلا آپ کو داؤد علیہ السلام کے ان اہل مقدمہ کی خبر بھی پہنچی ہے جو حضرت داؤد کے پاس مقدمہ لائے تھے اور عبادت اور عبادت خانہ کی دیوار پھاند کر آپ کے پاس پہنچے۔

داؤد علیہ السلام ان کے بے وقت آنے سے گھبرا گئے تو وہ دونوں کہنے لگے اے داؤد آپ ڈریں نہیں ہم دو اہل معاملہ ہیں ایک نے دوسرے پر زیادتی وظلم کیا ہے آپ ہم میں انصاف سے فیصلہ کر دیجئے۔

اور بے انصافی نہ کیجئے اور ہمیں سیدھی راہ بتا دیجئے پھر ان میں سے ایک بولا کہ صورت مقدمہ یہ ہے کہ یہ شخص میرا بھائی ہے اور اس کے پاس ننانوے ۹۹ دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے۔

سو یہ کہتا ہے کہ وہ بھی مجھے دے ڈال اور بات چیت میں دباتا ہے۔

حضرت داؤد نے فرمایا جو تیری دنبی اپنی دنبیوں میں باوجودیکہ وہ زائد ہیں، ملانے کی درخواست کرتا ہے تو واقعۃً یہ تجھ پر زیادتی کرتا ہے اور اکثر شرکاء اور بھائی یونہی ایک دوسرے پر زیادتی کیا کرتے ہیں۔

بجز ان حضرات کے جو مؤمن ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وہ اس طرح ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کرتے اس کے بعد یہ دونوں اہل مقدمہ جس طرف سے گئے تھے باہر چلے آئے۔

وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۩ (۲۴) فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ

داؤد کو خیال آیا کہ ہم نے ان کا امتحان کیا ہے سو انہوں نے اپنے رب کے سامنے توبہ کی اور سجدہ میں گر پڑے اور رجوع ہوئے سو ہم نے ان کو وہ (امر) معاف کر

وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ (۲۵) يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ

دیا۔ اور ہمارے یہاں ان کے لئے (خاص) قرب اور (اعلیٰ درجہ کی) نیک انجامی ہے۔ اے داؤد ہم نے تم کو زمین پر حاکم بنایا ہے

فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

سو لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے رہنا اور آیندہ بھی نفسانی خواہش کی پیروی مت کرنا (اگر ایسا کرو گے تو) وہ خدا کے رستہ سے تم کو بھٹکا دے گی۔

الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ (۲۶)

جو لوگ خدا کے رستہ سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اس وجہ سے کہ وہ روز حساب کو بھولے رہے

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ

اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو چیزیں ان کے درمیان موجود ہیں ان کو خالی از حکمت نہیں پیدا کیا یہ (یعنی ان کا خالی از حکمت ہونا) ان لوگوں کا خیال ہے جو کافر ہیں

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ (۲۷) اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

سو کافروں کیلئے (آخرت میں) بڑی خرابی ہے یعنی دوزخ تو کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیئے ان کی برابر کردیں گے جو (کفر وغیرہ

كَالْمُفْسِدِيْنَ فِى الْاَرْضِ ؗ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ (۲۸)

کرکے) دنیا میں فساد کرتے پھرتے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں کے برابر کردیں گے

اور اس کے بعد حضرت داؤد کو خیال آیا کہ ہم نے اس واقعہ میں ان کے صبر کا امتحان کیا ہے تو انہوں نے اس سے بھی اپنے رب کے سامنے توبہ کی اور سجدہ میں گر پڑے اور خصوصی طور پر خدا کے سامنے توبہ و استغفار کے ساتھ رجوع ہوئے۔

سو ہم نے ان کو وہ امر بھی معاف کر دیا ہمارے یہاں ان کے لئے خاص تقرب کا درجہ اور آخرت میں اعلےٰ درجہ کی نیک انجامی ہے۔

اے داؤد، ہم نے تم کو بنی اسرائیل پر حاکم اور نبی بنایا ہے سو لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے رہنا اور آیندہ بھی نفسانی خواہش کی پیروی مت کرنا۔ کہیں وہ تم کو اطاعت خداوندی سے ہٹا دے جو لوگ خدا کے رستہ سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اس وجہ سے کہ انہوں نے روز حساب کے لئے نیکیاں کرنا چھوڑ دیں۔

ہم نے تمام مخلوقات وغیرہ کو عبث بغیر اوامر و نواہی کے نہیں پیدا کیا یہ ان لوگوں کا انکار ہے جو بعث بعد الموت کے منکر ہیں، سو ایسے منکروں کے لئے سخت ترین عذاب۔

کیا ہم لوگوں کو جو کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے جیسا کہ حضرت علی حضرت حمزہ حضرت عبیدہ بن حارث رضی ان لوگوں کے برابر کردیں گے جو کہ شرک کرتے پھرتے ہیں جیسا کہ عتبہ شیبہ ولید بن عتبہ اور کیا ہم کفر شرک اور فواحش سے بچنے والوں کو کافروں کی طرح کردیں گے غزوہ بدر میں عتبہ۔ شیبہ۔ ولید نے حضرت علی حضرت حمزہ حضرت عبیدہ سے مقابلہ کیا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت علی ولید بن عتبہ کو اور حضرت حمزہ نے عتبہ بن ربیعہ کو اور حضرت عبیدہ نے شیبہ کو قتال کر دیا۔

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾ وَوَهَبْنَا

یہ بابرکت کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر اس واسطے نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ اہل فہم نصیحت حاصل کریں اور ہم نے

لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ ۭ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ

داؤد کو سلیمان عطا کیا بہت اچھے بندے تھے کہ (خدا کی طرف) بہت رجوع ہونیوالے تھے (چنانچہ وہ قصہ ان کا یاد کرنیکے قابل ہے) جبکہ شام کے وقت ان کے روبرو اصیل

الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ اِنِّىْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾

(اور) عمدہ گھوڑے پیش کئے گئے تو کہنے لگے کہ (افسوس) میں اس مال کی محبت میں (لگ کر) اپنے رب کی یاد سے غافل ہو گیا یہانتک کہ آفتاب پردہ (مغرب) میں چھپ گیا

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا

(پھر حشم و خدم کو حکم دیا کہ) ان گھوڑوں کو ذرا پھر تو میرے سامنے لاؤ سو انہوں نے ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر (تلوار سے) ہاتھ صاف کرنا شروع کیا (ایک اور طرح سے بھی

عَلٰي كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا

امتحان میں ڈالا اور ہم نے ان کے تخت پر (ایک ادھورا) دھڑ لا ڈالا پھر انہوں نے خدا کی طرف رجوع کیا دعا مانگی کہ اے میرے رب میرا (پچھلا) قصور معاف کر اور (آئندہ کیلئے) مجھ کو

لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ

ایسی سلطنت دے کہ میرے سوا (میرے زمانہ میں) کسی کو میسر نہ ہو آپ بڑے دینے والے ہیں۔ سو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور (نیز) ہم نے تابع کر دیا کہ وہ ان

یہ قرآن کریم جو ہم نے بذریعہ جبریل امین آپ پر نازل کیا ہے ایک بابرکت کتاب ہے جس میں ایمان والے کے لئے رحمت و مغفرت ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ اہل فہم نصیحت حاصل کریں۔

اور ہم نے حضرت داؤد کو حضرت سلیمان فرزند عطا کئے بہت ہی زیادہ حق تعالیٰ اور اس کی اطاعت کی طرف رجوع ہونے والے تھے۔

جب کہ ظہر کے بعد ان کے سامنے اصیل عربی، بہت ہی عمدہ تیز رفتار گھوڑے پیش کئے گئے اور صافنات ان گھوڑوں کو بھی کہا جاتا ہے جو تین پیروں پر کھڑے ہوں اور ایک پیر کو اوپر اٹھاویں تو وہ کہنے لگے افسوس میں مال کے انتخاب کرنے میں اپنے رب کی اطاعت سے غافل ہو گیا یہانتک کہ سورج کوہ قاف میں چھپ گیا۔

ان گھوڑوں کو ذرا پھر میرے سامنے لاؤ (چنانچہ لائے گئے) تو ان کی پنڈلیوں اور گردنوں کو کاٹنا شروع کر دیا اور یہ معنی بھی بیان کئے گئے ہیں کہ ان کی گردنوں اور پنڈلیوں پر ہاتھ پھیرتے رہے تا آنکہ سورج غروب ہو گیا اور عصر کی نماز فوت ہو گئی اس وجہ سے ان گھوڑوں کے ساتھ جو کچھ ان کو کرنا تھا سو کیا۔

اور ہم نے سلیمان علیہ السلام کی چالیس روز کے لئے ... بادشاہت موقوف کر کے ان کا امتحان کیا اور شیطان کو ان کے تخت پر اس زمانہ میں مسلط کر دیا۔

پھر انہوں نے اپنی سلطنت اور اپنے پروردگار کی اطاعت کی طرف رجوع کیا اور توبہ کی اور عرض کیا کہ میرے پروردگار میرا قصور معاف فرما اور ایسی سلطنت دے (کہ میرے زمانہ میں) میرے سوا کسی کو میسر نہ ہو یا یہ کہ اب بقیہ زندگی میں وہ مجھ سے سلب نہ ہو بے شک جس کو آپ چاہیں بادشاہت اور نبوت عطا کرنے والے ہیں۔

سو اس کے بعد ہم نے ہوا کو ان کے تابع کر دیا تو وہ حق تعالیٰ کے حکم یا حضرت سلیمان کے

بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿٣٦﴾ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ وَّاٰخَرِيْنَ

حکم سے جہاں وہ جانا چاہتے نرمی سے چلتی اور جنات کو بھی ان کا تابع کر دیا یعنی تعمیر بنانیوالوں کو بھی اور غوطہ خوروں کو بھی اور دوسرے

مُقَرَّنِيْنَ فِى الْاَصْفَادِ ﴿٣٨﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٩﴾

جنات کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے رہتے تھے (اور ہم نے یہ سامان دے کر ارشاد فرمایا کہ) یہ ہمارا عطیہ ہے سو خواہ کسی کو دو یا روکو تم سے دار و گیر نہیں

وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى

اور (علاوہ اس کے) ان کے لئے ہمارے یہاں (خاص) قرب اور نیک انجامی ہے اور آپ ہمارے بندے ایوب کو یاد کیجئے جب کہ انہوں نے اپنے

رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿٤١﴾ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا

رب کو پکارا کہ شیطان نے مجھ کو رنج اور آزار پہنچایا ہے اپنا پاؤں مارو یہ

مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا

نہانے کا ٹھنڈا پانی ہے اور پینے کا اور ہم نے ان کو ان کا کنبہ عطا فرمایا اور ان کے ساتھ (گنتی میں) ان کے برابر اور بھی (دے دیئے)

وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿٤٣﴾

اپنی رحمت خاصہ کے سبب سے اور اہل عقل کے لئے یادگار رہنے کے سبب سے

حکم سے جہاں وہ جانا چاہتے نرمی سے چلتی اور جنات کو بھی ان کا تابع کر دیا یعنی تعمیر بنانے والوں کو بھی اور سمندر کی گہرائی میں غوطہ لگانے والوں کو بھی

اور دوسرے جنات کو بھی جو لوہے کے زنجیروں میں جکڑے رہتے تھے یہ سرکش اور فسادی جنات تھے کہ جو کام بھی ان کے سپرد ہوتا تھا اس سے بھاگ جاتے تھے۔

اے سلیمان یہ ہماری عطا کردہ بادشاہت ہے کہ اس کے ذریعہ سے ہم نے تم کو جنات پر بادشاہت دی ہے تو ان سرکشوں میں سے جس پر چاہو احسان کرو اور اس کو رہا کر دو یا قید ہی میں پڑا رہنے دو تم سے کچھ دار و گیر نہیں۔

اور ان کے لئے ہمارے یہاں خاص قرب اور آخرت میں اعلیٰ درجہ کی نیک انجامی ہے۔

آپ کفار مکہ کے سامنے ہمارے بندہ ایوب علیہ السلام کا واقعہ بیان کیجئے کہ جس وقت انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ آپ نے جو مجھ پر شیطان مسلط کر دیا ہے اس نے مجھ کو تکلیف اور بیماری لاحق کر دی ہے۔

تو جبریل امین نے ان سے فرمایا اے ایوب اپنا پیر زمین پر مارو چنانچہ انہوں نے مارا تو وہاں سے ایک چشمہ پیدا ہو گیا حضرت جبریل امین نے فرمایا اس سے غسل کرو چنانچہ انہوں نے اس سے غسل کیا تو ظاہری بیماری سب ختم ہو گئی تو پھر ان سے فرمایا کہ دوسری مرتبہ زمین پر مارو انہوں نے مارا تو وہاں سے دوسرا چشمہ نکل آیا تو فرمایا یہ ٹھنڈا پینے کا شیریں پانی ہے اس میں سے پیو چنانچہ ایوب علیہ السلام نے اس میں سے پیا تو ان کے پیٹ میں جو کچھ تکلیف تھی وہ دور ہو گئی۔

اور ہم نے ان کا وہ کنبہ جو ہلاک ہو گیا تھا وہ بھی اور اس کے برابر اور بھی آخرت میں اور کہا گیا ہے کہ دنیا میں ان کو دیا یہ ہماری طرف سے ان پر خصوصی انعام تھا اور عقل والوں کے لئے ایک نصیحت کی چیز تھی۔

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۭ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ

اور تم اپنے ہاتھ میں ایک مٹھا سینکوں کا لو اور اس سے مارو اور قسم نہ توڑو بے شک ہم نے ان کو صابر پایا اچھے بندے تھے کہ بہت

اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَ

رجوع ہونے والے تھے اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کیجئے جو ہاتھوں والے

الْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ

اور آنکھوں والے تھے ہم نے ان کو ایک خاص بات کے ساتھ مخصوص کیا تھا کہ وہ یاد آخرت کی ہے اور وہ (حضرات) ہمارے یہاں منتخب اور

الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ وَكُلٌّ مِّنَ

سب سے اچھے لوگوں میں سے ہیں اور اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو بھی یاد کیجئے اور یہ سب بھی سب سے اچھے لوگوں میں سے ایک نصیحت

الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾ هٰذَا ذِكْرٌ ۭ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً

کا مضمون تو یہ ہو چکا اور پرہیزگاروں کے لئے (آخرت میں) اچھا ٹھکانہ ہے یعنی ہمیشہ رہنے کے باغات جن کے دروازے

لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ مُتَّكِـــِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾

ان کے واسطے کھلے ہوں گے وہ ان باغوں میں تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے (اور) وہ وہاں (جنت کے خادموں سے) بہت سے میوے اور پینے کی چیزیں منگوائیں

اور یہ بھی کہا کہ ایوب ایک سو سینکوں کی جھاڑو لو اور اپنی بی بی رحمۃ بنت یوسف کو اس سے مارو اور اپنی قسم نہ توڑو کیونکہ ان کی بی بی نے ایک ایسی بات کہی تھی جس کو حق تعالیٰ نے پسند نہیں فرمایا تھا اس پر حضرت ایوب نے قسم کھائی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو شفا دے دی تو میں اس کے سو کوڑے ماروں گا۔ بیشک ہم نے ان کو تکالیف پر بڑا صابر پایا بہت اچھے بندے تھے اور خدا اور خدا کی اطاعت کی طرف بہت رجوع ہوتے تھے۔

اور ہمارے بندوں ابراہیم اسحاق یعقوب علیہم السلام کو یاد کیجئے جو عبادت خداوندی میں بہت طاقت والے اور دین میں بہت بصیرت والے تھے۔

ہم نے ان کو خالص حق تعالیٰ کی یاد اور آخرت کے ذکر کے ساتھ خاص کیا۔

اور وہ حضرات دنیا میں نبوت و اسلام کے ساتھ منتخب اور قیامت کے دن حق تعالیٰ کے دربار میں بہت اچھے بندے ہیں

اور اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو بھی یاد کیجئے ذوالکفل ان کو اس لئے کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک قوم ذمہ داری اور ضمانت لے لی تھی پھر اس کو پورا کیا یا یہ کہ حق تعالیٰ سے ایک چیز کا عہد کر لیا تھا پھر اس کو پورا کیا اور کہا گیا ہے کہ انہوں نے سو انبیاء کرام کی ذمہ داری لے لی تھی ان کو کھانا کھلایا کرتے تھے۔ تا آنکہ حق تعالیٰ نے ان کو قتل سے نجات دی اور یہ نیکوکار بندہ تھے نبی نہیں تھے یہ سب حق تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ لوگوں میں سے تھے یہ نیکوکاروں کا تذکرہ تو ہو چکا یہ مطلب ہے کہ اس قرآن کریم میں اولین و آخرین کا ذکر ہے اور کفر و شرک اور فواحش سے بچنے والوں کیلئے آخرت میں اچھا ٹھکانہ ہے۔

اب ان کے ٹھکانے کی کیفیت بیان فرماتے ہیں کہ انبیاء اور صالحین کیلئے ہمیشہ رہنے کے باغات میں جن کے دروازے قیامت کے دن ان کیلئے کھلے ہوں گے۔ اور وہ جنت کے ان باغوں میں خوشی کے ساتھ مسہریوں پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہوں اور وہ جنت میں قسم قسم کے میوے اور پینے کی چیزیں منگوائیں گے۔

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ (۵۲) هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ (۵۳)

اور ان کے پاس نیچی نگاہ والیاں ہم عمر ہوں گی (اے مسلمانو) یہ وہ (نعمت) ہے جس کا تم سے روز حساب آنے پر وعدہ کیا جاتا تھا

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ (۵۴) هٰذَا ۭ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ (۵۵)

بے شک یہ ہماری عطا ہے اس کا کہیں ختم بھی نہیں یہ بات تو ہو چکی اور سرکشوں کے لئے برا ٹھکانہ ہے

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ (۵۶) هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ (۵۷)

یعنی دوزخ اس میں وہ داخل ہوں گے سو بہت ہی بری جگہ ہے یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ ہے سو یہ لوگ اس کو چکھیں

وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ (۵۸) هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۭ

اور (اس کے علاوہ) بھی اسی قسم کی (ناگوار) طرح طرح کی چیزیں ہیں یہ ایک جماعت اور آئی جو تمہارے ساتھ (عذاب میں شریک ہونے کیلئے دوزخ) گھس رہے ہیں ان پر خدا کی مار

اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ (۵۹) قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۣ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ

یہ بھی دوزخ ہی میں آرہے ہیں وہ (اتباع ان متبوعین سے) کہیں گے بلکہ تمہارے ہی اوپر خدا کی مار (کیونکہ تم ہی تو یہ (مصیبت) ہمارے آگے لائے

فَبِئْسَ الْقَرَارُ (۶۰) قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا

سو (جہنم) بہت ہی برا ٹھکانہ ہے دعا کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار جو شخص اس مصیبت کو ہمارے آگے لایا ہو اس کو

فِي النَّارِ (۶۱)

عذاب دیجیو

اور جنت میں ان کے پاس نیچی نگاہوں والی شرمیلی ہم عمر حوریں ہوں گی۔ اور یہ نعمتیں جس کا تم سے دنیا میں قیامت کے آنے پر وعدہ کیا جا رہا ہے۔

بیشک یہ ان حضرات کے لئے ہماری عطا اور ہمارے انعامات ہیں اس کا کہیں اختتام و انقطاع ہی نہیں۔ یہ سب کچھ انعامات تو مومنوں کے لئے ہیں۔ اور کافروں یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کے لئے آخرت میں برا ٹھکانہ ہے۔

یعنی دوزخ اس میں وہ قیامت کے دن داخل ہوں گے سو ان کے لئے یہ دوزخ بہت برا ٹھکانہ اور بہت ہی بری قرارگاہ ہے۔ یہ کافر اس دوزخ کے عذاب کو چکھیں گے جہاں کھولتا ہوا پانی اور آگ کی طرح جلا دینے والی پیپ ہوگی اور بھی اس طرح کا قسم قسم کا عذاب ہوگا۔

حق تعالیٰ ان کو ترتیب وار دوزخ میں داخل کرے گا جس وقت ایک جماعت دوزخ میں داخل ہوگی تو اس سے پہلے اس کے ہمراہ جو جماعت داخل ہو چکی ہوگی وہ اس پر لعنت کرے گی حق تعالیٰ پہلی جماعت سے فرمائے گا وہ تو دوزخ میں داخل ہوئی تو ایک جماعت اور آئی جو تمہارے ساتھ جہنم میں داخل ہو رہی ہے

تو پہلی جماعت اس دوسری جماعت سے کہے گی ان پر خدا کی مار یہ بھی دوزخ میں گھس رہے ہیں تو یہ بعد والی جماعت کہے گی بلکہ تمہارے ہی اوپر خدا کی مار ہو تم نے ہی تو یہ بد دینی کا طریقہ بنایا تھا جس کی وجہ سے ہم نے تمہاری پیروی کی سو یہ ہمارے لئے اور تمہارے لئے برا ٹھکانہ ہے۔

اس وقت اتباع دعا کریں گے اے ہمارے پروردگار جس نے ہمارے لئے اس گمراہی کے طریقہ کو تراشا ہو یعنی شیطان اور تمام متبوعین تو اس کو ہم سے دوگنا عذاب دیجیو۔

وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ

اور وہ لوگ کہیں گے کہ کیا بات ہے ہم ان لوگوں کو دوزخ میں نہیں دیکھتے جنکو ہم برے لوگوں میں شمار کیا کرتے تھے۔ کیا ہم نے ان لوگوں کی ہنسی کر رکھی تھی یا ان

زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ قُلْ اِنَّمَا اَنَا

(کے دیکھنے) سے نگاہیں چکرا رہی ہیں یہ بات یعنی دوزخیوں کا آپس میں لڑنا جھگڑنا بالکل سچی بات ہے آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم کو عذاب

مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

خداوندی سے) ڈرانے والا ہوں اور بجز اللہ واحد غالب کے کوئی لائق عبادت کے نہیں ہے۔ وہ پروردگار ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان چیزوں کا جو ان کے

الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ

درمیان میں ہیں (اور وہ) زبردست بڑا بخشنے والا ہے۔ آپ کہہ دیجئے یہ ایک عظیم الشان مضمون ہے۔ جس سے تم (بالکل ہی) بے پرواہ ہو رہے ہو مجھ کو عالم بالا کی بحث و

عِلْمٍۢ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾ اِنْ يُّوْحٰى اِلَيَّ اِلَّا اَنَّمَا اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۰﴾ اِذْ

گفتگو کی کچھ بھی خبر نہ تھی جبکہ وہ (تخلیق آدم کے بارے میں) جھگڑ رہے تھے میرے پاس (جو) وحی (آتی ہے تو) اس سبب سے آتی ہے کہ میں (منجانب اللہ) صاف صاف ڈرانے

قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿۷۱﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ

والا (بھیجا گیا) ہوں جبکہ آپکے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں گارے سے ایک انسان (یعنی اسکے پتلے کو) بنانیوالا ہوں۔ سو میں جب اس کو پورا بنا چکوں اور اس میں (اپنی طرف سے) جان ڈال

فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اِسْتَكْبَرَ

دوں تو تم سب اس کے آگے سجدہ میں گر پڑنا سو جب اللہ نے اس کو بنا لیا) تو سارے کے سارے فرشتوں نے (آدم کو) سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نے کہ وہ غرور میں آگیا

پھر دوزخی کہیں گے کہ کیا وجہ ہے کہ ہم ان لوگوں کو دوزخ میں نہیں دیکھ رہے ہیں جن کو ہم کمزور اور برے سمجھا کرتے تھے یعنی فقراء مومنین کیا ہم نے دنیا میں ناحق ان کی ہنسی کر رکھی تھی یا ان کے دیکھنے سے ہماری نگاہیں چکرا رہی ہیں کہ وہ ہم کو یہاں نظر نہیں آرہے یہ دوزخیوں کا آپس میں لڑنا جھگڑنا بالکل سچی بات ہے۔

آپ مکہ والوں سے فرما دیجئے کہ میں تو صرف ڈرانے والا پیغمبر ہوں اور بجز حق تعالیٰ وحدہ لاشریک کے جو کہ تمام مخلوق پر غالب ہے کوئی لائق عبادت نہیں وہ آسمانوں اور زمین اور تمام مخلوق کا خالق ہے جو ایمان نہ لائے اس کو سزا دینے میں زبردست اور جو توبہ کرے اور ایمان لائے اس کی بڑی مغفرت فرمانے والا ہے۔

آپ ان سے فرما دیجئے کہ یہ قرآن کریم ایک معزز و مکرم مضمون ہے جس میں اولین و آخرین کے واجبات ہیں اور تم اس کی تکذیب کر کے بالکل ہی اسے پس پشت ڈال رہے ہو جب کہ میں رسول نہیں تھا تو مجھے تو فرشتوں کی گفتگو کی جو کہ وہ تخلیق آدم اور فساد انسان کے بارے میں کر رہے ہیں کچھ بھی خبر نہ تھی۔

میرے پاس جو وحی آتی ہے وہ اس سبب سے آتی ہے کہ میں صاف عربی زبان میں ڈرانے والا پیغمبر ہوں اب حق تعالیٰ فرشتوں کی اس گفتگو کو ذکر کرتے ہیں اور آپ کو حکم دیتے ہیں کہ اسے آپ ان لوگوں کے سامنے بیان کریں جب کہ آپ کے پروردگار نے فرمایا کہ میں آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے والا ہوں۔

سو جب میں اس کو پورا بنا چکوں اور اس میں جان ڈال دوں تو تم سب اس کے روبرو سجدہ میں گر پڑنا۔

چنانچہ سارے فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا مگر ابلیس نے کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے غرور میں آگیا

وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (۷۴) قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ

اور کافروں میں سے ہو گیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابلیس جس چیز کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اس کو سجدہ کرنے سے تجھ کو کون چیز مانع ہوئی۔ کیا تو

اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ (۷۵) قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۭ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ

غرور میں آ گیا (اور واقعہ میں بڑا نہیں ہے) یا یہ کہ تو (واقعہ میں ایسے) بڑے درجہ والوں میں ہے) کہنے لگا کہ (شق ثانی واقع ہے یعنی) میں آدم سے بہتر ہوں (کیونکہ) آپ نے مجھ کو آگ سے

وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ (۷۶) قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ (۷۷) وَّاِنَّ عَلَيْكَ

پیدا کیا ہے اور اس (آدم) کو خاک سے پیدا کیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ تو (اچھا پھر) آسمان سے نکل کیونکہ بیشک تو (اس حرکت سے) مردود ہو گیا اور بے شک تجھ پر میری

لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ (۷۸) قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (۷۹) قَالَ فَاِنَّكَ

لعنت رہے گی قیامت کے دن تک کہنے لگا تو پھر مجھ کو مہلت دیجئے قیامت کے دن تک ارشاد ہوا کہ (جب تو مہلت مانگتا ہے) تو

مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ (۸۰) اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ (۸۱) قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ

(جا) تجھ کو وقت معین کی تاریخ تک مہلت دی گئی کہنے لگا (جب مجھ کو مہلت مل گئی) تو (مجھ کو بھی) تیری عزت کی قسم کہ میں ان سب کو

اَجْمَعِيْنَ (۸۲) اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ (۸۳) قَالَ فَالْحَقُّ ۡ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ (۸۴)

گمراہ کروں گا بجز آپ کے ان بندوں کے جو ان میں چنے گئے ہیں ارشاد ہوا کہ میں سچ کہتا ہوں اور میں تو ہمیشہ سچ ہی کہتا

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ (۸۵) قُلْ مَآ اَسْـَٔــلُكُمْ

ہوں کہ میں تجھ سے اور جو ان میں تیرا ساتھ دے ان سب سے دوزخ کو بھر دوں گا آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس قرآن

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ (۸۶)

(کی تبلیغ) پر نہ کچھ معاوضہ چاہتا ہوں اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں ہوں

اور حکم خداوندی کا انکار کرنے کی وجہ سے کافروں میں سے ہو گیا۔

حق تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ اے خبیث جس چیز کو میں نے اپنے (قدرت کے) ہاتھوں سے بنایا اس کو سجدہ کرنے سے غرور میں آ گیا یا یہ کہ تو میرے حکم کی مخالفت کرنے والوں میں ہے۔

کہنے لگا میں آدم سے بہتر ہوں کیونکہ آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا اور آگ مٹی کو کھا جاتی ہے اسی وجہ سے میں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا ارشاد ہوا اچھا تو فرشتوں کے لباس سے اتر اور تو ملعون اور میری رحمت و عنایت سے مردود ہے اور حساب کے دن تک تجھ پر میرا عذاب اور غصہ رہے گا۔

اور کہا گیا ہے کہ جزائر بحر کی طرف اس کو پھینک دیا کہ جہاں چوروں کی طرح یہ آتا ہے۔

اس کے بعد اس خبیث نے چاہا کہ موت کا مزہ نہ چکھے اس لئے بے شرمی کے ساتھ عرض کیا کہ پروردگار قیامت کے دن تک مجھ کو مہلت دیجئے۔ ارشاد خداوندی ہوا جا تجھ کو نفخۂ اولیٰ تک مہلت دی گئی۔ کہنے لگا آپ کی عزت جلال کی قسم میں ان سب کو آپ کے طریقہ اور اطاعت سے گمراہ کروں گا بجز آپ کے ان بندوں کے کہ جو مجھ سے معصوم ہیں

ارشاد خداوندی ہوا کہ میں حق ہوں اور سچ ہی کہا کرتا ہوں کہ میں تجھ سے اور تیری ذریت سے اور جو تیری پیروی کرے سب سے دوزخ کو بھر دوں گا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان مکہ والوں سے فرما دیجئے کہ میں تبلیغ توحید و قرآن پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا اور نہ میں اس اپنی طرف سے اختراع کرنے والا ہوں۔

ع ۶ | ۱۴

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِينَ ﴿۸۷﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿۸۸﴾ ع

یہ قرآن تو اللہ کا کلام اور بس دنیا جہان والوں کیلئے نصیحت ہے، اور تھوڑے دنوں پیچھے تمکو اس کا حال معلوم ہو جائیگا (یعنی مرنیکے ساتھ ہی حقیقت کھل جائیگی کہ یہ حق تھا)

آیاتہا ۷۵ —— (۳۹) سُوْرَۃُ الزُّمَرِ مَکِّیَّۃٌ (۵۹) —— رکوعاتہا ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ إِنَّآ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے ہم نے ٹھیک طور پر اس کتاب کو آپ کی طرف نازل کیا ہے

فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۲﴾ أَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ط وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا

سو آپ (قرآن کی تعلیم کیموافق) خالص اعتقاد کر کے اللہ کی عبادت کرتے رہیئے یاد رکھو عبادت جو کہ (شرک سے) خالص ہو اللہ ہی کیلئے سزاوار ہے اور جن لوگوں نے خدا کے

مِنْ دُوْنِهٖٓ أَوْلِيَآءَ م مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ط إِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ

سوا اور شرکاء تجویز کر رکھے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم تو ان کی پرستش صرف اس لئے کرتے ہیں کہ ہم کو خدا کا مقرب بنا دیں تو ان کے (اور ان کے مقابل اہل ایمان کے)

م لا زم

یہ قرآن کریم تو جن وانس کے لئے صرف ایک نصیحت ہے۔

اور ایمان یا موت کے بعد قرآن کریم میں جو کچھ وعدہ وعید ہے اس کا تم کو حال معلوم ہو جائے گا چنانچہ مومنین نے ایمان لانے کے بعد اور کفار نے مرنیکے بعد بخوبی جان لیا کہ حق تعالے نے جو کچھ قرآن کریم میں فرمایا وہ حق اور سچ ہے۔

تمت بالخیر فللہ الحمد اولاً و آخراً

(سورۂ زمر) یہ پوری سورت مکی ہے بجز اس آیت قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا کے کہ یہ مدنی ہے اس سورت میں بانوے ۹۲ آیتیں اور ایک ہزار اور ایک سو بانوے ۱۱۹۲ کلمات اور چار ہزار حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے اس اللہ تعالٰی کی جو کافروں کو سزا دینے میں غالب اور اپنے حکم فیصلہ میں حکمت والا ہے۔ اسی بنا پر اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ اور کسی کی پرستش نہ کی جائے ہم نے ٹھیک طور بذریعہ جبریل امین اس کتاب کو آپ پر نازل کیا ہے۔

سو آپ خالص اعتقاد کر کے حق تعالے کی عبادت کرتے رہو اور اسی کی توحید کے قائل رہو اور یاد رکھو۔ کہ ایسی عبادت جو کہ شرک سے خالص ہو حق تعالے ہی کے لئے سزاوار ہے جو تمام انسانوں پر واجب ہے۔

اور ان کفار مکہ نے خدا کے علاوہ جو اور شرکاء مثلاً لات و عزیٰ اور منات وغیرہ تجویز کر رکھے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم تو ان کی پرستش صرف اس لئے کرتے ہیں کہ مرتبہ اور سفارش میں یہ ہم کو حق تعالے کا مقرب بنا دیں تو حق تعالیٰ ان کے درمیان اور ان کے بالمقابل مسلمانوں کے درمیان ان کے دینی

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۂ زمر) بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان خداوندی وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا الخ) ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے شان نزول کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یہ تین قبیلوں عامر کنانہ۔ بنی سلمہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو بتوں کو پوجتے تھے اور فرشتوں کو حق تعالیٰ کی بیٹیاں کہا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ان کی صرف اس لئے عبادت کرتے ہیں کہ یہ ہمکو حق تعالیٰ کے یہاں مقرب بنا دیں۔

فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ③ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ

ہمی اختلافات کا (قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دیگا اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو راہ پر نہیں لاتا جو (قولاً) جھوٹا اور (اعتقاداً) کافر ہو اگر (بالفرض) اللہ تعالیٰ

اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ

کسی کو اولاد بنانے کا ارادہ کرتا تو ضرور اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا منتخب فرماتا وہ پاک ہے وہ ایسا اللہ ہے جو واحد ہے

الْقَهَّارُ ④ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ

زبردست ہے اس نے آسمان اور زمین کو حکمت سے پیدا کیا۔ وہ رات (کی ظلمت) کو دن (کی روشنی کے محل یعنی ہوا) پر لپیٹتا ہے اور دن (کی روشنی) کو

عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ

رات پر لپیٹتا ہے اور اس نے ایک سورج اور چاند کو کام پر لگا رکھا ہے کہ (ان میں سے) ہر ایک وقت مقرر تک چلتا رہے گا یاد رکھو کہ وہ زبردست ہے بڑا

الْغَفَّارُ ⑤ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ

بخشنے والا (بھی) ہے اس نے تم لوگوں کو تن واحد (یعنی آدم) سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور (بعد اس حدوث کے) تمہارے (نفع لینے کے) لئے آٹھ نر و

الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۭ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ

مادہ چارپایوں کے پیدا کئے تم کو ماؤں کے پیٹ میں ایک کیفیت کے بعد دوسری کیفیت پر بناتا ہے

فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۭ

تین تاریکیوں میں

ہمی اختلافات کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ فرما دے گا۔

اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو دین کا راستہ نہیں دکھاتا جو کہ حق تعالیٰ پر افتراء پردازی کرتا ہو اور اس کا منکر ہو اور یہ لوگ یہود و نصاریٰ اور بنو ملیح اور مجوس اور تمام مشرکین عرب ہیں۔

اور اگر حق تعالیٰ فرشتوں یا انسانوں میں سے کسی کو اولاد بنانے کا ارادہ کرتا جیسا یہود و نصاریٰ اور بنو ملیح کا قول ہے تو وہ ضرور اپنی اس مخلوق ہی سے جو اس کے پاس جنت میں موجود ہے جس کو چاہتا منتخب فرماتا یعنی کہ فرشتوں میں سے منتخب فرماتا باقی وہ ان تمام عیوب سے پاک ہے اور وحدہ لاشریک اور اپنی تمام مخلوقات پر غالب ہے۔

اس نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ پیدا کیا اور وہ رات کو دن پر لپیٹتا ہے جس کی وجہ سے دن برات سے لمبا ہو جاتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے جس سے رات لمبی ہو جاتی ہے اور اس نے انسانوں کے لئے چاند و سورج کی روشنی کو مسخر کیا ان چاند سورج رات اور دن میں سے ہر ایک وقت مقررہ تک چلتا رہے گا یاد رکھو وہ ذات جس نے یہ سب کچھ پیدا کیا ہے وہ کافروں کی گرفت فرمانے میں زبردست اور جو شرک سے توبہ کرے اور اس پر ایمان لائے اس کو بڑا بخشنے والا ہے۔

اس نے تم لوگوں کو تن واحد یعنی آدم علیہ السلام سے پیدا کیا ہے اور پھر ان ہی سے یعنی ان کی سب سے چھوٹی پسلی سے حضرت حواء کو پیدا کیا اور تمہارے لئے آٹھ نر و مادہ چارپایوں کے پیدا کئے یعنی بھیڑ اور دنبہ میں دو قسم نر و مادہ اور بکری میں دو قسم نر و مادہ اور ایسے ہی اونٹ میں دو قسم نر و مادہ اور گائے بھینس میں دو قسم نر و مادہ۔ وہ تم کو ماؤں کے پیٹ میں ایک کیفیت کے بعد دوسری کیفیت پر بناتا ہے

ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿٦﴾ إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ

یہ ہے اللہ تمہارا رب اسی کی سلطنت ہے اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں سو (ان دلائل کے بعد) تم کہاں (حق سے) پھرے جا رہے ہو۔ اگر تم کفر کرو گے تو خدا

غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۖ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۖ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

تمہارا حاجت مند نہیں اور وہ اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو گے تو اس کو تمہارے لئے پسند کرتا ہے اور کوئی کسی (کے گناہ)

وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ

کا بوجھ نہیں اٹھاتا پھر اپنے پروردگار کے پاس تم کو لوٹ کر جانا ہوگا سو وہ تم کو تمہارے سب اعمال جتلا دے گا وہ دلوں تک کی باتوں

الصُّدُورِ ﴿٧﴾ وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً

کا جاننے والا ہے اور (مشرک) آدمی کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کو اسکی طرف رجوع ہو کر پکارنے لگتا ہے پھر جب اللہ تعالیٰ اس کو

مِنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَنْدَادًا لِيُضِلَّ عَنْ

اپنے پاس سے نعمت (امن و آسائش کی) عطا فرما دیتا ہے تو جس کیلئے پہلے سے (خدا کو) پکار رہا تھا اس کو بھول جاتا ہے اور خدا کے شریک بنانے لگتا ہے جس

سَبِيلِهِ ۚ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ﴿٨﴾

یہ ہوتا ہے کہ اللہ کی راہ سے (دوسروں کو) گمراہ کرتا ہے آپ (ایسے شخص سے) کہہ دیجئے کہ اپنے کفر کی بہار تھوڑے دنوں اور لوٹ لے (پھر آخر کار) تو دوزخیوں میں سے ہے

یعنی نطفہ پھر علقہ، پھر مضغہ اور پھر ہڈیاں تین تاریکیوں میں ہوتا ہے ایک تاریکی شکم کی دوسری رحم کی تیسری اس جھلی کی جس میں بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے ان امور کا خالق یہ تمہارا رب ہے اسی کی سلطنت ہے جو ہمیشہ رہے گی کبھی اس کو فنا نہیں اس کے علاوہ کوئی خالق و مصور نہیں پھر جھوٹ کی وجہ سے کہاں پھرے جاتے ہو یا یہ کہ پھر حق تعالیٰ پر افتراء پردازی کر کے کہاں کا شریک ٹھہراتے ہو

مکہ والو اگر تم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کا انکار کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہارے ایمان کا حاجتمند نہیں کیونکہ وہ اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا کیونکہ یہ چیز اس کے شایان نہیں اور اگر تم اس پر ایمان لے آؤ گے تو وہ تمہارے ایمان کو قبول فرمائے گا کیونکہ وہ اس کا پسندیدہ طریقہ ہے اور کوئی کسی کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ یعنی کسی شخص دوسرے کے گناہ میں گرفت نہیں ہوتی ہر ایک اپنے ذاتی گناہوں پر ماخوذ ہے یا کسی کو بغیر گناہ کے عذاب نہیں دیا جاتا۔

اور پھر تم کو اپنے پروردگار کے سامنے پیش ہونا ہے وہ تم کو تمہارے اعمال واقوال قیامت کے دن جتلا دے گا اور وہ دلوں میں جو کچھ نیکیاں اور برائیاں ہیں سب کا جاننے والا ہے۔

اور جب آدمی جیسا کہ کافر ابوجہل ہے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے پروردگار حقیقی کی طرف خاص توجہ کے ساتھ ہاتھ پھیلا کر تکلیف اور سختی کو دور کرنے کے لئے اسی کو پکارنے لگتا ہے پھر جب حق تعالیٰ تکلیف کو نعمت کے ساتھ تبدیل کرتا ہے اور خدا کے شریک پیر فقیر بنانے لگتا ہے جس کی وجہ سے دوسروں کو حق تعالیٰ کی راہ اور دوسروں کی اطاعت سے گمراہ کرتا ہے۔

آپ ابوجہل وغیرہ سے فرما دیجئے کہ کفر کی بہار دنیاوی زندگی میں تھوڑے دنوں تک اور لوٹ لے تو دوزخیوں میں سے ہونے والا ہے۔

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ ۗ

بھلا جو شخص اوقات شب میں سجدہ وقیام (یعنی نماز) کی حالت میں عبادت کر رہا ہو آخرت سے ڈر رہا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید کر رہا ہو

۱ ع ۹ ۱۵ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٩﴾

آپ کہئے کیا علم والے اور جہل والے (دونوں) برابر ہوسکتے ہیں۔ وہی لوگ نصیحت پکڑتے ہیں جو اہل عقل (ہیں) (اے پیغمبر)

قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ

آپ (مومنین کو میری طرف سے) کہئے کہ اے میرے ایمان والے بندو تم اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو۔ جو لوگ اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کیلئے نیک صلہ ہے

وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿١٠﴾ قُلْ إِنِّي

اور اللہ کی زمین فراخ ہے مستقل مزاج والوں کو ان کا صلہ بے شمار ملے گا آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو

أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ﴿١١﴾ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٢﴾

منجانب اللہ حکم ہوا ہے کہ میں اللہ کی اس طرح عبادت کروں کہ عبادت کو اس کے لئے خالص رکھوں اور مجھ کو یہ بھی حکم ہوا ہے کہ سب مسلمانوں میں اول میں ہوں

بھلا وہ شخص جو اوقات شب میں نماز میں سجدہ و قیام کر کے حق تعالیٰ کی عبادت کر رہا ہو اور عذاب آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت یعنی جنت کی امید کرتا ہو ان خوبیوں کے مالک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابۂ کرام ہیں تو یہ حضرات اور ابوجہل مشرک مذکور برابر ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں۔

آپ ان سے یہ بھی فرما دیجئے کہ کیا توحید خداوندی اور اس کے اوامر نواہی کو جاننے والے یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور ان کے ساتھی۔ اور ابوجہل والے ثواب و اطاعت اور درجہ میں کہیں برابر ہو سکتے ہیں۔

باقی قرآن کریم کی ان مثالوں سے وہی لوگ نصیحت پکڑتے ہیں جو کہ عقل والے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ خلفاء راشدین اور دیگر صحابۂ کرام سے فرما دیجئے چھوٹے بڑے تمام کاموں میں اپنے پروردگار کی اطاعت کرتے رہو جو اس دنیا میں توحید پر قائم ہیں قیامت کے دن انکو صلہ میں جنت ملے گی۔

اور سرزمین مدینہ منورہ دشمن وغیرہ سے محفوظ ہے اور یہ واقعہ ہجرت سے پہلے کا ہے اور تکالیف پر ثابت قدم رہنے والوں کو ان کا صلہ بے شمار ہی ملے گا۔

اور آپ مکہ والوں سے فرما دیجئے جب کہ وہ اس بات کے خواہشمند ہیں کہ آپ ان کے آبائی دین کو اختیار کرلیں کہ مجھ کو بذریعہ قرآن کریم یہ حکم ہوا ہے کہ میں اللہ کی اس طرح عبادت کروں کہ عبادت و توحید کو اسی کے لئے خالص رکھوں۔ اور مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ اسلام لانے میں سب سے اول میں ہوں۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

ارشاد خداوندی اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ اللَّيْلِ الخ ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عمرؓ سے فرمان خداوندی اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ حضرت عثمانؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اور ابن سعد نے کلبی کے طریق سے بواسطہ ابوصالح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ اور جویبر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت ابن مسعودؓ عمار بن یاسرؓ سالم مولی ابی حذیفہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ نیز عکرمہ کے واسطہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمار بن یاسرؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

قُلْ إِنِّىٓ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّى عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣﴾ قُلِ ٱللَّهَ أَعْبُدُ

آپ (یہ بھی) کہہ دیجئے اگر (بفرض محال) میں اپنے رب کا کہنا نہ مانوں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تو اللہ ہی کی عبادت

مُخْلِصًا لَّهُۥ دِينِى ﴿١٤﴾ فَٱعْبُدُوا۟ مَا شِئْتُم مِّن دُونِهِۦ ۗ قُلْ إِنَّ ٱلْخَٰسِرِينَ

اس طرح کرتا ہوں کہ اپنی عبادت کو اسی کیلئے خالص رکھتا ہوں۔ سو خدا کو چھوڑ کر تمہارا دل جس چیز کو چاہے اس کی عبادت کرو۔ آپ (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ پورے زیاں کار

ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْخُسْرَانُ ٱلْمُبِينُ ﴿١٥﴾

وہی لوگ ہیں جو اپنی جانوں سے اور اپنے متعلقین سے قیامت کے روز خسارہ میں پڑے یاد رکھو کہ صریح خسارہ یہ ہے

لَهُم مِّن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ ٱلنَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ ٱللَّهُ بِهِۦ

ان کے لئے ان کے اوپر سے بھی آگ کے محیط شعلے ہوں گے اور ان کے نیچے سے بھی آگ کے محیط شعلے ہونگے یہ وہی (عذاب) ہے جس سے

عِبَادَهُۥ ۚ يَٰعِبَادِ فَٱتَّقُونِ ﴿١٦﴾ وَٱلَّذِينَ ٱجْتَنَبُوا۟ ٱلطَّٰغُوتَ أَن يَعْبُدُوهَا

اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اے میرے بندو مجھ سے (یعنی میرے عذاب سے) ڈرو۔ اور جو لوگ شیطان کی عبادت سے بچتے ہیں (مراد غیر اللہ کی عبادت سے) اور ہمہ تن اللہ

وَأَنَابُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ لَهُمُ ٱلْبُشْرَىٰ ۚ

کی طرف متوجہ ہوتے ہیں وہ مستحق خوشخبری سنانے کے ہیں

اور آپ ان سے فرما دیجئے کہ اگر میں تمہارے دین کو اختیار کر لوں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں۔

آپ ان سے فرما دیجئے کہ میں تو عبادت و توحید کو اسی کے لئے خالص رکھتا ہوں۔

سو خدا کو چھوڑ کر جس کو چاہو تم پوجو یہ کفار کے لئے منجانب اللہ وعید ہے قبل اس کے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاد کا حکم دیا گیا تھا آپ ان سے یہ بھی فرما دیجئے کہ پورے زیان کار وہی لوگ ہیں جو دنیا کی بربادی کے ساتھ اپنی جانوں اور اپنے خدم وحشم اور منازل سے جنت میں خسارہ میں رہے یاد رکھو سب سے بڑا ظاہر خسارہ یہی ہے کہ دنیا و آخرت ہاتھوں سے جاتی رہے۔

ان کفار مکہ کے اوپر بھی آگ کے محیط شعلے ہوں گے اور ان کے نیچے بھی آگ کا بستر ہوگا یہ آگ کے وہی شعلے ہیں جس سے حق تعالیٰ بذریعہ قرآن کریم اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔

اے میرے بندو یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور ان کے ساتھیو جن باتوں کا میں تم کو حکم دے رہا ہوں ان میں میری اطاعت کرو۔

اور جو لوگ شیطان اور بتوں کی عبادت سے بچتے ہیں اور توبہ و ایمان اور تمام اعمال صالحہ کے ذریعہ حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں وہ مرنے کے وقت جنت کی خوشخبری یا جنت کے دروازہ پر اعزاز خداوندی کی خوشخبری سنانے کے مستحق ہیں۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

ارشاد خداوندی وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ الخ ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ ان تین حضرات یعنی زید عمرو بن نفیل حضرت ابوذر غفاری رضؓ اور حضرت سلمان فارسی رضؓ کے بارے میں نازل ہوئی جو زمانہ جاہلیت میں اس بات کے قائل تھے کہ حق تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں۔

فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

سو آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو اس کلام (الہی) کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر اس کی اچھی اچھی باتوں پر چلتے ہیں یہی ہیں جن کو اللہ نے

هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ

ہدایت کی اور یہی ہیں جو اہل عقل ہیں بھلا جس شخص پر عذاب کی (ازلی تقدیری) بات

أَفَأَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿۱۹﴾ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا

محقق ہو چکی تو کیا آپ ایسے شخص کو جو کہ (علم الٰہی میں) دوزخ میں ہے چھڑا سکتے ہیں لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لئے (جنت کے) بالاخانے ہیں (اور) جن کے اوپر اور

غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ ﴿۲۰﴾

بالاخانے ہیں جو بنے بنائے تیار ہیں ان کے نیچے نہریں چل رہی ہیں یہ اللہ نے وعدہ کیا ہے (اور) اللہ وعدہ نہیں کرتا

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ

(اے مخاطب) کیا تو نے اس (بات) پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس کو زمین کی سوتوں میں داخل کر دیتا ہے۔ پھر جب وہ اُبلتا ہے تو اس

زَرْعًا مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ

کے ذریعہ سے کھیتیاں پیدا کرتا ہے جس کی مختلف قسمیں ہیں پھر وہ کھیتی خشک ہو جاتی ہے اس کو تو زرد دیکھتا ہے پھر (اللہ تعالیٰ) اس کو چورا چورا کر دیتا ہے

لہذا آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔ جو اس کلام کو کان لگا کر سنتے ہیں اور پھر اس کی اچھی اچھی باتوں پر عمل پیرا ہوتے ہیں یہی ہیں جن کو حق تعالیٰ نے صدق و صواب یا یہ کہ اچھے اچھے کاموں کی ہدایت فرمائی اور یہی وہ حضرات ہیں جو اہل عقل ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور ان کے ساتھی اور اسی طرح اہلسنت والجماعت سے وہ جو ان کے نقش قدم پر چلے۔

بھلا جس پر عذاب محقق ہو چکا یعنی ابوجہل اور اس کے یار تو کیا آپ ایسے دوزخی کو چھڑا سکتے ہیں۔

لیکن جو حضرات توحید خداوندی کے قائل ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور ان کے رفقاء ان کے لئے بالاخانے جن کے اوپر اور بالاخانے ہیں جو بنے بنائے تیار ہیں جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے دودھ شہد پانی اور شراب طہور کی نہریں چل رہی ہیں یہ اللہ نے ایمان والوں سے وعدہ فرمایا ہے۔

کیا بذریعہ قرآن کریم یہ نہیں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا اور پھر اس سے زمین میں چشمے اور نہریں بنائیں اور پھر اس پانی سے مختلف قسموں کے غلے پیدا کرتا ہے پھر وہ سبزی کے بعد خشک ہو کر زرد نظر آنے لگتی ہے پھر اس کے بعد اس کو چورا چورا کر دیتا ہے۔

اسی طرح دنیا بھی نیست و نابود ہو جائے گی۔

لباب النقول فی اسباب النزول

بشارت خداوندی فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ الخ جویبر نے اپنی سند سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی سے روایت نقل کی ہے کہ جس وقت آیت کریمہ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ یعنی اس دوزخ کے سات دروازے ہیں نازل ہوئی تو ایک انصاری رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے سات غلام تھے میں نے دوزخ کے ساتوں دروازوں میں سے ہر ایک دروازہ کے عوض ایک غلام کو آزاد کر دیا تو اس انصاری کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی یعنی آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو اس کلام کو کان لگا کر سنتے ہیں۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾ أَفَمَن شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ

اس (نمونہ) میں اہل عقل کے لئے بڑی عبرت ہے سو جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام (کے قبول کرنے) کے لئے کھول دیا اور

فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي

وہ اپنے پروردگار کے (عطا کئے ہوئے) نور پر ہے (کیا وہ شخص اور اہل قساوت برابر ہیں) سو جن لوگوں کے دل خدا کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے سو ان کیلئے بڑی خرابی

ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٢﴾ اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ

ہے یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں اللہ تعالیٰ نے بڑا عمدہ کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے باہم ملتی جلتی ہے بار بار دہرائی گئی ہے جس ان لوگوں کے

مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ

جو کہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں بدن کانپ اٹھتے ہیں پھر ان کے بدن اور دل نرم (اور منقاد) ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ

اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ

ہو جاتے ہیں یہ (قرآن) اللہ کی ہدایت ہے جس کو وہ چاہتا ہے اس کے ذریعہ سے ہدایت کرتا ہے اور خدا جس کو گمراہ کرتا ہے اس کا کوئی

مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾

ہادی نہیں

اس کا کوئی بھی نام ونشان باقی نہیں رہے گا اس فنا دنیا کی مثال میں اہل عقل کے لئے بڑی عبرت ہے۔

جس شخص کا دل حق تعالیٰ نے نور ایمان کے ساتھ فراخ کر دیا تو وہ اپنے پروردگار کی عطا کردہ بزرگی اور نور پر ہے اور وہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کے دل کو کفر کے لئے کھول دیا تو کیا یہ دونوں برابر ہیں سو جن لوگوں کے دل سخت ہیں اور خدا کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے جیسا کہ ابوجہل وغیرہ ان کے لئے سخت ترین عذاب ہے جہنم میں خون پیپ کی وادی ہے اس کو بھی ویل کہتے ہیں اور اس قسم کے لوگ صریح کفر میں گرفتار ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بڑا عمدہ کلام یعنی قرآن کریم نازل فرمایا کہ اس کے مضامین ایک دوسرے کے ساتھ ملتے جلتے ہیں یعنی وعدہ نصرت رحمت ومغفرت عفو کی آیتیں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اور اسی وعید عذاب زجر وخوف میں یہ آیتیں باہم مشابہ ہیں اور یہ آیتیں بار بار دہرائی گئی ہیں اور دوہری ہیں کہ رحمت وعذاب وعدہ وعید امر ونہی ناسخ ومنسوخ یا یہ کہ مکرر ہیں۔

کہ آیات عذاب ووعید سے ان لوگوں کے بدن جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں کانپ اٹھتے ہیں اور پھر ان کے بدن آیات رحمت سے نرم ہو کر اور ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ یہ قرآن بیان خداوندی ہے جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعہ سے اپنے دین کی ہدایت فرماتا ہے اور جس کو حق تعالیٰ اپنے دین سے بے راہ کر دے اسے کوئی اس کے دین پر لانے والا نہیں۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان خداوندی اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ الخ اس آیت کریمہ کا شان نزول سورۂ یوسف میں گذر چکا ہے۔

أَفَمَن يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ وَقِيلَ لِلظّٰلِمِينَ ذُوقُوا مَا

بھلا جو شخص اپنے منہ کو قیامت کے روز سخت عذاب کی سپر بنا دے گا اور ایسے ظالموں کو حکم ہوگا کہ جو کچھ تم کیا کرتے تھے (اب)

كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ

اس کا مزہ چکھو تو کیا یہ (معذب) اور جو ایسا نہ ہو برابر ہو سکتے ہیں جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں انہوں نے بھی (حق کو) جھٹلایا تھا سو ان پر (خدا کا) عذاب ایسے طور پر

لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٥﴾ فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ

آیا کہ ان کو خیال بھی نہ تھا سو اللہ تعالیٰ نے ان کو اسی دنیوی زندگی میں بھی رسوائی کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب اور بھی بڑا اور سخت

أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ وقف لازم

ہے کاش یہ لوگ سمجھ جاتے اور ہم نے لوگوں کی (ہدایت) کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کے (ضروری) عمدہ

مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٢٨﴾ ضَرَبَ

مضامین بیان کئے ہیں تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں جس کی کیفیت یہ ہے کہ وہ عربی قرآن ہے جس میں ذرا بھی کجی (اور) نہیں تاکہ یہ لوگ ڈریں۔ اللہ تعالیٰ نے (موحد و

اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشٰكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۖ

کے بارے میں) ایک مثال بیان فرمائی کہ (ایک شخص (غلام) ہے جس میں کئی ساجھی ہیں جن میں باہم ضد اضدی (بھی) ہے اور ایک اور شخص ہے کہ پورا ایک ہی شخص کا ہے

بھلا وہ شخص جو اپنے منہ کو قیامت کے دن سخت عذاب کی سپر بنا دے گا یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھی اپنے ہاتھوں کو اپنی گردنوں کی طرف لے جائیں گے اور اس طرح اپنے چہروں کو عذاب کی سپر بنائیں گے اور ابوجہل اور اس کے ساتھیوں سے دوزخ کے داروغہ کہیں گے کہ دنیا میں جو کچھ تم نافرمانیاں اور اس قسم کی باتیں کیا کرتے تھے اس کا عذاب چکھو۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی قوم سے پہلے بھی قوم ہود و صالح اور قوم شعیب وغیرہ نے تکذیب کی ان پر خدا کا عذاب ایسے طور پر آیا کہ ان کو خیال بھی نہ تھا۔

اور اللہ تعالیٰ نے اس دنیوی زندگی میں بھی ان کو ذلیل عذاب کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب تو دنیاوی عذاب سے کہیں زائد سخت ہے کاش یہ سمجھتے مگر یہ تو سمجھتے ہی نہیں۔

اور ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لئے اس قرآن کریم میں ہر قسم کے عمدہ مضامین بیان کئے ہیں تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں۔

جس کی شان یہ ہے کہ وہ عربی زبان میں ہے اور توحید اور احکام اور بیان حدود میں توریت انجیل زبور اور تمام کتب سماویہ میں سے کسی کا مخالف نہیں اور سدی غَيْرَ ذِي عِوَجٍ کی تفسیر میں فرماتے کہ کلام خدا وندی غیر مخلوق ہے تاکہ لوگ قرآن کریم کے ذریعہ سے جن چیزوں سے حق تعالیٰ نے ان کو منع کیا ہے ان سے ڈریں۔

اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کی مثال بیان فرمائی ہے کہ ایک شخص ہے جس کے کئی مالک ہیں کہ جن میں باہم مخالفت بھی ہے کہ ایک مالک، تو ایک کام کے کرنے کا حکم دیتا ہے اور دوسرا مالک اس سے روکتا ہے یہی حالت کافر کی ہے کہ مختلف معبودوں کو پوجتا ہے اور ایک اور شخص کہ خالص ایک ہی شخص کا غلام ہے یہ شان مسلمان کی ہے کہ خالص اپنے پروردگار وحدہ لاشریک کی عبادت کرتا ہے اور اسی کے لئے اپنے اعمال کرتا ہے۔

هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ

(تو) کیا ان دونوں کی حالت یکساں (ہو سکتی) ہے الحمد للہ بلکہ (قبول تو کیا) ان میں اکثر سمجھتے بھی نہیں آپ کو بھی مرنا ہے اور ان کو

مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع ۳ / ۱۰ / ۱۷

بھی مرنا ہے پھر قیامت کے روز تم مقدمات اپنے رب کے سامنے پیش کرو گے (اس وقت عملی فیصلہ ہو جاوے گا)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ الجزء ۲۴

سو اس شخص سے زیادہ بے انصاف کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچی بات کو (یعنی قرآن کو) جبکہ وہ اس کے پاس (رسول کے ذریعہ سے) پہنچی

فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ

جھٹلاوے کیا (قیامت کے دن) جہنم میں ایسے کافروں کا ٹھکانا نہ ہوگا اور جو لوگ سچی بات لے کر آئے اور (خود بھی) اس کو سچ جانا تو یہ لوگ پرہیزگار ہیں

هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾

(ان کا فیصلہ یہ ہوگا کہ) وہ جو کچھ چاہیں گے ان کے لئے ان کے پروردگار کے پاس سب کچھ ہے یہ صلہ ہے نیکو کاروں کا

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا

تاکہ اللہ تعالیٰ ان سے ان کے برے عملوں کو دور کردے اور ان کے نیک کاموں کے عوض ان کو ان کا

يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ

ثواب دے۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندۂ خاص محمد (صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت) کیلئے کافی نہیں

تو کیا ان دونوں کی حالت برابر ہو سکتی ہے اسی طرح مومن و کافر ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔ الحمد للہ کہ وحدانیت حق تعالیٰ ہی کے لئے ہے مگر اکثر ان میں امثال قرآنیہ کو نہیں سمجھتے۔

(اور آپ ان کی باتوں پر غم نہ کریں کیونکہ) عنقریب آپ کو بھی مر کر جانا ہے اور ان کفار مکہ کو بھی پھر قیامت کے دن تم حجت و دلیل کے ساتھ اپنے اپنے مقدمات اپنے رب کے سامنے پیش کرو گے یعنی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور رؤساء کفار۔

ابو جہل اور اس کے ساتھیوں سے زائد اپنے کفر میں بے انصاف کون ہوگا جو حق تعالیٰ پر قرآن کریم سن کر جھوٹ باندھے اور اس کے شریک ٹھہرائے اور اس کو صاحب ولد بنائے اور قرآن کریم اور بیان توحید کو جب کہ اس کے پاس بذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہنچ گئی جھٹلائے کیا جہنم ابو جہل اور اس کے ساتھیوں کا ٹھکانا نہ ہوگا؟ ضرور ہوگا۔

اور جو ذات توحید اور قرآن کریم لے کر آئے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی حضرت ابو بکر صدیق اور ان کے ساتھیوں نے تصدیق کی ایسے ہی حضرات کفر و شرک اور فواحش سے بچنے والے ہیں وہ جو کچھ چاہیں گے ان کے لئے جنت میں سب کچھ ہے۔

یہ موحدین کا اعزاز و احترام ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ان سے ان کے برے عملوں کو دور کردے اور ان کے نیک کاموں کے عوض ان کو ان کا ثواب دے کیا حق تعالیٰ اپنے بندہ خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے یا یہ کہ حضرت خالد بن ولید کی حفاظت کے لئے کافی نہیں۔

وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ ۚ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ

اور یہ لوگ آپ کو ان (جھوٹے معبودوں) سے ڈراتے ہیں جو خدا کے سوا (تجویز کر رکھے) ہیں اور جس کو خدا گمراہ کرے اس کا کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جس کو

يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ

وہ ہدایت دے اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں کیا خدا تعالیٰ زبردست انتقام لینے والا نہیں ہے اور اگر آپ ان سے پوچھیں

مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ

کہ آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو یہی کہیں گے کہ اللہ نے آپ (ان سے) کہیے کہ بھلا پھر یہ تو بتلاؤ کہ خدا کے سوا تم جن

دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ

معبودوں کو پوجتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا یہ معبود اس کی دی ہوئی تکلیف دور کر سکتے ہیں یا اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی عنایت کرنا

هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿۳۸﴾

کیا یہ معبود اس کی عنایت کو روک سکتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ (اس سے ثابت ہو گیا کہ) میرے لئے خدا کافی ہے توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں

اور یہ آپ کو ان جھوٹے معبودوں یعنی لات و عزیٰ وغیرہ سے جو خدا کے سوا ہیں ڈراتے ہیں چنانچہ آپ سے کہتے ہیں کہ ان بتوں کو برا بھلا مت کہو ورنہ آپ کو پریشان کر دیں گے اور جسے اللہ تعالیٰ اپنے دین سے بے راہ کرے یعنی ابو جہل وغیرہ اسے کوئی دین خداوندی کا راستہ بتانے والا نہیں۔

اور جسے اللہ تعالیٰ اپنے دین کی ہدایت فرمائے یعنی حضرت ابو بکرؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ اور کہا گیا ہے کہ اس حضور ہی کی ذات بابرکت مراد ہے اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں کیا حق تعالیٰ اپنی بادشاہت و سلطنت میں زبردست اور کافر سے انتقام لینے والا نہیں؟ (ضرور بالضرور انتقام لینے میں زبردست ہے)

اور اگر آپ کفار سے دریافت کریں کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو یہ جواب میں یہی کہیں گے کہ اللہ نے پیدا کیا تو پھر آپ ان سے فرمائیے کہ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ جن معبودوں یعنی لات و عزیٰ وغیرہ کو تم پوجتے ہو اگر حق تعالیٰ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا یہ لات و عزیٰ اس کی دی ہوئی تکلیف و سختی کو مجھ سے دور کر سکتے ہیں یا حق تعالیٰ مجھے عافیت میں رکھنا چاہے تو کیا یہ تمہارے لات و عزیٰ وغیرہ مجھے اس کی دی ہوئی عافیت کو روک سکتے ہیں کہ تم مجھ کو بھی ان کی پرستش کے لئے کہتے ہو؟

آپ فرما دیجئے کہ بس میں تو حق تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہوں اور بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں یا یہ کہ مومنین کے لئے ضروری ہے کہ اسی ذات وحدہ لاشریک پر بھروسہ کریں۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان خداوندی۔ وَيُخَوِّفُونَكَ الخ

عبد الرزاق نے معمر سے نقل کیا ہے کہ مجھے ایک شخص نے بیان کیا کہ کفار مکہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ ہمارے بتوں کو برا بھلا کہنے سے باز آجائیں اور نہ ہم اپنے بتوں سے کہہ دیں گے وہ آپ کو پریشان کر دیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَيُخَوِّفُونَكَ الخ

یعنی یہ لوگ آپ کو ان سے ڈراتے ہیں جو خدا کے سوا ہیں۔

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ

آپ کہہ دیجئے کہ تم اپنی حالت پر عمل کئے جاؤ میں بھی عمل کر رہا ہوں سو اب جلدی تم کو معلوم ہوا جاتا ہے کہ وہ کون

يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ

شخص ہے جس پر (دنیا میں) ایسا عذاب آیا چاہتا جو اس کو رسوا کر دے گا اور (بعد مرگ) اس پر دائمی عذاب نازل ہوگا۔ ہم نے آپ پر یہ کتاب لوگوں کے

الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا

(نفع کے) لئے اتاری جو حق کو لئے ہوئے ہے سو جو شخص راہ راست پر آوے گا تو اپنے نفع کے واسطے اور جو شخص بے راہ رہے گا تو اس کا بے راہ

يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ ع

ہونا (یعنی اس کا وبال) اسی پر پڑے گا اور آپ ان پر (کچھ بطور ذمہ داری کے) مسلط نہیں کئے گئے اللہ ہی قبض (یعنی معطل) کرتا ہے (ان) جانوں کو ان کی موت کے

مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ

وقت اور ان جانوں کو بھی جن کی موت نہیں آئی ان کے سونے کے وقت، پھر ان جانوں کو تو روک لیتا ہے جن پر موت کا حکم فرما چکا ہے اور باقی جانوں کو ایک

وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾

میعاد معین تک کے لئے رہا کر دیتا ہے اس میں ان لوگوں کے لئے جو کہ سوچنے کے عادی ہیں دلائل ہیں

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ۚ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّ

ہاں کیا ان (مشرکین) لوگوں نے خدا کے سوا دوسروں کو (معبود) قرار دے رکھا ہے جو (ان کی) سفارش کریں گے آپ کہہ دیجئے کہ اگرچہ یہ کچھ بھی قدرت نہ رکھتے ہوں اور

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾

کچھ بھی علم نہ رکھتے ہوں

آپ ان کفار مکہ سے فرما دیجئے کہ تم اپنی حالت پر عمل کئے جاؤ اور مجھ کو نقصان پہنچانے کی تدابیر کئے جاؤ میں بھی اپنی حالت پر عمل کر رہا ہوں۔ ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ کون شخص ہے جس پر ایسا عذاب نازل ہوگا جو اسے ذلیل و ہلاک کر دے گا (اور مرنے کے بعد) اس پر دائمی عذاب ہوگا یہ منجانب اللہ کفار کے لئے وعید ہے۔

ہم نے آپ پر یہ قرآن کریم بذریعہ جبریل نازل کیا ہے جو لوگوں کے سامنے حق و باطل کو واضح کرنے والا ہے سو جو شخص قرآن کریم کے ذریعہ راہ راست پر آئے گا اور اس پر ایمان لائے گا تو اسی کو ثواب ملے گا۔

اور جو شخص قرآن کریم کا انکار کرے گا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور آپ ان کفار مکہ پر مسلط نہیں کئے گئے کہ آپ سے ان کے بارے میں بازپرس ہونے لگے۔

اللہ ہی انسانوں کی روحوں کو قبض کرتا ہے ان کے سونے کی حالت میں اور جانوں کو بھی معطل کرتا ہے ان کے سونے کے وقت میں جن کی ابھی موت کا وقت نہیں آیا پھر جن کی موت کا وقت آجاتا ہے ان کو تو روک لیتا ہے اور جن کا سونے کی حالت میں وقت نہیں آیا ان کو ایک وقت مقررہ کے لئے رہا کر دیتا ہے اس روکنے اور چھوڑنے میں سوچنے والوں کے لئے دلائل قدرت ہیں۔

کیا ان کفار مکہ نے خدا کے علاوہ دوسروں کو معبود قرار دے رکھا ہے جو ان کی سفارش کریں گے۔ آپ فرما دیجئے کہ اگرچہ یہ سفارش وغیرہ میں سے کسی چیز پر بھی قدرت نہ رکھتے ہوں اور کچھ بھی علم نہ رکھتے ہوں کہ سفارش کس طرح کریں۔

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾

آپ کہہ دیجئے کہ سفارش تو تمام تر خدا ہی کے اختیار میں ہے تمام آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے پھر تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا

اور جب فقط اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل منقبض ہوتے ہیں جو کہ آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور جب

ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ

اس کے سوا اوروں کا ذکر آتا ہے تو اسی وقت وہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں آپ کہئے کہ اے اللہ آسمان اور زمین کے پیدا

وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا

کرنے والے باطن ظاہر کے جاننے والے آپ ہی (قیامت کے روز) اپنے بندوں کے درمیان ان امور میں فیصلہ فرماویں گے جن میں وہ باہم

فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ

اختلاف کرتے تھے اور اگر ظلم (یعنے شرک و کفر) کرنے والوں کے پاس دنیا بھر کی تمام چیزیں ہوں اور ان چیزوں کے ساتھ اتنی چیزیں

مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

اور بھی ہوں تو وہ لوگ قیامت کے دن سخت عذاب سے چھوٹنے کے لئے (بے تامل) ان کو دینے لگیں۔ اور خدا کی طرف سے ان کو وہ معاملہ پیش

مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾

آوے گا جس کا ان کو گمان بھی نہ تھا

آپ فرما دیجئے کہ آخرت میں تمام تر سفارش خدا ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے اور بارش اور نباتات سب کے خزانوں پر اسی کی سلطنت ہے اور آخرت میں تم سب اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے وہ تم کو تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا۔

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھو تو ان لوگوں کے دلوں میں جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے نفرت و انقباض پیدا ہوتا ہے اور جب اس کے علاوہ لات و عزیٰ کا بھی تذکرہ ہوتا ہے تو اسی وقت یہ لوگ اپنے بتوں کے تذکرہ سے خوش ہو جاتے ہیں۔

آپ اس طرح دعا فرمائیے اے اللہ ہمارے ساتھ بھلائی فرمائیے اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے اے باطن و ظاہر کے جاننے والے تو ہی قیامت کے دن اپنے بندوں کے درمیان دین کی ان باتوں کا فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ باہم اختلاف کرتے تھے۔

اور اگر مشرکین کے پاس دنیا بھر کی تمام چیزیں ہوں اور ان چیزوں کی اتنی چیزیں اور بھی ہوں تو وہ لوگ قیامت کے سخت عذاب سے اپنے کو چھڑانے کے لئے اس کو فدیہ میں بلا تامل دینے لگیں اور ان کے سامنے عذاب خداوندی ایسا ظاہر ہوگا جس کا ان کو گمان بھی نہ تھا۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان خداوندی وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ الخ ابن المنذر نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کعبہ کے پاس سورۂ نجم کی تلاوت کرنے اور مشرکین کے اپنے بتوں کے تذکرہ پر خوش ہونے کے وقت نازل ہوئی ہے۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا

(اور اس وقت) ان کو تمام اپنے برے اعمال ظاہر ہو جاویں گے اور جس (عذاب) کے ساتھ وہ استہزا کیا کرتے تھے وہ ان کو آگھیرے گا۔ پھر جس

مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِيْتُهٗ

وقت (اس مشرک) آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرما دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھ کو (میری) تدبیر

عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِىَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ

سے ملی ہے بلکہ وہ ایک آزمائش ہے لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔ یہ بات (بعض) ان لوگوں نے بھی کہی تھی جو

مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا

ان سے پہلے ہو گذرے ہیں (جیسے قارون نے کہا تھا) سو ان کی کارروائی اُن کے کچھ کام نہ آئی پھر ان کی تمام بداعمالیاں ان پر

كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَاۤءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا

آپڑیں (اور سزایاب ہوئے) اور ان میں بھی جو ظالم ہیں ان پر بھی ان کی بداعمالیاں ابھی پڑنے والی ہیں اور یہ

هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۤءُ وَيَقْدِرُ ؕ

(خدا تعالیٰ کو) ہرا نہیں سکتے کیا ان لوگوں کو (احوال میں غور کرنے سے) یہ معلوم نہیں ہوا کہ اللہ ہی جس کو چاہتا ہے زیادہ رزق دے دیتا ہے اور وہی

اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ ع ٥ ١١ ٢

(جس کے لئے چاہتا ہے تنگی بھی کر دیتا ہے۔ اس (بسط و قدر) میں ایمان لانے والوں کیواسطے نشانیاں ہیں

اور اس وقت ان کے سامنے ان کو اپنے تمام برے اعمال ظاہر ہو جائیں گے۔

اور انبیاء کرام اور کتب سماویہ کا جو استہزا کیا کرتے تھے اس کی وجہ سے ان کو عذاب آگھیرے گا یا یہ مطلب ہے کہ جس عذاب کے ساتھ یہ استہزا کیا کرتے تھے وہ ان کو آگھیرے گا

اور جس وقت کافر کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو تکلیف کے دور ہونے کیلئے پکارتا ہے پھر جب ہم اس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کر دیتے ہیں۔

تو کہتا ہے کہ مجھے جو کچھ مال ملا ہے وہ میری تدبیر اور ہنرمندی سے ملا ہے کہ حق تعالیٰ نے بھی میری ہنرمندی دیکھ کر دیا ہے بلکہ وہ نعمت تو ہماری طرف سے ایک آزمائش ہے مگر سب اس کو سمجھتے ہی نہیں

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات آپ کی قوم سے پہلے قارون وغیرہ نے بھی کہی تھی تو عذاب خداوندی کے سامنے ان کی باتیں اور کارروائیاں اور غیر اللہ کی پرستش اور اموال کا جمع کرنا کچھ کام نہ آیا۔

تو ان تمام بداعمالیوں کی وجہ سے ان پر عذاب آپڑا اور ان کفار مکہ میں سے جو مشرک ہیں تو ان سے پہلے لوگوں کی طرح ان پر بھی ان کی بداعمالیوں کی سزائیں ابھی پڑنے والی ہیں اور یہ عذاب خداوندی سے بچ نہیں سکتے۔

کیا ان کفار مکہ کو معلوم نہیں کہ حق تعالیٰ آزمائش کے طور پر جس کو چاہتا ہے مال زائد دیتا ہے اور ڈھیل کے طور پر جس پر چاہتا ہے تنگی کر دیتا ہے اس بسط و قدر میں اہل ایمان کے لئے نشانیاں اور دلائل ہیں۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے (کفر و شرک کر کے) اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں کہ تم خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو بالیقین خدا تعالیٰ تمام گذشتہ

يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾
گناہوں کو معاف فرما دے گا واقعی وہ بڑا بخشنے والا بڑی رحمت والا ہے

آپ فرما دیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے کفر و شرک زنا اور قتل کر کے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں کہ تم خدا کی مغفرت سے مایوس مت ہو اللہ تمام اس شخص کے تمام گناہوں کو جو کفر سے توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے معاف فرما دے گا وہ توبہ کی حالت میں مرنے والے پر بڑی رحمت فرمانے والا ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

انعام خداوندی قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا الخ

بخاری و مسلم کی حدیث اس آیت کے بارے میں سورۂ فرقان میں گذر چکی ہے باقی ابن ابی حاتم نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت مکہ مکرمہ کے مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور طبرانی اور حاکم نے حضرت ابن عمر رضؓ سے روایت نقل کی ہے کہ فرماتے ہیں کہ ہم کہا کرتے تھے کہ مفتون کے لئے کوئی توبہ نہیں جب کہ وہ اسلام لاتے اور اسلام کی معرفت حاصل ہو جانے کے بعد اس کو چھوڑ دے چنانچہ جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ان ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت کریمہ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا الخ نازل ہوئی میرے بندو جنہوں نے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں تم خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو اور طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ جس میں ضعف ہے۔ حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے وحشی قاتل حضرت حمزہ رضؓ کے پاس اسلام کی دعوت دینے کے لئے قاصد بھیجا تو اس نے جواب میں کہلا کر بھیجا کہ آپ مجھے کیسے دعوت دے رہے ہیں جب آپ اس بات کے قائل ہیں کہ جس نے زنا کیا یا قتل کیا یا شرک کیا یَلْقَ اَثَامًا الخ کہ وہ گناہ کا بار اٹھائے گا اور قیامت کے دن اس کے عذاب میں زیادتی ہوگی اور وہ دوزخ میں ہمیشہ ذلت کے ساتھ رہے گا

اور میں نے تو یہ سب باتیں کی ہیں۔ تو کیا اب بھی آپ میرے لئے کچھ اجازت پاتے ہیں اس پر آیت کریمہ کا یہ حصہ نازل ہوا۔ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا اس پر وحشی نے کہا کہ یہ شرط تو سخت ہے کہ جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اعمال صالحہ کرے تو ممکن ہے کہ ان کی بجا آوری کی میرے اندر قدرت نہ ہو۔ اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ۔ یعنی شرک کے علاوہ اور دوسرے گناہ جس کے چاہتا ہے معاف فرما دیتا ہے۔

اس پر وحشی بولے کہ اس آیت کے بعد تو ارادہ کرتا ہوں مگر یہ مجھے معلوم نہیں کہ میری مغفرت ہوگی یا نہیں تو اس کے علاوہ بھی اور کوئی آیت ہے اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا نازل فرمائی تب وحشی بولے ہاں بے شک یہ توقع والی ہے چنانچہ مشرف باسلام ہو گئے۔

وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا

اور تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور (اسلام قبول کرنے میں) اس کی فرمانبرداری کرو قبل اس کے کہ تم پر عذاب (الٰہی) واقع ہونے لگے (اور) پھر (اس وقت کسی کی طرف سے)

تُنصَرُونَ ﴿٥٤﴾ وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ

تمہاری کوئی مدد نہ کی جائے　اور تم (کو چاہیئے کہ) اپنے رب کے پاس آئے ہوئے اچھے اچھے حکموں پر چلو　قبل اس کے کہ تم پر　اچانک

الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿٥٥﴾ أَن تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَىٰ عَلَىٰ مَا فَرَّطتُ

عذاب آپڑے　اور تم کو (اس کا) خیال بھی نہ ہو　کبھی (کل قیامت کو) کوئی شخص کہنے لگے کہ افسوس میری اس کوتاہی پر

فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِن كُنتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ ﴿٥٦﴾ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنتُ

جو میں نے خدا کی جناب میں کی اور میں تو (احکام خداوندی پر) ہنستا ہی رہا　یا کوئی یہ کہنے لگے کہ اگر اللہ تعالیٰ (دنیا میں) مجھ کو ہدایت کرتا تو میں بھی

مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿٥٧﴾ أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ

پرہیزگاروں میں سے ہوتا　یا کوئی عذاب کو دیکھ کر یوں کہنے لگے کہ کاش میرا (دنیا میں) پھر جانا　ہو جاوے　پھر میں

الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٨﴾ بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنتَ مِنَ

نیک بندوں میں ہو جاؤں　ہاں بیشک تیرے پاس میری آیتیں پہنچی تھیں سو تو نے ان کو جھٹلایا اور (جھٹلانا کسی شبہ سے نہ تھا بلکہ) تو نے تکبر کیا اور کافروں

الْكَافِرِينَ ﴿٥٩﴾ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ ۚ

میں (ہمیشہ) شامل رہا　اور آپ　قیامت کے روز　ان لوگوں کے　چہرے سیاہ دیکھیں گے　جنہوں نے خدا پر جھوٹ بولا تھا

أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٦٠﴾

کیا ان متکبرین کا ٹھکانہ　جہنم میں　نہیں ہے

اور کفر سے توبہ کر کے تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور حق تعالےٰ پر ایمان لاؤ اور اس کی اطاعت قبل اس کے کہ تم پر عذاب نازل ہونے لگے کیونکہ عذاب خداوندی کو تم سے نہیں روکا جائے گا۔ یہ آیت کریمہ وحشی اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

تم قرآن کریم پر چلو اس کے حلال کردہ امور کو حلال اور حرام کردہ باتوں کو حرام سمجھو اور محکمات پر عمل کرو اور اس کے متشابہات پر ایمان لاؤ قبل اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آپڑے اور تم کو اس کے آنے کی خبر بھی نہ ہو۔

ایسا نہ ہو کہ تم میں پھر کوئی کہنے لگے ہائے افسوس کہ میں نے اطاعت خداوندی کو چھوڑا تھا اور میں تو کتاب اللہ اور اس کے رسول کا مذاق ہی اڑاتا رہا اور تاکہ پھر کوئی یوں نہ کہنے لگے کہ اگر حق تعالیٰ میرے سامنے ایمان کو بیان فرماتے تو میں بھی موحدین میں سے ہوتا۔

یا کوئی عذاب دیکھ کر یوں نہ کہنے لگے کہ کاش میرا دنیا میں پھر جانا ہو جائے پھر میں موحدین میں ہو جاؤں۔

حق تعالیٰ ان سے فرمائے گا ہاں بیشک تیرے پاس میری کتاب اور رسول پہنچا تھا سو تو نے ان کی تکذیب کی اور ایمان لانے سے تکبر کیا اور کافروں کے ساتھ ان ہی کے طریقہ پر قائم رہا۔

اور آپ قیامت کے دن ان لوگوں کے چہرے سیاہ دیکھیں گے جنہوں نے فرشتوں کو حق تعالیٰ کی بیٹیاں اور حضرت عزیر اور عیسٰے کو حق تعالیٰ کا بیٹا کہا تھا کیا ان کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہے۔

يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ

ر جو لوگ (شرک و کفر سے) بچتے تھے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کامیابی کے ساتھ (جہنم سے) نجات دے گا ان کو (ذرا) تکلیف نہ پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے (کیونکہ

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۗ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيلٌ ﴿۶۲﴾ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ

ت میں غم نہیں) اللہ ہی پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کا اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے (اور) اسی کے اختیار میں ہیں کنجیاں آسمانوں اور زمین کی

الَّذِينَ كَفَرُوا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿۶۳﴾ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوٓنِّيٓ

ر جو لوگ (اس پر بھی) اللہ کی آیتوں کو نہیں مانتے وہ بڑے خسارہ میں رہیں گے آپ (ان کے جواب میں) کہہ دیجئے کہ اے جاہلو

اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُونَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ

یا پھر بھی تم مجھ کو غیر اللہ کی عبادت کرنے کی فرمائش کرتے ہو۔ اور آپ کی طرف بھی اور جو پیغمبر آپ سے پہلے ہو گذرے ہیں ان کی طرف بھی یہ (بات) وحی میں بھیجی جا چکی ہے کہ

اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَ

ے عام مخاطب اگر تو شرک کرے گا تو تیرا کیا کرایا کام (سب) غارت ہو جائیگا اور تو خسارہ میں پڑے گا تو اے مخاطب کبھی شرک مت کرنا) بلکہ (ہمیشہ) اللہ ہی کی عبادت کرنا اور

كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِينَ ﴿۶۶﴾

(اللہ کا) شکر گذار رہنا

اور جو لوگ اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے اور اس کی اطاعت کی تھی حق تعالیٰ ان کے ایمان اور نیکیوں کی وجہ سے ان کو نجات دے گا اور ان کو سختی اور عذاب نہیں پہنچے گا اور جس وقت دوسرے غمگین و پریشان ہوں گے تو یہ حضرات غمگین نہ ہوں گے۔

اللہ ہی ہر ایک چیز کا خالق ہے اور وہ ہی ہر ایک کو روزی پہنچانے کا ذمہ دار ہے یا یہ کہ وہ ہر ایک کے اعمال کا نگہبان ہے۔

اسی کے اختیار میں آسمان و زمین کے خزانے یعنی بارش اور ہر قسم کی پیداوار ہے اور جو لوگ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کو نہیں مانتے وہ آخرت میں سزا کی وجہ سے بڑے خسارہ میں رہیں گے۔

جس وقت یہ مکہ والے آپ سے آبائی دین کے اختیار کرنے کو کہیں تو آپ ان سے فرما دیجئے کہ اے جاہلو کیا پھر بھی تم مجھ کو غیر اللہ کی عبادت کرنے کی فرمائش کرتے ہو۔

کیونکہ آپ کی طرف بھی قرآن کریم میں اور جو پیغمبر آپ سے پہلے گذرے ہیں ان کی طرف بھی یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اے عام مخاطب اگر تو شرک کرے گا تو حالت شرک میں تیرا سب کیا کرایا غارت ہو جائے گا اور تو عذاب کے اعتبار سے خسارہ میں پڑے گا۔

بلکہ ہمیشہ توحید خداوندی ہی کا قائل رہنا اور جو کچھ حق تعالیٰ آپ پر انعامات کتاب و نبوت اور اسلام کی دولت عطا ...... فرماتے ہیں ان پر شکر گذار رہیئے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

فرمان خداوندی قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوٓنِّيٓ الخ اس کا شان نزول سورۂ کافرون میں آئے گا۔

امام بیہقی نے دلائل میں حسن بصری سے نقل کیا ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے محمد کیا تو اپنے آباء و اجداد کو گمراہ بناتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوٓنِّيٓ یعنی اے جاہلو کیا پھر بھی تم مجھ کو غیر اللہ کی عبادت کرنے کا حکم کرتے ہو۔

منزل ۶

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ

اور افسوس ہے کہ ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی کچھ عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہیئے تھی حالانکہ اس کی وہ شان ہے کہ ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن اور

السَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَنُفِخَ فِي

تمام آسمان لپٹے ہوں گے اس کے داہنے ہاتھ میں وہ پاک اور برتر ہے ان کے شرک سے اور قیامت کے روز صور میں

الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ

پھونک ماری جاوے گی سو تمام آسمان اور زمین والوں کے ہوش اڑ جاویں گے مگر جس کو خدا چاہے پھر اس (صور) میں دوبارہ

نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى

پھونک ماری جاوے گی

اور ان لوگوں نے خدا کی کچھ عظمت نہ کی جیسے عظمت کرنا چاہیئے تھا۔

چنانچہ بکواس کرنے لگے کہ معاذ اللہ حق تعالیٰ کا ہاتھ بند ہے اور ذلیل و خوار مالک بن صیف یہودی بولا کہ معاذ اللہ حق تعالیٰ محتاج ہے ہم سے قرض مانگتا ہے حالانکہ ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام ہاتھ اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں۔ اس کی ذات یہودیوں کی باتوں سے پاک و برتر ہے۔

اور صور میں پھونک ماری جائے گی تو آسمان و زمین والے مرجائیں گے مگر جنت و دوزخ والے اور کہا گیا ہے کہ حضرت جبریل میکائیل اسرافیل اور ملک الموت وہ نفخہ اولیٰ پر نہیں مریں گے بلکہ اس کے بعد مریں گے۔ اور پھر مردوں کو زندہ کرنے کیلئے دوبارہ صور میں پھونک ماری جائے گی اور ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس

لباب النقول فی اسباب النزول

امام ترمذی نے تصحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ ایک یہودی کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا ہوا وہ بولا اے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم اس چیز کے بارے میں کیا فرماتے ہو کہ حب حق تعالیٰ آسمانوں کو اپنی اس (شہادت کی انگلی پر) اور زمینوں کو اس پر اور پانی کو اس پر اور پہاڑوں کو اس پر رکھے گا تو اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔

ﷺ ابن ابی حاتم نے حسن سے نقل کیا ہے کہ یہودیوں نے آسمان و زمین اور فرشتوں کی پیدائش کے بارے میں غور کرنا شروع کیا جب اس چیز سے فارغ ہوئے تو اس کا اندازہ لگانے لگے اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ الخ یعنی ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی کچھ عظمت نہ کی الخ

ﷺ اور سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے کہ یہودیوں نے پروردگار کی صفت کے بارے میں گفتگو شروع کی تو ایسی باتیں تھیں جن کو جانتے بھی نہ تھے اور نہ دیکھی بھالی ہوئی تھیں اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ﷺ اور ابن المنذر نے ربیع بن انس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ جس وقت وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الخ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس وقت لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کرسی کی تو صفت یہ ہے اور عرش کی کیا ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ

دفعتاً سب کے سب کھڑے ہو جاویں گے (اور چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے رب کے نور (بے کیف) سے روشن ہو جاوے گی اور (سب کا) نامۂ اعمال (ہر ایک کے) سامنے رکھ دیا

وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَ

جاوے گا اور پیغمبر اور گواہ حاضر کئے جاویں گے اور سب میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا جاوے گا اور ان پر ذرا ظلم نہ ہوگا اور

وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ

ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا بدلہ دیا جاوے گا اور وہ سب کے کاموں کو خوب جانتا ہے اور جو کافر ہیں وہ جہنم کی طرف گروہ گروہ

كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا

بنا کر ہانکے جاویں گے یہاں تک کہ جب دوزخ کے پاس پہنچیں گے تو (اس وقت) اس کے دروازے کھول دیئے جاویں گے اور ان سے دوزخ کے

اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ

محافظ (فرشتے بطور ملامت کے) کہیں گے کیا تمہارے پاس تم ہی لوگوں میں سے پیغمبر نہ آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سنایا کرتے تھے اور تم کو تمہارے اس دن کے

هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا

پیش آنے سے ڈرایا کرتے تھے۔ کافر کہیں گے کہ ہاں لیکن عذاب کا وعدہ کافروں پر پورا ہو کر رہا (پھر ان سے) کہا جاوے گا (یعنی وہ

اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۲﴾

فرشتے کہیں گے) کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو (اور) ہمیشہ اس میں رہو غرض (خدا کے احکام سے) تکبر کرنے والوں کا بُرا ٹھکانا ہے

سال کا وقفہ ہوگا اور پھر آسمان سے باریک بارش کی بوندیں گریں گی پھر اس صور کے بعد دفعۃً لوگ قبروں سے کھڑے ہو جائیں گے اور چاروں طرف دیکھیں گے کہ ان سے کیا کہا جا رہا ہے

اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے یا یہ کہ انصاف سے روشن ہو جائے گی اور سب کا نامۂ اعمال جس میں ایمان و اخلاق کا تذکرہ ہوگا رکھ دیا جاوے گا اور انبیاء کرامؑ اور رسول حاضر کئے جائیں گے یا یہ کہ انبیاء کرام اور گواہ حاضر کئے جائیں گے یعنی انبیاء کرام کو جو خود گواہ ہوں گے اور اپنی قوموں کے خلاف گواہی دیں گے۔

اور ان کے اور انبیاء کرام کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا جائے گا اور ان کی نیکیوں میں کسی قسم کی کمی اور برائیوں میں اضافہ نہیں کیا جائے گا۔

اور ہر ایک شخص کو خواہ نیک ہو یا بد اس کے اعمال کا خواہ نیکیاں ہوں یا برائیاں پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور وہ سب کے کاموں کو خوب جانتا ہے۔ کافروں کو گروہوں کی صورت میں ترتیب وار دوزخ کی طرف ہانکا جائے گا۔

اور جب یہ دوزخ کے قریب پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے جو اس سے قبل کھلے ہوئے نہ تھے اور ان سے وہاں کے داروغہ اور محافظ کہیں گے کہ اے گروہ کفار کیا تمہارے پاس تم ہی لوگوں میں سے پیغمبر نہ آئے تھے جو تم کو تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھ کر سنایا کرتے تھے اور تم کو اس دن کے عذاب سے ڈرایا کرتے تھے کافر کہیں گے بیشک ہمارے پاس رسول آئے لیکن عذاب کا وعدہ ہمارے اعمال کی وجہ سے پورا ہو کر رہا

ان سے محافظ کہیں گے کہ اب ہمیشہ دوزخ میں رہو غرض کتاب و رسول پر ایمان لانے سے تکبر کرنے والوں کا بُرا ٹھکانہ ہے۔

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ

اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے وہ گروہ گروہ ہو کر جنت کی طرف روانہ کئے جاویں گے۔ یہاں تک کہ جب اس (جنت) کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے

أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ﴿٧٣﴾

(پہلے سے) کھلے ہوئے ہوں گے (تاکہ ذرا بھی دیر نہ لگے) اور وہاں کے محافظ (فرشتے) ان سے کہیں گے السلام علیکم تم مزہ میں رہے سو اس (جنت) میں ہمیشہ رہنے کیلئے داخل ہو جا

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ

اور داخل ہو کر کہیں گے کہ اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہم سے وعدہ سچا کیا اور ہم کو اس سرزمین کا مالک بنا دیا کہ ہم جنت میں جہاں

الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿٧٤﴾ وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ

چاہیں مقام کریں غرض (نیک) عمل کرنے والوں کا اچھا بدلہ ہے اور آپ فرشتوں کو دیکھیں گے کہ (حساب کے اجلاس کیوقت)

مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ

عرش کے گرداگرد حلقہ باندھے ہوں گے (اور) اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے ہوں گے۔ اور تمام بندوں میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جاوے گا

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٥﴾ ع

کہ ساری خوبیاں خدا کو زیبا ہیں جو تمام عالم پروردگار ہے

الربع

اور جن حضرات نے اپنے پروردگار کی اطاعت کی تھی وہ جنت کی طرف گروہ گروہ کر کے روانہ کئے جائیں گے یہاں تک کہ اس جنت کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے پہلے ہی سے کھلے ہوئے ہوں گے اور وہاں کے محافظ جنت کے دروازوں پر ان کو سلام کریں گے اور کہیں گے کہ تم کامیابی اور نجات میں یا یہ کہ پاکی اور مزہ میں رہو اور اس جنت میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ کہ یہاں نہ موت آئے گی اور نہ یہاں سے نکالے جاؤ گے۔

اور جب حق تعالیٰ کی طرف اس اکرام کو جاننے لگیں گے تو یہ داخل ہونے والے کہیں گے کہ اللہ کا شکر و احسان ہے کہ جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا اور ہم کو سرزمین جنت کا مالک بنایا کہ ہم جہاں چاہیں اس میں قیام کریں غرض دنیا میں حق تعالیٰ کی اطاعت کرنے والوں کا ایک اچھا بدلہ ہے۔

اور آپ فرشتوں کو دیکھیں گے کہ عرش کے گرداگرد حلقہ باندھے ہوں گے اور اپنے پروردگار کے حکم سے اس کی تسبیح کرتے ہوں گے۔

اور انبیاء کرامؑ اور ان کی امتوں کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان سے حساب سے فراغت کے بعد کہا جائے گا کہ کہو کہ تمام تعریفیں خدا کو زیبا ہیں جو انس و جن کا پروردگار ہے اور اس پر کہ اس نے ہمارے اور تمہارے دشمنوں کے درمیان فرق فرمایا۔

تمت بالخیر۔

آیاتہا ۸۵ ——— (۴۰) سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنِ مَکِّیَّۃٌ (۶۰) ——— رُکُوْعَاتُہَا ۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ

حم (اس کے معنی اللہ ہی کو معلوم ہیں) یہ کتاب اتاری گئی ہے اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ گناہ کا بخشنے والا ہے اور توبہ قبول

التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ ؕ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ﴿۳﴾ مَا

کرنے والا ہے سخت سزا دینے والا ہے قدرت والا ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اسی کے پاس (سب کو) جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ

یُجَادِلُ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰہِ اِلَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَلَا یَغْرُرْکَ تَقَلُّبُہُمْ فِی الْبِلَادِ ﴿۴﴾ کَذَّبَتْ

کی ان آیتوں میں (یعنی قرآن میں) لوگ (ناحق کے) جھگڑے نکالتے ہیں جو اس کے منکر ہیں سو ان لوگوں کا شہروں میں (امن و امان سے) چلنا پھرنا آپکو اشتباہ میں نہ ڈالے

قَبْلَہُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِہِمْ ۪ وَہَمَّتْ کُلُّ اُمَّۃٍۭ بِرَسُوْلِہِمْ

ان سے پہلے نوح کی قوم نے اور دوسرے گروہوں نے بھی جو ان کے بعد ہوئے (جیسے عاد و ثمود وغیرہم دین کو جھٹلایا تھا اور ہر امت (میں سے جو لوگ ایمان نہ لائے تھے انہوں

لِیَاْخُذُوْہُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ

نے اپنے پیغمبر کے گرفتار کرنے کا ارادہ کیا اور ناحق کے جھگڑے نکالے

(سورۂ مؤمن) یہ پوری سورت مکی ہے اس میں بیاسی ۸۲ آیتیں اور ایک ہزار اور ایک سو ننانوے ۱۱۹۹ کلمات اور چار ہزار نو سو ساٹھ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حٰمٓ۔ یعنی قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس کا فیصلہ فرما دیا یہ کہ اسے بیان فرما دیا یا یہ کہ یہ لفظ تاکید کے طور پر ایک قسم ہے۔

یہ قرآن کریم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حق تعالیٰ کی طرف سے اتارا گیا ہے جو کہ کافروں کو سزا دینے میں زبردست اور مومن و کافر کا سب کو جاننے والا ہے۔

کلمہ گو بخشنے والا اور شرک سے توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرنے والا ہے اور جو شرک کی حالت میں مرے اسے سخت سزا دینے والا مومنوں کے لئے فضل و احسان کرنے والا اور کافر پر قدرت رکھنے والا ہے اس کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں مؤمن و کافر سب کو اسی کی طرف جانا ہے۔

مگر اس کے باوجود مکہ والوں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی تکذیب کافر ہی کرتے ہیں تو اسے نبی کریم ان لوگوں کا تجارت وغیرہ کے لئے سفر کرنا اور آنا جانا آپ کو اشتباہ میں نہ ڈالے کیونکہ یہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

اور آپ کی قوم سے پہلے حضرت نوحؑ کی قوم نے نوح علیہ السلام کو اور اسی طرح ان کافروں نے جو کہ قوم نوح کے بعد ہوئے انبیاء کرام کو جھٹلایا تھا جیسا کہ آپ کی قوم آپ کو جھٹلا رہی ہے۔

اور ہر ایک قوم نے اپنے رسول کو قتل کرنے کی اسکیم بنائی تھی اور شرک کے ساتھ رسولوں سے جھگڑے کئے

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۂ مؤمن) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ابن ابی حاتم نے بواسطہ سدی ابو مالک سے فرمان خداوندی مَا یُجَادِلُ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰہِ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت حارث بن قیس سہمی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ قف فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۵ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ

تاکہ اس ناحق سے حق کو باطل کر دیں سو میں نے (آخر) ان پر دار و گیر کی سو دیکھو میری طرف سے (انکو) کیسی سزا ہوئی اور اسی طرح تمام کافروں پر آپ کے

كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۶ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ

پروردگار کا یہ قول ثابت ہو چکا ہے کہ وہ لوگ (آخرت میں) دوزخی ہوں گے جو فرشتے کہ عرش (الٰہی) کو اٹھائے ہوئے ہیں

وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ

اور جو فرشتے اس کے گرداگرد ہیں وہ اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لئے (اس طرح) استغفار

اٰمَنُوْا ج رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ

کیا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار آپ کی رحمت (عامہ) اور علم ہر چیز کو شامل ہے سو ان لوگوں کو بخش دیجئے جنہوں نے (شرک و کفر سے) توبہ کر لی ہے اور

وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۷ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ

آپ کے رستہ پر چلتے ہیں اور انکو جہنم کے عذاب سے بچا لیجئے اے ہمارے پروردگار ان کو ہمیشہ رہنے کی بہشتوں میں جن کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے داخل کر دیجئے اور ان

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۸

کے ماں باپ اور بیبیوں اور اولاد میں جو (جنت کے) لائق (یعنی مومن) ہوں ان کو بھی داخل کر دیجئے بلاشک آپ زبردست حکمت والے ہیں

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ط وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ط وَذٰلِكَ هُوَ

اور ان کو قیامت کے دن ہر طرح کی تکالیف سے بچائیے اور آپ جس کو اس دن کی تکالیف سے بچا لیں تو اس پر آپ نے بہت مہربانی فرمائی اور یہ

تاکہ شرک کے ذریعہ سے اس حق بات کو جس کو انبیاء کرام لے کر آئے ہیں باطل کر دیں تو میں نے اس تکذیب کے وقت ان پر دار و گیر کی سو اے نبی کریم ﷺ آپ دیکھئے کہ تکذیب کے وقت میری طرف سے ان کو کیسی سزا ہوئی۔

اسی طرح تمام ان لوگوں پر جنہوں نے انبیاء کرام کا انکار کیا آپ کے پروردگار کے عذاب کے ساتھ یہ بات طے ہو چکی ہے کہ وہ آخرت میں دوزخی ہوں گے۔

جو فرشتے عرش الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور ان فرشتوں کی .... دنش جماعتیں ہیں۔ اور جو فرشتے اس کے اردگرد ہیں وہ اپنے پروردگار کے حکم سے اس کی تسبیح و تحمید کرتے رہتے ہیں اور وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اہل ایمان کے لئے اس طرح دعا و استغفار کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار آپ کے انعامات ہر ایک چیز کو گھیرے ہوئے ہیں اور آپ ہر ایک چیز کو جانتے ہیں سو ان لوگوں کو بخش دیجئے جنہوں نے شرک سے توبہ کر لی اور دین اسلام پر چلتے ہیں اور ان سے جہنم کے عذاب کو دور کر دیجئے۔

اور آپ ان کو انبیاء کرام اور صالحین کے گروہ میں داخل فرمائیے جس کا آپ نے ان سے کتاب میں وعدہ فرمایا اور ان کے ماں باپ وغیرہ میں سے جو موحد ہوں بیشک آپ اپنی سلطنت و بادشاہت میں غالب اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والے ہیں۔

اور ان سے قیامت کے دن کے عذاب کو دور فرمائیے اور جس سے قیامت کے دن کا عذاب دور کر دیا گیا تو اس کی آپ نے مغفرت اور حفاظت فرمادی اور یہ مغفرت

وقف لازم
وقف النبی علیہ السلام

الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ⑨ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِن مَّقْتِكُمْ

بڑی کامیابی ہے ـ جو لوگ کافر ہوئے (اس وقت) ان کو پکار ا جاوے گا کہ جیسی تم کو (اس وقت) اپنے سے نفرت ہے اس سے بڑھ کر

أَنفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ⑩ قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَ

(خدا کو تم سے) نفرت تھی جب کہ تم (دنیا میں) ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے پھر تم نہیں مانا کرتے تھے۔ وہ لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار آپ نے ہم کو دوبارہ

أَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ⑪ ذَٰلِكُم

مردہ رکھا اور دوبارہ زندگی دی سو ہم اپنی خطاؤں کا اقرار کرتے ہیں تو کیا (یہاں سے) نکلنے کی کوئی صورت ہے وجہ اس کی

بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِن يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ

یہ ہے کہ جب صرف اللہ کا نام لیا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے سو اس پر یہ فیصلہ اللہ کا ہے جو عالیشان

الْكَبِيرِ ⑫ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ

اور بڑے رتبہ والا ہے۔ وہی ہے جو تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے اور (وہی ہے جو) آسمان سے تمہارے لئے رزق پہنچاتا ہے اور صرف وہی شخص قبول کرتا ہے

إِلَّا مَن يُنِيبُ ⑬

جو (خدا کی طرف) رجوع کرنے کا ارادہ کرتا ہے

رعذاب کا دور کرنا بڑی کامیابی ہے کہ جنت ہاتھ آگئی اور دوزخ سے بچ گئے۔

جن لوگوں نے حق تعالٰی اور اس کی کتابوں اور رسولوں کا انکار کیا جب وہ دوزخ میں جا کر حسرت اور اپنے نفس کی ملامت کریں گے تو ان سے فرشتے کہیں گے کہ جیسی اس وقت تم کو اپنے سے نفرت ہے اس سے بڑھ کر جب تم دنیا میں تھے خدا کو تم سے نفرت تھی جب کہ تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے اور تم نہ مانا کرتے تھے۔

وہ کفار دوزخ میں کہیں گے اے ہمارے پروردگار آپ نے ہم کو دوبارہ مردہ مردہ رکھا ایک بار تو جس وقت ہماری روحیں قبض کیں اور دوسری مرتبہ جب کہ قبروں میں ہم سے منکر نکیر نے سوال کیا اور دوبارہ زندگی دی ایک مرتبہ تو قبروں میں منکر کے سوال سے پہلے اور دوسری مرتبہ حشر کے لئے سو ہم اپنے شرک و کفر کا اور ایمان لانے سے انکار کرنے کا انکار کرتے ہیں تو کیا اب پھر دنیا میں واپس جانے کی کوئی صورت ہے کہ ہم وہاں پہنچ کر آپ پر ایمان لے آویں حق تعالٰی ان سے فرمائے گا کہ اس دوزخ کے عذاب اور ناراضگی کی وجہ یہ ہے۔

کہ جب تم سے کلمہ لا الہ الا اللہ کے اقرار کرنے کے بارے میں کہا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے اور اگر بتوں کو شریک کیا جاتا تھا تو تم فوراً مان لیتے تھے سو بندوں کے درمیان جو یہ فیصلہ ہوا اور کافروں کے لئے دوزخ کا حکم ہوا یہ اس اللہ کا فیصلہ ہے جو سب سے بلند عالی شان اور سب سے بڑا ہے۔

اے مکہ والو وہی ہے جو تم کو اپنی وحدانیت اور قدرت کی نشانیاں دکھلاتا ہے کہ مشرکین کے مکانات تباہ و برباد کرتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے بارش برساتا ہے مگر قرآن کریم سے صرف وہی شخص نصیحت حاصل کرتا ہے جو خدا کی طرف رجوع کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ
سوتم لوگ خدا کو خالص اعتقاد کرکے پکارو گو کافروں کو ناگوار (ہی) کیوں نہ ہو وہ رفیع الدرجات
ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾
وہ عرش کا مالک ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی یعنی اپنا حکم بھیجتا ہے تاکہ (وہ صاحب وحی لوگوں کو) اجتماع کے دن (یعنی قیامت کے دن) سے ڈرائے
يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ
جس دن سب لوگ (خدا کے) سامنے آموجود ہوں گے (کہ) ان کی بات خدا سے مخفی نہ رہے گی آج کے روز کس کی حکومت ہوگی بس اللہ کی ہوگی جو
الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
(اور) غالب ہے آج ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا آج (کسی پر) کچھ ظلم نہ ہوگا اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب
الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۚ۬
لینے والا ہے اور آپ ان لوگوں کو ایک قریب آنیوالے مصیبت کے دن سے (کہ روز قیامت ہے) ڈرائیے جبکہ کلیجے منہ کو آجاویں گے (اور غم سے) گھٹ گھٹ جاویں گے (اس
لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ
روز) ظالموں کا نہ کوئی دلی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی ہوگا جس کا کہا مانا جاوے وہ (ایسا ہے کہ) آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے اور ان (باتوں) کو بھی جو سینوں میں پوشیدہ

تو تم لوگ اخلاص اور توحید کے ساتھ حق تعالےٰ کی عبادت کرو اگرچہ مکہ والوں کو ناگوار ہی کیوں نہ گذرے۔

وہ آسمانوں کا خالق ہے جس نے ان کو ہر ایک چیز سے بلند کیا اور عرش کا مالک ہے۔

وہ بذریعہ جبریل امین اپنے بندوں سے جس کو پسند کرے یعنی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کریم نازل فرماتا ہے تاکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے ذریعہ اس دن سے ڈرائیں جس روز آسمان اور زمین والے جمع ہوجائیں گے یا یہ کہ خالق و مخلوق

جس دن سب لوگ قبروں سے نکل پڑیں گے کہ ان کے اعمال میں سے کوئی چیز خدا سے مخفی نہ رہے پھر نفخۂ موت کے بعد حق تعالےٰ فرمائے گا آج کے روز کس کی حکومت ہوگی تو کوئی بھی جواب نہ دے سکے گا حق تعالےٰ فرمائے گا بس اللہ ہی کی ہوگی جو کہ وحدہ لاشریک ہے اور اپنی مخلوق کے مارنے پر غالب ہے آج یعنی قیامت کے دن ہر نیک و بد کو جو بھی اس نے نیکی یا بدی کی ہے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

آج کسی پر ظلم نہ ہوگا یعنی کسی کی نیکیوں میں سے کچھ کمی نہ کی جائے گی اور نہ ان کی برائیوں میں اضافہ کیا جائے گا اور اللہ تعالےٰ جب حساب لینا شروع فرمائیں تو بہت جلد حساب لینے والے ہیں یا یہ کہ جس وقت سزا دیں تو پھر سخت سزا دینے والے ہیں

اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان کو آزفہ کے دن سے ڈرائیے جس روز تیزی کے ساتھ ایک ایک کے ساتھ چپٹے گا اور یہ قیامت کا دن ہے جس وقت کلیجے منہ کو آجائیں گے غم اور پریشانی سے گھٹ گھٹ جاویں گے۔

کافروں کے لئے کوئی دوست بھی نہ ہوگا جو ان کے کام آسکے اور نہ کوئی سفارشی ہوگا جس سے سفارش کا وہم بھی ہوسکے وہ آنکھوں کی چوری یعنی خیانت و مکاری کے ساتھ دیکھنے کو بھی جانتا ہے اور ان باتوں کو بھی جانتا ہے جو دلوں میں پوشیدہ ہیں۔

وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۗ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۗ اِنَّ

اور اللہ تعالےٰ ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیگا اور خدا کے سوا جن کو یہ لوگ پکارا کرتے ہیں وہ کسی طرح کا بھی فیصلہ نہیں کر سکتے (کیونکہ)

اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

اللہ ہی سب کچھ سنتے والا سب کچھ دیکھنے والا ہے کیا ان لوگوں نے ملک میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو (کافر) لوگ ان سے پہلے ہو گزرے

الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ

ہیں ان کا کیسا انجام ہوا وہ لوگ قوت اور ان نشانوں میں جو کہ زمین پر چھوڑ گئے ہیں ان سے بہت زیادہ تھے سو ان کے گناہوں کی وجہ

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۗ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

سے خدا نے ان پر دارو گیر فرمائی اور ان کوئی خدا (کے عذاب) سے بچانے والا نہ ہوا۔ یہ (مواخذہ) اس سبب سے ہوا کہ ان کے

كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۗ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ

پاس ان کے رسول واضح دلیلیں لے کر آتے رہے پھر انہوں نے نہ مانا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر مواخذہ فرمایا بے شک وہ بڑی قوت والا

الْعِقَابِ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ

سخت سزا دینے والا ہے اور ہم نے موسیٰ کو اپنے احکام اور کھلی دلیل کے ساتھ فرعون اور ہامان

هَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا

اور قارون کے پاس بھیجا تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ جادو گر (اور) جھوٹا ہے پھر اس کے بعد جب وہ (عام) لوگوں کے پاس دین حق جو ہماری طرف سے تھا لیکر آئے تو ان (مذکورہ)

قیامت کے دن وہ جس کے لئے چاہے گا شفاعت کرنیکی اجازت دیگا یا یہ کہ ٹھیک ٹھیک فیصلہ فرماوے گا۔

اور خدا کے علاوہ جن بتوں کی یہ لوگ پرستش کرتے ہیں وہ قیامت کے دن شفاعت کے ذریعہ کسی طرح کا بھی فیصلہ نہیں کر سکتے کیونکہ ان کو اس پر قدرت یا یہ کہ وہ بت دنیا میں کسی بھلائی کا بھی حکم نہیں کر سکتے اس لئے کہ وہ بہرے گونگے ہیں۔

اللہ تعالےٰ ان کی باتوں کو سننے والا اور ان کو اور ان کے اعمال کو دیکھنے والا ہے۔

کیا ان کفار مکہ نے زمین میں چل پھر کر غور نہیں کیا کہ ان سے پہلے کافروں کا کیا انجام ہوا جو قوت میں بھی ان سے بڑھ کر اور تلاش و نشانات میں بھی زائد تھے ان کے انبیاء کرامؑ کی تکذیب کرنے کی وجہ سے حق تعالیٰ نے ان پر دارو گیر فرمائی۔ اور ان کا کوئی خدا کے عذاب سے بچانے والا نہ ہوا

اور یہ دنیا میں ان پر عذاب اس وجہ سے نازل ہوا کہ ان کے پاس ان کے رسول اوامر و نواہی اور دلیلیں لے کر آئے تھے تو انہوں نے انبیاء کرامؑ کی اور جو وہ لے کر آئے تھے اس کی تکذیب کی اللہ تعالےٰ نے ان پر مواخذہ فرمایا اور مواخذہ فرمانے والا قوت والا اور جس کو سزا دے تو سخت سزا دینے والا ہے۔

اور ہم نے حضرت موسیٰ کو نو نشانیاں اور کھلی دلیل دے کر فرعون اور اس کے وزیر ہامان اور ان کے چچا زاد بھائی قارون کی طرف بھیجا تو ان لوگوں نے کہا یہ تو جادوگر ہیں دو کے درمیان تفریق کرنے والے اور حق تعالےٰ پر افترا پردازی کرنے والے ہیں۔ پھر جب موسیٰؑ ان کے پاس کتاب لے کر آئے تو ان لوگوں نے یہ مشورہ کیا کہ

قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ ۚ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ
لوگوں نے (بطور مشورہ کے) کہا کہ جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لے آئے ہیں ان کے بیٹوں کو قتل کر ڈالو اور انکی لڑکیوں کو زندہ رہنے دو اور ان کافروں کی تدبیر

إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ ۖ إِنِّي
محض بے اثر رہی اور فرعون (اہل دربار سے) کہا کہ مجھ کو چھوڑ دو میں موسٰی کو قتل کر ڈالوں اور اس کو چاہیئے کہ اپنے رب کو (مدد کیلئے) پکارے مجھ کو اندیشہ ہے

أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَنْ يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ
کہ وہ (کہیں) تمہارا دین (نہ) بدل ڈالے یا ملک میں کوئی خرابی نہ پھیلا دے اور موسٰی نے (جب یہ

إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ وَقَالَ ع ۳ ۷ ۸
بات سنی تو) کہا کہ میں اپنے اور تمہارے (یعنی سب کے) پروردگار کی پناہ لیتا ہوں ہر خر دماغ شخص (کے شر) سے جو روز حساب پر یقین نہیں رکھتا۔ اور اس مجلس مشورہ میں)

رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ
ایک مومن شخص نے جو کہ فرعون کے خاندان سے تھے (اور اب تک) اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے کہا کیا تم ایک شخص کو (محض) اس بات پر قتل کرتے ہو کہ وہ

رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۖ وَإِنْ
کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے (اس دعوٰی پر) دلیلیں (بھی) لیکر آیا ہے۔ اور اگر (بالفرض) وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ

يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ
اسی پر پڑے گا۔ اور اگر وہ سچا ہوا تو وہ جو کچھ پیشین گوئی کر رہا ہے اس میں سے کچھ تو تم پر (ضرور ہی) اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو مقصود تک پہنچاتا جو (اپنی) حد سے گذر جانیوالا

کہ جو لوگ ان کے ساتھ ہو کر ایمان لائے ہیں ان کے لڑکوں کو قتل کرنا شروع کر دو اور لڑکیوں کو غلام بنا لو ان کو قتل مت کرو مگر فرعون اور اس کی قوم کی تدبیر بے اثر رہی۔

اور فرعون کہنے لگا کہ مجھ کو چھوڑو کہ میں موسٰے کو قتل کر ڈالوں اور اس کو چاہیئے کہ اپنے رب کو بلالے جس کے بارے میں یہ گمان کرتا ہے کہ اس نے اس کو رسول بنا کر بھیجا ہے مجھے اندیشہ ہے کہ جس دین پر تم ہو کہیں وہ تمہارے دین نہ بدل ڈالے۔ یا ملک میں کوئی خرابی نہ پھیلائے کہ تمہاری لڑکیوں کو خادمہ بنائے اور لڑکوں کو قتل کر ڈالے جیسا کہ تم لوگ کرتے ہیں یا یہ کہ تمہارے اور تمہارے آباء و اجداد کے دین کو چھوڑ دے اور تم سب کو اپنے دین میں داخل کرے۔

حضرت موسٰے نے فرمایا میں اپنے پروردگار کی پناہ لیتا ہوں ہر اس شخص کے شر سے جو کہ ایمان لانے سے تکبر کرنے والا ہو اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔

اور حزقیل نامی ایک شخص نے کہا جو کہ فرعون کے چچا زاد بھائی تھے اور تقریباً سو سال سے فرعون اور اس کی قوم اور فرعون کے خاندان سے اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھے انہوں نے کہا کیا ایک شخص کو محض اتنی سی بات پر قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے حالانکہ وہ اوامر و نواہی اور علامات نبوت بھی لے کر آیا ہے یا بالفرض اگر وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہی ہو تو وہ خود اپنے جھوٹ کی سزا بھگت لے گا اگر وہ سچا ہے اور تم اس کی تکذیب کر رہے ہو تو تم کو ضرور دنیا میں بھی عذاب بھگتنا پڑے گا اللہ تعالیٰ مشرک اور بہت جھوٹے کو اپنے دین کی طرف

كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ

بہت جھوٹ بولنے والا ہو اے میرے بھائیو آج تو تمہاری سلطنت ہے کہ سرزمین میں تم حاکم ہو سو خدا کے عذاب میں ہماری کون مدد

بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَاۤ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَاۤ اَرٰى وَمَاۤ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا

کرے گا اگر وہ (ان کے قتل کرنے سے) وہ ہم پر آ پڑا فرعون نے (یہ تقریر سن کر جواب میں) کہا کہ میں تو تم کو وہی رائے دوں گا جو خود سمجھ رہا ہوں (کہ ان کا قتل ہی مناسب ہے)

سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الَّذِيْۤ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ

اور میں تم کو یہی طریق مصلحت بتلاتا ہوں۔ اور اس مؤمن نے کہا صاحبو مجھ کو تمہاری نسبت اور امتوں کے سے روز بد کا

الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَ

اندیشہ ہے جیسا قوم نوح اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد والوں (یعنی قوم لوط وغیرہ) کا حال ہوا تھا اور

مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿٣١﴾ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾ يَوْمَ

خدا تعالیٰ تو بندوں پر کسی طرح کا ظلم کرنا نہیں چاہتا اور صاحبو مجھ کو تمہاری نسبت اس دن کا اندیشہ ہے جس میں کثرت سے ندائیں ہوں گی جس روز موقف

تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ

حساب سے پشت پھیر کر (دوزخ کی طرف) لوٹو گے (اور اس وقت) تم کو خدا سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور جس کو خدا ہی گمراہ کرے اس کا کوئی

هَادٍ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا

ہدایت کرنیوالا نہیں اور اس کے قبل تم لوگوں کے پاس یوسف (علیہ السلام) دلائل (توحید و نبوت کے) لیکر آ چکے ہیں سو تم ان امور میں بھی برابر شک ہی میں رہے جو

جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ

وہ تمہارے پاس لے کر آئے تھے

رہنمائی نہیں کرتا۔

اے میرے بھائیو آج سرزمین مصر پر تمہاری سلطنت ہے تو خدا کے عذاب میں ہماری کون مدد کرے گا اگر وہ ہم پر آ پڑا۔ فرعون نے کہا کہ میں تم کو وہی رائے دوں گا جو میں خود صحیح سمجھ رہا ہوں کہ تم میری عبادت کرو اور میں تم کو عین حق و ہدایت کا راستہ بتلاتا ہوں۔

حضرت حزقیل نے کہا کہ مجھے تمہاری نسبت اسی جیسے نزول عذاب کا اندیشہ ہے۔

جیسا کہ تم سے پہلے کافروں پر نازل ہوا جیسا کہ قوم نوح قوم ہود اور قوم صالح اور ان کے بعد والے کافروں پر عذاب نازل ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ تو بندوں پر کسی طرح کا ظلم کرنا اور ان کے بغیر جرم کے گرفت کرنا نہیں چاہتا۔

اور اے قوم مجھ کو تمہاری نسبت اس دن کے عذاب کا اندیشہ ہے جس دن تم میں سے ایک ایک کو پکاریگا اور تم کو اصحاب اعراف آوازیں دیں گے اور اس دن کو یوم الفرار بھی کہا گیا ہے جس روز تم عذاب خداوندی سے بھاگو گے اور تم کو خدا کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور جس کو خدا ہی گمراہ کر دے اس کا کوئی خدا کے علاوہ ہدایت کرنے والا نہیں۔

اور حزقیل نے ان سے کہا کہ حضرت موسیٰ سے قبل تمہارے پاس ..... حضرت یوسف علیہ السلام دلائل یعنی اوامر و نواہی خوابوں کی تعبیر اور شق قمیص وغیرہ لے کر آ چکے ہیں سو جو یوسف علیہ السلام تمہارے پاس لے کر آئے تم ان امور میں برابر شک ہی میں رہے

حَتّٰی اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ

حتیٰ کہ جب ان کی وفات ہوگئی تو تم لوگ کہنے لگے کہ بس اب اللہ کسی رسول کو نہ بھیجے گا اسی طرح اللہ تعالیٰ آپ سے باہر ہوجانے

مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ﴿۳۴﴾ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ

والوں (اور) شبہات میں گرفتار رہنے والوں کو غلطی میں ڈالے رکھتا ہے جو بلا کسی سند کے کہ ان کے پاس موجود ہو خدا کی آیتوں میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں

اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی

اس (کج بحثی) سے خدا تعالیٰ کو (بھی) بڑی نفرت ہے اور مومنین کو بھی اور اسی طرح اللہ تعالیٰ مغرور

كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ یٰهَامٰنُ ابْنِ لِیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْۤ اَبْلُغُ

جابر کے پورے قلب پر مہر کردیتا ہے اور فرعون نے کہا اسے ہامان میرے واسطے ایک بلند عمارت بنواؤ شاید میں آسمان پر

الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤی اِلٰهِ مُوْسٰی وَاِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ

جانے کی راہوں تک پہنچ جاؤں پھر (وہاں جاکر) موسیٰ کے خدا کو دیکھوں بھالوں اور میں تو موسیٰ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں۔

وَكَذٰلِكَ زُیِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِیْلِ ؕ وَمَا كَیْدُ

اور اسی طرح فرعون کی (اور) بدکرداریاں (بھی) اس کو مستحسن معلوم ہوتی تھیں اور (سیدھے) رستہ سے رک گیا اور فرعون (کی)

فِرْعَوْنَ اِلَّا فِیْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ الَّذِیْۤ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ

تدبیر غارت ہی گئی اور اس مومن نے کہا کہ اے بھائیو تم میری راہ پر چلو میں تم کو

سَبِیْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾

ٹھیک ٹھیک رستہ بتلاتا ہوں

حتیٰ کہ جب ان کی وفات ہوگئی تو تم کہنے لگے کہ بس اللہ تعالیٰ اب ان کے بعد کسی رسول کو نہ بھیجے گا اسی طرح اللہ تعالیٰ مشرکین کو اور شبہات میں گرفتار رہنے والوں کو اپنے دین سے گمراہ کرتا ہے۔

جو بلا کسی سند کے منجانب اللہ وہ ان کے پاس ہو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی تکذیب کرتے ہیں جیسا کہ ابوجہل اور اس کے یار بدکردار ان کی باتوں قیامت کے دن خود اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی غصہ اور نفرت کا باعث ہیں اور مومنین کو بھی دنیا میں ان سے نفرت ہے اسی طرح اللہ ہر ایک ایمان سے تکبر کرنے والے اور حق و ہدایت کے قبول کرنے سے سرکشی کرنے والے کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

اور فرعون نے اپنے وزیر ہامان سے کہا کہ میرے لئے ایک محل بنواؤ کہ میں وہاں چڑھ کر رستے تلاش کروں ممکن ہے کہ میں آسمانوں کے دروازوں تک پہنچ جاؤں۔

اور میں وہاں جاکر موسیٰ کے خدا کو دیکھوں بھالوں جس کے رسول ہونے کا موسیٰ دعوی کرتا ہے اور یہ کہ وہ خدا آسمان پر ہے اور میں تو موسیٰ کو اس دعوی میں کہ میرے علاوہ آسمانوں پر اور خدا ہے جھوٹا سمجھتا ہوں اور پھر وہ محل نہیں بنا۔ اور اسی طرح فرعون کی اور بدکاریاں بھی اس کو اچھی معلوم ہوتی تھیں اور فرعون حق و ہدایت کے رستہ سے رک گیا اور فرعون کی ہر ایک تدبیر غارت ہی گئی۔

اور حزقیل نے کہا بھائیو تم میری راہ پر چلو میں تم کو حق و ہدایت کا رستہ بتلاتا ہوں۔

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ

اے بھائیو یہ دنیوی زندگانی محض حظ چند روزہ ہے اور (اصل) ٹھہرنے کا مقام تو آخرت ہے (جہاں جزا کا یہ قانون ہے کہ) جو شخص گناہ کرتا

سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

کرتا ہے اس کو تو برابر سرابر ہی بدلہ ملتا ہے اور جو نیک کام کرتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ مومن ہو

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ

ایسے لوگ جنت میں جاویں گے (اور) وہاں ان کو بے حساب رزق ملے گا اور اے میرے بھائیو یہ کیا

اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ

بات ہے کہ میں تو تم کو (طریق) نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھ کو دوزخ کی طرف بلاتے ہو (یعنی) تم مجھ کو اس بات کی طرف بلاتے ہو کہ میں خدا کے ساتھ کفر کروں اور ایسی چیز

بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ

کو اس کا ساجھی بناؤں جس (کے ساجھی ہونے) کی میرے پاس کوئی بھی دلیل نہیں اور میں تم کو خدائے زبردست خطا بخش کی طرف بلاتا ہوں یقینی بات ہے کہ تم جس چیز (کی عبادت)

اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ

کی طرف مجھ کو بلاتے ہو وہ نہ تو دنیا ہی میں پکارے جانے کے لائق ہے اور نہ آخرت ہی میں اور (یقینی بات ہے) کہ ہم سب کو خدا کے پاس جانا ہے اور جو لوگ

الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ

دائرہ (عبودیت) سے نکل رہے ہیں وہ سب دوزخی ہوں گے سو آگے چل کر تم میری بات کو یاد کرو گے اور میں اپنا معاملہ اللہ کے

اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾

سپرد کرتا ہوں خدا تعالیٰ سب بندوں کا نگراں ہے

یہ دنیاوی زندگانی گھر کے سامان کی طرح چند روزہ ہے باقی رہنے والی اور ہمیشہ کے لئے قیام کی جگہ کہ جہاں سے پھر تبدیلی نہ ہوگی وہ جنت ہی ہے۔

جو شخص حالت شرک میں گناہ کرتا ہے اس کو بدلہ میں دوزخ ہی ملتی ہے اور جو نیک کرتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ مؤمن مخلص ہو ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور وہاں ان کو بلا محنت و مشقت رزق ملے گا۔

اور حزقیل نے کہا بھائیو یہ کیا بات ہے کہ میں تم کو طریق نجات یعنی توحید کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھ کو دوزخیوں کے کام یعنی شرک کی طرف بلاتے ہو

اور یہ کہ ایسی چیز کو اس کا شریک بناؤں جس کے شریک ہونے کی میرے پاس کوئی بھی دلیل نہیں اور اس کے برخلاف اس بات کی دلیلیں ہیں کہ اس کا کوئی شریک نہیں اور میں تم کو اس ذات ..... کی توحید کی طرف بلاتا ہوں جو کافر کو سزا دینے پر غالب اور مؤمن کی مغفرت فرمانے والا ہے۔

لازمی بات ہے کہ تم مجھ کو جس چیز کی عبادت کی طرف بلاتے ہو وہ دنیا و آخرت میں کسی قسم کا نفع پہنچانے کے لائق نہیں اور ہم سب کو مرنے کے بعد خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور مشرکین سب دوزخی ہوں گے۔

قیامت کے دن تم میری بات کو یاد کرو گے جو میں تم سے دنیا میں عذاب کے بارے میں کہہ رہا ہوں میں اپنا معاملہ اللہ ہی کے سپرد کرتا ہوں، وہ مؤمن و کافر سب کا خود نگران ہے۔

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ

پھر خدا تعالیٰ نے اسی (مؤمن) کو ان لوگوں کی مضر تدبیروں سے محفوظ رکھا اور فرعون والوں پر (مع فرعون کے) موذی عذاب نازل ہوا (جس کا آگے بیان ہے کہ) وہ لوگ

يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ

(برزخ میں) صبح اور شام آگ کے سامنے لائے جاتے ہیں اور جس روز قیامت قائم ہوگی (حکم ہوگا کہ) فرعون والوں کو (مع فرعون کے) نہایت

اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا

سخت آگ میں داخل کرو اور جب کہ کفار دوزخ میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے تو ادنیٰ درجے کے لوگ (یعنی تابعین) بڑے درجے کے لوگوں

اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ

سے کہیں گے کہ ہم (دنیا میں) تمہارے تابع تھے سو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی جزو ہٹا سکتے ہو وہ بڑے لوگ کہیں گے

اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ

کہ ہم سب ہی دوزخ میں ہیں اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا اور (اس کے بعد) جتنے لوگ دوزخ میں

لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ

ہوں گے جہنم کے مؤکل فرشتوں سے (درخواست کے طور پر) کہیں گے کہ تم ہی اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ کسی دن تو ہم سے عذاب ہلکا کر دے۔ فرشتے کہیں گے کہ

تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ

(یہ بتلاؤ) کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر معجزات لے کر نہیں آتے رہے۔ دوزخی کہیں گے کہ ہاں آتے تو رہے تھے فرشتے کہیں گے کہ پھر تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا

چنانچہ حق تعالیٰ نے اس مؤمن کو فرعونیوں کی قتل کی تدبیر سے محفوظ رکھا اور فرعون اور اس کی قوم پر غرق کا سخت عذاب نازل ہوا

فرعون والے مع فرعون برزخ میں قیامت تک دوزخ کے سامنے صبح وشام لائے جاتے رہیں گے۔

اور قیامت کے دن حق تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ فرعون والوں کو اور فرعون کو سخت ترین دوزخ کے عذاب میں داخل کرو۔

اور جب دوزخ میں کفار سردار اور ان کے پیرو ایک دوسرے سے جھگڑیں گے اور ادنیٰ درجہ کے لوگ ان سرداران سے جو کہ ایمان لانے سے تکبر کرتے تھے کہیں گے کہ ہم دنیا میں تمہارے طریقہ پر چلتے تھے تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ ہٹا سکتے ہو۔

تو یہ بڑے درجہ کے لوگ ادنیٰ درجہ والوں سے کہیں گے کہ ہم سب ہی عابد ہوں یا معبود سردار ہوں چاہے ان کے تابع دوزخ میں ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سب کے لئے دوزخ کا فیصلہ فرما دیا ہے

یا یہ کہ مومنین کے لئے جنت کا اور کافروں کے لئے دوزخ کا قطعی فیصلہ فرما دیا ہے۔

اس کے بعد دوزخی کو جب عذاب کی سختی ہوگی اور ان کی برداشت سے باہر ہو جائے گی اور وہ اپنی دعاؤں سے بھی مایوس ہو جائیں گے تو سب مل کر جہنم کے موکل فرشتوں سے کہیں گے کہ تم ہی اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ وہ ہم سے ایک دن کے بقدر تو عذاب ہلکا کر دے تو فرشتے کہیں گے کیا تمہارے پاس انبیاء کرام اوامر و نواہی معجزات اور منجانب اللہ رسالت لیکر نہیں آتے رہے تھے وہ دوزخی بولیں گے ہاں رسول آتے تو رہے تھے تو فرشتے بطور استہزاء کے ان دوزخیوں سے کہیں گے تم خود ہی دعا کر لو باقی دوزخ میں

إِلَّا فِي ضَلَٰلٍ ﴿٥٠﴾ إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَيَوْمَ

محض بے اثر ہے ہم اپنے پیغمبروں کی اور ایمان والوں کی دنیوی زندگانی میں بھی مدد کرتے ہیں اور اس روز بھی جس میں گواہی دینے

يَقُومُ ٱلْأَشْهَٰدُ ﴿٥١﴾ يَوْمَ لَا يَنفَعُ ٱلظَّٰلِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ ۖ وَلَهُمُ ٱللَّعْنَةُ وَلَهُمْ

والے (یعنی فرشتے جو کہ اعمال نامے لکھتے تھے) کھڑے ہوں گے جس دن کہ ظالموں (یعنی کافروں) کو ان کی معذرت کچھ نفع نہ دے گی اور ان کے لئے لعنت ہوگی اور ان کے

سُوٓءُ ٱلدَّارِ ﴿٥٢﴾ وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْهُدَىٰ وَأَوْرَثْنَا بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱلْكِتَٰبَ ﴿٥٣﴾

لئے اس عالم میں خرابی ہوگی اور (آپ کے قبل) ہم موسیٰ کو ہدایت نامہ (یعنی توریت) دے چکے ہیں اور (پھر ہم نے) وہ کتاب بنی اسرائیل کو پہنچائی تھی

هُدًى وَذِكْرَىٰ لِأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿٥٤﴾ فَٱصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَٱسْتَغْفِرْ

کہ وہ ہدایت اور نصیحت (کی کتاب) تھی اہل عقل (سلیم) کے لئے سو آپ صبر کیجئے بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے (اس) گناہ کی (جس کو مجازاً

لِذَنۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِٱلْعَشِىِّ وَٱلْإِبْكَٰرِ ﴿٥٥﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِىٓ

گناہ کہدیا) معافی مانگئے اور شام وصبح اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہئے (اور) جو لوگ بلا کسی سند کے کہ ان کے پاس موجود ہو

میں دعا محض بے اثر ہے یا یہ کہ کفار دنیا میں جو عبادت کرتے تھے وہ باطل ہی تھی۔

ہم پیغمبروں کی اور ان کے ماننے والوں کی دنیاوی زندگی میں بھی ان کے دشمنوں کے مقابلہ مدد کرتے ہیں اور قیامت کے دن بھی عذر اور حجت اور گواہی کے ذریعہ ان کی مدد کریں گے۔

جس دن گواہی دینے فرشتے کھڑے ہوں گے یعنی کراماً کاتبین ان کے اعمال کی گواہی دیں گے اور جس روز کافروں کو اپنے کفر سے معذرت پیش کرنا کچھ نفع نہ دے گی اور ان پر غصہ اور عذاب اور ان کے لئے دوزخ ہوگی۔

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو توریت داؤد علیہ السلام کو زبور اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کو انجیل دی تھی اور پھر اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل کو زبور اور انجیل پہنچائی تھی جو کہ ہدایت اور نصیحت کی چیز تھی اہل عقل کے لئے۔

سو اے نبی کریم آپ یہود و نصاریٰ اور مشرکین کی تکالیف پر صبر کیجئے اور حق تعالیٰ نے جو آپ کی مدد فرمانے اور دشمن کے ہلاک کرنے کا وعدہ فرمایا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا۔

اور حق تعالیٰ نے آپ پر اور آپ کے صحابہ کرامؓ پر جو انعامات کئے ان کے شکر کی بجا آوری میں جو کوتاہی ہوگئی ہو اس سے معافی مانگئے اور اپنے پروردگار کے حکم سے صبح و شام نماز پڑھیئے۔

جو لوگ بلا کسی سند کے جو منجانب اللہ ان کے پاس موجود ہو

(لباب النقول فی اسباب النزول)

ابن ابی حاتم ابوالعالیہ سے نقل کیا ہے کہ یہودی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور دجال کا تذکرہ کیا اور بولے وہ اخیر زمانہ میں ہوگا اور اس کی حالت کو خوب اونچا کیا............................... اور کہنے لگے کہ وہ ایسا ایسا کریگا اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی إِنَّ ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِىٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَٰنٍ أَتَىٰهُمْ ۙ إِن فِى صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَّا هُم بِبَٰلِغِيهِ ۚ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے اپنے نبی کو دجال کے فتنہ سے پناہ مانگنے کا حکم دیا اور فرمایا آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا دجال کے پیدا کرنے کی نسبت بڑا کام ہے۔ اور کعب احبار سے فرمان خداوندی إِنَّ ٱلَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ الخ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ آیات خداوندی سے جھگڑنے والے یہ یہودی ہیں یہ دجال کے خروج کے منتظر تھے اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اٰیٰتِ اللّٰہِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىہُمْ ۙ اِنْ فِیْ صُدُوْرِہِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا ہُمْ بِبَالِغِیْہِ ۚ

خدائی آیتوں میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں ان کے دلوں میں نری بڑائی (ہی بڑائی) ہے کہ وہ اس تک کبھی پہنچنے والے نہیں

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ ۭ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

سو آپ اللہ کی پناہ مانگتے رہیئے بیشک وہی ہے سب کچھ سننے والا سب کچھ دیکھنے والا بالیقین آسمانوں اور زمین کا (ابتدائً) پیدا کرنا

اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا يَسْتَوِی

آدمیوں کے (دوبارہ) پیدا کرنے کی نسبت بڑا کام ہے لیکن اکثر آدمی (اتنی بات) نہیں سمجھتے اور بینا

الْاَعْمٰى وَالْبَصِیْرُ ۥ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِیْٓءُ ۭ قَلِیْلًا

نابینا اور (ایک) وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور (دوسرے) بدکار باہم برابر نہیں ہوتے تم لوگ

مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْہَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

بہت ہی کم سمجھتے ہو قیامت تو ضرور آکر رہے گی اس (کے آنے) میں کسی طرح کا شک ہے ہی نہیں مگر اکثر

النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِیْنَ

لوگ نہیں مانتے اور تمہارے پروردگار نے فرما دیا ہے کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا جو لوگ

یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَہَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ﴿۶۰﴾ ع ۶

(صرف) میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب (مرتے ہی) ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے

یعنی یہودی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے بارے میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں اور یہ لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کی صفت اور اس بات کہ میں خروج دجال کے وقت پھر ان لوگوں کو سلطنت دوں گا اس میں بھی مباحثہ کیا کرتے تھے ان کے دلوں میں صرف حق سے برائی ہی برائی ہے اور وہ اس برائی تک کبھی نہیں پہنچ سکتے کہ خروج دجال کے وقت پھر ان کو بادشاہت ملے تو آپ دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے رہیں۔ وہ ان یہودیوں کی باتوں کو سننے والا اور ان کے اور ان کے اعمال کو اور خروج دجال اور اس کے فتنہ کو جاننے والا ہے۔

آسمان و زمین کا پیدا کرنا دجال کے پیدا کرنے کی نسبت بڑا کام ہے لیکن یہودی دجال کے فتنہ کو جانتے ہی نہیں۔

اور کافر و مومن ثواب و اعزاز میں اور اسی طرح جو حضرات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کئے اور حق تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والا دونوں برابر نہیں ہو سکتے تم لوگ بہت ہی کم باتوں سے نصیحت حاصل کرتے ہو۔

قرآن کی اکثر باتوں پر غور نہیں کرتے قیامت تو ضرور ہی آکر رہے گی اس کے آنے میں تو کسی قسم کا شک ہی نہیں مگر مکہ والے قیامت کے آنے کو نہیں مانتے۔

اور تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ میری توحید کے قائل ہو جاؤ میں تمہاری مغفرت کروں گا یا یہ کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری ہر درخواست قبول کروں گا۔

جو لوگ میری توحید و عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے (نفع کے) لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو اور اسی نے دن کو (دیکھنے کیلئے) روشن بنایا بیشک اللہ تعالے کا لوگوں پر

عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ۝۶۱ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ

بڑا ہی فضل ہے لیکن اکثر آدمی (ان نعمتوں کا) شکر نہیں کرتے یہ اللہ ہے تمہارا رب وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی

وقف لازم

شَیْءٍ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۶۲ كَذٰلِكَ یُؤْفَكُ الَّذِیْنَ كَانُوْا بِاٰیٰتِ

لائق عبادت نہیں سو (بعد اثبات توحید کے) تم لوگ شرک کرکے کہاں الٹے چلے جارہے ہو اسی طرح وہ (پہلے) لوگ بھی الٹے چلا کرتے تھے جو اللہ کی نشانیوں کا انکار

اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ۝۶۳ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ

کیا کرتے تھے اللہ ہی ہے جس نے زمین کو (مخلوق کا) قرارگاہ بنایا اور آسمان کو (مثل) (چھت کے) بنایا اور

صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ

تمہارا نقشہ بنایا سو عمدہ نقشہ بنایا اور تم کو عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو دیں (پس) یہ اللہ ہے تمہارا رب

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۶۴ هُوَ الْحَیُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ

سو بڑا عالیشان ہے اللہ جو سارے جہان کا پروردگار ہے وہی (ازلی ابدی) زندہ (رہنے والا) اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں سو تم سب) خالص اعتقاد کرکے اس کو

الدِّیْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۶۵

پکارا کرو تمام خوبیاں اسی اللہ کیلئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہان کا

اللہ ہی جس نے تمہارے فائدہ کے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو ذریعہ معاش تلاش کرنے کیلئے روشن بنایا اور حق تعالے خصوصاً مکہ والوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے مگر مکہ والے اس چیز کا شکر نہیں ادا کرتے اور نہ اللہ تعالے پر ایمان لاتے ہیں۔

جو ذات یہ تمام کام کرتی ہے وہ ہی تمہارا رب ہے اسی کا شکر کرو وہ ہر چیز کا موجد ہے اس کے علاوہ اور کوئی پیدا کرنے والا نہیں پھر تم لوگ اللہ تعالی پر کہاں کی افتراء پردازی کر رہے ہو۔

اسی طرح وہ لوگ افتراء پردازی کیا کرتے ہیں جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کا انکار کرتے ہیں۔

اللہ ہی ہے جس نے زمین کو زندوں اور مردوں کی قرارگاہ بنائی اور آسمان کو اوپر چھت کی طرح بنایا اور رحموں کے اندر تمہارا نقشہ بنایا اور جانوروں کی روزی کے مقابلہ میں تم کو عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو دیں یا یہ کہ حلال روزی دی بس ان چیزوں کا خالق یہ اللہ ہے تمہارا رب اسی کا شکر کرو سو وہ بڑا عالیشان اور برکتوں والا ہے جو کہ ہر ایک اس جاندار چیز کا بھی خدا ہے جو کہ روئے زمین پر موجود ہے۔

وہ حی لایموت اس کے علاوہ اور کوئی یہ امور نہیں کرسکتا اس کی توحید کے خالص
قائل ہوجاؤ اور خالص اعتقاد کرکے اسی کی عبادت کرو۔
تمام خوبیاں اور خدائی اسی اللہ کیلئے ہے جو کہ ہر اس
جاندار کا بھی خدا ہے جو روئے زمین
پر چلتا ہے۔

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ

آپ (ان مشرکوں کو سنانے کیلئے) کہہ دیجئے کہ مجھ کو اس سے ممانعت کر دی گئی ہے کہ میں ان (شرکاء) کی عبادت کروں جن کو خدا کے علاوہ تم پکارتے ہو جب کہ میرے پاس میرے رب کی

مِنْ رَّبِّیْ ؗ وَ اُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

نشانیاں آچکیں　اور مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ میں (صرف) رب العالمین کے سامنے گردن جھکا لوں　وہی ہے جس نے　تم کو　مٹی سے

تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ

پیدا کیا　پھر　نطفہ　سے　پھر خون کے لوتھڑے سے　پھر تم کو بچہ کر کے (ماں کے پیٹ سے) نکالتا ہے پھر (تم کو زندہ رکھتا ہے) تاکہ تم اپنی جوانی کو

ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی مِنْ قَبْلُ وَ لِتَبْلُغُوْۤا اَجَلًا مُّسَمًّی

پہنچو پھر تاکہ تم　بوڑھے ہو جاؤ　اور کوئی کوئی تم میں سے پہلے ہی مر جاتا ہے　اور تاکہ تم سب (اپنے اپنے) وقت مقرر (مقدر) تک پہنچ جاؤ

وَّ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ

اور (یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا) تاکہ تم لوگ سمجھو　وہی ہے جو جلاتا　اور مارتا ہے　پھر جب وہ کسی کام کا (دفعۃً) پورا کرنا چاہتا ہے سو بس اس کی نسبت

لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۶۸﴾ ع

(اتنا) فرما دیتا ہے کہ ہو جا　سو وہ ہو جاتا ہے

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت یہ مکہ والے آپ سے آبائی دین کے اختیار کرنے کو کہیں تو آپ ان سے فرما دیجئے کہ مجھے بذریعہ قرآن کریم اس چیز کی ممانعت کر دی گئی ہے کہ میں ان بتوں کی عبادت کروں جنہیں خدا کے علاوہ تم پوجتے ہو جب کہ میرے پاس میرے رب کی اس چیز کے بارے میں نشانیاں اور دلائل آچکے ہیں کہ حق تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے اور مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ میں رب العالمین ہی کے دین اسلام پر ثابت قدم رہوں۔

اور وہ ہی جس نے تم کو بذریعہ آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کیا پھر تم کو تمہارے آباء کے نطفہ سے پیدا کیا پھر خون کے لوتھڑے سے پھر تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے بچہ کر کے نکالتا ہے تاکہ تم اپنی جوانی کو یعنی اٹھارہ سال سے لے کر تیس سال تک پہنچ جاؤ اور تاکہ تم پھر جوانی کے بعد بوڑھے ہو جاؤ۔

اور کسی کی تم میں سے بلوغ اور بڑھاپے سے پہلے ہی روح قبض کر لی جاتی ہے اور تاکہ تم سب اپنے وقت مقررہ تک پہنچ جاؤ تاکہ تم بعث بعد الموت کی تصدیق کرو۔

وہ ہی حشر کے لئے زندہ کرتا ہے اور دنیا میں بھی وہ ہی موت دیتا ہے اور جب وہ بغیر باپ کے کوئی اولاد پیدا کرنا چاہتا ہے جیسے حضرت عیسٰیؑ تو وہ فرما دیتا ہے کہ ہو جا سو بغیر باپ کے لڑکا پیدا ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ جس وقت وہ قیامت قائم کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو قیامت سے فرمائے گا کہ ہو جا سو وہ پھر قائم ہو جائے گی سو اس کا حکم کاف اور نون کے درمیان ہے کاف کے نون کے ساتھ ملنے سے پہلے ہی وہ کام ہو جاتا ہے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

جویبر نے ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ ولید بن مغیرہ اور شیبہ بن ربیعہ نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بات سے رجوع کر لو اور اپنے آباء و اجداد کا طریقہ اختیار کرو اس پر یہ آیت نازل ہوئی قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الخ یعنی آپ کہہ دیجئے کہ مجھے اس سے ممانعت کر دی گئی کہ میں ان کی عبادت کروں الخ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

کیا آپ نے ان لوگوں (کی حالت) کو نہیں دیکھا جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑے نکالتے ہیں (حق سے) کہاں پھرے چلے جارہے ہیں جن لوگوں نے اس کتاب (یعنی قرآن)

بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ

کو جھٹلایا اور اس چیز کو بھی جو ہم نے اپنے پیغمبروں کو دے کر بھیجا تھا سو انکو ابھی (یعنی قیامت میں جو قریب ہے) معلوم ہو جاتا ہے جب کہ طوق ان کی گردنوں میں ہونگے

وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾ فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ ثُمَّ قِيْلَ

اور زنجیریں ان کو گھسیٹتے ہوئے کھولتے پانی میں لے جاویں گے پھر یہ آگ میں جھونک دیئے جاوینگے پھر ان سے پوچھا جاویگا

لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۳﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ

کہ وہ معبود غیر اللہ کہاں گئے جن کو تم شریک (خدائی) ٹھیراتے تھے وہ کہیں گے کہ وہ تو سب ہم سے غائب ہو گئے

نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا

بلکہ ہم اس کے قبل کسی کو بھی نہیں پوجتے تھے اللہ تعالیٰ اسی طرح کافروں کو غلطی میں پھنسائے رکھتا ہے یہ (سزا) اس کے بدلے

كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾ اُدْخُلُوْٓا

میں ہے کہ تم دنیا میں ناحق خوشیاں مناتے تھے اور اس کے بدلہ میں ہے کہ تم اِتراتے تھے جہنم کے

اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ

دروازوں میں گھسو (اور) ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہو سو متکبرین کا وہ برا ٹھکانا ہے (اور جب ان سے اس طرح انتقام لیا جاویگا)

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ

تو آپ (چندے) صبر کیجئے بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو بذریعہ قرآن کریم ان لوگوں کی حالت کا علم نہیں ہوا جو کہ قرآن کریم کی تکذیب کرتے ہیں یہ اپنے جھوٹ کی وجہ سے کہاں بہکے جارہے ہیں۔

اور کس طرح حق تعالیٰ پر افتراء پردازی کرتے ہیں جن لوگوں نے قرآن کریم کو اور سابقہ انبیاء کرام کی کتابوں کو جھٹلایا سو ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے کہ قیامت کے دن ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔

جب کہ لوہے کے طوق ان کی گردنوں میں ہوں گی اور اس کے ساتھ ان کی گردنوں میں زنجیریں ہونگی شیاطین بھی ان کے ساتھ ہوں گے ان کو گھسیٹ کر دوزخ میں ڈالا جائے گا پھر یہ آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔

پھر ان سے فرشتے کہیں گے کہ وہ تمہارے شرکاء کہاں گئے جن کو پوجتے تھے وہ کہیں گے کہ وہ شرکاء تو ہم سے غائب ہو گئے اور پھر خود ہی اس بات کے منکر ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم تو اس سے پہلے خدا کے علاوہ کسی کو نہیں پوجتے تھے۔

اسی طرح حق تعالیٰ کفار کو دلیل سے بے راہ کر دیتا ہے تمہارے لئے دوزخ کا عذاب اس وجہ سے ہے کہ تم دنیا میں ناحق اکڑا اکڑا کرتے تھے اور شرک و تکبر کیا کرتے تھے

جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہو نہ یہاں موت آئے گی اور نہ یہاں سے نکالے جاؤ گے دوزخ کفار کا برا ٹھکانہ ہے۔

اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کفار کی ایذاء رسانیوں پر صبر کیجئے۔

فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَلَقَدْ

پھر جس (عذاب) کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں اس میں سے کچھ تھوڑا سا (عذاب) اگر ہم آپ کو دکھلا دیں یا (اس کے نزول کے قبل ہی) ہم آپ کو وفات دیدیں سو ہمارے ہی پاس انکو آنا ہوگا۔ اور

اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ

ہم نے آپ سے پہلے بہت سے پیغمبر بھیجے جن میں بعضے تو وہ ہیں کہ ان کا قصہ ہم نے آپ سے بیان کیا ہے اور بعضے وہ ہیں جن کا ہم نے آپ سے قصہ

عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ

بیان نہیں کیا اور (ان تمام میں) یہ امر سب میں مشترک ہے کہ کسی رسول سے یہ نہ ہو سکا کہ کوئی معجزہ بدون اذن الٰہی کے ظاہر کر سکے پھر جس وقت اللہ کا حکم (نزول عذاب کیلئے)

قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ ع ۱۳ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ

آوے گا ٹھیک ٹھیک فیصلہ ہو جاوے گا اور اس وقت اہل باطل خسارہ میں رہ جاویں گے اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے مواشی بنائے تاکہ ان میں بعض

لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً

سے سواری لو اور ان میں بعض (ایسے ہیں کہ ان) کو کھاتے بھی ہو اور تمہارے لئے ان میں اور بھی بہت فائدے ہیں اور (اس لئے بنائے) تاکہ تم ان پر اپنے

فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ

مطلب تک پہنچو جو تمہارے دلوں میں ہے اور ان پر بھی اور کشتی پر بھی لدے لدے پھرتے ہو اور (ان کے علاوہ) تم کو اپنی اور بھی نشانیاں دکھلاتا رہتا ہے سو تم اللہ کی

اللہ تعالیٰ نے آپ کی نصرت اور ان کی ہلاکت کا جو وعدہ فرمایا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا سو اگر اس عذاب میں سے جس کا ان سے وعدہ کر رہے ہیں تھوڑا سا بدر کے دن آپ کو دکھلا دیں یا اس کے دکھلانے سے پہلے ہی آپ کو وفات دے دیں تو ان کو مرنے کے بعد ہمارے ہی پاس آنا ہوگا خواہ آپ ان پر نزول عذاب کو دیکھیں یا نہ دیکھیں۔

اور ہم نے آپ سے پہلے بہت سے پیغمبر ان کی قوموں کی طرف بھیجے تو ان میں سے بعضوں کا تو نام ہم نے آپ کو بتلا دیا تاکہ آپ ان کو بھی تعلیم کر دیں اور بعضوں کا ہم نے آپ سے نام بھی نہیں لیا۔

البتہ اتنی بات سن لو کہ جب انبیاء کرامؑ سے ان کی قوموں نے معجزہ بتلانے کا مطالبہ کیا تو کسی رسول سے یہ نہ ہو سکا کہ کوئی معجزہ بدون اذن الٰہی کے ظاہر کر دے۔

غرضیکہ جب گذشتہ قوموں میں عذاب خداوندی کا وقت آ گیا تو حق کے مطابق ان کو عذاب دیا گیا یا یہ کہ قیامت کے دن انبیاء کرامؑ اور ان کی امتوں کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس وقت کافر خسارہ میں رہ جائیں گے۔

اللہ ہی نے تمہارے لئے مواشی پیدا کئے جن میں سے بعض سے تم سواری کا کام لیتے ہو اور بعض کا گوشت کھاتے ہو اور ان مویشیوں کا دودھ اور ان کی اون وغیرہ بھی تمہارے کام آتی ہے

اور تاکہ تم ان کے ذریعہ سے اپنی دلی مراد کو پورا کرو اور خشکی میں ان جانوروں پر بھی اور سمندر میں کشتیوں پر بھی تم سفر کرتے پھرتے ہو۔

اور نیز وہ اس کے علاوہ حق تعالیٰ تم کو اپنی قدرت کی اور بھی نشانیاں دکھلاتا رہتا ہے جیسا کہ چاند اور سورج ستارے رات دن پہاڑ بادل دریا وغیرہ یہ سب حق تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں سو تم اللہ کی کون کون سی نشانیوں کا

اللّٰہِ تُنْکِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ

کی کون کون سی نشانیوں کا انکار کرو گے کیا ان لوگوں نے ملک میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو (مشرک) لوگ ان سے پہلے ہو گزرے

الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ کَانُوْٓا اَکْثَرَ مِنْھُمْ وَاَشَدَّ قُوَّۃً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ

ہیں ان کا کیا انجام ہوا (حالانکہ) وہ لوگ ان سے زیادہ تھے اور قوت اور نشانیوں میں (بھی) جو کہ زمین پر چھوڑ گئے ہیں بڑھے ہوئے

فَمَآ اَغْنٰی عَنْھُمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْھُمْ رُسُلُھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ

تھے سو ان کی (یہ تمام تر) کمائی ان کے کچھ بھی کام نہ آئی غرض جب ان کے پیغمبر ان کے پاس کھلی دلیلیں (معجزات) لے کر آئے تو وہ لوگ

فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَھُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِھِمْ مَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾

اپنے (اس) علم (معاش) پر بڑے نازاں ہوئے جو ان کو حاصل تھا اور ان پر وہ عذاب آپڑا جس کے ساتھ تمسخر کرتے تھے

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ وَکَفَرْنَا بِمَا کُنَّا بِہٖ مُشْرِکِیْنَ ﴿۸۴﴾

پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے (اب) ہم خدائے واحد پر ایمان لائے اور ان سب چیزوں سے ہم منکر ہوئے جن کو ہم اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے

فَلَمْ یَکُ یَنْفَعُھُمْ اِیْمَانُھُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا سُنَّتَ اللّٰہِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِہٖ

سو ان کو ان کا ایمان لانا نافع نہ ہوا جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا اللہ تعالیٰ نے اپنا یہی معمول مقرر کیا ہے جو اس کے بندوں میں پہلے سے ہوتا چلا آیا ہے

وَخَسِرَ ھُنَالِکَ الْکٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

اور اس وقت کافر خسارہ میں رہ گئے

انکار کرو گے کہ یہ اللہ کی نشانی نہیں۔

کیا ان کفار مکہ نے سفر کر کے غور و خوض نہیں کیا کہ ان سے پہلے لوگوں کو انبیاء کرام کی تکذیب کے وقت کس طرح ہلاک کیا۔

جو ان مکہ والوں سے تعداد میں بھی زیادہ تھے اور قوت بدنی اور ذریعہ معاش کی تلاش اور چلنے پھرنے میں بھی بڑھ کر تھے تو عذاب خداوندی کے سامنے ان کے دینی اقوال و اعمال کچھ کام نہ آئے

اور جب ان کے پاس رسول اوامر و نواہی لے کر آئے تو وہ اپنے دین و عمل پر بڑے نازاں ہوئے جو کہ محض ان کا گمان تھا اور انبیاء کرام کے ساتھ ان کے تمسخر کرنے کی وجہ سے ان پر عذاب آپڑا۔

چنانچہ جب انہوں نے اپنی ہلاکت کے لئے ہمارا عذاب آتے ہوئے دیکھا تو توحید خداوندی کا اقرار کرنے لگے اور یہ عذاب کے معائنہ کرنے کے وقت صرف زبانی اقرار تھا جس کا ان کے دلوں پر کوئی اثر نہ تھا۔

چنانچہ جب انہوں نے اپنی ہلاکت کے لئے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو اس وقت ان کا ایمان کچھ نافع نہ ہوا البتہ اس سے قبل ایمان لانا نافع ہوتا اور اسی طرح توبہ بھی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنا یہی معمول مقرر کر رکھا ہے جو اس کے بندوں میں تکذیب کے بعد عذاب نازل ہونے اور نزول عذاب پر عدم قبولیت ایمان کے بارے میں چلا آرہا ہے اور اس عذاب کے مشاہدہ کے وقت کافر خسارہ میں رہے (کہ اب ایمان لانا نافع نہ ہوا۔)

اٰیاتہا ۵۴ (۴۱) سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۶۱) رکوعاتہا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

حٰمٓ ۝۱ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۲ کِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ قُرْاٰنًا

حٰمٓ یہ کلام رحمٰن رحیم کی طرف سے نازل کیا جاتا ہے یہ کتاب ہے جس کی آیتیں صاف صاف بیان کی گئی ہیں یعنی ایسا قرآن ہے

عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝۳ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَکْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ۝۴

جو عربی (زبان میں) ہے ایسے لوگوں کیلئے (نافع) ہے جو دانشمند ہیں بشارت دینے والا ہے (اور نہ ماننے والوں کیلئے) ڈرانیوالا ہے۔ سو اکثر لوگوں نے (اس سے) روگردانی کی پھر وہ (بوجہ اعراض کے)

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِیْٓ اَکِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَیْهِ وَفِیْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَیْنِنَا

سنتے ہی نہیں۔ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ جس بات کی طرف آپ ہم کو بلاتے ہیں ہمارے دل اس سے پردوں میں ہیں اور ہمارے کانوں میں ڈاٹ لگ رہی ہے اور ہمارے اور آپ کے

وَبَیْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝۵ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ

درمیان میں ایک حجاب ہے سو آپ اپنا کام کئے جائیے ہم اپنا کام کر رہے ہیں آپ فرما دیجئے کہ میں بھی تم ہی جیسا بشر ہوں مجھ پر وحی نازل ہوتی

اَنَّمَآ اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے

(سورۂ حٰمٓ السجدہ) یہ پوری سورت مکی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حٰمٓ۔ یعنی جو امور ہونے والے ہیں ان سب کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے یا یہ کہ یہ ایک قسم ہے۔

یہ قرآن کریم رحمٰن رحیم کی طرف سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا جاتا ہے۔

یہ ایک کتاب ہے جس میں اوامر و نواہی حلال و حرام صاف صاف بیان کئے گئے ہیں اور ایسا قرآن ہے جو عربی زبان میں بذریعہ جبریل امین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے ایسے لوگوں کے لئے جو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی تصدیق کرتے ہیں۔

جنت کی بشارت دینے والا اور دوزخ سے ڈرانے والا ہے یعنی قرآن کریم پر ایمان لانے والوں کو جنت کی بشارت دیتا ہے اور اس کا انکار کرنے والوں کو دوزخ سے ڈراتا ہے۔

مگر مکہ والوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور قرآن کریم کے ماننے سے روگردانی کی اور وہ نہ حضور اکرم اور نہ قرآن کریم کی تصدیق کرتے ہیں اور نہ حق تعالے کی اطاعت کرتے ہیں۔

اور کفار مکہ یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھی کہتے کہ قرآن کریم اور توحید کے بارے میں ہمارے دل پردہ میں ہیں اور ہمارے کانوں میں بہرہ پن ہے آپ جو ہم سے کہتے ہیں ہم اسے نہیں سنتے اور کفار اپنے سروں پر بطور استہزاء کے کپڑا ڈال لیا کرتے تھے پھر کہتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے اور ہمارے درمیان ایک پردہ حائل ہے ہم آپ کی باتوں کو نہیں سنتے۔

سو آپ اپنے دین پر اپنے خدا سے ہماری ہلاکت کی تدبیر کیجئے ہم اپنے طریقہ پر اپنے معبودوں سے درخواست کر رہے ہیں۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان سے فرما دیجئے کہ میں بھی تم ہی جیسا انسان ہوں میرے پاس بذریعہ قرآن کریم جبریل یہ وحی لائے تاکہ میں تمکو مطلع کر دوں کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود وحدہ لاشریک ہے

فَاسْتَقِيمُوٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶﴾ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

سو اس (معبود برحق) کی طرف سیدھے بندھے رہو اور اس سے معافی مانگو اور ایسے مشرکوں کیلئے بڑی خرابی ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتے

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ

اور وہ آخرت کے منکر ہی رہتے ہیں (اور برخلاف ان کے) جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کے لئے (آخرت میں) ایسا اجر ہے

غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾ ع قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَ

جو کبھی) موقوف ہونیوالا نہیں آپ فرمائیے کہ کیا تم لوگ ایسے خدا (کی توحید) کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو (باوجود اتنی بڑی وسعت کے) دو روز میں پیدا کر دیا اور

تَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹﴾ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا

تم اس کے شریک ٹھہراتے ہو یہی سارے جہان کا رب ہے اور اس نے زمین میں اسکے اوپر پہاڑ بنا دیئے اور اس (زمین) میں فائدہ کی چیزیں

وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ ثُمَّ اسْتَوٰٓى

رکھ دیں اور اس میں اس (کے رہنے والوں) کی غذائیں تجویز کر دیں چار دن میں (ہوا جو شمار میں) پورے ہیں پوچھنے والوں کے لئے پھر آسمان (کے بنانے

اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ

کی طرف توجہ فرمائی اور وہ (اس وقت) دھواں سا تھا

توشرک سے توبہ کر کے اسی کی طرف رجوع کرو اور اسی کی توحید کے قائل ہو جاؤ سو ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کے لئے سخت ترین عذاب ہے۔

جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار نہیں کرتے اور بعث بعد الموت اور جنت دوزخ کے منکر ہیں جہنم میں خون اور پیپ کی ایک وادی ہے اسے بھی ویل کہا جاتا ہے۔

اور جو حضرات رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے ان کے لئے ایسا ثواب ہے جو کہ کم ہونے والا یا یہ کہ موقوف ہونے والا نہیں اور کہا گیا ہے کہ بڑھاپے یا مرنے کے بعد بھی قیامت تک ان کے اعمال کا ثواب لکھا جاتا رہے گا جس میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

آپ مکہ والوں سے فرما دیجئے کہ کیا تم لوگ ایسے خدا کی توحید کے منکر ہو جس نے زمین کو اتوار اور پیر کے دن میں پیدا کیا اور تم بتوں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہو اور وہ ہر ایک جاندار کا پروردگار ہے

اور اس نے زمین کے اوپر مضبوط پہاڑ بنا دیئے جو اس کے لئے میخیں ہیں اور زمین میں پانی درخت سبزیاں اور پھل پیدا کئے اور اس نے زمین میں معیشت اور غذا کی چیزیں پیدا کر دیں جو اس زمین کے علاوہ اور مقام پر نہیں۔ یعنی حق تعالےٰ نے اور روحوں کو جسموں سے دنیاوی سالوں کے اعتبار سے چار ہزار سال پہلے پیدا کیا اور جسموں سے چار ہزار سال پہلے ان کی روزیاں متعین کر دیں (یہ کلبی نے تفسیر کی ہے باقی آیت کریمہ بیان کر رہی ہے کہ حق تعالےٰ نے کل چار دن میں زمین اور پہاڑ وغیرہ پیدا کر دیئے عابد) یہ تمام چیزیں پوری ہیں خواہ کوئی پوچھے یا نہ پوچھے یا یہ کہ سوال کرنے والوں کیلئے جنہوں نے ان چیزوں کے پیدا ہونے کے بارے میں سوال کیا تھا یہ جواب ہے کہ حق تعالےٰ نے اس طرح پیدا کیا۔

پھر آسمان کے بنانے کی طرف متوجہ ہوا وہ پانی کے بخارات کی طرح تھا پھر آسمان و زمین کے بنانے سے

فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ ⑪ فَقَضٰىهُنَّ
سو اس سے اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں توشی سے آؤ یا زبردستی سے دونوں نے عرض کیا کہ ہم خوشی سے حاضر ہیں سو دو روز میں اس کے

سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَاۗءٍ اَمْرَهَا ۭ وَزَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا
سات آسمان بنا دیئے اور ہر آسمان میں اس کے مناسب اپنا حکم (فرشتوں کو) بھیج دیا اور ہم نے اس قریب والے آسمان کو

بِمَصَابِيْحَ ڰ وَحِفْظًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ⑫ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ
ستاروں سے زینت دی اور (استراق شیاطین سے) اس کی حفاظت کی یہ تجویز ہے (خدائے) زبردست واقف الکل کی پھر اگر (دلائل توحید سن کر بھی) یہ لوگ (توحید سے)

اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ⑬ اِذْ جَاۗءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ
اعراض کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں تم کو ایسی آفت سے ڈراتا ہوں جیسے عاد و ثمود پر (شرک و کفر کی بدولت) آفت آئی تھی جب کہ ان کے پاس ان کے آگے سے بھی

بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ قَالُوْا لَوْ شَاۗءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ
اور ان کے پیچھے سے بھی پیغمبر آئے کہ بجز اللہ کے اور کسی کو مت پوجو انہوں نے جواب دیا کہ اگر ہمارے پروردگار کو (یہ) منظور ہوتا (کہ کسی کو پیغمبر بنا

مَلٰۗىِٕكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ⑭ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي
کر بھیجے) تو فرشتوں کو بھیجتا سو ہم اس (توحید بھی) سے منکر ہیں جس کو دے کر (بزعم خود تم) بھیجے گئے ہو پھر وہ جو عاد کے لوگ تھے وہ دنیا میں

الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
ناحق کا تکبر کرنے لگے

فارغ ہونے کے بعد ان دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں جو تمہارے اندر پانی اور سبزیاں رکھی ہیں خواہ خوشی سے لے کر آؤ یا زبردستی سے آؤ وہ دونوں بولے ہم بخوشی لا رہے ہیں مخلوق کو ہم تکلیف پہنچانا ناگوارا نہیں کرتے۔

غرضکہ حق تعالیٰ نے دو روز میں اوپر نیچے سات آسمان بنا دیئے کہ ہر ایک دن کی مقدار ہزار سال کے برابر تھی اور ہر ایک آسمان پر اس کے رہنے والے پیدا کر دیئے اور اس کے مناسب حکم بھیج دیا اور سب سے پہلے آسمان کو ستاروں سے زینت دی اور ستاروں کے ذریعہ شیاطین سے اس کی حفاظت کی چنانچہ بعض ستارے تو آسمان کی زینت ہیں کہ وہ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتے اور بعض خشکی اور سمندری تاریکیوں میں مسافروں کو راستہ بتاتے ہیں اور بعض شیاطین کے مارنے کے لئے مقرر ہیں۔ یہ اس ذات کی طرف سے تدبیر ہے جو کافر کو سزا دینے پر غالب اور مؤمن و کافر اور اس تدبیر کو جاننے والا ہے۔

اگر یہ کفار مکہ ایمان لانے سے اعراض کریں جیسا کہ عتبہ اور اس کے ساتھی تو آپ ان سے فرما دیجئے کہ میں تم کو بذریعہ قرآن کریم ایسے عذاب سے ڈراتا ہوں جیسا کہ عاد اور ثمود پر نازل ہوا تھا۔

جب کہ عاد و ثمود سے پہلے بھی اور بعد میں ان کی قوم کی طرف رسول آئے اور انہوں نے فرمایا کہ بجز اللہ کے اور کسی کی توحید کے قائل مت ہو۔

تو ہر ایک قوم نے اپنے رسول کو یہی جواب دیا کہ اگر خدا کو ہماری طرف رسول بنا کر بھیجنا منظور ہوتا تو اپنے پاس سے کسی فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتا تو ہم جو چیز تم لیکر آئے ہو اس کے منکر ہیں کیونکہ تم تو ہمارے ہی جیسے ایک انسان ہو۔ اور قوم ہود ایمان لانے سے ناحق کا تکبر کرنے لگی

وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ

اور کہنے لگے وہ کون ہے جو قوت میں ہم سے زیادہ ہے (آگے جواب ہے کہ) کیا ان کو یہ نظر نہ آیا کہ جس خدا نے ان کو پیدا کیا وہ ان سے قوت میں بہت زیادہ ہے

وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿١٥﴾ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَحِسَاتٍ

اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے تو ہم نے ان پر ایک ہوائے تند ایسے دنوں میں بھیجی جو منحوس تھے

لِنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ ۖ

تاکہ ہم ان کو اس دنیوی حیات میں رسوائی کے عذاب کا مزہ چکھا دیں اور آخرت کا عذاب اور زیادہ رسوائی کا

وَهُمْ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١٦﴾ وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ

سبب ہے اور ان کو مدد نہ پہنچے گی اور وہ جو ثمود تھے تو ہم نے ان کو (پیغمبر کے ذریعہ سے) رستہ بتلایا سو انہوں نے گمراہی کو بمقابلہ ہدایت کے پسند کیا

فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٧﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ

پس ان کو عذاب سراپا ذلت کی آفت نے پکڑ لیا ان کی بدکرداریوں کی وجہ سے اور ہم نے (اس عذاب سے) ان لوگوں کو نجات دی

آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿١٨﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٩﴾ حَتَّىٰ إِذَا

جو ایمان لائے اور (ہم سے) ڈرتے تھے۔ اور ان کو وہ دن بھی یاد دلائیے جس دن اللہ کے دشمن (یعنی کفار) دوزخ کی طرف جمع کر کے لائے جائیں گے پھر وہ روکے

مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٠﴾

جائیں گے (تاکہ بقیہ بھی آجائیں) یہاں تک کہ جب وہ اس کے قریب آجاویں گے تو ان کے کان اور آنکھیں اور ان کی کھالیں ان پر ان کے اعمال کی گواہی دیں گے

اور کہنے لگے کہ جسمانی اور مالی طاقت میں کون ہم سے بڑھ کر ہے جو ہمیں ہلاک کرے گا کیا ان کو یہ نظر نہ آیا کہ جس خدا نے ان کو پیدا کیا ہے وہ ان سے قوت میں بہت زیادہ ہے۔

اور ان کے ہلاک کرنے پر پوری طرح قادر ہے غرضکہ یہ ہماری کتاب اور ہمارے رسول ہود علیہ السلام کا انکار کرتے رہے۔

تو ہم نے ان پر ایک سخت ٹھنڈی ہوا ایسے دنوں میں بھیجی جو بوجہ نزول عذاب الٰہی ان کے حق میں منحوس یا یہ کہ سخت تھی تاکہ اس دنیوی زندگی میں سخت عذاب چکھا دیں۔

اور آخرت کا عذاب اس سے کہیں زیادہ سخت ہے اور عذاب خداوندی کے مقابلہ میں ان کی کچھ مدد نہ کی جائے گی۔

اور قوم صالح کی طرف ہم نے صالح علیہ السلام کو بھیجا اور انہوں نے اپنی قوم کے سامنے کفر و ایمان اور حق و باطل کو واضح طور پر بیان کیا تو انہوں نے کفر کو بمقابلہ ایمان پسند کیا تو انکو سخت ترین عذاب نے پکڑ لیا انکے اقوال و افعال کفریہ اور اونٹنی کی کونچیں کاٹنے کی وجہ سے۔ اور ان لوگوں کو نجات دی جو حضرت صالح پر ایمان لائے تھے اور کفر و شرک، اور اونٹنی کی کونچیں کاٹنے سے ڈرتے تھے۔

قیامت کے دن جب کہ صفوان بن امیہ اور اس کے دونوں داماد ربیعہ بن عمرو اور تمام کفار کو دوزخ کی طرف لایا جائے گا اور پھر ترتیب وار روکے جائیں گے۔

یہاں تک کہ جب دوزخ کے قریب آجائیں گے تو ان کے کان ان کی سنی ہوئی باتوں اور آنکھیں ان کی دیکھی ہوئی اور انکے اعضاء ان کے اعمال کفریہ کے بارے میں گواہی دیں گے۔

وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ
اور (اس وقت) وہ لوگ (متعجب ہو کر) اپنے اعضاء سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف میں کیوں گواہی دی وہ (اعضاء) جواب دیں گے کہ ہم کو اس اللہ نے گویائی دی جس نے ہر (گویا) چیز
شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝٢١ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ
گویائی دی اور اسی نے تم کو اول بار پیدا کیا تھا اور اسی کے پاس پھر لائے گئے ہو اور تم (دنیا میں) اس بات سے تو اپنے آپ کو
أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ
بچا ہی نہ سکتے تھے کہ تمہارے کان اور آنکھیں اور کھالیں تمہارے خلاف میں گواہی دیں و لیکن تم اس گمان میں رہے
اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ۝٢٢ وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ
اللہ تعالیٰ کو تمہارے بہت سے اعمال کی خبر بھی نہیں اور تمہارے اس گمان نے جو کہ تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا تھا
أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝٢٣ فَإِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ ۖ وَ
برباد کیا پھر تم (ابدی) خسارہ میں پڑ گئے سو (اس حالت میں) اگر یہ لوگ صبر کریں تب بھی دوزخ ہی ان کا ٹھکانہ ہے
إِنْ يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِنَ الْمُعْتَبِينَ ۝٢٤
اگر وہ عذر کرنا چاہیں گے تو بھی مقبول نہ ہوگا

تو وہ لوگ اپنے اعضاء یا یہ کہ اپنی شرمگاہوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی جب کہ ہم تمہارے ذریعہ لڑائی جھگڑے روکا کرتے تھے وہ جواب دیں گے کہ ہمیں اس قادر مطلق نے گویائی دی تھی اور اسی کے پاس مرنے کے بعد تم لائے گئے ہو۔

اور تم اپنے اعضاء کو اس بات سے روکنے پر قادر نہ تھے کہ قیامت کے دن تمہارے کان تمہارے خلاف گواہی دیں یا یہ کہ تم دنیا میں کسی اپنے اعضاء سے کسی طرح بھی ان کے اعمال کو چھپا ہی نہ سکتے تھے تاکہ تمہارے خلاف گواہی نہ دیں یا یہ کہ تم اس چیز پر تو قطعاً یقین ہی نہ کر سکتے تھے کہ قیامت کے دن تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے اعضاء تمہارے خلاف گواہی نہ دیں۔

مگر تم اس گمان اور دعوے میں رہے کہ ہم خاموشی کے ساتھ کام کرتے اور باتیں کرتے ہیں اس کی اللہ کو خبر نہیں اور تمہارے اسی جھوٹے گمان نے جو کہ تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا تم کو ہلاک کر دیا۔

کہ تم سزا کی وجہ سے خسارہ میں پڑ گئے اب خواہ تم دوزخ میں صبر کرو یا نہ کرو دوزخ تمہارا ٹھکانہ ہے۔

اور اگر دنیا میں پھر واپس جانے کی درخواست کرو تو تم کو دنیا میں اب ہرگز واپس نہیں بھیجا جائے گا۔

لباب النقول فی اسباب النزول

(سورۂ حٰمٓ السجدہ) امام بخاری و مسلم اور ترمذی اور امام احمد وغیرہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ بیت اللہ کے قریب تین شخصوں نے باہم بحث کی جن میں دو قرشی اور ایک ثقفی یا یہ کہ ایک قرشی اور دو ثقفی تھے۔

ان میں سے ایک نے کہا تمہاری رائے کیا ہے کہ حق تعالیٰ ہماری باتوں کو سنتا ہے دوسرا بولا اگر زور سے باتیں کریں تو سنتا ہے آہستہ گفتگو کریں تب نہیں سنتا تیسرا بولا اگر وہ زور سے کی ہوئی باتوں کو سنتا ہے تو آہستہ کی ہوئی باتوں کو بھی سنتا ہے اس پر آیت نازل ہوئی وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ الخ یعنی اور تم اس بات تو اپنے کو چھپا ہی نہیں سکتے۔

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ

اور ہم نے (دنیا میں) ان کیلئے کچھ ساتھ رہنے والے (شیاطین) مقرر کر رکھے تھے سو انہوں نے ان کے اگلے پچھلے اعمال ان کی نظر میں مستحسن کر رکھے تھے اور ان کے حق میں بھی ان لوگوں کے ساتھ

الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا

اللہ کا قول (یعنی وعدۂ عذاب) پورا ہو کر رہا جو ان سے پہلے جن و انسان (کفار) ہو گزرے ہیں بیشک وہ (سب) بھی

خَاسِرِينَ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ

خسارہ میں رہے اور یہ کافر (باہم) یہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو سنو ہی مت اور (اگر پیغمبر سنانے لگیں تو) اس کے بیچ میں غل مچادیا کرو

تَغْلِبُونَ ﴿٢٦﴾ فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي

شاید (اس تدبیر سے) تم ہی غالب رہو۔ سو ہم ان کافروں کو سخت عذاب کا مزہ چکھا دیں گے اور ان کو ان کے (ایسے) برے برے

كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً بِمَا

کاموں کی سزا دیں گے یہی سزا ہے اللہ کے دشمنوں کی یعنی دوزخ ان کے لئے وہ ہمیشگی کا مقام ہوگا اس بات کے بدلہ

كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿٢٨﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ

میں کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے اور (جب مبتلائے عذاب ہوں گے تو) وہ کفار کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو وہ دونوں شیطان اور

الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ﴿٢٩﴾

انسان دکھا دیجئے جنہوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا ہم ان کو اپنے پیروں کے تلے مل ڈالیں تاکہ وہ خوب ذلیل ہوں

اور ہم نے ان کفار کے لئے کچھ مددگار اور شرکاء شیاطین میں سے مقرر کر دیئے تھے سو انہوں نے ان کی نظروں میں یہ چیز مستحسن کر دی تھی کہ آخرت کے امور میں سے جنت دوزخ اور بعث وغیرہ کچھ نہیں اور امور دنیا میں سے کچھ نہیں یعنی کچھ خرچ وغیرہ مت کرو اور یہ کہ دنیا باقی ہے فانی نہیں ان لوگوں کے حق میں بھی ان لوگوں کے ساتھ اللہ کا وعدۂ عذاب پورا ہو کر رہا جو ان سے پہلے جن و انس میں سے کفار گزرے ہیں۔

یقیناً وہ سب بھی بوجہ سزا کی وجہ سے خسارہ میں رہے۔

اور ابوجہل اور اس کے ساتھی باہم یہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کریم کو سنو ہی مت جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے سامنے پڑھتے ہیں۔ اور اس کے بیچ میں شور و غل مچادیا کرو شاید تم ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر غالب رہو اور آپ خاموش ہو جائیں۔

ہم ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کو دنیا میں بدر کے دن سخت عذاب کا مزہ چکھا دیں گے اور ان کو ان کے برے برے اعمال کی سزا دیں گے جو وہ دنیا میں کرتے تھے۔

ان کی دنیا میں یہی سزا ہے اور آخرت میں حق تعالیٰ کے دشمنوں کی سزا دوزخ ہے اور وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے اس بات کے بدلہ میں کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کا انکار کیا کرتے تھے

اور دوزخ میں یہ کفار کہیں گے کہ ہمارے پروردگار ہم کو وہ دونوں دکھلا دیجئے جنہوں نے ہم کو حق و ہدایت سے گمراہ کیا ہے یعنی جنوں میں سے ابلیس کو اور انسانوں میں سے قابیل کو جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا ہے یا یہ کہ جنوں میں سے ابلیس اور شیاطین کو اور انسانوں میں سے ہمارے سرداروں کو تاکہ ہم اس عذاب میں ان کو پیروں تلے مل ڈالیں تاکہ وہ عذاب کے ذریعہ خوب ذلیل ہوں۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا

جن لوگوں نے (دل سے) اقرار کر لیا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر (اس پر) مستقیم رہے ان پر فرشتے اتریں گے کہ تم نہ اندیشہ کرو

وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ

اور نہ رنج کرو اور تم جنت (کے ملنے) پر خوش رہو جس کا تم سے (پیغمبروں کی معرفت) وعدہ کیا جایا کرتا تھا اور ہم تمہارے رفیق تھے

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا

دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی رہیں گے اور تمہارے لئے اس (جنت) میں جس چیز کو تمہارا جی چاہے گا موجود ہے اور نیز تمہارے لئے اس

تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ﴿٣٢﴾ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى ع ۱۸

میں جو مانگو گے موجود ہے یہ بطور مہمانی کے ہوگا غفور رحیم کی طرف سے اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) خدا کی طرف

اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٣﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ

بلائے اور (خود بھی) نیک عمل کرے اور کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی (بلکہ ہر ایک کا اثر جدا ہے

وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ

ثواب) (ربع اتباع)

اس کے برخلاف جو حضرات توحید خداوندی کے قائل ہو گئے اور ایمان پر ثابت قدم رہے اور اس کے بعد کوئی کفریہ کام نہیں کیا یا یہ کہ فرائض کی ادائیگی پر ثابت قدم رہے اور لومڑی کی مکاری اور چالاکی نہیں کی۔ تو ان لوگوں کی ارواح کے قبض کے وقت فرشتے اتریں گے اور کہیں گے کہ آئندہ آنے والے ہولوں سے اندیشہ نہ کرو اور نہ دنیا کے چھوڑنے پر رنج کرو اور جنت کے ملنے پر خوش رہو جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا جاتا تھا۔

ہم تمہارے رفیق تھے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی رہیں گے یہ حفظہ فرشتے ہوں گے اور تمہارے لئے اس جنت میں جس چیز کو تمہارا جی چاہے گا موجود ہے اور نیز اس میں تمہارے لئے جو مانگو گے موجود ہے۔

یہ تمہارے لئے ثواب اور کھانا و پینا بطور مہمانی کے ہوگا اس ذات کی طرف سے جو تائب کی مغفرت فرمانے والا اور اس حالت میں مرنے والے پر رحیم ہے۔

اور اس سے زائد محکم یا یہ کہ بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو لوگوں کو توحید کی طرف بلائے یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور فرائض کو ادا کرے نیز کہا گیا ہے کہ یہ آیت موذنوں کے بارے میں نازل ہوئی یعنی جو اذان کے ذریعہ سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف...... بلائے اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے اور خود بھی مغرب کی اذان کے علاوہ اور اذانوں کے بعد دو رکعتیں پڑھے اور اسلام کا قائل ہو اور کہے کہ میں بلاشبہ مؤمن ہوں ان اوصاف کے مالک رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت اور آپ کے اصحاب ہیں۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا توحید کی طرف دعوت دینا اور ابوجہل کا شرک کی طرف بلانا یہ دونوں باتیں برابر نہیں ہو سکتیں۔

یا یہ کلمہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا اور حق تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَ

نیک برتاؤ سے (بدی کو) ٹال دیا کیجئے پھر یکایک آپ میں اور جس شخص میں عداوت تھی وہ ایسا ہو جاوے گا جیسا کوئی
دلی دوست ہوتا ہے اور

مَا يُلَقّٰهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ

یہ بات انہیں لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے مستقل (مزاج) ہیں اور یہ بات اسی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑا صاحب نصیب ہے اور اگر (ایسے وقت میں)

مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٦﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ

آپ کو شیطان کی طرف سے کچھ وسوسہ آنے لگے تو (فوراً) اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے بلاشبہ وہ خوب سننے والا ہے خوب جاننے والا ہے اور منجملہ اس کی (قدرت و توحید کی)

الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا

نشانیوں کے رات اور دن ہے اور سورج ہے اور چاند ہے (پس) تم لوگ نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور (صرف) اس خدا کو سجدہ

لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿٣٧﴾ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ

کرو جس نے ان (سب) نشانیوں کو پیدا کیا اگر تم کو خدا کی عبادت کرنا ہے پھر اگر یہ لوگ تکبر کریں تو جو فرشتے آپ کے رب

عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُونَ ﴿٣٨﴾

کے مقرب ہیں وہ شب و روز اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور وہ (اس سے ذرا) نہیں اکتاتے

السجدة

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کلمہ لا الہ الا اللہ کے ذریعہ سے ابوجہل کے شرک کو ٹال دیا کیجئے یا یہ کہ آپ ابوجہل کی بدی کو اپنے اوپر نیک برتاؤ اور حسن خوبی و نرم کلامی سے ٹال دیا کیجئے۔ جب آپ اس طریقہ پر عمل کریں گے تو مثلاً ابوجہل جس کو آپ سے دینی دشمنی تھی وہ ایسا ہو جائے گا جیسا کوئی قریبی رشتہ دار ہوتا ہے۔

اور آخرت میں جنت ان ہی حضرات کو ملتی ہے جو مشقتوں اور دشمن کی ایذاؤں پر دنیا میں صبر کرتے ہیں اور یہ بدی کو نیکی سے ٹال دینے کی توفیق ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو جنت میں ثواب کامل کے اعتبار سے بڑے صاحب نصیب ہوتے ہیں جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابۂ کرام اور اگر ابوجہل کی سختیوں کی وجہ سے شیطان کی طرف سے غصہ کا کچھ وسوسہ آنے لگے تو اس شیطان مردود سے حق تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کیجئے وہ ابوجہل کی باتوں کو سننے والا اور اس کی سزا سے باخبر ہے یا یہ کہ آپ کے استعاذہ کو سننے والا اور وسوسہ شیطان کو جاننے والا ہے۔

اور اس کی قدرت اور توحید کی نشانیوں میں سے رات ہے اور دن ہے سورج ہے اور چاند ہے یہ سب قدرت الٰہیہ کی نشانیاں ہیں لہٰذا نہ سورج کی عبادت کرو اور نہ چاند کی اور اسی حق تعالیٰ کی عبادت کرو جس نے چاند سورج رات اور دن کو پیدا کیا ہے اگر تم کو خدا کی عبادت کرنا ہے تو پھر چاند و سورج کی عبادت مت کرو بلکہ اسی خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ یا یہ کہ اگر تم چاند و سورج کی پرستش کو عبادت خداوندی سمجھتے ہو تو پھر ان کو نہ پوجو خدا کی عبادت ان کی عبادت کے چھوڑنے میں ہے

پھر یہ لوگ ایمان لانے اور عبادت خداوندی سے تکبر کریں تو جو فرشتے آپ کے رب کے مقرب ہیں وہ شب و روز اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور عبادت خداوندی میں ذرا نہیں اکتاتے اور تھکتے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ

اور منجملہ اس کی (قدرت و توحید کی) نشانیوں کے ایک یہ ہے کہ (اے مخاطب) تو زمین کو دیکھتا ہے کہ دبی دبائی (پڑی) ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور

اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْىِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۳۹) اِنَّ الَّذِيْنَ

پھولتی ہے (اس سے ثابت ہوا کہ) جس نے اس زمین کو زندہ کر دیا وہی مردوں کو زندہ کر دیگا بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے بلاشبہ جو لوگ ہماری

يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۭ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ

آیتوں میں کج روی کرتے ہیں وہ لوگ ہم پر مخفی نہیں ہیں سو بھلا جو شخص نار میں ڈالا جاوے وہ اچھا ہے یا وہ شخص جو قیامت کے روز

اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (۴۰) اِنَّ الَّذِيْنَ

امن و امان کے ساتھ (جنت میں) آئے جو جی چاہے کرلو وہ تمہارا سب کیا ہوا دیکھ رہا ہے جو لوگ اس قرآن کا جبکہ

كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ (۴۱) لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ

وہ ان کے پاس پہنچتا ہے انکار کرتے ہیں (ان میں تو وہ تدبیر کی کمی ہے) اور یہ (قرآن) بڑی باوقعت کتاب ہے جس میں غیر واقعی بات نہ اس کے آگے کی طرف سے

يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ

آسکتی ہے اور نہ اس کے پیچھے کی طرف سے

اور اس کی قدرت اور توحید کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تو زمین کو دبی دبائی بنجر دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر بارش برساتے ہیں تو وہ اس سے پھولتی اور سبزیوں کے ساتھ ابھرتی اور اس میں کثرت کے ساتھ پیداوار ہوتی ہے یا یہ کہ وہ سبزیوں کے ساتھ پھولتی ہے۔

تو جس ذات نے زمین کے بنجر ہو جانے کے بعد پھر اس کو تر و تازہ کر دیا وہ ہی حشر کے لئے مردوں کو زندہ کر دے گا وہ مار نے اور جلانے پر پوری طرح قادر ہے۔

بلاشبہ جو لوگ ہماری نشانیوں یعنی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کا انکار کرتے ہیں یا یہ کہ تکذیب کرتے ہیں۔ ان کی باتوں میں سے کوئی چیز بھی ہم پر مخفی نہیں۔

بھلا جو شخص دوزخ میں ڈالا جائے یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھی وہ اچھا ہے یا وہ ذات جو قیامت کے دن عذاب سے امن و امان کے ساتھ آئے گی یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابۂ کرام بطور وعید کے حق تعالیٰ ان سے فرما رہا ہے کہ مکہ والو جو چاہو سو کرلو تمہارے اعمال کا تم کو پورا پورا بدلہ ملے گا۔

ابوجہل اور اس کے ساتھی جو قرآن کریم کا جبکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اسے ان کے پاس لے کر آئے انکار کرتے ہیں ان لوگوں کیلئے آخرت میں دوزخ کا عذاب ہے اور یہ قرآن کریم تو بڑی باوقعت کتاب ہے۔

جو کہ ان تمام کتابوں کی جو اس سے پہلے نازل ہوئی ہیں یعنی توریت و انجیل اور زبور کی مخالفت کرنیوالی نہیں اور نہ اپنے بعد والی کسی کتاب کے مخالف ہے (اور بعد میں کوئی کتاب نہیں) یا یہ کہ قرآن کریم سے پہلے توریت انجیل زبور اور تمام کتب سماویہ نے اس کی تکذیب نہیں کی اور نہ اس کے بعد کوئی ایسی کتاب آسکتی ہے جو اس کی تکذیب کرے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

ابن منذر نے بشیر بن فتح سے نقل کیا ہے کہ آیت کریمہ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ابوجہل اور حضرت عمار بن یاسرؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

زِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ

اسنے حکیم محمود کی طرف سے نازل کیا گیا ہے　آپ کو وہی باتیں (تکذیب و ایذاء کی) کہی جاتی ہیں　جو آپ سے پہلے رسولوں کو　کہی

بْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا

ہیں　آپ کا رب　بڑی مغفرت والا　اور دردناک　سزا دینے والا ہے　اور اگر ہم اس کو عجمی (زبان کا) قرآن بناتے تو یوں کہتے

عْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ

ں کی آیتیں صاف صاف کیوں نہیں بیان کی گئیں یہ کیا بات　کہ عجمی کتاب　اور عربی رسول۔　آپ کہہ دیجئے کہ یہ قرآن ایمان والوں

مَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ

لئے۔ راہنما　اور شفا ہے　اور　جو　ایمان نہیں لاتے　ان کے کانوں میں ڈاٹ ہے　اور وہ قرآن ان کے حق میں

ع ۲۲/۱۵　عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾

نابینائی ہے　یہ لوگ (بوجہ عدم انتفاع کے ایسے ہیں کہ گویا کسی بڑی دور جگہ سے پکارے جارہے ہیں

یا یہ کہ جبریل امین کی طرح ابلیس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کے آنے کے وقت نہیں آیا کہ قرآن میں یہ کچھ فہ کر دیتا اور نہ جبریل کے جانے کے بعد ہی آیا کہ قرآن کریم میں کچھ کمی کر دیتا یا یہ کہ قرآن کریم کا ایک حصہ دوسرے حصہ کے ف و معارض نہیں بلکہ موافق ہے یہ اس ذات کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جو اپنے حکم اور فیصلہ میں حکمت والا اور محمود ات والصفات ہے۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اسی طرح برا بھلا کہا جاتا ہے اور تکذیب کی جاتی ہے جیسا کہ آپ سے پہلے رسولوں کو کہا اور ان کی تکذیب کی گئی۔

یا یہ کہ آپ کو اسی تبلیغ رسالت کا حکم دیا جاتا ہے جو آپ سے پہلے رسولوں کو دیا گیا اور آپ کا رب ایسے شخص کی بڑی رت فرمانے والا ہے جو کفر سے توبہ کرے اور حق تعالیٰ پر ایمان لائے اور کفر پر مرنے والے کو دردناک سزا دینے ا ہے۔

اور اگر اس قرآن کریم کو عربی کے علاوہ عجمی زبان میں آپ پر نازل کر دیتے تو یہ کفار مکہ یوں کہتے کہ اس کی آیتیں صاف اف کیوں نہیں بیان کی گئیں اور عربی میں کیوں اسے نازل نہیں کیا گیا اور یوں کہتے کہ عجیب بات ہے کہ کتاب عجمی اور رسول عربی ہے۔

آپ ان سے فرما دیجئے کہ یہ قرآن کریم حضرت ابوبکر صدیق رضی اور ان کے ساتھیوں کیلئے رہنما اور دلوں میں جو شبہات اور روگ اہو جاتے ہیں اس کے لئے بیان اور شفاء ہے۔

اور ابوجہل وغیرہ جو آپ پر ایمان نہیں لاتے ان کے کان بہرے ہیں اور یہ قرآن ان کے خلاف حجت ہے اور یہ والے گویا کہ توحید کی طرف آسمان سے بلائے جا رہے ہیں (کہ بچارے سمجھتے نہیں)

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور ابن جریر نے سعید بن جبیر سے نقل کیا کہ قریش کہنے لگے کیوں نہ یہ قرآن کریم عربی اور عجمی دونوں زبانوں میں نازل کیا گیا ں پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ءَاَعْجَمِيٌّ یعنی یہ کفار یوں کہتے کہ کیوں نہ اس کی آیتیں صاف صاف بیان کی گئیں الخ اور حق تعالیٰ نے اس آیت کے بعد اسی بکل لسان کا لفظ بھی بیان فرمایا اور ابن جریر کہتے ہیں کہ اَعْجَمِيٌّ میں قرأت بغیر ہمزہ استفہام کے ہے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

(کہ آواز سنتے ہوں مگر سمجھتے نہ ہوں) اور ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب دی تھی سو اس میں بھی اختلاف ہوا۔ اور اگر ایک بات نہ ہوتی جو آپ کے رب کی طرف سے پہلے ٹھہر چکی ہے (کہ پورا عذاب آخرت میں ملیگا)

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ

تو ان کا فیصلہ (دنیا ہی میں) ہو چکا ہوتا اور یہ لوگ اس کی طرف سے ایسے شک میں پڑے ہیں جس نے ان کو تردد میں ڈال رکھا ہے۔ جو شخص نیک عمل کرتا ہے وہ اپنے نفع کے لئے

وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

اور جو شخص برا عمل کرتا ہے اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں

الجزء ۲۵

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۭ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ

قیامت کے علم کا حوالہ خدا ہی کی طرف دیا جا سکتا ہے اور کوئی پھل اپنے خول میں سے نہیں نکلتا اور نہ کسی عورت کو حمل رہتا ہے اور نہ

مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ

وہ بچہ جنتی ہے مگر یہ سب اس کی اطلاع سے ہوتا ہے اور جس روز اللہ تعالیٰ ان (مشرکین) کو پکاریگا اور کہے گا کہ میرے شریک (اب) کہاں ہیں وہ کہیں گے کہ (اب)

مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿۴۷﴾ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا

تو ہم آپ سے یہی عرض کرتے ہیں کہ ہم میں (اس عقیدہ کا) کوئی مدعی نہیں اور جن کو یہ لوگ پہلے سے (یعنی دنیا میں) پوجا کرتے تھے وہ سب غائب ہو جاویں گے اور یہ لوگ

مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۴۸﴾

سمجھ لیں گے کہ ان کے لئے کہیں بچاؤ کی صورت نہیں

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بھی توریت دی تھی تو اس کتاب موسیٰ میں بھی لوگوں نے اختلاف کیا بعض نے تصدیق کی اور بعض نے اس کی تکذیب کی اور اگر اس امت سے تاخیر عذاب کا فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا۔

تو ان مشرکین اور یہود و نصاریٰ کی ہلاکت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا یعنی ان پر بھی تکذیب پر عذاب نازل ہو جاتا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں پر تکذیب کے وقت عذاب نازل کیا گیا اور یہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین اس قرآن کریم یا یہ کہ کتاب موسیٰ کے بارے میں صاف شک میں پڑے ہوئے ہیں

جو شخص خلوص کے ساتھ اعمال صالحہ کرتا ہے اس کا ثواب اسی کو ملے گا اور جو شرک کرے گا اسی کی سزا اسی کو بھگتنی پڑے گی اور آپ کا رب تو بغیر کسی جرم کے بندوں کی گرفت فرمانے والا نہیں۔

قیامت کے علم کا حوالہ خدا ہی کی طرف کیا جاتا ہے خدا کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں کہ قیامت کب ہو گی۔

اور ایسے ہی کوئی پھل اپنے خول میں سے نہیں نکلتا اور نہ کسی حاملہ عورت کو حمل رہتا ہے اور نہ وہ بچہ جنتی ہے مگر یہ سب اس کی اجازت سے ہوتا ہے اس کے علاوہ اور کسی کو ان باتوں کا علم نہیں

اور دوزخ میں جب حق تعالیٰ مشرکین سے فرمائے گا کہ وہ میرے شریک اب کہاں ہیں جن کی تم میرے علاوہ عبادت کرتے تھے اور میرے شریک انکو سمجھتے تھے تو وہ کہیں گے کہ ہم اس سے قبل آپ سے عرض کر چکے ہیں کہ ہم آپ کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہیں کی۔

اور جن کی یہ لوگ دنیا میں پوجا کیا کرتے تھے وہ سب غائب ہو جائیں گے اور یہ لوگ سمجھ لیں گے کہ دوزخ کے علاوہ اب ان کے لئے کہیں جائے پناہ نہیں۔

لَا يَسْأَمُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِنْ مَسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ﴿۴۹﴾ وَلَئِنْ

آدمی ترقی کی خواہش سے اس کا جی نہیں بھرتا اور اگر اس کو کچھ تکلیف پہنچتی ہے تو نا امید ہراساں ہوجاتا ہے اور اگر

أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ

ہم اسے کسی تکلیف کے بعد جو کہ اس پر واقع ہوئی تھی اپنی مہربانی کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو میرے لئے ہونا ہی چاہیے تھا اور میں قیامت کو آنے والا

قَائِمَةً وَلَئِنْ رُجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنَىٰ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ

خیال نہیں کرتا اور اگر میں اپنے رب کے پاس پہنچایا بھی گیا تو میرے لئے اس کے پاس بھی بہتری ہی ہے سو ہم ان منکروں کو ان کی برے سب

كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿۵۰﴾ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى

کردار ضرور بتادیں گے اور ان کو سخت عذاب کا مزہ چکھا دیں گے۔ اور جب ہم آدمی کو نعمت عطا

الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ﴿۵۱﴾ قُلْ

کرتے ہیں تو وہ ہم سے اور ہمارے احکام سے منہ موڑ لیتا ہے اور کروٹ پھیر لیتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو خوب لمبی چوڑی دعائیں کرتا ہے آپ کہیے

أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي

کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر یہ قرآن خدا کے یہاں سے آیا ہو۔ اور پھر تم اس کا انکار کرو تو ایسے شخص سے زیادہ کون غلطی میں ہوگا جو (حق سے) ایسی

شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ

دور دراز مخالفت میں پڑا ہو ہم عنقریب ان کو اپنی قدرت کی نشانیاں ان کے گردونواح میں بھی دکھلائیں گے اور خود ان کی ذات میں بھی

کافر کا مال و اولاد اور صحت کی خواہش سے کبھی دل نہیں بھرتا اور نہ تھکتا ہے اور اگر اس کو کوئی تکلیف یا فاقہ پہنچتا ہے تو رحمت خداوندی سے ہراساں اور نا امید ہوجاتا ہے۔

اور اگر ہم اس کو کسی تکلیف کے بعد جو اسے لاحق ہوتی ہے اپنی طرف مال و اولاد کی نعمت کا مزہ چکھاویں تو یہ کہتا ہے کہ یہ تو میرے لئے علم خداوندی میں مقرر ہی تھا۔

اور قیامت کو آنے والا خیال نہیں کرتا اور بعث کا انکار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اگر بقول محمد صلے اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے رب کی طرف پہنچایا بھی گیا تو میرے لئے آخرت میں بھی جنت ہے عتبہ بن ربیعہ اور اس کے ساتھی یہ بکواس کرتے ہیں تو ہم ان منکروں کو ان کے کفر کی حالت کے یہ سب کردار بتلادیں گے اور ان کو دوزخ میں سخت عذاب کا مزہ چکھاویں گے۔

اور جس وقت ہم کافر کو مال و دولت دیتے ہیں تو اس کے شکر سے اعراض کرتا ہے اور ایمان سے دور بھاگتا ہے اور جب فاقہ کی مصیبت میں گرفتار کر دیتے ہیں تو بالخصوص یہ عتبہ مال و اولاد کی زیادتی کی خوب لمبی لمبی دعائیں مانگنے لگتا ہے۔

آپ ان سے فرمائیے کہ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر یہ قرآن کریم حق تعالےٰ کی طرف سے آیا ہو اور پھر تم اس کے منجانب اللہ ہونے کا انکار کرو تو تمہارا پروردگار تم کو کیا سزا دے گا تو ایسے شخص سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو حق و ہدایت سے بہت دور کی مخالفت میں پڑا ہوا ہے یا یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت ہی دشمنی کئے ہوئے یعنی ابوجہل۔

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہم مکہ والوں کو اپنی قدرت اور وحدانیت کی نشانیاں ان کے گردونواح میں بھی دکھائیں گے جیسا کہ عاد و ثمود اور ان کے بعد والے لوگوں کی ویران بستیاں پڑی ہوئی اور ان کو مختلف امراض و بیماریوں اور مصیبتوں میں گرفتار کر کے خود ان کی ذات میں بھی دکھلائیں گے۔

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۵۳﴾

یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جاوے گا کہ وہ قرآن حق ہے (تو) کیا آپ کے رب کی یہ بات (آپ کی حقیقت کی شہادت کیلئے) کافی نہیں کہ وہ ہر چیز کا شاہد ہے۔

اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۴﴾

یاد رکھو کہ وہ لوگ اپنے رب کے روبرو جانے کی طرف سے شک میں پڑے ہیں۔ یاد رکھو کہ وہ ہر چیز کو (اپنے علم کے) احاطہ میں لئے ہوئے ہے

آیاتہا ۵۳ ——— (۴۲) سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ (۶۲) ——— رکوعاتہا ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۴﴾

حٰم۔ عسق۔ اسی طرح آپ پر اور جو (پیغمبر) آپ سے پہلے ہو چکے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ جو زبردست حکمت والا ہے (دوسری سورتوں اور کتابوں کی) وحی بھیجتا رہا ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی سب سے برتر اور عظیم الشان ہے۔

تا آنکہ ان پر یہ ظاہر ہو جائے گا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جو ان سے فرماتے ہیں وہ حق ہے۔

آپ کے پروردگار نے ان لوگوں کے سامنے جو گذشتہ قوموں کے واقعات بیان کئے ہیں بغیر ان کو دکھلائے ہوئے کیا یہ بات ان کے لئے کافی نہیں کہ وہ ان کے اعمال سے باخبر ہے مگر مکہ والے بعث بعد الموت کے بارے میں شک و شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔

آگاہ ہو جاؤ حق تعالے ان کے اعمال اور ان کی سزا سے بخوبی واقف ہے۔ تمت بالخیر فللہ الحمد والمنۃ

(سورۂ شوریٰ) یہ پوری سورت مکی ہے بجز ان سات آیتوں کے قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی اور وَالَّذِیْنَ یُحَاجُّوْنَ فِی اللّٰہِ الخ اور وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ سے لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ تک پانچ تو حضرت ابو بکر صدیق اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں یہ مدنی ہیں۔

اس سورت میں پچاس آیتیں اور آٹھ سو چھیاسی کلمات اور تین ہزار پانچ سو اٹھاسی حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ۔ ان الفاظ کے ساتھ حق تعالیٰ نے اپنی حمد و ثناء فرمائی ہے۔ چنانچہ حا سے اس کا حلم اور میم سے اس کا ملک اور عین سے علم اور سین سے اس کی عزت قاف سے اپنی مخلوق پر قدرت مراد ہے یا یہ کہ حا تمام ہونے والی لڑائیاں اور میم سے سلطنتوں کی تبدیلیاں اور عین سے ہر ایک وہ وعدہ جو ہو گا اور سین سے یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی طرح قحط سالی کے سال اور قاف سے ہر ایک ہونے والی تہمت مراد ہے یا یہ کہ ان الفاظ کے ذریعہ سے قسم کھائی ہے کہ جو شخص خلوص کے ساتھ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہو گا اور اسی حالت میں اپنے پروردگار سے ملیگا تو حق تعالیٰ اسے ہمیشہ کیلئے دوزخ میں داخل نہ کریگا

اب فرماتے ہیں جیسا کہ اس سورت کو آپ پر وحی کے ذریعہ بھیجا ہے اسی طرح ان رسولوں پر جو کہ آپ سے پہلے ہوئے ہیں وحی بھیجتا رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ جو کہ کافر کو سزا دینے میں زبردست اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے اس نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ اسکے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کی جائے یا یہ کہ اپنی بادشاہت اور سلطنت میں زبردست اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے جتنی بھی مخلوقات ہے سب اسی کے بندے ہیں وہ ہی سب سے بڑا اور بلند ہے

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ

دور بعید نہیں کہ آسمان اپنے اوپر سے (کہ اوپر ہی سے بوجھ پڑتا ہے) پھٹ پڑیں اور (وہ) فرشتے اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں اور

يَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۵ وَالَّذِيْنَ

اہل زمین کے لئے معافی مانگتے ہیں خوب سمجھ لو کہ اللہ ہی معاف کرنے والا رحمت کرنے والا ہے اور جن لوگوں نے

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝۶

خدا کے سوا دوسرے کارساز قرار دے رکھے ہیں اللہ ان کو دیکھ بھال رہا ہے اور آپ کو ان پر کوئی اختیار نہیں دیا گیا

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ

اور ہم نے اسی طرح آپ پر (یہ) قرآن عربی وحی کے ذریعہ سے نازل کیا ہے تاکہ آپ (سب سے پہلے) مکہ کے رہنے والوں کو اور آس پاس والوں کو ڈرائیں اور جمع ہونے

الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝۷ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ

کے دن سے ڈرائیں جس (کے آنے) میں ذرا شک نہیں ایک گروہ جنت میں (داخل) ہوگا اور ایک دوزخ میں ہوگا اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا

لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا

تو ان سب کو ایک ہی طریقہ کا بنا دیتا لیکن وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور ان ظالموں کا (قیامت

لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۸ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ

کے دن) کوئی حامی مددگار نہیں کیا ان لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے کارساز قرار دے رکھے ہیں سو اللہ ہی کارساز ہے

وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ

اور وہی مردوں کو زندہ کرے گا

کچھ بعید نہیں کہ آسمان حضرت رحمان کی ہیبت سے یا یہ کہ یہودیوں کی باتوں سے ایک دوسرے کے اوپر سے پھٹ پڑیں اور آسمانوں میں فرشتے اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہتے ہیں اور اہل زمین پر باخلاص مومن ہیں ان کیلئے دعا مغفرت کرتے رہتے ہیں خوب سن لو کہ حق تعالیٰ تائب کی مغفرت فرمانے والا اور اسی حالت پر جو مرے اس پر رحمت کرنے والا ہے۔

اور جن لوگوں نے خدا کے علاوہ بتوں کو کارساز ٹھہرا رکھا ہے اور وہ ان کو پوجتے ہیں اور حق تعالیٰ ان کو اور ان کے اعمال کو دیکھ بھال رہا ہے۔

اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں کہ ان کے بدلے آپ کی گرفت کی جائے۔ اور اسی طرح ہم نے بذریعہ جبریل امین آپ پر قرآن عربی نازل کیا ہے تاکہ آپ قرآن کریم کے ذریعہ سے سب سے پہلے مکہ والوں اور اس کے پاس کے شہروں میں رہنے والوں کو ڈرائیں اور جمع ہونے کے دن کی آفتوں سے بھی ڈرائیں جس میں تمام آسمان و زمین والے جمع ہوں گے جس دن میں کوئی شک نہیں ان جمع ہونے والوں میں سے مسلمانوں کا گروہ جنت میں اور ایک گروہ کافروں کا دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔

اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو یہود و نصاریٰ اور مشرکین سب کو ایک طریقہ کا یعنی دین اسلام کو قبول کرنے والا بنا دیتا۔

باقی وہ جس کو چاہتا ہے دین اسلام کی دولت نصیب کرتا ہے اور یہود و نصاریٰ اور مشرکین کا نہ کوئی...... فائدہ پہنچانے والا دوست ہوگا اور نہ کوئی مددگار کہ ان کی عذاب سے حفاظت کر سکے۔

کیا ان لوگوں نے خدا کے علاوہ دوسرے کارسازوں کو معبود قرار دے رکھا ہے اللہ ہی ان سب کا کارساز ہے وہی حشر کیلئے مردوں کو زندہ کرے گا

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٩﴾ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللّٰهِ

اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور جس جس بات میں تم (اہل حق کے ساتھ) اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ ہی کے سپرد ہے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿١٠﴾ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

یہ اللہ میرا رب ہے میں اسی پر توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں وہ آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے

جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ

اس نے تمہارے لئے تمہاری جنس کے جوڑے بنائے اور (اسی طرح) چار پایوں کے جوڑے بنائے اور اسکے (جوڑے لانیکے) ذریعہ تمہاری نسل چلاتا ہے

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿١١﴾ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

کوئی چیز اس کی مثل نہیں اور وہی ہر بات کا سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے اسی کے اختیار میں ہیں کنجیاں آسمان اور زمین کی

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٢﴾ شَرَعَ لَكُمْ مِنَ

جس کو چاہے روزی زیادہ دیتا ہے اور (جس کو چاہے) کم دیتا ہے بیشک وہ ہر چیز کا پورا جاننے والا ہے اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں

الدِّينِ مَا وَصّٰى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرٰهِيمَ

کیلئے وہی دین مقرر کیا جس کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا اور جس کو ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجا ہے اور جس کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ

وَمُوسٰى وَعِيسٰى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ

کو مع ان کے اتباع کے حکم دیا تھا (اور ان کی امم کو دیا تھا) کہ اسی دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا مشرکین کو وہ بات بڑی گراں گذرتی

اور وہی مارنے اور جلانے ہر چیز پر قادر ہے۔

اور دین کی جس جس بات میں تم اختلاف کرتے ہو تو اس کا حکم کتاب اللہ میں تلاش کرو میرے پروردگار نے تم کو اسی چیز کا دیا ہے اسی پر میں توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں

وہ ہی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اس نے تمہارے ہی جیسے آدمی پیدا کر کے تمہارے جوڑے بنائے تم کو رحموں میں پیدا کرتا رہتا ہے یا یہ کہ اسی کے ذریعہ سے تمہاری نسل چلاتا ہے صفت و قدرت علم و تدبیر کوئی چیز بھی اس جیسی نہیں وہ تمہاری باتوں کا سننے والا اور تمہارے اعمال کو دیکھنے والا ہے

اسی کے اختیار میں ہے آسمانوں اور زمین کے خزانے یعنی بارش و نباتات جس پر چاہتا ہے مال کی فراخی کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے کم دیتا ہے اور وہ فراخی و کمی سب کو جاننے والا ہے۔

اے امت محمدیہ تمہارے لئے وہ ہی دین اسلام پسند کیا جس کا ہم نے نوح کو حکم دیا کہ وہ مخلوق خدا کو اس کی طرف بلائیں اور خود بھی اسی پر ثابت قدم رہیں اور جس کو اے نبی کریم ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجا ہے یعنی قرآن کریم آپ کو بھی ہم نے دین اسلام کی طرف مخلوق کو بلانے اور خود بھی اسی پر مستقیم رہنے کا حکم دیا ہے اور جس دین اسلام کو ہم نے حضرت ابراہیم موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کے لئے منتخب کیا تھا ان کو بھی اسی پر قائم رہنے اور اسی کی طرف لوگوں کو بلانے کا حکم دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو حکم دیا تھا کہ متفق ہو کر اسی دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ مت ڈالنا۔

قرآن کریم اور توحید کی طرف جو آپ بلا رہے ہیں ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کو یہ بات بڑی گراں گذرتی ہے

مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ

ن کی طرف آپ ان کو بلا رہے ہیں اللہ اپنی طرف جس کو چاہتا ہے کھینچ لیتا ہے اور جو شخص (خدا کی طرف) رجوع کرے اس کو اپنے تک

يُنِيبُ ﴿١٣﴾ وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا

رسائی دے دیتا ہے اور وہ لوگ بعد اس کے کہ ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا محض آپس کی ضدا ضدی سے باہم متفرق ہو گئے اور اگر آپ

كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ

کے پروردگار کی ایک وقت معین تک (کے لئے مہلت دینے کی) ایک بات پہلے قرار نہ پا چکی ہوتی تو (دنیا ہی میں) ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور جن لوگوں کو

أُورِثُوا الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ ﴿١٤﴾ فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ ۖ

ان کے بعد کتاب دی گئی ہے (مراد اس سے مشرکین عہد نبوی کے ہیں) وہ اس کی طرف سے ایسے (قوی) شک میں پڑے ہیں جس نے ان کو تردد میں ڈال رکھا ہے۔ سو آپ اسی طرف (ان کو) بلاتے

وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۖ وَقُلْ آمَنْتُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ

رہتے جائیے۔ اور جس طرح آپ کو حکم ہوا ہے (اسی پر) مستقیم رہیے۔ اور ان کی (فاسد) خواہشوں پر نہ چلیے۔ اور آپ کہہ دیجئے کہ اللہ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میں سب پر

كِتَابٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ

ایمان لاتا ہوں اور مجھ کو یہ (بھی) حکم ہوا ہے کہ (اپنے اور) تمہارے درمیان میں عدل رکھوں۔ اللہ ہمارا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی مالک۔ ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے

لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾

ہماری تمہاری کچھ بحث نہیں۔ اللہ ہم سب کو جمع کرے گا اور (اس میں شک ہی نہیں کہ) اس کے پاس جانا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے دین کی طرف جسے چاہے کھینچ لیتا ہے۔ اور وہ ایسا شخص ہے جو اسلام ہی کی حالت میں پیدا ہوا اور اسی پر مرتا ہے اور ایسے ہی کافروں میں سے جو شخص اس کی طرف رجوع کرے اسے اپنے دین کی توفیق عطا کر دیتا ہے اور یہود و نصاریٰ نے قرآن کریم اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دین اسلام کے بارے میں جو اختلاف اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کا انکار کیا باوجودیکہ ان کی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت آچکی تھی یہ حسد اور باہمی ضد کی وجہ سے کیا ہے۔

اور اگر اس امت سے ایک معین تک عذاب کے مؤخر ہونے کی ایک بات پہلے سے قرار نہ پا چکی تو ابھی تک یہود و نصاریٰ کا تصفیہ ہو چکا ہوتا اور جن لوگوں کو رسولوں یا یہ کہ امم سابقہ کے بعد توریت دی گئی وہ اس توریت یا یہ کہ قرآن کریم کی طرف سے بالکل شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

سو آپ اپنے پروردگار کی توحید اور اس کی کتاب کی طرف ان کو برابر بلاتے رہیے اور جس طرح قرآن حکیم میں آپ کو حکم ہوا ہے اسی کی توحید پر مستقیم رہیے اور یہودیوں کے قبلہ اور ان کے دین پر نہ چلیے۔

اور کہیے اللہ نے جتنی کتابیں انبیاء کرام پر نازل کی ہیں ان پر ایمان لاتا ہوں اور مجھے قرآن کریم میں یہ بھی حکم ہوا کہ توحید کے ساتھ تمہارے درمیان انصاف رکھوں۔

اللہ تعالیٰ ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے وہ قیامت کے دن ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا ہمارے لئے خدا کی عبادت اور دین اسلام ہے اور تم پر تمہارے اعمال یعنی بتوں کی پرستش اور شیطانی دین ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی دینی خصومت نہیں قیامت کے دن حق تعالیٰ ہم سب کو جمع کر دے گا اور مومنوں اور کافروں سب کو اسی کے پاس جانا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُحَاجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ (کے دین) کے بارے میں (مسلمانوں سے) جھگڑے نکالتے ہیں بعد اس کے کہ وہ مان لیا گیا ان لوگوں کی حجت ان کے رب کے نزدیک

رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿١٦﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ

باطل ہے اور ان پر غضب (وا قع ہونے والا) ہے اور ان کے لئے (قیامت کو) سخت عذاب (ہونے والا) ہے اللہ ہی ہے جس نے (اس) کتاب (یعنی قرآن)

بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿١٧﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا

کو اور انصاف کو نازل فرمایا اور آپ کو (اس کی) کیا خبر عجب نہیں کہ قیامت قریب ہو (مگر) جو لوگ اس کا یقین

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا

نہیں رکھتے اس کا تقاضا کرتے ہیں اور جو لوگ یقین رکھنے والے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ

الْحَقُّ ۭ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿١٨﴾ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ

برحق ہے یاد رکھو کہ جو لوگ قیامت کے بارے میں جھگڑتے ہیں (مبتلا) ہیں بڑی دور کی گمراہی میں اللہ تعالیٰ (دنیا میں) اپنے بندوں

بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ

مہربان ہے جس کو (جس قدر) چاہتا ہے روزی دیتا ہے۔

اور یہود و نصاریٰ سے جو دین خداوندی میں جھگڑے نکالتے ہیں بعد اس کے کہ وہ کتاب میں مان لیا گیا یا یہ کہ وہ مشرکین ہیں جو کہ اس میں جھگڑے نکالتے ہیں بعد اس کے کہ وہ میثاق کے دن تسلیم کر لیا گیا سو ان کی خصومت باطل ہے ان پر خدا کا غضب اور سخت عذاب ہوگا۔

اللہ ہی ہے جس نے بذریعہ جبریل امین قرآن کریم کو نازل کیا ہے جس میں حق و باطل کو اور عدل و انصاف کو بیان کر دیا گیا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کیا خبر عجب نہیں کہ قیامت قریب ہو۔

ابو جہل وغیرہ جو اس کا یقین نہیں وہ قیامت کے قائم ہونے کی جلدی مچاتے اور حضرت ابوبکر صدیق اور ان کے ساتھ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم اور قیامت پر ایمان رکھتے وہ قیامت کے قیام اور اس کی سختیوں سے ڈرتے ہیں۔ اور اس بات کا اعتقاد رکھتے کہ قیامت ضرور قائم ہوگی۔ یاد رکھو جو لوگ قیامت کے بارے میں جھگڑتے اور شک کرتے ہیں۔ وہ حق و ہدایت سے بڑی دور کی گمراہی میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر خواہ نیک ہوں یا بد مہربان ہے یا یہ کہ ان کو علم کی دولت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے مال کی وسعت عطا کرتا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۂ شوریٰ) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ابن منذر نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ جس وقت اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ نازل ہوئی تو مشرکین نے مکہ مکرمہ میں ان مسلمانوں سے کہا جو وہاں مقیم تھے کہ اللہ تعالیٰ کے دین میں جماعتوں کی شکل میں داخل ہو رہے ہیں تو ہمارے درمیان سے نکلو پھر کیوں یہاں ٹھہرے ہوئے ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِيْنَ يُحَاجُّوْنَ فِي اللّٰهِ الخ یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑے نکالتے ہیں الخ

۔ اور عبدالرزاق نے قتادہؓ سے آیت کریمہ وَالَّذِيْنَ يُحَاجُّوْنَ فِي اللّٰهِ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یہ لوگ یہود و نصاریٰ ہیں مسلمانوں سے یہ کہا کرتے تھے کہ ہماری کتاب تمہاری کتاب سے پہلے اور ہمارا نبی تمہارے نبی سے پہلے ہے اور ہم تم سے بہتر ہیں۔

وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿١٩﴾ مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَنْ

اور وہ قوت والا اور زبردست ہے　جو شخص آخرت کی کھیتی کا طالب ہو ہم اس کو اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے　اور جو

كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ﴿٢٠﴾

دنیا کی کھیتی کا طالب ہو (تو) ہم اس کو کچھ دنیا (اگر چاہیں) دے دیں گے　اور آخرت میں　اس کا　کچھ　حصہ نہیں

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ

کیا ان کے کچھ شریک (خدا) ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کر دیا ہے　جس کی خدا نے　اجازت نہیں دی　اور اگر (خدا کی طرف سے) ایک

الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢١﴾ تَرَى الظَّالِمِينَ

قول فیصل (ٹھہرا ہوا) نہ ہوتا تو (دنیا ہی میں) ان کا فیصلہ ہو گیا ہوتا　اور (آخرت میں) ان ظالموں کو درد دینے والا عذاب ہوگا　(اور) آپ ظالموں کو دیکھیں گے

مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

کہ اپنے اعمال (کے وبال) سے ڈر رہے ہوں گے　اور وہ (وبال) ان پر ضرور پڑ کر رہے گا۔ اور جو لوگ ایمان لائے　اور انہوں نے　اچھے کام کئے

فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ ۖ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ

وہ بہشتوں کے باغوں میں (داخل) ہوں گے　وہ جس چیز کو چاہیں　ان کے رب کے پاس ان کو ملے گی　یہی　بڑا　انعام

الْكَبِيرُ ﴿٢٢﴾ ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

ہے　یہی ہے　جس کی　بشارت اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دے رہا ہے　جو ایمان لائے　اور اچھے

الصَّالِحَاتِ ۗ

عمل　کئے

وہ بندوں کو رزق دینے میں قوت والا اور کافر کو سزا دینے میں زبردست ہے۔

جو شخص حق تعالیٰ کے لئے اعمال صالحہ کر کے ثواب آخرت کا طالب ہو تو ہم اس کے ثواب یا یہ کہ اس کی قوت ونشاط اور اعمال کی خوبی میں ترقی کرتے ہیں۔ جو اپنے ان اعمال کے ذریعہ سے جو کہ حق تعالیٰ نے اس پر فرض کئے ہیں دنیا وی ترقی کا طالب ہو تو ہم اسے کچھ دنیا دے دیں گے اور جنت میں اسے کچھ ثواب نہ ملے گا کیونکہ اس نے غیر اللہ کے لئے کام کئے ہیں۔

کیا ان کفار مکہ کے کچھ ایسے معبود ہیں جنہوں نے ان کافروں یعنی ابوجہل وغیرہ کیلئے ایسا دین پسند کیا ہے جس کا حق تعالیٰ نے حکم نہیں دیا۔ اور اگر اس امت سے تاخیر عذاب کی بات فیصل نہ ہوتی تو ان کا خاتمہ ہو چکا ہوتا اور ان کافروں یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کو دردناک عذاب ہوگا آپ قیامت کے دن ان کافروں کو دیکھیں گے کہ اپنے اعمال واقوال کفریہ کے وبال سے ڈر رہے ہوں گے اور جس سے ڈر رہے ہیں وہ ان پر ضرور ہوگا اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے یعنی حضرت ابوبکر صدیق وغیرہ وہ جنت کے باغوں میں ہوں گے اور وہ جنت میں جس چیز کی خواہش وتمنا کریں گے وہ ان کو ملے گی یہی جنت بہت بڑا احسان ہے۔

یہی فضیلت ہے جس کی بشارت حق تعالیٰ دنیا میں اپنے ان بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کئے۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ

آپ (ان) سے یوں کہئے کہ میں تم سے کچھ مطلب نہیں چاہتا بجز رشتہ داری کی محبت کے اور جو شخص کوئی نیکی کرے گا ہم اس میں

لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ

اور خوبی زیادہ کردیں گے بیشک اللہ تو بخشنے والا بڑا قدردان ہے کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ انہوں نے خدا پر جھوٹ بہتان باندھ رکھا ہے

فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ

سو خدا اگر چاہے تو آپ کے دل پر بند لگا دے اور اللہ تو باطل کو مٹایا کرتا ہے اور حق کو اپنے احکام سے ثابت کیا کرتا ہے۔

اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾

وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے اصحاب یا مکہ والوں سے یوں کہئے کہ میں توحید و قرآن پر تم سے اور کوئی مطلب نہیں چاہتا بجز اس بات کے کہ میرے بندہ رشتہ داری کا پاس رکھو اور حسن بصری نے یہ تفسیر فرمائی کہ بجز اس کے کہ تم بذریعہ توحید قرب خداوندی حاصل کرو اور فراء نے فرمایا یہ مطلب ہے کہ بجز اس کے کہ تم بذریعہ مودت قرب خدا حاصل کرو اور جو شخص ایک نیکی کرے گا تو ہم اس میں نو کا اور اضافہ کر دیں گے (اور دس پوری کر دیں گے) اللہ تعالیٰ تائب کی مغفرت فرمانے والا اور بڑا قدردان ہے کہ معمولی چیز کو قبول فرماتا اور اس پر اجر جزیل عطا کرتا ہے۔

اور یہ تو یوں کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا پر جھوٹ باندھ رکھا ہے ان کفار کی یہ بات سن کر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مغموم ہوئے اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اگر وہ چاہے تو آپ کے دل پر بند لگا دے یا یہ کہ آپ کے قلب مبارک کو محفوظ رکھے۔

اور اللہ تعالیٰ تو شرک اور اس کے ماننے والوں کو مٹایا کرتا ہے اور اپنے دین اسلام کو اپنی تائید سے غلبہ دیا کرتا ہے اور وہ دلوں میں بھی جو نیکی اور برائی ہے سب کو جانتا ہے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ جس میں ضعف ہے حضرت ابن عباس رضہ سے نقل کیا ہے کہ انصار بولے کاش ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مال جمع کر دیتے اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ الخ یعنی آپ یوں کہئے کہ میں تم سے اور کچھ مطلب نہیں چاہتا بجز اس رشتہ داری کی محبت کے تو اس پر وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہ اس واسطے فرمایا تاکہ آپ کے گھر والوں کی طرف سے لڑا جائے اور ان کی مدد کی جائے اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا سے وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ تک نازل فرمائی یعنی انکے سامنے توبہ پیش کی تا آنکہ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ تک پوری آیت فرما دی۔

اور امام حاکم نے صحت کے ساتھ حضرت علی رضہ سے روایت نقل کی ہے کہ آیت کریمہ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ اصحاب صفہ کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ اگر ہمارے لئے یہ ہوتا یعنی انہوں نے دنیا کی تمنا کی تھی۔

اور طبرانی نے عمرو بن حریث سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا

اور وہ ایسا رحیم ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہ تمام گناہ (گذشتہ) معاف فرما دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے

تَفْعَلُونَ ﴿٢٥﴾ وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُم مِّن

وہ اس (سب) کو جانتا ہے اور ان لوگوں کی عبادت قبول کرتا ہے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور ان کو اپنے فضل سے اور

فَضْلِهِ ۚ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ

زیادہ (ثواب) دیتا ہے اور جو لوگ کفر کر رہے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کے لئے روزی فراخ کر دیتا

لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلَٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٢٧﴾

تو وہ دنیا میں شرارت کرنے لگتے لیکن جتنا رزق چاہتا ہے انداز (مناسب) سے ہر ایک کیلئے اتارتا ہے وہ اپنے بندوں کے مصالح کو جاننے والا (اور ان کے حال کو) دیکھنے والا ہے

وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ

اور وہ ایسا ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد مینہ برساتا ہے (اور اپنی) رحمت پھیلا دیتا ہے اور وہ (سب کا) کارساز

الْحَمِيدُ ﴿٢٨﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِن دَابَّةٍ

قابل حمد ہے اور منجملہ اس کی (قدرت) کی نشانیوں کے پیدا کرنا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان جانداروں کا جو اس نے آسمان و زمین میں پھیلا رکھے ہیں

وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ﴿٢٩﴾ وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ

اور وہ ان (خلائق) کے جمع کر لینے پر بھی جب وہ (جمع کرنا) چاہے قادر ہے۔ اور تم کو (اے گنہگارو) جو کچھ مصیبتوں میں سے پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھوں

أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ﴿٣٠﴾

کے کئے ہوئے کاموں سے (پہنچتی ہے) اور بہت سے تو درگذری کر دیتا ہے۔

اور وہ تو ایسا ہے جو کچھ تم نیکی اور برائی کرتے ہو سب کو جانتا ہے۔

اور ان لوگوں کی مغفرت کرتا ہے جو ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کئے اور اپنے فضل سے جنت میں ان کے ثواب و اعزاز میں ترقی دیتا ہے یا یہ کہ دیدار خداوندی نصیب فرماتا ہے اور ابوجہل وغیرہ کے لئے تو سخت عذاب ہے۔

اور اگر حق تعالیٰ اپنے سب بندوں کو مال کی وسعت عطا کر دیتا تو وہ دنیا میں سرکشی کرنے لگتے لیکن جس پر چاہتا ہے فراخی کرتا ہے وہ اپنے بندوں کی مصلحتوں اور ان کے اعمال سے باخبر ہے۔

اور وہ ایسا ہے جو بارش سے ناامید ہو جانے کے بعد بارش برساتا ہے اور بارش کے ذریعہ اپنی رحمت نازل کرتا ہے اور وہ کارساز ہے کہ ہر سال بارش برساتا ہے اور سب کاموں میں قابل ستائش ہے۔

اور منجملہ اس کی وحدانیت اور قدرت کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا ہے اور ان جانداروں کا پیدا کرنا ہے جو کہ اس نے زمین (و آسمان) میں پھیلا رکھے ہیں یہ سب تمہارے لئے نشانیاں ہیں اور وہ ان سب کے زندہ کرنے پر بھی جب چاہے قادر ہے۔

یعنی تم کو جو کچھ مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کئے ہوئے کاموں سے پہنچتی ہے اور وہ تمہارے بہت سے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے کہ ان پر وہ تم سے کچھ مواخذہ نہیں کرتا ہے۔

وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا

تم زمین میں (پناہ لے کر اس کو) ہرا نہیں سکتے اور خدا کے سوا تمہارا کوئی بھی حامی اور

نَصِيرٍ ﴿٣١﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ إِنْ يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ

مددگار نہیں اور منجملہ اس کی نشانیوں کے جہاز ہیں سمندر میں (ایسے اونچے) جیسے پہاڑ اگر وہ چاہے ہوا کو ٹھہرا دے

فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣٣﴾ أَوْ

تو وہ (بحری جہاز) سمندر کی سطح پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں بے شک اس میں نشانیاں ہیں ہر صابر شاکر (یعنی مومن) کے لیے یا ان

يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيرٍ ﴿٣٤﴾ وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا

جہازوں کو ان کے اعمال (بد کفر وغیرہ) کے سبب تباہ کر دے اور (ان میں) بہت سے آدمیوں کی درگذر کر جائے اور (اس تباہی کے وقت) ان لوگوں کو جو کہ ہماری آیتوں میں جھگڑے

مَا لَهُمْ مِنْ مَحِيصٍ ﴿٣٥﴾ فَمَا أُوتِيتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَ

نکالتے ہیں معلوم ہو جائے کہ (اب) انکے لئے کہیں بچاؤ نہیں، سو جو کچھ تمہیں دیا دلایا گیا ہے وہ محض (چند روزہ) دنیوی زندگی کے برتنے کے ہے، اور جو اجر ثواب

مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٣٦﴾ وَالَّذِينَ

(آخرت میں) جو اللہ کے یہاں ہے وہ بدرجہا اس سے بہتر ہے اور زیادہ پائیدار وہ ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لے آئے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اور جو کہ

يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ﴿٣٧﴾ وَ

کبیرہ گناہوں سے اور (ان میں) بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں اور

الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

جن لوگوں نے کہ اپنے رب کا حکم مانا اور وہ نماز کے پابند ہیں

اور تم عذاب خداوندی سے بچ نہیں سکتے اور عذاب خداوندی کے سامنے کوئی رشتہ دار تمہارے کام نہیں آسکتا اور نہ کوئی مددگار تم سے اس عذاب کو دور کر سکتا ہے۔

اور منجملہ اس کی وحدانیت اور قدرت کی نشانیوں میں سے پہاڑوں کی طرح اونچے جہاز ہیں اگر وہ چاہے تو اس ہوا کو ٹھہرا دے جس سے وہ جہاز چلتے ہیں تو پھر وہ سمندر کی سطح پر کھڑے ہی رہ جائیں۔

ان مذکورہ باتوں میں اطاعت خداوندی پر ثابت قدم رہنے والے اور نعم خداوندی کا شکر کرنیوالے کیلئے نشانیاں ہیں۔

یا اگر وہ چاہے تو ان جہازوں کو سمندر میں ان کے سواروں کے اعمال بد کی وجہ سے تباہ کر دے مگر وہ تو انتقام جلدی نہیں لیتا اور تاکہ ان لوگوں کو معلوم ہو جائے جو کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں کہ عذاب خداوندی کے مقابلہ میں کہیں جائے پناہ نہیں۔

اور جو کچھ تم کو مال و متاع دیا گیا ہے وہ چند روزہ ہے باقی نہیں رہ سکتا ہے فانی ہے اور اجر و ثواب بدرجہا اس متاع دنیوی سے بہتر اور دیرپا ہے۔ اور یہ اجر و ثواب ان حضرات کیلئے ہے جو ایمان لے آئے یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ وغیرہ اور اپنے رب پر توکل اور بھروسہ کرتے ہیں۔

مال پر کسی قسم کا بھروسہ نہیں کرتے اور جو شرک اور زنا اور معاصی سے بچتے ہیں اور جب ان کو ظلم اور زیادتی پر غصہ آتا ہے تو درگذر کر دیتے ہیں اور بدلہ نہیں لیتے اور جو لوگ توحید و اطاعت کی بجاآوری میں اپنے رب کا کہنا مانتے ہیں اور پانچوں نمازوں کو قائم کرتے ہیں

وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (٣٨) وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ

اور ان کا ہر کام (جس میں بالتعیین نص نہ ہو) آپس کے مشورہ سے ہوتا ہے اور ہم نے جو کچھ ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر ظلم

الْبَغْيُ هُمْ يَنتَصِرُونَ (٣٩) وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ

واقع ہوتا ہے تو وہ برابر کا بدلہ لیتے ہیں اور برائی کا بدلہ برائی ہے ویسی ہی پھر (بعد اجازت انتقام کے) جو شخص معاف کر دے اور اصلاح کرے

فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (٤٠) وَلَمَنِ انتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ

تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے واقعی اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا اور جو اپنے اوپر ظلم ہو چکنے کے بعد برابر کا بدلہ لے سو ایسے لوگوں

مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيلٍ (٤١) إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ

پر کوئی الزام نہیں ہے الزام صرف ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ناحق

فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (٤٢) وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ

دنیا میں سرکشی (اور تکبر) کرتے ہیں ایسوں کے لئے دردناک عذاب (مقرر) ہے اور جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے یہ البتہ

ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (٤٣) وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن وَلِيٍّ مِّن بَعْدِهِ ۗ وَ

بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے تو اس کے بعد اس شخص کا (دنیا میں بھی) کوئی چارہ ساز نہیں اور

تَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّن سَبِيلٍ (٤٤)

آپ (وہاں) ظالموں کو دیکھیں گے جس وقت کہ ان کو عذاب کا معائنہ ہوگا کہتے ہوں گے کیا (دنیا میں) واپس جانے کی کوئی صورت ہے

اور جب کسی کام کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو باہم مشورہ کر کے پھر اس پر عمل کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو مال دیا ہے اس میں سے صدقہ و خیرات کرتے رہتے ہیں۔

اور جو ان پر کسی کی طرف سے ظلم ہوتا ہے تو برابر کا بدلہ لیتے ہیں کسی قسم کی زیادتی نہیں کرتے۔

اور برائی کا بدلہ برائی ہے ویسے ہی جو شخص ظالم کے ظلم کو معاف کر دے اور اس کا بدلہ نہ لے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے واقعی حق تعالیٰ ابتداء بالظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اور جو اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد برابر سے لے سو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں۔

گناہ تو ان لوگوں پر ہے جو کسی بدلہ کے بغیر ابتداء بالظلم کرتے ہیں اور ناحق دنیا میں زیادتی کرتے اور اکڑتے پھرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اور جو شخص دوسرے کے ظلم پر صبر کرے اور معاف کر دے کسی قسم کا اس سے بدلہ نہ لے تو یہ صبر اور معاف کر دینا بہترین کاموں میں سے ہے یا یہ کہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔ وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ الْفَوَاحِشَ سے لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ تک یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق اور ان کے ساتھی عمرو بن غزیہ انصاری کے بارے میں نازل ہوئی ہے دونوں کے درمیان کچھ تیز کلامی اور جھگڑا ہوا تھا تو انصاری نے حضرت ابوبکر صدیق رض کی شان میں گستاخی کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور جسے حق تعالیٰ اپنے دین سے بے راہ کر دے اس کو خدا کے علاوہ اور کوئی راہ پر لانے والا نہیں اور آپ قیامت کے دن مشرکین یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کو دیکھیں گے جس وقت کہ ان کو عذاب کا معائنہ ہوگا تو وہ کہتے ہوں گے کہ دنیا میں واپس جانے کی کوئی تدبیر ہو سکتی ہے۔

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَ

اور (نیز) ان کو اس حالت میں دیکھیں گے کہ وہ دوزخ کے روبرو لائے جاویں گے مارے ذلت کے جھکے ہوئے ہوں گے سست نگاہ سے دیکھتے ہوں گے اور

قَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ

(اس وقت) ایمان والے کہیں گے کہ پورے خسارے والے وہ لوگ ہیں جو اپنی جانوں سے اور اپنے متعلقین سے (آج) قیامت کے روز

الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ

خسارہ میں پڑے یاد رکھو کہ ظالم (یعنی مشرک و کافر) لوگ عذاب دائمی میں رہیں گے اور (وہاں) ان کے کوئی مددگار نہ ہوں گے

يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۶﴾

جو خدا سے الگ (ہو کر) ان کی مدد کریں اور جس کو خدا گمراہ کر دے اس (کی نجات) کے لئے کوئی رستہ ہی نہیں

اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ

تم اپنے رب کا حکم مان لو قبل اس سے کہ ایسا دن آ پہنچے جس کے لئے خدا کی طرف سے ہٹنا نہ ہوگا نہ تم کو اسی روز

مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ

کوئی پناہ ملے گی اور نہ تمہارے بارہ میں کوئی (خدا سے) روک ٹوک کرنے والا ہے، پھر اگر یہ لوگ (ایمان کرنے سے) اعراض کریں، تو ہم نے آپ کو ان پر نگران کر کے

حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ

نہیں بھیجا جس سے آپ کو ان (کے ایمان نہ لانے) کا احتمال ہو، آپ کے ذمہ تو صرف (حکم کا) پہنچا دینا ہے اور ہم جب (اس قسم کے) آدمی کو کچھ اپنی عنایت کا مزہ چکھا دیتے ہیں، تو وہ اس پر خوش

بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾

ہو جاتا ہے، اور اگر (ایسے) لوگوں پر ان کے اعمال کے بدلہ میں جو پہلے اپنے ہاتھوں کر چکے ہیں کوئی مصیبت آ پڑتی ہے تو آدمی ناشکری کرنے لگتا ہے

اور دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے ذلت اور غم کی وجہ سے جھکے ہوئے ہوں گے سست نگاہ سے دیکھتے ہوں گے۔

اور ایمان والے کہیں گے کہ پورے خسارہ والے وہ لوگ ہیں۔ جو جنت میں اپنی جانوں اور اپنے خادموں کی وجہ سے خسارہ میں رہے یقیناً یہ مشرک ہمیشہ کے عذاب میں ہوں گے۔

اور وہاں ان کے مددگار نہ ہوں گے جو عذاب خداوندی کے مقابلہ میں ان کی مدد کریں۔ اور جسے حق تعالیٰ اپنے دین سے بے راہ کر دے اس کے لئے کوئی رستہ اور حجت نہیں۔

قیامت کے دن آنے سے پہلے جس میں عذاب خداوندی کا ہٹنا نہ ہوگا تم اپنے پروردگار کا توحید کے بارے میں حکم مانو۔ اور اس روز تم کو عذاب خداوندی سے کوئی پناہ کی جگہ نہ ہوگی اور نہ تمہارا کوئی مددگار ہوگا۔

پھر بھی اگر یہ لوگ ایمان سے اعراض کریں تو آپ کو ان کا محافظ کر کے نہیں بھیجا گیا ہے آپ کے ذمہ تو صرف احکام خداوندی کا پہنچا دینا ہے

اب حق تعالیٰ قتال کا حکم دیتا ہے کہ جب ہم کافر کو اپنی عنایت کا کچھ مزہ چکھا دیتے ہیں تو ناشکرا بن کر اس پر خوش ہونے لگتا ہے اور اگر ان کو ان کے اعمال شرکیہ کی وجہ سے فقر و فاقہ اور سختیوں میں گرفتار کر دیتے ہیں تو ایسا آدمی یعنی ابوجہل حق تعالیٰ اور اس کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگتا ہے۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ

اللہ ہی کی ہے سلطنت آسمان اور زمین کی وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا فرماتا ہے اور

يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ

جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا فرماتا ہے یا ان کو جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جس کو چاہے

يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا

بے اولاد رکھتا ہے بیشک وہ بڑا جاننے والا بڑی قدرت والا ہے اور کسی بشر کی (حالت موجودہ میں) یہ شان نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام فرماوے مگر (تین طریق سے) یا تو

اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ

الہام سے یا حجاب کے باہر سے یا کسی فرشتہ کو بھیج دے کہ وہ خدا کے حکم سے جو خدا کو منظور ہوتا ہے پیغام پہنچا دیتا ہے وہ بڑا عالی شان ہے

حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا

بڑی حکمت والا بھی ہے اور اسی طرح ہم نے آپ کے پاس بھی وحی یعنی اپنا حکم بھیجا ہے آپ کو نہ یہ خبر تھی کہ کتاب (اللہ) کیا چیز

الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ

ہے اور نہ یہ خبر تھی کہ ایمان (کا انتہائی کمال) کیا چیز ہے ولیکن ہم نے اس قرآن کو ایک نور بنایا ہے جس کے ذریعہ سے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں

وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾

اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ ایک سیدھے رستہ کی ہدایت کر رہے ہیں

آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں جس طرح وہ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جیسا کہ حضرت لوط علیہ السلام کہ ان کے کوئی بھی لڑکا نہیں اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کوئی لڑکی نہیں تھی۔

اور جس کے لئے چاہے جمع کر دیتا ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں دونوں دیتا ہے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو آپ کے صاحبزادے اور صاحبزادیاں دونوں تھیں۔ اور جسے چاہے بے اولاد رکھتا ہے جیسے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام وہ ان تمام باتوں کو جاننے والا اور بڑی قدرت والا ہے۔

اور کسی بشر کی یہ شان نہیں کہ روبرو ہو کر حق تعالیٰ اس سے کلام فرمائے مگر یہ تو الہام سے خواہ خواب میں ہو یا حجاب کے باہر سے جیسے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تھا یا کسی فرشتہ کو بھیج دے کہ وہ خدا کے حکم سے جو خدا کو امر و نہی منظور ہوتا ہے، وہ پیغام پہنچا دیتا ہے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل امین کو بھیجا وہ بڑا عالی شان اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے۔

اور اسی طرح ہم نے آپ کے پاس بذریعہ جبریل امین اور قرآن کریم بھیجا جبریل کے آنے سے قبل آپ کو تو یہ خبر نہ تھی کہ قرآن کریم کیا ہے اور نہ آپ قرآن کریم اچھی طرح پڑھنا جانتے تھے اور نہ آپ دعوت الی التوحید کا طریقہ جانتے تھے۔

لیکن ہم نے اس قرآن کریم کو اوامر و نواہی حلال و حرام حق و باطل کے اظہار کیلئے ایک بیان بنایا ہم اس قرآن کریم کے ذریعہ سے جو اس کا اہل ہوتا ہے اس کو ہدایت نصیب کرتے ہیں اور آپ ایک سیدھے رستہ کی طرف لوگوں کو بلا رہے ہیں۔

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ
یعنی اس خدا کے رستہ کی طرف کا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے یاد رکھو سب امور اسی کی طرف
الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾
رجوع ہوں گے

آیاتها ۸۹ (۴۳) سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ (۶۳) رکوعاتها ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾
حٰم ہے اس کتاب واضح کی کہ ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ (اے عرب ہم (آسانی سے) سمجھ لو
وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۴﴾ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا
اور وہ ہمارے پاس لوح محفوظ میں بڑے رتبہ کی اور حکمت بھری کتاب ہے کیا ہم تم سے اس نصیحت (نامہ) کو اس بات پر ہٹا لیں گے
اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ﴿۵﴾ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ
کہ تم حد (اطاعت) سے گزرنے والے ہو اور ہم پہلے لوگوں میں بہت سے نبی بھیجتے رہے ہیں اور ان لوگوں کے
مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷﴾
پاس کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس کے ساتھ انہوں نے استہزاء نہ کیا ہو

یعنی اس حق تعالیٰ کے دین کی طرف کہ تمام مخلوق اسی کی مملوک ہے اور تمام کاموں کا انجام آخرت میں اسی زبردست حکمت والے کی طرف رجوع کرے گا۔

تمت بالخیر فللہ الحمد والمنۃ

(سورۂ زخرف) یہ سورت مکی ہے اس میں نواسی آیتیں اور آٹھ سو تینتیس ۸۳۳ کلمات اور تین ہزار چار سو حروف ہیں۔

حٰم۔ یعنی جو کچھ ہونے والا تھا حق تعالیٰ نے اس کا فیصلہ فرما دیا اور واضح کر دیا اور قسم ہے اس کتاب کی جو کہ حلال و حرام اوامر و نواہی کو بیان کرنے والی ہے کہ جو کچھ ہونے والا تھا اس کا فیصلہ کر دیا حکیم کا شعر ہے۔

اے میری قوم جو کہ ہونے والا ہے وہ ہو کر رہے گا پرندے پرواز کرتے رہیں اور ستارے نکلتے رہیں۔
یا یہ کہ حٰم قسمیہ الفاظ ہیں کہ قسم ہے اس کتاب واضح کی کہ ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن کریم بنایا کہ جو حلال و حرام اوامر و نواہی مذکور ہیں تم ان کو سمجھ لو۔

اور یہ قرآن کریم لوح محفوظ میں ہمارے یہاں مکتوب ہے جو بڑے رتبہ کی اور حلال و حرام کے بیان میں محکم ہے۔
اے مکہ والو کیا ہم تم سے وحی اور رسول کو محض اس بات پر اٹھا لیں گے یا تم کو یونہی بغیر کسی امر و نہی کے رہنے دیں گے کہ تم مشرک ہو اور کسی بات کو نہیں مانتے اور ہم گذشتہ قوموں میں آپ سے پہلے انبیاء کرام بھیجتے رہے ہیں۔
حالانکہ معلوم تھا کہ یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے مگر پھر بھی ہم نے ان میں کتاب اور رسول کے بھیجنے کو موقوف نہیں کیا اور ان لوگوں کے پاس جو بھی نبی آیا انہوں نے اس کے ساتھ استہزاء کیا۔

فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ

پھر ہم نے ان لوگوں کو جو کہ ان سے زیادہ زور آور تھے غارت کر ڈالا اور پہلے لوگوں کی یہ حالت (ہلاکت و غارت کی) ہو چکی ہے اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٩﴾ الَّذِيْ جَعَلَ

آسمان و زمین کس نے پیدا کیا ہے تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ ان کو زبردست جاننے والے (خدا) نے پیدا کیا ہے جس نے تمہارے (آرام کے)

لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٠﴾ وَالَّذِيْ

لئے زمین کو (مثل) فرش کے بنایا (کہ اس پر آرام کرتے رہو) اور اس میں اس نے تمہارے لئے رستے بنائے تاکہ تم منزل مقصود تک پہنچ سکو اور جس نے

نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿١١﴾

آسمان سے پانی ایک اندازے سے برسایا پھر ہم نے اس سے خشک زمین کو (اس کے مناسب) زندہ کیا اسی طرح تم (بھی اپنی قبروں سے) نکلے جاؤ گے

وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ﴿١١﴾

اور جس نے تمام اقسام بنائیں اور تمہاری وہ کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو

لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ

تاکہ تم ان کی پیٹھ پر جم کر بیٹھو پھر جب تم اس پر بیٹھ چکو تو اپنے رب کی نعمت کو دل سے یاد کرو اور زبان سے (استعجاب)

وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿١٣﴾ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

یوں کہو کہ اس کی ذات پاک ہے جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا ہے اور ہم تو ایسے نہ تھے جو ان کو قابو میں کر لیتے اور ہم کو اپنے رب کی

لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿١٤﴾

طرف لوٹ کر جانا ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ مکہ والوں میں جو زور اور طاقت میں بڑھے ہوئے تھے ہم نے ان کو پکڑ لیا اور پہلے لوگوں کی یہ حالت ہو چکی ہے کہ انبیاء کرام کی تکذیب کے وقت ان پر عذاب نازل ہو گیا۔

اور اگر آپ ان مکہ والوں سے دریافت کریں کہ آسمان و زمین کا خالق کون ہے تو یقیناً یہ لوگ یہی کہیں گے کہ اس خدا نے پیدا کیا ہے جو اپنی سلطنت اور بادشاہت میں زبردست، اور خلق و تدبیر سے بخوبی واقف ہے۔

حق تعالیٰ فرماتا ہے بیشک یہ اس ذات نے پیدا کیا ہے جس نے زمین کو تمہارے آرام کے لئے فرش بنایا اور اس میں رستے بنائے تاکہ تم ان رستوں کے ذریعہ سے منزل مقصود تک پہنچ جاؤ۔

اور جس نے ایک خاص انداز سے بارش برسائی اور پھر اس بارش سے خشک زمین کو زندہ آباد کیا اسی طرح تم لوگ زندہ کر کے قبروں سے نکالے جاؤ گے۔

اور جس نے نر و مادہ سے تمام اصناف بنائیں اور تمہارے لئے سمندروں میں چلنے کے لئے کشتیاں بنائیں اور چوپائے جیسا کہ اونٹ بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو۔

تاکہ تم ان جانوروں کی پیٹھ پر جم کر بیٹھ جاؤ اور جب تم ان جانوروں پر جم کر بیٹھ جاؤ تو اپنے پروردگار کی اس نعمت کو یاد کرو کہ اس نے ان کو تمہارے لئے مسخر کر دیا اور زبان سے کہو کہ وہ ذات پاک ہے جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا۔

اور ہم تو ایسے طاقتور نہ تھے جو ان کو اپنے بس میں کر لیتے۔ اور مرنے کے بعد ہم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے

وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ مُبِينٌ ﴿۱۵﴾ أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا

اور ان لوگوں نے خدا کے بندوں میں سے (جو مخلوق ہوتے ہیں) خدا کا جزو ٹھہرایا۔ واقعی انسان صریح ناشکرا ہے کیا خدا نے اپنی مخلوقات میں

يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُمْ بِالْبَنِينَ ﴿۱۶﴾ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ

سے بیٹیاں پسند کیں اور تم کو بیٹوں کے ساتھ مخصوص کیا حالانکہ جب ان میں سے کسی کو اس چیز کے ہونے کی خبر دی جاتی ہے جس کو خدائے رحمٰن کا نمونہ (یعنی اولاد)

مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿۱۷﴾ أَوَمَنْ يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ

بناتا ہے (مراد لڑکی ہے) تو اس قدر ناراض ہو کہ سارے دن اس کا چہرہ بے رونق رہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا رہے کیا جو کہ (عادتاً) آرائش میں نشوونما پائے۔ اور وہ مباحثہ میں قوت

غَيْرُ مُبِينٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَٰنِ إِنَاثًا ۚ أَشَهِدُوا

بیانیہ بھی نہ رکھے اور انہوں نے فرشتوں کو جو کہ خدا کے بندے ہیں عورت قرار دے رکھا ہے کیا یہ ان کی پیدائش کے

خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ

وقت موجود تھے ان کا یہ دعویٰ لکھ لیا جاتا ہے اور (قیامت میں) ان سے بازپرس ہوگی اور وہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے

مگر بنو ملیح والوں نے تو فرشتوں ہی کو خدا کی بیٹیاں بنا ڈالا واقعۃً یہ لوگ صاف طور پر حق تعالیٰ کے منکر ہیں۔

تو کیا خدا نے اپنے لیئے فرشتوں کو بیٹیاں بنا کر پسند کیا اور اے بنو ملیح تمہارے لئے بیٹوں کو منتخب کیا حالانکہ جب تم میں سے کسی کو لڑکی ہونے کی خبر دی جاتی ہے تو وہ مغموم اور پریشان رہے اور دل ہی دل میں گھٹتا رہے۔

حیرت کی بات ہے کہ خدا کے لیئے وہ چیز پسند کرتے ہو جس کا اپنے لئے ہونا گوارا نہیں کرتے تو کیا جو عادۃً بناؤ سنگار میں نشوونما پائے اور وہ مباحثہ میں قوت بیانیہ بھی نہ رکھے تو کیسے زیبا ہو سکتا ہے کہ خدا اولاد بنانے کے لئے عورتوں ہی کو منتخب کرے۔

ان لوگوں نے فرشتوں ہی کو عورت قرار دے رکھا ہے کیا یہ فرشتوں کی پیدائش کے وقت موجود تھے کہ ان کو معلوم ہو گیا کہ وہ عورتیں ہیں تو ضرور اس کی نفی کریں گے تو آپ ان سے فرما دیجئے کہ ان کا یہ جھوٹا دعویٰ کہ فرشتے حق تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں لکھ لیا جاتا ہے اور قیامت میں ان سے اس کے بارے بازپرس ہوگی۔

گویا کہ ان سے کہا گیا کہ تم کو کیسے معلوم ہوا کہ فرشتے عورتیں ہیں کیا تم اس وقت موجود تھے جب کہ حق تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا تو یہ کہنے لگے کہ ہم اس وقت موجود نہ تھے پھر ان سے دریافت کیا کہ پھر کیسے معلوم ہوا کہ وہ عورتیں ہیں اور خدا تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں تو یہ بولے کہ ہم اپنے آباؤ اجداد سے اسی طرح سنتے آئے ہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے ان کا یہ دعوے لکھ لیا جاتا ہے اور قیامت کے دن ان سے اس کے بارے میں بازپرس ہوگی اور یہ بنو ملیح بطور استہزاء کے کہتے ہیں کہ اگر حق تعالیٰ ہم کو ان کی عبادت سے منع کرتا اور روکتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے مگر اس نے اس کا حکم دیا اور کوئی ممانعت نہیں کی۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۂ زخرف) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ لث۔ ابن منذر نے قتادہ سے نقل کیا ہے کہ منافقین میں سے کچھ لوگ بولے کہ معاذ اللہ حق تعالیٰ کی سسرال جنات ہیں۔ ان سے فرشتے پیدا ہوئے تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی وَجعلوا الملائکۃ الذین ھم الخ یعنی انہوں نے فرشتوں کو جو کہ خدا کے بندے ہیں عورت قرار دے رکھا ہے۔

مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِنْ قَبْلِهِ

تو اس کی کچھ تحقیق نہیں　محض　بے تحقیق بات کر رہے ہیں　کیا ہم نے ان کو اس قرآن سے پہلے کوئی کتاب دے رکھی

فَهُمْ بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ﴿٢١﴾ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ

ہے کہ یہ اس سے استدلال کرتے ہیں　بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریقہ پر پایا ہے　اور ہم بھی ان کے پیچھے پیچھے

مُهْتَدُونَ ﴿٢٢﴾ وَكَذٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ

سنہ چل رہے ہیں　اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی بستی میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا　مگر وہاں کے خوش حال

مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ مُقْتَدُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ أَوَ

لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریقہ پر پایا ہے　اور ہم بھی ان ہی کے پیچھے پیچھے چلے جا رہے ہیں۔ الکلمۃ الخ کے تحت

لَوْ جِئْتُكُمْ بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ ۖ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ

(رسم آبائی ہی کا اتباع کئے جاؤ گے) اگرچہ میں اس سے اچھا مقصود پر پہنچا دینے والا طریقہ تمہارے پاس لایا ہوں کہ جس پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے وہ کہنے لگے کہ ہم تو اس دین کا

بِهِ كَافِرُونَ ﴿٢٤﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٥﴾

جس کو دے کر تم کو بھیجا گیا ہے نہیں مانتے　سو ہم نے ان سے انتقام لیا　سو دیکھئے تکذیب کرنے والوں کا کیسا (برا) انجام ہوا

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ ﴿٢٦﴾ إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي

اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے) جب کہ ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ میں ان چیزوں (کی عبادت) سے بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ مگر ہاں جس نے مجھ کو پیدا کیا

و یہ بک رہے ہیں ان کے پاس اس کی کوئی دلیل اور ان کو کوئی تحقیق نہیں یہ تو صرف حق تعالیٰ پر افترا پردازی کر رہے ہیں چونکہ حق تعالیٰ نے ان کو اس سے قطعاً منع کیا ہے۔

کیا ہم نے ان کو قرآن کریم سے پہلے کوئی کتاب دے رکھی ہے کہ یہ اپنے اس دعوے میں اس سے استدلال کر رہے ہیں کہ فرشتے حق تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں تو اس کے جواب میں یہ بولے کہ ایسا نہیں بلکہ وجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریقہ پر پایا ہے اور ہم بھی ان ہی کے طریقہ پر اور ان کی باتوں پر عمل کر رہے ہیں۔

اور جیسا کہ آپ کی قوم کہہ رہی ہے اسی طرح ہم نے کسی بستی والوں کے پاس کوئی نبی نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوش حال سرکش لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے بڑوں کو اسی طریقہ پر پایا ہے اور ہم ان کے طریقہ اور ان کے کارن اقتدا کر رہے ہیں۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے فرما دیجئے اگرچہ میں اس سے اچھا منزل مقصود پر پہنچانے والا طریقہ تمہارے پاس لایا ہوں جس پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے کیا پھر بھی تم ایسے بہترین طریقہ کو قبول نہیں کرو گے وہ بولے کہ جو کتاب تم لے کر آئے ہو ہم تو اس کے منکر ہیں۔

غرضکہ جب انہوں نے انبیاء کرامؑ اور کتب سماویہ کی تکذیب کی ہم نے عذاب نازل کر کے ان سے انتقام لیا سو دیکھئے کہ ان تکذیب کرنے والوں کا کیسا برا انجام ہوا۔

اور جب کہ ابراہیم علیہ السلام نے آزر اور اپنی قوم سے ان کے پاس آنے کے بعد کہا کہ میں اس خدا سے تعلق رکھتا ہوں جس نے مجھ کو پیدا کیا

فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ۝۲۷ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝۲۸ بَلْ

پھر وہی مجھ کو راہنمائی کرتا ہے اور وہ اس (عقیدہ) کو اپنی اولاد میں (بھی) ایک قائم رہنے والی بات کر گئے تاکہ (ہر زمانہ میں مشرک) لوگ (شرک سے) باز آتے رہیں۔ بلکہ

مَتَّعْتُ هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُبِينٌ ۝۲۹ وَلَمَّا

میں نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو (دنیا کا) خوب سا سامان دیا ہے یہاں تک کہ ان کے پاس سچا قرآن اور صاف صاف بتانے والا رسول آیا اور جب ان کے

جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ ۝۳۰ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا

پاس یہ سچا قرآن پہنچا تو کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کو نہیں مانتے۔ اور کہنے لگے کہ یہ قرآن (اگر کلام الٰہی ہے تو) دونوں بستیوں (مکہ اور طائف)

الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ۝۳۱ أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ

کے رہنے والوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا یہ لوگ آپ کے رب کی رحمت (خاصہ یعنی نبوت) کو تقسیم کرنا چاہتے

نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ

ہیں دنیوی زندگی میں (تو) ان کی روزی ہم (ہی) نے تقسیم کر رکھی ہے اور ہم نے ایک کو دوسرے پر

بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ

رفعت دے رکھی ہے تاکہ ایک دوسرے سے کام لیتا رہے (اور عالم کا انتظام قائم رہے) اور آپ کے رب کی رحمت بدرجہا اس (دنیوی مال و متاع) سے

مِمَّا يَجْمَعُونَ ۝۳۲

بہتر ہے جس کو لوگ سمیٹتے پھرتے ہیں

وہ ہی اپنے دین اور اپنی اطاعت کی طرف میری رہنمائی کرے گا۔

اور ابراہیم علیہ السلام کلمہ لا الٰہ الا اللہ کو اپنی قوم میں ایک باقی رہنے والی چیز کر گئے تاکہ وہ لوگ اپنے کفر سے لوٹتے رہیں۔

بلکہ میں نے ان مکہ والوں کو اور ان سے پہلے لوگوں کو مہلت دی تا آنکہ ان کے پاس کتاب اور ایسی زبان میں ان کو بتانے والا رسول آگیا کہ یہ اس کو سمجھ سکیں۔

چنانچہ جب کتاب اور رسول ان کے پاس آپہنچا تو بولے یہ جھوٹی چیز ہے اور ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کو نہیں مانتے اور ان مکہ والوں میں سے ولید اور اس کے ساتھی بولے کہ یہ قرآن کریم مکہ اور طائف میں سے کسی بڑے آدمی یعنی ولید بن مغیرہ اور ابی مسعود ثقفی پر کیوں نازل نہیں کیا گیا۔

کیا یہ لوگ آپ کے پروردگار کی عطا کردہ نبوت اور اس کی کتاب کو جس پر چاہیں خود تقسیم کرنا چاہتے ہیں مال و دولت تو ہم نے تقسیم کر رکھا ہے اور ہم نے مال وغیرہ کے ذریعہ ایک کو دوسرے پر ترقی دے رکھی ہے تاکہ ایک دوسرے کو خدمتگار بناتے رہیں۔ اور کتاب و نبوت اس دنیوی مال و دولت سے جسے یہ کافر سمیٹتے پھرتے ہیں بہتر ہے یا یہ کہ جنت اہل ایمان کیلئے ہے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

ل سورۂ یونس میں آیت کریمہ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا الْقُرْآنُ کا شان نزول گزر چکا ہے۔

ل۔ اور ابن منذر نے قتادہ سے نقل کیا ہے کہ ولید بن مغیرہ نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو بات کہہ رہے ہیں اگر وہ صحیح ہوتی تو یہ قرآن کریم میرے اوپر یا مسعود ثقفی پر نازل کیا جاتا تب یہ آیت نازل ہوئی۔

وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ

اور اگر یہ بات (متوقع) نہ ہوتی کہ تمام آدمی ایک ہی طریقہ کے ہو جائیں گے تو جو لوگ خدا کے ساتھ کفر کرتے ہیں ان کے لئے ان کے گھروں کی

سُقُفًا مِنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا

چھتیں ہم چاندی کی کر دیتے اور (نیز) زینے بھی جن پر سے چڑھا (اترا) کرتے اور ان کے گھروں کے کواڑ بھی اور تخت بھی جن پر

يَتَّكِئُونَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ۚ وَإِنْ كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْآخِرَةُ عِنْدَ

تکیہ لگا کر بیٹھتے اور (یہی چیزیں) سونے کی بھی اور یہ سب (ساز و سامان) کچھ بھی نہیں صرف دنیوی زندگی کی چند روزہ کامرانی ہے (جو فنا ہو جانے والی ہے) اور آخرت آپ کے

رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۳۵﴾ وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ

رب کے ہاں خدا ترسوں کے لئے ہے اور جو شخص اللہ کی نصیحت (یعنی قرآن) سے اندھا بن جاوے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں سو وہ (ہر وقت)

لَهُ قَرِينٌ ﴿۳۶﴾ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿۳۷﴾

اس کے ساتھ رہتا ہے اور وہ ان کو راہ (حق) سے روکتے رہتے ہیں اور یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ راہ (راست) پر ہیں۔

اور اگر یہ بات متوقع نہ ہوتی کہ سب ایک ہی طریقہ یعنی طریقہ کفر کے ہو جائیں گے تو ہم ان کافروں کے گھروں کی چھتیں چاندی کی کر دیتے اور نیز زینے بھی چاندی کے کر دیتے جن پر چڑھا اترا کرتے ہیں۔

اور ان کے گھروں کے کواڑ بھی اور تخت بھی جن پر یہ آرام کرتے ہیں چاندی کے کر دیتے اور یہی چیزیں سونے کی یعنی کہ ان کے گھروں میں سے ہر ایک چیز سونے چاندی کی کر دیتے۔

باقی یہ ساز و سامان صرف دنیوی زندگی کی چند روزہ کامرانی ہے اور جنت جو کہ کفر و شرک اور فواحش سے بچنے والوں کے لئے ہے وہ اس دنیوی کامرانی سے بہتر ہے۔

اور جو شخص حضرت رحمان کی توحید اور اس کی کتاب سے اعراض کرے تو ہم دنیا و آخرت میں ایک شیطان کو اس کا ساتھی بنا دیتے ہیں۔

اور وہ شیاطین اس کو راہ حق و ہدایت سے ہٹاتے رہتے ہیں اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم راہ حق پر ہیں۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

لـ۔ ابن ابی حاتم نے محمد بن عثمان مخزومی سے نقل کیا کہ قریش نے اپنے لوگوں سے کہا کہ ہر ایک شخص اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شخص کو پکڑے چنانچہ حضرت ابو بکر رضؓ کو طلحہ نے پکڑ لیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس لے کر آگئے اور وہ طاقت میں تھے حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ مجھے کیوں بلاتے ہو انہوں نے کہا کہ لات اور عزّٰی کی عبادت کی طرف بلاتے ہیں حضرت ابو بکر رضؓ نے فرمایا کہ لات کیا ہے وہ بولے ہمارا رب حضرت ابو بکر رضؓ نے فرمایا تو پھر عزّٰی کون ہے وہ بولے کہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں حضرت ابو بکر رضؓ نے فرمایا تو پھر ان کی ماں کون ہے تو طلحہ رضؓ خاموش ہو گئے کچھ جواب نہ دے سکے اور پھر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے کہ ان کو جواب دو مگر وہ بھی جواب نہ دے سکے تب طلحہ رضؓ بولے ابو بکر رضؓ چلو کھڑے ہو اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ یعنی طلحہ رضؓ مشرف باسلام ہو گئے۔

تب حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ الخ

یعنی جو شخص اللہ کی نصیحت سے اندھا بن جائے الخ

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ یٰلَیْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ فَبِئْسَ الْقَرِیْنُ ﴿۳۸﴾

یہاں تک کہ جب ایسا شخص ہمارے پاس آوے گا تو (اس شیطان سے) کہے گا کہ کاش میرے اور تیرے درمیان میں (دنیا میں) مشرق و مغرب کی برابر فاصلہ ہوتا کہ (تو تو) برا ساتھی تھا

وَلَنْ یَّنْفَعَكُمُ الْیَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ

اور ان سے کہا جاوے گا کہ (جب کہ تم (دنیا میں) کفر کر چکے تھے تو آج یہ بات تمہارے کام نہ آوے گی کہ تم (اور شیاطین) سب عذاب میں شریک ہو سو کیا آپ (ایسے) بہروں کو

الصُّمَّ اَوْ تَهْدِی الْعُمْیَ وَمَنْ كَانَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ

سنا سکتے ہیں یا (ایسے) اندھوں کو　اور ان لوگوں کو جو کہ صریح گمراہی میں　راہ پر لا سکتے ہیں　پس اگر ہم (دنیا سے) آپ کو اٹھا لیں

فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِیَنَّكَ الَّذِیْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَیْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾

تو بھی ہم　ان سے بدلہ لینے والے ہیں　یا اگر ان سے جو ہم نے عذاب کا وعدہ کر رکھا ہے وہ آپ کو (بھی) دکھلا دیں تب بھی (کچھ بعید نہیں کیونکہ) ہمکو ان پر ہر طرح کی قدرت ہے

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۳﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ

تو آپ اس قرآن پر قائم رہیے جو آپ پر وحی کے ذریعہ سے نازل کیا گیا ہے　آپ بے شک　سیدھے راستہ پر ہیں　اور قرآن آپ کے لئے

لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ

اور آپ کی قوم کے لئے　بے شک بڑے شرف کی چیز ہے　اور عنقریب تم سب پوچھے جاؤ گے اور آپ ان سب پیغمبروں سے جن کو ہم نے آپ سے

رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً یُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾　ع ۱۰

پہلے بھیجا ہے پوچھ لیجئے کیا ہم نے خدائے رحمٰن کے سوا دوسرے معبود ٹھہرا دئیے تھے کہ انکی عبادت کیجاوے

یہانتک کہ جب ایسا شخص اور اس کا ساتھی شیطان ایک بیڑی میں ہمارے پاس آئے گا تو وہ اپنے ساتھی سے کہے گا کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کے برابر فاصلہ ہوتا اے شیطان تو تو بہت ہی برا ساتھی اور مصاحب تھا۔

اور حق تعالےٰ ان سے فرمائے گا جب تم دنیا میں کفر کر چکے تو آج یہ باتیں ملانا تمہارے کام نہ آئیں گی تم اور شیاطین سب عذاب میں شریک ہو۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ ایسے بہرے کافر کو حق و ہدایت کی بات سنا سکتے ہیں یا ایسے اندھے کافر کو کہ وہ حق و ہدایت کو دیکھے یا ایسے لوگوں کو جو صریح کفر میں گرفتار ہیں آپ ان کو ہدایت پر نہیں لا سکتے۔

سو اگر ہم آپ کو اٹھا لیں تو ہم ان سے بذریعہ عذاب بدلہ لینے والے ہیں یا بدر کے دن جو ان سے بدلہ لینے کا وعدہ کر رکھا ہے وہ آپ کو دکھلا دیں غرضکہ ہم آپ کے وصال سے پہلے یا بعد ہر طرح ان پر عذاب نازل کرنے میں قادر ہیں۔

آپ قرآن کریم پر کاربند رہیئے بیشک آپ پسندیدہ طریقہ پر قائم ہیں اور یہ قرآن کریم آپ کے لئے اور آپ کی قوم قریش کے لئے بڑے شرف کی چیز ہے کیونکہ ان کی زبان میں نازل ہوا ہے۔

اور تم سب سے اس شرف کے شکریہ کے بارے میں بازپرس ہوگی۔

اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان سب پیغمبروں سے پوچھ لیجئے جن کو ہم نے آپ سے پہلے بھیجا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ حضرت موسےٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ اور یہ گفتگو معراج کی شب میں پیش آئی جب کہ آپ نے ستر انبیاء کرامؑ کو نماز پڑھائی اس وقت حق تعالےٰ نے اپنے نبی سے فرمایا کہ آپ ان سے پوچھ لیجئے کہ کیا ہم نے خدائے رحمٰن کے سوا کبھی بھی دوسرے معبود ٹھہرا دیئے تھے یا ان دوسرے معبودوں کی پرستش کا حکم دیا تھا۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَإِيْهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ
اور ہم نے موسیٰ ؑ کو اپنے دلائل دے کر فرعون کے اور اس کے امراء کے پاس بھیجا تھا تھا سو انہوں نے (ان لوگوں سے جا کر) فرمایا کہ میں

الْعَالَمِينَ ﴿٤٦﴾ فَلَمَّا جَاءَهُم بِآيَاتِنَا إِذَا هُم مِّنْهَا يَضْحَكُونَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرِيهِم
رب العلمین کی طرف سے پیغمبر ہو کر آیا ہوں۔ پھر جب موسیٰ ؑ ان کے پاس ہماری نشانیاں لے کر آئے تو وہ یکایک ان پر لگے ہنسنے اور ہم ان کو جو نشانی

مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤٨﴾
دکھلاتے تھے وہ دوسری نشانی سے بڑھ کر ہوتی تھی اور ہم نے ان لوگوں کو عذاب میں پکڑا تھا تاکہ وہ (اپنے کفر سے) باز آجاویں

وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِندَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا
اور انہوں نے کہا کہ اے جادوگر ہمارے لئے اپنے رب سے اس بات کی دعا کر دیجئے جس کا اس نے آپ سے عہد کر رکھا ہے ہم ضرور راہ پر آجاویں گے پھر جب ہم نے وہ عذاب

عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ ﴿٥٠﴾ وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ
ان سے ہٹا دیا تب ہی انہوں نے (اپنا) عہد توڑ دیا اور فرعون نے اپنی قوم میں منادی کرائی یہ بات کہی کہ اے میری قوم

أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِن تَحْتِي ۚ أَفَلَا
کیا مصر کی سلطنت میری نہیں ہے اور یہ نہریں میرے (محل کے) پائے میں بہ رہی ہیں کیا تم

تُبْصِرُونَ ﴿٥١﴾
دیکھتے نہیں۔

یا یہ مطلب ہے کہ آپ ان اہل کتاب سے پوچھ لیجئے جن کی طرف ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے ہیں کہ انبیاء کرام ؑ توحید کے علاوہ اور کیا پیغام لے کر آئے مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت نہیں کیا کیونکہ آپ کو یقین تھا کہ وہ توحید کے علاوہ اور کوئی پیام لے کر نہیں آئے اور حق تعالیٰ نے اور معبود نہیں ٹھہرائے۔

چنانچہ ہم نے موسیٰ کو عصا اور ید بیضاء کا معجزہ دے کر فرعون اور اس کی قبطی قوم کی طرف بھیجا چنانچہ انہوں نے کہا میں تمہاری طرف منجانب اللہ رسول ہوں مگر وہ ہماری ان نشان پر تعجب کرنے لگے اور لگے ہنسنے اور ایمان نہیں لائے۔

اور ہم ان کو جو نشانی دکھاتے تھے وہ دوسری نشانی سے بڑھ کر ہوتی تھی مگر اس کے باوجود بھی وہ ایمان نہ لائے نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ان کو طوفان۔ جراد قمل۔ ضفادع دم سنین کے عذابوں میں پکڑا تا کہ وہ اپنے کفر سے باز آجائیں۔

انہوں نے کہا اے جادوگر یعنی عالم کیونکہ ان کے یہاں جادوگر کا درجہ بڑا تھا اس لئے یہ لفظ خود بخود نکل جاتا تھا۔ ہمارے لئے اپنے پروردگار سے دعا کر دیجئے جس کا اس نے آپ سے عہد کر رکھا ہے اور موسیٰ علیہ السلام سے حق تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر یہ لوگ ایمان لے آئے تو ان سے عذاب کو دور کر دیا جائے گا اسی واسطے اس عہد کو یاد دلا کر کہا کہ ہم ضرور آپ پر اور جس چیز کو آپ لے کر آئے ہیں اس پر ایمان لے آئیں گے چنانچہ جب ہم نے ان سے اس عذاب کو ہٹا دیا تو انہوں نے اپنا عہد توڑ دیا اور ایمان نہیں لائے۔

اور فرعون نے اپنی قبطی قوم میں منادی کرائی کہ اے میری قوم کیا مصر کے چالیس فرسخ علاقہ میں حکومت میری نہیں اور یہ نہریں جو میرے چاروں طرف یا یہ کہ جو میرے پائیں میں بہ رہی ہیں کیا میری نہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔

أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ﴿٥٢﴾ فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ

بلکہ میں (ہی) افضل ہوں اس شخص سے جو کہ کم قدر ہے اور قوت بیانیہ بھی نہیں رکھتا تو اس کے سونے کے کنگن

أَسْوِرَةٌ مِّن ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ﴿٥٣﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ

کیوں نہیں ڈالے گئے یا فرشتے اس کے جلو میں پرا باندھ کر آئے ہوتے غرض اس نے (ایسی باتیں کر کرکے) اپنی قوم کو مغلوب

فَأَطَاعُوهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٥٤﴾ فَلَمَّا آسَفُونَا انتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ

کر دیا اور وہ اس کے کہنے میں آ گئے وہ لوگ (پہلے ہی سے) شرارت بھرے تھے پھر جب ان لوگوں نے ہم کو غصہ دلایا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور ان سب

أَجْمَعِينَ ﴿٥٥﴾ فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ ﴿٥٦﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا

کو ڈبو دیا اور ہم نے ان کو آئندہ آنے والوں کیلئے خاص طور سے متقدمین اور نمونہ (عبرت) بنا دیا۔ اور جب عیسٰی ابن مریم کے متعلق ایک عجیب مضمون بیان

إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ﴿٥٧﴾ وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ

کیا گیا تو یکایک آپ کی قوم کے لوگ اس سے (مارے) خوشی کے چلانے لگے اور (اس معترض کے ساتھ ہو کر) کہنے لگے کہ ہمارے معبود زیادہ بہتر ہیں یا عیسٰیؑ ان لوگوں نے جو یہ مضمون

إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ﴿٥٨﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا

عجیب بیان کیا ہے تو محض جھگڑنے کی غرض سے بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو عیسٰیؑ تو محض ایک ایسے بندے ہیں جن پر ہم نے فضل کیا تھا اور ان کو بنی اسرائیل

کہ میں بہتر ہوں اس شخص سے جو کہ کم قدر ہے اور قوت بیانیہ بھی نہیں رکھتا۔

سو اس کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن کیوں نہیں ڈالے گئے جیسا کہ تمہاری عادت اور فرشتے اس کے معاون اور اس کی رسالت کے تصدیق کرنے والے بن کر اس کے ساتھ کیوں نہ آئے۔

غرض اس نے اپنی قوم کو پھسلا دیا وہ اس کے کہنے میں آ گئے اور وہ سب کافر ہی تھے۔

غرضکہ جب انہوں نے ہمارے نبی حضرت موسیٰؑ کو غصہ دلایا اور ہمیں بھی غصہ دلایا تو ہم نے بذریعہ عذاب ان سے بدلہ لیا۔ ہم نے سب کو دریا میں غرق کر دیا اور ان کے بعد میں آنے والوں کے لئے ہلاکت بالعذاب کا نمونہ بنا دیا۔

عبداللہ بن زبعری اور اس کے ساتھیوں نے جب حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اپنے بتوں کے ساتھ تشبیہ دی تو اس بات سے آپ کی قوم خوشی کی وجہ سے چلانے لگی۔

اس نے کہا کہ بتائیے عیسٰیؑ ابن مریم بہتر ہیں یا ہمارے یہ معبود اگر وہ عیسائیوں کے ساتھ دوزخ میں جا سکتے ہیں تو ہم بھی اپنے معبودوں کے ساتھ دوزخ میں چلے جائیں گے ان لوگوں نے حضرت عیسٰیؑ کے متعلق آپ سے یہ بات محض جھگڑے کی غرض سے بیان کی ہے بلکہ یہ لوگ ہیں ہی باطل پر جھگڑنے والے۔

عیسٰیؑ بن مریم تو محض ہمارے ایک بندے ہیں ہم نے ان پر رسالت کے ذریعہ سے فضل کیا ہے وہ معاذ اللہ انکے بتوں کی طرح نہیں ہیں اور بنی اسرائیل کیلئے

(لباب النقول فی اسباب النزول)

امام احمد نے سند صحیح کے ساتھ اور امام طبرانی نے ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے فرمایا کہ حق تعالیٰ کے علاوہ جس کی عبادت کی جائے اس میں کوئی بھلائی نہیں اس پر ان لوگوں نے کہا کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسٰیؑ نبی اور نیک بندے تھے حالانکہ ان کی بھی خدا کے علاوہ عبادت کی گئی اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا الخ

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾

کے لئے ہم نے (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنا دیا تھا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہم تم سے فرشتوں کو پیدا کر دیتے کہ وہ زمین پر یکے بعد دیگرے رہا کرتے

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَ

اور وہ یعنی عیسیٰؑ قیامت کے یقین کا ذریعہ ہیں تو تم لوگ اس کی صحت میں شک مت کرو اور تم لوگ میری اتباع کرو یہ سیدھا رستہ ہے اور

لَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ

تم کو شیطان (اس راہ پر آنے سے) روکنے نہ پاوے وہ بیشک تمہارا صریح دشمن ہے اور جب عیسیٰؑ معجزے لے کر آئے تو انہوں نے (لوگوں سے)

قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا

کہا کہ میں تمہارے پاس سمجھی باتیں لے کر آیا ہوں اور تاکہ بعض باتیں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو تم سے بیان کر دوں تو تم لوگ اللہ سے ڈرو

اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۴﴾

اور میرا کہنا مانو بیشک اللہ ہی میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے سو اسی کی عبادت کرو یہی (توحید) سیدھا رستہ ہے

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ

سو مختلف گروہوں نے (اس بارے میں) باہم اختلاف ڈال لیا سو ان ظالموں کے لئے ایک پردرد دن کے عذاب سے

اَلِيْمٍ ﴿۶۵﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾

بڑی خرابی ہے یہ لوگ بس قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان پر دفعۃً آپڑے اور ان کو خبر بھی نہ ہو

اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ

تمام (دنیوی) دوست اس روز ایک دوسرے کے دشمن ہو جاویں گے

ہم نے ان کو ایک نمونہ بنایا ہے اور اگر ہم چاہتے تو تمہاری جگہ یا تم میں سے فرشتوں کو پیدا کر دیتے کہ وہ تمہاری جگہ میں زمین خلیفہ ہوتے یا یہ کہ تمہارے بدلے زمین پر چلتے پھرتے۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام قیام قیامت کے یقین کا ذریعہ ہے یا یہ کہ قیام قیامت کی علامت ہے تو تم لوگ اس کے ذریعہ قیام قیامت میں شک مت کرو اور توحید میں میری اتباع کرو توحید سیدھا رستہ ہے یعنی یہ پسندیدہ دین اسلام ہے۔

اور تم کو دین اسلام اور قیام قیامت کے یقین سے شیطان روکنے نہ پاوے وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

اور جب حضرت عیسیٰ اوامر نواہی اور معجزات لے کر آئے تو فرمایا میں تمہارے پاس امر و نہی اور نبوت لے کر آیا ہوں اور دین کے جن امور میں تم اختلاف کر رہے ہو وہ تم سے بیان کر دوں سو جن چیزوں کا میں تم کو حکم دے رہا ہوں ان میں خدا سے ڈرو اور قول و فعل میں میری پیروی کرو۔

اللہ میرا بھی خالق ہے اور تمہارا بھی خالق ہے اسی کی توحید کے قائل ہو جاؤ یہی توحید پسندیدہ دین ہے۔ سو جن لوگوں نے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں مختلف گروہ بنائے ان کے لئے درد دینے والا سخت ترین عذاب ہے۔

یہ لوگ جب اپنی باتوں سے توبہ نہیں کرتے تو صرف قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ ان پر دفعۃً آپڑے اور اس کے عذاب کی انکو خبر بھی نہ ہو۔

تمام شرکیہ دوست جیسا کہ عقبہ بن ابی معیط اور ابی بن خلف قیامت میں ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے

إِلَّا الْمُتَّقِينَ ﴿٦٧﴾ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٦٨﴾ الَّذِينَ

ترجمہ: خدا سے ڈرنیوالوں کے (اور مومنین کو حق تعالیٰ کی طرف ندا ہوگی کہ) اے میرے بندو تم پر آج کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہوگے یعنی وہ بندے جو ہمار

آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٦٩﴾ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ

آیتوں پر ایمان لائے تھے اور (ہمارے) فرمانبردار تھے تم اور تمہاری (ایماندار) بیبیاں خوش بخوشی جنت میں داخل ہو جاؤ

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ

ان کے پاس سونے کی رکابیاں اور گلاس لائے جاویں گے (یعنی غلمان لاویں گے) اور وہاں وہ چیزیں ملیں گی جن کو جی چاہے گا

وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٧١﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِ

اور جن سے آنکھوں کو لذت ہوگی اور تم یہاں ہمیشہ رہو گے۔ اور (ان سے کہا جاوے گا کہ) یہ وہ جنت ہے جس کے تم مالک بنا دیئے

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٧٢﴾ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٧٣﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ

اپنے (نیک) اعمال کے عوض میں (اور) تمہارے لئے اس میں بہت سے میوے جن میں سے کھا رہے ہو بیشک نافرمان (یعنی کا

فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٥﴾ وَمَا

لوگ عذاب دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے وہ (عذاب) ان سے ہلکا نہ کیا جاوے گا اور وہ اسی میں مایوس پڑے رہیں گے۔ اور ہم

ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ﴿٧٦﴾

ان پر (ذرا) ظلم نہیں کیا لیکن یہ خود ہی ظالم تھے۔

بجز ان حضرات کے جو کہ کفر و شرک اور ہر قسم کی فواحش سے ڈرنے اور بچنے والے ہیں۔ جیسا کہ خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین وہ اس طرح پر نہ ہوں گے جس وقت ان کے علاوہ اور لوگوں کو خوف و غم نہ ہوگا تو منجانب اللہ ان کو ندا کہ میرے بندو آج کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہوگے۔

یعنی وہ بندے جو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور توحید و عبادت میں مخلص تھے تم اور تمہاری بیبیاں جنت میں خوشی کے ساتھ داخل ہو جاؤ کہ تحائف کے ساتھ وہاں تمہارا اعزاز کیا جائے گا اور جنت کی نعمتوں سے فائدہ حاصل کرو گے۔

اور ان کے پاس سونے کی رکابیاں جو کھانے کی چیزوں سے پُر ہوں گی اور گول بغیر کنڈے کے گلاس لائے جائیں گے جو مشروبات سے بھرے ہوں گے اور جنت میں وہ چیزیں ملیں گی جن کو جی چاہے گا اور جن کو دیکھنے سے آنکھوں کو فرحت و سرور حاصل ہوگا اور تم جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ وہاں سے نکالے جاؤ گے۔

اور یہ وہ جنت ہے کہ جس کے تم مالک بنا دیئے گئے ہو اپنے اعمال صالحہ اور نیک باتوں کے عوض اور تمہارے لئے جنت میں قسم قسم کے بہت سے میوے ہیں۔ اور نافرمان لوگ جیسا کہ ابوجہل اور اس کے ساتھی وہ دوزخ کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

اور نہ وہ عذاب ان سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ دور ہی اور وہ اسی عذاب میں اس کے ختم ہونے اور ہر قسم کی بھلائی سے مایوس پڑے رہیں گے۔ اور ہم نے ان کو ہلاک کر کے اور عذاب نازل کر کے ان پر ظلم نہیں کیا مگر خود انہوں نے کفر و شرک کر کے اپنے اوپر ظلم کر لیا۔

وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ

اور پکاریں گے کہ اے مالک، تمہارا پروردگار ہم کو موت دے کر ہمارا کام ہی تمام کر دے وہ (فرشتہ) جواب دے گا کہ تم ہمیشہ اسی حال میں رہو گے۔ ہم نے سچا دین تمہارے پاس پہنچایا

بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾

لیکن تم میں اکثر آدمی سچے دین سے نفرت رکھتے ہیں۔ ہاں کیا انہوں نے کوئی انتظام درست کیا ہے سو ہم نے بھی ایک انتظام درست کیا ہے

اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾

ہاں کیا ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کی چپکی چپکی باتوں کو اور ان کے مشوروں کو نہیں سنتے ہم ضرور سنتے ہیں اور ہمارے فرشتے ان کے پاس ہیں وہ بھی لکھتے ہیں

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ

آپ کہیے کہ اگر خدا کے رحمٰن کے اولاد ہو تو سب اول اس کی عبادت کرنے والا میں ہوں آسمان اور زمین کا مالک جو کہ عرش کا بھی مالک

وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا

ہے ان باتوں سے منزہ ہے جو یہ (مشرک) لوگ بیان کر رہے ہیں۔ تو آپ ان کو اسی شغل اور تفریح میں رہنے دیجیے یہاں تک کہ ان کو اپنے اس دن سے

جب اس عذاب پر صبر قابو سے باہر ہو جائے گا تو دوزخ کے داروغہ مالک کو پکاریں گے کہ تم ہی دعا کرو کہ ہمارا پروردگار ہم کو موت دے کر ہمارا کام تمام کر دے گا تو مالک فرشتہ چالیس سال بعد ان کو جواب دے گا کہ تم ہمیشہ اسی میں رہو گے نہ نکلو گے نہ مرو گے۔

جبریل امین ہماری طرف تمہارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس قرآن کریم لے کر آئے مگر تم میں سے اکثر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے منکر ہیں۔

کیا انہوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے بارے میں اپنا کوئی انتظام درست کیا ہے سو ہم نے بھی ان کی ہلاکت کے بارے میں ایک انتظام درست کیا ہے۔

کیا صفوان بن امیہ اور اس کے ساتھیوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم ان کی آہستہ آہستہ باتوں کو اور کچھ اور دگردان کے خفیہ مشوروں کو نہیں سنتے ضرور سنتے ہیں اور ہمارے فرشتے خود ان کے پاس ہیں وہ ان کی ہر قسم کی باتوں اور خفیہ مشوروں کو لکھتے رہتے ہیں۔

اور آپ نضر بن حارث اور علقمہ سے کہیے کہ حضرت رحمان کے کوئی اولاد نہیں کیونکہ سب سے پہلے تو میں ہی اس کے وحدہ لاشریک ہونے کا اقرار کرنے والا ہوں (اگر بقول تمہارے اولاد ہوتی تو سب سے پہلے میں ہی اس کو تسلیم کرتا) وہ ان کی اس افتراء پردازیوں سے منزہ ہے۔

سو آپ ان کو اسی باطل اور استہزاء بالقرآن کے مشغلہ میں رہنے دیجیے تاآنکہ ان کو اس دن سے سابقہ

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور ابن جریر نے محمد بن کعب قرظی سے نقل کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ کعبہ مکرمہ اور اس کے غلاف کے درمیان تین شخص تھے جن میں دو قریشی اور ایک ثقفی یا ایک قریشی اور دو ثقفی ان میں سے ایک بولا تمہاری کیا رائے ہے حق تعالیٰ ہماری باتوں کو سنتا ہے تو دوسرا بولا کہ جس وقت تم زور سے کہتے ہو تو سنتا ہے اور جب آہستہ بات کرتے ہو تو نہیں سنتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ یعنی کیا ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کی چپکی چپکی باتوں کو اور ان کے مشوروں کو نہیں سنتے۔

تمت بالخیر۔

يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿۸۳﴾ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ

سابقہ واقع ہو جس دن کا اسے وعدہ کیا جاتا ہے　اور وہی ذات ہے جو آسمان میں بھی قابل عبادت ہے　اور زمین میں بھی　قابل عبادت ہے

وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿۸۴﴾ وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ

اور وہی بڑا علم والا اور بڑی حکمت والا ہے　اور وہ ذات بڑی عالیشان ہے جس کے لئے آسمان اور زمین کی اور جو مخلوق اس کے درمیان میں

مَا بَيْنَهُمَا وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ

ہے اس کی سلطنت ثابت ہے اور اس کو قیامت کی (بھی) خبر ہے اور تم سب اسی کے پاس لوٹ کر جاؤ گے　اور خدا کے سوا جن معبودوں کو یہ لوگ

يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۸۶﴾

پکارتے ہیں وہ سفارش (تک) کا اختیار نہ رکھیں گے　ہاں جن لوگوں نے حق بات (یعنی کلمہ ایمان) کا اقرار کیا تھا　اور وہ تصدیق بھی　کیا کرتے تھے

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿۸۷﴾ وَقِيلِهِ يَا رَبِّ

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو یہی کہیں گے کہ اللہ نے سو یہ لوگ　کدھر الٹے چلے جاتے ہیں۔　اور اس کو رسول کے اس

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۸۸﴾ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ ۚ فَسَوْفَ

کہنے کی بھی خبر ہے کہ اے میرے رب یہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان نہیں لاتے　تو آپ ان سے بے رخ رہیئے اور یوں کہہ دیجئے کہ تم کو سلام کرتا ہوں　سو ان کو ابھی

يَعْلَمُونَ ﴿۸۹﴾

معلوم ہو جاوے گا۔

ع ۷ (۲۲) ۱۲

پڑے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اور اس میں موت وعذاب دونوں باتیں ہیں۔

وہی ذات ہے جو آسمانوں میں ہر ایک چیز کا معبود ہے اور زمین میں بھی ہے اور وہ اپنے حکم وفیصلہ میں حکمت والا اور اپنی مخلوق اور اس کی تدابیر کو بخوبی جاننے والا ہے۔

اور وہ ذات بڑی عالیشان اور ولد وشرک سے منزہ ہے جس کے لئے آسمانوں کی اور زمین کی اور جو مخلوق انکے درمیان ہے اس کی سلطنت ثابت ہے اور اسی کو قیامت کی بھی خبر ہے اور تم سب آخرت میں اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

اور معبودان باطل اور فرشتے کسی کے لئے سفارش تک کا حق بھی نہیں رکھیں گے ہاں جن لوگوں نے کلمہ طیبہ کا خلوص کے ساتھ اقرار کیا تھا اور وہ دل سے اس کی تصدیق بھی کیا کرتے تھے بنو ملیح فرشتوں کو معاذ اللہ خدا کی بیٹیاں کہا کرتے تھے انکے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اور اگر آپ بنو ملیح سے یہ پوچھیں کہ تم کو کس نے پیدا کیا تو یہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو پھر اس اقرار کے باوجود کیوں حق تعالےٰ پر افتراء پردازی کرتے ہو۔

اور اس کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس درخواست کی بھی خبر ہے کہ اے پروردگار یہ لوگ تجھ پر اور قرآن کریم پر ایمان نہیں لاتے سو ان کے بارے جو کرنا ہے وہ کیجئے۔

آپ سے کہا گیا تو ایسی صورت میں آپ ان سے بے رخی کیجئے اور نرمی سے کہہ دیجئے کہ تم کو سلام کرتا ہوں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ بدر احد اور خندق کے دن تمہارے ساتھ کیا برتاؤ ہوگا اور کیا کیا مصیبتیں قحط سالی اور دخان وغیرہ کی تم پر نازل ہوں گی یہ منجانب اللہ ان کفار کے لئے وعید تھی اس کے بعد پھر حق تعالیٰ نے جہاد کا حکم نازل فرمایا۔

تمت بالخیر وللہ الحمد والمنۃ

آیاتُہا ۵۹ ——— (۴۴) سُوْرَۃُ الدُّخَانِ مَکِّیَّۃٌ (۶۴) ——— رُکُوعَاتُہا ۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

حٰمٓ ۝۱ وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝۲ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا

حٰم۔ قسم ہے اس کتاب واضح کی کہ ہم نے اس کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر ایک برکت والی رات (یعنی شب قدر) میں اتارا ہے

مُنْذِرِیْنَ ۝۳ فِیْہَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ ۝۴ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا کُنَّا

ہم آگاہ کرنے والے تھے اس رات میں ہر حکمت والا معاملہ ہماری پیشی سے حکم ہو کر طے کیا جاتا ہے ہم بوجہ رحمت کے

مُرْسِلِیْنَ ۝۵ رَحْمَۃً مِّنْ رَّبِّکَ ۭ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝۶ رَبِّ السَّمٰوٰتِ

جو آپ کے رب کی طرف سے ہوتی ہے آپ کو پیغمبر بنانے والے تھے بیشک وہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔ جو کہ مالک ہے آسمانوں

وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَہُمَا ۘ اِنْ کُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ۝۷ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۭ

اور زمین کا اور جو (مخلوق) ان دونوں کے درمیان میں ہے اس کا بھی اگر تم یقین لانا چاہو اس کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں وہی جان ڈالتا ہے اور وہی

رَبُّکُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِکُمُ الْاَوَّلِیْنَ ۝۸ بَلْ ہُمْ فِیْ شَکٍّ یَّلْعَبُوْنَ ۝۹

جان نکالتا ہے۔ اور وہ تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی پروردگار ہے۔ بلکہ وہ شک میں ہیں کھیل میں مصروف ہیں۔

(سورہ دخان) یہ سورت مکی ہے اس میں انسٹھ[59] آیتیں اور تین سو چھیالیس[346] کلمات اور چودہ سو اکتیس[1431] حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حٰم۔ جو کچھ ہونے والا ہے اس کا حق تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا اور کتاب مبین یعنی قرآن کریم کی جو کہ حلال و حرام اوامر و نواہی کو بیان کرنے والا ہے قسم ہے کہ ہم نے اس قرآن کریم کو شب قدر میں جو کہ برکتوں اور رحمتوں اور مغفرتوں والی رات ہے۔

بذریعہ جبریل امین آسمان دنیا پر اتارا اس کے بعد حق تعالیٰ نے بیس سال کے عرصہ میں ایک ایک آیت اور سورت کر کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قرآن کریم کو بذریعہ جبریل امین نازل فرمایا کیونکہ ہم بذریعہ قرآن کریم لوگوں کو ڈرانیوالے تھے۔

اس شب قدر میں ہر ایک حکمت والا معاملہ پورے سال کے لئے ہماری پیشی سے حکم صادر ہو کر طے کیا جاتا ہے جبریل میکائیل اسرافیل اور ملک الموت جو کہ پورے سال کے کاموں پر مقرر ہیں ہم ان پر یہ حکم طے شدہ صادر کر دیتے ہیں۔

ہم بوجہ رحمت کے جو کہ آپ کا پروردگار ہے اپنے بندوں پر رسولوں کو کتابوں کے ساتھ بھیج کر فرماتا ہے آپ کو رسول بنانے والے تھے بے شک وہ قریش کی اس آہ و زاری کو سننے والا ہے کہ ہمارے پروردگار ہم سے اس عذاب کو دور کر دے اور ان سے اور ان کی سزا سے بھی واقف ہے۔

وہ آسمانوں اور زمین اور تمام مخلوقات کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ ہی معبود حقیقی ...... اس کا یقین لانا چاہو اس کے سوا اور کوئی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا نہیں۔

وہی دوبارہ زندہ کرنے کے لئے جان ڈالے گا اور وہ دنیا میں جان نکالتا ہے وہ تمہارا بھی خالق ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی خالق ہے۔

مگر یہ کفار مکہ قیامت کے قیام کے بارے میں شک میں ہیں اور اس کے استہزاء میں مصروف ہیں۔

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۰﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ

سو آپ (ان کے لئے) اس روز کا انتظار کیجئے کہ آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو　جو ان سب لوگوں پر عام ہو جاوے یہ (بھی) ایک دردناک

اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى

سزا ہے　اے ہمارے رب ہم سے اس مصیبت کو دور کر دیجئے　ہم ضرور ایمان لے آویں گے　ان کو اس سے کب نصیحت ہوتی ہے　حالانکہ

وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿۱۴﴾

(اس کے قبل) ان کے پاس ظاہر شان کا پیغمبر آیا　پھر بھی یہ لوگ اس سے سرتابی کرتے رہے اور یہی کہتے رہے کہ (کسی دوسرے بشر کا) سکھایا ہوا ہے دیوانہ ہے

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿۱۵﴾

ہم چندے اس عذاب کو ہٹا دیں گے　تم پھر اپنی اس حالت　پر آجاؤ گے

وقف لازم　وقف لازم

اب آپ اے نبی کریم　ان کے لئے اس دن کے عذاب کا انتظار کیجئے کہ آسمان و زمین کے درمیان ایک دھواں پیدا ہوا۔

جو ان سب کو عام ہو جائے یہ دھواں بھی ایک دردناک سزا ہے جو ان کو بھوک کی حالت میں پیش آئے گی پھر یہ عرض کریں گے اے ہمارے رب ہم سے اس بھوک کی مصیبت کو دور کر دیجئے ہم تجھ پر اور تیری کتاب اور تیرے رسول پر ایمان لے آئیں گے۔

تو ہم ان سے عذاب کو دور کر دیں تو ان کو کب اس سے نصیحت اور توبہ کی توفیق ہوتی ہے یا یہ کہ جب ہم ان کو بدر کے دن ہلاک کر دیں یا یہ کہ قیامت کے دن تو ان کو کب نصیحت ہوتی ہے۔

حالانکہ ان کے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا چکے ہیں جو ان کو ایسی زبان میں سمجھاتے ہیں جسے یہ جانتے ہیں۔

تب بھی یہ لوگ ان پر ایمان نہیں لاتے اور یہی کہتے ہیں کہ معاذ اللہ جبر و یسار کا سکھایا ہوا دیوانہ ہے ہم اس بھوک کے عذاب کو غزوہ بدر تک کے لئے ان سے ہٹا دیں گے مگر اے کفار تم پھر اپنی نافرمانی کی اصلی حالت پر آجاؤ گے۔

چنانچہ حق تعالیٰ نے اس بھوک کی سزا کو ان سے دور کر دیا تو پھر اپنی سابقہ حالت پر آ گئے نتیجہ یہ ہوا کہ بدر کے دن ہلاک کر دیئے گئے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۂ دخان) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ لث۔ امام بخاری نے حضرت ابن مسعود رض سے نقل کیا ہے کہ جب قریش نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادتیاں کیں تو آپ نے ان کے لئے ایسی قحط سالی کی بددعا کی جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط سالی ہوئی تھی چنانچہ ان پر ایسا قحط آیا کہ انہوں نے ہڈیاں تک کھا لیں اور آدمی جب اس حالت میں آسمان کی طرف دیکھتا تھا تو اسے اپنے اور آسمان کے درمیان بھوک کی شدت کی وجہ سے دھواں سا نظر آتا تھا اس کے بارے میں حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝ يَّغْشَى النَّاسَ الخ چنانچہ اس کے بعد یہ لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مُضر کیلئے حق تعالیٰ سے بارش کی دعا کیجئے کیونکہ وہ تو ہلاک ہو گئے چنانچہ آپ نے بارش کی دعا فرمائی بارش ہو گئی اس کے بارے میں یہ جملہ نازل ہوا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ۔ اس کے بعد جب ان پر فراخی کا دور آیا تو پھر اپنی سابقہ حالت پر آ گئے تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ۔ یعنی غزوۂ بدر کے دن ہم ان سے بدلہ لے لیں گے۔

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ ۚ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ

جس روز ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے (اس روز) ہم پورا پورا بدلہ لیں گے اور ہم نے ان سے پہلے قوم فرعون

قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿۱۷﴾ أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِنِّي

کو آزمایا تھا اور (وہ آزمائش یہ تھی کہ) ان کے پاس ایک معزز پیغمبر آ گئے تھے۔ کہ ان اللہ کے بندوں (یعنی بنی اسرائیل) کو میرے حوالہ کر دو میں تمہاری طرف (اللہ کا)

لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۸﴾ وَأَن لَّا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي آتِيكُم بِسُلْطَانٍ

فرستادہ (ہو کر آیا) ہوں دیانت دار ہوں اور یہ (بھی فرمایا) کہ تم خدا سے سرکشی مت کرو میں تمہارے سامنے ایک واضح دلیل (اپنی نبوت کی) پیش

مُّبِينٍ ﴿۱۹﴾ وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَن تَرْجُمُونِ ﴿۲۰﴾ وَإِن لَّمْ تُؤْمِنُوا لِي

کرتا ہوں اور میں اپنے پروردگار کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ تم لوگ مجھ کو پتھر (و یا غیر پتھر) سے قتل کرو اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو

فَاعْتَزِلُونِ ﴿۲۱﴾ فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُونَ ﴿۲۲﴾ فَأَسْرِ بِعِبَادِي

مجھ سے الگ ہی رہو تب موسیٰ ؑ نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ بڑے سخت مجرم لوگ ہیں تو اب میرے بندوں کو تم راتوں رات

لَيْلًا إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿۲۳﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُندٌ مُّغْرَقُونَ ﴿۲۴﴾ كَمْ

رات ہی میں لے کر چلے جاؤ تم لوگوں کا تعاقب ہوگا اور تم اس دریا کو سکون کی حالت میں چھوڑ دینا ان کا سارا لشکر ڈبو دیا جاوے گا وہ

تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿۲۵﴾ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿۲۶﴾ وَنَعْمَةٍ كَانُوا

لوگ کتنے ہی باغ اور چشمے (یعنی نہریں) اور کھیتیاں اور عمدہ مکانات اور آرام کے سامان

فِيهَا فَاكِهِينَ ﴿۲۷﴾

جس میں وہ خوش رہا کرتے تھے چھوڑ گئے

جس کی طرف حق تعالیٰ اگلی آیت میں اشارہ فرما رہا ہے بدر کے دن بذریعہ تلوار جب ان کی بہت سخت پکڑ کریں گے تو اس روز ہم بذریعہ عذاب ان سے پورا پورا بدلہ لیں گے۔

اور ہم نے قریش سے پہلے فرعون اور اس کی قوم کو آزمایا تھا وہ یہ کہ ان کے پاس ایک معزز پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ آ گئے تھے۔

اور انہوں نے کہا تھا کہ بنی اسرائیل کو میرے حوالہ کر دو اور میرے ساتھ بھیج دو میں منجانب اللہ امانتدار رسول ہوں۔

اور یہ بھی فرمایا کہ تم خدا کے سامنے تکبر اور اس کی سرکشی مت کرو میں ایک واضح دلیل پیش کرتا ہوں۔ اور میں اپنے پروردگار کی اور تمہارے پروردگار کی پناہ حاصل کرتا ہوں اس سے کہ تم لوگ مجھ کو قتل کرو اور اگر تم میری رسالت کی تصدیق نہیں کرتے تو مجھ سے علیحدہ رہو لَا لِيَ وَلَا عَلَيَّ۔

مگر جب انہوں نے اپنی ہلاکت خود ہی مول لے لی تب موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ پروردگار یہ تو مشرکین ہیں تب حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم کیا کہ تم بنی اسرائیل کو راتوں ہی رات میں لے کر چلے جاؤ کیونکہ تم لوگوں کا دریا پر تعاقب ہوگا۔

اور تم اس دریا کو چوڑا رستہ بنا ہوا اسی حالت پر چھوڑ دینا کیونکہ فرعون اور اس کا لشکر اس دریا میں ڈبو دیا جائے گا۔

اور وہ لوگ کتنے ہی باغ اور کتنے ہی ان باغوں میں نہریں اور کتنی ہی کھیتیاں اور کتنے ہی عمدہ مکانات اور کتنے ہی آرام کے سامان جس میں وہ خوش رہا کرتے تھے چھوڑ گئے۔

كَذٰلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا

(یہ قصہ) اسی طرح ہوا اور ہم نے (ایک دوسری) قوم کو ان کا مالک بنا دیا پھر تو ان پر آسمان و زمین کو رونا آیا اور نہ ان کو

مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۳۰﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ۚ

مہلت ہی دی گئی اور ہم نے بنی اسرائیل کو سخت ذلت کے عذاب یعنی فرعون (کے ظلم و ستم) سے نجات دی

اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾

واقعی وہ بڑا سرکش (اور) حد (عبودیت) سے نکل جانے والوں میں سے تھا اور (اس کے علاوہ) ہم نے بنی اسرائیل کو اپنے علم کی رو سے (بعض امور میں) تمام دنیا جہان والوں پر فوقیت

وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِيَ

دی اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں دیں جن میں صریح انعام تھا یہ لوگ کہتے ہیں کہ آخیر حالت

اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾

بس یہی ہمارا دنیا کا مرنا ہے اور ہم دوبارہ زندہ نہ ہوں گے سو اے مسلمانو! اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو (زندہ کرا کے) لا موجود کرو یہ

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ ۚ

لوگ (قوت و شوکت میں) زیادہ بڑھے ہوئے ہیں یا تبع (شاہ یمن) کی قوم اور جو قومیں ان سے پہلے ہو گذری ہیں ہم نے ان کو (بھی) ہلاک کر ڈالا

ہم نے ان کے ساتھ اسی طرح کیا اور ان کے بعد بنی اسرائیل کو ان چیزوں کا مالک بنا دیا۔

نہ فرعون اور اس کی قوم پر آسمان کا دروازہ رویا اور نہ زمین پر نماز کی جگہ روئی کیونکہ جب مؤمن مرتا ہے تو اس پر آسمان کا دروازہ جس سے اس کا عمل چڑھتا اور اس کا رزق اترتا ہے اور زمین پر اس کی نماز پڑھنے کی جگہ روتی ہے اور فرعون اور اس کی قوم پر یہ مقامات نہیں روئے کیونکہ ان کے عمل چڑھنے کے لئے نہ تو آسمان پر کوئی دروازہ تھا اور نہ زمین پر ان کی نماز پڑھنے کی کوئی جگہ تھی اور نہ ان کو غرق ہونے سے چندے مہلت دی گئی۔

اور ہم نے بنی اسرائیل کو سخت عذاب یعنی فرعون اور اس کی قوم سے نجات دی کیونکہ وہ ان کے لڑکوں کو قتل اور ان کی عورتوں کو غلام بنایا کرتا تھا۔ واقعۃً فرعون بڑا سخت دشمن سرکش اور شرک میں حد سے نکل جانے والوں میں سے تھا۔

اور ہم نے بنی اسرائیل کو اپنے علم کی رو سے جیسا کہ ہم نے ان کو سکھلایا ان کے زمانہ کے عالموں پر من وسلویٰ کتاب اور رسول اور فرعون اور اس کی قوم اور غرق ہونے سے نجات دے کر منتخب کیا۔

اور ہم نے ان کو ایسی بڑی بڑی نشانیاں دیں جن میں عظیم الشان انعام تھا یا یہ کہ صریح انتخاب تھا وہ یہ کہ فرعون سے اور غرق سے نجات دی اور وادی تیہ میں ان پر من وسلوے اتارا وغیرہ۔

مگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی قوم یہی کہتی ہے کہ ہماری زندگی بس دنیوی زندگی ہے اور یہیں کا مرنا ہے اور ہم مرنے کے بعد پھر زندہ نہیں کئے جائیں گے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگر تم اپنے دعوے بعثت میں سچے ہو۔

تو ہمارے باپ دادا کو لا کر زندہ کرو تاکہ ہم خود ہی ان سے دریافت کرلیں کہ آپ دیکھ رہے ہیں وہ صحیح ہے یا غلط۔

حق تعالےٰ فرماتے ہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی قوم بڑھی ہوئی ہے یا تبع یعنی حمیر کی قوم اس کا نام اسعد بن ملیکوب اور کنیت ابو کرب تھی متبعین کی کثرت کی وجہ سے تبع نام پڑ گیا اور جو قومیں قوم تبع سے پہلے گذری ہیں مگر ہم نے ان سب کو ہلاک

إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿۳۷﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِينَ ﴿۳۸﴾

وہ نافرمان تھے اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اس کو اس طور پر نہیں بنایا کہ ہم فعل عبث کرنے والے ہوں

مَا خَلَقْنٰهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۹﴾ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ

بلکہ ہم نے ان دونوں کو کسی حکمت ہی سے بنایا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے بے شک فیصلہ کا دن (یعنی قیامت کا دن)

مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿۴۱﴾

ان سب کا وقت مقرر ہے جس دن کوئی علاقہ والا کسی علاقہ والے کے ذرا کام نہ آوے گا اور نہ ان کی کچھ حمایت کی جاوے گی

ع ۲ ۱۵ إِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۴۲﴾ إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿۴۳﴾

ہاں مگر جس پر اللہ رحم فرمائے وہ (اللہ) زبردست ہے مہربان ہے۔ بیشک زقوم کا درخت بڑے مجرم (یعنی کافر) کا کھانا ہوگا

منزل ۶ طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿۴۵﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿۴۶﴾

جو کہ بصورت ہوتے ہیں) تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا (اور) وہ پیٹ میں ایسا کھولے گا جیسا کہ تیز گرم پانی کھولتا ہے

خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلٰى سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ

(اور فرشتوں کو حکم ہوگا) اس کو پکڑو اور پھر گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ تک لے جاؤ پھر اس کے سر کے اوپر تکلیف دینے والا

کردیا اس لئے کہ وہ مشرک تھے۔

تو پھر آپ کی قوم ان کی ہلاکت اور ان کے عذاب سے بھی نہیں ڈرتی اور ہم نے تمام مخلوقات کو فعل عبث کرنے والا نہیں بنایا ہم نے حق قبول کرنے کے لئے بنایا ہے باطل کے لئے نہیں مگر مکہ والے نہ اس چیز کو جانتے ہیں اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں بیشک مخلوق کے درمیان فیصلہ کا دن ان سب کا وقت مقرر ہے۔

جس دن کوئی علاقہ والا کسی علاقہ والے کے ذرا کام نہ آئے گا اور نہ کافر کافر کے اور نہ کوئی قریبی رشتہ دار کسی رشتہ دار کے عذاب خداوندی کے مقابلہ میں کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان سے عذاب خداوندی روکا جائے گا۔

البتہ مسلمانوں کے کیونکہ وہ ایسے نہیں اور ان میں ایک ایک کے لئے بالاذن شفاعت کرے گا اور اللہ تعالیٰ زبردست ہے کافروں کو سزا دے گا مہربان ہے مسلمانوں پر رحمت فرمائے گا۔

زقوم کا درخت دوزخ میں بڑے فاجروں یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کا کھانا ہوگا تیل کی تلچھٹ جیسا سیاہ یا کہ پگھلی ہوئی چاندی کی طرح سخت گرم ہوگا وہ پیٹ میں ایسا کھولے گا جیسا تیز گرم پانی کھولتا ہے۔

اور حق تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس ابوجہل کو پکڑو اور گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے درمیان میں لے جاؤ اور اسکے سر کو لوہے کے

(لباب النقول فی اسباب النزول)

ف۔ سعد بن منصور نے ابو مالک سے نقل کیا ہے کہ ابوجہل کھجور اور مکھن لے کر آتا تھا اور کہتا تھا کہ اس کو کھاؤ یہ وہی زقوم ہے جس سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم کو ڈراتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ۝ طَعَامُ الْأَثِيمِ ۝ الخ اور اموی نے مغازی میں عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ابوجہل سے ملے گئے اور آپ نے اس سے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے کہ میں تجھ سے یہ کہوں أَوْلٰى لَكَ فَأَوْلٰى ثُمَّ أَوْلٰى لَكَ فَأَوْلٰى۔ یعنی تیری کم بختی پر کم بختی آنے والی ہے اور پھر تیری کم بختی پر کم بختی آنے والی ہے۔

الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾ إِنَّ هَٰذَا مَا كُنتُم بِهِ

گرم پانی چھوڑ دو لے چکھ تو بڑا معزز و مکرم ہے یہ وہی چیز ہے جس میں تم

تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾ يَلْبَسُونَ

شک کیا کرتے تھے بیشک خدا سے ڈرنے والے امن (چین) کی جگہ میں ہوں گے باغوں میں اور نہروں میں (اور) وہ لباس

مِن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ

پہنیں گے باریک اور دبیز ریشم کا آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے (اور) یہ بات اسی طرح ہے اور ہم ان کا گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں

عِينٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ

والیوں سے بیاہ کریں گے (اور) وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگاتے ہوں گے (اور) وہاں بجز اس موت کے جو دنیا میں آچکی تھی اور موت

إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ

کا ذائقہ بھی نہ چکھیں گے (یعنی مرنے کے نہیں) اور اللہ تعالے ان کو دوزخ سے بچالے گا یہ سب کچھ آپ کے رب کے فضل سے

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾

بڑی کامیابی یہی ہے

گرزوں سے مارنے کے بعد جلتا ہوا گرم پانی ڈالو۔

اور اس ابو جہل سے کہا جائے گا لے چکھ تو اپنی قوم میں بڑے غلبہ والا اور بڑا ان پر کرم کرنے والا تھا یا یہ کہ تو بڑا معزز و مکرم ہے۔

اور یہ وہ ہی عذاب ہے جس میں دنیا میں تم شک کیا کرتے تھے کہ یہ نہیں ہوگا۔

اور کفر و شرک اور فواحش سے بچنے والے حضرات یعنی حضرت ابو بکرؓ وہ امن کی جگہ میں ہوں گے کہ موت و عذاب اور زوال کا کوئی خدشہ نہیں ہوگا۔ باغوں و دودھ شہد شراب اور پانی کی نہروں میں ہوں گے۔ اور وہ باریک اور دبیز ریشم کا لباس پہنیں گے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

اسی طرح جنت میں اہل ایمان کا مقام ہوگا اور ہم ان کا گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والیوں اور خوبصورت چہرے والیوں ...... سے نکاح کر دیں گے اور وہ جنت میں موت و عذاب اور زوال سے مامون ہو کر ہر قسم کے میوے منگاتے ہوں گے یا یہ کہ خود ان کو پیش ہوتے ہوں گے اور وہ جنت میں بجز اس موت کے جو دنیا میں آچکی تھی اور موت کا ذائقہ بھی نہ چکھیں گے اور ان کا پروردگار ان کو دوزخ کے عذاب سے بھی بچالے گا یہ سب کچھ آپ کے پروردگار کے فضل سے ہوگا یا یہ کہ اس کی بخشش و انعام سے۔

اور یہی فضل خداوندی بڑی کامیابی ہے کہ جنت حاصل ہوگی اور دوزخ سے بچ گئے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

تو اس نے اپنے کپڑے کو اپنے ہاتھ سے نکالا اور بولا کہ میرے متعلق آپ اور آپ کا صاحب یعنی اللہ کسی بھی چیز کی قدرت نہیں رکھتا اور آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ میں بطحاء والوں کو روک سکتا ہوں اور میں العزیز الکریم ہوں حق تعالیٰ نے اسے بدر کے دن مار ڈالا اور ذلیل و خوار کیا اور اس کو اسی کے اس جملہ کے ساتھ عار دلائی اور اس کے بارے میں نازل کیا کہ دوزخ میں اس سے کہا جائے گا، ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ۔ اور ابن جریر نے بھی قتادہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾

سو ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان (عربی) میں آسان کر دیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت قبول کریں تو (اگر یہ لوگ نہ مانیں تو) آپ منتظر رہیے یہ لوگ بھی منتظر ہیں

اٰیَاتُهَا ۳۷ ــــ (۴۵) سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ (۶۵) ــــ رُکُوْعَاتُهَا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

حٰم۔ یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے آسمانوں اور زمین میں اہل ایمان کے

لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾

(استدلال کے) لئے بہت سے دلائل ہیں۔ اور (اسی طرح) خود تمہارے اور ان حیوانات کے پیدا کرنے میں جن کو زمین میں پھیلا رکھا ہے دلائل ہیں ان لوگوں کیلئے جو یقین رکھتے ہیں

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ

اور (اسی طرح) یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے جانے میں اور اُس (مادہ) رزق میں جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اتارا پھر اس (بارش) سے زمین کو ترو تازہ کیا

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ

اس کے خشک ہوئے پیچھے اور (اسی طرح) ہواؤں کے بدلنے میں دلائل دلائل ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل (سلیم) رکھتے ہیں یہ اللہ کی آیتیں ہیں

سو ہم نے اس قرآن کریم کی قرأت، کو آسان کر دیا تاکہ یہ لوگ قرآن کریم سے نصیحت قبول کریں سو آپ بدر کے دن ان کی ہلاکت کے منتظر رہیئے یہ بھی آپ کے ضرر کے منتظر ہیں مگر حق تعالیٰ نے ان سب بدبختوں کو بدر کے دن ہلاک کر دیا۔ تمت بالخیر

(سورۂ جاثیہ) یہ سورت مکی ہے اس میں چھتیس ۳۶ آیتیں اور چھ سو چوالیس ۶۴۴ کلمات اور دو ہزار چھ سو حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یعنی جو کچھ ہونے والا ہے اس کو حق تعالےٰ نے بیان فرمایا یا کہ یہ لفظ ایک قسم ہے جو کہ تاکیداً کھائی گئی ہے یہ حق تعالےٰ کی طرف سے نازل کی ہوئی کتاب ہے جو کہ کافر کو سزا دینے میں غالب اور حکمت والا ہے کہ اس نے اس بات کا حکم دیا کہ اس کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کی جائے یا یہ کہ اپنی بادشاہت اور سلطنت میں غالب اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے۔

چاند سورج ستارے اور بادل وغیرہ جو آسمانوں میں ہیں اور درخت و پہاڑ اور سمندر وغیرہ جو زمین میں ہیں ان تمام چیزوں میں ان لوگوں کے لئے جو کہ اپنے ایمان میں سچے ہیں بڑے دلائل ہیں۔

اور اسی طرح خود تم کو ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف تبدیل کرنے میں تمہارے لئے دلائل ہیں اور تمام جاندار چیزوں کے پیدا کرنے میں بھی تصدیق کرنے والوں کے لئے نشانیاں اور عبرت کی چیزیں ہیں۔

اور اسی طرح رات اور دن کی تبدیلی میں اور یکے بعد دیگر سے ان کے آنے جانے میں اور ان کی زیادتی و کمی میں تمہارے لئے عبرت اور نشانی ہے اور اسی طرح بارش میں بھی کہ جس سے حق تعالیٰ نے زمین کے خشک اور بنجر ہو جانے کے بعد اسے تروتازہ کیا تمہارے لئے عبرت و دلائل ہیں اور اسی طرح ہواؤں کے دائیں بائیں آگے اور پیچھے اور رحمت و عذاب کی صورت، میں تبدیل کرنے میں دلائل اور نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو کہ ان کا منجانب اللہ ہونا تسلیم کرتے ہیں۔

یہ حق تعالےٰ کی آیتیں ہیں جو

اللّٰہِ نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَ اللّٰہِ وَاٰیٰتِهٖ یُؤْمِنُوْنَ ⑥

جو صحیح طور پر ہم آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں تو پھر اس کی آیتوں کے بعد اور کون سی بات پر یہ لوگ ایمان لاویں گے

وَیْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ ۙ⑦ یَّسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰہِ تُتْلٰى عَلَیْهِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا

بڑی خرابی ہوگی ایسے شخص کیلئے جو جھوٹا ہو نافرمان ہو جو خدا کی آیتوں کو سنتا ہے جبکہ وہ اس کے روبرو پڑھی جاتی ہیں (اور) پھر بھی وہ تکبر کرتا ہوا (اپنے کفر پر) اس طرح

كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ⑧ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰیٰتِنَا شَیْـًٔا

اڑا رہتا ہے جیسے اس نے ان کو سنا ہی نہیں سو ایسے شخص کو ایک دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔ اور جب وہ ہماری آیتوں میں سے کسی آیت کی خبر پاتا ہے

اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ؕ⑨ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ

تو اس کی ہنسی اڑاتا ہے ایسے لوگوں کے لئے (آخرت میں) ذلت کا عذاب ہے ان کے آگے جہنم (آرہا) ہے اور (اس وقت) نہ تو

وَلَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَیْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَوْلِیَآءَ ۚ وَلَهُمْ

ان کے وہ چیزیں ذرا کام آویں گی جو (دنیا میں) کما گئے تھے اور نہ وہ جن کو انہوں نے اللہ کے سوا کارساز (اور معبود) بنا رکھا تھا اور ان کے

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ؕ⑩ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ

لئے بڑا عذاب ہوگا یہ قرآن سرتاسر ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے رب کی (ان) آیتوں کو نہیں مانتے ان کے لئے سختی کا

مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ع ⑪ اَللّٰہُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَ ع ۱۱ / ۱۷

دردناک عذاب ہوگا اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا کو مسخر بنایا تاکہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۚ⑫

تاکہ تم اس کی روزی تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو

بذریعہ جبریل امین حق و باطل کے بیان کرنے کے لئے آپ پر نازل کی ہے۔

تو پھر کلام خداوندی اور اس کی کتاب کے بعد یا یہ کہ اس کے عجائبات کے بعد اور کون سی بات ہو سکتی ہے جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے اگر اس قرآن پر ایمان نہیں لاتے۔

تو بڑی خرابی ہوگی یا یہ کہ دوزخ میں خون اور پیپ کی وادی ہوگی ہر ایسے شخص کیلئے جو کہ جھوٹا اور نافرمان ہو یعنی نضر بن حارث۔

باوجودیکہ وہ آیات قرآنیہ کو سنتا ہے جو اس کے سامنے اوامر و نواہی کے بیان کے لئے پڑھی جاتی ہیں پھر بھی وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لانے سے تکبر کرتا ہوا اپنے کفر پر اس طرح اڑا رہتا ہے گویا کہ اس نے ان کو سنا ہی نہیں اسے نبی کریم آپ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے چنانچہ یہ بدر کے دن مارا گیا۔

اور یہ جب قرآن کریم کو سنتا ہے تو اس کی ہنسی اڑاتا ہے اس نضر کے لئے سخت ترین عذاب ہے مرنے کے بعد ان کے آگے جہنم ہے عذاب خداوندی کے مقابلہ میں ان کا جمع کردہ مال اور ان کی برائیاں کچھ کام آئیں گے اور نہ وہ معبودان باطل جن کی انہوں نے پوجا پاٹ کی ہے اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب ہوگا۔

کیونکہ قرآن کریم گمراہی سے ہدایت ہے اور نضر اور اس کے ساتھیوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی جو تکذیب کی ہے ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ اللہ ہی نے تمہارے لئے دریا کو مسخر بنایا کہ اس میں اس کے حکم سے کشتیاں چلتی ہیں اور تاکہ تم اس کی روزی تلاش کرو اور تاکہ تم اس کی دی ہوئی نعمتوں پر شکر کرو۔

وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

اور (اسی طرح) جتنی چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جتنی چیزیں زمین میں ہیں ان سب کو اپنی طرف مسخر بنایا بیشک ان باتوں میں ان لوگوں کیلئے دلائل ہیں

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (١٣) قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ

جو غور کرتے ہیں آپ ایمان والوں سے فرما دیجئے کہ ان لوگوں سے درگذر کریں جو خدا کے معاملات کا یقین نہیں رکھتے تاکہ اللہ تعالیٰ ایک

لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (١٤) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ

قوم کو (یعنی مسلمانوں کو) ان کے عمل کا صلہ دے جو شخص نیک کام کرتا ہے سو اپنے ذاتی نفع کے لیئے اور جو شخص برا

اَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۫ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ (١٥) وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ

کام کرتا ہے اس کا وبال اسی پر پڑتا ہے پھر تم کو اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر جانا ہے اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (آسمانی) اور حکمت (یعنی علم احکام)

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (١٦) وَاٰتَيْنٰهُمْ

اور نبوت دی تھی اور ہم نے ان کو نفیس نفیس چیزیں کھانے کو دی تھیں اور ہم نے ان کو دنیا جہان والوں پر فوقیت دی اور ہم نے

بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ

ان کو دین کے بارے میں کھلی کھلی دلیلیں دیں سو انہوں نے علم ہی کے آنے کے بعد باہم اختلاف کیا بوجہ آپس کی ضد ا ضدی کے

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ (١٧)

آپ کا رب ان کے آپس میں قیامت کے روز ان امور میں (عملی) فیصلہ کرے گا جن میں یہ باہم اختلاف کیا کرتے تھے

اور تمہارے فائدہ کے لئے حق تعالیٰ نے اپنی طرف سے چاند سورج بادل درخت جانور پہاڑ اور سمندروں کو مسخر کیا ان مذکورہ چیزوں میں ان لوگوں کے لئے جو کہ حق تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں غور و فکر کرتے ہیں دلائل قدرت اور عبرتیں ہیں۔

آپ حضرت عمر فاروق رضؓ اور ان کے ساتھیوں سے فرما دیجئے کہ مکہ والوں سے جو کہ عذاب خداوندی سے نہیں ڈرتے درگذر کریں تاکہ حق تعالیٰ حضرت عمر رضؓ اور ان کے ساتھیوں کو ان کے اعمال صالحہ کا بدلہ دے اور یہ درگذر کرنے کا حکم ہجرت سے پہلے کا تھا پھر سب کو قتال کا حکم دے دیا گیا۔

جو شخص خلوص ایمانی کے ساتھ نیک کام کرتا ہے اس کا ثواب اسی کو ملے گا اور جو حق تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے تو اس کی سزا اسی کو بھگتنی پڑے گی پھر مرنے کے بعد تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ وہ تم کو تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا۔

اور ہم نے بنی اسرائیل کو علم و فہم عطا کیا تھا اور ان میں انبیاء کرامؑ اور کتابیں بھی بھیجی تھیں اور من و سلویٰ یا یہ کہ غنیمتیں ان کو عطا کی تھیں اور ان کے زمانہ کے علماء پر ان کو کتاب و رسول کے ذریعہ فضیلت دی تھی۔

اور ہم نے دین کے بارے میں انہیں کھلی کھلی دلیلیں دیں مگر انہوں نے اپنی کتاب میں علم آجانے کے بعد باہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم اور دین اسلام میں اختلاف کیا اور بلاوجہ آپس کے حسد کے ان کا انکار کیا۔

اے نبی اکرم آپ کا پروردگار یہود و نصاریٰ اور مسلمانوں کے درمیان قیامت کے دن ان امور میں جن میں یہ دنیا میں باہم مختلف تھے فیصلہ کر دے گا۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا

پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک خاص طریقہ پر کر دیا سو آپ اسی طریقہ پر چلے جائیے اور
ان جہلاء کی خواہشوں پر نہ

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ

چلئے یہ لوگ خدا کے مقابلہ میں آپ کے ذرا کام نہیں آسکتے اور ظالم لوگ ایک دوسرے کے

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ

دوست ہوتے ہیں اور اللہ دوست ہے اہل تقوے کا یہ قرآن عام لوگوں کیلئے دانشمندیوں کا سبب اور ہدایت کا ذریعہ ہے اور یقین

لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ

(یعنی ایمان) لانے والوں کیلئے بڑی رحمت (کا سبب) ہے یہ لوگ جو برے برے کام کرتے ہیں کیا یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر

كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَآءَ ع ۲

رکھیں گے جنہوں نے ایمان اور عمل صالح اختیار کیا کہ ان سب کا جینا اور مرنا یکساں ہو جاوے یہ برا

مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾

حکم لگاتے ہیں

پھر ہم نے آپ کو اپنے حکم اور اطاعت کے خاص طریقہ پر منتخب کر لیا آپ اسی پر قائم رہیے اور اسی کے مطابق عمل کرتے رہیے یا یہ کہ اسلام کے ساتھ ہم نے آپ کو اعزاز عطا کیا اور اس چیز کا حکم دیا کہ مخلوق خدا کو اسی کی طرف بلائیں اور ان مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے طریقہ پر نہ چلئے جو توحید خداوندی کو نہیں جانتے۔

کیونکہ ان لوگوں کے طریقہ کی اتباع عذاب خداوندی کے مقابلہ میں آپ کے کچھ کام نہ آئے گی اور کافر تو ایک دوسرے کے طریقہ پر قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ تو کفر و شرک اور فواحش سے بچنے والوں کا دوست ہے۔

یہ قرآن کریم دانشمندیوں کا سبب اور گمراہی سے ہدایت پر آنے کا ذریعہ ہے اور ان لوگوں کیلئے جو کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی تصدیق کرتے ہیں عذاب کے مقابلہ بڑی رحمت ہے۔

کیا یہ لوگ جنہوں نے بڑے بڑے شرکیہ کام کئے یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم آخرت میں ثواب اور درجات کے اعتبار سے انہیں ان حضرات کے بارے میں رکھیں گے جو کہ ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کئے جیسا کہ حضرت علی رضؓ اور ان کے دونوں ساتھی۔ بدر کے دن جب کفار میں سے عتبہ شیبہ اور ولید بن عتبہ میدان جنگ میں نکلے اور ان کے مقابلہ کیلئے حضرت علیؓ حضرت حمزہؓ اور حضرت عبیدہ رضؓ تشریف لائے تو کفار نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو آخرت کے بارے میں ثواب وغیرہ کا ذکر فرماتے ہیں اگر وہ بات صحیح ہے تو ہمیں ان مسلمانوں پر آخرت میں بھی فضیلت ہوگی جیسا کہ اس دنیا میں ہے حق تعالےٰ نے اس کی تردید فرمائی ہے کہ ان کا یہ گمان غلط ہے۔

ایسا نہیں ہو سکتا کہ دونوں گروہ برابر ہو جائیں کیونکہ مسلمانوں کی موت و حیات ایمان پر ہے اور کفار کا مرنا جینا دونوں چیزیں کفر پر ہیں۔

یا یہ کہ مسلمانوں کی موت و حیات ایمان اطاعت اور حق تعالیٰ کی خوشنودی پر برابر سرابر ہے اور کافر کا مرنا جینا کفر و معصیت اور حق تعالےٰ کے غصہ اور اس کی ناراضگی پر برابر سرابر ہے یہ لوگ اپنے لئے برا فیصلہ کرتے ہیں۔

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ

اور اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ پیدا کیا اور تاکہ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جاوے

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى

اور ان پر ذرا ظلم نہ کیا جاوے گا سو کیا آپ نے اس شخص کی حالت بھی دیکھی جس نے اپنا خدا اپنی خواہش نفسانی کو بنا رکھا ہے اور خدا نے تعالیٰ

عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ

نے اس کو باوجود سمجھ بوجھ کے گمراہ کر دیا ہے اور خدا نے تعالیٰ نے اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے۔ سو ایسے شخص کو

مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوْا مَا هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا

بعد خدا کے (گمراہ کر دینے کے) کون ہدایت کرے کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے اور (بعث کے منکر) یوں کہتے ہیں کہ بجز ہماری اس دنیوی حیات کے اور کوئی حیات نہیں ہے ہم

وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾

مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم کو صرف زمانہ کی گردش سے موت آجاتی ہے اور ان لوگوں کے پاس دلیل نہیں محض اٹکل سے ہانک رہے ہیں

اور حق تعالیٰ نے آسمان و زمین کو اظہار حق کے لئے پیدا کیا ہے اور تاکہ ہر ایک نیک و بد کو اس کی نیکی اور برائی کا بدلہ دیا جائے اور کسی کی نیکی میں کوئی اور گناہوں میں کسی قسم کا کوئی اضافہ نہیں کیا جائے گا۔

اے نبی کریم آپ نے اس شخص کی حالت بھی دیکھی ہے جس نے اپنا معبود اپنی خواہش نفسانی کو بنا رکھا ہے کہ ان بتوں سے جس کو اس کا نفس چاہتا ہے پوجنا شروع کر دیتا ہے اور وہ شخص نضر بن حارث یا ابو جہل یا حارث بن قیس ہے کیونکہ حق تعالیٰ کو اس کا اہل ضلالت میں سے ہونا معلوم ہے اس لئے حق تعالیٰ نے اسے ایمان سے گمراہ کر دیا ہے۔

اور اس کے کان پر تاکہ وہ حق بات کو نہ سن سکے اور اس کے دل پر تاکہ وہ حق بات کو نہ سمجھ سکے مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے تاکہ وہ حق بات کو دیکھ نہ سکے سو حق تعالیٰ کے گمراہ کرنے کے بعد ایسے شخص کو کون دین کا رستہ بتلا سکتا ہے پھر بھی تم قرآن کریم سے نصیحت نہیں حاصل کرتے کہ حق تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے۔

اور کفار مکہ یوں کہتے ہیں کہ بجز ہماری اس حیات دنیوی کے اور کوئی حیات نہیں ہے یہیں آباء مرتے ہیں اور یہیں اولاد پیدا ہوتی ہے اور ہمیں صرف رات و دن اور مہینوں اور گھنٹوں کی گردش سے موت آجاتی ہے۔

اور ان کی اس بکواس کی ان کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں محض گمان سے ایسی باتیں کہہ رہے ہیں۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - لث - ابن منذر اور ابن جریر نے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے کہ قریش ایک زمانہ تک ایک پتھر کو پوجتے تھے پھر جب اس سے اچھا پتھر مل جاتا تو اس پہلے پتھر کو پھینک دیتے اور دوسرے کو پوجنا شروع کر دیتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ۔

لث ابو ہریرہ رضہ سے نقل کیا ہے کہ اہل جاہلیت کہا کرتے تھے کہ ہمیں تو رات و دن کی آمد و رفت سے موت آجاتی ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ وَقَالُوْا مَا هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا الخ۔

یعنی بجز ہماری اس دنیوی حیات کے اور کوئی حیات نہیں الخ۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا

اور جس وقت ان کے (ابوجہل وغیرہ کے) سامنے ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کا اس پر بجز اس کے اور کوئی جواب نہیں ہوتا کہ کہتے ہیں کہ ہمارے

إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ

باپ دادوں کو زندہ کرکے ہمارے سامنے لے آؤ اگر تم سچے ہو آپ یوں کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تم کو زندہ رکھتا ہے پھر جب چاہے گا تم کو موت دے گا پھر قیامت کے دن جس کے

يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ

وقوع میں ذرا شک نہیں تم کو جمع کرے گا لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے اور اللہ ہی کی سلطنت ہے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ﴿٢٧﴾

آسمانوں میں اور زمین میں اور جس روز قیامت قائم ہوگی اس روز اہل باطل خسارہ میں پڑیں گے

وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ

اور اس روز آپ ہر فرقہ کو دیکھیں گے کہ مارے خوف کے زانو کے بل گر پڑیں گے ہر فرقہ اپنے نامۂ اعمال (کے حساب) کی طرف بلایا جائے گا۔ آج تم کو تمہارے کئے کا

مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٨﴾ هَٰذَا كِتَابُنَا يَنطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ ۚ إِنَّا كُنَّا

بدلہ ملے گا (اور کہا جاوے گا کہ) یہ (نامۂ اعمال) ہمارا دفتر ہے جو تمہارے مقابلہ میں ٹھیک ٹھیک بول رہا ہے اور ہم (دنیا میں)

نَسْتَنسِخُ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٩﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

تمہارے اعمال کو فرشتوں سے لکھواتے جاتے تھے سو جو لوگ ایمان لائے تھے اور انہوں نے اچھے کام کئے تھے

اور جس وقت ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کے سامنے ہماری اوامر و نواہی کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کا اس کے بجز اس کے اور کوئی عذر اور جواب نہیں ہوتا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں کہ ہمارے باپ دادوں کو زندہ کرکے لاؤ ہم خود آپ کی بات کے بارے میں ان سے پوچھ لیں کہ یہ حق ہے یا غلط اگر آپ اپنے اس بعث بعد الموت کے دعویٰ میں سچے ہیں۔

آپ ان ابوجہل وغیرہ سے فرما دیجئے کہ اللہ ہی تم کو قبروں سے زندہ کرے گا اور وہ ہی تم کو موت دیتا ہے پھر قیامت کے دن جس کے وقوع میں کوئی شک نہیں تم سب کو جمع کرے گا مگر مکہ والے نہ اس چیز کو جانتے ہیں اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

اور اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کے خزانے یعنی بارش اور نباتات ہیں اور قیامت کے دن مشرکین دنیا و آخرت کے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے خسارہ میں رہیں گے۔

آپ ہر ایک فرقہ والے کو جمع شدہ دیکھیں گے پھر ایک فرقہ کو اس کے نامۂ اعمال کے پڑھنے کی طرف بلایا جائے گا چنانچہ ان میں سے بعض کو ان کا نامۂ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دے دیا جائے گا اور بعض کو ان کے بائیں ہاتھ میں۔

اور کہا جائے گا آج تمہارے اعمال و اقوال و تیویہ کا بدلہ دیا جائے گا اور یہ ہمارا لکھوایا ہوا دفتر ہے جو تمہارے مقابلہ میں ٹھیک ٹھیک بول رہا ہے ہم تمہارے تمام اعمال و اقوال کو لکھواتے جاتے تھے۔

سو جو لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لائے تھے اور انہوں نے اعمال صالحہ کئے

فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

تو ان کو ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا اور یہ صریح کامیابی ہے اور جو لوگ کافر تھے

كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

(ان سے کہا جاوے گا) کیا میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں سو تم نے (ان کو قبول کرنے سے) تکبر کیا تھا اور تم (اس وجہ سے) بڑے مجرم تھے

وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا

اور جب (تم سے) کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ حق ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں ہے تو تم کہا کرتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت

السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ

کیا چیز ہے محض ایک خیال سا تو ہم کو بھی ہوتا ہے اور ہم کو یقین نہیں اور (اس وقت) ان کو اپنے تمام برے

مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ

اعمال ظاہر ہو جاویں گے اور جس (عذاب) کے ساتھ وہ استہزاء کیا کرتے تھے وہ انکو آگھیرے گا۔ اور (ان سے) کہا جاوے گا کہ آج ہم تم کو بھلائے

كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

دیتے ہیں جیسا تم نے اپنے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا اور (آج) تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہیں

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ

(سزا) اس وجہ سے ہے کہ تم نے خدا تعالٰی کی آیتوں کی ہنسی اڑائی تھی اور تم کو دنیوی زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا سو آج نہ تو یہ

لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾

لوگ دوزخ سے نکالے جاویں گے اور نہ ان سے خدا کی خفگی کا تدارک چاہا جاویگا

ہم انہیں اپنی جنت میں داخل کریں گے۔ یہ کامل کامیابی ہے کہ جنت اور اس کی نعمتیں حاصل کیں اور دوزخ اور اس کی سختیوں سے محفوظ رہے یہ ان حضرات کی جماعت ہوگی جن کو ان کا نامۂ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

اور کافروں سے کہا جائے گا کیا تم کو دنیا میں اوامر و نواہی کے بارے میں میری آیتیں پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں مگر تم نے ان پر ایمان لانے سے تکبر کیا تھا اور تم مشرک تھے۔

اور جس وقت دنیا میں تم سے کہا جاتا تھا کہ حق تعالٰی کا بعث بعد الموت کے بارے میں وعدہ حق ہے اور قیامت کے قیام میں کوئی شک نہیں وہ ضرور قائم ہوگی۔ مگر تم کہا کرتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیام قیامت کیا چیز ہے محض ایک خیال سا تو ہم کو ہوتا ہے باقی ہمیں اس کا یقین نہیں اور ان کو ان کے تمام برے اعمال ظاہر ہو جائیں گے۔

اور انبیاء کرامؑ اور کتب خداوندی کے ساتھ استہزاء کی سزا ان کو آگھیرے گی اور ان سے کہا جائے گا کہ آج کے دن ہم تم کو دوزخ میں ڈالے دیتے ہیں جیسا تم نے اپنے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا اور تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے عذاب، خداوندی کے مقابلہ میں کوئی تمہارا مددگار نہیں۔ اور یہ عذاب اس وجہ سے ہے کہ تم نے حق تعالٰی کی کتاب اور اس کے رسول کی ہنسی اڑائی تھی اور تمہیں اطاعت خداوندی سے حیات دنیوی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا سو آج نہ تو یہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ دنیا ہی میں واپس کئے جائیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جن کا نامۂ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ الْكِبْرِیَآءُ

سو تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو پروردگار ہے آسمانوں کا اور پروردگار ہے زمین کا پروردگار تمام عالم کا اور اسی کو بڑائی ہے

فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۷﴾

آسمانوں و زمین میں اور وہی زبردست حکمت والا ہے

آیاتہا ۳۵ (۴۶) سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّیَّةٌ (۶۶) رکوعاتہا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ﴿۲﴾ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ

حٰم یہ کتاب اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے بھیجی گئی ہے ہم نے آسمان و زمین اور ان

وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَمَّاۤ

چیزوں کو جو ان کے درمیان میں ہیں حکمت کے ساتھ ایک میعاد معین کے لئے پیدا کیا ہے اور جو لوگ کافر ہیں ان کو جس چیز سے ڈرایا

اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِیْ مَا

جاتا ہے وہ اس سے بے رخی کرتے ہیں آپ کہئے کہ یہ تو بتاؤ جن چیزوں کی تم خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو مجھ کو یہ دکھلاؤ کہ

ذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ ؕ

انہوں نے کونسی زمین پیدا کی ہے یا ان کا آسمان میں کچھ ساجھا ہے

سو ہر قسم کے شکر و احسانات اسی ذات کے لئے ہیں جو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے اور ہر اس جاندار کا پروردگار ہے جو روئے زمین پر بستے ہیں۔

اور اسی کے لئے بڑائی اور بادشاہت ہے آسمان اور زمین والوں پر اور وہ اپنی بادشاہت و سلطنت میں غالب اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے۔

تمت بالخیر فللّٰہ الحمد والمنۃ

(سورۂ احقاف) یہ سورت مکی ہے بجز آیت کریمہ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الخ کے اور ان تین آیتوں کے جو کہ حضرت ابوبکرؓ اور ان کے صاحبزادے عبدالرحمٰن کے بارے میں نازل ہوئی ہیں یعنی وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ۔ تا مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ کیونکہ یہ آیتیں مدنی ہیں۔

اس سورت میں بتیس (۳۲) آیتیں اور چھ سو چوالیس (۶۴۴) کلمات اور دو ہزار چھ سو (۲۶۰۰) حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حٰم۔ یعنی جو ہونے والا تھا اس کو حق تعالیٰ نے واضح فرما دیا یا یہ بطور تاکید کے قسم کھائی گئی یہ کتاب اس حق تعالیٰ کا کلام ہے جو کہ کفار کو سزا دینے میں زبردست اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے کہ اس چیز کا اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کی جائے۔

اس نے تمام مخلوقات اور عجائبات قدرت کو اظہار حق کیلئے پیدا کیا ہے اور ایک میعاد معین تک کیلئے پیدا کیا ہے کہ اس پر سب فنا ہو جائیں گے اور کفار مکہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے ذریعہ سے ڈرایا گیا مگر یہ ان کی تکذیب کرتے ہیں۔

آپ ان مکہ والوں سے یہ تو پوچھیے کہ جن معبودوں کی تم پوجا کرتے ہو مجھ سے بتلاؤ تو سہی کہ انہوں نے کونسی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں کے

ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هَٰذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ④ وَ

میرے پاس کوئی کتاب جو اس سے پہلے کی ہو یا کوئی اور مضمون منقول لاؤ اگر تم سچے ہو اور

مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ

اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو خدا کو چھوڑ کر ایسے معبود کو پکارے جو قیامت تک بھی اس کا کہنا

الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ⑤ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً

نہ کرسکے اور ان کو ان کے پکارنے کی بھی خبر نہ ہو اور جب سب آدمی جمع کئے جائیں تو وہ ان کے دشمن ہو جائیں

وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ ⑥ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور ان کی عبادت ہی کا انکار کر بیٹھیں اور جب ہماری کھلی آیتیں ان لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو یہ منکر لوگ اس سچی بات کی نسبت

لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ⑦ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ إِنِ

جب کہ وہ ان تک پہنچتی ہے یوں کہتے ہیں کہ یہ صریح جادو ہے کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اس کو اپنی طرف سے بنا لیا ہے آپ

افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ كَفَىٰ

کہہ دیجئے کہ اگر میں نے اس کو اپنی طرف سے بنایا ہوگا تو پھر تم لوگ مجھ کو خدا سے ذرا بھی نہیں بچا سکتے وہ خوب جانتا ہے تم قرآن میں جو جو باتیں بنا رہے ہو میرے اور

بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ⑧ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا

تمہارے درمیان میں وہ کافی گواہ ہے اور وہ بڑی مغفرت والا رحمت والا ہے آپ کہہ دیجئے کوئی میں انوکھا رسول

مِنَ الرُّسُلِ

تو ہوں نہیں

انہوں نے کیا مدد کی ہے۔ یا قرآن کریم سے پہلے کی اپنے دعوی کی تصدیق کیلئے کوئی کتاب لاؤ یا علماء سے اس بارے میں کوئی معتبر چیز ہو یا یہ کہ انبیاء کرام کے علم میں کوئی اس کا بیش خیمہ ہو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔

اور اس کافر سے کون زائد حق و ہدایت سے گمراہ ہوگا جو ایسے معبودوں کو پوجے کہ جو اس کی پکار تک نہ سنیں۔

اور ان بتوں کو تو ان پجاریوں کے پکارنے تک کی بھی خبر نہیں اور قیامت کے دن یہ بت اپنے پجاریوں کے دشمن اور سرے سے ان کی عبادت ہی کے منکر ہو جائیں گے۔

اور جب مکہ کے کافروں کے سامنے قرآن کریم پڑھ کر سنایا جاتا ہے جو کہ اوامر و نواہی کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے تو یہ کفار مکہ قرآن کریم کے بارے میں جب کہ رسول اکرم قرآن کو ان کے پاس لے کر آتے ہیں کہہ دیتے ہیں کہ معاذ اللہ یہ تو صاف جھوٹ ہے اور مزید برآں کہتے ہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی طرف سے بنا لیا ہے۔

آپ ان سے فرما دیجئے کہ اگر میں بقول تمہارے اس قرآن کو اپنی طرف سے بنا لیتا تو تم لوگ مجھے عذاب خداوندی سے ذرا بھی نہ بچا سکتے وہ خوب جانتا ہے جو تم قرآن کریم میں جھوٹی باتیں بنا رہے ہو۔

میرے اور تمہارے درمیان وہ اس چیز پر کافی گواہ ہے کہ میں اس کا رسول ہوں اور یہ قرآن کریم اس کا کلام ہے وہ تائب کی مغفرت کرنے والا ہے اور توبہ کی حالت میں مرنے والے پر بڑی رحمت کرنے والا ہے۔

آپ ان سے فرما دیجئے کہ میں انسانوں میں کوئی پہلا رسول تو نہیں ہوں مجھ سے پہلے بھی رسول گذرے ہیں

وَمَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ

اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور نہ (یہ معلوم کہ) تمہارے ساتھ (کیا جائے گا) میں تو صرف اسی کا اتباع کرتا ہوں جو میری طرف وحی کے ذریعہ آتا ہے میں تو صرف

مُّبِیْنٌ ۞ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَکَفَرْتُمْ

صداقت صاف ڈرانے والا ہوں آپ کہہ دیجئے کہ تم مجھ کو یہ بتاؤ کہ اگر یہ قرآن من جانب اللہ ہو اور تم اس کے منکر ہو

بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی

اور بنی اسرائیل میں سے گواہ اس جیسی کتاب پر گواہی

مِثْلِهٖ

دے کر

اور میں نہیں جانتا کہ سختی و نرمی اور عافیت میں سے میرے ساتھ کس قسم کا معاملہ کیا جائے گا۔

اور کہا گیا ہے کہ یہ آیت صحابۂ کرام رضؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس وقت انہوں نے کہا تھا کہ ہم مکہ سے کب نکلیں گے اور کفار کی سختیوں سے کب نجات ملے گی اس وقت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ مجھے اور تمہیں ہجرت کا حکم ہوگا یا نہیں میں تو صرف اسی پر عمل کرتا ہوں جس کا مجھے بذریعہ قرآن کریم حکم دیا جاتا ہے اور میں تو ایسی زبان میں جسے تم سمجھو ڈرانے والا ہوں۔

اور آپ ان یہودیوں سے فرما دیجئے اے گروہ یہود مجھے بتاؤ اگر یہ قرآن کریم منجانب اللہ ہو اور تم اس قرآن کریم کا انکار کرو اور جیسا کہ عبد اللہ بن سلام رضؓ اور ان کے ساتھی اس قرآن کی گواہی دے کر اس پر اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

لباب النقول فی اسباب النزول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لہٖ۔ امام طبرانی نے سند صحیح کے ساتھ عوف بن مالک الاشجعی سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم چلے اور میں آپ کے ساتھ تھا تا آنکہ یہود کے گرجا میں ان کی عید کے دن داخل ہوئے تو ان کو ہمارا ان کے پاس جانا ناگوار گذرا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے گروہ یہود مجھے بارہ آدمی ایسے بتلاؤ جو اس بات کی گواہی دیں کہ حق تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ کے رسول ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ہر ایک یہودی سے جو کہ آسمان کے نیچے اپنا غصہ جو کہ اس یہودی پر تھا دور کر دے یہ سن کر وہ خاموش ہو گئے اور ان میں سے کسی نے جواب نہیں دیا چنانچہ آپ لوٹ چلے اچانک ایک شخص آپ کے پیچھے ہو لیا اور بولا کہ آپ محمد صلے اللہ علیہ وسلم وہی ہیں پھر وہ شخص یہودیوں کی طرف متوجہ ہو کر بولا کہ تم مجھے اپنے میں کیسا آدمی سمجھتے ہو وہ بولے کہ واللہ ہم تجھ سے زائد کتاب اللہ کا عالم اور تجھ سے زائد فقیہ کسی کو نہیں جانتے اور نہ تیرے سے پہلے تیرے باپ سے زائد اور نہ تیرے باپ سے پہلے تیرے دادا سے بڑھ کر کسی عالم کو سمجھتے ہیں۔ تو وہ شخص بولا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ وہی نبی ہیں جن کی نعت و صفت تم توریت میں پاتے ہو وہ یہود بولے کہ تو جھوٹ کہتا ہے اور اس شخص کو انہوں نے برا بھلا کہا اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ آپ کہہ دیجئے تم مجھ کو یہ بتلاؤ کہ اگر یہ قرآن کریم منجانب اللہ ہو اور تم اسکے منکر ہو۔

اور بخاری و مسلم نے سعد بن ابی وقاص سے کہ یہ آیت وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الخ۔ حضرت عبد اللہ بن سلام رضؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور ابن جریر نے عبد اللہ بن سلام سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

ع ۱

فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠﴾ وَقَالَ الَّذِينَ

ایمان لے آوے اور تم تکبر ہی میں رہو بے شک اللہ تعالےٰ بے انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں کیا کرتا اور یہ کافر ایمان والوں کی

كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَا سَبَقُونَا إِلَيْهِ ۚ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ

نسبت یوں کہتے ہیں کہ اگر یہ قرآن کوئی اچھی چیز ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے سبقت نہ کرتے اور جب ان لوگوں کو قرآن سے ہدایت

فَسَيَقُولُونَ هَٰذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ ﴿١١﴾ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا

نصیب نہ ہوئی تو یہ کہیں گے کہ یہ قدیمی جھوٹ ہے اور اس سے پہلے موسےٰ کی کتاب ہے جو رہنما

وَرَحْمَةً ۚ وَهَٰذَا كِتَابٌ مُصَدِّقٌ لِسَانًا عَرَبِيًّا لِيُنْذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا

اور رحمت تھی اور یہ ایک کتاب ہے جو اس کو سچا کرتی ہے عربی زبان میں ظالموں کے ڈرانے کے لیئے

وَبُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ ﴿١٢﴾

اور نیک لوگوں کو بشارت دینے کے لیئے

پر ایمان لے آئے بنیامین بنی اسرائیل میں سے گواہی دے کر ایمان لے آئیں اور تم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لانے سے تکبر ہی میں رہو تو خوب سمجھ لو کہ حق تعالےٰ ایسے شخص کو جو کہ اہل نہیں ہوتا ہدایت نہیں کرتا۔

اور یہ کافر قبیلے یعنی اسد غطفان۔ حنظلہ مسلمان قبیلوں یعنی جہنیہ۔ مزینہ۔ اسلم کی نسبت یوں کہتے ہیں۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو بات کہتے ہیں اگر وہ صحیح اور بہتر ہوتی تو یہ اسلم۔ جہنیہ اور مزنیہ والے اس کے قبول کرنے میں سبقت نہ کرتے۔

اور جب یہ لوگ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان نہیں لائے تو یوں کہیں گے کہ یہ قرآن کریم بھی ایک قدیمی جھوٹ ہے۔

اور قرآن کریم سے پہلے توریت نازل ہوچکی ہے جو ماننے والوں کے لئے رہنما اور اہل ایمان کیلیئے عذاب سے رحمت تھی۔

مگر پھر بھی یہ لوگ نہ اس پر ایمان لائے اور نہ اس کی اقتدا کی اور یہ قرآن کریم ایسی کتاب ہے جو توحید اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت کے بارے میں توریت کی تصدیق کرنے والی ہے اور عربی زبان میں ہے مشرکین کو ڈرانے کے لئے اور ایمانداروں کو جنت کی خوشخبری دینے کے لیئے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

ابن جریر نے قتادہؓ سے نقل کیا ہے کہ مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے کہ ہم . . . اور فلاں عزت والے ہیں اور اگر یہ قرآن کریم حق ہوتا تو فلاں اور فلاں اس کے ماننے میں ہم سے سبقت نہ کرتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا الخ۔

لثہ۔ اور ابن منذر نے عون بن ابی شداد سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمرؓ کے ایک زنین نامی باندی تھی تو حضرت عمرؓ فاروق اس کے اسلام لانے پر اسے اس قدر مارتے تھے کہ وہ بھاگ جاتی تھی اور کفار قریش کہا کرتے تھے اگر یہ قرآن کریم حق ہوتا تو زنین اس کو قبول کرنے میں مجھ سے سبقت نہ کرتی۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے اس باندی کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی یعنی یہ کافر ایمان والوں کی نسبت یوں کہتے ہیں الخ

اور ابن سعد نے اسی طرح ضحاک اور حسن سے روایت نقل کی ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٣﴾

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر مستقیم رہے ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾

یہ لوگ اہل جنت ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے بعوض ان کاموں کے جو کہ وہ کرتے تھے

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اس کی ماں نے اس کو بڑی مشقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور بڑی مشقت کیساتھ اسکو جنا

وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً

اس کو پیٹ میں رکھنا اور اس کا دودھ چھوڑانا تیس مہینے (میں پورا ہوتا ہے) یہانتک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچ جاتا ہے اور چالیس برس کو پہنچتا ہے

قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَ

تو کہتا ہے اے میرے پروردگار مجھ کو اس پر مداومت دیجئے کہ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر کیا کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی

أَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي

ہیں اور میں نیک کام کیا کروں جس سے آپ خوش ہوں اور میری اولاد میں بھی میرے لئے صلاحیت پیدا کر دیجئے میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں

مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٥﴾

اور میں فرمانبردار ہوں

جو لوگ توحید خداوندی کے قائل ہو گئے اور پھر فرائض کی ادائیگی اور گناہوں سے بچنے میں قائم رہے لومڑی کی طرح مکر فریب نہیں کیا تو ان لوگوں کو عذاب کے آنے کا کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ سابقہ باتوں پر غمگین ہوں گے یا یہ مطلب کہ جس وقت دوزخی خوف زدہ ہوں گے انہیں کسی قسم کا خوف نہیں ہوگا اور جس وقت دوسرے لوگ غمگین ہونگے انہیں کوئی غم نہیں ہوگا۔

یہ حضرات ہمیشہ جنت میں رہیں گے نہ وہاں ان کو موت آئے گی اور نہ یہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔ بعوض ان اعمال و اقوال صالحہ کے جو دنیا میں وہ کرتے تھے۔

ہم نے بذریعہ قرآن کریم حضرت عبدالرحمٰن کو ان کے والدین یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور ان کی زوجہ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔

اس کی ماں نے بڑی مشقت کے ساتھ اسے اپنے پیٹ میں رکھا اور پھر بڑی مشقت کے ساتھ اسے جنا اور اس بچہ کو پیٹ میں رکھنا اور اس کا دودھ چھڑانا اکثر تیس۳۰ مہینے میں پورا ہوتا ہے۔

یہانتک کہ جب وہ اٹھارہ سال سے تیس سال تک پہنچ جاتا ہے اور پھر چالیس سال کی عمر ہوتی ہے تو حضرت ابوبکرؓ دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار مجھے اس چیز کی مداومت عطا فرمائیے کہ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے والدین کو بذریعہ توحید عطا فرمائی ہیں ان کے والدین اس سے قبل مشرف باسلام ہو گئے تھے۔

اور یہ کہ میں نیک کام کروں کہ جنہیں آپ قبول فرمائیں اور میری اولاد کو بھی توبہ اور اسلام کی دولت سے سرفراز فرمائیے ان کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن اس سے قبل اسلام نہیں لائے تھے مگر اس کے بعد وہ بھی مشرف باسلام ہو گئے اور میں آپکی جناب میں توبہ کے ساتھ رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں کے ساتھ ان کے دین پر قائم ہوں۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي

وہ لوگ ہیں کہ ہم ان کے کاموں کو قبول کر لیں گے اور ان کے گناہوں سے درگذر کریں گے اس طور پر کہ یہ اہل

أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿١٦﴾ وَالَّذِي قَالَ

جنت میں سے ہوں گے اس وعدہ صادقہ کی وجہ سے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا اور جس نے اپنے ماں باپ سے

لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي وَ

کہا کہ تف ہے تم پر کیا تم مجھ کو یہ وعدہ (یعنی خبر) دیتے ہو کہ میں (قیامت میں دوبارہ زندہ ہو کر) قبر سے نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی امتیں گذر گئیں اور

هُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ

وہ دونوں اللہ سے فریاد کر رہے ہیں کہ ارے تیرا ناس ہو ایمان لا

یہ ایسے حضرات ہیں کہ جن کی نیکیوں کو ہم قبول کر لیں گے اور ان کے گناہوں پر دارو گیر نہیں کریں گے اس طور پر کہ یہ جنت والوں کے ساتھ جنت میں ہوں گے اس جنت کے وعدہ کی وجہ سے جس کا ان سے دنیا میں وعدہ کیا جا رہا ہے۔

اور جس نے یعنی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے اسلام لانے سے پہلے اپنے والدین سے کہا تف ہے تم پر کیا تم مجھ سے یہ بیان کرتے ہو کہ میں حشر کے لئے قبر سے نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی امتیں گذر رہی ہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا کہ ان میں سے کوئی قبر میں سے نکلا عبدالرحمٰن رضؓ کے دو دادا یعنی جدعان بن عمرو اور عثمان بن عمرو زمانہ جاہلیت میں مر گئے تھے عبدالرحمٰنؓ کی وہ مراد ہے۔

اور اس کے والدین حق تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں اور ان سے کہہ رہے ہیں کہ ارے تجھ پر دنیا تنگ ہو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لے آ۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

شان نزول: اور ابن ابی حاتم نے سدی سے نقل کیا کہ یہ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا الخ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے انہوں نے اپنے والدین سے ایسا کہا تھا اور ان کے والدین مشرف باسلام ہو گئے تھے اور یہ اسلام لانے سے انکار کرتے تھے اور وہ ان کو اسلام لانے کا حکم کرتے تھے تو یہ ان کی تردید اور تکذیب کرتے تھے اور قریش کے بوڑھوں کے بارے میں جو مر چکے تھے پوچھتے کہ وہ کہاں ہیں اور وہ کہاں ہیں پھر اس کے بعد یہ بھی مشرف باسلام ہو گئے اور ان کا اسلام اچھا ہوا تو حق تعالیٰ نے ان کی توبہ اس آیت میں نازل فرمائی وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا الخ۔

اور ابن جریر نے بواسطہ عوفی ابن عباس رضؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ لیکن۔ مگر امام بخاری نے یوسف بن ماہان کے طریق سے نقل کیا ہے کہ مروان نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کے بارے میں کہا کہ یہ وہ شخص ہیں کہ جن کے بارے میں یہ آیت وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا نازل ہوئی یہ سن کر حضرت عائشہ رضؓ نے پردہ کے پیچھے سے فرمایا کہ ہمارے بارے میں قرآن کریم کی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی البتہ حق تعالیٰ نے میری پاک دامنی نازل فرمائی ہے

اور عبدالرزاق نے مکی کے طریق سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے سنا کہ وہ اس آیت کا عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے بارے میں نازل ہونے کا انکار کرتی ہیں اور ایک شخص کا نام لے کر فرماتی ہیں کہ یہ آیت اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں یہ حضرت عائشہ رضؓ کی انکار والی روایت سند کے اعتبار سے بھی زیادہ صحیح ہے اور قبولیت کے اعتبار سے بھی زیادہ لائق ہے

إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ⑰ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو یہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں اگلوں سے منقول چلی آرہی ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے

حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ

حق میں بھی ان لوگوں کے ساتھ اللہ کا قول پورا ہو کر رہا جو ان سے پہلے جن اور انسان ہو گذرے ہیں بیشک یہ

كَانُوا خَاسِرِينَ ⑱ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ

خسارہ میں رہے اور ہر ایک کیلئے ان کے اعمال کی وجہ سے الگ الگ درجے ملیں گے اور تاکہ اللہ تعالیٰ سب کو ان کے اعمال پورے کر دے اور

لَا يُظْلَمُونَ ⑲ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي

ان پر ظلم نہ ہوگا اور جس روز کفار آگ کے سامنے لائے جائیں گے کہ تم اپنی لذت کی چیزیں اپنی دنیوی زندگی

حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا

میں حاصل کر چکے اور ان کو خوب برت چکے سو آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی اس وجہ

كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ ⑳ وَاذْكُرْ

سے کہ تم دنیا میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے اور اس وجہ سے کہ تم نافرمانیاں کیا کرتے تھے اور آپ قوم عاد کے

أَخَا عَادٍ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ

بھائی کا ذکر کیجئے جبکہ انہوں نے اپنی قوم کو جو کہ ایسے مقام پر رہتے تھے کہ وہاں ریگ کے

بے شک مرنے کے بعد ضرور زندہ ہونا ہے تو اس وقت عبد الرحمٰن جواب میں کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کہہ رہے ہیں یہ بے سند باتیں اگلوں سے منقول چلی آرہی ہے۔

یہ حضرت عبد الرحمٰن کے مشرک دادے یعنی جدعان اور عثمان وہ لوگ ہیں اللہ کا عذاب ناراضگی کا وعدہ پورا ہو کر رہا ایسی امتوں کے ساتھ جو ان سے پہلے جن وانس کافر ہو کر دوزخ میں داخل ہو کر رہے ہیں۔ بیشک یہ لوگ سخت گھاٹے میں رہے اب ان کو قیامت تک بھی دوبارہ دنیا میں نہیں بھیجا جائے گا۔

اس کے بعد حضرت عبد الرحمٰن مشرف باسلام ہو گئے۔ اور ان کا اسلام بھی خوب اچھا ہوا

مسلمانوں اور کافروں میں سے ہر ایک فریق کے لئے ان کے اعمال دنیویہ کی وجہ سے الگ الگ درجے ہیں چنانچہ مسلمانوں کے لئے جنت میں اور کفار کے لئے دوزخ میں درجے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ سب کو انکے اعمال کی جزا پوری کر دے اور ان پر کسی طرح کا ظلم نہ ہوگا کہ ان کی نیکیوں میں کمی اور گناہوں میں اضافہ کر دیا جائے۔

اور دوزخ میں داخل ہونے سے پہلے جب کفار دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنی نیکیوں کا ثواب یعنی لذت دنیا میں حاصل کر چکے اور ان نعمتوں سے خوب فائدہ حاصل کر چکے تو آج تم کو سخت ترین عذاب دیا جائے گا اس وجہ سے کہ تم ایمان لانے سے ناحق تکبر کیا کرتے تھے۔ اور اس وجہ سے کہ تم دنیا میں کفر و معاصی کیا کرتے تھے۔

اور آپ کفار مکہ کے سامنے حضرت ہودؑ علیہ السلام کا تذکرہ کیجئے جب کہ انہوں نے اپنی قوم کو دوزخ کی سختیوں سے ڈرایا یا یہ کہ احقاف یمن یا شام میں ایک پہاڑ ہے یا یہ کہ احقاف ریت کے ٹیلوں کو بو کہتے ہیں

وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي

منتظیل خدار تو دے بتے اس پر ڈرایا کہ تم خدا کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور ان سے پہلے اور ان سے پیچھے بہت سے ڈرانے والے (پیغمبر اب تک) گذر چکے ہیں   تم کو

أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا

پر ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے   وہ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس ارادہ سے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دو

فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٢﴾ قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ

سو اگر تم سچے ہو تو جس کا تم ہم سے وعدہ کرتے ہو اس کو ہم پر واقع کر دو   انہوں نے فرمایا کہ پورا علم تو خدا ہی کو ہے   اور

اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿٢٣﴾ فَلَمَّا

ہ کو تو جو پیغام دے کر بھیجا گیا ہے میں تم کو پہنچا دیتا ہوں لیکن میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نری جہالت کی باتیں کرتے ہو   سو ان لوگوں نے

رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا ۚ بَلْ هُوَ

ب اس بادل کو اپنے وادیوں کے مقابل آتا دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا   نہیں نہیں بلکہ یہ

مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ ۖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٤﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ

ہی ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے   وہ ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے ہلاک

رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٥﴾

دے گی   چنانچہ وہ ایسے ہو گئے کہ بجز ان کے مکانات کے اور کچھ نہ دکھائی دیتا تھا   ہم مجرموں کو یوں ہی سزا دیا کرتے ہیں

وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ فِيمَا إِنْ مَكَّنَّاكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا وَأَفْئِدَةً

اور ہم نے ان لوگوں کو ان باتوں میں قدرت دی تھی کہ تم کو ان باتوں میں قدرت نہیں دی اور ہم نے ان کو کان اور آنکھ اور دل دیئے تھے

ہاں یہ قوم آباد تھی یا یہ کہ یمن میں ایک جگہ کا نام ہے جہاں حضرت ہود نے کھڑے ہو کر اپنی قوم کو ڈرایا۔ حالانکہ حضرت ہود سے پہلے اور ان کے بعد بہت سے نبی گذر چکے ہود علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ خدا کے علاوہ اور کسی کی وحدانیت کے مت قائل ہو اور یہ کہ مجھے بخوبی معلوم ہے کہ اگر تم ایمان نہ لائے تو تم پر سخت دن کا عذاب آئے گا۔

قوم نے کہا اے ہود کیا تم ہمارے پاس اس ارادہ سے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے معبودوں کی عبادت سے ہٹا دو تو عذاب لے آؤ اگر تم اپنی اس بات میں سچے ہو کہ اگر ہم ایمان نہ لائے تو ہم پر عذاب نازل ہوگا۔

حضرت ہود نے فرمایا نزول عذاب کے متعلق تو خدا کو خبر ہے میں تو تم کو توحید کا حکم پہنچا رہا ہوں اور میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم حکم خداوندی اور اس کے عذاب کے بارے میں جہالت کی باتیں کر رہے ہو۔

چنانچہ جب انہوں نے اس بادل کو اپنی وادیوں کے مقابل آتے دیکھا تو اس کی ہوا اور ہوا کے آثار دیکھ کر کہنے لگے یہ بادل ہماری کھیتیوں پر برسے گا ہود علیہ السلام نے فرمایا نہیں بلکہ یہ وہی عذاب ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے اس میں ایک دردناک عذاب ہے ہر ایک چیز کو اپنے پروردگار کے حکم سے ہلاک کر دے گا چنانچہ وہ ہلاکت کے بعد ایسے ہو گئے کہ بجز ان کے مکانات کے اور کچھ بھی نہیں دکھائی دیتا تھا اسی طرح ہم مشرکین کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔

اور ہم نے ان کو اس قدر مال طاقت اور کاموں کا حوصلہ دیا تھا کہ اے مکہ والو تم کو اس قدر مال نہیں دیا اور نہ اتنی قوت دی ہے اور ہم نے انہیں سننے کے لیئے کان اور دیکھنے کے لیئے آنکھیں اور سوچنے و سمجھنے کے لئے دل دیئے تھے۔

فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ كَانُوْا

سو چونکہ وہ لوگ آیات الٰہیہ کا انکار کرتے تھے اس لئے نہ ان کے کان ان کے ذرا کام آئے اور نہ ان کی

یَجْحَدُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ

آنکھیں اور نہ ان کے دل اور جس کی وہ ہنسی کیا کرتے تھے اسی نے ان کو آگھیرا اور ہم نے

اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْ

تمہارے آس پاس کی اور بستیاں بھی غارت کی ہیں اور ہم نے بار بار اپنی نشانیاں بتلادی تھیں تاکہ وہ باز آئیں سو خدا

لَا نَصَرَهُمُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا

تعالیٰ کے سوا جن چیزوں کو انہوں نے خدا تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کو اپنا معبود بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی۔ بلکہ وہ سب ان سے

عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَاِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ

غائب ہوگئے اور وہ محض ان کی تراشی ہوئی اور گھڑی ہوئی بات ہے اور جب کہ ہم ایک جماعت کو آپ کی طرف لے

الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْۤا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰى

آئے جو قرآن سننے لگے تھے غرض جب وہ لوگ قرآن کے پاس آپہنچے کہنے لگے کہ خاموش رہو پھر جب قرآن پڑھا جا چکا تو وہ لوگ

قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ﴿۲۹﴾

اپنی قوم کے پاس خبر پہنچانے کے واسطے واپس گئے

مگر کیونکہ وہ حق تعالیٰ کے وعدوں اور اس کی کتاب، کا انکار کیا کرتے تھے تو اس لئے عذاب خداوندی کے سامنے ان کی آنکھوں وغیرہ میں سے کوئی چیز بھی ان کے کام نہ آئی اور وہ جس عذاب کا مذاق اڑایا کرتے تھے وہی عذاب ان پر نازل ہوگیا۔

اور مکہ والو ہم نے تمہارے آس پاس کی اور بستیاں بھی ہلاک کیں اور ہم نے ان ہلاک ہونے والوں کے سامنے اوامر و نواہی کی بارہا نشانیاں بیان کردی تھیں تاکہ یہ اپنے کفر سے رجوع کر کے توبہ کرلیں۔

تو جن چیزوں کو انہوں نے خدا کا تقرب حاصل کرنے کے لئے اپنا معبود بنا رکھا انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی بلکہ وہ ان کے معبود ان سے غائب ہوگئے یہ ان کی خود تراشی ہوئی جھوٹی بات تھی۔

اور جب کہ نو جنات آپ کی طرف سے آئے وہ آکر قرآن کریم سننے لگے اور جب وہ بطن نخلہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں قرآن کریم پڑھ رہے تھے پہنچے تو ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ خاموش رہو تاکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن پڑھنے کو سنیں۔ چنانچہ جب رسول اکرم اپنی تلاوت اور اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر ایمان لے آئے۔ چنانچہ وہ ایمان سے سرفراز ہو کر اپنی قوم کے پاس ان کو ڈرانیوالے بن کر پہنچے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

لئے۔ ابن ابی شیبہ رض نے حضرت ابن مسعود رض سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بطن نخلہ میں قرآن کریم پڑھ رہے تھے آپ کے پاس نو جن اترے جب انہوں نے قرآن کریم سنا تو وہ آپس میں کہنے لگے خاموش ایک، ان میں زوبعہ تھے حق تعالیٰ نے اسی چیز کے بارے میں یہ آیت فرمائی ہے یعنی اور جب کہ ہم جنات کی ایک جماعت کو آپ کی طرف لے آئے۔

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
کہنے لگے کہ بھائیو ہم ایک کتاب سن کر آئے ہیں جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنی سے (پہلی) کتابوں کی تصدیق
يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٠﴾ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ
کرتی ہے حق اور راہ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے اے بھائیو اللہ کی طرف بلانے والے
اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣١﴾ وَمَنْ
کا کہنا مانو اور اس پر ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو عذاب دردناک سے محفوظ رکھے گا اور جو شخص
لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِى الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ
اللہ کی طرف بلانے والے کا کہنا نہ مانے گا تو وہ زمین میں ہرا نہیں سکتا اور خدا کے سوا کوئی اس کا حامی نہ ہوگا
اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٢﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
ایسے لوگ صریح گمراہی میں ہیں کیا ان لوگوں نے یہ نہ سمجھا کہ جس خدا نے آسمان اور زمین کو
الْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْـِۧىَ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى
پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے میں ذرا نہ تھکا وہ اس پر قدرت رکھتا ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے کیوں نہیں بےشک وہ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا
ہر چیز پر قادر ہے اور جس روز وہ کافر لوگ دوزخ کے سامنے لائے جاویں گے کیا یہ دوزخ امر واقعی
بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٤﴾ فَاصْبِرْ
نہیں ہے وہ کہیں گے کہ ہم کو اپنے پروردگار کی قسم ضرور امر واقعی ہے ارشاد ہوگا تو اپنے کفر کے بدلہ میں اس کا عذاب چکھو تو آپ صبر کیجئے

اور کہنے لگے کہ ہم قرآن کریم سن کر آئے جو موسیٰ کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے کہ وہ توحید اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت میں توریت کی تصدیق کرنے والا ہے اور ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان رکھتے تھے کہ وہ حق اور دین اسلام کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

اے بھائیو تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر لبیک کہو جو توحید کی طرف بلا رہے ہیں اور ان پر ایمان لاؤ زمانہ جاہلیت کے حق تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو دردناک عذاب سے محفوظ رکھے گا۔

اور جو آپ کا کہنا نہ مانے تو وہ عذاب الٰہی سے بچ نہیں سکتا اور خدا کے علاوہ اس کے اقرباء ان کے کام نہیں آ سکتے اور ایسے لوگ صریح گمراہی میں مبتلا ہیں۔

کیا کفار مکہ نے یہ نہ جانا کہ جس ذات نے زمین و آسمان کو بغیر کسی تکان کے پیدا کر دیا تو وہ ان کے دوبارہ زندہ کرنے پر بھی بطریق اولیٰ قادر ہے ضرور وہ تو موت و حیات ہر ایک چیز پر قادر ہے۔

اور جس روز یہ کافر دوزخ میں داخل کرنے سے پہلے اس کے سامنے لائے جائیں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا کیا یہ عذاب امر واقعی نہیں ہے تو یہ کہیں گے ضرور واقعی امر ہے حق تعالیٰ ان سے فرمائے گا تو اچھا دنیا میں جو تم کفر و انکار کرتے تھے اس کے بدلہ میں اس دوزخ کا عذاب چکھو۔ آپ ان کفار کی تکالیف پر ویسا ہی صبر کیجئے

كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ

جیسے اور ہمت والے پیغمبروں نے صبر کیا تھا اور ان لوگوں کے لئے انتقام (الٰہی) کی جلدی نہ کیجیے اور جس روز یہ لوگ

يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ۚ بَلَاغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ

اس چیز کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو گویا یہ لوگ دن بھر میں ایک گھڑی رہے ہیں پہنچا دینا ہے سو وہی برباد ہوں گے

إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٣٥﴾

جو نافرمانی کریں گے

آیاتہا ۳۸ ——— (۴۷) سُورَةُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ (۹۵) ——— رکوعاتہا ۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿١﴾ وَالَّذِينَ

جو لوگ کافر ہوئے اور اللہ کے رستہ سے روکا خدا نے ان کے عمل کالعدم کر دیئے اور جو لوگ

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۙ

ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور وہ اس سب پر ایمان لائے جو محمدؐ پر نازل کیا گیا ہے اور وہ ان کے رب کے پاس سے امر واقعی ہے

جیسا ہمت اور یقین والے پیغمبروں یعنی نوح ابراہیمؑ موسٰیؑ اور عیسٰی علیہم السلام نے صبر کیا تھا یا یہ کہ جیسا کہ صبر اور برداشت والے پیغمبر یعنی نوح ایوب زکریا اور یحیٰیؑ علیہم السلام نے صبر کیا تھا۔

اور ان کی ہلاکت کیلئے جلدی نہ کیجئے۔ جس روز یہ عذاب کو دیکھیں گے تو معلوم ہوگا یہ لوگ دنیا میں دن بھر میں ایک گھڑی رہے ہیں۔ یہ چیز ان کو پہنچا دینا ہے۔

کہ جب عذاب کا وقت آئے گا تو اس سے صرف کافر ہی ہلاک ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خود بھی کفر کیا اور دوسروں کو بھی راہ حق سے روکا۔

تمت بالخیر فللہ الحمد والمنۃ

(سورۂ محمد) یہ سورت مکی ہے احکام جہاد کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جن لوگوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کا خود بھی انکار کیا یعنی عتبہ شیبہ .... نبیہ بن حجاج ابو البختری بن ہشام اور ابوجہل وغیرہ اور دوسروں کو بھی حق تعالٰی کے دین اور اس کی اطاعت سے روکا ان کے تمام اعمال اور خرچے بدر کے دن اکارت کر دیئے گئے۔

اور جو حضرات حق تعالٰی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لائے یعنی صحابہ کرامؓ اور انہوں نے اچھے کام کئے اور بالخصوص وہ سب اس قرآن کریم پر ایمان لائے جو بذریعہ جبریل امین رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۂ محمدؐ) ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباسؓ سے فرمان خداوندی اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یہ مکہ والے ہیں ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یہ اوصاف کے مالک انصار ہیں۔

كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝٢ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا

اللہ تعالیٰ ان کے گناہ ان پر سے اتار دے گا اور ان کی حالت درست رکھے گا یہ اسی وجہ سے کہ کافر تو غلط رستہ پر چلے اور

الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ

اہل ایمان صحیح رستہ پر چلے جو ان کے رب کی طرف سے ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح لوگوں کے لئے ان کے

لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝٣ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ حَتّٰى

حالات بیان فرماتا ہے سو تمہارا جب کفار سے مقابلہ ہو جائے تو ان کی گردنیں مارو یہاں تک کہ

اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ

جب تم ان کی خوب خونریزی کر چکو تو خوب مضبوط باندھ لو پھر اس کے بعد یا تو بلا معاوضہ چھوڑ دینا اور یا معاوضہ لے کر چھوڑ دینا جب تک کہ لڑنے والے

اَوْزَارَهَا ڔ ذٰلِكَ ړ وَلَوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ

اپنے ہتھیار نہ رکھ دیں یہ حکم (جہاد کا جو مذکور ہوا) بجا لانا، اور اگر اللہ چاہتا تو ان سے انتقام لے لیتا لیکن تاکہ تم میں ایک کا دوسرے کے ذریعہ سے امتحان کرے

وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝٤ سَيَهْدِيْهِمْ وَ

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں اللہ ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ ان کو مقصود تک پہنچا دیگا اور

تو حق تعالیٰ بذریعہ جہاد ان کے گناہوں کو معاف کر دے گا اور دنیا میں ان کی حالت اور نیت و اعمال درست کر دے گا یا یہ کہ اسلام میں کوئی ان کو غلبہ دے گا۔

اب حق تعالیٰ اس چیز کو واضح فرما رہے ہیں کہ جس کی وجہ سے کافروں کا کام اکارت اور مسلمانوں کے اعمال درست ہو گئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ ان کے اعمال تو ان کے کفر و شرک کی وجہ سے برباد ہوئے اور اہل ایمان نے قرآنی صحیح راستہ کو اختیار کیا۔

اسی طرح حق تعالیٰ امت محمدیہ کے سامنے ان سے سابقہ لوگوں کی مثالیں بیان کرتے رہتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے تکذیب کے وقت کس طرح ہلاک کیا اب مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دے رہے ہیں کہ جب بدر کے دن کفار سے تمہارا مقابلہ ہو جائے تو ان کی گردنیں مارو یہاں تک کہ جب تم ان کی خوب خونریزی کر چکو اور ان کو قید کر لو تو قیدیوں کو خوب مضبوط باندھ لو پھر اس کے بعد یا تو قیدی پر احسان کر کے بلا فدیہ لئے اسے چھوڑ دینا یا قیدی سے اس کی جان کا فدیہ لے کر چھوڑ دینا تاوقتیکہ کفار اپنے ہتھیار نہ رکھیں یا یہ کہ جب تک کافر خود نہ چھوڑ دیں۔

کافر کی یہی سزا ہے اور اگر حق تعالیٰ چاہتا تو فرشتوں کے ذریعہ سے ان کفار سے خود ہی انتقام لے لیتا یا یہ کہ بغیر تمہارے لڑے خود بدلہ لے لیتا لیکن یہ حکم اس لئے دیا تاکہ اہل ایمان کا کافروں کے ذریعہ سے امتحان کرے یا یہ کہ قریب کا قریب کے ساتھ امتحان کرے اور جو حضرات صحابہ بدر کے دن راہ خدا میں شہید ہو گئے حق تعالیٰ ان کی نیکیوں کو ہرگز ضائع نہ کرے گا۔

اور ان کو اعمال صالحہ کی توفیق دے گا اور

لباب النقول فی اسباب النزول

اور قتادہ رضہ سے ارشاد خداوندی وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کے بارے میں نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ یہ آیت احد کے دن نازل ہوئی ہے در انحالیکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی میں تھے اور ان میں قتل

يُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝٥ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝٦ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

ان کی حالت درست رکھے گا اور ان کو جنت میں داخل کرے گا جس کی ان کو پہچان کرا دے گا اے ایمان والو

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝٧ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ

اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے تباہی ہے اور ان کے

وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝٨ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝٩

اعمال کو خدا تعالیٰ کالعدم کر دے گا یہ اس سبب سے ہوا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے احکام کو ناپسند کیا سو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو اکارت کر دیا

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں اور انہوں نے دیکھا نہیں کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا انجام کیسا ہوا

دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝١٠ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کہ خدا تعالیٰ نے ان پر کیسی تباہی ڈالی اور ان کافروں کیلئے بھی اسی قسم کے معاملات ہونے کو ہیں۔ یہ اس سبب سے ہے کہ مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ کارساز ہے

وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝١١

اور کافروں کا کوئی کارساز نہیں

ان کی حالت و نیت کو درست رکھے گا یا یہ مطلب ہے کہ حق تعالےٰ ان کو آخرت میں نجات دے گا اور قیامت کے دن ان کے اعمال کو قبول فرمائے گا اور ان کو جنت میں داخل کرے گا جس کی ان کو پہچان کرا دے گا کہ وہ جنت میں اس طرح چلے جائیں گے جیسا کہ دنیا میں اپنے مکانات پر چلے جایا کرتے تھے۔

اے ایمان والو اگر تم دشمن کے ساتھ لڑائی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرو گے تو دشمن پر غلبہ اور فتح نصیب کر کے تمہاری مدد کرے گا اور لڑائی میں تمہارے قدم جما دے گا۔

اور جو کفار بدر کے دن مقابلہ کے لئے آئے ان کے لئے تباہی اور بربادی ہے اور حق تعالےٰ ان کی تمام کوششوں اور خرچوں کو کالعدم کر دے گا۔

اور یہ ابطال اس بنا پر ہو گا کہ انہوں نے اس چیز کا انکار کیا جو بذریعہ جبریل امین محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی تو حق تعالیٰ نے ان کے تمام اعمال کو اکارت کر دیا۔

کیا یہ کفار مکہ ملک میں چلے پھرے نہیں اور انہوں نے غور نہیں کیا کہ ان سے پہلے کفار کا کیا انجام ہے کہ حق تعالیٰ نے ان کو ہلاک کر دیا اور ان کفار مکہ پر بھی اسی قسم کا عذاب نازل ہونے والا ہے۔

اور یہ مسلمانوں کو نصرت اس واسطے حاصل ہوئی کہ حق تعالےٰ اہل ایمان کا مددگار ہے اور ان کفار مکہ کا کوئی مددگار نہیں۔

لباب النقول فی اسباب النزول

اور زخموں کی کثرت ہو گئی تھی اس روز مشرکین نے پکار کر کہا کہ ہبل بت بلند ہوا اس وقت مسلمانوں نے کہا کہ اللہ تعالےٰ سب سے بلند اور برتر ہے اس پر مشرکین بولے کہ ہمارے پاس عزّٰی بت ہے اور تمہارے پاس عزّٰی نہیں اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے جواب میں کہہ دو کہ حق تعالیٰ ہمارا مولیٰ اور مددگار ہے تمہارا مددگار نہیں۔

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ

بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَ

نہریں بہتی ہوں گی اور جو لوگ کافر ہیں وہ عیش کر رہے اور اس طرح کھاتے ہیں جس طرح چوپائے کھاتے ہیں اور

النَّارُ مَثْوًى لَهُمْ ⑫ وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِنْ قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ

جہنم ان لوگوں کا ٹھکانا ہے اور بہت سی بستیاں ایسی تھیں جو قوت میں آپ کی اس بستی سے بڑھی ہوئی تھیں جسکے رہنے والوں نے آپکو گھر سے بے گھر کیا

أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ⑬ أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ كَمَنْ زُيِّنَ لَهُ

کہ ہم نے ان کو ہلاک کر دیا سو ان کا کوئی مددگار نہ ہوا تو جو لوگ اپنے پروردگار کے واضح راستہ پر ہوں کیا وہ ان شخصوں کی طرح ہو سکتے ہیں جن کی بدعملی

سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ⑭ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا

ان کو مستحسن معلوم ہوتی ہے اور جو اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہوں جس جنت کا متقیوں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں

أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ

بہت سی نہریں تو ایسے پانی کی ہیں جس میں ذرا تغیر نہیں ہوگا اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ ذرا بدلا ہوا نہ ہوگا

جو حضرات ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے حق تعالیٰ ان کو جنت کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے درختوں اور محلات کے نیچے سے دودھ شہد پانی اور شراب کی نہریں بہتی ہوں گی۔

اور جو لوگ کافر ہیں وہ دنیا میں عیش کر رہے ہیں اور اپنی شہوات نفسانیہ کو بغیر کل کی فکر کئے ہوئے پورا کر رہے ہیں جیسا کہ چوپائے کھایا کرتے ہیں اور آخرت میں دوزخ ہی ان کا ٹھکانا ہے۔

اور بہت سی بستیوں والے جو طاقت و شوکت میں اس بستی یعنی مکہ والوں سے بڑھے ہوئے تھے جنہوں نے آپ کو مدینہ منورہ کی طرف نکال دیا سو ہم نے تکذیب کے وقت ان کو ہلاک کر دیا پھر عذاب خداوندی کے مقابلہ میں کوئی ان کا مددگار نہ ہوا۔

تو جو ذات یعنی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار کے واضح اور صحیح رستہ پر ہوں تو کیا وہ ابوجہل وغیرہ کی طرح ہو سکتے ہیں جن کی بدعملی ان کو مستحسن معلوم ہوتی ہے اور بتوں کو پوجتے ہیں۔

جس جنت کا کفر و شرک اور فواحش سے بچنے والوں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں بہت سی نہریں تو ایسے پانی کی ہوں گی جس کے مزے اور خوشبو میں کوئی تغیر نہ ہوگا۔ اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ ذرا بدلا نہ ہوگا کہ کچھ تلخی آجائے اور اس پر جھاگ آجائے جیسا کہ اونٹنیوں کے دودھ میں ہوتا ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

ابو یعلیٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے وقت غار کی جانب روانہ ہوئے تو مکہ مکرمہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ تو تمام شہروں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اور اگر تیرے رہنے والے مجھے نہ نکالتے تو میں نہ نکلتا۔ اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ الخ یعنی بہت سی بستیاں ایسی ہیں جو قوت میں آپ کی اس بستی سے بڑھی ہوئی تھیں الخ

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا

اور بہت سی نہریں شراب کی ہیں جو پینے والوں کو بہت لذیذ معلوم ہوں گی اور بہت سی نہریں ہیں شہد کی جو بالکل صاف ہوگا اور ان کے

مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِى النَّارِ وَسُقُوْا

ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے بخشش ہوگی کیا ایسے لوگ ان جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور کھولتا ہوا

مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰۤى اِذَا

پانی ان کو پینے کو دیا جاوے گا سو وہ ان کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا اور بعضے آدمی ایسے ہیں کہ وہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں یہاں تک کہ جب

خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫ اُولٰٓئِكَ

لوگ آپ سے باہر جاتے ہیں تو دوسرے اہل علم سے کہتے ہیں کہ حضرت نے ابھی کیا بات فرمائی تھی یہ وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا

کہ حق تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے اور یہ اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں اور جو لوگ راہ پر ہیں

زَادَهُمْ هُدًى

اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ ہدایت دیتا ہے

اور بہت سی نہریں شراب کی ہیں جو پینے والوں کو بہت لذیذ معلوم ہوں گی کہ اس شراب کو کسی چیز سے نچوڑا نہیں گیا ہے۔ اور بہت سے نہریں شہد کی ہیں جو بالکل صاف شفاف ہے کہ شہد کی مکھیوں کا وہ شہد نہیں ہوگا اور جنتیوں کے لئے جنت میں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور دنیا میں ان کے رب کی طرف سے ان کے گناہوں کی بخشش ہوگی۔

کیا ایسے حضرات ان لوگوں جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ وہ دوزخ سے نکالے ہی جائیں گے اور کھولتا ہوا پانی ان کو پینے کو دیا جائے گا کہ وہ ان کی انتڑیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا جیسا کہ ابوجہل وغیرہ۔

اور بعضے آدمی یعنی منافقین میں سے ایسے ہیں کہ وہ جمعہ کے دن آپ کے خطبہ کی طرف کان تو لگاتے ہیں مگر جب وہ لوگ آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر جاتے ہیں تو اہل علم صحابہؓ کرام یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہتے ہیں کہ ابھی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کیا فرمایا جس سے مقصود ان کا آپ کے ساتھ تعریض کرنا ہوتا ہے۔

یہ منافقین ایسے لوگ ہیں کہ حق تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے کہ وہ حق اور ہدایت کی بات کو سمجھتے ہی نہیں اور خفیہ طور پر کفر و نفاق خیانت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی کرنے پر قائم ہیں۔

اور جو حضرات ایمان کے ذریعہ سے راہ پر ہیں تو حق تعالیٰ آپکا خطبہ سننے سے انہیں امور دینی میں اور زیادہ بصیرت اور نیات کی سچائی عطا فرماتا ہے

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور ابن منذر نے ابن جریج رحؒ سے نقل کیا ہے مؤمنین اور منافقین سب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع رہتے تو مؤمنین تو آپ کے فرمانات کو سن کر محفوظ رکھتے تھے اور منافقین محفوظ نہیں رکھتے تھے باہر نکل کر مسلمانوں سے پوچھتے کہ ابھی آپ نے کیا فرمایا اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ الخ یعنی بعض آدمی ایسے ہیں کہ وہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں۔

وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ

اور ان کو ان کے تقوی کی توفیق دیتا ہے سو یہ لوگ بس قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ ان پر دفعۃً آپڑے سو اس کی

جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

علامتیں تو آچکی ہیں تو جب قیامت ان کے سامنے آکھڑی ہوئی اس وقت ان کو سمجھنا کہاں میسر ہوگا تو آپ اس کا یقین رکھئے کہ بجز اللہ کے اور کوئی

اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ

قابل عبادت نہیں اور آپ اپنی خطا کی معافی مانگتے رہیے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کیلئے بھی اور اللہ تمہارے چلنے پھرنے اور رہنے سہنے کی

وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ

خبر رکھتا ہے اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ کہتے رہتے ہیں کہ کوئی (نئی) سورت کیوں نہ نازل ہوئی سو جس وقت کوئی صاف صاف

سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

(مضمون کی) سورت نازل ہوتی ہے اور (اتفاق سے) اس میں جہاد کا بھی ذکر ہوتا ہے تو جن لوگوں کے دلوں میں بیماری (نفاق) ہے

يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾

آپ ان لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی طاری ہو سو اصل یہ ہے کہ عنقریب ان کی کمبختی آنے والی ہے

اور ان کو ان کے تقوی کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

یعنی ان کو ترک معاصی اور اجتناب محارم کی وجہ سے اعزاز و سرفرازی عطا کرتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ جو حضرات ناسخ پر قائم ہیں حق تعالے منسوخ کی وجہ سے ان کی ہدایت کو اور بڑھاتا ہے اور ان کو ناسخ پر عمل کرنے اور منسوخ کو چھوڑنے کی وجہ سے سرفراز فرماتا ہے۔

یہ کفار مکہ جب کہ آپ کی تکذیب کر رہے ہیں تو کیا یہ قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ وہ ان پر دفعۃً آپڑے حالانکہ اس کی متعدد نشانیاں تو آچکی ہیں۔

یعنی انشقاق قمر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نزول قرآن کریم کے ساتھ بعثت وغیرہ تو جب قیامت انکے سامنے آکھڑی ہوگی تو پھر انہیں توبہ کی کہاں توفیق ہوگی۔

آپ تو اس کا یقین رکھیئے کہ بجز اللہ کے اور کوئی نفع و نقصان پہنچانے والا دینے اور روکنے والا عزت اور ذلت دینے والا اور کوئی نہیں یا یہ مطلب ہے کہ آپ جان لیجئے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کے برابر اور کسی چیز کو فضیلت حاصل نہیں۔ اور آپ اپنی خطا و لغزش کی معافی مانگتے رہیئے (تاکہ امت کے لئے یہ طریقہ مسنون ہو جائے) اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہوں کی مغفرت کی بھی دعا کرتے رہیئے اور حق تعالیٰ دنیا میں تمہارے چلنے پھرنے اور اعمال کرنے اور آخرت میں آنے اور تمہارے ٹھکانے کی پوری خبر رکھتا ہے۔

جو حضرات مخلص ایمان والے ہیں وہ ذکر خداوندی کے شوق اور اس کی اطاعت کی خواہش میں ہمیشہ اس بات کے مشتاق رہتے ہیں کہ کوئی نئی سورت کیوں نہ نازل ہوئی پھر جس وقت کوئی سورت حلال و حرام اوامر اور نواہی کو بیان کرنے والی نازل ہوتی ہے اور اس میں جہاد کا بھی حکم ہوتا ہے تو جن کے دلوں میں شک و نفاق کی بیماری ہے وہ جہاد کا ذکر کرنیکے وقت آپکو اس طرح دیکھتے ہیں جیسا کسی پر موت کی بیہوشی طاری ہو کیونکہ وہ جہاد کو پسند نہیں کرتے عنقریب ان کی کمبختی آنیوالی ہے

طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا

ان کی اطاعت اور بات چیت معلوم ہے پس جب سارا کام تیار ہی ہو جاتا ہے تو اگر یہ لوگ اللہ سے سچے رہتے تو ان کے لئے بہت

لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا

ہی بہتر ہوتا سو اگر تم کنارہ کش رہو تو آیا تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم دنیا میں فساد مچادو اور آپس میں

اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾

قطع قرابت کردو یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے اپنی رحمت سے دور کر دیا پھر ان کو بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا

تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا دلوں پر قفل لگ رہے ہیں جو لوگ پشت پھیر کر

عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ

ہٹ گئے بعد اس کے کہ سیدھا رستہ ان کو صاف معلوم ہو گیا شیطان نے ان کو چکمہ دیا ہے

وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ

اور ان کو دور دور کی سوجھائی ہے یہ اس سبب سے ہوا کہ ان لوگوں نے ایسے لوگوں سے جو کہ خدا کے اتارے ہوئے احکام کو ناپسند کرتے ہیں

تو مسلمان حق تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری کے لئے تیار ہیں اور اچھی بات کہتے ہیں۔

یا یہ مطلب ہے کہ حق تعالےٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنا اور حضور کے سامنے اچھی بات کہنا یہ منافقین کے حق میں ممانعت و معصیت اور ناگواری کا اظہار کرنے سے زائد بہتر ہے یا یہ مطلب ہے کہ حق تعالےٰ کی اطاعت کرو اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اچھی بات کہو پھر جب سارا کام تیار ہی ہو جاتا ہے اور اسلام کی شان و شوکت اور مسلمانوں کی کثرت ظاہر ہو جاتی ہے تب بھی اگر یہ منافقین اپنے ایمان اور جہاد میں سچائی کا معاملہ کرتے تو یہ چیز ان کے حق میں نافرمانی سے بہت زائد بہتر ہوتی ہے۔

سو اے گروہ منافقین اگر تم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے معاملہ سے کنارہ کش رہو تو تمہاری یہ خواہش ہے کہ تم قتل و معاصی اور فساد برپا کردو اور کفر کے ذریعہ آپس میں قطع قرابت کرو۔

یہ منافقین وہ لوگ ہیں جن کو حق تعالےٰ نے ہر ایک بھلائی سے دور کر دیا اور ان کو احکام سننے سے اور حق و ہدایت کا رستہ دیکھنے سے اندھا کر دیا۔

تو کیا یہ لوگ قرآن کریم میں غور نہیں کرتے کہ حق تعالےٰ نے ان کے بارے میں کیا حکم نازل کیا ہے یا ان منافقین کے دلوں پر قفل لگ رہے ہیں جس کی بنا پر ان احکامات کو نہیں سمجھتے جو ان کے بارے میں نازل ہوئے ہیں۔

جو لوگ یعنی یہود اپنے آبائی دین کی طرف ہٹ گئے باوجودیکہ توحید اور قرآن کریم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت بذریعہ قرآن ان کو صاف معلوم ہو گئی تو شیطان نے ان کو اپنے آبائی دین کی طرف ہٹنے کا چکمہ دیا ہے اور حق تعالیٰ نے ان کو ڈھیل دی ہے جس کی وجہ سے ابھی تک ان کو ہلاک نہیں کیا۔

یہ ارتداد اس بنا پر ہوا کہ ان یہودیوں نے منافقین سے جو ان احکام کو بذریعہ جبریل امین نازل ہوئے ناپسند کرتے ہیں

سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ

یہ کہا کہ بعض باتوں میں ہم تمہارا کہنا مان لیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی خفیہ باتیں کرنے کو خوب جانتا ہے سو ان کا کیا حال ہوگا جب کہ

الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا

فرشتے ان کی جان قبض کرتے ہوں گے اور ان کے مونہوں پر اور پشتوں پر مارتے جاتے ہوں گے یہ اس سبب سے کہ جو طریقہ خدا کی ناراضی کا موجب تھا

أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ

یہ اسی پر چلے اور اس کی رضا سے نفرت کیا کئے اس لئے اللہ تعالیٰ نے انکے سب اعمال کالعدم کر دیئے جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے کیا

فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَنْ لَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ

یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی ان کی دلی عداوتوں کو ظاہر نہ کرے گا اور اگر ہم چاہتے تو آپ کو ان کا

فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

پورا پتہ بتا دیتے سو آپ ان کو حلیہ سے پہچان لیتے۔ اور آپ ان طرز کلام سے ضرور پہچان لیں گے اور اللہ تعالیٰ تم سب کے

أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾

اعمال کو جانتا ہے

کہا ہے کہ اے گروہ منافقین ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض احکامات میں یعنی زبانی کلمہ گو ہونے میں اگر یہ ہم پر غالب آ گئے تمہارا کہنا مان لیں گے اور یہود جو منافقین سے خفیہ باتیں کرتے ہیں حق تعالیٰ ان کی خفیہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔

تو یہ یہودی اس وقت کیا کریں گے جب، کہ فرشتے ان کی جان قبض کرتے ہوں گے اور ان کے مونہوں پر اور پشتوں پر لوہے کے گرز مارتے ہوں گے۔

یہ پٹائی اور عقوبت اس سبب سے ہے کہ انہوں نے یہودیت کو اختیار کیا اور توحید خداوندی کا انکار کیا ہے حق تعالیٰ نے ان کو وہ تمام نیکیاں جو انہوں نے یہودیت کے زمانہ میں کی ہیں وہ سب اکارت کر دیں۔

اور کہا گیا کہ یہ آیت یعنی جو لوگ پشت پھیر کر ہٹ گئے یہاں تک کہ منافقین کے بارے میں نازل ہوئی جو دین سے مرتد ہو کر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آ گئے تھے اور کہا گیا ہے کہ یہ حکم بن ابی العاص منافق اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی جو کہ جمعہ کے دن جب کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے اور یہ لوگ خطبہ کو نہیں سن رہے بلکہ باہم حضور کے بعد خلافت کے بارے میں مشورہ کر رہے تھے کہ اگر ہم اس امت کے خلیفہ ہو گئے تو ایسا ایسا کریں گے پھر بعد میں بطور تعریض کے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہنے لگے کہ ابھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کیا کہا ہے کیا یہ لوگ جن کے دلوں میں شک و نفاق یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کو جو حق تعالیٰ اور اس کے رسول سے بغض و عداوت ہے یا یہ کہ مؤمنین سے جو نفاق اور دشمنی ہے حق تعالیٰ اسے کبھی ظاہر نہیں کرے گا۔

اور اے نبی کریم اگر ہم چاہتے تو ان کی بدترین نشانی سے ان کا پورا پتہ بتلا دیتے تو اس کے بعد آپ ان کو ان کی بدترین صورت ہی سے پہچان لیتے لیکن آپ ان کی کلام سنتے ہی یہ جو منافقین عذر وغیرہ پیش کرتے ہیں ضرور پہچان لیں گے اور اللہ تعالیٰ تمہاری خفیہ باتوں اور تمہارے بغض و عداوت کو جو تمہیں حق تعالیٰ اور اس کے رسول سے ہے خوب جانتا ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾

اور ہم ضرور تم سب کی آزمائش کریں گے تاکہ ہم ان لوگوں کو معلوم کرلیں جو تم میں جہاد کرنے والے ہیں اور جو ثابت قدم رہنے والے ہیں اور تاکہ تمہاری حالتوں کی جانچ کرلیں

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ

بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور انہوں نے اللہ کے رستہ سے روکا اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۭ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾

کہ ان پر رستہ نظر آ چکا تھا یہ لوگ اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو مٹا دے گا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور کفار کی طرح اللہ اور رسول کی مخالفت کر کے اپنے اعمال کو برباد مت کرو

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ

بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور انہوں نے اللہ کے رستہ سے روکا پھر وہ کافر ہی رہ کر مر گئے

اور ضرور حق تعالیٰ جہاد کے ذریعہ تمہاری آزمائش کرے گا تاکہ اے گروہ منافقین وہ ظاہری طور پر بھی ان لوگوں کو متمیز کرے جو حق تعالیٰ کے رستہ میں جہاد کرنے والے ہیں اور جو جہاد میں ثابت قدم رہنے والے ہیں۔

اور تاکہ تمہاری خفیہ باتوں اور حق تعالیٰ اور اس کے رسول سے دشمنی و مخالفت کو یا یہ کہ تمہارے نفاق کو ظاہر کر دیں۔

بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی دین الٰہی اور اطاعت خداوندی سے روکا اور توحید کے اظہار کے بعد دین میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی تو احکام خداوندی میں ان کی مخالفت اور بغض و عداوت اور کفر وغیرہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور بدر کے دن ہم ان کی نیکیوں اور مال و دولت کے خرچ کرنے کو مٹا دیں گے۔

اے ایمان والو ظاہری طور پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو کیونکہ آپ بھی اطاعت خداوندی کا حکم دیتے ہیں اس لئے خفیہ طریقہ پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنی نیکیوں کو نفاق بغض و عداوت اور مخالفت رسول سے باطل مت کرو اور کہا گیا ہے کہ اے ایمان والو جن چیزوں کا خود حق تعالیٰ نے یعنی فرائض و صدقات وغیرہ کا حکم دیا ہے ان میں حق تعالیٰ کی اطاعت کرو اور جن امور کا بذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم کو حکم دیا ہے یعنی جہاد اور سنت نبویہ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرو اور ریاء و شہرت سے اپنے اعمال کو برباد مت کرو۔ جو لوگ کافر ہوئے یعنی بدر کے دن لڑنے والے اور انہوں نے دوسرے لوگوں کو بھی حق تعالیٰ کے دین اور اس کی اطاعت سے روکا پھر وہ کفر ہی کی حالت میں مر گئے

(لباب النقول فی اسباب النزول)

ابن ابی حاتم اور محمد بن نصر مروزی نے کتاب الصلوٰۃ میں ابو العالیہ سے نقل کیا ہے کہ اصحاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتے تھے کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہونے کے بعد کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچاتا جیسا کہ شرک کی حالت میں کوئی نیکی کارگر نہیں ہوتی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ۔ تب صحابہ کرام ڈرے کہ کہیں گناہ کے صدور سے نیکیاں نہ اکارت ہو جائیں۔

فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ

خدا تعالے ان کو بھی نہ بخشے گا سو تم ہمت مت ہارو اور صلح کی طرف مت بلاؤ اور تم ہی غالب رہو گے

وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ

اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال میں ہرگز کمی نہ کرے گا دنیوی زندگانی تو محض ایک لہو و لعب ہے اور اگر

تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔــلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿٣٦﴾ اِنْ يَّسْـَٔــلْكُمُوْهَا

تم ایمان اور تقوی اختیار کرو تو اللہ تم کو تمہارے اجر عطا کرے گا اور تم سے تمہارے مال طلب نہ کریگا اگر تم سے تمہارے مال طلب کرے

فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا

پھر انتہا درجہ تک تم سے طلب کرتا رہے تو تم بخل کرنے لگو اور اللہ تعالیٰ تمہاری ناگواری ظاہر کر دے۔ ہاں تم لوگ ایسے ہو کہ تم کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ

بلایا جاتا ہے سو بعضے تم میں سے وہ ہیں جو بخل کرتے ہیں اور جو شخص بخل کرتا ہے تو وہ خود اپنے سے بخل کرتا ہے اور اللہ تو

الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا

کسی کا محتاج نہیں اور تم سب محتاج ہو اور اگر تم روگردانی کرو گے تو خدائے تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کر دے گا پھر وہ

يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴿٣٨﴾

تم جیسے نہ ہوں گے

یا مار دیئے گئے سو خدا تعالے ان کو کبھی نہیں بخشے گا کیونکہ وہ حق تعالیٰ اور اس کے رسول کے منکر تھے۔

تو اے گروہ مؤمنین کفار کے ساتھ لڑنے میں ہمت مت ہارو اور ان کو صلح کی طرف مت بلاؤ یا یہ کہ قتال سے پہلے ہمت ہار کر اسلام کی طرف مت بلاؤ تم ہی غالب رہو گے انجام کار تمہارے ہی ہاتھ میں رہے گا اور اللہ تعالے تمہارے ساتھ ہے تمہارے دشمن کے مقابلہ میں تمہاری مدد فرمائے گا اور جہاد میں تمہارے اعمال میں کچھ کمی نہیں کریگا۔

جو کچھ اس دنیوی زندگی میں ہے وہ سب لغو اور فانی خوشی ہے اور اگر تم اپنی ایمانی حالت پر ثابت قدم رہو اور کفر و شرک اور فواحش سے بچتے رہو تو وہ تم کو تمہارے اعمال کا ثواب عطا کرے گا اور تم سے صدقہ و خیرات میں تمہارے سارے مال بھی طلب نہیں کرے گا۔

کیونکہ اگر وہ صدقہ میں تم سے انتہا درجہ تک تمہارے سب مال طلب کرنے لگے تو تم حق تعالے کے راستہ میں صدقہ و خیرات کرنے سے بخل کرنے لگو اور اس وقت حق تعالیٰ تمہارا بخل ظاہر کر دے۔

ہاں تم لوگ ایسے ہو کہ تم کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے تو اس پر بھی بعض اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخل کرتے ہیں۔

اور جو راہ خدا میں صرف کرنے سے بخل کرتا ہے تو وہ ثواب و عزت سے بخل کرتا ہے۔ اور حق تعالیٰ تو غنی ہے وہ تمہارے اموال وغیرہ کا محتاج نہیں ہے تم ہی اس کی رحمت و مغفرت اور اس کی جنت کے محتاج ہو۔

اور اگر اطاعت اللہ اور اطاعت الرسول اور اس امر صدقہ سے روگردانی کرو گے تو وہ تم کو ختم کر کے تمہاری جگہ تم سے بہتر ہیں اور اطاعت گذار دوسری قوم پیدا کر دے گا پھر وہ تم جیسے نافرمان اور اطاعت خداوندی سے اعراض کرنیوالے نہ ہوں گے۔

آیاتہا ۲۹ —— (۴۸) سُوْرَۃُ الْفَتْحِ مَدَنِیَّۃٌ (۱۱۱) —— رُکُوْعَاتُہَا ۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۙ﴿۱﴾ لِّیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا

بیشک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف

تَاَخَّرَ وَیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَیَهْدِیَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۙ﴿۲﴾ وَّیَنْصُرَكَ اللّٰهُ

فرما دے اور آپ پر اپنے احسانات کی تکمیل کر دے اور آپ کو سیدھے رستہ پر لے چلے اور اللہ آپ کو ایسا غلبہ

نَصْرًا عَزِیْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْۤا اِیْمَانًا

دے جس میں عزت ہی عزت ہو وہ خدا ایسا ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں تحمل پیدا کیا ہے تاکہ ان کے پہلے ایمان کے ساتھ

مَّعَ اِیْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۙ﴿۴﴾

ان کا ایمان اور زیادہ ہو اور آسمان و زمین کا سب لشکر اللہ ہی کا ہے اور اللہ تعالیٰ (مصلحتوں کا) بڑا جاننے والا حکمت والا ہے

بلکہ تم سے بہتر اور زائد اطاعت گذار ہوں گے۔

اور کہا گیا ہے کہ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ منافقین کے قبیلوں اسد و غطفان کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ پھر ان کے عوض حق تعالیٰ نے جہنیہ۔ اور مزینہ کے لوگوں کو مشرف باسلام کر دیا جو ان سے بہتر اور ان سے زائد فرمانبردار تھے۔

تمت بالخیر۔

(سورۂ فتح) یہ سورت مدنی ہے اس میں انتیس ۲۹ آیتیں ہیں اور پانچ سو چھپن ۵۶۰ کلمات اور دو ہزار چار سو حروف ۲۴۰۰ ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی اور صلح حدیبیہ بھی اسی میں سے ہے یا یہ کہ ہم نے آپ کے لئے کھلا ہوا فیصلہ کر دیا یا یہ کہ ہم نے آپ کو اسلام اور نبوت کے ذریعہ سے سرفرازی عطا فرمائی اور مخلوق کو بھی اس طرف دعوت دینے کا حکم دیا۔

تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی یعنی وحی سے پہلے کی اور وحی کے بعد سے رحلت تک کی صوری خطائیں معاف فرمائے اور تاکہ نبوت و اسلام اور مغفرت کے ذریعہ سے آپ پر اپنے احسانات کی اور تکمیل فرما دے اور آپ کو سیدھے رستہ یعنی دین اسلام پر قائم رکھے اور آپ کے دشمنوں پر آپ کو ایسا غلبہ دے جس میں عزت ہی عزت ہو۔

وہ خدا ایسا ہے جس نے حدیبیہ کے دن با اخلاص مؤمنوں کے دلوں میں تحمل پیدا کیا تاکہ انکے سابقہ ایمان باللہ و بالرسول کے ساتھ انکی تصدیق یقین اور علم میں زیادتی پیدا ہو فرشتے اور مؤمن سب اللہ ہی کے لشکر ہیں، اپنے دشمنوں میں سے جس پر چاہے انکو مسلط کر دے اور حق تعالیٰ فتح و مغفرت ہدایت و نصرت اور انزال سکینت وغیرہ کو خوب جاننے والا اور ان تمام امور میں حکمت والا ہے

(لباب النقول فی اسباب النزول)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امام حاکم وغیرہ نے مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے نقل کیا ہے کہ سورۂ فتح اول سے اخیر تک حدیبیہ کے واقعہ کے بارے میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان میں نازل ہوئی ہے۔ اور امام بخاری و مسلم اور ترمذی و حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حدیبیہ سے واپسی میں یہ آیت کریمہ لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ نازل ہوئی

لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

تاکہ اللہ تعالیٰ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ایسی بہشت میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ کو

فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٥﴾ وَيُعَذِّبَ

رہیں گے اور تاکہ ان سے گناہ دور کر دے اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے اور تاکہ اللہ تعالیٰ

الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ

منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے جو اللہ کے ساتھ برے برے گمان

السَّوْءِ ۚ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۖ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ

رکھتے ہیں ان پر برا وقت پڑنے والا ہے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوگا اور ان کو رحمت سے دور کر دے گا اور ان کے لیے اس

جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿٦﴾ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ

نے دوزخ تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے اور آسمان اور زمین کا سب لشکر اللہ ہی کا ہے اور اللہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کرامت و فضیلت سن کر مؤمنین مخلصین نے عرض کیا یا رسول اللہ حق تعالیٰ نے جو آپ کو فتح و مغفرت اور کرامت عطا کی ہے وہ آپ کو مبارک ہو باقی حق تعالیٰ کے پاس ہم کو کیا صلہ ملے گا اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ایسے باغات میں داخل کیا جن کے درختوں اور محلات کے نیچے سے دودھ شہد شراب اور پانی کی نہریں بہتی ہوں گی اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

اور تاکہ ان کے دنیوی گناہوں کو معاف کر دے اور یہ حق تعالیٰ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے کہ ان حضرات نے جنت اور اس کی نعمتیں حاصل کر لیں اور دوزخ اور اس کی سختیوں سے محفوظ رہے۔

جب عبداللہ بن سلول نے مؤمنوں کی یہ فضیلت سنی تو دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ واللہ ہم بھی ان ہی جیسے ہیں تو ہمارے لئے حق تعالیٰ کے پاس کیا ہوگا اس پر حق تعالیٰ نے آیت کا اگلا حصہ نازل فرمایا۔

تاکہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے جو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ برے برے گمان رکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ اپنے نبی کی مدد نہیں فرمائے گا اور ان پر برا وقت پڑنے والا ہے اور حق تعالیٰ ان پر غضبناک ہوگا اور ان کو ہر ایک بھلائی اور رحمت سے دور کر دے گا اور ان کے لیے اس نے دوزخ تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

اور فرشتوں اور مؤمنین کا سب لشکر اللہ ہی کا ہے ان کے ذریعہ سے اپنے بندوں میں سے جس کی چاہے وہ مدد فرمائے

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے تمام روئے زمین سے زیادہ محبوب ہے پھر آپ نے یہ آیت صحابہ کرام کو سنائی صحابہ کرام نے کہا یا رسول اللہ حق تعالیٰ نے آپ کو جو مرتبہ اور فضیلت عطا کی ہے وہ آپ کو مبارک ہو باقی ہمیں حق تعالیٰ کیا صلہ دے گا۔

تب یہ آیت نازل ہوئی لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ تا۔ فَوْزًا عَظِيمًا

اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ⑦ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ⑧ لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ

زبردست حکمت والا ہے۔ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا کر کے بھیجا ہے تاکہ تم لوگ اللہ پر

وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ ۚ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ⑨ إِنَّ الَّذِينَ

اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس (کے دین) کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح میں لگے رہو جو لوگ آپ سے بیعت

يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ ۚ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا

کر رہے ہیں تو وہ (واقع میں) اللہ تعالیٰ سے بیعت کر رہے ہیں خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے پھر (بعد بیعت کے) جو شخص عہد

يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ⑩

توڑے گا سو اس کے عہد توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا اور جو شخص (اس) بات کو پورا کرے گا جس پر (بیعت میں) خدا سے عہد کیا ہے تو عنقریب خدا اس کو بڑا اجر دے گا

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا

جو دیہاتی پیچھے رہ گئے وہ عنقریب آپ سے کہیں گے کہ ہم کو ہمارے مال اور عیال نے فرصت لینے نہ دی سو ہمارے لئے اس کوتاہی کی معافی کی دعا کر دیجیے

اور وہ کفار اور منافقین کو سزا دینے میں زبردست اور مسلمانوں کو بزرگی اور فضیلت عطا کرنے میں حکمت والا ہے یا یہ کہ اپنی بادشاہت اور سلطنت میں غالب اور اپنے حکم و فیصلہ اور اپنے نبی کی مدد فرمانے میں حکمت والا ہے۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو تبلیغ امت پر گواہی دینے والا اور مومنین کو جنت کی بشارت دینے والا اور کافروں کو دوزخ سے ڈرانے والا بنا کے بھیجا ہے۔

تاکہ تم لوگ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اس کی دشمن کے مقابلہ میں تلوار سے مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو اور صبح و شام اس کی نمازیں پڑھنے میں لگے رہو۔

حدیبیہ کے دن جو درخت کے نیچے بیعت الرضوان ہوئی اب حق تعالیٰ اس کا تذکرہ فرماتا ہے تقریباً پندرہ سو صحابۂ کرامؓ سے آپ نے اس درخت کے نیچے بیعت لی کہ خیر خواہی مدد کریں گے اور یہ کہ جہاد سے نہ بھاگیں گے۔

چنانچہ حق تعالیٰ فرما رہا ہے کہ حدیبیہ کے دن جو آپ سے بیعت کر رہے ہیں وہ واقع میں حق تعالیٰ سے بیعت کر رہے ہیں۔

اور خدا کی نصرت و ثواب ان کی سچائی اور بیعت کے پورا کرنے کے ساتھ ہے جو شخص اس بیعت کو توڑے گا سو اس کے توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا اور جو شخص اس بات کو پورا کرے گا جس پر بیعت میں خدا سے عہد کیا ہے تو عنقریب ہم اسے جنت میں بہت بڑا ثواب دیں گے۔

چنانچہ ان حضرات میں سے کسی نے عہد شکنی نہیں کی کیونکہ یہ سب مخلص تھے اور سب نے اسی عہد رضوان پر انتقال فرمایا البتہ جد بن قیس کے کیونکہ وہ منافق تھا اور بیعت کے وقت بیعت میں شامل نہیں ہوا تھا اپنے اونٹ کے نیچے چھپ گیا تھا تو وہ تو اپنے نفاق پر مرا۔

بنی غفار ۔ اسلم ۔ اشجع ۔ و دیل ۔ اور مزینہ و جہینہ کے لوگ جو غزوۂ حدیبیہ سے پیچھے رہ گئے وہ عنقریب آپ سے کہیں گے کہ ہم کو ہمارے مال و عیال نے آپ کے ساتھ چلنے کے لئے فرصت نہ لینے دی ہمیں ان کے ضائع ہونے کا ڈر ہوا اس وجہ سے ہم آپ کے ساتھ نہ چل سکے تو ہمارے لئے اس غلطی کی معافی کے لئے دعا کر دیجیے۔

يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ

(لوگ اپنی زبان سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہیں آپ کہہ دیجئے کہ سو وہ کون ہے جو خدا کے سامنے تمہارے لئے)

شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١١﴾

(کسی چیز کا (کچھ بھی) اختیار رکھتا ہو اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی نقصان یا کوئی نفع پہنچانا چاہے بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال پر مطلع ہے)

بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ

(بلکہ تم نے یوں سمجھا کہ رسول اور (ہمراہی) مومنین اپنے گھر والوں میں کبھی لوٹ کر نہ آویں گے اور یہ بات تمہارے)

ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا ﴿١٢﴾ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ

(دلوں میں اچھی بھی معلوم ہوئی تھی اور تم نے بُرے بُرے گمان کئے اور تم برباد ہونے والے لوگ ہو گئے اور جو شخص اللہ پر اور اس کے)

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ﴿١٣﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

(رسول پر ایمان نہ لاوے گا سو ہم نے کافروں کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے اور تمام آسمان و زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے)

يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُولُ

(وہ جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے سزا دے اور اللہ تعالیٰ بڑا غفور رحیم ہے جو لوگ پیچھے)

الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ

(رہ گئے تھے وہ عنقریب جب تم (خیبر کی) غنیمتیں لینے چلو گے کہ ہم کو بھی اجازت دو کہ ہم تمہارے ساتھ چلیں)

یہ لوگ صرف اپنی زبانوں سے طلب مغفرت کے لئے کہہ رہے ہیں ان کے دلوں میں یہ چیز موجود نہیں خواہ آپ ان کے لئے دعا کریں یا نہ کریں۔

آپ ان سے کہہ دیجئے کہ وہ کون ہے جو عذاب الٰہی کے سامنے تمہارے لئے کسی چیز کا اختیار رکھتا ہو اگر وہ تم کو قتل و غارت کرنا چاہے یا یہ کہ تم کو فتح و نصرت اور عافیت دینا چاہے بلکہ حق تعالیٰ تمہارے حدیبیہ سے پیچھے رہنے کی حقیقی وجہ سے باخبر ہے۔

اور وہ یہ ہے کہ اے گروہ منافقین تم نے یہ سمجھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین حدیبیہ سے مدینہ منورہ کبھی لوٹ کر نہ آئیں گے اور یہ بات تمہارے دلوں میں پیوست ہو گئی تھی اسی وجہ سے تم پیچھے رہے ہو اور تم نے یہ گمان کیا کہ حق تعالیٰ اپنے نبی کی مدد نہ کرے گا۔ اور تم برباد ہی ہو کہ تمہارے دل فاسد اور سخت ہیں۔ اور جو شخص سچائی کے ساتھ اللہ (و) الٰہی اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لاوے گا سو ہم نے کافروں کیلئے دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اور تمام آسمانوں اور زمین کے خزانے یعنی بارش و نباتات اللہ کے ہیں وہ مومنین میں سے اپنے فضل سے جس کے چاہے بڑے گناہ معاف کر دے اور جسے چاہے باعتبار عدل کے چھوٹے گناہ پر پکڑے یا یہ کہ وہ جس کو چاہے ایمان اور توبہ کی دولت نصیب کر کے پھر معاف کر دے اور جسے چاہے کفر و نفاق پر موت دے کر پھر اسے عذاب دے۔

یا یہ کہ جو مغفرت کا اہل ہوتا ہے اسے معاف کر دیتا ہے اور جو سزا کا مستحق ہوتا ہے اسے سزا دیتا ہے اور حق تعالیٰ تائب کے صغائر و کبائر کو معاف فرمانے والا اور جو توبہ پر مرے اس پر رحیم ہے۔

جو لوگ غزوہ حدیبیہ سے پیچھے رہ گئے تھے یعنی غفار اسلم اشجع مزینہ اور جہینہ والے عنقریب جب تم خیبر کی غنیمتیں لینے چلو گے تو کہیں گے کہ ہم کو بھی اجازت دو کہ ہم تمہارے ساتھ خیبر کو چلیں۔

يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ ۖ

وہ لوگ یوں چاہتے ہیں کہ خدا کے حکم کو بدل ڈالیں آپ کہہ دیجئے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے خدا تعالیٰ نے پہلے سے یوں ہی فرما دیا ہے

فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥﴾ قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ

تو وہ لوگ کہیں گے بلکہ تم لوگ ہم سے حسد کرتے ہو بلکہ خود یہ لوگ بہت کم بات سمجھتے ہیں آپ ان پیچھے رہنے والے

مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ

دیہاتیوں سے (بھی) کہہ دیجئے کہ عنقریب تم لوگ ایسے لوگوں (سے لڑنے) کی طرف بلائے جاؤ گے جو سخت لڑنے والے ہوں گے کہ یا تو ان سے لڑتے رہو یا وہ مطیع (اسلام) ہو جائیں

فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ

سو اگر تم اطاعت کرو گے تو تم کو اللہ تعالیٰ نیک عوض (یعنی جنت) دے گا۔ اور اگر تم (اس وقت بھی) روگردانی کرو گے جیسا اس کے قبل روگردانی کر چکے ہو

يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦﴾ لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ

تو وہ دردناک عذاب کی سزا دے گا نہ اندھے پر کوئی گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی گناہ ہے

وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

اور نہ بیمار پر کوئی گناہ ہے اور جو شخص اللہ و رسول کا کہنا مانے گا اس کو

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے حکم کو جو اس نے اپنے نبیؐ کو دیا ہے کہ حدیبیہ سے پیچھے رہنے والوں کو خیبر چلنے کی اجازت نہیں دی جائے اس کو تبدیل کر ڈالیں آپ ان قبیلہ والوں سے فرما دیجئے کہ تم ہرگز خیبر کو ہمارے ساتھ نہیں جا سکتے اور اگر ساتھ ہو بھی لو گے تو تمہیں مال غنیمت میں سے کچھ نہیں ملے گا جیسا کہ ہم نے تمہارے سے کہہ دیا ہے خدا تعالیٰ نے پہلے سے ہی فرما دیا ہے کہ اوروں کو مت لے جانا چنانچہ سورۂ توبہ میں یہ آیت گذر گئی قُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا الخ یہ حکم سن کر ان لوگوں نے مومنین سے کہا کہ حق تعالیٰ نے ایسا حکم نہیں دیا بلکہ تم مال غنیمت کی وجہ سے حسد کر رہے ہو

چنانچہ حق تعالیٰ نے ان کا یہی قول نقل کر دیا کہ وہ لوگ کہیں گے بلکہ تم لوگ ہم سے مال غنیمت پر حسد کرتے ہو بلکہ یہ لوگ خود ہی بات نہیں سمجھتے

آپ دیل، اشجع مزینہ اور جہینہ والوں سے فرما دیجئے کہ عنقریب تم ایسے لوگوں سے لڑنے کی طرف بلائے جاؤ گے یعنی مسیلمہ کذاب کی قوم جو سخت لڑنے والے ہوں گے یا تو ان سے دین پر لڑتے رہو یا وہ مطیع اسلام ہو جائیں۔ سو اگر تم اطاعت کرو گے اور ان سے جہاد کرو گے اور توحید پر خالص جمے رہو گے تو اللہ تعالیٰ نے تم کو جنت بڑا نیک عوض دے گا اور اگر تم توبہ توحید اخلاص اور مسیلمہ کذاب کے ساتھ جہاد کرنے سے روگردانی کرو گے جیسا اس کے قبل حدیبیہ میں روگردانی کر چکے ہو تو وہ دردناک عذاب کی سزا دے گا۔

چنانچہ جب یہ واقعہ پیش آیا تو یہ محتاج لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اس جہاد سے پیچھے رہنے والے کو حق تعالیٰ نے دردناک عذاب سے ڈرایا ہے سو اب ہم کیا ہو گا ہم تو جہاد میں چلنے کی طاقت نہیں رکھتے تب حق تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ جہاد میں عدم شرکت اندھے پر کوئی گناہ نہیں اور نہ لنگڑے پر کوئی گناہ ہے اور نہ بیمار پر کوئی گناہ ہے باقی جو شخص ظاہر و باطن حق تعالیٰ کی اطاعت کرے گا

ع ۲ ۱۰ الفتح

يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾

ایسی جنتوں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اور جو شخص (حکم سے) روگردانی کرے گا اس کو دردناک عذاب کی سزا دے گا

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ

بالتحقیق اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے خوش ہوا جبکہ یہ لوگ آپ سے درخت (سمرہ) کے نیچے بیعت کر رہے تھے اور ان کے دلوں میں جو کچھ تھا اللہ کو وہ بھی

فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا

معلوم تھا اور (اس وقت) اللہ تعالیٰ نے ان میں اطمینان پیدا کر دیا اور ان کو ایک لگتے ہاتھ فتح دیدی اور (اس فتح میں) بہت سی غنیمتیں بھی (دیں) جن کو یہ لوگ رہے ہیں

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ

اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست بڑا حکمت والا ہے اللہ تعالیٰ نے تم سے (اور بھی) بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کر رکھا ہے جن کو تم لو گے سو سردست تم کو

لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ

یہ دے دی ہے اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور تاکہ یہ (واقعہ) اہل ایمان کیلئے ایک نمونہ ہو جائے اور تاکہ تم کو ایک

اور دشمن کے قتال کے لئے نکلے گا حق تعالیٰ اس کو ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جس کے درختوں اور بالاخانوں اور محلات کے نیچے سے دودھ شہد پانی اور شراب کی نہریں بہتی ہوں گی۔

اور جو شخص اطاعت اللہ اور اطاعت الرسول سے روگردانی کرے گا اس کو دردناک عذاب کی سزا دے گا۔

اب حق تعالیٰ اصحاب بیعۃ الرضوان سے اپنی خوشنودی کا ذکر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے خوش ہوا جب کہ یہ لوگ درخت سمرہ کے نیچے جہاد میں ثابت قدم رہنے پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر رہے تھے اور ان کے دلوں میں جو کچھ اخلاص اور عزم علی الوفاء تھا اللہ کو وہ بھی معلوم تھا اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں اطمینان پیدا کر دیا اور حمیت کو ختم کر دیا اور ان کے اس کے لگے ہاتھ فتح خیبر بھی دے دی۔

اور اس فتح میں بہت سی غنیمتیں دیں جن کو یہ لوگ لے رہے تھے اور حق تعالیٰ دشمنوں کو سزا دینے میں زبردست اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے صحابۂ کرام کو فتح و غنیمت عطا کرنے میں حکمت والے ہیں

اور اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کر رکھا ہے جو ابھی تک حاصل نہیں ہوئیں عنقریب تمہارے ہاتھ آئیں گی جیسا کہ فارس وغیرہ کی غنیمت ان میں سردست تم کو خیبر کی غنیمت دے دی اور خلفاء اہل خیبر یعنی اسد و غطفان کے تم سے قتال کرنے سے ہاتھ روک دیئے۔

اور تاکہ یہ فتح خیبر کا واقعہ اہل ایمان کے لئے ایک نمونہ ہو جائے کیونکہ مسلمان آٹھ ہزار تھے اور خیبر والے ستر ہزار تھے اور تاکہ تم کو ایک پسندیدہ دین پر

(لباب النقول فی اسباب النزول)

لقد۔ ابن ابی حاتم نے سلمۃ بن اکوع سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ ہم دوپہر کو لیٹے ہوئے تھے کہ اچانک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ لوگو بیعت بیعت، روح القدس نازل ہوئے ہیں چنانچہ ہم فوراً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ سمرہ درخت کے نیچے .... تھے ہم نے آپ سے جا کر بیعت کی اس وقت حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ الخ

صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا (۲۰) وَّأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ

سیدھی سڑک پر ڈال دے — اور ایک فتح اور بھی ہے جو تمہارے قابو میں نہیں آئی خدا تعالیٰ اس کو احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا (۲۱) وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ

ہر چیز پر — قادر ہے — اور اگر تم سے یہ کافر لڑتے — تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگتے — پھر نہ ان کو کوئی

وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا (۲۲) سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ

یار ملتا — اور نہ مددگار — اللہ تعالیٰ نے کفار کے لئے یہی دستور کر رکھا ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے — اور آپ خدا کے دستور میں

اللَّهِ تَبْدِيلًا (۲۳) وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ

رد و بدل نہ پاویں گے — اور وہ ایسا ہے کہ اس نے ان کے ہاتھ تم سے (یعنی تمہارے قتل سے) اور تمہارے ہاتھ ان (کے قتل) سے عین مکہ کے

مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا (۲۴) هُمُ الَّذِينَ

قریب میں روک دیئے بعد اس کے کہ تم کو ان پر قابو دے دیا تھا — اور — اللہ تعالیٰ — تمہارے کاموں کو دیکھ رہا تھا — وہ یہ لوگ ہیں

ثابت قدمی عطا فرمائے۔

اور ایک دوسری غنیمت اور بھی موعود ہے جو اس وقت تک تمہارے قبضہ میں نہیں آئی مگر خدا تعالیٰ اس کو اپنے احاطۂ قدرت میں لئے ہوئے ہے جب چاہے گا ہو جائے گی وہ فتح فارس ہے اور اللہ تعالیٰ فتح و نصرت و غنیمت ہر ایک چیز پر قادر ہے۔

اور اگر تم سے غطفان خیبر والوں کے ساتھ مل کر لڑتے تو ضرور شکست کھا کر بھاگتے پھر اس قتل و شکست کے مقابلہ ان کو کوئی یار ملتا اور نہ کوئی مددگار۔

اللہ تعالیٰ نے کفار کے لئے جب کہ انہوں نے انبیاء کرامؑ کا مقابلہ کیا یہی شکست و عذاب کا دستور کر رکھا ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے اور حق تعالیٰ بذریعہ قتل کے جو عذاب نازل کرتا ہے اس میں کسی قسم کا رد و بدل نہ پاویں گے۔

اسی نے مکہ والوں کے ہاتھ تمہارے قتل سے اور تمہارے ہاتھ مکہ والوں کے قتل سے عین مکہ مکرمہ کے قریب میں روک دیئے گو جانبین کم پتھر تو برسے بعد اس کے کہ تم کو ان پر قابو دے دیا تھا تا آنکہ صحابۂ کرام نے ان کو مار کر بھگا دیا کہ وہ مکہ میں جا گھسے اور اللہ تعالیٰ تمہارے ان تمام کاموں کو دیکھ رہا تھا۔ اور وہ لوگ یعنی مکہ والے

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور امام مسلم ترمذی اور نسائی نے حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے کہ حدیبیہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام پر اسّی آدمیوں نے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر تنعیم پہاڑ کی طرف سے حملہ کیا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔ چنانچہ ان سب کو پکڑ لیا گیا پھر آپ نے ان سب کو آزاد کر دیا اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ الخ۔ لث اور امام مسلم نے اسی طرح سلمۃ بن اکوع سے بھی روایت نقل کی ہے۔

لث اور امام احمد و نسائی نے عبداللہ بن مغفل سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

لث۔ اور ابن اسحاق نے ابن عباس رضؓ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْ

جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روکا اور (نیز) قربانی کے جانور کو جو رکا ہوا رہ گیا اس کے موقع میں پہنچنے سے روکا اور اگر

لَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ

مکہ میں اس وقت بہت سے مسلمان مرد اور بہت سی مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کی تم کو خبر بھی نہ تھی یعنی ان کے پس جانے کا احتمال نہ ہوتا جس پر ان کی وجہ سے تم کو بھی

مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا

بےخبری میں ضرر پہنچتا تو سب قصہ طے کر دیا جاتا لیکن ایسا اس لئے نہیں کیا تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کر دے اگر یہ ٹل گئے ہوتے تو

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٢٥﴾ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ

ان میں جو کافر تھے ہم ان کو دردناک سزا دیتے جب کہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں عار کو جگہ دی

حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ

اور عار بھی جاہلیت کی سو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور مومنین کو اپنی طرف سے تحمل عطا کیا اور اللہ تعالیٰ نے

كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٢٦﴾

نے مسلمانوں کو تقویٰ کی بات پر جمائے رکھا اور وہ اس کے زیادہ مستحق ہیں اور وہ اس کے اہل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے

جنہوں نے کفر کیا اور تم کو حدیبیہ کے سال مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانور کو بھی اس کے موقعہ پر پہنچنے سے روکا کہ وہ حدیبیہ ہی میں رکا رہ گیا۔

اور اگر اس وقت مکہ مکرمہ میں بہت سے مسلمان مرد جیسا کہ ولید رض سلمہ بن ہشام عیاش بن ربیعہ رض ابوجندل رض اور بہت سی مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کی تم کو خبر بھی نہ تھی یعنی ان کے قتل ہونے کا خدشہ نہ ہوتا جس پر ان کی وجہ سے تم کو بھی بے خبری میں گناہ اور دیت کا ضرر پہنچتا تو ابھی تم کو ان پر مسلط کر کے ان کا سارا قصہ ہی ختم کر دیا جاتا۔

تاکہ حق تعالیٰ اپنے دین کی اس کو دولت عطا فرمائے جو اس چیز کے لائق ہو البتہ اگر یہ مذکورہ مسلمان مکہ والوں کے درمیان سے کہیں ٹل گئے ہوتے تو ہم ان مکہ میں جو کافر تھے ... دردناک سزا دیتے اور مسلمانوں کی تلواروں سے ان کی گردنیں کٹواتے۔

جب کہ ان کفار مکہ .... نے اپنے دلوں میں عار کو جگہ دی اور عار بھی جاہلیت والی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اور مومنین کو اپنی طرف سے تحمل عطا فرمایا اور ان کو تقویٰ کی بات یعنی کلمہ طیبہ پر جمائے رکھا اور وہ مسلمان علم الٰہی میں اس کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ کے دنیا میں بھی زیادہ مستحق ہیں اور حق تعالیٰ مسلمانوں کی بزرگی سے بخوبی واقف ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

اور طبرانی اور ابو یعلیٰ نے ابو جمعہ جنید بن سبع سے نقل کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ دنیا کے ابتدائی حصہ میں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کفر کی حالت میں قتال کیا اور آخیر حصہ میں آپ کے ساتھ ہو کر اسلام کی حالت میں کفار سے لڑا اور ہم تین آدمی اور سات عورتیں تھے ہمارے ہی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی (ولولا رجال مؤمنون الخ)

اور فریابی اور عبد بن حمید اور امام بیہقی نے دلائل میں مجاہد سے نقل کیا ہے۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ

بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا جو مطابق واقع کے ہے کہ تم لوگ مسجد حرام (یعنی مکہ) میں انشاء اللہ ضرور جاؤ گے

اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ

امن و امان کے ساتھ۔ کہ تم میں کوئی سر منڈاتا ہوگا اور کوئی بال کترا تا ہوگا تم کو کسی طرح کا اندیشہ نہ ہوگا اللہ تعالیٰ کو وہ باتیں معلوم

تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ

ہیں جو تم کو معلوم نہیں پھر اس سے پہلے لگتے ہاتھ ایک فتح دے دی وہ اللہ ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت دی

بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾

اور سچا دین (یعنی اسلام) دیگر (دنیا میں) بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی گواہ ہے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں

بیشک حق تعالیٰ نے اپنے رسول کو بالکل سچا خواب دکھایا ہے جس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ تم لوگ دشمن سے امن و امان کے ساتھ انشاء اللہ مسجد حرام میں ضرور جاؤ گے چنانچہ حق تعالیٰ نے اس خواب کو بالکل واقع کے مطابق سچا کر کے دکھلایا۔

اور اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ آئندہ سال یہ خواب پورا ہوگا اور تم کو معلوم نہیں اور پھر اس نے اس وقوع تعبیر سے پہلے لگتے ہاتھ فتح خیبر دے دی۔

اور وہ اللہ ایسا ہے جس نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو توحید یا یہ کہ قرآن کریم اور سچا دین یعنی شہادت کلمہ لاالہ الا اللہ دے کر بھیجا ہے تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے۔

چنانچہ جس وقت تک روئے زمین پر کوئی مسلمان موجود رہے گا قیامت تک قائم نہ ہوگی اور اللہ کافی گواہ ہے کہ خدا کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

اور آگے جو آپ کے صحبت یافتہ ہیں جن میں سب سے پہلا مقام حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ہے جو سب سے پہلے مشرف باسلام ہوئے اور کفار کو آپ کے ساتھ دین الٰہی کی طرف بلایا ان کے اوصاف یہ ہیں کہ وہ کفار کے مقابلہ میں تیز ہیں چنانچہ حضرت عمر فاروقؓ جو دشمنان خدا پر بہت سخت ہیں دین الٰہی اور نصرت رسولؐ میں طاقتور ہیں۔

اور آپس میں مسلمانوں کے ساتھ مہربان ہیں چنانچہ حضرت عثمانؓ جو مسلمانوں کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک کرنے میں بڑھ کر ہیں۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

کہ مقام حدیبیہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خواب نظر آیا کہ آپ اور آپ کے ساتھی مکہ مکرمہ میں امن و امان کے ساتھ داخل ہوں گے کہ کوئی سر منڈاتا ہوگا اور کوئی بال کترا تا ہوگا چنانچہ جب آپ نے مقام حدیبیہ میں قربانی کا جانور ذبح کر دیا تو آپ کے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے خواب کی تعبیر کب ظاہر ہوگی تب یہ آیت نازل ہوئی لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا الخ۔

تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ

اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں کبھی سجدہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں　ان کے آثار

فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ

بوجہ تاثیر سجدہ کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں　یہ　ان کے اوصاف　توریت میں ہیں　اور انجیل میں

فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى

ان کا　یہ وصف ہے　کہ جیسے کھیتی اس نے اپنی سوئی نکالی پھر اس نے اس کو قوی کیا　پھر وہ اور موٹی ہوئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی

سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

ہو گئی کہ کسانوں کو بھی　بھلی معلوم ہونے لگی　تاکہ ان سے　کافروں کو جلا دے　اللہ تعالیٰ نے ان صاحبوں سے جو کہ ایمان لائے ہیں اور

ع ۱۵ عند المتقدمین

الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

ع ۴ / ۱۲

نیک کام کر رہے ہیں　مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے

اور اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ وہ نمازوں میں بکثرت مصروف ہیں یہ نمایاں صفت حضرت علی میں رضؓ ہیں سب سے آپ بہت نمازیں پڑھا کرتے تھے اور یہ حضرات جہاد کے ذریعہ اللہ کے ثواب اور اس کی رضامندی کی جستجو میں لگے ہیں یہ جہاد نمایاں صفت حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضؓ میں تھی کہ دشمنان خدا پر بہت ہی سخت تھے اور ان کے عبدیت کے آثار بوجہ تاثیر ان کے سجدہ اور عبادت کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں۔

اور یہ سلمان رضؓ بلال رضؓ صہیب رضؓ وغیرہ ہیں ان کے یہی اوصاف توریت میں موجود ہیں اور انجیل میں ان کا یہ وصف موجود ہے۔

جیسے کھیتی کہ اس نے اپنی سوئی نکالی چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضؓ آپؐ پر ایمان لائے اور آپؐ کے دشمنوں کے مقابلہ میں آپؐ کے ساتھ نکلے اور پھر اس نے اس سوئی کو قوی کیا وہ حضرت عمر فاروق رضؓ ہیں کہ دشمنان خدا کے مقابلہ میں ان کی تلوار نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر مقام پر مدد فرمائی پھر وہ کھیتی اور موٹی ہوئی وہ حضرت عثمان غنی ہیں کہ ان کے مال و دولت نے جہاد فی سبیل اللہ میں قوت پیدا کی پھر وہ کھیتی اپنے تنہ پر سیدھی کھڑی ہو گی یعنی حضور حضرت علی کی وجہ سے قریش میں تبلیغ کے لئے کھڑے ہو گئے۔

اور حضرت طلحہ رضؓ اور حضرت زبیر رضؓ کے مشرف باسلام ہونے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام کی یہ جماعت اچھی معلوم ہونے لگی اور ان کا اسلام لانا کفار کو جلانے لگا۔

کہا گیا ہے کہ والذین معہ یہاں تک کہ یہ آیت اصحاب بیعۃ الرضوان اور تمام مخلص صحابۂ کرام کی فضیلت میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات سے جو کہ ایمان لائے اور نیک کام کر رہے ہیں دنیا و آخرت میں ان کے گناہوں کی مغفرت اور جنت میں اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

آیاتہا ۱۸ (۴۹) سُوْرَۃُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِیَّۃٌ (۱۰۶) رُکُوْعَاتُہَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ

اے ایمان والو اللہ اور رسول (کی اجازت) سے پہلے تم سبقت مت کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ①

بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے سب اقوال کو سننے والا اور تمہارے سب افعال کو جاننے والا ہے

(سورۂ حجرات) یہ سورت مدنی ہے اس میں اٹھارہ آیتیں اور تین سو تینتالیس کلمات اور ایک ہزار چار سو چھیتر حروف ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے پہلے تم کسی قول یا فعل میں سبقت مت کیا کرو تا آنکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہی تمہیں کسی چیز کا حکم دیں یا روکیں اور نہ کسی قتل میں اور یوم النحر میں قربانی کے ذبح کرنے میں یا یہ کہ نہ اللہ تعالیٰ کی مخالفت کیا کرو اور نہ رسول اللہ کی یا یہ کہ نہ کتاب اللہ کی مخالفت کیا کرو اور نہ سنت رسول کی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ کہ کہیں تم کوئی قول و فعل بغیر حکم الٰہی اور حکم رسول کے کرو اور اس بات سے کہ کہیں تم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی مخالفت کرو حق تعالیٰ تمہارے سب اقوال کو سننے والا اور جاننے والا ہے۔

یہ آیت اصحاب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم میں سے تین حضرات کے بارے میں نازل ہوئی ہے انہوں نے اللہ اور رسول کی اجازت سے پہلے بنی سلیم کے دو شخصوں کو جن سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صلح ہوئی۔۔۔۔ تھی مار ڈالا تھا اللہ تعالیٰ نے انہیں اس چیز سے منع کر دیا کہ بغیر اللہ اور رسول کی اجازت کے کچھ مت کرو اللہ تعالیٰ ان دونوں شخصوں کی باتوں کو سننے والا ہے۔ اور ان کے احوال سے واقف ہے اور ان کی باتیں یہ تھیں کہ اگر ایسا ہوگا تو ایسا ہوگا۔

لباب النقول فی اسباب النزول

(سورہ حجرات) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ فرمان خداوندی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ الخ امام بخاری وغیرہ نے ابن جریج عن ابن ابی ملیکہ کے طریق سے نقل کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر نے بیان کیا ہے کہ بنی تمیم کے کچھ سوار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت ابو بکر رضؓ نے عرض کیا کہ ان پر قعقاع بن معبد کو امیر بنا دیجئے حضرت عمرؓ نے کہا بلکہ اقرع بن حابس کو امیر بنا دیجئے ابو بکر رضؓ نے کہا کہ تم نے میری مخالفت کرنا چاہی عمرؓ بولے میں نے تمہاری مخالفت کا ارادہ نہیں کیا غرضکہ دونوں میں تیز کلامی ہوئی حتیٰ کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں اس کے بارے میں يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا تک یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

نیز۔ اور ابن منذر نے حسنؒ سے نقل کیا ہے کہ یوم النحر کو کچھ لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ سے پہلے قربانیاں ذبح کرلیں چنانچہ ان کو دوبارہ قربانیاں ذبح کرنے کا حکم دیا اور اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور ابن ابی الدنیا نے کتاب الاضاحی میں ان الفاظ کے ساتھ روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کرلی تھی اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ

اے ایمان والو تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور نہ ایسے کھل کر بولا کرو

بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ②

جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر بولا کرتے ہو کبھی تمہارے اعمال برباد ہو جاویں اور تم کو خبر بھی نہ ہو

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ

بے شک جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ کے سامنے پست رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے

اگلی آیت ثابت بن قیس بن شماس کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس وقت وفد بنی تمیم آیا تو یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زور سے کلام کر رہے تھے حق تعالیٰ نے ان کو اس سے منع کر دیا کہ اے ایمان والو یعنی اے ثابت تم اپنی آوازیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور نہ آپ سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسا آپس میں ایک دوسرے کا نام لے کر اس سے کھل کر بولا کرتے ہو۔

بلکہ تعظیم و توقیر اور احترام کے ساتھ آپ کو مخاطب کیا کرو کہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ وغیرہ الفاظ سے مخاطب کیا کرو۔

یوں نہ ہو کہ کبھی ترک ادب و احترام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے تمہارے اعمال صالحہ برباد ہو جائیں اور تم کو ان کے برباد ہونے کی خبر بھی نہ ہو۔

بلاشبہ جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پست رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور امام طبرانی نے اوسط میں حضرت عائشہ رضؓ سے نقل کیا ہے کہ کچھ لوگ مہینہ پہلے شروع کر لیتے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

لث۔ اور ابن جریر نے قتادہ رضؓ سے نقل کیا ہے بیان کرتے ہیں ہم سے بیان کیا گیا کہ کچھ لوگوں نے کہا کاش ہمارے میں یہ حکم نازل ہوتا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

نیز قتادہ رضؓ ہی سے نقل کیا ہے کہ کچھ لوگ آپ سے زور سے گفتگو کرتے تھے اور آپ کے سامنے آوازیں بلند کرتے تھے ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ الخ

لث۔ نیز محمد بن ثابت بن قیس رضؓ سے کہ جس وقت یہ آیت لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الخ نازل ہوئی تو حضرت ثابت بن قیس رستہ میں بیٹھ کر رونے لگے حضرت عاصم بن عدی کا ان کے پاس گذر ہوا تو بولے کیوں روتے ہو حضرت ثابت نے جواب دیا مجھے یہ آیت کریمہ رلاتی ہے کیونکہ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی ہو اس لئے کہ میں بہت بولنے والا اور بلند آواز آدمی ہوں حضرت عاصم نے اس چیز کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی آپ نے ان کو بلایا اور فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو گئے کہ خوبیوں والی زندگی بسر کرو اور شہید ہو اور پھر جنت میں داخل ہو حضرت ثابت بولے میں اس پر راضی ہوں اور میں کبھی بھی اپنی آواز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کے سامنے بلند نہیں کروں گا تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ الخ

اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ③ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ

تقویٰ کے لئے خالص کر دیا ہے ان لوگوں کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے جو لوگ حجروں کے باہر سے آپ کو

مِنْ وَّرَاۗءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ④ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ

پکارتے ہیں ان میں اکثروں کو عقل نہیں ہے اور اگر یہ لوگ (ذرا) صبر (اور انتظار) کرتے یہاں تک کہ آپ خود

اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑤

باہر ان کے پاس آجاتے تو یہ ان کیلئے بہتر ہوتا کیونکہ ادب کی بات تھی) اور اللہ غفور رحیم ہے

تقوٰے اور توحید کے لئے خالص کر دیا ہے ان کے دنیوی گناہوں کے لئے مغفرت اور آخرت میں اجر عظیم ہے یہ آیت بھی حضرت ثابت بن قیس کے بارے میں نازل ہوئی ہے حق تعالیٰ نے اس آیت میں ان کی تعریف فرمائی ہے کیونکہ انہوں نے ممانعت کے بعد آواز بالکل پست کر دی تھی

جو لوگ ازواج مطہرات کے حجروں کے باہر سے آپ کو پکارتے ہیں وہ حکم خداوندی اور توحید الٰہی اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے احترام کو نہیں سمجھتے۔

قبیلہ خزاعہ کی ایک شاخ بنی عنبر کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی واقعہ پیش آیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف ایک چھوٹا سا لشکر روانہ کیا اور ان پر عیینہ بن حصن کو امیر بنایا چنانچہ جب یہ لشکر ان کے پاس پہنچا تو یہ سب اپنے اہل و عیال اور اموال چھوڑ کر بھاگ گئے چنانچہ ان کی اولاد قید کر کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی گئی تو یہ لوگ اس غرض سے مدینہ منورہ آئے کہ فدیہ دے کر اپنی اولاد کو چھڑا لیں چنانچہ دوپہر آرام کے وقت جب کہ آپ آرام فرما رہے تھے آپ کو حجرے کے باہر سے پکارا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آؤ حق تعالیٰ نے ان کی اس حرکت کی مذمت فرمائی اور فرمایا اگر یہ لوگ کچھ انتظار کرتے تا آنکہ آپ نماز کیلئے خود باہر آجاتے تو آپ خود ان کے بچوں اور عورتوں کو آزاد کر دیتے چنانچہ حضور نے ان سے آدھوں کا فدیہ لیا اور آدھوں کو آزاد کر دیا اور اگر یہ لوگ اب بھی توبہ کر لیں تو حق تعالیٰ غفور ہے رحیم ہے اسی وجہ سے اس نے فوراً سزا نہیں دی۔

لباب النقول فی اسباب النزول

ارشاد خداوندی اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاۗءِ الْحُجُرٰتِ الخ

امام طبرانی نے اور ابو یعلی نے سند حسن کے ساتھ زید بن ارقم رضہ سے نقل کیا کہ عربوں میں سے کچھ لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجروں پر آئے اور آکر یا محمد یا محمدؐ کہہ کر پکارنے لگے اس وقت حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاۗءِ الْحُجُرٰتِ الخ۔

ش۔ اور عبدالرزاق نے بواسطہ معمر قتادہ رضہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا اے محمد میری تعریف شاندار ہے اور میری مذمت بری ہے آپ نے ارشاد فرمایا یہ شان حق تعالیٰ کی ہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ الخ یہ روایت مرسل ہے اور اس کے ترمذی میں بغیر ذکر نزول آیت براء بن عازب وغیرہ کی روایت سے بہت سے مرفوع شواہد موجود ہیں۔

ش۔ اور ابن جریر نے حسنؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ

اے ایمان والو اگر کوئی شریر آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو کبھی کسی قوم کو نادانی سے

فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ⑥

کوئی ضرر نہ پہنچا دو پھر اپنے کئے پر پچھتانا پڑے

اگلی آیت بھی ایک واقعہ کے ماتحت نازل ہوئی ہے وہ یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو بنی مصطلق سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا یہ رستہ ہی سے واپس آ گئے اور اپنے خیال کے مطابق کہہ دیا کہ وہ لوگ تو میرے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے ان لوگوں سے لڑائی کا ارادہ کیا تو حق تعالیٰ نے منع فرما دیا اور یہ حکم دیا کہ اے ایمان والو اگر کوئی شریر آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لائے جیسا کہ ولید بنی مصطلق کی خبر لایا ہے تو خوب تحقیق کر لیا کرو کہ صحیح ہے یا غلط کبھی کسی قوم کو اپنی نادانی سے کوئی ضرر نہ پہنچا دو پھر اپنے کئے پچھتانا پڑے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

ك۔ اور امام احمد نے سند صحیح کے ساتھ اقرع بن حابس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے حجروں کے باہر سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا آپ نے کچھ جواب نہیں دیا تب یہ بولے اے محمد میری مدح قابل ستائش ہے اور میری مذمت بہت بری ہے تب آپ نے فرمایا یہ شان صرف حق تعالیٰ کی ہے۔

ك۔ اور ابن جریر وغیرہ نے اقرع سے نقل کیا ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے اور بولے اے محمدؐ ہماری طرف آیئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

حکم خداوندی يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ الخ

امام احمد وغیرہ نے سند جیدؔ کے ساتھ ابن ضرار خزاعی سے نقل کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی میں نے اسلام کو قبول کر لیا اور اس میں داخل ہو گیا اور آپ نے مجھے زکوٰۃ کا حکم دیا میں نے اس کو بھی قبول کر لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی قوم کی طرف جاتا ہوں اور ان سے اسلام اور ادائے زکوٰۃ کی دعوت دیتا ہوں تو جو میری بات قبول کرلے گا اس کی زکوٰۃ میں جمع کر لوں گا تو آپ فلاں وقت میرے پاس قاصد بھیج دیں تاکہ میں نے جو زکوٰۃ کا مال جمع کیا ہو وہ آپ کے پاس لے آئے چنانچہ جب حارث نے زکوٰۃ کا مال جمع کر لیا اور وہ وقت مقررہ بھی آ گیا تو قاصد ان کے پاس نہ پہنچا تو حارث یہ سمجھے کہ کچھ ناراضگی پیش آ گئی تو انہوں نے اپنی قوم کے سرداروں کو جمع کر کے ان سے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وقت متعین کیا تھا تاکہ اس وقت آپ قاصد بھیجیں کہ جو زکوٰۃ میرے پاس جمع ہوئی ہے وہ لیجائے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی یہاں خلیفہ بھی نہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کی وجہ سے اپنے قاصد کو نہیں بھیجا لہٰذا تم تیار ہو جاؤ تاکہ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں۔

اور ادھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ولید بن عقبہ کو ان کے پاس سے زکوٰۃ کا مال لینے کے لئے بھیجا

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ

اور جان رکھو کہ تم میں رسول اللہ ہیں بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں اگر وہ اس میں تمہارا کہنا مانا کریں تو تم کو بڑی مضرت پہنچے لیکن

اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ

اللہ تعالیٰ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور اس کو تمہارے دلوں میں مرغوب کر دیا اور کفر اور فسق اور

وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۷ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ

عصیاں سے تم کو نفرت دیدی ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل اور انعام سے راہ راست پر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۸ وَاِنْ طَاۗىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ

جاننے والا اور حکمت والا ہے اور اگر مسلمانوں میں دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان اصلاح کر دو

اور اے گروہ مؤمنین جان رکھو کہ تم میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر وہ اس میں تمہاری رائے پر عمل کر لیا کریں تو تم کو بڑی مضرت پہنچے لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو ایمان کامل کی محبت دی ہے اور اس کو تمہارے دلوں میں مرغوب کر دیا اور حق تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت اور نفاق اور تمام معاصی سے تم کو نفرت دے دی۔

ایسے ہی صفات والے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے انعام سے راہ راست پر ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی بزرگی کو جاننے والا اور حکمت والا ہے کہ اس نے ایمان کامل تم کو عطا کیا اور کفر و فسوق اور عصیان سے تمہارے دلوں میں نفرت پیدا کر دی۔

اور اگر مسلمانوں میں دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں کتاب اللہ سے صلح کر دو۔ عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق

(لباب النقول فی اسباب النزول)

چنانچہ جب ولید روانہ ہوئے تو وہ ان سے ڈرے اور واپس آ کر اپنے خیال کے مطابق کہہ دیا کہ حارث نے زکوٰۃ کا مال نہیں دیا اور میرے قتل کا ارادہ کیا۔

یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث کی طرف ایک جماعت روانہ کی جب حارث نے وہ جماعت آتے دیکھی تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور بولے کہ کہاں تم لوگ بھیجے گئے ہو انہوں نے کہا کہ آپ کی طرف آئے ہیں حارث بولے کیوں؟ انہوں نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری طرف ولید بن عقبہ کو بھیجا ان کا خیال ہے کہ تم نے انہیں زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور ان کو قتل کرنا چاہا حارث بولے ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق ..... کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے نہ میں نے ان کو دیکھا ہے اور نہ وہ میرے پاس آئے ہیں

چنانچہ جب حارث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تم نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور میرے قاصد کو قتل کرنا چاہا حارث بولے ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی یعنی اے ایمان والو اگر کوئی شریر آدمی الخ اس سند کے رجال ثقہ ہیں۔

اور امام طبرانی نے اسی طرح جابر بن عبد اللہ اور علقمہ بن ناجیہ اور ام سلمہ سے اور ابن جریر نے عوفی کے طریق سے ابن عباس رضؓ اور دوسرے مرسل طریق سے روایت کی ہے۔ حکم خداوندی وَاِنْ طَاۗىِٕفَتٰنِ الخ بخاری و مسلم نے حضرت انس رضؓ

فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ

پھر اگر ان میں کا ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو اس گروہ سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع

اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ

ہو جاوے پھر اگر رجوع ہو جائے تو ان دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ اصلاح کر دو اور انصاف کا خیال رکھو بے شک اللہ انصاف والوں کو

الْمُقْسِطِیْنَ ۝۹ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ

پسند کرتا ہے مسلمان تو سب بھائی ہیں سو اپنے دو بھائیوں کے درمیان اصلاح کر دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۱۰

رہا کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے

اور اس کے ساتھی اور حضرت عبداللہ بن رواحہ اور ان کی جماعت ان دونوں گروہوں میں آپس کی تیز کلامی پر کچھ لڑائی ہو گئی تھی حق تعالیٰ نے ان کو اس بات سے منع کر دیا اور صلح کا حکم دیا اور فرمایا کہ پھر بھی اگر ابن سلول منافق کا گروہ دوسرے پر یعنی حضرت عبداللہ بن رواحہ کی جماعت پر زیادتی کرے اور حکم الٰہی کے مطابق صلح پر آمادہ نہ ہو تو اس گروہ سے لڑو جو کہ ظلم و زیادتی کرتا ہے تاآنکہ وہ کتاب اللہ کے فیصلہ پر آمادہ ہو جائے

پھر اگر وہ گروہ زیادتی کرنے والا بذریعہ کتاب الٰہی صلح کے لئے تیار ہو جائے تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ اصلاح کر دو اللہ تعالےٰ کتاب اللہ کے مطابق انصاف پر عمل پیرا ہونے والوں کو پسند کرتا ہے۔

مسلمان تو سب اشتراک فی الدین کی وجہ سے بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں کے درمیان کتاب اللہ کے ذریعہ سے اصلاح کرا دیا کرو اور اصلاح کے وقت اللہ سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم پر رحمت کی جاوے اور عذاب نہ ہو۔

لباب النقول فی اسباب النزول

سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گدھے پر سوار ہو کر عبداللہ بن ابی منافق کے پاس گئے وہ بدبخت بولا اپنے حمار کو مجھ سے دور کرو کیونکہ آپ کے حمار کی بدبو نے مجھے پریشان کر دیا یہ سن کر ایک انصاری بولے خدا کی قسم تجھ سے زائد آپ کا گدھا پاکیزہ اور خوشبو والا ہے تو عبداللہ منافق کی حمایت میں اس کی قوم میں سے ایک شخص غصہ ہوا غرضکہ ان میں سے ہر ایک کی حمایت میں ان کے ساتھی غصہ ہو گئے اور دونوں جماعتوں میں کھجوروں کی شاخوں جوتوں اور ہاتھوں سے ایک دوسرے کی خوب پٹائی ہوئی ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ الخ

۔اور سعید بن منصور اور ابن جریر نے ابی مالک رضؓ سے نقل کیا ہے کہ مسلمانوں میں سے دو شخصوں میں باہم گالی گلوچ ہوئی اور دونوں میں سے ہر ایک کی قوم اس کی حمایت میں غصہ ہوئی چنانچہ دونوں جماعتوں میں ہاتھوں اور جوتوں کے ساتھ خوب لڑائی ہوئی تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے سدی سے نقل کیا ہے کہ عمران نامی ایک شخص انصار میں تھا اس کے نکاح میں ایک عورت ام زید نامی تھی اس نے اپنے گھر والوں سے ملنا چاہا تو اس کے خاوند نے اس کو جانے سے روک دیا اور اپنے مکان کے بالاخانے میں بند کر دیا اس عورت نے اپنے گھر والوں کے پاس قاصد

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا
اے　ایمان　والو　نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہیے کیا عجب ہے کہ (جن پر ہنستے ہیں) وہ ان (ہنسنے والوں) سے (خدا کے نزدیک) بہتر ہوں اور نہ
نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا
عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہیے کیا عجب ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے
بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ
کو برے لقب سے پکارو ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا (ہی) برا ہے

اے ایمان والو نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہیے یہ آیت حضرت ثابت بن قیس بن شماس رض کے بارے میں نازل ہوئی ہے انہوں نے ایک انصاری شخص کی ماں کا تذکرہ کرکے ان کو عار دلائی تھی کہ جس سے زمانہ جاہلیت میں ان کو عار دلایا کرتے تھے اس چیز کی حق تعالیٰ نے ممانعت فرمادی اسی طرح اگلہ آیت کا حصہ ازواج مطہرات میں سے دو بیبیوں کے بارے میں نازل ہوا ہے کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ کا مذاق اڑایا تھا اس چیز سے بھی حق تعالیٰ نے روک دیا اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہیے کیا عجب ہے کہ جن پر ہنستے ہیں وہ اُن ہنسنے والوں سے خدا کے نزدیک بہتر اور افضل ہوں اور نہ اپنے مسلمان بھائیوں کی عیب جوئی کرو اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب اور گالی گلوچ کے ساتھ پکارو۔

کیونکہ ایمان لانے کے بعد مسلمان پر گناہ کا نام لگنا ہی برا ہے کہ جب ایک شخص اسلام لے آیا اور کفر کو چھوڑ دیا پھر اسے یہودی نصرانی مجوسی کہہ کر پکارنا ہی برا اور گناہ کی بات ہے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

بھیج دیا اس کی قوم نے آکر اسے اتار لیا اور لے جانا چاہا اس شخص نے بھی باہر نکل کر اپنے گھر والوں کو بلایا تو اس کے چچازاد برادران چلے آئے اور انہوں نے چاہا کہ عورت اور اس کے گھر والوں کے درمیان رکاوٹ کر دیں غرضکہ انہوں نے اس کی قوم کو ہٹانا چاہا اور آپس میں جوتوں سے مار پٹائی ہوئی تو ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ایک قاصد بھیجا اس نے جاکر ان کے درمیان صلح کرائی اور وہ سب حکم خداوندی کی طرف لوٹ آئے۔

نیز۔ اور ابن جریر نے حسن سے نقل کیا ہے کہ دو قبیلوں میں باہم لڑائی تھی انہیں فیصل کی طرف بلایا جاتا تو وہ اس کی بات ماننے سے انکار کرتے تھے تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اور نیز قتادہ رض سے نقل کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ یہ آیت دو انصاری شخصوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے دونوں کے درمیان کسی حق پر جھگڑا تھا چنانچہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے اپنے خاندان کی کثرت کی وجہ سے کہا کہ میں تجھ سے زبردستی لے لوں گا اور دوسرے نے اسے اس بات کی دعوت دی کہ اس معاملہ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کرالیں مگر اس نے اس چیز کو نہیں مانا غرضکہ یونہی جھگڑا چلتا رہا تاآنکہ دونوں میں جوتوں اور ہاتھوں کے ساتھ مار پٹائی ہوالبتہ تلواروں سے کسی قسم کی لڑائی نہیں ہوئی فرمان خداوندی وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ الخ اصحاب سنن اربعہ نے ابی جبیر بن ضحاک سے نقل کیا ہے کہ ہم میں سے

وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا

اور جو (ان حرکتوں سے) باز نہ آویں گے تو وہ ظلم کرنے والے ہیں اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے

مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ

بچا کرو کیونکر بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں اور سراغ مت لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے

اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ

کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس کو تو تم ناگوار سمجھتے ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو

اور جو ان حرکتوں سے باز نہ آویں گے وہ خود گناہ (اور سزا) کو واجب کر کے اپنی ذات کو نقصان پہنچا رہے ہیں

یہ آیت ابو بردہ بن مالک انصاری اور عبد اللہ بن حدود اسلمی کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ ان دونوں حضرات میں اس چیز کے بارے میں باہم تیز کلامی ہوئی تو حق تعالیٰ نے ان کو اس سے روک دیا۔

اور اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں۔

یہ آیت دو صحابیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے انہوں نے اپنے ساتھی حضرت سلمان فارسی کی غیبت کی تھی اور حضرت اسامہ خادم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدگمانی کی تھی اور ان کا سراغ لگایا تھا کہ ان کے پاس کچھ چیز موجود ہے جس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دینے کا حکم دیا تھا تو حق تعالیٰ نے بدگمانی غیبت اور سراغ لگانے سے منع کر دیا یعنی اپنے بھائی کے آنے جانے کے بارے میں جو تم گمان کرتے ہو جیسا کہ اس مقام پر حضرت اسامہ کے بارے میں گمان کیا یہ گمان مت کرو۔

اور نہ کسی کے عیب کا سراغ لگاؤ اور نہ اس چیز کی تحقیق کرو جس کی حق تعالیٰ نے اس پر پردہ پوشی فرما دی ہے اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے جیسا کہ اس مقام پر حضرت سلمان کی غیبت کی ہے۔

کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت عدم اضطرار کی حالت میں کھائے اس کو تم ضرور ناگوار اور حرام سمجھتے ہو پس غیبت بھی اسی کے مشابہ ہے اسے بھی اسی طرح سمجھنا چاہیئے۔

اور اس بات سے اللہ سے ڈرتے رہو کہ کہیں کسی کی غیبت نہ کر بیٹھو۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

ایک شخص کے دو نام تھے اور تیسرا بھی نام تھا جو جب ایک نام لیکر اسے پکارا جاتا تو اسے ناگوار گزرتا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

اور امام حاکم وغیرہ نے انہیں سے روایت نقل کی ہے کہ جاہلیت میں (لوگوں کے) القاب تھے چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اسکے لقب کے ساتھ پکارا آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ یہ لقب اسے برا معلوم ہوتا ہے اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور امام احمد نے انہیں سے بایں الفاظ روایت نقل کی ہے کہ ہمارے یعنی بنی سلمہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ اسکے دو یا تین نام نہ ہوں چنانچہ جب آپ ان میں سے کسی کو اسکے ان ناموں میں سے کسی نام کے ساتھ پکارتے تو وہ لوگ کہتے یا رسول اللہ وہ اس نام سے غصہ ہوتا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی۔ فرمان خداوندی وَلَا يَغْتَبْ ابن منذر نے ابن جریج سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں لوگوں کا خیال ہے

إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ

بیشک اللہ بڑا توبہ قبول والا مہربان ہے اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا

وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ

اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرسکو اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو

إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾

اللہ خوب جاننے والا پورا خبردار ہے۔

جو غیبت سے توبہ کرے تو اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور جو توبہ پر مرے اس پر مہربان ہے۔

اگلی آیت حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے انہوں نے ایک شخص سے کہا تھا کہ تو فلاں کا لڑکا ہے اور کہا گیا ہے کہ حضرت بلال رضہ قریش کے ایک گروہ سہل بن عمرو حارث بن ہشام اور ابوسفیان بن حرب کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی فتح مکہ کے سال ان لوگوں نے جب حضرت بلال کی آذان سنی تو یہ بولے کہ حق تعالیٰ اور اس کے رسول کو اس کو..... کے علاوہ کوئی مؤذن نہیں ملا اس پر حق تعالیٰ نے فرمایا اے لوگو ہم نے تم سب کو ایک مرد و عورت یعنی آدم و حوا سے پیدا کیا ہے پھر تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا یا یہ کہ پھر تم کو غلام اور آزاد بنایا صرف اس لئے تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کرسکو کہ جس وقت تمہارے سے پوچھا جائے کہ تم کون ہو تو تم جواب میں کہہ سکو کہ قریش سے ہوں یا کندہ وغیرہ سے۔

باقی قیامت کے دن تو تم سب میں اللہ کے نزدیک بڑا شریف وہ ہے جو دنیا میں سب سے پرہیزگار ہو اور وہ حضرت بلال رضہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمہارے حسب و نسب کو خوب جاننے والا اور وہ ہی تمہارے اعمال اور عنداللہ مکرم ہونے سے پورا خبردار ہے

اگلی آیت بنی اسد کے بارے میں نازل ہوئی ہے یہ لوگ سخت فاقہ میں مبتلا ہو گئے تھے تو مع اپنے اہل و عیال سب کے سب اسلام کے مدعی ہو گئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تاکہ آپ سے کچھ مال و متاع

(لباب النقول فی اسباب النزول)

فرماتے ہیں لوگوں کا خیال ہے کہ یہ آیت حضرت سلمان فارسی کے بارے میں نازل ہوئی ہے انہوں نے کھانا کھایا پھر سو گئے اور خراٹے لینے لگے تو ایک شخص نے انکے کھانا کھانے اور انکے سونیکا تذکرہ کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے۔

ارشاد خداوندی یا ایھا الناس الخ۔

ابن ابی حاتم نے ابن ابی ملیکہ سے نقل کیا ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت بلال رضہ خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھے اور اذان دی تو اس پر بعض لوگ بولے کیا یہ سیاہ غلام بیت اللہ کی چھت پر اذان دیتا ہے تو اس پر ان میں سے بعض نے کہا یہ اپنے علاوہ دوسرے سے حق تعالیٰ کو ناراض کردیگا اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔

اور ابن عساکر نے اپنی مبہمات میں کہا ہے کہ میں نے ابن بشکوال کی تحریر میں پایا ہے کہ ابوبکر بن ابی داؤد نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت ابی ہند کے بارے میں نازل ہوئی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی بیاضہ کو حکم دیا کہ اپنے میں سے کسی عورت کی ان سے شادی کردیں اس پر وہ لوگ بولے یا رسول اللہ ہم اپنی لڑکیوں کی اپنے غلاموں سے شادی کریں تب یہ آیت نازل ہوئی۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ
یہ گنوار کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے آپ فرما دیجئے کہ تم ایمان تو نہیں لائے لیکن یوں کہو کہ ہم (مخالفت چھوڑ کر) مطیع ہو گئے اور ابھی تک ایمان

الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ
تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مان لو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں سے ذرا بھی

شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
کمی نہ کرے گا بیشک اللہ غفور رحیم ہے پورے مومن وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے

ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ
پھر شک نہیں کیا اور اپنے مال اور جان سے خدا کے رستہ میں محنت اٹھائی یہ لوگ

هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿١٥﴾ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي
ہیں سچے آپ فرما دیجئے کہ کیا خدا کو اپنے دین کی خبر دیتے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ کو تو سب

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٦﴾ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ
آسمان اور زمین کی سب چیزوں کی خبر ہے اور اللہ سب چیزوں کو جانتا ہے یہ لوگ اپنے اسلام لانے کا آپ پر احسان رکھتے ہیں

حاصل کرلیں چنانچہ ان لوگوں نے آکر مدینہ منورہ میں گرانی پھیلا دی اور اس کے رستوں کو گندگی سے بھر دیا حقیقت میں یہ لوگ منافق تھے مگر ظاہراً کہتے تھے یا رسول اللہ ہمیں کھلایئے اور ہمارا احترام کیجئے ہم مخلص ہیں اور اپنے ایمان میں سچے ہیں۔ مگر یہ منافق تھے اپنے قول میں جھوٹے تھے حق تعالیٰ نے انہیں کے مقالہ کو نقل کر دیا کہ بعضے گنوار یعنی بنی اسد والے آپ کے پاس آکر بلا تصدیق قلب محض زبان سے کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے۔

آپ ان سے فرما دیجئے کہ تم ایمان تو نہیں لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع ہو گئے تاکہ قید اور قتل سے محفوظ رہیں۔ باقی ابھی تک تصدیق ایمان اور حلاوت ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوئی۔

لیکن اب دل سے تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا کہنا مان لو اور کفر و نفاق سے توبہ کر لو جیسا کہ زبان سے اس چیز کا اظہار کرتے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ تمہاری نیکیوں کے ثواب میں سے ذرا بھی کم نہ کرے گا تائب اور توبہ پر مرنے والے کی حق تعالیٰ مغفرت فرمانے والا اور اس پر رحمت فرمانے والا ہے۔

حقیقی مومن تو وہ ہیں جو سچائی اور خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر اپنے ایمان میں کبھی بھی شک نہیں کیا اور اپنے جان و مال سے اطاعت خداوندی میں محنت اٹھائی سو یہی لوگ اپنے ایمان و اطاعت میں پورے سچے ہیں۔

آپ بنی اسد سے یہ بھی فرما دیجئے کہ کیا خدا تعالیٰ کو اپنے دین قبول کرنے کی خبر دیتے ہو کہ تم اس میں سچے ہو یا جھوٹے حالانکہ اللہ تعالیٰ کو تمام آسمانوں اور زمین والوں کے دلوں کی خبر ہے اور اس کے علاوہ اور بھی ان کی تمام پوشیدہ چیزوں سے واقف ہے۔

یہ لوگ اپنے اسلام لانے کا آپ پر احسان رکھتے ہیں جس کا اظہار بایں الفاظ کرتے ہیں کہ ہمیں کھانا کھلا دیجئے اور ہمارا احترام کیجئے کہ ہم اسلام لے آئے

(لباب النقول فی اسباب النزول)

امام طبرانی نے سند حسن کے ساتھ عبداللہ بن ابی اوفی رضؓ سے نقل کیا ہے کہ عرب کے کچھ لوگوں نے کہا

قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ
آپ کہہ دیجئے کہ مجھ پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تم کو ایمان کی ہدایت دی

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ
بشرطیکہ تم سچے ہو بے شک اللہ تعالےٰ آسمان اور زمین کی مخفی باتوں کو جانتا ہے اور تمہارے

بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾
سب اعمال کو بھی جانتا ہے

آپ ان سے فرما دیجئے کہ مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تم کو تصدیق ایمان کی طرف بلایا بشرطیکہ تم اپنے اس دعوئے ایمان میں سچے ہو۔

مگر تم جھوٹے ہو سچے نہیں ہو اور اللہ تعالےٰ آسمان و زمین کی سب مخفی چیز کو جانتا ہے۔

اور اے گروہ منافقین تمہارے نفاق سے بھی اور اگر تم توبہ نہ کرو تو تمہاری سزا سے بھی واقف ہے

تمت بالخیر

لباب النقول فی اسباب النزول

یا رسول اللہ ہم اسلام لے آئے اور ہم نے آپ سے قتال نہیں کیا بنی فلاں نے آپ سے قتال کیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ لوگ اپنے اسلام لانے کا آپ پر احسان رکھتے ہیں۔

اور بزار نے سعید بن جبیر کے طریق سے حضرت ابن عباس رضؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

اور ابن ابی حاتم نے حسن سے اسی طرح روایت نقل کی ہے باقی اس میں ہے کہ یہ چیز فتح مکہ کے وقت پیش آئی۔

اور ابن سعد نے محمد بن کعب قرظی سے نقل کیا ہے کہ ۹ھ میں بنی اسد کے دس آدمی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور ان میں طلحہ بن خویلا بھی تھے اور آپ اپنے صحابہ کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے ان لوگوں نے آکر سلام کیا ان کے متکلم نے کہا یا رسول اللہ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے اور آپ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور ہم خود یا رسول اللہ آپ کی خدمت میں آ گئے اور آپ نے ہماری طرف کوئی وفد نہیں بھیجا اور ہم اور جو حضرات ہمارے پیچھے ہیں سب مطیع ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے کہ دیہاتیوں یعنی بنی اسد میں سے ایک جماعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور آکر کہنے لگی کہ ہم خود آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور ہم نے آپ سے قتال نہیں کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

آیاتہا ۴۵ (۵۰) سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ (۳۴) رکوعاتہا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝۱ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَاۗءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ

ق۔ قسم ہے قرآن مجید کی بلکہ ان کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ان کے پاس ان ہی (کی جنس) میں سے (کہ بشر ہیں) ایک ڈرانے والا (پیغمبر) آگیا سو کافر لوگ کہنے لگے

هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝۲ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝۳ قَدْ

کہ یہ (ایک) عجیب بات ہے جب ہم مر گئے اور مٹی ہوگئے تو کیا دوبارہ زندہ ہونگے یہ دوبارہ زندہ ہونا (امکان سے) بہت ہی بعید ہے ہم ان کے

عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝۴ بَلْ كَذَّبُوْا

ان اجزاء کو جانتے ہیں جن کو مٹی (کھاتی اور) کم کرتی ہے اور ہمارے پاس (وہ) کتاب (یعنی لوح محفوظ موجود) ہے بلکہ سچی بات کو جب کہ وہ

بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝۵ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَاۗءِ فَوْقَهُمْ

ان کو پہنچتی ہے جھٹلاتے ہیں غرض یہ کہ وہ ایک متزلزل حالت میں ہیں کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر کی طرف آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے

كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝۶

اس کو کیسا (اونچا اور بڑا) بنایا اور (ستاروں سے) اسکو آراستہ کیا اور اس میں کوئی رخنہ تک نہیں۔

منزل ۷

(سورۂ ق) یہ سورت مکی ہے اس میں پینتالیس آیتیں اور تین سو پچانوے (۳۹۵) کلمات اور ایک ہزار چار سو نوے (۱۴۹۰) حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قٓ۔ یہ دنیا میں سبز رنگ کا پہاڑ ہے اس کی قسم کھا کر حق تعالیٰ فرماتا ہے اور قسم ہے قرآن مجید کی قریش سے جب حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے تو اس پر ان لوگوں کو تعجب ہوا اس بنا پر حق تعالیٰ قسم کھا کر بیان کرتا ہے اور ان تعجب کرنے والوں میں ابی بن خلف۔ امیہ بن خلف۔ منبہ بن الحجاج اور نبیہ بن حجاج ہیں کہ ان لوگوں کو اس پر تعجب ہوا کہ ان کے پاس ان کے خاندان میں سے ایک ڈرانے والا رسول ان کے پاس آیا۔

اس پر یہ کفار مکہ بالخصوص مذکورہ لوگ کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کہتے ہیں کہ ہم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جائیں گے یہ عجیب بات ہے بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی و ریزہ ریزہ ہو گئے تو کیا دوبارہ زندہ ہوں گے یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ...... سے بہت ہی بعید ہے۔

حق تعالیٰ ان کے اس بات میں فرماتا ہے کہ ہم انکے ان اجزاء کو جانتے ہیں جنکو انکے مرنیکے بعد مٹی کھاتی اور کم کرتی ہے اور جو اجزاء چھوڑتی ہے اور ہمارے پاس ایسی کتاب جو شیطانی تصرفات سے محفوظ یعنی لوح محفوظ موجود ہے۔ اس میں ان کا مرنا اور قبر میں ٹھہرنا اور پھر قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونا سب لکھا ہوا ہے۔ بلکہ یہ لوگ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کو جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسے ان کے پاس لیکر آئے جھٹلاتے ہیں۔ یہ قسم کا جواب ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس قرآن کریم لے کر آئے بلکہ یہ گمراہی یا یہ کہ ملتبس حالت میں ہیں یا یہ مطلب ہے کہ ان کی حالت ہی مختلف ہے کہ بعض ان میں سے تکذیب کرتے ہیں اور بعض تصدیق کیا۔

ان کفار مکہ نے اپنے اوپر کی طرف آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو بلا ستون کے کیسا اونچا بنایا ہے اور سماء دنیا کو ستاروں سے آراستہ کیا ہے اس میں کوئی رخنہ اور پھٹن شگاف اور کوئی عیب تک نہیں۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ

اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں پہاڑوں کو جمایا اور اس میں ہر قسم کی خوش نما چیزیں

بَهِيْجٍ ﴿۷﴾ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿۸﴾ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا

اگائیں جو ذریعہ ہے بینائی اور دانائی کا ہر رجوع ہونے والے بندے کے لئے اور ہم نے آسمان سے برکت (یعنی نفع) والا پانی

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ﴿۹﴾ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ﴿۱۰﴾

برسایا پھر اس سے بہت سے باغ اگائے اور کھیتی کا غلہ اور لمبی لمبی کھجور کے درخت جن کے گچھے خوب گوندھے ہوئے ہوتے ہیں

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

بندوں کے رزق دینے کیلئے اور ہم نے اس (بارش) کے ذریعہ سے مردہ زمین کو زندہ کیا (بس) اسی طرح زمین سے نکلنا ہوگا اس سے پہلے

قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾

قوم نوح اور اصحاب الرس اور ثمود اور عاد اور فرعون اور قوم لوط

وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ اَفَعَيِيْنَا

اور اصحاب ایکہ اور قوم تبع تکذیب کر چکے ہیں (یعنی) سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا سو میری وعید (ان پر) محقق ہوگئی کیا ہم پہلی

بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۵﴾ ع ۱۵ ۱۵

بار کے پیدا کرنے میں تھک گئے بلکہ یہ لوگ از سر نو پیدا کرنیکی طرف سے (محض بے دلیل) مشتبہ میں ہیں

اور زمین کو ہم نے پانی پر بچھایا ہے اور زمین میں پہاڑوں کو جما دیا جو اس کی میخیں ہیں تاکہ زمین ان کو لے کر حرکت نہ کرنے لگے اور اس میں ہر قسم کی خوشنما چیزیں لگائیں۔ تاکہ یہ دیکھیں اور نصیحت حاصل کریں یا یہ کہ جو کہ غور و فکر اور نصیحت کا ذریعہ ہے ہر اس بندے کے لئے جو کہ حق تعالیٰ اور اس کی اطاعت کی طرف رجوع کرنے والا ہے۔

اور ہم نے آسمان سے اگانے والا اور فائدہ والا پانی برسایا جس میں ہر ایک چیز کی حیات ہے اور پھر اس پانی سے بہت باغات اگائے اور ہر قسم کی کھیتیوں کا غلہ اور لمبی لمبی کھجور کے درخت جن کے گچھے خوب گوندھے ہوتے ہیں۔

مخلوق کو رزق دینے کے لئے اور ہم نے اس بارش سے مردہ اور بنجر زمین کو زندہ کیا اسی طرح تم لوگ زندہ کئے جاؤ گے اور قیامت کے دن قبروں سے نکالے جاؤ گے۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی قوم سے پہلے قوم نوح علیہ السلام کی اور اصحاب الرس رس یمامہ کے قریب ایک کنواں ہے یعنی قوم شعیب شعیب علیہ السلام کی اور ثمود حضرت صالحؑ کی اور عاد حضرت ہود کی اور فرعون اور اس کی قوم موسیٰ علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی اور اصحاب ایکہ بھی شعیب علیہ السلام کی اور قوم تبع تکذیب کر چکے ہیں۔ تبع حمیر کے بادشاہ کا نام ہے ان کا نام اسعد اور کنیت ابو کریب ہے یہ مرد مسلم تھے ان کے پیرو کی کثرت کی وجہ سے ان کا یہ نام پڑا۔

جیسا کہ آپ کی قوم قریش آپ کی تکذیب کرتی ہے ان سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا سو اس تکذیب کی وجہ ان سب پر میری سزا محقق ہو گئی اور ان پر عذاب نازل ہوا سو کیا ہم ان کو پہلی بار پیدا کرنے میں تھک گئے کہ جس کی وجہ سے مرنے کے بعد ان کو دوبارہ زندہ کر سکیں گے بلکہ یہ قریش مرنے کے بعد زندہ کرنے کے بارے میں فضول شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ

اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے جی میں جو خیال آتے ہیں ہم ان کو جانتے ہیں اور ہم انسان کے

إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ﴿١٦﴾ إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ

اس قدر قریب ہیں کہ اس کی رگ گردن سے بھی زیادہ جب دو اخذ کرنے والے فرشتے اخذ کرتے رہتے ہیں جو کہ دائیں اور بائیں طرف بیٹھے

قَعِيدٌ ﴿١٧﴾ مَّا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴿١٨﴾ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ

رہتے ہیں وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر اس کے پاس ہی ایک تاک لگانے والا تیار ہے اور موت کی سختی (قریب)

الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۖ ذَٰلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيدُ ﴿١٩﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۚ ذَٰلِكَ

آپہنچی بجا طور یہ وہ چیز ہے جس سے تو بدکتا تھا اور قیامت کے دن دوبارہ صور پھونکا جائے گا یہ دن

يَوْمُ الْوَعِيدِ ﴿٢٠﴾ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ﴿٢١﴾ لَّقَدْ كُنتَ

ہوگا وعید کا اور ہر شخص اس طرح (میدان قیامت میں) آوے گا کہ اس کے ساتھ ایک اس کو اپنے ہمراہ لائیگا اور ایک اس کے عمل کا گواہ ہوگا۔ تو اس

فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ﴿٢٢﴾ وَ

دن سے بے خبر تھا سو اب ہم نے تجھ پر سے تیرا پردہ (غفلت کا) ہٹا دیا سو آج (تو) تیری نگاہ بڑی تیز ہے اور اس کے ساتھ

قَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ﴿٢٣﴾

فرشتہ جو اس کے ساتھ رہتا تھا عرض کرے گا کہ وہ روزنامچہ یہ ہے جو میرے پاس تیار ہے

اور ہم نے تمام اولاد آدم کو یا یہ کہ ابوجہل کو پیدا کیا اور اس کے دل میں جو خیالات آتے ہیں ہم ان تک کو بھی جانتے ہیں سو ہم باعتبار علم اور قدرت کے انسان کے اس قدر قریب ہیں کہ اس کی رگ گردن سے بھی زیادہ کیونکہ اس رگ میں انسان کو باعتبار روح کے قرب زائد ہوتا ہے اور اس کے قطع کرنے سے انسان مرجاتا اور حبل اور ورید دونوں ایک ہی ہیں۔
جب دو اخذ کرنیوالے فرشتے انسان کے اعمال کو اس سے صادر ہوتے ہیں لکھتے رہتے ہیں جو اس کے دائیں اور بائیں بیٹھے رہتے ہیں۔

کہ انسان کوئی لفظ بھی منہ سے نکالنے نہیں پاتا خواہ نیک ہو یا برا مگر اس کے پاس ایک تاک لگانے والا موجود رہتا ہے کہ نیکی والا فرشتہ نیکی اور بایاں فرشتہ بدی لکھتا رہتا ہے موت کی سختی شقاوت اور سعادت کے ساتھ آپہنچی یہ وہ چیز ہے کہ جس سے تو اے انسان بدکتا اور بھاگتا تھا۔

اور صور پھونکا جائیگا جس سے سب زندہ ہوجائیں گے یہی اولین و آخرین کی وعید کا دن ہوگا جس میں سب جمع کئے جائیں گے اور میدان قیامت میں ہر اس شخص اس طرح آوے گا کہ اس کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جن میں سے وہ فرشتہ جو اس کی برائیاں لکھتا تھا وہ اسے اپنے پروردگار کی طرف ساتھ لائیگا۔ اور دوسرا فرشتہ جو اس کی نیکیاں لکھا کرتا تھا وہ پروردگار کے سامنے اس پر گواہ ہوگا اور اس وقت کافر سے خطاب ہوگا کہ اسے انسان تو اس دن سے بےخبر اور غفلت میں تھا سو اب ہم نے تیرے اعمال پر سے پردہ غفلت ہٹا دیا جو تیرے لئے دار دنیا میں حجاب بنا ہوا تھا سو آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے یا یہ کہ بعث بعد الموت کے بارے میں آج تو تیرا علم بڑا وسیع ہے۔ اور اس کے بعد فرشتہ کاتب اعمال جو اس کی نیکیاں یا یہ کہ اس کی برائیاں لکھا کرتا تھا کہے گا یہ ہے وہ روزنامچہ جس میں متعین تھا جو میرے پاس تیار ہے۔

أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ﴿٢٤﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ﴿٢٥﴾ الَّذِي

ایسے شخص کو جہنم میں ڈال دو جو کفر کرنے والا ہو اور (حق سے) ضد رکھتا ہو اور نیک کام سے روکتا ہو اور حد (عبدیت) سے باہر ہو جانیوالا ہو اور دین میں شبہ پیدا کرنیوالا ہو جس نے

جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ﴿٢٦﴾ قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا

خدا کے ساتھ دوسرا معبود تجویز کیا ہو سو ایسے شخص کو سخت عذاب میں ڈال دو۔ وہ شیطان جو اس کے ساتھ رہتا تھا کہے گا کہ اے ہمارے پروردگار

مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِن كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ

میں نے اس کو (جبراً) گمراہ نہیں کیا تھا لیکن یہ خود دور دراز کی گمراہی میں تھا ارشاد ہوگا کہ میرے سامنے جھگڑے کی باتیں مت کرو (کہ بے سود ہیں)

قَدَّمْتُ إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ ﴿٢٨﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ

اور میں تو پہلے ہی تمہارے پاس وعید بھیج چکا تھا میرے ہاں (وہ) بات (وعید مذکور کی) نہیں بدلی جاوے گی اور میں اس تجویز میں بندوں پر

لِّلْعَبِيدِ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ ﴿٣٠﴾ ع ۲ ۱۴ ۱۶

ظلم کرنیوالا نہیں ہوں جس دن کہ ہم دوزخ سے کہیں گے کہ تو بھر بھی گئی اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ﴿٣١﴾

اور جنت متقیوں کے قریب لائی جاوے گی کہ کچھ دور نہ ہوگی

حکم خداوندی ہوگا ہر ایسے شخص مثلاً ولید بن مغیرہ مخزومی کو دوزخ میں ڈال دو جو کہ کفر کرنے والا اور ایمان سے اعراض کرنے والا ہو اور اپنی اولاد در اولاد اور رشتہ داروں کو ایمان لانے سے روکتا ہو دھوکہ باز اور ظالم ہو شبہ پیدا کرنے والا ہو حق تعالیٰ پر افتراء پردازی کرنے والا ہو جس نے معاذ اللہ خدا کے لئے اولاد اور شریک تجویز کیا ہو پھر اس کاتب اعمال کو حکم ہوگا کہ ایسے شخص کو سخت عذاب میں ڈال دو۔

یہ سن کر وہ کافر بولے گا اے پروردگار اس فرشتے نے میری برائیاں لکھنے میں جلدی کی اور میرے کہنے اور کرنے ہی سے پہلے اس نے میرے نام پر برائیاں لکھ ڈالیں وہ کاتب سیئات فرشتہ کہے گا کہ پروردگار میں نے لکھنے میں کسی قسم کی کوئی جلدی نہیں کی تاوقتیکہ اس نے بات کہی اور کی نہ ہو یا یہ کہ اس قرین سے مراد وہ شیطان ہے جو اس کے ساتھ رہتا تھا وہ اپنے پروردگار کے سامنے معذرت پیش کرے گا کہ اے پروردگار میں نے اسے جبراً گمراہ نہیں کیا تھا لیکن یہ تو خود ہی حق و ہدایت سے دور دراز کی گمراہی میں تھا۔

حق تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ میرے سامنے جھگڑے کی باتیں مت کرو میں تو پہلے ہی سے کتاب میں بذریعہ رسول تم کو اس دن سے ڈرا چکا تھا میرے یہاں ان جھوٹی باتوں سے یہ وعید نہیں بدلی جائے گی یا یہ کہ آج کے دن میں اپنے بندوں پر جو فیصلہ کر چکا ہوں اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی یا یہ کہ میرے سامنے بار بار بات چیت نہیں ہوگی اور بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں کہ بغیر جرم کے ان کی گرفت کروں۔

جس دن ہم دوزخ سے کہیں گے کہ جیسا کہ تجھ سے بھرنے کا وعدہ کر رکھا ہے تو پر ہو گئی؟ اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے یا یہ مطلب ہے کہ وہ کہے گی کہ میں پر ہو گئی باقی کچھ اور بھی ہے تو اس میں ایک فرد بشر کی بھی جگہ باقی نہ ہوگی۔

اور جنت کفر و شرک اور فواحش سے بچنے والوں کے قریب لائی جائے گی ان سے وہ کچھ دور نہ رہے گی۔

هٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ﴿٣٢﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ

یہ وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا کہ وہ ہر شخص کیلئے ہے جو رجوع ہونیوالا پابندی کرنیوالا ہو۔ جو شخص خدا سے بے دیکھے ڈرتا ہو اور رجوع

بِقَلْبٍ مُنِيبٍ ﴿٣٣﴾ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ

ہونے والا دل لے کر آوے گا۔ اس جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ یہ دن ہمیشہ رہنے کا ان کو بہشت میں سب کچھ ملے گا جو چاہیں گے اور ہمارے

فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا

پاس اور بھی زیادہ (نعمت) ہے اور ہم ان (اہل مکہ) سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو قوت میں ان سے (کہیں) زیادہ تھے اور

فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَحِيصٍ ﴿٣٦﴾ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَنْ كَانَ لَهُ

تمام شہروں کو چھانتے پھرتے تھے (لیکن جب ہمارا عذاب نازل ہوا تو انکو) کہیں بھاگنے کی جگہ بھی نہ ملی اس میں اس شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جس کے پاس (فہیم) دل ہو

قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

یا وہ (کم از کم دل سے) متوجہ ہو کر (بات کی طرف) کان ہی لگا دیتا ہو۔ اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان

فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوبٍ ﴿٣٨﴾

میں ہے اس سب کو چھ دن میں پیدا کیا اور ہم کو تکان نے چھوا تک نہیں۔

اور ان سے کہا جائے گا یہ فضیلت وہ ہے جس کا تم سے دنیا میں بایں طور وعدہ کیا جاتا تھا کہ یہ ہر ایسے شخص کیلئے ہے جو حق تعالیٰ اور اس کی اطاعت کی طرف رجوع ہونیوالا ہو اور خلوت میں احکام خداوندی یا یہ کہ نمازوں کی پابندی کرنیوالا ہو۔

غرض کہ جو شخص خدا کی بے دیکھے عبادت کرتا ہوگا اور اللہ کے پاس خلوص والی عبادت اور توحید لے کر آئے گا ان سے حق تعالیٰ فرمائے گا کہ جنت میں عذاب سے مامون و مطمئن ہو کر داخل ہو جاؤ۔

اور اہل جنت جنت میں ہمیشہ رہیں گے ان کو جنت میں وہ سب کچھ ملے گا جو وہ چاہیں گے اور ان کو دیدار خداوندی بھی نصیب ہوگا یا یہ کہ ہر ایک دن اور ہر گھڑی پر ان کے ثواب اور فضیلت میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

اور ہم آپ کی قوم سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ جو قوت میں آپ کی قوم سے کہیں زیادہ تھے اور اپنی تجارتوں کے سلسلہ میں تمام شہروں کا سفر کرتے اور ان کو چھانتے پھرتے تھے۔

لیکن جب ہمارا عذاب ان پر نازل ہوا تو انہیں کوئی جائے پناہ اور بھاگنے کی جگہ تک نہ ملی یا یہ کہ ان میں سے کیا کوئی باقی رہا۔

اس واقعہ اہلاک میں آپ کی قوم کیلئے بڑی عبرت ہے جس کے پاس فہیم دل ہو یا وہ کم از کم دل سے متوجہ ہو کر قرآن کریم سننے کی طرف کان ہی لگا دیتا ہو اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور تمام مخلوق کو چھ دن۔ کی مقدار کے موافق زمانہ میں پیدا کیا ہر ایک دن ان ایام کے مطابق ہزار سال کے بقدر تھا اول ان دنوں میں اتوار اور آخری جمعہ کا دن تھا اور ہمکو تکان نے چھوا تک نہیں۔ جیسا کہ خدا کے دشمن یہودی خدا پر جھوٹ باندھتے تھے کہ معاذ اللہ جب حق تعالیٰ ان تمام چیزوں کو پیدا کر کے فارغ

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورہ ق) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امام حاکم نے تصحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ یہودی رسول اکرم صلے اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے، انہوں نے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے کے بارے

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ

سو ان کی باتوں پر صبر کیجیے اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہیے (اس میں نماز بھی داخل ہے) آفتاب نکلنے سے پہلے (مثلاً صبح کی نماز) اور

قَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٣٩﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿٤٠﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ

چھپنے سے پہلے (مثلاً ظہر و عصر) اور رات میں بھی اس کی تسبیح کیا کیجیے (اس میں مغرب اور عشاء آگئی) اور (فرض) نمازوں کے بعد بھی اور سن رکھو کہ جس دن

يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٤١﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ

ایک پکارنے والا پاس ہی سے پکارے گا۔ جس روز اس چیخنے کو بالیقین سب سن لیں گے یہ دن ہوگا

يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿٤٢﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿٤٣﴾

(قبروں سے) نکلنے کا ہم ہی (اب بھی) جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری طرف پھر لوٹ کر آنا ہے

ہوا تو اس نے ایک پیر دوسرے پیر پر رکھا اور شنبہ کے دن آرام کیا۔

سو آپ ان یہودیوں کی باتوں پر یا ان پانچ مذاق اڑانے والے گروہوں کی باتوں پر جن کا ہم نے دوسرے مقام پر تذکرہ کیا ہے صبر کیجیے اور آپ اپنے پروردگار کے حکم سے نماز پڑھتے رہیے آفتاب نکلنے سے پہلے مثلاً صبح کی نماز اور اس کے غروب ہونے سے پہلے یعنی ظہر و عصر۔

اور رات میں بھی نماز پڑھتے رہا کیجیے یعنی مغرب و عشاء یا یہ کہ تہجد اور فرض نمازوں کے بعد جیسا کہ مغرب کے بعد کی دو سنتیں ہیں۔

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس پکار کو سنیے جس دن ایک پکارنے والا آسمان کے قریب سے پکارے گا یعنی بیت المقدس کے درمیان سے پکارے گا اور یہ جگہ آسمان سے بہ نسبت تمام روئے زمین کے بارہ میل قریب ہے یا یہ کہ قریب سے پکارے گا اس کی آواز سب لوگ اپنے پیروں تلے سے سنیں گے۔

یا یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس دن کے لئے اعمال صالحہ کریں۔ یا یہ کہ جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی آپ اس کے منتظر رہیں اور قبروں سے نکلنے کے اس کا حکم اسی روز سب سن لیں گے اور یہی قبروں سے نکلنے کا دن ہوگا یعنی قیامت کا ہم ہی دوبارہ زندہ کریں گے اور ہم ہی دنیا میں مارتے ہیں اور مرنے کے بعد سب کو پھر ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

میں دریافت کیا آپ نے فرمایا حق تعالیٰ نے اتوار اور پیر کے دن میں زمین پیدا فرمائی اور منگل کے دن میں پہاڑوں کو اور جو کچھ ان میں منافع ہیں ان سب کو پیدا کیا اور بدھ کے دن درختوں اور پانی اور شہروں اور آبادیوں اور ویران مقامات کو پیدا کیا اور جمعرات کے دن آسمان کو پیدا کیا اور جمعہ کے دن کی جو تین ساعتیں باقی رہ گئی تھیں اس میں ستاروں چاند سورج اور فرشتوں کو پیدا کیا چنانچہ جمعہ کی پہلی ساعت میں مدتوں کو پیدا کیا تا آنکہ جسے مرنا تھا وہ مرگیا اور دوسری ساعت میں تمام ان چیزوں پر جن سے انسان فائدہ حاصل کرتے ہیں آفت کو ڈالا اور تیسری ساعت میں آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان کو جنت میں سکونت عطا کی اور ابلیس کو انہیں سجدہ کرنے کا حکم دیا اور اس آخری ساعت میں ان کو جنت سے نکالا یہ سن کر یہود بولے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر کیا ہوا آپ نے فرمایا پھر حق تعالیٰ عرش پر قائم ہوا یہودی بولے آپ نے صحیح فرمایا اگر آپ پوری بات بیان کرتے اور بولے کہ معاذ اللہ پھر حق تعالیٰ نے آرام فرمایا یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخت غصہ ہوئے تب یہ آیت نازل ہوئی وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ۔

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۭ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا

جس روز زمین میں ان (مُردوں) پر سے کھل جائے گی جب کہ وہ دوڑتے ہوں گے یہ ہمارے نزدیک ایک آسان جمع کرلینا ہے جو کچھ یہ لوگ کہہ رہے ہیں

يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۣ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾

ہم خوب جانتے ہیں اور آپ ان پر (منجانب اللہ) جبر کرنیوالے (کر کے) نہیں (بھیجے گئے) ہیں تو آپ قرآن کے ذریعہ سے ایسے شخص کو نصیحت کرتے رہئیے جو میری وعید سے ڈرتا ہو

ع ۱۶ ۱۷

اٰیاتہا ۶۰ ——— (۵۱) سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ (۶۷) ——— رکوعاتہا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿۳﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴿۴﴾

قسم ہے ان ہواؤں کی جو غبار وغیرہ کو اڑاتی ہوں۔ پھر ان بادلوں کی جو بوجھ (یعنی بارش) کو اٹھاتے ہیں، پھر ان کشتیوں کی جو نرمی سے چلتی ہیں۔ پھر ان فرشتوں کی جو حکم کے موافق (اہل زمین میں) چیزیں تقسیم کرتے ہیں

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿۵﴾ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾ وَالسَّمَاۗءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿۷﴾

تم سے جس (قیامت) کا وعدہ کیا جاتا ہے وہ بالکل سچ ہے۔ اور (اعمال کی) جزا (وسزا) ضرور ہونے والی ہے۔ قسم ہے آسمان کی جس میں (فرشتوں کے چلنے کے) راستے ہیں

جس روز زمین ان پر سے کھل جائے گی اور وہ سب قبروں سے دوڑتے ہوں گے یہ جمع کرلینا ہم پر ایک آسان جمع کرلینا ہے۔

جو کچھ یہ لوگ بعث بعد الموت کے بارے میں کہ دنیا میں کہتے ہیں ہم اس کو خوب جانتے ہیں۔ اور آپ ان پر ایمان لانے پر جبر کرنے والے نہیں بھیجے گئے اب اس کے بعد کفار سے قتال کا حکم دیا ہے کہ آپ قرآن کریم کے ذریعہ سے ایسے شخص کو جو میری وعید سے ڈرتا ہو اور جو نہ ڈرتا ہو نصیحت کرتے رہئیے کیونکہ آپ کی نصیحت ایسا ہی شخص قبول کرے گا جو آخرت کے میرے عذاب سے ڈرتا ہو۔

تمت بالخیر فللّٰہ الحمد والمنۃ۔

(سورۂ ذاریات) یہ سورت مکی ہے اس میں ساٹھ آیتیں اور تین سو ساٹھ کلمات اور ایک ہزار دو سو ستاسی ۱۲۸۷ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قسم ہے ان ہواؤں کی جو کہ لوگوں کے مقامات پر غبار وغیرہ اڑاتی ہے۔ اور پھر ان بادلوں کی قسم کھاتا ہوں جو بارش وغیرہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

پھر ان کشتیوں کی جو کہ نرمی کے ساتھ چلتی ہیں اور پھر ان فرشتوں یعنی جبریل۔ میکائیل۔ اسرافیل اور ملک الموت کی جو بندوں میں حکم کے مطابق چیزیں تقسیم کرتے ہیں غرض ان تمام چیزوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ قیامت ضرور قائم ہو گی اور حساب و کتاب یعنی اعمال کی جزا و سزا ضرور ہونے والی ہے۔

اور قسم ہے آسمان کی جو کہ حسن وجمال درستگی اور فرشتوں کے چلنے کیلئے رستوں والا ہے یا یہ کہ جو چاند و سورج اور ستاروں والا ہے۔ یا یہ کہ وہ پانی کی طرح رستوں والا ہے جیسا کہ پانی میں ہوا کی وجہ سے رستے ہو جاتے ہیں یا یہ کہ وہ ریتے کے اڑنے کی طرح ہے جبکہ اسے ہوا اڑاتی ہے یا یہ کہ وہ گھنگریالے بالوں کی طرح ہے یا یہ کہ وزرہوں کے خانوں کی طرح ہے یا ذات الحبک سے ساتواں آسمان مراد ہے غرضکہ یہ آخری قسم ہے

(لباب النقول فی اسباب النزول)

ف۔ اور ابن جریر نے عمرو بن قیس کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ کچھ ہمیں آخرت سے ڈراتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ۔ نیز عمرو سے مرسلاً اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿٨﴾ يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ ﴿٩﴾ قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ ﴿١٠﴾
کہ تم (یعنی مرید) لوگ (قیامت کے بارے میں) مختلف گفتگو میں ہو اس سے وہی پھرتا ہے جس کو پھرنا ہوتا ہے غارت ہو جائیں بے سند باتیں کرنے والے

الَّذِينَ هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ ﴿١١﴾ يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٢﴾ يَوْمَ هُمْ
جو کہ جہالت میں بھولے ہوئے ہیں پوچھتے ہیں کہ روز جزا کب ہوگا جس دن وہ لوگ

عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ ﴿١٣﴾ ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٤﴾
آگ پر رکھے جاویں گے (اور کہا جاوے گا کہ) اپنی اس سزا کا مزہ چکھو یہی ہے جس کی تم جلدی مچایا کرتے تھے

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٥﴾ آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا
بیشک متقی لوگ بہشتوں میں اور چشموں میں ہوں گے (اور) ان کے رب نے ان کو جو (ثواب) عطا کیا ہوگا وہ اس کو (خوشی خوشی) لے رہے ہونگے (اور کیوں نہ ہو) وہ لوگ اس کے

قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ ﴿١٦﴾ كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ﴿١٧﴾ وَ
قبل (دنیا میں) نیکو کار تھے وہ لوگ رات کو بہت کم سوتے تھے اور

بِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿١٨﴾
اخیر شب میں استغفار کیا کرتے تھے

اس کو کھا کر حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ مکہ والو تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے بارے میں مختلف گفتگو میں ہو کر تم میں سے بعض تصدیق کرتے ہیں اور بعض تکذیب۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن سے وہی پھرتا ہے جسے حق و ہدایت ہی سے پھرنا ہوتا ہے۔

اور ولید بن مغیرہ۔ ابوجہل۔ ابی بن خلف۔ امیہ بن خلف۔ بنیہ بن حجاج اور منبہ بن حجاج ہے کہ انہوں نے لوگوں کو کذب اور جھوٹی قسمیں کھا کھا کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی تصدیق سے ہٹایا حق تعالیٰ ان پر لعنت فرمائے جھوٹ بولتے یعنی بنی مخزوم ولید بن صغیرہ اور اس کے ساتھی غارت اور ملعون ہو جائیں جو کہ جہالت میں آخرت سے اندھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لانے سے غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

اور بنی مخزوم بطور استہزاء کے پوچھتے ہیں کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم وہ قیامت کا دن کب ہوگا جس میں عذاب دیا جائے گا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ قیامت کا دن وہ ہوگا جس روز یہ آگ میں جلائے جائیں گے یا یہ کہ آگ پر رکھے جائیں گے یا یہ کہ ان کو دوزخ میں عذاب دیا جائے گا یا یہ کہ یہ لوگ دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے۔

تب ان سے وہاں کے محافظ کہیں گے کہ اپنے جلنے بھننے اور عذاب کا مزہ چکھو یہ وہی عذاب ہے جس کی تم دنیا میں جلدی مچایا کرتے تھے

اب حق تعالیٰ اہل ایمان یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور انکے ساتھیوں کا مقام بیان فرماتا ہے کہ کفر و شرک اور فواحش سے بچنے والے باغوں اور پاکیزہ پانی کے چشموں میں ہونگے اور جنت میں ان کے پروردگار نے جو انہیں اجر و ثواب عطا کیا ہوگا اسے خوشی سے لے رہے ہوں گے۔ یا یہ کہ دنیا میں ان کے پروردگار نے جو ان کو حکم دیا تھا اس کی کمال کے ساتھ بجا آوری کرنے والے اور کیوں نہ وہ اس ثواب اور درجات کی بلندی سے پہلے بھی دنیا میں قول و فعل سے نیکو کار تھے (جس کی تفصیل یہ ہے کہ وہ عبادات کے التزام کی وجہ سے) رات کو بہت کم سوتے تھے اور اخیر شب میں توبہ نماز میں پڑھا کرتے تھے۔

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿۲۰﴾

اور ان کے مال میں سوالی اور غیر سوالی کا حق تھا اور یقین لانے والوں کے لئے زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں

وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَفِي السَّمَاۗءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ

اور خود تمہاری ذات میں بھی اور کیا تم کو دکھائی نہیں دیتا اور تمہارا رزق اور جو تم سے (قیامت کے متعلق) وعدہ کیا جاتا ہے (ان سب کا معین وقت) آسمان میں ہے

السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ

ہے تو قسم ہے آسمان اور زمین کے پروردگار کی کہ وہ برحق ہے جیسا تم باتیں کر رہے ہو کیا ابراہیم کے معزز مہمانوں کی

ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ

حکایت آپ تک پہنچی ہے (اور یہ قصہ اس وقت ہوا تھا) جبکہ وہ (مہمان) ان کے پاس آئے پھر ان کو سلام کیا ابراہیم نے بھی (جواب

قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَاۗءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾

میں) کہا سلام (اور کہنے لگے کہ) انجان لوگ (معلوم ہوتے) ہیں پھر اپنے گھر کی طرف چلے اور ایک فربہ بچھڑا (تلا ہوا) لائے

وقف لازم

اور ان کے مال میں سوالی اور غیر سوالی سب کا حق تھا کہ التزام کے ساتھ سب کو دیتے تھے) اور محروم ایسے شخص کو بھی بولتے ہیں جو اپنے اجر و غنیمت سے محروم ہو گیا ہو۔ یا یہ کہ محروم سے وہ پیشہ ور آدمی مراد ہے جس کا ذریعہ معاش بہت تنگ ہو اور ایک دن کی روزی بھی اسے میسر نہ ہو۔

اور ان حضرات کیلئے جو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں زمین کے کائنات میں بہت سی نشانیاں ہیں جیسا کہ درخت جانور پہاڑ اور سمندر وغیرہ اور خود تمہاری ذات میں بھی نشانیاں ہیں جیسا کہ امراض درد اور قسم قسم کی سنتیں نا آنکہ صرف ایک رستہ سے کھاتا ہے اور دو مقامات سے اس کے فضلہ کا اخراج کرتا ہے کیا تم نہیں سمجھتے کہ خدا نے جو چیزیں پیدا کی ہیں اس میں غور کرو اور آسمان سے تمہارا رزق یعنی بارش آتی ہے اور وہیں جنت موجود ہے یا یہ کہ آسمان کے پروردگار کے ذمہ تم کو رزق پہنچاتا ہے اور جو تم سے ثواب و عقاب کا وعدہ کیا جاتا ہے۔

سو قسم ہے آسمان و زمین کے پروردگار کی کہ تم سے جو رزق کے بارے میں بیان کیا گیا ہے وہ حق ہے اور ایسا یقینی جیسا کہ تم کلمہ طیبہ پڑھتے ہو۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی جن کی بھنے ہوئے بچھڑے سے مہمان نوازی کی گئی تھی آپ تک حکایت پہنچی ہے۔

جب کہ وہ یعنی جبریل امین اور فرشتے یا یہ کہ بارہ فرشتے اور ان کے پاس آئے اور آکر ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا ابراہیم علیہ السلام نے بھی ان کے سلام کا جواب دیا اور کیونکہ ان کو پہچانا نہیں اور اس سرزمین میں یہ طریقہ سلام رائج تھا تو کہنے لگے انجان لوگ معلوم ہوتے ہیں۔ پھر اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام اپنے گھر والوں کی طرف گئے اور اپنے مہمانوں کے پاس ایک فربہ بچھڑا تلا ہوا لے کر آئے اور اس بچھڑے کو اپنے مہمانوں کے سامنے لا کر رکھا۔

لباب النقول فی اسباب النزول

(سورۃ والذاریات) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حسن بن محمد بن الحنفیہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا لشکر روانہ کیا تو اسے فتح اور خوب غنیمت حاصل ہوئی اس لشکر کے فارغ ہونے کے بعد ایک دوسری قوم آئی تب یہ آیت نازل ہوئی وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔

فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿٢٧﴾ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ وَ

اور اس کو ان کے پاس (یعنی سامنے لاکر) رکھا کہنے لگے کہ آپ لوگ کھاتے کیوں نہیں تو ان سے دل میں خوف زدہ ہوگئے انہوں نے کہا کہ تم ڈرو مت اور

بَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ﴿٢٨﴾ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ

ان کو ایک فرزند کی بشارت دی جو بڑا عالم ہوگا اتنے میں ان کی بی بی بولتی پکارتی آئیں پھر ماتھے پر ہاتھ مارا اور کہنے لگیں کہ

عَجُوزٌ عَقِيمٌ ﴿٢٩﴾ قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٣٠﴾

(اول تو) بڑھیا (پھر) بانجھ فرشتے کہنے لگے کہ تمہارے پروردگار نے ایسا ہی فرمایا ہے کچھ شک نہیں کہ وہ بڑا حکمت والا بڑا جاننے والا ہے

الجزء ٢٧

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٣١﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾

ابراہیم کہنے لگے (کہ) اچھا تو (یہ بتاؤ کہ) تم کو بڑی مہم کیا پیش ہے اے فرشتو فرشتوں نے کہا کہ ہم ایک مجرم قوم (یعنی قوم لوط) کی طرف بھیجے گئے ہیں

لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ طِينٍ ﴿٣٣﴾ مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴿٣٤﴾

تاکہ ہم ان پر کھنگر کے پتھر برسائیں جن پر آپ کے رب کے پاس (یعنی عالم غیب میں) خاص نشانیاں بھی حد سے گذرنے والوں کیلئے

فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٥﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ

اور ہم نے جتنے ایماندار تھے وہاں سے نکال کر علیحدہ کر دیا سو بجز مسلمانوں کے ایک گھر کے اور کوئی گھر (مسلمانوں کا)

الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٦﴾

ہم نے نہیں پایا

مہمانوں نے کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تم لوگ کھانا کیوں نہیں کھاتے۔

جب پھر بھی انہوں نے نہ کھایا تو ان سے ابراہیم علیہ السلام دل میں خوف زدہ ہوئے اور سمجھے کہیں یہ دشمن نہ ہوں کیونکہ اس زمانہ میں جب کوئی شخص اپنے ساتھی کا کھانا کھا لیتا تھا وہ اس سے مطمئن ہو جاتا تھا غرضکہ جب فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خوف کو محسوس کیا تو وہ بولے ابراہیم تم ہم سے ڈرو مت ہم آپ کے پروردگار کے فرستادہ ہیں اور ان کو منجانب اللہ ایک فرزند کی بشارت دی جو بچپن ہی سے بڑا عالم اور بڑھاپے میں بڑا حلیم اور عظیم المرتبت ہوگا یعنی اسحاق علیہ السلام۔

اتنے میں یہ گفتگو کہیں سے سن کر ان کی بی بی حضرت سارہ بولتی پکارتی آئیں اور تعجب سے اپنے ماتھے اور چہرے پر ہاتھ مارا اور کہنے لگیں اول تو بڑھیا پھر بانجھ اس وقت بچہ پیدا ہونا بھی عجیب ہے حضرت جبریل اور ان کے ساتھ والے بولے اے سارہ جیسا ہم نے تم سے بیان کیا ہے تمہارے پروردگار نے ایسا ہی فرمایا ہے وہ بانجھ اور غیر بانجھ کے لئے لڑکے کا حکم دیتا ہے اور جو تم سے پیدا ہونے والا ہے وہ اس سے واقف ہے۔

پھر حضرت ابراہیم فرشتوں سے فرمانے لگے کہ تم کو بڑی مہم کیا درپیش ہے اور کس مقصد کے ماتحت تم آئے ہو وہ بولے ہم ایک مشرک قوم یعنی قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں جنہوں نے اعمال خبیثہ کا ارتکاب کر کے خود اپنی ہلاکت کو لازم کر لیا۔ تاکہ ہم ان پر کھنگر کے پتھر برسائیں جن پر آپ کے پروردگار کی طرف سے خاص نشان بھی ہے کہ سرخی پر سیاہ لکیر بنی ہوئی ہے اور یہ پتھر منجانب اللہ مشرکین کیلئے ہیں۔

تو ہم نے جتنے موحد تھے سب کو لوط علیہ السلام کی بستیوں سے علیحدہ کر لیا سو ان بستیوں میں بجز مقربین کے ایک گھر کے مسلمانوں کا اور کوئی گھر ہم نے وہاں نہیں پایا۔

وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿۳۷﴾ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ

اور ہم نے اس واقعہ میں (ہمیشہ کے واسطے) ایسے لوگوں کے لئے ایک عبرت رہنے دی جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں اور موسیٰؑ کے قصہ میں بھی عبرت ہے

أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ

جب کہ ہم نے ان کو فرعون کے پاس ایک کھلی ہوئی دلیل (یعنی معجزہ) دے کر بھیجا سو اس نے مع اپنے ارکان سلطنت کے سرتابی کی اور کہنے لگا کہ یہ ساحر ہے

مَجْنُونٌ ﴿۳۹﴾ فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِي

یا مجنون سو ہم نے اس کو اور اس لشکر کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا (یعنی غرق کر دیا) اور اس نے کام ہی ملامت کا کیا تھا اور عاد کے

عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِن شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا

قصہ میں بھی عبرت ہے جب کہ ہم نے ان پر نامبارک آندھی بھیجی جس چیز پر گذرتی تھی (یعنی ان اشیاء میں سے کہ جن کے ہلاک کا حکم تھا) اسکو

جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ﴿۴۲﴾ وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۴۳﴾

ایسا کر چھوڑتی تھی جیسے کوئی چیز گل کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور ثمود کے قصہ میں بھی عبرت ہے جب کہ ان سے کہا گیا اور تھوڑے دنوں چین کر لو سو ڈرانے رہی

فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنظُرُونَ ﴿۴۴﴾ فَمَا

ان لوگوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی سو ان کو عذاب نے آلیا اور وہ (اس عذاب کے آثار کو) دیکھ رہے تھے سو نہ تو

اسْتَطَاعُوا مِن قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنتَصِرِينَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ ۖ

کھڑے ہی ہو سکے اور نہ (ہم سے) بدلہ لے سکے اور ان سے پہلے قوم نوحؑ کا یہی حال ہو چکا تھا

إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿۴۶﴾ ع ۲ (۲۱)

(یعنی اس سبب سے کہ) وہ بڑے نافرمان لوگ تھے۔

اور وہ گھر لوط علیہ السلام اور ان کی دونوں صاحبزادیوں زاعورا اور زنثا کا تھا اور ہم نے قوم لوط کی بستیوں کی ہلاکت میں ایسے لوگوں کے لئے ایک عبرت رہنے دی جو آخرت میں دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں اور انکے افعال کی اقتدا نہیں کرتے۔

اور موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں بھی عبرت ہے جب کہ ہم نے ان کو فرعون کے پاس کھلی ہوئی دلیل یعنی عصا اور ید بیضاء دے کر بھیجا۔ تو فرعون نے مع اپنے تمام لشکر کے اس معجزہ اور موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے سرتابی کی اور کہنے لگا کہ یہ ساحر یا مجنوں ہیں۔

سو ہم نے اس کو اور اس کے تمام لشکر کو پکڑ کر دریا میں غرق کر دیا اور وہ عند اللہ مبغوض تھا خود اپنے ہی کو ملامت کر رہا تھا۔ اور قوم ہود علیہ السلام کے واقعہ میں بھی عبرت ہے جب کہ ہم نے ان پر سخت ترین نامراد آندھی بھیجی کہ اس سے چھٹکارے کی کوئی صورت ہی نہ تھی جس چیز پر وہ گذرتی تھی اس کو ایسا کر چھوڑتی تھی جیسے کوئی چیز مٹی کی ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔

اور صالح علیہ السلام کی قوم کے واقعہ میں بھی عبرت ہے جب کہ ناقہ کی کونچیں کاٹنے کے بعد پھر صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ عذاب آنے تک عیش کر لو تو انہوں نے پھر بھی اپنے پروردگار کے حکم کو قبول کرنے سے انکار کیا سو انکو صیحہ کے عذاب نے آلیا اور وہ اس عذاب کو اپنے اوپر نازل ہوتا ہوا دیکھ رہے تھے۔

سو وہ عذاب کے سامنے نہ تو کھڑے ہی ہو سکے اور نہ وہ اپنے سے عذاب خداوندی کو ہٹا سکے۔

اور قوم صالحؑ سے پہلے ہی ہم قوم نوحؑ کو ہلاک کر چکے تھے کیونکہ وہ کافر تھے۔

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾
اور ہم نے آسمانوں کو (اپنی) قدرت سے بنایا اور ہم وسیع القدرت ہیں اور ہم نے زمین کو فرش (کے طور پر) بنایا سو ہم (کیسے) اچھے بچھانیوالے ہیں
وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّيْ
اور ہم نے ہر چیز کو دو دو قسم بنایا تاکہ تم (ان مصنوعات سے توحید کو) سمجھو تو تم اللہ کی (توحید کی) طرف دوڑو میں تمہارے
لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ
(سمجھانے کے) واسطے اللہ کی طرف سے کھلا ڈرانیوالا (ہو کر آیا) ہوں۔ اور خدا کے ساتھ کوئی اور معبود مت قرار دو میں تمہارے واسطے اللہ کی طرف سے کھلا
مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ
ڈرانیوالا ہوں اسی طرح جو کافر لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہیں ان کے پاس کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا جس کو انہوں نے ساحر یا
مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ
مجنون نہ کہا ہو۔ کیا اس بات کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے چلے آئے تھے بلکہ (وجہ اس اجماع کی یہ ہوئی کہ) یہ سب کے سب سرکش لوگ ہیں سو آپ ان کی طرف التفات
بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾
نہ کیجئے کیونکہ آپ پر کسی طرح کا الزام نہیں۔ اور سمجھاتے رہئے کیونکہ سمجھانا ایمان (لانے) والوں کو (بھی) نفع دے گا۔

اور ہم نے آسمان کو اپنی قدرت وطاقت سے بنایا اور ہم جو چاہیں اس میں وسیع القدرت ہیں یا یہ کہ زمین کو رزق کے ساتھ وسیع کرنے والے ہیں۔ اور ہم نے زمین کو پانی پر فرش کے طور پر بنایا سو ہم کیا خوب بچھانے والے ہیں۔ اور ہم نے زمین میں ہر ایک چیز کو دو قسم کا بنایا تاکہ تم ان مصنوعات خداوندی سے توحید کو سمجھو۔

سو اللہ کے حکم سے اللہ ہی کی طرف دوڑو یا یہ کہ حق تعالےٰ کی نافرمانی سے اس کی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف دوڑو یا یہ کہ شیطان کی اطاعت سے حضرت رحمان کی اطاعت کی طرف دوڑو میں اللہ کی طرف سے تمہارے واسطے ڈرانے والا رسول ہو کر آیا ہوں یا یہ کہ خدا کے ساتھ کسی کو مت شریک ٹھہراؤ اور نہ اس کے لئے اولاد تجویز کرو میں تمہارے لئے اللہ کی طرف سے صاف طور پر ڈرانے والا ہو کر آیا ہوں۔

اور جیسا کہ آپ کی قوم آپ کو ساحر یا مجنون کہتی ہے اسی طرح جو کافر لوگ آپ کی قوم سے پہلے گذرے ہیں ان کے پاس کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا جس کو انہوں نے ساحر یا مجنون نہ کہا ہو کیا ہر ایک قوم اس بات میں ایک دوسرے کی موافقت کرتی چلی آرہی ہے کہ اپنے اپنے رسولوں کو ان ہی الفاظ کے ساتھ یاد کریں بلکہ یہ سب کے سب کافر ہیں۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کی طرف التفات نہ کیجئے کیونکہ ہمارے یہاں آپ پر کسی طرح کا الزام نہیں اس لئے کہ آپ نے کامل طور پر احکام خداوندی کو پہنچا دیا اس کے بعد حق تعالیٰ نے قتال کا حکم دیا۔ آپ ان کو بذریعہ قرآن کریم سمجھاتے رہئے اس لئے کہ اس طرح سمجھانا ایمان والوں کے ایمان میں بھی مزید ترقی کا باعث ہوگا۔

لباب النقول فی اسباب النزول

اور نیز ابن منیع اور ابن راہویہ اور ہیثم بن کلیب نے اپنی مسانید میں بواسطہ مجاہد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ تو ہم میں سے کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہا جسے اپنی ہلاکت کا یقین نہ ہو گیا ہو کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سے عدم التفات کا حکم ہو گیا تھا۔ تب اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ جس سے ہمارے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾ مَاۤ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ

اور میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کیا کریں۔ میں ان سے (مخلوق کی) رزق رسانی کی درخواست نہیں

رِّزْقٍ وَّمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿٥٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ

کرتا اور نہ یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجھ کو کھلایا کریں اللہ خود ہی سب کو رزق پہنچانے والا قوت والا

الْمَتِيْنُ ﴿٥٨﴾ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا

نہایت قوت والا ہے تو ان ظالموں کی (سزا کی) بھی باری (علم الٰہی میں) مقرر ہے جیسے ان کے (گذشتہ) ہم مشربوں کی باری (مقرر) تھی سو مجھ سے

يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٥٩﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ

(عذاب) جلدی طلب نہ کریں غرض ان کافروں کے لئے اس دن کے آنے سے بڑی خرابی ہوگی جس کا ان سے

يُوْعَدُوْنَ ﴿٦٠﴾

وعدہ کیا جاتا ہے

اور میں نے جن و انسان کو دراصل اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری اطاعت کیا کریں یہ حکم صرف اہل طاعت کے لئے خاص ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر ان کو صرف عبادت ہی کے لئے پیدا کیا جاتا تو آنکھ جھپکنے کے بقدر بھی حق تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرتے (تو مطلب یہ ہے) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ میں نے دراصل اس لئے پیدا کیا ہے کہ انہیں اپنی عبادت کا حکم دوں اور اس کا مکلف بناؤں یا یہ مطلب ہے کہ ان کو من جانب اللہ حکم دوں کہ وہ میری توحید کے قائل ہوں اور میری عبادت کریں۔

میں نے ان کو اس چیز کا مکلف نہیں بنایا کہ وہ اپنی روزیوں کا انتظام کیا کریں یا ان ہی کو رزق رسانی میں وہ میری اعانت کیا کریں۔

بلکہ حق تعالیٰ خود ہی اپنے بندوں کو رزق پہنچانے والا ہے اور وہ اپنے دشمنوں پر بھی بڑی قوت والا اور ان سے سخت ترین انتقام لینے والا ہے۔

سو یہ کفار مکہ سن لیں کہ ان کی سزا بھی یکے بعد دیگرے باری باری ہے جیسا کہ ان سے پہلے ان کے ہمشربوں کی سزا کی باری مقرر تھی سو مجھ سے عذاب و ہلاکت جلدی طلب نہ کریں۔

سو ان کافروں کو اس دن کے آنے پر سخت ترین عذاب ہوگا جس دن سے ان کو ڈرایا جا رہا ہے اس عذاب کا ذکر سورۂ طور میں آ رہا ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

نفسوں کو اطمینان اور خوشی ہوئی۔

اور ابن جریر نے قتادہ رض سے نقل کیا ہے کہ ہم سے ذکر کیا گیا کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی فَتَوَلَّ عَنْهُمْ الخ۔ تو یہ آیت صحابہ کرام رض کے لئے بہت سخت پریشانی کا باعث ہوئی اور وہ سمجھے کہ اب وحی منقطع ہو جائے گی اور عذاب نازل ہوگا تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

آیاتہا ۴۹ —— (۵۲) سُوْرَۃُ الطُّوْرِ مَکِّیَّۃٌ (۷۶) —— رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

وَالطُّوْرِ ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿۲﴾ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿۳﴾ وَّالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿۴﴾

قسم ہے طور (پہاڑ) کی اور اس کتاب کی جو کھلے ہوئے کاغذ میں لکھی ہے اور (قسم ہے) بیت المعمور کی

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾

اور (قسم ہے) اونچی چھت کی (مراد آسمان ہے) اور (قسم ہے) دریائے شور کی جو (پانی سے) پُر ہے کہ بیشک آپ کے رب کا عذاب ضرور ہو کر رہے گا

مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿۸﴾ یَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ﴿۹﴾ وَّتَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا ﴿۱۰﴾

کوئی اس کو ٹال نہیں سکتا۔ (اور یہ اس روز واقع ہوگا) جس روز آسمان تھرتھرانے لگے گا اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) ہٹ جاویں گے

فَوَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ خَوْضٍ یَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ وقف لازم

تو جو لوگ جھٹلانیوالے ہیں (اور) جو (تکذیب کے) مشغلہ میں بیہودگی کے ساتھ لگ رہے ہیں۔ ان کی اس روز کم بختی آئے گی

(سورۂ طور) یہ سورت مکی ہے اس میں اڑتالیس[۴۸] آیتیں اور آٹھ سو بارہ[۸۱۲] کلمات اور ایک ہزار پانچ سو[۱۵۰۰] حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قسم ہے جبل زبیر یعنی کوہ طور کی سریانی اور قبطی زبان میں ہر ایک پہاڑ کو طور بولتے ہیں۔ مگر حق تعالیٰ کا اس مقام پر وہ پہاڑ مقصود ہے جس پر موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا اور وہ مدین میں ہے اور اس کو زبیر بھی کہتے ہیں۔

اور اس کتاب یعنی لوح محفوظ کی جس میں انسانوں کے اعمال لکھے ہوئے ہیں اور لکھے ہوئے نامۂ اعمال کی جس کو ہر ایک انسان قیامت کے دن پڑھے گا اور وہ اس کے سامنے کھلا ہوا ہوگا اور قسم ہے بیت المعمور کی وہ ساتویں آسمان پر بیت اللہ کے محاذ میں فرشتوں کی عبادت گاہ اور ان کا حرم ہے اس کے اور بیت اللہ کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جیسا کہ ساتویں زمین کی تہ تک اور اس میں ستر ہزار فرشتے یومیہ داخل ہوتے ہیں جو داخل ہو چکے ان کا پھر کبھی نمبر نہیں آئیگا اور یہ وہ گھر ہے جس کی حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر فرمائی تھی اور پھر طوفان سے ساتویں آسمان کی طرف اسے اٹھالیا گیا تھا اور اسے صراح بھی کہتے ہیں اور قسم ہے آسمان کی جو کہ ہر چیز سے بلند ہے۔

اور قسم ہے بھرے ہوئے دریا کی اور یہ دریا ساتویں آسمان پر حضرت رحمان کے عرش کے نیچے ہے حق تعالیٰ اس سے قیامت کے دن مردوں کو زندہ کرے گا اور اس کو حیوان بھی کہتے ہیں یا یہ کہ یہ گرم دریا ہے جو آگ ہو جائے گا اور قیامت کے دن دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

غرضکہ ان تمام قسموں کے بعد ارشاد ہے کہ قیامت کے دن بالخصوص قریش پر آپ کے رب کا عذاب ضرور ہوگا کوئی اس عذاب کو ٹال نہیں سکتا جس روز آسمان اور آسمان والوں کو لے کر چکی کی طرح گردش کرنے لگے گا اور تمام مخلوق کانپ اٹھے گی اور پہاڑ زمین پر سے ہٹ کر بادلوں کی طرح فضا میں چلنے لگیں گے۔

سو جو لوگ یعنی بالخصوص ابو جہل وغیرہ رسالت اور قرآن کریم کی تکذیب کرنیوالے ہیں ان کو قیامت میں سخت ترین عذاب ہوگا اور جو کہ تکذیب کے مشغلہ میں بیہودگی کے ساتھ لگ رہے ہیں۔

يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿١٣﴾ هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿١٤﴾

جس روز کہ ان کو آتش دوزخ کی طرف دھکے دے دے کر لاویں گے یہ وہی دوزخ ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے

أَفَسِحْرٌ هَٰذَا أَمْ أَنتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ﴿١٥﴾ اصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا ج

تو کیا یہ (بھی) سحر ہے (دیکھ کر بتلاؤ) یا یہ کہ تم کو (اب بھی) نظر نہیں آتا اس میں داخل ہو پھر خواہ (اس کی) سہار کرنا یا سہار نہ کرنا

سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ ط إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ

تمہارے حق میں دونوں برابر ہیں جیسا تم کرتے تھے ویسا ہی بدلہ تم کو دیا جائے گا متقی لوگ بلاشبہ (بہشت کے) باغوں اور سامان

وَنَعِيمٍ ﴿١٧﴾ فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ ج وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿١٨﴾

عیش میں ہوں گے (اور) ان کو جو چیزیں ان کے پروردگار نے دی ہوں گی اس سے خوش دل ہوں گے اور ان کا پروردگار ان کو عذاب دوزخ سے محفوظ رکھیگا

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ

خوب کھاؤ اور پیو مزہ کے ساتھ اپنے عملوں کے بدلہ میں تکیہ لگائے ہوئے تختوں پر جو برابر بچھائے ہوئے ہیں

وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا

اور ہم ان کا گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والیوں (یعنی حوروں) سے بیاہ کر دیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا ہم ان کی اولاد

بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

کو بھی (درجہ میں) ان کے ساتھ شامل کر دیں گے

جس روز کہ ان کو آتش دوزخ کی طرف دھکے دے دے کر لاویں گے فرشتے ان کو دھکے دیں گے اور ان کے منہ کے بل ان کو دوزخ کی طرف گھسیٹ لاویں گے اور ان سے زبانیہ فرشتے کہیں گے کہ یہ وہی دوزخ ہے جس کی تم دنیا میں تکذیب کیا کرتے تھے تو کیا یہ دن یہ عذاب بھی سحر ہے کیونکہ تم دنیا میں انبیاء کرام کو ساحر کہتے تھے یا تم اب بھی نہیں سمجھ رہے۔

پھر ارشاد خداوندی ہوگا اچھا تو اب دوزخ میں داخل ہو جاؤ پھر خواہ اس عذاب کی سہار کرنا یا نہ کرنا کیونکہ سہار اور واویلا دونوں تمہارے حق میں برابر ہیں۔ اور تم دنیا میں جیسا کرتے اور کہتے تھے ویسا ہی تم کو بدلہ دیا جائے گا۔

اب مؤمنین یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اور ان کے ساتھیوں کے مستقر اور ٹھکانے کا حق تعالیٰ تذکرہ فرماتا ہے کہ کفر و شرک اور فواحش سے بچنے والے حضرات باغوں اور سامان عیش میں ہوں گے۔

اور ان کو عیش و آرام کی جو چیزیں جنت میں ان کے پروردگار نے دی ہوں گی ان سے خوش دل ہوں گے اور ان کا پروردگار ان کو عذاب دوزخ سے محفوظ رکھے گا اور ان سے فرمائے گا جنت کے پھلوں کو خوب کھاؤ اور اس کی نہروں سے خوب پیو کسی قسم کی کوئی تکلیف و گرانی نہ ہوگی اور نہ موت آئے گی۔

اپنے ان اعمال صالحہ کے بدلہ میں جو دنیا میں کیا کرتے تھے ایسے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جو برابر ترتیب وار بچھائے ہوئے ہیں۔

اور جنت میں ہم ان کی گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی خوبصورت حوروں سے شادی کر دیں گے۔

اور جو لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کامل اور سچے رہے اور ان کی اولاد نے بھی دنیا میں ایمان میں ان کا ساتھ دیا تو ہم آخرت میں ان کی اولاد کو بھی ان کے آباء کے درجہ میں شامل کر دیں گے۔

وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾ وَاَمْدَدْنٰهُمْ
اور ان کے عمل میں سے کوئی چیز کم نہیں کریں گے ہر شخص اپنے اعمال (کفریہ) میں محبوس (فی النار) رہے گا۔ اور ہم ان کو میوے
بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا
اور گوشت جس قسم کا ان کو مرغوب ہو روز افزوں دیتے رہیں گے (اور) وہاں آپس میں (بطور خوش طبعی کے) جام شراب میں چھینا جھپٹی بھی کریں گے اس میں نہ بک بک ہو
تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ وَاَقْبَلَ
گی (کیونکہ نشہ نہ ہوگا) اور نہ کوئی بیہودہ بات ہوگی۔ اور ان کے پاس ایسے لڑکے آویں جاویں گے جو خاص ان ہی کیلئے ہوں گے گویا وہ حفاظت سے رکھے ہوئے موتی ہیں اور وہ ایک
بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَاۗءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾
دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات چیت کریں گے۔ یہ بھی کہیں گے کہ (بھائی) ہم تو اس سے پہلے اپنے گھر (یعنی دنیا میں انجام کار سے) بہت ڈرا کرتے تھے
فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ
سو خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچالیا ہم اس سے پہلے (یعنی دنیا میں) اس سے دعائیں مانگا کرتے تھے
اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ ع ۱/۲۸ ۳
واقعی وہ بڑا محسن مہربان ہے

یا یہ کہ جو لوگ ایمان لائے ہم ان کو جنت میں داخل کریں گے اور ان کی کمسن نابالغ اولاد کو بھی ایمان کی وجہ سے ان ہی کے درجہ میں داخل کر دیں گے یعنی اس ایمان کی وجہ سے جو یوم المیثاق میں لیا تھا (کیونکہ دنیا میں وہ مکلف ہی نہیں ہوئے) یا یہ کہ جب کہ آباء کا درجہ جنت میں بلند ہوگا اور اولاد کا کم تو ہم ان کی مؤمن اولاد کو ان کے آباء ہی کے درجہ میں داخل کر دیں گے اور ہم اس دخول میں ان کے عمل میں سے کوئی چیز کم نہیں کریں گے یعنی یہ نہیں کریں گے کہ آباء کے درجہ اور ان کے ثواب میں سے کچھ کمی کر کے اور ان کی ذریت کو دے کر دونوں کو برابر کر دیں (کہ آباء کا درجہ کچھ گھٹا دیں اور ذریت کا کچھ بڑھا دیں ایسا نہیں کریں گے۔ از مترجم عفا اللہ عنہ) ہر ایک اپنے گناہوں میں محبوس رہے گا حق تعالیٰ جو چاہے گا ان کے ساتھ معاملہ فرمائے گا۔

اور ہم اہل جنت کو جنت میں قسم قسم کے میوے اور پرندوں کا گوشت جس قسم کا ان کو مرغوب ہوگا دیتے رہیں گے اور وہ جنت میں جام شراب میں چھینا جھپٹی بھی کریں گے اور اس کے پینے سے پیٹ میں گرانی ہوگی اور نہ اس پر کوئی گناہ ہوگا۔

یا یہ اور جنت میں اس کے پینے سے نہ بک بک ہوگی اور نہ کوئی بیہودہ بات اور نہ جھوٹی قسمیں اور نہ آپس میں گالی گلوچ ہوگی اور ان کی خدمت کے لئے ایسے لڑکے آویں گے جو صفائی اور خوبصورتی میں حفاظت کے ساتھ رکھے ہوئے موتیوں کی طرح ہوں گے جیسا کہ موتی کو گرمی سردی اور گرد و غبار سے چھپا کر رکھا جاتا ہے

اور جنتی آپس میں ملاقات کے وقت دنیا کا بھی تذکرہ کریں گے اور کہیں گے کہ ہم تو دخول جنت سے پہلے دنیا میں اپنے گھر والوں کے ساتھ بہت عذاب خداوندی سے ڈرا کرتے تھے۔

سو حق تعالیٰ نے مغفرت و رحمت اور جنت میں داخل فرما کر ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچالیا اور ہم اس مغفرت سے پہلے اسی کی عبادت کیا کرتے تھے اور اسی کی توحید کے قائل تھے۔

واقعتہً اس نے جو ہم سے وعدہ فرمایا تھا اس کو اس نے پورا فرمایا اور وہ اپنے مؤمن بندوں پر بڑا مہربان ہے کہ ہم پر بھی احسان فرمایا۔

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ

تو آپ سمجھاتے رہیئے کیونکہ آپ بفضلہ تعالیٰ نہ تو کاہن ہیں اور نہ مجنوں ہیں (جیسا کہ یہ مشرکین کہتے ہیں) ہاں کیا یہ لوگ یوں (بھی) کہتے کہ یہ شاعر

نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾

ہیں (اور) ہم ان کے بارے میں حادثہ موت کا انتظار کر رہے ہیں آپ فرما دیجئے کہ (بہتر) تم منتظر رہو سو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں

اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ

کیا ان کی عقلیں ان کو ان باتوں کی تعلیم کرتے ہیں یا یہ ہے کہ یہ شریر لوگ ہیں ہاں کیا یہ (بھی) کہتے ہیں کہ انہوں نے اس (قرآن) کو

لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ

خود گھڑ لیا ہے بلکہ یہ لوگ تصدیق نہیں کرتے۔ تو یہ لوگ اس طرح کا کوئی کلام (بنا کر) لے آئیں اگر یہ (اس دعویٰ میں) سچے ہیں (آگے توحید کے متعلق گفتگو ہے کہ) کیا یہ لوگ بدوں کسی خالق

غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾

کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود اپنے خالق ہیں یا انہوں نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے بلکہ یہ لوگ (بوجہ جہل کے توحید کا) یقین نہیں لاتے

تو آپ لوگوں کو سمجھاتے رہیئے کیونکہ آپ بفضلہ تعالیٰ نبوت اور اسلام کی دولت سے سرفراز ہونے کی وجہ سے نہ تو کاہن ہیں کہ کل کی خبریں دیں اور مجنوں ہیں۔ بلکہ کفار مکہ یعنی ابوجہل ولید بن مغیرہ وغیرہ آپ کی نسبت یوں بھی کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہیں اور ہم ان کے بارے میں حادثہ موت کا انتظار کر رہے ہیں۔

آپ ابوجہل اور ولید بن مغیرہ وغیرہ سے فرما دیجئے کہ تم میری موت کا انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ تمہارے عذاب کا منتظر ہوں چنانچہ بدر کے دن یہ سب مارے گئے کیا ان کی عقلیں ان کو اس تکذیب اور سب و شتم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کی تعلیم کرتی ہیں کیونکہ یہ تو اپنی عقلمندی کے بڑے مدعی ہیں یا یہ کہ یہ حق تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی میں بڑے ماہر لوگ ہیں۔

ہاں کیا کفار مکہ یوں بھی کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قرآن کریم کو خود گھڑ لیا ہے بلکہ یہ لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی تصدیق ہی نہیں کرتے۔

تو یہ لوگ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو قرآن کریم نازل ہوا ہے اسی طرح کا قرآن بنا لائیں اگر یہ اپنے اس دعویٰ اور قول میں سچے ہیں۔

کیا یہ لوگ بدوں کسی خالق یا باپ کے خود بخود پیدا ہو گئے یا یہ خود ہی اپنے خالق ہیں یا یہ کہ انہوں نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے ایسا بھی نہیں بلکہ اللہ ہی نے پیدا کیا ہے مگر یہ لوگ پھر بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی تصدیق نہیں کرتے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۂ طور) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ابن جریر نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ قریش جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے بارے میں دار الندوہ میں مشورہ کے لئے جمع ہوئے۔

تو ان میں سے کسی نے کہا کہ ان کو معاذ اللہ مضبوط زنجیروں میں باندھ دو پھر ان کی موت کا انتظار کرو تا آنکہ یہ بھی اسی طرح ہلاک ہو جائیں جیسا کہ پہلے شعراء میں سے زہیر اور نابغہ ہلاک ہو گئے کیونکہ یہ بھی ان میں سے ایک کی طرح ہیں تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ۔

أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ ﴿٣٧﴾ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ

کیا ان لوگوں کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں یا یہ لوگ (اس محکمۂ نبوت کے) حاکم ہیں کیا ان لوگوں کے پاس کوئی سیڑھی ہے کہ اس پر چڑھ کر (آسمان کی)

فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿٣٨﴾ أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ﴿٣٩﴾

باتیں سن لیا کرتے ہیں تو ان میں جو (وہاں کی) باتیں سن آتا ہو وہ (اس دعوٰی پر) کوئی صاف دلیل پیش کرے کیا خدا کیلئے بیٹیاں اور تمہارے بیٹے (تجویز ہوں)

أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ﴿٤٠﴾ أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ

یا آپ ان سے کچھ معاوضہ (تبلیغ احکام کا) مانگتے ہیں کہ وہ تاوان ان کو گراں معلوم ہوتا ہے کیا ان کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ یہ

يَكْتُبُونَ ﴿٤١﴾ أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ ﴿٤٢﴾ أَمْ

لکھ لیا کرتے ہیں کیا یہ لوگ کچھ برائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں سو یہ کافر خود ہی (اس) برائی میں گرفتار ہوں گے کیا ان کا

لَهُمْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٤٣﴾ وَإِنْ يَرَوْا كِسْفًا مِنَ السَّمَاءِ

اللہ کے سوا کوئی معبود ہے اللہ تعالٰی ان کے شرک سے پاک ہے اور اگر وہ آسمان کے ٹکڑے دیکھ لیں کہ

سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَرْكُومٌ ﴿٤٤﴾ فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ

گرتا ہوا آرہا ہے تو یوں کہہ دیں کہ یہ تو تہ بتہ جما ہوا بادل ہے تو ان کو رہنے دیجئے یہانتک کہ ان کو اپنے اس دن سے سابقہ ہو جس میں انکے

يُصْعَقُونَ ﴿٤٥﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٤٦﴾

ہوش اڑ جائیں گے جس دن ان کی تدبیریں ان کے کچھ بھی کام نہ آویں گی اور نہ (کہیں سے) ان کو مدد ملے گی۔

کیا ان کے پاس تمہارے رب کی نعمتوں اور رحمتوں یعنی بارش رزق نبوت وغیرہ کے خزانوں کی کنجیاں ہیں۔ یا یہ لوگ اس محکمۂ نبوت کے حاکم ہیں۔ کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے کہ اس پر چڑھ کر آسمان کی باتیں سن لیا کرتے ہیں۔

لہٰذا یہ اپنے دعوٰی پر کوئی صاف دلیل پیش کریں کیا خدا کے لئے بیٹیاں تجویز کی جاویں جب کہ خود اپنے لئے ان کا ہونا پسند نہیں کرتے ہو اور تمہارے لئے بیٹے تجویز ہوں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ ان سے اس دعوت ایمانی پر کچھ معاوضہ مانگتے ہیں کہ اس تاوان کا ادا کرنا ان کو گراں معلوم ہوتا ہے۔

کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے کہ یہ دوبارہ زندہ نہیں کئے جائیں گے یا ان کے پاس کوئی ایسی کتاب ہے کہ اس میں اپنے اعمال و اقوال میں سے جو چاہتے ہیں لوح محفوظ سے لکھ لیتے ہیں۔

بلکہ یہ لوگ آپ کے قتل کی سازش کرتے ہیں تو ان کفار مکہ سے جو لوگ اس سازش میں شریک ہیں یعنی ابوجہل وغیرہ وہ خود ہی بدر کے مقتول ہوں گے۔

کیا ان کا خدا کے علاوہ اور کوئی معبود ہے جو ان کی عذاب خداوندی سے حفاظت کر سکے اس کی ذات ان کے بتوں کے شرک سے پاک ہے

اور اگر یہ کفار مکہ اس آسمان کے (عذاب کے) ٹکڑے کو دیکھ بھی لیں کہ گرتا ہوا آرہا ہے تو اس کو بھی اپنی تکذیب کی وجہ سے یوں کہہ دیں گے کہ یہ تو تہ بتہ جما ہوا بادل ہے۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کو رہنے دیجئے یہانتک کہ ان کو اپنے اس دن سے سابقہ پڑے جس میں یہ مر جائیں گے۔

وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۴۷﴾

اور ان ظالموں کے لئے قبل اس (عذاب) کے بھی عذاب ہونے والا ہے (جیسے قحط و قتل بدر) لیکن ان میں اکثر کو معلوم نہیں

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿۴۸﴾ وَ

اور آپ اپنے رب کی (اس) تجویز پر صبر سے بیٹھے رہیئے کہ آپ ہماری حفاظت میں ہیں اور اٹھتے وقت (مجلس سے یا سونے سے) اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیا کیجئے

مِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿۴۹﴾

اور رات میں بھی اسکی تسبیح کیا کیجئے (مثلاً عشاء) اور ستاروں سے پیچھے بھی

آیاتها ۶۲ —— (۵۳) سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ (۲۳) —— رکوعاتها ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿۳﴾

قسم ہے (مطلق) ستارہ کی جب وہ غروب ہونے لگے۔ یہ تمہارے (ہم وقت) ساتھ کے رہنے والے نہ راہ (حق) سے بھٹکے اور نہ غلط رستہ ہو لئے اور نہ آپ اپنی خواہش نفسانی سے باتیں بناتے ہیں

جس دن یعنی قیامت کے دن ابوجہل وغیرہ کی تدبیریں عذاب خداوندی کے سامنے ان کے کچھ بھی کام نہ آئیں گی اور جس چیز کا ان کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا نہ یہ اس کو روک سکیں گے اور ان مشرکین مکہ پر دوزخ کے عذاب سے پہلے قبر میں بھی عذاب ہونیوالا ہے لیکن ان میں اکثر کو یہ معلوم نہیں اور نہ یہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور آپ اپنے پروردگار کے احکام کی تبلیغ پر جمے رہیئے یا یہ کہ اطاعت خداوندی میں جو آپ کو ان کفار کی طرف سے تکالیف پہنچیں آپ ان پر صبر سے بیٹھ رہیئے کیونکہ آپ ہماری حفاظت میں ہیں۔ اور سونے سے اٹھنے وقت اپنے پروردگار کی نماز پڑھتے رہیئے۔

مثلاً صبح اور رات تک بھی اور رات کے آنے کے بعد بھی نماز پڑھتے رہیئے یعنی ظہر عصر مغرب اور ستاروں کے غائب ہونے کے بعد بھی یعنی صبح کی دو سنتیں۔

تمت بالخیر۔

(سورۂ نجم) یہ سورت مکی ہے بجز ان آیتوں کو جو حضرت عثمان رضؓ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے بارے میں نازل ہوئیں اس لئے کہ وہ مدنی ہیں۔ اس سورت میں ساٹھ آیتیں اور تین سو کلمات اور ایک ہزار چار سو پانچ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حق تعالیٰ قرآن کریم کی قسم کھا کر فرماتا ہے جبکہ قرآن کریم کو بذریعہ جبریل امین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تسلط وار ایک ایک دو دو تین تین اور چار چار آیتیں کر کے پورے بیس سال میں نازل فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی تو عتبہ بن ابی لہب نے سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے حصوں کی قسم کھاتے ہیں تو وہ بولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچا دو کہ میں قرآن کریم کے حصوں کا منکر ہوں چنانچہ ان لوگوں نے آپ کو یہ بات پہنچائی تو آپ نے فرمایا الٰہ العالمین اپنے درندوں میں سے کوئی درندہ اس پر مسلط کر دے چنانچہ حق تعالیٰ نے حران کے قریب ایک شیر کو اس پر مسلط کر دیا تو اس شیر نے اسے اس کے ساتھیوں میں سے نکال کر قریب ہی سر سے لے کر پیر تک کھا لیا اور شیر نے اس کی نجاست کی وجہ سے اسے چکھا بھی نہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا کی وجہ سے جیسا وہ تھا اسی طرح اس کو چھوڑ دیا۔

یا یہ مطلب ہے کہ قسم ہے مطلق ستاروں کی جب کہ وہ غروب ہونے لگیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تم سے بیان کرتے ہیں اس میں نہ وہ راہ حق سے بھٹکے اور نہ غلطی پر ہوئے۔

اور نہ آپ بذریعہ قرآن کریم اپنی نفسانی خواہش سے باتیں بناتے ہیں۔

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی ﴿۵﴾ ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰی ﴿۶﴾

ان کا ارشاد نری وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے ان کو ایک فرشتہ تعلیم کرتا ہے جو بڑا طاقتور ہے پیدائشی طاقتور ہے پھر وہ فرشتہ (اپنی) اصلی صورت پر (آپ کے روبرو) نمودار ہوا

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ

ایسی حالت میں کہ وہ (آسمان کے) بلند کنارہ پر تھا پھر وہ فرشتہ (آپ کے) نزدیک آیا پھر اور نزدیک آیا سو دو کمانوں کی برابر فاصلہ رہ گیا بلکہ اور

اَدْنٰی ﴿۹﴾ فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی ﴿۱۰﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ﴿۱۱﴾

بھی کم پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے پر وحی نازل فرمائی جو کچھ نازل فرمانی تھی قلب نے دیکھی ہوئی چیز میں کوئی غلطی نہیں کی

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی ﴿۱۳﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ﴿۱۴﴾

تو کیا ان (پیغمبر) سے ان کی دیکھی ہوئی چیز میں نزاع کرتے ہو اور انہوں (یعنی پیغمبر) نے اس فرشتہ کو ایک اور دفعہ بھی (صورت اصلیہ میں) دیکھا ہے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس

ان کا یہ ارشاد یعنی قرآن کریم منجانب اللہ ایک وحی ہے جو بذریعہ جبریل امین ان کے پاس بھیجی جاتی ہے کہ وہ ان کے پاس آتا ہے اور ان کو پڑھ کر سناتا ہے آپ کو اس وحی کی جبریل امین تعلیم کرتے جو بدن کے اعتبار سے بڑے طاقتور ہیں اور یہ طاقت و قوت ان کی پیدائشی ہے۔

اور ان کی طاقت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے جب انہوں نے لوط علیہ السلام کی بستیوں کے نیچے ہاتھ دیا اور ان کو سیاہ پانی پر سے اکھاڑ کر آسمان کے پاس لے جا کر پھر زمین پر الٹا چھوڑ دیا۔

اور ان کی سختی کا اندازہ اس سے کیجیے جب کہ انہوں نے انطاکیہ کے دروازہ کا چوکھٹ پکڑ کر ایک چیخ ماری جس سے اس میں جو بھی مخلوق تھی سب مر گئی۔

اور کہا گیا ہے کہ ان کی سختی کا اندازہ اس سے ہے کہ جس وقت ابلیس نے بیت المقدس کی ایک چوکھٹ پر اپنا پر مارا تو انہوں نے اس کو اٹھا کر منتہائے ہند پر پھینک دیا پھر جبریل امین اپنی اصلی حالت پر نمودار ہوئے یا یہ کہ بہترین شکل وصورت میں نمودار ہوئے اس حالت میں کہ وہ افق شرقی پر تھے یا یہ کہ ساتویں آسمان کے کنارہ پر تھے پھر جبریل امین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آئے یا یہ کہ حضور اکرم پروردگار کے قریب ہوئے۔

اور پھر اور نزدیک ہوئے کہ قرب کی وجہ سے دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا بلکہ آدھے کمان سے کم فاصلہ رہ گیا۔

پھر حق تعالیٰ نے بذریعہ جبریل امین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی جو کچھ نازل فرمانی تھی یا یہ مطلب ہے کہ جبریل امین پر جو کچھ وحی نازل ہوئی تھی وہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی یا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ وحی نازل فرمانی تھی سو فرمائی۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک نے جو اپنے قلب سے اپنے پروردگار کو دیکھا اس میں ان کے قلب نے کوئی غلطی نہیں کی اور کہا گیا ہے کہ آپ نے اپنے پروردگار کو اپنے دل کے ساتھ دیکھا اور یہ بھی قول نقل کیا گیا کہ آنکھوں سے اپنے پروردگار کو دیکھا یہ جواب قسم ہے چنانچہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کو اس چیز کی اطلاع کی تو انہوں نے تکذیب کی تب یہ آیت نازل ہوئی تو کیا یہ لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھی ہوئی چیز کی تکذیب کرتے ہیں یا یہ کہ آپ کی دیکھی بھالی چیز میں نزاع کرتے ہیں۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جبریل امین کو ان کی صورت اصلیہ میں ایک اور دفعہ بھی دیکھا ہے اور کہا گیا کہ اپنے پروردگار کو اپنے دل یا اپنی آنکھ سے دیکھا ہے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ

اس کے قریب　جنت الماویٰ ہے　جب اس سدرۃ المنتہیٰ کو لپیٹ رہی تھیں جو چیزیں لپیٹ رہی تھیں　نگاہ نہ تو ہٹی

وَمَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿۱۹﴾

اور نہ بڑھی　انہوں نے اپنے پروردگار (کی قدرت) کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے　بھلا تم نے　لات　اور　عزیٰ کو

وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿۲۲﴾

اور تیسرے منات کے حال میں غور کیا ہے　کیا تمہارے لئے تو بیٹے (تجویز) ہوں اور خدا کیلئے بیٹیاں　اس حالت میں تو یہ بہت بے ڈھنگی　تقسیم ہوئی

اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ

یہ (معبودات مذکورہ) نرے نام ہی نام ہیں جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے ٹھہرا لیا ہے　خدا تعالیٰ نے تو ان (کے معبود ہونے) کی کوئی دلیل نہیں

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿۲۳﴾

نہیں (بلکہ) یہ لوگ صرف بے اصل خیالات پر اور اپنے نفس کی خواہش پر چل رہے ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی جانب سے (بواسطہ رسول) ہدایت آچکی ہے

یہ ایسا مقام ہے جہاں تک ہر ایک ملک مقرب اور نبی مرسل منتہی ہو جاتا ہے یا یہ کہ ہر ایک ملک مقرب نبی مرسل اور عالم راسخ کا علم اس مقام پر پہنچ کر منتہی ہو جاتا ہے اس سدرۃ المنتہیٰ کے قریب جنت الماویٰ ہے جہاں شہداء کی ارواح ٹھہرتی ہیں جب اس سدرۃ المنتہیٰ کو شب معراج میں لپیٹ رہی تھیں جو چیزیں لپیٹ رہی تھیں یعنی سونے کے پروانے یا یہ کہ نور اور کہا گیا ہے کہ وہ لپٹنے والے فرشتے تھے۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ ان چیزوں کے دیکھنے سے دائیں بائیں نہ ہٹی اور جبریل امین کو جو اس وقت ان کی صورت اصلیہ میں چھ سو پروں کے ساتھ دیکھا تو نہ اس سے آپ کی نگاہ آگے بڑھی۔

اور اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کی قدرت کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے۔

بھلا اے مکہ والو تم نے لات و عزیٰ اور تیسرے منات بت کی حالت میں بھی غور کیا ہے کہ یہ تمہارے آخرت میں کام آسکتے ہیں ہرگز نہیں قیامت کے دن یہ تم کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔

لات۔ طائف میں قبیلہ ثقیف کا بت تھا وہ اس کو پوجتے تھے اور عزیٰ بطن نخلہ میں غطفان کا ایک درخت تھا وہ اس کی پوجا پاٹ کرتے تھے اور مناۃ مکہ مکرمہ میں قبیلہ ہذیل اور خزاعہ کا بت تھا وہ خدا کے علاوہ اسکو پوجا کرتے تھے۔

مکہ والو تم تو اپنے لیے بیٹے تجویز کرو اور خدا کے لئے بیٹیاں تجویز ہوں در انحالیکہ تم بیٹیوں کو برا سمجھتے ہو اور اپنے لیے ان کا ہونا گوارا نہیں کرتے یہ تو بہت ہی جاہلانہ نازیبا تقسیم ہوئی۔

لات و عزیٰ اور منات صرف بت ہی ہیں جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے خود ہی تراش لیا تھا خدا تعالیٰ نے تو ان کی عبادت کرنے اور ان کے معبود بنانے کے بارے کوئی کتاب نازل نہیں کی جس سے تم حجت پکڑو۔

بلکہ یہ لوگ صرف بے اصل خیالات اور نفس کی خواہش کی وجہ سے ان کی عبادت کر رہے ہیں اور ان کو معبود تجویز کر رکھا ہے۔

حالانکہ ان مکہ والوں کے پاس قرآن کریم میں صاف یہ مضمون آچکا ہے کہ حق تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے۔

ع ۵ / ۵

أَمْ لِلْإِنسَانِ مَا تَمَنَّىٰ ﴿٢٤﴾ فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ ﴿٢٥﴾ وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِي

کیا انسان کو اس کی ہر تمنا مل جاتی ہے سو خدا ہی کے اختیار میں ہے آخرت اور دنیا (کی بھی) اور بہت سے فرشتے آسمان میں

السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِن بَعْدِ أَن يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَن

موجود ہیں ان کی سفارش ذرا بھی کام نہیں آسکتی مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہیں اجازت دیدیں اور (اس کے لئے

يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ ﴿٢٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ

شفاعت کرنے سے) راضی ہوں جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کو (خدا کی) بیٹی کے نام سے

تَسْمِيَةَ الْأُنثَىٰ ﴿٢٧﴾ وَمَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنَّ

نامزد کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں صرف بے اصل خیالات پر چل رہے ہیں اور یقیناً

الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ﴿٢٨﴾ فَأَعْرِضْ عَن مَّن تَوَلَّىٰ عَن ذِكْرِنَا

بے اصل خیالات امر حق (کے اثبات) میں ذرا بھی مفید نہیں ہوتے تو آپ ایسے شخص سے اپنا خیال ہٹا لیجئے جو ہماری نصیحت کا خیال نہ کرے اور

وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾ ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ

بجز دنیوی زندگی کے اس کو کوئی (اخروی مطلب) مقصود نہ ہو ان لوگوں کی فہم کی رسائی کی حد بس یہی (دنیوی زندگی) ہے تمہارا پروردگار خوب

أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدَىٰ ﴿٣٠﴾ الربع

جانتا ہے کہ کون اس کے رستہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہی اس کو بھی خوب جانتا ہے جو راہ راست پر ہے۔

کیا ان مکہ والوں کو جس بات کی یہ خواہش کر رہے ہیں کہ فرشتے اور بت ان کی سفارش کریں گے وہ ان کی تمنا ان کو مل جائیگی ایسا نہیں بلکہ ثواب و کرامت کا دینا اور شفاعت کروانا اور توفیق و معرفت کا عطا کرنا یہ سب خدا ہی کے اختیار میں ہے۔

اور بہت سے فرشتے آسمانوں میں موجود ہیں جن کے متعلق تمہارا یہ خیال ہے کہ معاذ اللہ یہ حق تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں مگر ان کی سفارش ذرا بھی کسی کے لئے کام نہیں آسکتی مگر بعد اس کے جس کے لئے حق تعالیٰ شفاعت کرنے کا حکم دیں یعنی اہل ایمان میں سے جو اس چیز کا اہل ہو اور اس کی توحید سے راضی ہوں۔

جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے یعنی کفار مکہ وہ فرشتوں کو خدا کی بیٹی کے نام سے نامزد کرتے ہیں حالانکہ انکے اس قول پر ان کے پاس کوئی دلیل عقلی اور نقلی نہیں صرف یہ لوگ گمان سے گھڑ کر ایسی باتیں بک رہے ہیں اور یہ گمان سے کسی کی عبادت کرنا اور گمانی باتیں کرنا عذاب خداوندی کے سامنے کچھ بھی کام نہیں آسکتیں

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسے شخص سے اپنا خیال ہٹا لیجئے جو ہماری توحید اور ہماری کتاب کا خیال نہ کرے اور اپنی کوششوں سے بجز دنیوی زندگی کے علاوہ اسے کوئی مقصود نہ ہو یعنی ابو جہل۔

ان لوگوں کے علم و عقل اور رائے کی حد بس یہی ہے کہ فرشتے اور بت حق تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں اور آخرت وغیرہ کچھ نہیں۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون اس کے رستے سے بھٹکا ہوا ہے یعنی ابو جہل اور اس کو بھی خوب جانتا ہے جو راہ راست پر ہے یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا

اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اللہ ہی کے اختیار میں ہے انجام کار یہ ہے کہ برا کام کرنے والوں کو ان کے (برے) کام کے عوض میں

وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۚ (۳۱) اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ

(خاص طور کی) جزا دے گا اور نیک کام کرنے والوں کو انکے نیک کاموں کے عوض میں جزا دیگا وہ لوگ ایسے ہیں کہ کبیرہ گناہوں سے اور (ان میں) بےحیائی کی باتوں سے

وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ

(بالخصوص زیادہ) بچتے ہیں مگر ہلکے ہلکے گناہ بلاشبہ آپ کے رب کی مغفرت بڑی وسیع ہے وہ تم کو (اور تمہارے احوال کو اس وقت سے) خوب جانتا ہے جب تم کو

مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ

زمین سے پیدا کیا تھا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے تو تم اپنے کو مقدس مت سمجھا کرو (بس) تقوے والوں کو

هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۧ (۳۲) اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ۙ (۳۳) وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى (۳۴)

وہی خوب جانتا ہے تو بھلا آپ نے ایسے شخص کو بھی دیکھا جس نے (دین حق سے) روگردانی کی- اور تھوڑا مال دیا اور پھر بند کر دیا

آسمانوں اور زمین میں جس قدر مخلوق ہے وہ سب خدا ہی کے اختیار میں ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ مشرکین کو ان کے شرک کی سزا دے گا اور موحدین کو ان کی توحید کے صلہ میں جنت عطا کرے گا۔

اب اس طبقہ کے اعمال دنیویہ کو بیان فرماتا ہے کہ وہ لوگ ایسے ہیں کہ شرک اور کبیرہ گناہوں اور زنا اور جملہ معاصی سے بچتے ہیں۔

مگر ہلکے ہلکے گناہ کہ بے خیالی میں کسی پر نظر پڑ گئی یا کسی کو ہاتھ لگ گیا اور پھر اس سے نفس کو ملامت کر کے توبہ کر لی یا بوکہ شادی کے علاوہ وہ حضرات اور کچھ نہیں کرتے۔

بلاشبہ آپ کے پروردگار کی مغفرت بڑی وسیع ہے کہ صغائر و کبائر جو بھی توبہ کرے اس کو معاف فرما دیتا ہے۔

اور وہ تمہارے احوال کو تم سے زائد اس وقت سے خوب جانتا ہے جب کہ تم کو آدم علیہ السلام سے اور آدم کو مٹی سے اور مٹی کو زمین سے پیدا کیا تھا اور جب کہ تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے اسی وقت سے ہمیں تمہاری سب حالتوں کا علم ہے سو تم اپنے کو گناہوں سے مقدس مت سمجھا کرو بس گناہوں سے بچنے والوں اور نیکوکاروں کو وہی خوب جانتا ہے۔

بھلا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا ہے جس نے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں جو غرباء ہیں ان پر خرچ کرنے سے روگردانی کی اور حق تعالیٰ کے رستہ میں بہت تھوڑا مال دیا اور پھر وہ بھی بند کر دیا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۃ النجم) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ واحدی طبرانی۔ ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے ثابت بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ یہودیوں کا جب کوئی چھوٹا بچہ مر جاتا ہے تو وہ کہتے کہ یہ صدیق ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی اطلاع ہوئی آپ نے فرمایا یہودی جھوٹے ہیں کوئی بچہ ایسا نہیں جس کو حق تعالیٰ نے اس کی ماں کے پیٹ میں پیدا کیا ہو مگر یہ کہ وہ شقی یا سعید نہ ہو تو اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ھُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ الخ یعنی وہ تم کو خوب جانتا ہے جب کہ تم کو زمین سے پیدا کیا تھا الخ

منزل ۷

أَعِنْدَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰ ﴿٣٥﴾ أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ ﴿٣٦﴾

کیا اس شخص کے پاس (کسی صحیح ذریعہ سے) علم غیب ہے کہ اس کو دیکھ رہا ہے ۔ کیا اس کو اس مضمون کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہے

وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ ﴿٣٧﴾ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ﴿٣٨﴾ وَأَنْ لَيْسَ

اور نیز ابراہیم کے جنہوں نے احکام کی پوری بجاآوری کی (اور وہ مضمون) یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کا گناہ اپنے اوپر نہیں لے سکتا اور یہ کہ انسان کو

لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ﴿٣٩﴾ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ﴿٤٠﴾

(ایمان کے بارے میں) صرف اپنی ہی کمائی ملیگی اور یہ کہ انسان کی سعی بہت جلد دیکھی جائے گی ۔

کیا اس کے سامنے لوح محفوظ ہے کہ وہ اس میں اپنے کام کو دیکھ رہا ہے کہ جیسا یہ کر رہا ہے ۔

حضرت عثمان بن عفان بہت زائد صدقہ وخیرات کرنے والے اور اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے والے تھے اتفاق سے عبداللہ بن سعد بن ابی سرح ان سے ملا اور بولا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ ان لوگوں پر بہت زائد مال خرچ کرتے ہیں اور مجھے اندیشہ ہے کہ آپ بغیر مال کے رہ جائیں گے حضرت عثمان بولے کہ میرے بہت زائد گناہ اور غلطیاں ہیں میں ان کی معافی اور اپنے پروردگار کی رضا جوئی کے لئے ایسا کرتا ہوں تو اس پر عبداللہ بولا اپنی اونٹنی کی مہار مجھے دے دو اور دنیا وآخرت میں جو تمہارے گناہ ہیں وہ میرے حوالہ کر دو تب یہ آیت نازل ہوئی ۔

کیا اس کو بذریعہ قرآن کریم اس مضمون کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں اور نیز ابراہیم کے صحیفوں میں ہے جنہوں نے احکام کی پوری بجاآوری کی اور رسالت کامل طور پر پہنچا دی یا یہ کہ خواب میں دیکھا تھا اسکی پوری بجاآوری کی اور وہ مضمون یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کا گناہ اپنے اوپر نہیں لے سکتا یا یہ کہ کسی کو دوسرے کے عوض عذاب نہیں دیا جاسکتا کہ کرے ایک اور بھگتے دوسرا ۔

اور انسان نے دنیا میں جو نیکی اور برائی کی ہے آخرت میں صرف اس کو اسی کی کمائی ملے گی اور یہ کہ انسان کے اعمال دیوان حفظہ اور اس کی میزان میں بہت جلدی دیکھے جاویں گے ۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں تشریف لے چلے تو ایک شخص اس ارادہ سے آیا کہ اسے کوئی سواری کرا لے پر اس کے نکلنے کیلئے کوئی چیز نہ ملی اتنے میں اس کا دوست ملا تو اس شخص نے اپنے دوست سے کہا کہ مجھے بھی کچھ دو وہ بولا میں اپنی یہ سواری دیتا ہوں اس شرط پر کہ میرے گناہوں کا بار تو اٹھائے تو اس نے اپنے دوست سے کہا کہ منظور ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّىٰ الخ

اور ابن جریر نے ابن زید سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص مشرف باسلام ہو گیا تو اسے بعض عار دلانیوالے ملے اور بولے کہ کیا تو نے بزرگوں کے دین کو چھوڑ دیا اور ان کو گمراہ قرار دیا اور تو سمجھتا ہے کہ وہ دوزخ میں ہیں ۔ یہ مسلمان بولا کہ میں حق تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا ہوں ۔ تو وہ شخص بولا کہ مجھے کچھ دو تو جو بھی تم پر عذاب ہو گا میں اسے اپنے ذمہ لے لیتا ہوں تو اس نے کچھ دیدیا وہ بولا اور دو تو اس نے دینے میں تنگی کی تا آنکہ اسے کچھ اور دے دیا اور اس معاہدہ پر ایک دستاویز لکھوا کر گواہ لے لئے اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی یعنی تو بھلا آپ نے ایسے شخص کو بھی دیکھا جس نے روگردانی کی ۔ الخ ۔

ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ

پھر اس کو پورا بدلہ دیا جائے گا اور یہ کہ (سب کو) آپ کے پروردگار ہی کے پاس پہنچنا ہے اور یہ کہ وہی ہنساتا ہے

وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ

اور رولاتا ہے اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور جلاتا ہے اور یہ کہ وہی دونوں قسم یعنی نر اور مادہ کو نطفہ سے

الْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ

بناتا ہے جب (رحم میں) ڈالا جاتا ہے اور یہ کہ دوبارہ پیدا کرنا (حسب وعدہ) اس کے ذمہ ہے اور یہ کہ وہی

اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَ

غنی کرتا ہے اور سرمایہ (دیکر محفوظ اور) باقی رکھتا ہے اور یہ کہ وہی مالک ہے ستارہ شعریٰ کا بھی اور یہ کہ اس نے قدیم قوم عاد کو (اسکے کفر کی وجہ سے) ہلاک کیا اور

ثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾

ثمود کو بھی کہ (ان میں سے) باقی نہ چھوڑا اور ان سے پہلے قوم نوح کو (ہلاک کیا) بے شک وہ سب سے بڑھ کر ظالم اور شریر تھے

پھر اس کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا نیکی ہوگی تو اچھا اور برائی ہوگی تو برا بدلہ ملے گا اور یہ کہ مرنے کے بعد آخرت میں سب کو آپ کے پروردگار ہی کے پاس پہنچنا ہے۔

اور وہی جنت والوں کو ایسی نعمتیں دیتا ہے جس سے وہ خوش ہوتے ہیں اور وہی دوزخیوں کو ایسی ذلت دیتا ہے جو انکے حزن و غم کا باعث ہوتی ہے اور یہ کہ وہی دنیا میں مارتا ہے اور آخرت میں جلاتا ہے یا یہ کہ آباء کو مارتا ہے اور اولاد کو زندہ کرتا ہے۔

اور وہی دونوں قسم یعنی نر و مادہ کو نطفہ سے بناتا یا یہ کہ پیدا کرتا ہے جب کہ نطفہ رحم عورت میں ڈالا جاتا ہے اور یہ کہ قیامت کے دن دوبارہ زندہ کرنا اسی کے ذمہ ہے اور وہی نفس کو خلقت سے غنی کرتا ہے اور وہی اس کی خلقت کو اس کے نفس کا محتاج بناتا ہے یا یہ کہ وہی خلقت کو پسندیدہ اور قانع بناتا ہے یا یہ کہ وہی مال دے کر غنی کرتا ہے اور جو دیتا ہے اس پر اسے راضی کرتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ وہی سونے اور چاندی کے ذریعہ سے غنی کرتا ہے اور اونٹ گائے اور بکریاں دے کر سرمایہ دار بناتا ہے۔ اور وہی مالک ہے سیارہ شعریٰ کا بھی یہ وہ ستارہ ہے جو جوزاء کے ساتھ رہتا ہے اس ستارہ کی قبیلہ خزاعہ پرستش کرتے تھے۔

اور یہ کہ اسی نے قوم ہود کو ہلاک کیا اور قوم صالح کو بھی کہ ان میں سے کسی کو بھی باقی نہ چھوڑا اور قوم صالح سے پیشتر قوم نوح کو ہلاک کیا بیشک قوم نوح اپنے کفر و سرکشی و نافرمانی میں سب سے بڑھ کر تھے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور دراج ابی السمح رضہ سے روایت نقل کی ہے بیان کرتے ہیں کہ میں ایک لشکر میں نکلا تو ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کی درخواست کی آپ نے فرمایا میں تو کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس پر تجھ کو سوار کر دوں وہ شخص آپ کے پاس سے غمگین ہو کر لوٹا چنانچہ اس کا گذر ایک شخص پر سے ہوا کہ اس کی سواری اس کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی اس نے اس سے اپنی فرمائش کی وہ شخص بولا کیا تجھے یہ منظور ہے کہ میں تجھ کو سوار کرا دوں اس شرط پر کہ تو لشکر میں اپنی نیکیوں کے ساتھ مل جائے اس نے منظور کر لیا اس پر ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى تک یہ آیت نازل ہوئی۔

وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوٰى ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾

اور الٹی ہوئی بستیوں کو بھی پھینک مارا تھا۔ پھر ان بستیوں کو گھیر لیا جس چیز نے کہ گھیر لیا۔ سو تو اپنے رب کی کون کون سی نعمت میں شک (و انکار) کرتا رہے گا

هٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولٰى ﴿۵۶﴾ أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللّٰهِ

یہ پیغمبر بھی پہلے پیغمبروں کی طرح ایک پیغمبر ہیں۔ (ان کو مان لو کیونکہ) وہ جلدی آنیوالی چیز قریب آپہنچی ہے۔ کوئی غیر اللہ اس کو

كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ﴿۵۹﴾ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ﴿۶۰﴾

ہٹانے والا نہیں۔ سو کیا (ایسے خوف کی باتیں سن کر بھی) تم لوگ اس کلام (الٰہی) سے تعجب کرتے ہو۔ اور ہنستے ہو اور (خوف عذاب سے) روتے نہیں ہو

وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ ﴿۶۱﴾ فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا ﴿۶۲﴾

اور تم تکبر کرتے ہو۔ سو اللہ کی اطاعت کرو اور (اس کی بلا شرکت) عبادت کرو

آیاتہا ۵۵ — (۵۴) سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ (۳۷) — رکوعاتہا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَإِنْ يَّرَوْا آيَةً يُّعْرِضُوا وَيَقُولُوا

قیامت نزدیک آپہنچی اور چاند شق ہو گیا۔ اور یہ لوگ اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو ٹال دیتے ہیں اور کہتے ہیں

اور اسی نے لوط علیہ السلام کی قوم کی بستیوں سدوم سادوم عمورا ضوا ئم کو ہلاک کر دیا تھا یعنی آسمان سے نیچے پھینک مارا تھا پھر ان بستیوں کو پتھروں نے گھیر لیا۔

اے انسان تو اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرتا رہے گا کہ یہ منجانب اللہ نہیں ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی پہلے رسولوں کی طرح جن کو ہم نے ان کو قوموں کی طرف بھیجا ایک ڈرانے والے رسول ہیں یا یہ کہ یہ بھی پہلے رسولوں کی طرح ایک رسول ہیں۔ جن کے بارے میں لوح محفوظ میں یہ چیز مکتوب ہے کہ ان کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا ہے قیامت قریب آپہنچی کوئی غیر اللہ اس کے قیام اور اس کے وقت کو ہٹانے والا نہیں۔

سو کیا اے مکہ والو تم اس قرآن کریم کا جو تم کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر سناتے ہیں تمسخر کرتے ہو یا یہ تکذیب کرتے ہو اور استہزاءً ہنستے ہو۔

اور اس میں خوف و عذاب کے جو مضامین ہیں ان سے روتے نہیں ہو اور تم اس سے تکبر کرتے ہو اور اس پر ایمان نہیں لاتے۔ سو اللہ کے سامنے توحید کے قائل ہو کر اور توبہ کر کے جھک پڑو اور اس کی بلا شرکت عبادت کرو۔

(سورۂ قمر) یہ سورت مکی ہے اس میں پچپن آیتیں اور تین سو چالیس ۳۴۲ کلمات اور ایک ہزار چار سو حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور نزول دخان کی وجہ سے قیامت نزدیک آپہنچی ہے اور چاند شق ہو گیا کہ اس کے دو ٹکڑے ہو گئے یہ بھی علامات قیامت میں سے ہے مگر یہ لوگ جب انشقاق قمر وغیرہ کا کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو اس کی تکذیب کرنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ کفار رسول اکرم صلی اللہ علیہ کے پاس مذاق اڑاتے اور تکبر کرتے ہوئے گذرتے تھے اور حالانکہ آپ نماز پڑھتے ہوتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ الخ۔

(سورۂ قمر) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امام بخاری و مسلم اور حاکم نے (الفاظ حدیث حاکم کے ہیں) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے فرمایا

سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿۲﴾ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳﴾ وَلَقَدْ

یہ جادو ہے جو ابھی ختم ہوا جاتا ہے ان لوگوں نے جھٹلایا اور اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر بات کو قرار آجاتا ہے اور ان لوگوں

جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ﴿۴﴾ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿۵﴾ فَتَوَلَّ

کے پاس (تو اُمم ماضیہ کی بھی) خبریں اتنی پہنچ چکی ہیں کہ ان میں (کافی) عبرت ہو یعنی اعلیٰ درجہ کی دانشمندی (حاصل ہو سکتی) ہے سو ڈرانے والی چیزیں

عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿۶﴾ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ

ان کو کچھ فائدہ ہی نہیں دیتیں تو آپ ان کی طرف سے کچھ خیال نہ کیجیے جس روز ایک بلانیوالا فرشتہ (ان کو) ایک ناگوار چیز کی طرف بلاویگا۔ ان کی آنکھیں (مارے ذلت کے) جھکی ہوئی ہوں گی

مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ﴿۷﴾ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۭ يَقُوْلُ

(اور) قبروں سے اس طرح نکل رہے ہوں گے جیسے ٹڈی پھیل جاتی ہے (اور پھر نکل کر) بلانے والے کی طرف دوڑے چلے جارہے ہوں گے کافر کہتے

الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾

ہوں گے کہ یہ دن بڑا سخت ہے

قسم کا جادو ہے جو ابھی ختم ہوا جاتا ہے۔

اور خود ان لوگوں نے معجزوں اور قیام قیامت کو جھٹلایا اور معجزوں اور قیامت کی تکذیب اور بتوں کی پرستش میں اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کی اور ہر ایک بات کی جو کہ منجانب اللہ اور منجانب الرسول ہو حقیقت ہے اور اس کو قرار آجاتا ہے خواہ جنت و رحمت، یا دوزخ و عذاب کے بیان میں ہو جو ان باتوں میں سے دنیا میں ہونے والی ہیں ظاہر ہو جاتی ہیں اور جو اخروی ہیں وہ واضح ہو جاتی ہیں۔

یا یہ کہ بندوں سے جو بھی کوئی قول و فعل صادر ہوتا ہے اس کی ایک حقیقت ہے اور وہ حقیقت ان کے دل پر ظاہر ہوتی ہے۔

اور ان مکہ والوں کے پاس قرآن کریم کے ذریعہ گذشتہ قوموں کی خبریں پہنچ چکی ہیں کہ تکذیب کے وقت وہ کس طرح ہلاک ہوئے جن میں کافی تنبیہ اور عمدہ نصیحت ہے اور قرآن کریم منجانب اللہ سراپا حکمت ہے جس سے کافی دانشمندی حاصل ہو سکتی ہے۔

سو جو قوم علم خداوندی میں حق تعالیٰ پر ایمان نہیں لائے گی اسے رسولوں کا ڈرانا کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سو آپ ان کی طرف سے کچھ خیال نہ کیجیے اس کے بعد حق تعالیٰ نے جہاد کا حکم دیا۔

جس روز یعنی قیامت کے دن ایک بلانے والا فرشتہ ایک سخت ترین ناگوار چیز کی طرف بلاویگا اہل جنت کو جنت کی طرف اور دوزخیوں کو دوزخ کی طرف انکی آنکھیں ذلت سے جھکی ہونگی قبروں سے نفخہ ثانیہ پر اس طرح نکل رہے ہونگے جیسے ٹڈی پھیل جاتی ہے۔

اور پھر نکل کر بلانے والے کی طرف دوڑے چلے جارہے ہوں گے کہ کس چیز کا ان کو حکم ہوتا ہے کافر قیامت کے دن کہتے ہونگے کہ یہ دن ان کے حق میں بڑا سخت ہے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

حاکم وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے مکہ مکرمہ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے چاند کے دو ٹکڑے ہوتے دیکھے اس پر کفار بولے کہ آپ نے چاند پر جادو کر دیا ہے، تب یہ آیت نازل ہوئی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ الخ

اور امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ مکہ والوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ دکھانے کی درخواست کی تو دو مرتبہ مکہ مکرمہ میں چاند شق ہوا اسی کے بارے میں سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ تک یہ آیت نازل ہوئی۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ﴿٩﴾

ان لوگوں سے پہلے قوم نوحؑ تکذیب کی یعنی ہمارے بندے (خاص نوحؑ) کی تکذیب کی اور کہا کہ یہ مجنوں ہے اور نوحؑ کو دھمکی دی گئی

فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ ﴿١١﴾

تو نوحؑ نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں درماندہ ہوں سو آپ (ان سے) انتقام لے لیجئے۔ پس ہم نے کثرت سے برسنے والے پانی سے آسمان کے دروازے کھول دیئے

وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ

اور زمین سے چشمے جاری کر دیئے پھر (آسمان اور زمین کا) پانی اس کام کے (پورا ہونے) کیلئے مل گیا جو (علم الٰہی میں) تجویز ہو چکا تھا اور ہم نے نوحؑ کو تختوں اور

ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا

میخوں والی کشتی پر جو کہ ہماری نگرانی میں رواں تھی (مع مومنین کے) سوار کیا یہ سب کچھ اس شخص کا بدلہ لینے کیلئے کیا جسکی بیقدری کی گئی تھی اور ہم نے اس واقع کو عبرت

آيَةً فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ

کیواسطے رہنے دیا کیا کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہے پھر (دیکھو) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا اور ہم نے

يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٨﴾

قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے، عاد نے (بھی اپنے پیغمبر کی) تکذیب کی سو (اس کا قصہ سنو کہ) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ

ہوا ہم نے ان پر ایک تند ہوا بھیجی ایک دوامی نحوست کے دن میں وہ ہوا لوگوں کو اکھاڑ اکھاڑ کر پھینکتی تھی

محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی قوم سے پہلے قوم نوح نے تکذیب کی یعنی ہمارے بندۂ خاص نوح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ان کی نسبت کہا یہ مجنون ہیں اور ان کو دھمکی بھی دی اور ڈرایا بھی۔ تو نوح علیہ السلام نے دعا کی کہ میں درماندہ ہوں آپ ان پر عذاب نازل کر کے ان سے انتقام لے لیجئے۔

سو ہم نے آسمان سے زمین پر کثرت سے برسنے والے پانی کے چالیس روز تک آسمان کے دروازہ کھول دیئے اور چالیس روز تک زمین سے چشمے جاری کر دیئے سو آسمان اور زمین کا پانی اس مقدار پر جو ہم نے آسمان اور زمین کے پانی کی مقین کی تھی مل گیا یا یہ کہ اس کام کے پورا ہونے کیلئے جو تجویز ہو چکا تھا۔ یعنی قوم نوحؑ کی ہلاکت کے لئے مل گیا۔

اور ہم نے نوح علیہ السلام کو اور جو ان پر ایمان لائے تھے تختوں اور میخوں والی کشتی پر جو کہ ہماری نگرانی میں پانی پر چل رہی تھی سوار کیا اور یہ سب کچھ نوح علیہ السلام کی قوم سے نوح علیہ السلام کا بدلہ لینے کیلئے کیا جن کی انہوں نے بیقدری کی اور ہم نے نوح علیہ السلام کے بعد ان کی کشتی کو لوگوں کی عبرت کے واسطے رہنے دیا کہ اس کشتی کے واقعہ کو سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے۔ جو قوم نوح کے واقعہ سے نصیحت حاصل کر کے گناہوں کو چھوڑ دے۔

سو آپ غور تو فرمائیے کہ میرا عذاب ان لوگوں پر اور میرا ان کو ڈرانا یعنی جبکہ نوح علیہ السلام نے انکو ڈرایا پھر بھی وہ ایمان نہیں لائے کیسا ہوا اور ہم نے قرآن کریم کو حفظ و قرأت اور کتابت کیلئے یا یہ کہ قرأت کیلئے آسان کر دیا ہے سو کیا کوئی علم قرآنی کا طالب ہے کہ اس کی رہنمائی کی جائے۔ اور عاد نے بھی ہود علیہ السلام کی تکذیب کی سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سنئے کہ ان پر میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا۔

جس وقت ان کو ہود علیہ السلام نے ڈرایا اور پھر بھی ایمان نہیں لائے سو ہم نے ان پر ایک تند ٹھنڈی ہوا یعنی دبور بھیجی ایسے دن میں جو ان کے حق میں خواہ بڑا ہو یا چھوٹا ہمیشہ کیلئے منحوس رہا وہ ہوا قوم ہود کو ان جگہ سے اس طرح اکھاڑ اکھاڑ کر پھینکتی تھی کہ گویا وہ

كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٢١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا

گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں سو دیکھو میرا عذاب اور ڈرانا کیسا (ہولناک) ہوا اور ہم نے قرآن کو نصیحت

الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوا أَبَشَرًا

حاصل کرنے کیلئے آسان کر دیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے ثمود نے (بھی) پیغمبروں کی تکذیب کی اور کہنے لگے کیا ہم ایسے شخص کا

مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٢٤﴾ أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِن

اتباع کریں گے جو ہماری جنس کا آدمی ہے اور اکیلا ہے تو اس صورت میں ہم بڑی غلطی اور (بلکہ) جنون میں پڑ جاویں۔ کیا ہم سب میں سے (منتخب ہو کر) اسی پر وحی نازل ہوئی ہے

بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ﴿٢٥﴾ سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ﴿٢٦﴾ إِنَّا

ہرگز ایسا نہیں) بلکہ یہ بڑا جھوٹا اور شیخی باز ہے ان کو عنقریب (مرتے ہی) معلوم ہو جاوے گا کہ جھوٹا شیخی باز کون تھا ہم

مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ

اونٹنی کو نکالنے والے ہیں ان کی آزمائش کے لئے سو ان کو دیکھتے بھالتے رہنا اور صبر سے بیٹھے رہنا اور ان لوگوں کو یہ بتلا دینا کہ پانی

قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾

(کنوئیں کا) ان میں بانٹ دیا گیا ہے ہر ایک باری پر باری والا حاضر ہوا کرے گا۔ سو انہوں نے اپنے رفیق (قدار) کو بلایا سو اس نے (اونٹنی پر) وار کیا اور مار ڈالا

اکھڑی ہوئی کھجور کے تنے ہیں کہ ان کو جڑھوں سے اکھاڑ کر پھینک دیا ہے۔ سو دیکھئے کہ ان پر میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہولناک ہوا۔ جس وقت ان کو ہود علیہ السلام نے ڈرایا مگر وہ پھر بھی ایمان نہیں لائے۔

اور ہم نے قرآن کریم کو حفظ و قرأت کے لئے آسان کر دیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے۔ کہ قوم ہود کے واقعہ سے نصیحت حاصل کر کے گناہوں کو چھوڑ دے قوم ثمود نے بھی حضرت صالح اور دیگر پیغمبروں کی تکذیب کی اور کہنے لگے کیا ہم ایسے شخص کے دین اور اس کے حکم کا اتباع کریں گے جو ہماری جنس کا آدمی ہے سو ایسی صورت میں تو ہم بڑی غلطی اور سختی و پریشانی میں پڑ جائیں گے۔

کیا ہم سب میں سے اسی شخص کو نبوت کیلئے خاص کیا گیا ہے درانحالیکہ ہم اس سے زائد شریف اور بزرگ ہیں (ایسا ہرگز نہیں) بلکہ یہ یعنی صالح علیہ السلام معاذ اللہ بڑا جھوٹا اور شیخی باز ہے یہ سن کر صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم کو معلوم ہو جائے گا کہ جھوٹا اور شیخی باز کون ہے۔

چنانچہ حق تعالیٰ نے صالح علیہ السلام سے فرمایا کہ ہم پتھر میں سے اونٹنی کو نکالنے والے ہیں آپ کی قوم کی آزمائش کے لئے تو اونٹنی کے نکلنے کا انتظار کیجئے اور ان کی تکالیف پہنچانے اور اونٹنی کے قتل کرنے پر صبر سے بیٹھے رہنا۔

اور ان کو یہ بتلا دینا کہ کنوئیں کا پانی ان کے اور اونٹنی کے درمیان تقسیم کر دیا گیا ہے کہ ایک دن تمہارے مواشی کا ہے اور ایک دن اونٹنی کا ہر ایک باری پر باری والا حاضر ہوا کرے چنانچہ صالح علیہ السلام نے ان کو اس چیز کی اطلاع کر دی اور وہ اس پر راضی ہو گئے۔

کچھ زمانہ تک اس پر کاربند رہے پھر ان پر بدبختی کا غلبہ ہوا اور انہوں نے اس کے قتل کی غرض سے جبکہ وہ مصدع بن دہر نے اونٹنی کے تیر مار دیا مصدع اور قدار بن سالف کو پکارا سو قدار نے اونٹنی کے دوسرا تیر مارا اور اس کو قتل کر دیا اور اس کا گوشت آپس میں تقسیم کر لیا۔

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا

سو (دیکھو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا ہم نے ان پر ایک ہی نعرہ (فرشتہ کا) مسلط کیا سو وہ (اس سے) ایسے ہو گئے

كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾

جیسے کانٹوں کی باڑ لگانیوالے (کی باڑ) کا چورا اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیئے آسان کر دیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہے

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ نَجَّيْنَاهُمْ

قوم لوط نے (بھی) پیغمبروں کی تکذیب کی ہم نے ان پر پتھروں کا مینہ برسایا بجز متعلقین لوط کے (یعنی بجز مومنین کے) کہ

بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ نِعْمَةً مِنْ عِنْدِنَا كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ

ان کو اخیر شب میں بچالیا اپنی جانب سے فضل کرکے جو شکر کرتا ہے ہم اسے ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں اور (قبل عذاب آنیکے) لوط نے ان کو

بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَنْ ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ

ہمارے دار وگیر سے ڈرایا تھا انہوں نے اس ڈرانے میں جھگڑے پیدا کیئے۔ اور ان لوگوں نے لوط سے ان کے مہمانوں کو بارادہ بد لینا چاہا سو ہم نے انکی آنکھیں

فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوقُوا

چوپٹ کر دیں کہ لو میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو (یہ تو اس وقت واقعہ ہوا) اور (پھر) صبح سویرے ان پر عذاب دائمی آپہنچا (اور ارشاد ہوا) کہ لو میرے عذاب

عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾

اور ڈرانے کا مزہ چکھو

سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو کہ ان لوگوں پر میرا عذاب اور بواسطۂ صالح علیہ السلام ان کو میرا ڈرانا کیسا ہوا مگر وہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لائے۔

اونٹنی کے قتل کے تین دن بعد ہم نے ان پر جبریل امین کا ایک ہی نعرۂ عذاب مسلط کیا تو وہ ایسے ہو گئے جیسا کہ بکری کسی چیز کو چبا کر اور روند کر چورا کر دیتی ہے۔ اور ہم نے قرآن کریم کو نصیحت حاصل کرنے اور حفظ و قرأت کیلئے آسان کیا سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے کہ قوم صالح کے ساتھ جو معاملہ ہوا اس سے عبرت حاصل کرکے نافرمانیوں کو چھوڑ دے یا یہ مطلب ہے سو کیا کوئی طالب علم دین ہے کہ اس کی رہنمائی کی جائے۔

قوم لوط نے بھی لوط علیہ السلام اور پیغمبروں کی تکذیب کی تو ہم نے ان پر پتھر برسائے بجز لوط علیہ السلام کی دونوں صاحبزادیوں زاعورا اور زنتا کے (اور مؤمنین) کے اور ہم نے ان کو اخیر شب میں اپنی جانب سے فضل کرکے بچا لیا جو توحید خداوندی کا قائل ہو اور حق تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرتا ہے ہم ظالموں سے نجات دے کر اس کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

اور لوط علیہ السلام نے ان کو ہمارے عذاب سے ڈرایا تھا سو انہوں نے رسولوں کا انکار کیا یعنی لوط علیہ السلام جس چیز سے ان کو ڈرا رہے تھے اس کی انہوں نے تکذیب کی۔

اور ان لوگوں نے لوط علیہ السلام کے مہمانوں کو یعنی جبریل امین اور جو دیگر ان کے ساتھ فرشتے تھے لوط علیہ السلام سے بارادۂ بد لینا چاہا۔ سو ہم نے ان کی آنکھوں کو چوپٹ کر دیا یعنی جبریل امین نے اپنے پر سے ان کی آنکھیں اندھی کر دیں اور ان سے کہا کہ میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو اور پھر صبح سویرے ان پر عذاب دائمی آپہنچا جو عذاب آخرت کے ساتھ متصل ہے۔

اور ان سے ارشاد ہوا کہ سو میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو۔

لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾ وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ

ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کیلئے آسان کر دیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے اور (فرعون اور) فرعون والوں کے پاس بھی

النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾

ڈرانے کی بہت سی چیزیں پہنچیں ان لوگوں نے ہماری (ان) تمام نشانیوں کو جھٹلایا سو ہم نے ان کو زبردست قدرت کا پکڑنا پکڑا

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

تم میں جو کافر ہیں ان میں اُن (مذکور) لوگوں سے کچھ فضیلت ہے یا تمہارے لئے (آسمانی) کتابوں میں کوئی معافی ہے یا یہ لوگ کہتے ہیں

نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ

ہماری ایسی جماعت ہے جو غالب رہیں گے عنقریب (ان کی) یہ جماعت شکست کھاوے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے بلکہ

السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿۴۶﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ

قیامت ان کا (اصل) وعدہ ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے یہ مجرمین (یعنی کفار) بڑی غلطی

ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾

اور بے عقلی میں ہیں۔

کہ لوط علیہ السلام نے ان کو ڈرایا مگر وہ پھر بھی ایمان نہ لائے اور ہم نے قرآن کریم کو حفظ کرنے اور قرأت و کتابت کیلئے آسان کر دیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے کہ قوم لوط کے ساتھ جو معاملہ ہوا اس سے نصیحت حاصل کر کے گناہوں کو چھوڑ دے۔

اور فرعون اور اس کی قوم کے پاس موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام آئے سو ان لوگوں نے ہماری ان نشانیوں کو جھٹلایا سو ہم نے ان کو زبردست صاحب قدرت کا پکڑنا پکڑا۔

اے مکہ والو کیا تم میں جو کافر ہیں ان میں ان مذکورہ لوگوں سے کچھ فضیلت ہے یا تمہارے لئے آسمانی کتابوں میں عذاب سے کچھ معافی لکھی ہوئی ہے (یا ایسی حالت ہے) جیسا کہ یہ کفار مکہ کہتے ہیں کہ ہماری ایسی جماعت ہے جو عذاب دافع کرنے والی ہے تو سن لو کہ بدر کے دن کفار کی یہ جماعت شکست کھا جائے گی اور یہ ابوجہل وغیرہ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان میں سے بعض تو بدر کے دن مارے گئے اور بعض شکست کھا کر بھاگ گئے۔

بلکہ بڑا عذاب قیامت میں ہوگا ان کا اصل وعدہ عذاب وہی ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے ان کا عذاب بدر کے عذاب سے بہت ہی سخت ہے۔

یہ مشرکین یعنی ابوجہل وغیرہ دنیا میں بڑی غلطی اور دوزخ میں بڑی سختی اور تکلیف میں پڑے ہوئے ہیں

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ بدر کے دن کفار نے کہا کہ ہماری ایسی جماعت ہے جو غالب ہی رہے گی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔

يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ ۭ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ إِنَّا كُلَّ

جس روز یہ لوگ اپنے موہوں کے بل جہنم میں گھسیٹے جاوینگے تو ان سے کہا جاویگا کہ دوزخ (کی آگ) کے لگنے کا مزہ چکھو ہم نے ہر چیز

شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾

کو اندازہ سے پیدا کیا اور ہمارا حکم یکبارگی ایسا ہو جاوے گا جیسے آنکھوں کا جھپکانا

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ

اور ہم تمہارے ہم طریقہ لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہے اور جو کچھ بھی یہ لوگ

فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ

کرتے ہیں سب اعمالناموں میں (بھی مندرج) ہے اور ہر چھوٹی بڑی بات (اس میں) لکھی ہوئی ہے پرہیزگار لوگ

فِي جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿۵۴﴾ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾ ع ۳ ۱۵ ۱۰

باغوں میں اور نہروں میں ہوں گے ایک عمدہ مقام میں قدرت والے بادشاہ کے پاس

قیامت کے دن جب کہ فرشتے ان لوگوں کو ان کے موہنوں کے بل جہنم میں گھسیٹ کر لے جائیں گے تو ان سے فرشتے کہیں گے کہ دوزخ کی آگ کا مزہ چکھو۔

ہم نے تمہارے اعمال وغیرہ کو خاص انداز سے پیدا کیا مگر تم اس کے منکر ہو جیسا کہ قدریہ فرقہ لکھتا ہے یا یہ کہ ہم نے ہر ایک چیز کی شکل وصورت اور اس کی ضروریات کو خاص انداز سے پیدا کیا اور ہمارا حکم قیامت کے قائم ہونے کے بارے میں بس ایسا ایک بارگی ہو جائے گا جیسے آنکھ کا جھپکانا

اور مکہ والو ہم تمہارے ہم طریقہ لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں سو ان لوگوں کے ساتھ جو برتاؤ ہوا تو کیا اس سے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے کہ نصیحت حاصل کر کے گناہوں کو چھوڑ دے۔

جو کچھ بھی یہ لوگ کرتے ہیں یعنی حق تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور نافرمانیاں اور انبیاء کرامؑ کے ساتھ زیادتیاں کرنا یہ اعمال ناموں میں بھی یا یہ کہ لوح محفوظ میں بھی مندرج ہیں۔ اور ہر چھوٹی اور بڑی بات خواہ نیکی ہو یا برائی سب لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے یہ دونوں آیتیں فرقہ قدریہ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں کیونکہ وہ اس کے منکر ہیں۔

کفر وشرک اور فواحش سے بچنے والے جنت کے باغوں اور نہروں میں یا یہ کہ کشادہ باغیچوں میں ہوں گے۔

ایک پاکیزہ سرزمین یعنی سرزمین جنت ایسے بادشاہ کے پاس ہے جو اپنے بندوں کو ثواب وعقاب دینے پر قادر ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

امام مسلم اور ترمذی نے ابوہریرہ رضؓ سے نقل کیا ہے کہ مشرکین مکہ نے آکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تقدیر کے بارے میں مباحثہ کرنا شروع کر دیا تب اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ سے خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ تک یہ آیت نازل ہوئی۔

آیاتہا ۷۸ —— (۵۵) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ (۹۷) —— رکوعاتہا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾ اَلشَّمْسُ

رحمٰن نے　قرآن کی تعلیم دی　اس نے انسان کو پیدا کیا　(پھر) اس کو گویائی سکھائی　سورج اور چاند

وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۪﴿۵﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ

حساب کے ساتھ (چلتے) ہیں　اور بے تنے کے درخت اور تنے دار درخت دونوں (اللہ کے) مطیع ہیں　اور اسی نے آسمان کو اونچا کیا اور اسی نے

الْمِيْزَانَ ۙ﴿۷﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿۸﴾ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا

(دنیا میں) ترازو رکھ دی　تاکہ تم تولنے میں کمی بیشی نہ کرو۔　اور انصاف (اور حق رسانی) کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو　اور تول کو

الْمِيْزَانَ ﴿۹﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۙ﴿۱۰﴾

گھٹاؤ مت　اور اسی نے خلقت کیواسطے زمین کو (اسکی جگہ) رکھ دیا

(سورۂ رحمٰن) یہ سورت مکی ہے اس میں چھہتر [۷۶] آیتیں اور تین سو اکیاون [۳۵۱] کلمات ایک ہزار چھ سو چھبیس [۱۶۲۶] حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جس وقت یہ آیت قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ نازل ہوئی تو کفار مکہ میں سے ابوجہل عتبہ شیبہ ولید وغیرہ نے کہا کہ ہم تو اس رحمان کے علاوہ جو یمامہ میں ہے یعنی مسیلمہ کذاب اور کسی کو نہیں جانتے تو یہ کونسا رحمٰن ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

کہ رحمٰن نے بذریعہ جبریل امین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور بذریعہ حضور آپ کی امت کو قرآن کریم کی تعلیم دی۔

یعنی جبریل امین کے ذریعہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم نازل کیا اور آپ کو قرآن کریم دے کر آپ کی امت کی طرف مبعوث فرمایا اور اسی نے انسان یعنی آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور پھر ان کو گویائی اور تمام ان چیزوں کے جو کہ روئے زمین پر ہیں نام سکھلائے۔

اور پھر اس کے حکم سے اپنی منزلوں میں چاند و سورج حساب کے ساتھ چلتے ہیں۔ یا یہ کہ آسمان و زمین کے درمیان معلق ہیں۔ یا یہ کہ ان پر حساب ہے اور انسانوں کی مدتوں کی طرح ان کا بھی ایک وقت مقرر ہے۔

اور بے تنہ کے درخت اور تنہ دار درخت حضرت رحمان کے مطیع ہیں۔ نجم ہر اس درخت کو کہتے ہیں جو کھڑا نہ ہو سکے بلکہ زمین پر پھیلے اور شجر تنہ دار درخت کو کہتے ہیں۔

اور اسی نے آسمان کو سب سے اونچا کیا ہے کہ اس تک کوئی چیز نہیں پہنچ سکتی اور اسی نے زمین میں عدل و انصاف کے قائم رکھنے کے لئے ترازو رکھ دی تاکہ تم تولنے میں کمی بیشی نہ کرو

اور انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو یا یہ کہ اپنی زبانوں کو سچائی کے ساتھ ٹھیک رکھو اور تول میں کمی مت کرو کہ اس سے لوگوں کے حق مارنا شروع کر دو۔

اور اسی نے تمام مخلوق کے لئے خواہ زندہ ہوں یا مردہ زمین کو پانی پر بچھا دیا۔

فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿۱۲﴾

کہ اس میں میوے ہیں اور کھجور کے درخت ہیں جن (کے پھل) پر غلاف ہوتا ہے اور (اس میں) غلہ ہے جن میں بھوسہ (بھی) ہوتا ہے اور (اس میں) غذا کی چیز بھی ہے

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۱۳﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾

سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اسی نے انسان (کی اصل اول یعنی آدمؑ) کو ایسی مٹی سے جو ٹھیکری کی طرح بجتی تھی پیدا کیا

وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ ﴿۱۵﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۱۶﴾

اور جنات کو خالص آگ سے پیدا کیا۔ سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کے منکر ہو جاؤ گے

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ

وہ دونوں مشرق اور دونوں مغرب کا مالک ہے۔ سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کے منکر ہو جاؤ گے۔ اسی نے دو دریاؤں کو

الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ﴿۲۰﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۲۱﴾

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ

(صورۃً) ملا یا کر (ظاہر میں) باہم ملے ہوئے ہیں (اور حقیقۃً) ان دونوں کے درمیان ایک حجاب (قدرتی) ہے کہ دونوں بڑھ نہیں سکتے سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے

الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۲۵﴾

اسی کے (اختیار اور ملک میں) ہیں جہاز جو پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے (نظر آتے) ہیں سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے

ع ۲ / ۱۱

کہ اس زمین میں قسم قسم کے میوے ہیں اور کھجور کے درخت ہیں۔ جن کے پھل پر غلاف چڑھا ہوتا ہے۔

اور اس میں مختلف قسم کے بھوسہ اور پتے والے غلے ہیں اور اس میں غذا کی چیز اور پھل بھی ہیں۔ سو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے علاوہ اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

اسی نے آدم علیہ السلام کو ایسی مٹی سے جو ٹھیکری کی طرح بجتی ہے پیدا کیا اور جنات و شیاطین کی اصل کو ایسی آگ سے جس میں دھواں نہ تھا پیدا کیا سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

وہ گرمی اور سردی کے دونوں مشرق اور ایسے ہی دونوں مغرب کا مالک ہے۔

دونوں مشرق کی ایک سو اسّی منزلیں ہیں اسی طرح دونوں مغرب کی اور اتنی ہی چاند کی منزلیں ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ دونوں مشرق اور دونوں مغرب کی ایک سو ستّر منزلیں ہیں پورے سال میں سورج دو دن تک ایک منزل سے طلوع کرتا ہے اور اسی طرح ایک منزل میں غروب کرتا ہے سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

اسی نے دو دریاؤں شیریں اور تلخ کو ملا دیا کہ آپس میں ایک دوسرے کا پانی نہیں ملتا اور ان دونوں کے درمیان ایک حجاب ہے کہ جس سے دونوں ایک دوسرے کے ساتھ اختلاط نہیں کر سکتے اور نہ ایک دوسرے کا پانی تبدیل کر سکتا ہے سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

ان دونوں سے بالخصوص کھاری دریا سے موتی اور مونگا پیدا ہوتا ہے سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کا انکار کرو گے۔ اور اسی کے اختیار اور ملکیت میں جہاز ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے نظر آتے ہیں سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کا انکار

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَيِّ

جتنے جن وانس، روئے زمین پر موجود ہیں سب فنا ہو جاویں گے اور (صرف) آپ کے پروردگار کی ذات جو کہ عظمت (والی) اور احسان والی ہے باقی رہ جاوے گی سوائے جن

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ

وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اسی سے (اپنی اپنی حاجتیں) سب آسمان اور زمین والے مانگتے ہیں وہ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں

شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾

رہتا ہے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اے جن وانس ہم عنقریب تمہارے (حساب وکتاب کے) لئے خالی ہو جاتے ہیں

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ

سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اے گروہ جن اور انسان کے اگر تم کو یہ قدرت ہے کہ

تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾

آسمان اور زمین کی حدود سے کہیں باہر نکل جاؤ تو ہم بھی دیکھیں، نکلو (مگر) بدوں زور کے نہیں نکل سکتے (اور زور ہے نہیں پس نکلنے کا وقوع بھی محتمل نہیں)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا

سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے تم دونوں پر (قیامت کے روز) آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جاوے گا پھر تم

تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾

(اس کو) ہٹا نہ سکو گے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے

جتنے جن وانس روئے زمین پر موجود ہیں سب فنا ہو جائیں گے یا یہ کہ جو بھی کام غیر کیلئے کیا جائے اس کا کوئی نام ونشان باقی نہیں رہیگا اور آپ کے رب کی ذات جو کہ عظمت وقدرت والی اور احسان درگذر کرنے والی ہے باقی رہ جائے گی کیونکہ وہ حی لا یموت ہے۔

یا یہ کہ جو نیکی حق تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا جوئی کے لئے کی جائے گی وہ باقی رہ جائے گی سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

اسی سے تمام فرشتے اور مؤمنین مانگتے ہیں چنانچہ زمین والے اس سے مغفرت توفیق عصمت وکرامت اور رزق مانگتے ہیں۔

وہ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں رہتا ہے تمام امور اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں جو کہ احاطہ اور شمار سے باہر ہیں چنانچہ وہ ہی جلاتا اور مارتا ہے اور وہ ہی عزت وذلت دیتا ہے وہی لوگوں کو اولاد وعطا کرتا ہے۔ اور وہی غلاموں کو رہا کراتا ہے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

سوائے جن وانس ہم تمہارے دنیاوی کاموں کو محفوظ کرا لیتے ہیں اور عنقریب قیامت میں ہم تم سے ان اعمال پر حساب وکتاب لینگے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔ اے گروہ جن وانسانوں کے اگر تم کو یہ قدرت ہے کہ آسمانوں اور زمین کی حدود اور فرشتوں کی صفوں سے کہیں باہر نکل جاؤ تو نکلو بھاگو مگر بغیر طاقت اور زور کے نہیں نکل سکتے اور طاقت وزور ہے نہیں سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

اے جن وانس جس وقت تم قبروں سے اٹھو گے تو تم دونوں پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جائے گا جو تم کو محشر کی طرف ہانک کر لے جائے گا اور تم اسے ہٹا نہ سکو گے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کا انکار کرو گے۔

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

غرض جب (قیامت آئے گی جس میں) آسمان پھٹ جاویگا اور ایسا سرخ ہو جاوے گا جیسے سرخ نری (یعنی چمڑا) سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے تو اس روز اللہ تعالیٰ کے معلوم کرنے کیلئے کسی انسان اور جن سے اس کے جرم کے متعلق نہ پوچھا جائے گا سوائے جن وانس تم اپنے

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ

رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے مجرم لوگ اپنے حلیہ سے (کہ سیاہی چہرہ و نیلگوں چشم سے) پہچانے جاویں گے سو ان کے سر کے بال اور

وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ

پاؤں پکڑ لئے جاویں گے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ یہ ہے وہ جہنم جس کو

يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِاَيِّ

مجرم لوگ جھٹلاتے تھے وہ لوگ دوزخ کے اور گرد کھولتے ہوئے پانی کے درمیان دورہ کرتے ہوں گے سوائے جن وانس

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾

تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے (ہر وقت) ڈرتا رہتا ہے اس کیلئے (جنت میں) دو باغ ہوں گے

جس روز فرشتوں کے کثرت کے نزول کے ساتھ اور حق تعالیٰ کی ہیبت و جلال سے آسمان پھٹ جاوے گا اور ایسا سرخ ہو جاوے گا جیسا کہ تیل ہوتا ہے یا یہ کہ جیسا کہ گلاب کا پھول ہوتا ہے یا ایسا سرخ ہو جائے گا جیسا کہ سرخ نری یعنی سیاہی مائل چمڑا۔ سو اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

اور قیامت کے دن حساب کے بعد کسی انسان اور جن سے اس کے عمل کے متعلق نہ پوچھا جائے گا کیونکہ مؤمن خود بخود اپنے سفید چمکدار چہرے سے پہچانا جائے گا یا یہ کسی انسان اور جن سے اس کے جرم کے متعلق نہ پوچھا جائے گا۔ سوائے جن وانس اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

اور مجرم اپنے حلیہ سے پہچانے جائیں گے کیونکہ مشرکین کی سیاہ صورتیں اور نیلی آنکھیں ہوں گی سو ان کے سر کے بال اور پاؤں پکڑ لئے جائیں گے اور ان کو گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

اور ان سے فرشتے کہیں گے کہ یہ وہ جہنم ہے جس کو دنیا میں مشرک لوگ جھٹلاتے تھے کہ یہ نہیں ہوگی۔

اور وہ لوگ دوزخ کے اور گرم کھولتے ہوئے پانی کے درمیان دورہ کرتے ہوں گے سوائے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ اور جو شخص معاصی کے وقت اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہتا ہو اور نافرمانیوں اور گناہوں سے مجتنب رہتا ہو۔

سو اس کے لئے جنت میں دو باغ ہوں گے ایک جنت العدن اور دوسری جنت الفردوس۔

لباب النقول فی اسباب النزول

(سورۃ الرحمٰن) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے کتاب العظمہ میں عطاء سے نقل کیا ہے کہ ایک روز حضرت ابو بکر صدیقؓ نے قیامت میزان عمل اور جنت و دوزخ کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ میری تمنا اور خواہش تو یہ ہے کہ میں ان سبزیوں

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٩﴾

سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اور وہ دونوں باغ کثیر شاخوں والے ہوں گے سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے

فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ﴿٥٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥١﴾ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ

ان دونوں باغوں میں دو چشمے ہوں گے کہ بہتے چلے جاویں گے سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے ان دونوں باغوں میں ہر میوے کی

فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ﴿٥٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا

دو دو قسمیں ہوں گی سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے وہ لوگ تکیہ لگائے ایسے فرشوں پر بیٹھے ہوں گے

مِنْ إِسْتَبْرَقٍ ۚ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٥﴾

جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے اور ان دونوں باغوں کا پھل بہت نزدیک ہوگا سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے

فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِأَيِّ

ان میں نیچی نگاہ والیاں (یعنی حوریں) ہوں گی کہ ان (جنتی) لوگوں سے پہلے ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے سوائے جن و انس تم

آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٧﴾

اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے

سوائے جن و انس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اور وہ دو باغ کثیر شاخوں اور رنگتوں والے ہوں گے سوائے جن و انس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

اور دونوں باغوں میں دو چشمے ہوں گے جو جنتیوں پر خیر و رحمت و کرامت، و برکت اور فضل خداوندی بہاتے چلے جاویں گے سوائے جن و انس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

اور ان دونوں باغوں میں ہر ایک میوے کی دو قسمیں ہوں گی یعنی رنگت اور ذائقہ میں جدا ہوں گے سوائے جن و انس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

اور وہ لوگ خوشی میں تکیہ لگائے ایسے فرشوں پر بیٹھے ہوں گے جن کا ابرہ دبیز ریشم اور استر باریک ریشم کے ہوں گے اور ان دونوں باغوں کا پھل بہت نزدیک ہوگا کہ کھڑے بیٹھے ہر طرح ہاتھ آ سکتا ہے سوائے جن و انس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

اور ان تمام باغوں میں نیچی نگاہ والیاں حوریں ہوں گی جو صرف اپنے شوہروں پر قانع ہوں گی غیر کی جانب انظر نگاہ اٹھا کر بھی دیکھنے والی نہ ہوں گی اور ان جنتی لوگوں سے پہلے ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے یعنی انسانوں کے لئے جو حوریں ہیں ان کے خاوندوں سے پہلے کسی انسان نے ان کے ساتھ تصرف نہیں کیا ہوگا اور اسی طرح جنوں کے لئے جو حوریں ہیں تو ان کے خاوندوں سے پہلے کسی جن نے ان کے ساتھ تصرف نہ کیا ہوگا سوائے جن و انس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

میں سے کوئی سبزی ہوتا۔ جانور آتا اور مجھے کھا جاتا تو پیدا ہی نہ کیا گیا ہوتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ الخ۔

اور ابن ابی حاتم نے ابن شوذب سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَاءُ

گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں سے منکر ہو جاؤ گے بھلا غایت اطاعت کا بدلہ

الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُونِهِمَا

بجز عنایت کے اور بھی کچھ ہو سکتا ہے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اور ان دونوں باغوں سے کم درجہ

جَنَّتَانِ ﴿٦٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَامَّتَانِ ﴿٦٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

میں دو باغ اور ہیں سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے وہ دونوں باغ گہرے سرسبز ہوں گے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٥﴾ فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ﴿٦٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٧﴾

نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے ان دونوں باغوں میں دو چشمے ہوں گے کہ جوش مارتے ہوں گے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے

فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٩﴾ فِيهِنَّ

ان دونوں باغوں میں میوے اور کھجوریں اور انار ہوں گے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں سے منکر ہو جاؤ گے ان میں خوب سیرت

خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧١﴾ حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي

خوبصورت عورتیں ہوں گی (یعنی حوریں) سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے وہ عورتیں گوری رنگت کی ہوں گی (اور)

الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا

خیموں میں محفوظ ہوں گی، سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے (اور) ان (جنتی) لوگوں سے پہلے ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا اور نہ

اور رنگت ان کی اس قدر صاف وشفاف ہوں گی گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں سوائے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

بھلا توحید کا بدلہ بجز جنت کے کچھ بھی ہو سکتا ہے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کا انکار کرو گے۔

اور ان پہلے دو باغوں سے کم درجہ میں دو باغ اور ہیں۔ پہلے دونوں باغ ان سے افضل ہیں اور یہ دو ان سے کم درجہ کے ہیں یعنی جنت النعیم اور جنت الماویٰ سوائے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

اور یہ دونوں باغ گہرے سبز ہوں گے سوائے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

اور ان دونوں باغوں میں دو چشمے ہوں گے جو جوش مارتے ہوں گے یا یہ کہ خیر وبرکت رحمت وکرامت اور فضل خداوندی سے لبریز ہوں گے سوائے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

اور ان دونوں باغوں میں مختلف قسم کے میوے کھجوریں اور قسم قسم کے انار ہوں گے سوائے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

اور ان چاروں باغوں یا ان سب باغوں میں خوب سیرت خوبصورت عورتیں ہوں گی سوائے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ اور وہ عورتیں گوری گوری رنگت کی ہوں گی موتیوں کے خیموں میں محفوظ اور اپنے شوہروں پر قانع ہوں گی سوائے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

جو حوریں انسانوں کے لئے ہوں گی ان پر ان کے خاوندوں سے پہلے کسی انسان نے تصرف نہ کیا ہوگا اور اسی طرح جنوں کے لئے جو حوریں ہوں گی ان پر ان کے خاوندوں سے پہلے کسی جن نے تصرف

جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰي رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ

کسی جن نے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے　وہ لوگ سبز شجر اور عجیب خوبصورت کپڑوں کے فرشوں پر

عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ

تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے　سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے　بڑا بابرکت نام ہے آپ کے رب کا جو عظمت

ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾ ع ۱۱

والا اور احسان والا ہے

اٰیاتُھا ۹۶　(۵۶) سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۴۶)　رُکُوعَاتُھا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ　وقف لازم

جب قیامت واقع ہوگی جس کے واقع ہونے میں کوئی خلاف نہیں ہے تو وہ (بعض کو) پست کر دے گی (اور بعض کو) بلند کر دے گی　جب کہ زمین کو

الْاَرْضُ رَجًّا ﴿۴﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿۵﴾ فَكَانَتْ هَبَاۗءً مُّنْۢبَثًّا ﴿۶﴾

سخت زلزلہ آ دے گا　اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ ہو جاویں گے　پھر وہ پراگندہ غبار ہو جاویں گے

نہ کیا ہوگا۔ سوائے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

اور وہ لوگ سبز شجر اور عجیب خوبصورت کپڑوں کے فرشوں پر خوشی کے ساتھ تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے سوائے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

بڑا ہی برکت اور رحمت والا نام ہے آپ کے رب کا جو عظمت والا اور احسان والا اور قیامت قائم ہونے پر بھی درگذر کرنے والا ہے۔ یا یہ کہ آپ کے رب کی ذات اولاد اور شریک سے پاک اور منزہ ہے۔　تمت بالخیر۔

(سورۂ واقعہ) یہ سورت مکی ہے بجز ان آیتوں کے اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ الخ۔ اور ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔ کیونکہ یہ آیتیں مدینہ منورہ کے سفر میں نازل ہوئی ہیں۔

اس سورت میں ننانوے ۹۹ آیتیں اور آٹھ سو اٹھتر ۸۷۸ کلمات اور ایک ہزار نو سو تین ۱۹۰۳ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جب قیامت قائم ہوگی جس کے واقع ہونے میں کوئی خلاف اور شبہ و تردد نہیں ہے وہ بعض کو انکے اعمال کی وجہ سے پست کر کے دوزخ میں داخل کر دے گی اور بعض کو ان کے اعمال کی وجہ سے بلند کر کے جنت میں داخل کر دے گی۔

اور قیامت کو واقعہ سخت آواز کی وجہ سے کہا گیا ہے کیونکہ اس وقت ایسی سخت ترین آواز ہوگی کہ نزدیک اور دور والے سب سن لیں گے جبکہ زمین کو سخت زلزلہ آئے گا کہ اونچی اونچی عمارتیں اور پہاڑ پارہ پارہ ہو جائیں گے۔

اور روئے زمین پر پہاڑ بادلوں کی طرح چلنے لگیں گے یا یہ کہ اکھڑ پڑیں گے یا یہ کہ ستو اور اونٹوں کے چارہ کی طرح ریزہ ریزہ ہو جائیں گے پھر وہ پراگندہ غبار کی طرح ہو جائیں گے جیسا کہ سواریوں کے پیروں سے غبار اڑتا ہے یا سورج کی شعاع ہوتی ہے جو کہ دروازہ کے سوراخ یا روشن دان میں سے کمرہ میں داخل ہوتی ہے۔

وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً (٧) فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ (٨)

اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے سو جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں

وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ (٩) وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ (١٠)

اور جو بائیں والے ہیں وہ بائیں والے کیسے برے ہیں اور جو اعلیٰ درجے کے ہیں وہ تو اعلیٰ ہی درجہ کے ہیں

اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ (١١) فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ (١٢) ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ (١٣) وَقَلِيْلٌ

(اور) وہ خدا کے تعالیٰ کے ساتھ خاص قرب رکھنے والے ہیں یہ (مقرب) لوگ آرام کے باغوں میں ہونگے ان کا ایک بڑا گروہ تو اگلے لوگوں میں سے ہوگا اور تھوڑے سے پچھلے

مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ (١٤)

لوگوں میں سے ہوں گے

اور تم قیامت کے دن تین قسم ہو جاؤ گے سو ان میں جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں یعنی جن کے نامۂ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور حق تعالیٰ ان کو جنت میں داخل کرے گا تو بطور تعجب کے حق تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کیا معلوم ان کے لئے کیا کیا نعمتیں اور خوشیاں ہوں گی۔

اور ان میں جو بائیں والے ہیں وہ بائیں والے کیسے برے ہیں یعنی جن کے نامۂ اعمال حق تعالیٰ ان کے بائیں ہاتھ میں دے گا اور ان کو دوزخ میں داخل کرے گا تو آپ کو کیا معلوم ہے کہ دوزخیوں کو دوزخ میں کس قدر ذلت اور عذاب کی سختی ہوگی۔

اور (تیسری قسم) جو اعلیٰ درجہ کے ہیں وہ تو اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ یعنی جو دنیا میں ایمان جہاد ہجرت تکبیر اولیٰ اور تمام نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں وہ جنت میں بھی پیش ہی پیش ہیں۔

اور وہ لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ خاص قرب رکھنے والے ہیں۔ ان مقربین کا ایک بڑا گروہ تو پچھلی امتوں میں سے ہوگا۔

اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے ہوں گے یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے اور کہا گیا ہے کہ یہ دونوں گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہوں گے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

(سورۂ واقعہ) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ لـ۔ امام احمد بن منذر اور ابن ابی حاتم نے سند غیر معروف کے ساتھ ابو ہریرہ رض سے نقل کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ تو یہ چیز صحابہ کرام پر گراں گذری اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔

لـ۔ ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں ایسی سند کے ساتھ جس میں نظر ہے بطریق عروہ بن رویم جابر بن عبد اللہ سے نقل کیا ہے کہ جس وقت سورۂ واقعہ نازل ہوئی اور اس میں ثلة من الاولین وقلیل من الاخرین۔ یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عمر رض فاروق نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک بڑا گروہ اگلوں میں سے اور تھوڑا سا ہم میں سے تو اس پر سورت کا آخری حصہ ایک سال تک رکا رہا تب یہ آیت نازل ہوئی وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔

تب رسول اکرم صلی اللہ وسلم نے فرمایا عمر آؤ اور جو حق تعالیٰ نے نازل کیا ہے اسے سنو یعنی ثلة من الاولین وثلة من الاخرین

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ

وہ لوگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ان کے آس پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ

وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾

لڑکے ہی رہیں گے یہ چیزیں لے کر آمد و رفت کیا کریں گے آبخورے اور آفتابے اور ایسا جام شراب جو بہتی ہوئی شراب سے بھرا جاوے گا

لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَحْمِ

نہ اس سے ان کو درد سر ہوگا اور نہ اس سے عقل میں فتور آئے گا اور میوے جن کو وہ پسند کریں گے اور پرندوں

طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءً بِمَا

کا گوشت جو ان کو مرغوب ہوگا اور ان کیلئے گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی ہونگی (مراد حوریں) جیسے (حفاظت سے) پوشیدہ رکھا ہوا موتی یہ ان کے اعمال

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾

کے صلہ میں ملے گا (باہم) وہاں نہ بک بک سنیں گے اور نہ اور کوئی بیہودہ بات (ہر طرف سے) سلام ہی سلام کی آواز آوے گی

وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾

اور جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں

جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اس آیت کے نزول کی وجہ سے مغموم ہوئے تا آنکہ یہ آیت نازل ہوئی ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔

اور وہ مقرب لوگ، سونے اور چاندی کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر جن پر موتی اور یاقوت جڑے ہوئے ہوں گے تکیہ لگائے آمنے سامنے خوشی کے ساتھ بیٹھے ہوں گے۔

اور ان کی خدمت کے لئے ایسے لڑکے جو ہمیشہ رہیں گے نہ ان کو موت آئے گی اور نہ وہ نکالے جائیں گے یا یہ کہ کفار کی اولاد یہ چیزیں لے کر جنت میں ان کے پاس آمد و رفت کیا کریں گے۔

آبخورے اور آفتابے اور ایسا جام شراب جو بہتی ہوئی پاکیزہ شراب سے بھر جائے گا اور دنیا کی شرابوں کی طرح نہ تو اس شراب سے ان کو درد سر ہوگا اور نہ ان کی عقل میں کسی قسم کا فتور آئے گا۔ اور ان کے لئے قسم قسم کے میوے ہوں گے جن کو وہ پسند کریں گے اور مختلف قسم کے پرندوں کا گوشت جو ان کو مرغوب ہوگا۔

اور ان کیلئے گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی خوبصورت حوریں ہوں گی جیسے حفاظت سے پوشیدہ رکھا ہوا موتی۔

یہ جنتیوں کو ثواب ان کے اعمال کے صلہ میں ملے گا اور جنت میں نہ بک بک اور جھوٹی بات سنیں گے اور نہ کوئی گالی گلوچ۔

بس ہر ایک طرف سے سلام ہی سلام کی آواز آئے گی کہ خود ایک دوسرے کو سلام کرتے رہیں گے اور فرشتوں اور حق تعالیٰ کی طرف سے سلام نازل ہوتا رہے گا۔

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کیا معلوم کہ جنت والوں کے لئے کیا کیا نعمتیں اور خوشیاں ہیں۔

لباب النقول فی اسباب النزول

اور ابن ابی حاتم نے عروہ بن رویم سے مرسلاً اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں اور بیہقی نے بعث میں عطاء و مجاہد سے نقل کیا ہے۔

فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿٢٨﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٢٩﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾

وہ ان باغوں میں ہوں گے جہاں بے خار بیریاں ہونگی اور تہ بتہ کیلے ہوں گے اور لمبا لمبا سایہ ہوگا اور چلتا ہوا پانی ہوگا

وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾ اِنَّآ

اور کثرت سے میوے ہوں گے جو نہ ختم ہوں گے اور نہ ان کی روک ٹوک ہوگی اور اونچے اونچے فرش ہوں گے۔ ہم نے وہاں کی

اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾ ع ۱۴

ان عورتوں کو خاص طور پر بنایا ہے یعنی ہم نے ان کو ایسا بنایا کہ وہ کنواریاں ہیں محبوبہ ہیں ہم عمر ہیں یہ سب چیزیں داہنے والوں کے لئے ہیں

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ

ان (اصحاب الیمین) کا ایک بڑا گروہ اگلے لوگوں میں ہوگا۔ اور ایک بڑا گروہ پچھلے لوگوں میں ہوگا جو بائیں والے ہیں وہ بائیں والے کیسے

الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾

برے ہیں وہ لوگ آگ میں ہوں گے اور کھولتے ہوئے پانی میں اور سیاہ دھوئیں کے سایہ میں جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ فرحت بخش ہوگا

وہ بے خار بیریوں کے سایہ میں ہوں گے۔ اور تہ بتہ کیلے ہوں گے۔ اور کہا گیا ہے کہ ہمیشہ کیلئے ہونگے اور بغیر سورج کے درختوں کا ان پر ہمیشہ کے لئے سایہ ہوگا یا یہ کہ عرش خدا وندی کا ان پر سایہ ہوگا۔

اور عرش سے چلتا ہوا پانی ہوگا اور مختلف قسم کے کثرت سے میوے ہوں گے جو ختم نہیں ہوں گے کہ کسی وقت میوے آجائیں اور کبھی بند ہوجائیں ایسا نہیں ہوگا اور جس وقت وہ میووں کی طرف دیکھیں گے تو ان سے ان کی روک ٹوک بھی نہ ہوگی اور جنتیوں کے لئے فضا میں اونچے اونچے فرش ہوں گے۔

اور ہم نے وہاں دنیاوی عورتوں کو بیماری موت اور عجز کے بعد خاص طور پر بنایا ہے یعنی ہم نے ان کو ایسا بنایا ہے کہ وہ کنواریاں ہیں حرکات و شمائل حسن و جمال سب چیزیں ان کی دلکش ہیں اور وہ اپنے خاوندوں کی محبوبہ ہیں۔

اور اہل جنت کی ہم عمر ہیں یعنی سب کی عمر تینتیس ۳۳ سال کے برابر ہوگی یہ سب چیزیں جنت والوں کیلئے ہیں اور سب کے سب جنتی ہیں۔ ان میں کا ایک بڑا گروہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے پہلے اور تمام امتوں میں سے ہوگا اور ایک بڑا گروہ بعد والی امتوں میں سے ہوگا اور وہ سب کے سب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہوں گے اور کہا گیا ہے کہ وہ نہائی دونوں گروہوں کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہوگا۔

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کیا معلوم ہے کہ دوزخیوں کیلئے کس قدر عذاب اور ذلت و رسوائی ہے وہ لوگ آگ کے شعلوں اور لپٹوں میں ہوں گے۔ یا یہ کہ بہت ٹھنڈی یا یہ کہ بہت سخت گرم ہوا میں ہوں گے اور کھولتے ہوئے پانی میں اور دوزخ کے سیاہ دھوئیں کے سایہ میں اور ان کے آرام کی جگہ نہ ٹھنڈی ہوگی اور نہ فرحت بخش یا یہ کہ ان کا پانی نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ عذاب میں کمی ہوگی۔

لباب النقول فی اسباب النزول

کہ جب طائف والوں نے اس وادی کی درخواست کی جو کہ ان کیلئے تیار کی جائے اور اس میں شہد ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ خوب وادی تھی تو لوگوں کو کہتے ہوئے سنا کہ جنت میں ایسی ایسی چیزیں ہیں اس پر اور حضرات نے کہا کاش جنت میں ہمارے لئے اس وادی کی طرح وادی ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی اور جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کچھ اچھے ہیں الخ۔ اور امام بیہقی نے دوسرے طریق سے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ لوگ وادی بوج اور اس کے سایہ اور اس کے کیلوں اور بیروں پر تعجب کیا کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور جو داہنے والے ہیں الخ

إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ (۴۵) وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ (۴۶)

وہ لوگ اس کے قبل (یعنی دنیا میں) بڑی خوش حالی میں رہتے تھے اور بڑے بھاری گناہ (یعنی شرک و کفر) پر اصرار کیا کرتے تھے

وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ (۴۷)

اور یوں کہا کرتے تھے کہ جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں (ہو کر) رہ گئے تو کیا (اس کے بعد) ہم دوبارہ زندہ کئے جاویں گے

أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ (۴۸) قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ (۴۹) لَمَجْمُوعُونَ

اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی (زندہ کئے جاویں گے) آپ کہہ دیجئے کہ سب اگلے اور پچھلے جمع کئے جاویں گے

إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ (۵۰) ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ (۵۱)

ایک معین تاریخ کے وقت پر پھر (جمع ہونے کے بعد) تم کو اے گمراہو جھٹلانے والو

لَآكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ (۵۲) فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ (۵۳) فَشَارِبُونَ

درخت زقوم سے کھانا ہوگا پھر اس سے پیٹ بھرنا ہوگا پھر اس پر

عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ (۵۴) فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ (۵۵) هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ

کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا پھر پینا بھی پیاسے اونٹوں کا سا (غرض) ان لوگوں کی قیامت کے روز

الدِّينِ (۵۶) نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ (۵۷) أَفَرَأَيْتُم مَّا تُمْنُونَ (۵۸)

دعوت ہوگی ہم نے تم کو (اول بار) پیدا کیا ہے (جس کو تم بھی تسلیم کرتے ہو) پھر تم تصدیق کیوں نہیں کرتے۔ اچھا پھر یہ بتلاؤ جو تم عورتوں کے رحم میں منی پہنچاتے ہو

أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ (۵۹)

اس کو تم آدمی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں۔

وہ لوگ دنیا میں بڑے حد سے تجاوز کرنے والے تھے یا یہ کہ بڑی خوش حالی میں رہتے تھے یا یہ کہ متحیر تھے۔ اور وہ بڑے بھاری گناہ پر یعنی شرک یا یہ کہ جھوٹی قسموں پر اصرار کیا کرتے تھے اور دنیا میں یوں کہا کرتے تھے کہ جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے تو کیا اس کے بعد ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔

اور پھر اس کے بعد اے ایمان و ہدایت سے گمراہ ہونے والو حق تعالیٰ اور رسول اور کتاب کی تکذیب کرنے والو یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھیو درخت زقوم سے کھانا ہوگا اور پھر اس درخت زقوم سے پیٹ بھرنا ہوگا یہ درخت دوزخ کی جڑ میں سے اگا ہوا ہے۔

اور پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا اور پھر پینا بھی پیاسے اونٹوں کا سا اس لئے کہ پیاس کے مارے ہوئے اونٹ کا پیٹ سیر نہیں ہوتا۔ اوھیم کے معنی نرم زمین کے بھی بیان کئے گئے ہیں۔

غرض حساب کے دن ان لوگوں کے کھانے اور پینے کے لئے یہ سامان ہوگا مکہ والو ہم نے تم کو اول بار پیدا کیا پھر تم رسول اکرم کی تصدیق کیوں نہیں کرتے۔

اچھا تو پھر یہ بتلاؤ کہ تم جو عورتوں کے رحم میں منی پہنچاتے ہو تو مکہ والو کیا رحم میں تم اولاد بناتے ہو کہ لڑکا یا لڑکی نیک یا بد یا ہم نہیں بلکہ ہم ہی بناتے ہیں تم نہیں بناتے۔

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿۶۰﴾ عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ

ہم ہی نے تمہارے درمیان موت کو (معین وقت پر) ٹھہرا رکھا ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہاری جگہ تو اور تم جیسے (آدمی) پیدا کر دیں

أَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ

اور تم کو ایسی صورت میں بنا دیں جن کو تم جانتے بھی نہیں اور تم کو اول پیدائش کا علم حاصل ہے

فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۶۲﴾ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ﴿۶۳﴾ أَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ

پھر تم کیوں نہیں سمجھتے اچھا پھر یہ بتلاؤ کہ تم جو کچھ (تخم وغیرہ) بوتے ہو اس کو تم اگاتے ہو یا ہم

الزَّارِعُونَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿۶۵﴾ إِنَّا

اگانے والے ہیں اگر ہم چاہیں تو اس (پیداوار) کو چورا چورا کر دیں پھر تم متعجب ہو کر رہ جاؤ گے کہ (اب کے تو) ہم پر

لَمُغْرَمُونَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿۶۷﴾ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿۶۸﴾

تاوان ہی پڑ گیا بلکہ بالکل ہی محروم رہ گئے (یعنی سارا ہی سرمایہ گیا گذرا) اچھا پھر یہ بتلاؤ کہ جس پانی کو تم پیتے ہو

أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا

اس کو بادل سے تم برساتے ہو یا ہم برسانے والے ہیں اگر ہم چاہیں اس کو کڑوا کر ڈالیں

اور ہم نے تمہارے درمیان موت کو مقرر کر رکھا ہے تم سب مرو گے یا یہ کہ مرنے تک ہم نے تمہارے درمیان عمروں کو تقسیم کر رکھا ہے کہ تم سے بعض اسی سال تک اور بعض سو اور بعض پچاس سال تک زندہ رہتے ہیں اور بعض کی عمریں اس سے کم و بیش ہوتی ہیں اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں۔

کہ تم کو ہلاک کر کے تمہاری جگہ تم سے بہتر اور فرمانبردار آدمی پیدا کر دیں اور تم کو قیامت کے دن ایسی صورتوں میں پیدا کر دیں جن کو تم جانتے بھی نہیں یعنی سیاہ صورتوں اور نیلی آنکھوں والے تم کو بنا دیں یا یہ کہ بندروں اور سوروں کی صورت میں مسخ کر دیں یا یہ کہ تمہاری روحوں کو ایسے مقام پر پہنچا دیں جن کو نہ تم جانتے ہو اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہو یعنی دوزخ۔

اور مکہ والو تم کو ماؤں کے پیٹوں میں اول پیدائش کا یا یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا علم حاصل ہے پھر اول پیدائش سے عبرت حاصل کر کے دوسری مرتبہ پیدا کرنے پر کیوں ایمان نہیں۔

اچھا یہ بتاؤ کہ تم جو تخم وغیرہ بوتے ہو مکہ والو اس کو تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں اگر ہم چاہیں تو اس کھیتی کو سرسبز ہونے کے بعد پھر اس کو خشک کر دیں پھر تم اس کے خشک ہونے اور اس کی ہلاکت سے متعجب ہو کر رہ جاؤ۔

اور کہنے لگو کہ ہماری کھیتیاں تباہ ہو کر رہ گئیں ہم تو مر مٹے بلکہ ہم تو اس کے منافع سے بالکل ہی محروم رہ گئے۔ یا کہ آپس میں لڑنے لگو۔

اچھا یہ تو بتلاؤ کہ جس میٹھے اور شیریں پانی کو تم خود پیتے اور اپنے جانوروں کو پلاتے اور باغوں کو سیراب کرتے ہو مکہ والو اس شیریں پانی کو بادل سے تم برساتے ہو یا ہم نہیں بلکہ ہم تم پر برسانے والے ہیں تم نہیں برساتے اگر ہم چاہیں تو اس شیریں پانی کو بالکل کڑوا تلخ کر دیں

فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ أَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿٧١﴾ ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا
سو تم شکر نہیں کرتے — اچھا پھر یہ بتلاؤ جس آگ کو تم سلگاتے ہو — اس کے درخت کو تم نے

أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنَٰهَا تَذْكِرَةً وَمَتَٰعًا لِّلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ
پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرنے والے ہیں — ہم نے اس کو یاددہانی کی چیز اور مسافروں کے فائدہ کی چیز بنایا ہے — سو آپ

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوْقِعِ النُّجُومِ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ
عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح کیجیے — سو میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے چھپنے کی — اور اگر تم غور کرو تو یہ ایک

تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾ إِنَّهُ لَقُرْءَانٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾ فِي كِتَٰبٍ مَّكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهُ
بڑی قسم ہے — کہ یہ ایک مکرم قرآن ہے جو ایک محفوظ کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں درج ہے — کہ اس کو بجز پاک فرشتوں

إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَٰلَمِينَ ﴿٨٠﴾
کے کوئی ہاتھ نہیں لگانے پاتا — یہ رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا ہے

ع ۱۵

پھر تم اس شیریں پانی پر شکر کیوں نہیں کرتے کہ ایمان لے آؤ۔

اچھا یہ تو بتلاؤ کہ جس آگ کو سرخ درخت کے علاوہ ہر ایک درخت سے تم سلگاتے ہو مکہ والو اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم اس کے پیدا کرنے والے ہیں۔

ہم نے اس آگ کو آتش دوزخ یاد دلانے اور مسافروں کے فائدہ کی چیز بنایا ہے یعنی زمین پر جن مسافروں کا توشہ ختم ہو جائے وہ اس کے ذریعہ اپنا کام نکال لیتے ہیں۔ سو آپ اپنے اس عظیم الشان پروردگار کے نام کی نماز پڑھیے یا یہ کہ اس کی توحید بیان کیجیے۔

سو میں اس چیز کی قسم کھاتا ہوں کہ قرآن کریم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوڑا تھوڑا نازل ہوا ہے ایک دم پورا نازل نہیں ہوا اگر تم تصدیق کرو تو قرآن ایک بڑی چیز ہے یا یہ کہ میں قسم کھاتا ہوں صبح کے وقت ستاروں کے چھپنے کی اور اگر تم غور کرو اور تصدیق کرو تو یہ ایک بڑی قسم ہے یہ ایک مکرم معزز قرآن کریم ہے جو لوح محفوظ میں پہلے سے مکتوب ہے۔

اور اسی بنا پر یہ قسم کھائی گئی ہے اور وہ لوح محفوظ ایسی چیز ہے کہ اسے بجز پاک فرشتوں کے جو کہ گناہوں اور ناپاکیوں سے کلی طور پر پاک ہیں اور کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا ہے یا یہ کہ جن حضرات کو توفیق خداوندی ہو ان کے علاوہ اور کوئی قرآن کریم پر عمل نہیں کر سکتا یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

اور امام مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں پر بارش ہوئی اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے بعض شاکر ہیں اور بعض ان میں کافر ہیں شاکر کہتے ہیں یہ حق تعالیٰ کی رحمت ہے جو اس نے نازل فرمائی ہے اور ان میں بعض کہتے ہیں کہ فلاں ستارہ ٹھیک رہا اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی سو میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے چھپنے کی۔تا۔ اور تکذیب کو اپنی غذا بنا رہے ہیں۔

اور ابن ابی حاتم نے ابو حزرہ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیتیں ایک انصاری شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہیں

أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ

سو کیا تم لوگ اس کلام کو سرسری بات سمجھتے ہو اور تکذیب کو اپنی غذا

تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ﴿٨٤﴾

بنا رہے ہو سو جس وقت روح حلق تک آپہنچتی ہے اور تم اس وقت تکا کرتے ہو

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ غَيْرَ

اور ہم (اس وقت) اس (مرنے والے) شخص کے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم سمجھتے نہیں ہو تو (فی الواقع) اگر تمہارا احساب کتاب ہونے

مَدِينِينَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٨٧﴾ فَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ

والا نہیں ہے تو تم اس روح (بدن کی طرف) پھر کیوں نہیں لوٹاتے ہو اگر تم سچے ہو پھر (جب قیامت واقع ہوگی تو) جو شخص

الْمُقَرَّبِينَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأَمَّا إِن كَانَ مِنْ أَصْحَابِ

مقربین میں سے ہوگا اس کے لئے تو راحت ہے اور (فراغت کی) غذائیں ہیں اور آرام کی جنت ہے اور جو شخص داہنے والوں میں سے ہوگا تو اس

الْيَمِينِ ﴿٩٠﴾ فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٩١﴾

سے کہا جاوے گا کہ تیرے لئے امن وامان ہے کہ تو داہنے والوں میں سے ہے

تو کیا اے مکہ والو تم اس قرآن کریم کی جو تم کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر سناتے ہیں تکذیب کرتے ہو یعنی یہ جنت و دوزخ بعث اور حساب کا جو بیان کرتا ہے نہیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ ستاروں کے بارے میں کہتے ہو کہ فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی سو جس وقت روح حلق تک آپہنچتی ہے اور مکہ والو تم اس وقت دیکھا کرتے ہو کہ کب جان نکلے تو اس وقت مرنے والے شخص ملک الموت اور اس کے معاونین اس کے گھر والوں سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں وہ تم کو نظر نہیں آتے۔

سو اگر تمہارا احساب و کتاب ہونے والا نہیں ہے جیسا کہ تمہارا گمان ہے تو پھر تم اس روح کو بدن کی طرف کیوں نہیں لوٹاتے پھر جو شخص جنت عدن والوں میں سے ہوگا تو ان کے لئے تو قبر میں بھی راحت ہے یا یہ کہ رحمت ہے اور جس وقت قبر سے نکلیں گے تب بھی راحت ہے یا یہ کہ رزق کا سامان ہے اور قیامت کے دن ایسی جنت ہے جس کی نعمتیں فنا نہیں ہوں گی اور جو شخص داہنے والوں میں سے ہوگا اور سب کے سب جنتی داہنے والے ہیں تو اس سے کہا جائے گا کہ تیرے لئے سلامتی اور امن و امان ہے یا یہ کہ جنتی اس کو سلام کریں گے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

غزوہ تبوک میں لوگوں کا ایک وادی پر پڑاؤ ہوا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ اس وادی کے پانی میں سے کچھ ساتھ نہ لینا پھر آپ نے کوچ کیا اور دوسرے مقام پر پڑاؤ کیا اور وہاں لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی کی شکایت کی آپ نے کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں اور دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے بادل بھیجا اور ان پر بارش ہوئی اور وہ سب سیر ہو گئے تو ایک انصاری شخص نے جو کہ نفاق کے ساتھ متہم تھا اپنی قوم کے دوسرے شخص سے کہا ارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دعا نہیں فرمائی جس سے ہم پر بارش ہوئی بلکہ ہم پر تو فلاں فلاں ستارہ کی وجہ سے بارش ہوئی ہے۔

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ

اور جو شخص جھٹلانے والوں (اور) گمراہوں میں سے ہوگا تو کھولتے ہوئے پانی سے اس کی دعوت ہوگی اور دوزخ

جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾

میں داخل ہونا ہوگا بے شک یہ (جو کچھ مذکور ہوا) تحقیقی یقینی بات ہے سو اپنے (اس) عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح کیجئے

اٰیاتُھا ۲۹ ——— (۵۷) سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ (۹۴) ——— رُکُوعَاتُھا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں سب جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے اسی کی سلطنت ہے آسمانوں

وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ

اور زمین کی وہی حیات دیتا ہے اور (وہی) موت دیتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے (سب مخلوق سے) وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے

وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳﴾

اور وہی ظاہر ہے اور وہی مخفی ہے اور وہی ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے

اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول اور کتاب کو جھٹلانے والوں اور گمراہوں میں سے ہوگا تو اس کو کھانے میں درخت زقوم اور پینے کے لئے کھولتا ہوا پانی ملے گا اور اس کو دوزخ میں داخل ہونا ہوگا۔

بیشک جو کچھ مذکور ہوا یہ تحقیقی اور یقینی بات ہے سو اپنے اس عظیم الشان پروردگار کے نام کی نماز پڑھیئے جو کہ ہر ایک چیز سے بڑا ہے یا یہ کہ اس کی توحید کو بیان کیجئے۔

(سورۂ حدید) یہ سورت مکی یا مدنی ہے اس میں انتیس ۲۹ آیتیں اور پانچ سو چوالیس ۵۴۴ کلمات، اور دو ہزار چار سو چھیتر ۲۴۷۶ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کی پاکی یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں جو کچھ آسمانوں اور زمین میں مخلوقات ہے اور وہ کافر کو سزا دینے میں زبردست اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے اسی نے اس بات کا حکم دیا کہ اس کے علاوہ کسی کی پرستش نہ کی جائے۔

آسمانوں کے خزانے یعنی بارش اور زمین کے یعنی نباتات اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور وہی دوبارہ زندہ کریگا اور وہی دنیا میں موت دیتا ہے اور وہ ہی حیات اور موت دینے پر قادر ہے۔ اور وہ ہی ہر چیز سے پہلے ہے اور وہی ہر چیز کے فنا کے بعد ہے اور وہی ہر ایک چیز پر ظاہر ہے اور وہی ہر ایک چیز کے ساتھ مخفی ہے اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے یعنی جتنی چیزیں حق تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہیں وہ سب کے سب پیدا کرنے سے پہلے سے ہے اور زندہ چیز کو موت دینے کے بعد بھی باقی اور ہمیشہ ہے

اور ہر ایک چیز پر غالب ہے اور ہر ایک ظاہر و باطن سے واقف اور باخبر ہے اور اس کے اس علم میں سے کسی کے مطلع کرنے کی حاجت نہیں یا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر ایک چیز سے پہلے ہے اور اس اولیت کی کوئی انتہا نہیں اور ہر ایک چیز کے پیچھے بھی ہے اور اس کے پیچھے رہنے کی کوئی انتہا نہیں یا یہ کہ وہ اول ہے کہ ہر ایک پہلی چیز کو اولیت عطا کرنے والا ہے اور آخر ہے یعنی ہر ایک۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ

وہ ایسا ہے کہ اس نے آسمان اور زمین کو چھ روز (کی مقدار) میں پیدا کیا پھر تخت پر قائم ہوا

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ

وہ سب کچھ جانتا ہے جو چیز زمین کے اندر داخل ہوتی ہے (مثلاً بارش) اور جو چیز اس میں سے نکلتی ہے (مثلاً نباتات) اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے اور

فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤﴾ لَّهُ مُلْكُ

جو چیز اس میں چڑھتی ہے اور وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے خواہ تم لوگ کہیں بھی ہو اور وہ تمہارے سب اعمال کو بھی دیکھتا ہے اسی کی سلطنت ہے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٥﴾ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ

آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہی کی طرف سب امور لوٹ جاویں گے وہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے (جس سے دن بڑا ہو جاتا

النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٦﴾ آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنفِقُوا

ہے) اور وہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے (جس سے رات بڑی ہو جاتی ہے) اور وہ دل کی باتوں (تک) کو جانتا ہے۔ تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور

مِمَّا جَعَلَكُم مُّسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ۖ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَأَنفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿٧﴾

(ایمان لا کر) جس مال میں تم کو اس نے قائم مقام بنایا ہے اس میں سے (اس کی راہ میں) خرچ کرو سو جو لوگ تم میں سے ایمان لے آئیں اور خرچ کریں ان کو بڑا ثواب ہوگا

بعد والی چیز کو آخرویت عطا کرنے والا ہے اور وہ سب سے اول ہے اس سے پہلے کوئی نہیں اور وہ آخر ہے کہ سب کے فنا کرنے کے بعد وہی رہے گا۔

اور وہی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اس کی ذات موت و فنا و زوال سے پاک ہے اور کوئی چیز خواہ ظاہر ہو یا مخفی اول ہو یا آخر وہ سب سے واقف ہے اور وہ ایسا ہے کہ اس نے آسمان اور زمین کو دنیا کے ابتدائی دنوں میں چھ روز کی مقدار کے زمانہ میں پیدا کیا کہ ہر ایک دن ایک ہزار سال کے برابر تھا جن میں سے پہلا دن اتوار اور آخری جمعہ تھا۔

اور پھر تخت شاہی پر قائم ہوا .... اور وہ آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے پہلے ہی تخت شاہی پر بلاکیف کے قائم تھا۔

اور وہ سب کچھ جانتا ہے جو چیز بارش خزانوں اور مردوں وغیرہ میں سے زمین کے اندر داخل ہوتی ہے اور جو چیز اس میں سے نکلتی ہے مثلاً نباتات مردے پانی اور خزانے اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے جیسا کہ پانی رزق فرشتے اور مصیبتیں اور جو چیز آسمان پر چڑھتی ہے مثلاً ملائکہ کراماً کاتبین اعمال اور وہ تمہارے سے بخوبی واقف ہے خواہ تم خشکی میں ہو یا تری میں اور تمہاری نیکیوں اور برائیوں کو بھی دیکھتا ہے اسی کے قبضہ قدرت میں آسمانوں اور زمین کے خزانے ہیں اور آخرت میں تمام کاموں کا انجام اسی کے سامنے لوٹ جاوے گا۔

اور وہی رات کے اجزاء کو دن میں داخل کرتا اور بڑھاتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر کے اسے بڑھاتا ہے اور وہ دلوں کی باتوں تک کو بھی جو کچھ ان میں نیکی یا برائی ہے جانتا ہے۔

سوائے مکہ والو تم اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور جس مال میں اس نے تم کو مالک بنا رکھا ہے اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرو سو مکہ والو جو لوگ تم میں سے ایمان لے آویں اور پھر اللہ کی راہ میں اپنے مال کو خرچ کریں تو ان کو ایمان اور انفاق فی سبیل اللہ سے جنت میں بڑا ثواب ملے گا۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ

اور تمہارے لئے اس کا کون سبب ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے　حالانکہ رسول تم کو اس بات کی طرف بلا رہے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ　اور خود خدا نے

أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ

تم سے عہد لیا تھا　اگر تم کو　ایمان لانا ہو　وہ (رحیم) ایسا ہے کہ اپنے بندہ (خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر صاف صاف

بَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٩﴾

آیتیں بھیجتا ہے تاکہ وہ تم کو (کفر و جہل کی) تاریکیوں سے روشنی کی طرف لاوے　اور بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے حال پر بڑا شفیق　مہربان ہے

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا

اور تمہارے لئے اس کا کون سبب ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے　حالانکہ سب آسمان زمین اخیر میں　اللہ ہی کا رہ جاوے گا　جو

يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً

لوگ فتح مکہ سے　پہلے　(فی سبیل اللہ) خرچ کر چکے　اور لڑ چکے　برابر نہیں　وہ لوگ درجہ میں ان لوگوں سے بڑے

مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللّٰهُ

ہیں جنہوں نے (فتح مکہ کے) بعد میں خرچ کیا اور لڑے　اور (یوں) اللہ تعالیٰ نے بھلائی (یعنی ثواب) کا وعدہ کر رکھا ہے　اور اللہ تم

بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٠﴾

کو تمہارے سب اعمال کی پوری　خبر ہے

اے مکہ والو تمہارے لئے کیا مانع پیش آیا ہے کہ تم توحید خداوندی کے قائل نہیں ہوتے حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم کو توحید کی طرف بلا رہے ہیں تاکہ تم اپنے پروردگار کی توحید کے قائل ہو جاؤ خود خدا نے تم سے توحید کا عہد لیا تھا جب کہ تم میثاق کے دن اس پر ایمان رکھتے تھے۔

اور وہ ایسا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بذریعہ جبریل امین ایسی آیتیں بھیجتا ہے جو حلال و حرام اوامر و نواہی کو صاف صاف بیان کرنے والی ہیں تاکہ تم کو قرآن اور دعوت رسول اکرم کے ذریعہ سے کفر سے ایمان کی طرف لائے۔ اے گروہ مومنین اللہ تعالیٰ تمہارے حال پر بڑا مہربان ہے کہ اس نے تم کو کفر سے نکال کر ایمان کی دولت عطا کی۔

اور اے گروہ مومنین تمہارے لئے اس کا کون سبب ہے کہ تم خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمان والوں اور زمین والوں سب ہی کی میراث اسی کیلئے ہے کہ سب مر جائیں گے اور اس کی ذات باقی رہے گی اور تمام امور اسی کے سامنے پیش ہوں گے۔

اے گروہ مومنین جو لوگ فتح مکہ سے پہلے خرچ کر چکے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمن کے مقابلہ میں لڑ چکے اور جنہوں نے بعد فتح مکہ کے خرچ کیا اور لڑے دونوں فضیلت اور ثواب و مرتبہ میں برابر نہیں بلکہ فتح مکہ سے پہلے خرچ کرنے والے حضرات اللہ تعالیٰ کے نزدیک درجہ و فضیلت اور ثواب میں ان لوگوں سے بڑے ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور لڑے۔

اس آیت سے امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہیں باقی یوں تو ان دونوں جماعتوں سے اللہ تعالیٰ نے ایمان کے صلہ جنت کا وعدہ کر رکھا ہے اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَ لَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۱﴾

کوئی شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح قرض کے طور پر دے۔ پھر خدا تعالیٰ اس (دیئے ہوئے کے ثواب) کو اس شخص کیلئے بڑھاتا چلا جائے اور اس کیلئے اجر پسندیدہ ہے

یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ

جس دن آپ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو دیکھیں گے کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کی داہنی طرف دوڑتا ہوگا

بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ذٰلِكَ هُوَ

آج تم کو بشارت ہے ایسے باغوں کی جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہ بڑی

الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾ یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا

کامیابی ہے (اور یہ وہ دن ہوگا) جس روز منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے (پل صراط پر) کہیں گے کہ (ذرا)

انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا

ہمارا انتظار کرلو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کرلیں ان کو جواب دیا جاوے گا کہ تم اپنے پیچھے لوٹ جاؤ پھر (وہاں سے) روشنی تلاش کرو

فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ

پھر ان (فریقین) کے درمیان میں ایک دیوار قائم کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ (بھی) ہوگا جس کی کیفیت یہ ہے کہ اس کے اندرونی جانب میں رحمت ہوگی اور بیرونی

کوئی شخص ہے جو راہ خدا میں خلوص اور ثواب کی امید رکھتا ہوا دے اور پھر حق تعالیٰ اس کو قبول کرکے اس کے ثواب کو سات سے لے کر ستر تک اور سات سو اور دو لاکھ تک جہاں تک حق تعالیٰ چاہے بڑھاتا ہے اور اس شخص کے لئے حق تعالیٰ کے یہاں جنت میں پسندیدہ اجر ہے یہ آیت حضرت ابوالدحداح رضؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن جب کہ آپ سچے ایماندار مردوں اور سچی ایماندار عورتوں کو دیکھیں گے کہ پل صراط پر ان کا نور ان کے آگے اور ان کے داہنے اور بائیں روشن ہوگا تو ان سے فرشتے پل صراط پر کہیں گے آج تم کو بشارت ہے ایسے باغوں کی جن کے درختوں اور محلات کے نیچے سے دودھ شہد پانی اور شراب کی نہریں بہتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں سے نکالے جائیں گے اور نہ ان کو موت آئے گی اور واقعۃً یہ بڑی کامیابی ہے کہ جنت اور اس کی نعمتیں حاصل کیں اور دوزخ اور اس کی مصیبتوں سے محفوظ رہے۔

اور قیامت کے دن جب کہ آپ منافق عورتوں کو دیکھیں گے جب کہ ان کا نور پل صراط پر بجھ جائے گا تو پل صراط پر مخلص ایمانداروں سے کہیں گے کہ اے گروہ مومنین ذرا ٹھہرو اور ہمارا انتظار کرلو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کرلیں اور تمہارے ساتھ پل صراط پر سے گذر جائیں۔

تو ان سے مومنین یا یہ کہ فرشتے یا حق تعالیٰ فرمائے گا کہ تم اپنے پیچھے دنیا کی طرف لوٹ جاؤ یا یہ کہ اس مقام کیطرف لوٹ جاؤ جہاں ہم نے پل صراط پر چڑھنے کے لئے نور تقسیم کیا تھا اور پھر وہاں سے روشنی تلاش کرو یہ بطور استہزاء حق تعالیٰ کی جانب سے مسلمانوں کی طرف سے ان سے کہا جائے گا۔

چنانچہ وہ روشنی کی تلاش میں ادھر جائیں گے پھر ان کے اور مسلمانوں کے درمیان ایک دیوار
قائم کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ بھی ہوگا جس کا اندرونی
جانب جنت کی طرف اور بیرونی جانب

الْعَذَابُ ﴿١٣﴾ يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ

جانب کی طرف عذاب ہوگا یہ (منافق) ان کو پکاریں گے کہ کیا (دنیا میں) ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ وہ (مسلمان) کہیں گے کہ (ہاں) تھے تو سہی لیکن تم نے اپنے کو گمراہی میں

وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم بِاللَّهِ

پھنسا رکھا تھا اور تم منتظر رہا کرتے تھے اور (اسلام کے حق ہونے میں) تم شک رکھتے تھے اور تم کو تمہاری بیہودہ تمناؤں نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا یہاں تک کہ تم پر خدا کا

الْغَرُورُ ﴿١٤﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ مَأْوَاكُمُ

حکم آپہنچا اور تم کو دھوکہ دینے والے (یعنی شیطان) نے اللہ کے ساتھ دھوکہ میں ڈال رکھا تھا۔ غرض آج نہ تم سے کوئی معاوضہ لیا جاویگا اور نہ کافروں سے تم سب کا ٹھکانہ

النَّارُ ۖ هِيَ مَوْلَاكُمْ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ

دوزخ ہے وہی تمہارا رفیق ہے اور وہ (واقعی) برا ٹھکانہ ہے کیا ایمان والوں کے لئے اس بات کا وقت نہیں آیا ان کے دل خدا

قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ

کی نصیحت کے اور جو دین حق (منجانب اللہ) نازل ہوا ہے اس کے سامنے جھک جاویں

دوزخ کی طرف ہوگا۔

پھر یہ منافقین دیوار کے باہر سے پکاریں گے کہ اے گروہ مومنین کیا ہم دنیا میں تمہارے دین پر نہیں تھے مسلمان کہیں گے ہاں تھے تو سہی مگر تم نے کفر اور نفاق کی وجہ سے اپنے کو ہلاکت میں ڈال رکھا تھا۔

اور کفر و نفاق سے توبہ کرنے کو چھوڑ رکھا تھا یا یہ کہ تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت اور اظہار کفر کے منتظر تھے۔

اور حق تعالیٰ اور کتاب اللہ اور رسول اللہ کے بارے میں شک رکھتے تھے اور تم کو تمہاری جھوٹی تمناؤں نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا یہاں تک کہ تم پر خدا کا حکم آپہنچا کہ کفر و نفاق کی حالت ہی تم کو موت نے آدبوچا۔

اور تم کو دھوکہ دینے والے شیطان نے اطاعت خداوندی سے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا یا یہ کہ دنیاوی جھوٹی تمناؤں نے غرض آج قیامت کے دن اے گروہ منافقین نہ تم سے کچھ فدیہ لیا جائے گا اور نہ کافروں سے اور تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے وہی تمہاری ہمیشہ کیلئے رفیق ہے اور وہ دوزخ جس کی طرف یہ جائیں گے واقعۃً برا ٹھکانہ ہے۔

کہ وہاں ان کے ساتھی شیاطین اور پڑوسی کفار اور کھانا درخت زقوم اور پینا کھولتا ہوا پانی اور لباس آگ کے ٹکڑے اور ان سے ملاقاتی سانپ بچھو ہیں اب حق تعالیٰ دنیا میں جو ان کی قلبی حالت تھی اس کا ذکر فرماتا ہے کہ کیا ظاہراً ایمان والوں کے لئے اس بات کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کے وعدے اور وعید یا یہ کہ توحید خداوندی کے سامنے اور جو اوامر و نواہی حلال و حرام قرآن کریم میں نازل ہوئے ہیں۔ اس کے سامنے جھک جائیں اور نرم ہو جائیں اور خلوص ان میں پیدا ہو جائے

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۂ حدید) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں عبدالعزیز بن ابی رواد سے نقل کیا ہے کہ اصحاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں ہنسی و مذاق ظاہر ہوا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ الخ۔

اور ابن ابی حاتم نے مقاتل بن حیان سے نقل کیا ہے کہ اصحاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مذاق کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ کیا ایمان والوں کے لئے اس بات کا وقت نہیں آیا الخ۔

وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاویں جن کو ان کے قبل کتاب (آسمانی) ملی تھی (یعنی یہود و نصاریٰ) پھر (اسی حالت میں) ان پر زمانہ دراز گذر گیا (اور توبہ نہ کی) پھر ان کے دل

قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿١٦﴾ اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

(خوب ہی) سخت ہو گئے اور بہت سے آدمی ان میں سے (آج) کافر ہیں یہ بات جان لو کہ اللہ تعالے زمین کو اس کے خشک ہوئے پیچھے زندہ کر دیتا ہے

قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١٧﴾ إِنَّ الْمُصَّدِّقِينَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ

ہم نے تم سے اس کے نظائر بیان کر دیئے ہیں تاکہ تم سمجھو بلاشبہ صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور یہ

وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١٨﴾ وَالَّذِينَ

(صدقہ دینے والے) اللہ کو خلوص کے ساتھ قرض دے رہے ہیں وہ صدقہ (باعتبار ثواب کے) ان کیلئے بڑھا دیا جاویگا اور ان کیلئے اجر پسندیدہ ہے اور جو لوگ اللہ پر

آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَاءُ عِندَ

اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں ایسے ہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔ ان کے لئے (جنت میں) ان

رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ

کا اجر (خاص) اور (صراط پر) ان کا نور (خاص) ہوگا۔

اور توریت والوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے نزول قرآن سے قبل علم توریت دیا گیا تھا اور پھر ان پر ایک زمانہ دراز ہو گیا جس کی وجہ سے ایمان لانے سے ان کے دل خوب ہی سخت، اور گمراہ ہو گئے اسی بنا پر ان توریت والوں میں سے جو کہ دین موسوی کی مخالفت کرنے والے ہیں اکثر علم خداوندی میں کافر ہیں۔

یہ سمجھ لو کہ حق تعالے زمین کو اس کے خشک اور بنجر ہو جانے کے بعد پانی برسا کر زندہ کر دیتا ہے اسی طرح وہ مردوں کو بھی زندہ کر دے گا ہم نے مردوں کے زندہ کرنے پر تم سے دلائل بیان کر دیئے ہیں تاکہ تم بعث بعد الموت کی تصدیق کرو۔

بلاشبہ سچے ایمان دار مرد اور سچی ایمان دار عورتیں یا یہ کہ صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں یہ اللہ تعالے کو خلوص اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے قرض دے رہے ہیں وہ صدقہ حق تعالے ان سے قبول فرمائے گا اور ان کی نیکیوں کو سات سے لے کر ستر تک اور سات سو تک غرض کہ جہاں تک منظور الٰہی ہوگا بڑھا دیا جائے گا اور پھر اس کے ساتھ ان کے لئے جنت میں پسندیدہ اجر ہے۔

اور تمام امتوں میں سے جو لوگ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ اپنے ایمان میں سچے ہیں اور شہید ہیں ان کے لئے ان کا اجر خاص اور پل صراط پر نور ہوگا۔ اور کہا گیا ہے کہ وَالشُّهَدَاءُ الخ یہ مستقل کلام ہے

(لباب النقول فی اسباب النزول)

نیز سدی عن قاسم نقل کیا ہے کہ صحابہ کرام ایک مرتبہ ملول ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم سے کچھ بیان کیجئے اس پر آیت نازل ہوئی نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ۔ پھر دوسری مرتبہ ملول ہوئے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

اور ابن مبارک نے کتاب الزہد میں بواسطہ سفیان اعمش سے نقل کیا ہے کہ صحابہ کرام جب مدینہ منورہ آئے ان پر سختیوں اور پریشانیوں کے بعد خوش حالی کا زمانہ آیا تو گویا ایسا محسوس ہوا کہ ان کی سابقہ حالت میں کچھ فرق سا آنے لگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝۱۹ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ

اور جو لوگ کافر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ دوزخی ہیں تم خوب جان رکھو کہ (آخرت کے مقابلہ میں)

الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ

دنیوی حیات محض لہو و لعب اور (ایک ظاہری) زینت اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے زیادہ بتلانا ہے

كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ

جیسے مینہ (برستا) ہے کہ اس کی پیداوار (کھیتی) کاشتکاروں کو اچھی معلوم ہوتی ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہے سو اس کو تو زرد دیکھتا ہے پھر وہ چورا چورا

حُطَامًا ؕ وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا

ہو جاتی ہے اور آخرت (کی کیفیت یہ ہے کہ اس) میں عذاب شدید ہے اور خدا کی طرف سے مغفرت اور رضامندی ہے اور

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝۲۰ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ

دنیوی زندگانی محض دھوکے کا اسباب ہے تم اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف دوڑو اور (نیز) ایسی جنت کی

عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ

طرف جس کی وسعت آسمان اور زمین کے برابر ہے وہ ان لوگوں کے واسطے تیار کی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں

پہلی آیت سے اس کا تعلق نہیں مطلب یہ کہ جو حضرات اپنی قوم کے خلاف انبیاء کرام کی موافقت میں گواہی دیں گے یا یہ کہ اس سے انبیاء کرام مراد ہیں جو اپنی قوم تبلیغ رسالت کے بارے میں گواہی دیں گے یا یہ کہ اس سے وہ حضرات مراد ہیں جو کہ راہ خدا میں شہید ہوئے ان کو انبیاء کرام کی طرح ثواب ملے گا اور پل صراط پر چلنے کے لئے نور عطا کیا جائے گا اور جو لوگ کافر ہوئے اور کتاب و رسول کو انہوں نے جھٹلایا یہی دوزخی ہیں۔

خوب سمجھ لو کہ جو کچھ دنیوی زندگی میں وہ محض لہو و لعب ہے۔ نمائش و زینت اور حسب و نسب میں ایک دوسرے پر فخر کرنا اور اموال و اولاد میں اپنے کو ایک دوسرے سے زائد بتلانا مگر یہ سب چیزیں فانی اور خواب و خیال ہیں جیسا کہ بارش برستی ہے کہ اس کی پیداوار کاشتکاروں کو اچھی معلوم ہوتی ہے پھر چند روز میں رنگت تبدیل ہو کر سوکھ کر چورا ہو جاتی ہے یہی دنیا کا حال ہے کہ وہ بھی گھانس کی طرح باقی نہیں رہے گی۔

باقی جو اطاعت خداوندی کو چھوڑے اور حقوق اللہ سے منع کرے اس کے لئے آخرت میں عذاب شدید ہے اور جو اطاعت خداوندی بجالائے اور اپنے مال میں سے حق تعالیٰ کا حق ادا کرے اس کے لئے تو پھر مغفرت اور رضامندی ہے باقی جو کچھ دنیوی بقاء اور فناء ہے وہ محض ایک دھوکہ کا سامان ہے جیسا کہ گھر کا ہانڈی پیالہ اب سب کو حق تعالیٰ خطاب کر کے فرماتا ہے۔

کہ اپنے گناہوں سے توبہ کر کے تم اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف دوڑو اور نیز اعمال صالحہ کر کے ایسی جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمان و زمین کو اگر ملا دیا جائے
تو اس کی وسعت کے برابر ہے اور وہ تمام امتوں میں سے اہل ایمان
کے لئے تیار کی گئی ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾ مَآ

یہ اللہ کا فضل ہے وہ اپنا فضل جس کو چاہیں عنایت کریں اور اللہ بڑے فضل والا ہے کوئی

اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ

مصیبت نہ دنیا میں آتی ہے اور نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں (یعنی لوح محفوظ

قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ

میں) لکھی ہے قبل اس کے کہ ہم ان جانوں کو پیدا کریں یہ اللہ کے نزدیک آسان کام ہے (یہ بات بتلا اس واسطے دی ہے) تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے تم اس پر رنج

وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ﴿۲۳﴾ الَّذِيْنَ

(اتنا) نہ کرو اور تاکہ جو چیز تم کو عطا فرمائی ہے اس پر اتراؤ نہیں اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا جو ایسے ہیں کہ

يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ

(حب دنیا کی وجہ سے) خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم کرتے ہیں اور جو شخص اعراض کرے گا (دین حق سے) تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہیں

الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ

سزاوار حمد ہیں ہم نے (اسی اصلاح آخرت کیلئے) اپنے پیغمبروں کو کھلے کھلے احکام دے کر بھیجا اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب کو اور انصاف کرنے

لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ

کے حکم کو نازل کیا تاکہ لوگ (حقوق اللہ اور حقوق العباد میں) اعتدال پر قائم رہیں

اور یہ مغفرت و خوشنودی اور جنت اللہ کا فضل ہے وہ جو اس کا اہل ہوتا ہے اس کو عنایت کرتے ہیں اور اللہ بڑے فضل والے ہیں کہ صلہ میں جنت عطا کرتے ہیں۔

کوئی مصیبت قحط خشکی بھوک گرانی وغیرہ میں سے نہ دنیا میں آتی ہے اور نہ مرض و تکالیف و مصیبتوں اور اہل و عیال کے مرنے اور مال کے ختم ہونے کی خاص تمہاری جانوں میں آتی ہے مگر ان سب چیزوں کا ہونا لوح محفوظ میں لکھا ہے قبل اس کے کہ ہم ان جانوں اور اس زمین کو پیدا کریں اور بغیر کسی کتاب کے ان تمام باتوں کی نگہداشت اللہ تعالیٰ کے نزدیک آسان کام ہے۔

مگر پھر بھی اس نے لوح محفوظ میں ان تمام چیزوں کو درج کر دیا ہے تاکہ رزق و عافیت سے جو چیز تم سے جاتی رہے تم اس پر اتنا رنج نہ کرو اور کہو کہ ہمارے بارے میں یہ چیز نہیں لکھی ہے اور تاکہ جو چیز تم کو عطا کی ہے اس پر اتراؤ نہیں کہ بولو اس نے ہم کو دی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے اور نعمت خداوندی پر شیخی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا یا یہ کہ کفر میں اترانے والے اور شرک میں شیخی کرنے والے کو۔ اور یہ یہودی لوگ ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت جو توریت میں موجود ہے اسے چھپاتے ہیں۔ اور یہ حرکت کر کے دوسروں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں۔

باقی جو ایمان سے اعراض کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ایمان سے بے نیاز ہے اور موحدین کے لئے سزاوار حمد ہے یا یہ کہ اپنے افعال میں سزاوار حمد ہیں کہ قلیل چیز کو قبول فرما کر اجر جزیل عطا فرماتے ہیں۔

ہم نے اپنے پیغمبروں کو اوامر و نواہی اور معجزات دے کر بھیجا ہے اور ہم نے ان پر بذریعہ جبریل امین کتاب نازل کی ہے اور اس کتاب میں عدل و انصاف کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں۔

وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ

اور ہم نے لوہے کو پیدا کیا جس میں شدید ہیبت ہے اور (اس کے علاوہ) لوگوں کے اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں اور (اس لئے لوہا پیدا کیا) تاکہ اللہ جان لے

يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝۲۵ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ

کہ بے دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی (یعنی دین کی) کون مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ قوی اور زبردست ہے اور ہم نے نوح ؑ اور ابراہیم ؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا

اِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ

اور ہم نے ان کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب جاری رکھی سو ان لوگوں میں بعضے تو ہدایت یافتہ ہوئے اور بہت سے

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۲۶ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ

ان میں نافرمان تھے پھر ان کے بعد اور رسولوں کو (جو کہ صاحب شریعت مستقلہ نہ تھے) یکے بعد دیگرے بھیجتے رہے اور ان کے بعد عیسیٰ ابن مریم

مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ڏ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّ

کو بھیجا اور ہم نے ان کو انجیل دی اور جن لوگوں نے ان کا اتباع کیا تھا ہم نے ان کے دلوں میں شفقت اور ترحم

رَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ

پیدا کر دیا اور انہوں نے رہبانیت کو خود ایجاد کر لیا ہم نے ان پر اس کو واجب نہ کیا تھا لیکن انہوں نے حق تعالیٰ کی رضا کیواسطے اس کو اختیار کیا تھا

اور ہم نے لوہا پیدا کیا جس میں سخت قوت ہے کہ آگ کے علاوہ اور کوئی چیز اس کو نرم نہیں کر سکتی یا یہ کہ جس میں لڑائی وقتال کے لئے شدید ہیبت ہے۔

اور لوگوں کے ساز و سامان کے اور بھی فوائد ہیں جیسا کہ چاقو کلہاڑی وغیرہ تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ ان ہتھیاروں سے بے دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی کون مدد کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کی مدد کرنے میں قوی اور اپنے دشمنوں سے انتقام لینے میں زبردست ہے۔

اور ہم نے آدم علیہ السلام کے آٹھ سو سال بعد نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان کو ساڑھے نو سو سال تک تبلیغ کرتے رہے مگر ان کی قوم پھر بھی ایمان نہیں لائی نتیجہ یہ ہوا کہ حق تعالیٰ ان کی قوم کو بذریعہ طوفان ہلاک کر دیا۔

اور نوح علیہ السلام کے ایک ہزار اور دو سو بیالیس سال بعد ابراہیم علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا اور ہم نے ان دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب جاری رکھی کہ ان میں انبیاء ہوتے رہے اور کتاب نازل ہوتی رہی نتیجہ یہ ہوا کہ ان لوگوں میں بعضے تو کتاب اور رسول پر ایمان لے آئے اور بہت سے کافر تھے۔

اور پھر ہم حضرت نوح ؑ اور ابراہیم علیہما السلام کے بعد ان کی اولاد میں اور رسولوں کو یکے بعد دیگرے بھیجتے رہے اور پھر ان تمام رسولوں کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا اور ہم نے ان کو انجیل دی اور جن لوگوں نے عیسیٰ علیہ السلام کا اتباع کیا تھا ہم نے ان کے دلوں میں شفقت و ترحم پیدا کر دیا کہ ایک دوسرے پر شفقت کرتے رہتے ہیں۔

اور انہوں نے رہبانیت کو خود ایجاد کر لیا تھا انہوں نے اس کے لئے دیور کے صومعے تیار کر لئے تھے تاکہ اس میں راہب بن کر بیٹھ جائیں اور پولس یہودی کے فتنے سے بچے رہیں اور ہم نے اس رہبانیت کو ان پر واجب نہ کیا تھا مگر انہوں نے حق تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اس کو اختیار کر لیا تھا

فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ

سو انہوں نے اس (رہبانیت کی) پوری رعایت نہ کی سو ان میں سے جو لوگ ایمان لائے ہم نے ان کو ان کا اجر (موعود) دیا اور زیادہ ان میں

فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ

نافرمان ہیں۔ اے (عیسٰیؑ پر) ایمان رکھنے والو تم اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ تعالٰی تم کو اپنی رحمت

مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

سے (ثواب کے) دو حصے دے گا اور تم کو ایسا نور عنایت کرے گا کہ تم اس کو لئے ہوئے چلتے پھرتے ہو گے اور تم کو بخش دے گا اور اللہ غفور

رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾

رحیم ہے۔

یا یہ کہ انہوں نے ان گرجاؤں کو حق تعالٰی کی رضا مندی کے لئے بنا لیا تھا باقی ان کا بنانا ہم نے ان پر ضروری قرار نہیں دیا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے حق رہبانیت کی پوری حفاظت نہ کی سو ان میں جو لوگ ایمان لائے ہم نے ان کو ایمان و عبادت کے صلہ میں دوہرا ثواب دیا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین عیسوی کی مخالفت نہیں کی اور ان میں سے اہل یمن میں چوبیس آدمی باقی رہ گئے تھے جو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ پر ایمان لائے اور آپ کے دین میں داخل ہوئے اور زائد ان راہبوں میں کافر تھے یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے دین عیسوی کی مخالفت کی اور حضور پر ایمان نہیں لائے۔

اے ایمان والو تم اللہ تعالٰی سے ڈرو اور ایمان باللہ والرسول میں ثابت قدم رہو اللہ تعالٰی تم کو اپنے ثواب و رحمت سے دو حصے دے گا اور تم کو ایسا نور عنایت کرے گا کہ تم اس کو لئے ہوئے لوگوں کے درمیان اور پل صراط پر چلتے پھرتے ہو گے اور تمہارے زمانۂ جاہلیت کے گناہوں کو معاف کر دے گا۔

اور حق تعالٰی تائب کی مغفرت فرمانے والا اور توبہ کی حالت میں مرنے والے پر رحیم ہے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

امام طبرانی نے اوسط میں سند غیر معروف کے ساتھ حضرت ابن عباس رضہ سے نقل کیا ہے کہ اصحاب نجاشی میں سے چالیس آدمی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ ایک آدمی شہید ہو گیا اور ان میں زخم آئے مگر ان لوگوں میں سے کوئی شہید نہیں ہوا غرض کہ جب انہوں نے آکر مسلمانوں کی تنگی کو دیکھا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم مالدار آدمی ہیں ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم اپنے اموال لے آئیں اور مسلمانوں کی ہمدردی کریں اس پر ان لوگوں کے بارے میں حق تعالٰی نے یہ آیتیں نازل فرمائیں کہ

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ الخ۔

جب یہ آیتیں نازل ہوئیں تو اس پر ان لوگوں نے کہا کہ اے گروہ مؤمنین جو تمہاری کتاب پر ایمان لے آیا اس کے لئے دو اجر ہیں اور جو تمہاری کتاب پر ایمان نہیں لایا اس کے لئے تمہارے اجر کی طرح ایک ہی اجر ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ۔

اور ابن ابی حاتم نے مقاتل سے نقل کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ نازل ہوئی تو مؤمنین اہل کتاب نے صحابہ کرام پر ہجوم کیا اور بولے ہمارے لئے دو اجر ہیں اور تمہارے لئے ایک

لِّئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَلَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّن فَضْلِ

(اور یہ دولتیں تم کو اس لئے عنایت کرے گا) تاکہ اہل کتاب کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان لوگوں کو اللہ کے فضل کے کسی جزو پر بھی دسترس نہیں

اللَّهِ وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ

اور یہ کہ فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جس کو چاہے دیدے اور اللہ بڑے

الْعَظِيمِ ﴿۲۹﴾

فضل والا ہے۔

تاکہ عبداللہ بن سلام رضؓ اور ان کے ساتھیوں کو معلوم ہو جائے کہ ان کو ثواب خداوندی کے کسی جزو پر بھی دسترس نہیں، فضل و ثواب اللہ کے ہاتھ میں ہے جو اس کا اہل ہوتا ہے وہ اسے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ مومنین پر بڑا فضل و کرم فرمانے والا ہے۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے یہاں تک کہ یہ آیت حضرت عبداللہ بن سلام کے بارے میں نازل ہوئی جب کہ انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضؓ اور ان کے ساتھیوں پر فخر کیا کہ ہمارے لئے دوہرا ثواب ہے اور تمہارے لئے اکہرا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اجر ہے یہ چیز صحابہؓ کرام کو گراں گذری اور اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ الخ تو حق تعالیٰ نے صحابہؓ کرام کے لئے بھی مؤمنین اہل کتاب کی طرح دو اجر کر دیئے۔

اور ابن جریر نے قتادہ رضؓ سے نقل کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جس وقت یُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ الخ

یہ آیت نازل ہوئی تو مؤمنین اہل کتاب کو اس آیت پر رشک ہوا اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت لِئَلَّا یَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتَابِ الخ نازل فرمائی۔

لئے۔ اور ابن منذر نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ یہودیوں نے کہا تھا قریب ہے ہم میں سے نبی نکلے اور پھر ہاتھ اور پیروں کو کاٹ دے جب عرب سے نبی مبعوث ہوا تو انہوں نے کفر کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی تاکہ اہل کتاب کو فضل نبوت کا علم ہو جائے۔

منزل ۷

آیاتہا ۲۲ ——— (۵۸) سُوْرَۃُ الْمُجَادِلَۃِ مَدَنِیَّۃٌ (۱۰۵) ——— رکوعاتہا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

الجزء ۲۸ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَ

بیشک اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے معاملہ میں جھگڑتی تھی اور (اپنے رنج و غم کی) اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتی تھی اور

اللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ① اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ

اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا اور) اللہ (تو) سب کچھ سننے والا سب کچھ دیکھنے والا ہے تم میں جو لوگ اپنی بیبیوں سے

مِّنْ نِّسَآئِهِمْ

ظہار کرتے ہیں

(سورۂ مجادلہ) مَا یَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ کے علاوہ یہ پوری سورت مدنی ہے اس میں بائیس ۲۲ آیتیں اور چار سو تہتر کلمات اور ایک ہزار نو سو بانوے ۱۹۹۲ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اطلاع کرنے سے پہلے ہی حق تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے معاملہ میں جھگڑتی اور گفتگو کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی صورت حال پیش کرنے کے لئے آہ زاری کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی باہم گفتگو کو سن رہا تھا بیشک اللہ تعالیٰ اس کی بات کو بھی سننے والا اور اس کی صورت حال کو دیکھنے والا ہے۔

واقعہ یہ پیش آیا کہ حضرت خولہ بنت ثعلبۃ بن مالک رضؓ حضرت اوس بن صامت انصاری کے نکاح میں تھیں اور حضرت اوس پر جن کا اثر تھا تو وہ .... کہ حضرت خولہ کے پاس ایسی حالت میں آ گئے .... کہ جس حالت میں عورتوں کے پاس نہیں آیا جاتا انہوں نے انکار کیا اس پر حضرت اوس کو غصہ آیا اور بولے اگر میں اس کام کو کرنے سے پہلے گھر سے نکلوں تو تو میرے حق میں ایسی ہے جیسی کہ میری ماں کی پشت کہ مجھ پر حرام ہے چنانچہ حق تعالیٰ اب اس کا حکم بیان فرماتے ہیں کہ جو لوگ اپنی عورتوں سے ظہار کرتے ہیں۔

لباب النقول فی اسباب النزول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امام حاکم نے تصحیح کے ساتھ حضرت عائشہ رضؓ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں پاک ہے وہ ذات جس کی قوت سمع ہر ایک چیز کو محیط ہے میں حضرت خولہ بنت ثعلبہ کی گفتگو سن رہی تھی اور مجھے بعض باتیں مخفی رہیں وہ اپنے خاوند کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کر رہی تھیں اور فرما رہی تھیں یا رسول اللہ میری جوانی ختم کر دی اور خاوند کے لئے میرا پیٹ خالی ہو گیا اب جب میں بڑھاپے کو پہنچی اور میری اولاد بھی منقطع ہو گئی تو میرے شوہر نے مجھ سے ظہار کر لیا الٰہ العالمین میں تجھ سے اپنے معاملہ کی شکایت کرتی ہوں چنانچہ وہ اپنے مقام پر نہیں ہٹیں تا آنکہ جبریل امین ان آیتوں کو لے کر نازل ہو گئے قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الخ اور ان کے خاوند حضرت اوس بن صامت تھے۔

مَا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـئِىْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا

مثلاً کہہ دیتے ہیں انت علی کظہر امی) وہ ان کی مائیں نہیں ہیں ان کی مائیں تو بس وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے اور وہ لوگ بلاشبہ ایک نامعقول اور (جھوٹ)

مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝۲ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ

جھوٹ بات کہتے ہیں (اس لئے گناہ ضرور ہوگا) اور یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے بخش دینے والے ہیں اور جو لوگ اپنی بیبیوں سے ظہار کرتے ہیں

نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ

پھر اپنی کہی ہوئی بات کی تلافی کرنی چاہتے ہیں تو ان کے ذمہ ایک غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا ہے قبل اس کے کہ دونوں (میاں بی بی) باہم اختلاط

ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۳ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

کریں اس سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے پھر جس کو (غلام لونڈی) میسر نہ ہو تو اس کے ذمہ پیاپے

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ

(یعنی لگاتار) دو مہینے کے روزے ہیں قبل اس کے کہ دونوں باہم اختلاط کریں پھر جس سے یہ بھی نہ ہو سکیں تو اس کے ذمہ ساٹھ مسکینوں کو

مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ

کھانا کھلانا ہے یہ حکم اس لئے (بیان کیا گیا) ہے کہ اللہ اور رسول پر ایمان لے آؤ اور یہ اللہ کی حدیں (باندھی ہوئی) ہیں اور کافروں کے لئے سخت

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۴

دردناک عذاب ہوگا

مثلاً اپنی بیوی سے یوں کہہ دے انت علی کظہر امی۔

تو وہ عورتیں ان کی مائیں نہیں ہیں حرمت ابدی میں تو ان کی مائیں وہیں ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے یا دودھ پلایا ہے بلاشبہ یہ ظہار کے بارے میں ایک نامعقول اور جھوٹ بات کہتے ہیں اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے ہیں کہ جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے ان کو حرام کرنے والے سے فوری بدلہ نہیں لیتے اور تائب و نادم کو بخش دینے والے ہیں۔

اب حق تعالیٰ کفارۂ ظہار کو بیان فرماتے ہیں جو لوگ اپنی بیبیوں سے ظہار کر کے ان کو اپنے اوپر حرام کر لیتے ہیں اور پھر اپنی اس کہی ہوئی بات یعنی تحریم زوجہ سے تلافی کرنا چاہتے ہیں تو ان کے ذمہ ایک غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا ہے قبل اس کے کہ دونوں میاں بیوی باہم اختلاط کریں اس آزادی سے تم کو کفارہ ظہار کے ادا کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کو کفارہ ظہار کی ادائیگی اور عدم ادائیگی کی پوری خبر ہے۔

اور پھر جس کو یہ غلام لونڈی آزاد کرنا میسر نہ ہو تو اس کے ذمہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنے ہیں قبل اس کے کہ دونوں باہم اختلاط کریں اور پھر جس کمزوری کی وجہ سے روزے بھی نہ رکھے جا سکیں تو اس کے ذمہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے کہ ہر ایک مسکین کو آدھا صاع گیہوں کا یا ایک صاع جو کا یا کھجور کا دے۔

اور یہ کفارہ ظہار کا حکم اس لئے ہے تاکہ فرائض خداوندی اور سنن نبوی پر ثابت قدم رہو یہ حق تعالیٰ کے احکام اور فرائض ظہار ہیں۔

اور جو حدود خداوندی کا انکار کرتے ہیں ان کو سخت دردناک عذاب ہوگا کہ اس درد کی شدت ان کے دلوں تک سرایت کر جائے گی ابتداء سورت سے کر یہانتک یہ آیتیں حضرت خولہ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ ان کے خاوند حضرت

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كُبِتُوا كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَ

جو لوگ اللہ اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ دنیا میں بھی ایسے ذلیل ہوں گے جیسے ان سے پہلے لوگ ذلیل ہوئے اور

قَدْ أَنزَلْنَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٥﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ

ہم نے کھلے کھلے احکام نازل کئے ہیں اور کافروں کا ذلت کا عذاب ہوگا جس روز ان سب کو اللہ تعالیٰ

جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ

دوبارہ زندہ کرے گا پھر ان کا سب کا کیا ہوا ان کو بتلا دے گا (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے محفوظ کر رکھا ہے اور یہ لوگ اس کو بھول گئے اور اللہ ہر چیز پر

شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٦﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَا ع ۱

مطلع ہے کیا آپ نے اس پر نظر نہیں فرمائی کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے کوئی سرگوشی تین

يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ

آدمیوں کی ایسی نہیں ہوتی جس میں چوتھا وہ (یعنی اللہ) نہ ہو

اوس نے کسی چیز پر ان سے ناراض ہو کر ان سے ظہار کر لیا تھا پھر اس پر نادم ہوئے تو حق تعالیٰ نے ان کے لئے .... کفارہ ظہار کا حکم دیا چنانچہ حضور نے حضرت اوس سے فرمایا ایک غلام آزاد کر دو تو انہوں نے عرض کیا میرے پاس مال کم ہے اور غلاموں کی قیمت زائد ہے آپ نے فرمایا دو مہینے کے مسلسل روزے رکھو انہوں نے عرض کیا اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا کیونکہ اگر میں دن میں ایک دو مرتبہ نہ کھاؤں تو میری نگاہ بھی جاتی رہے اور قریب ہے کہ میں مر جاؤں حضور نے فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو انہوں نے فرمایا اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا یہ سن کر حضور نے ان کو ایک کھجور کا ٹوکرا دینے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس کو مساکین پر تقسیم کر دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں تو مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان اپنے سے زائد اور کسی کو محتاج نہیں سمجھتا چنانچہ آپ نے ان ہی کو اس کے کھانے کا حکم دے دیا اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیا چنانچہ جس چیز کو انہوں نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا اس کی طرف انہوں نے رجوع فرمایا اس بات میں ان کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک اور شخص نے مدد فرمائی۔

جو لوگ دین میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں اور اس سے دشمنی رکھتے ہیں یعنی وہ کفار مکہ وہ خندق کے دن اس طرح قتل و شکست کے ساتھ پکڑے جائیں گے جیسا کہ ان سے پہلے لوگ ذلیل و خوار کئے گئے جنہوں نے انبیاء کرام سے قتال کیا اور ہم نے بذریعہ جبریل امین اوامر و نواہی حلال و حرام کے بارے میں کھلے کھلے احکامات نازل کئے ہیں اور احکام خداوندی کا انکار کرنے والوں کو ذلت کا عذاب یا یہ کہ سخت ترین عذاب ہوگا۔

جس روز تمام ادیان والوں کو حق تعالیٰ دوبارہ زندہ کرے گا پھر ان کے تمام دنیاوی اعمال ان کو بتلا دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اعمال کو محفوظ کر رکھا ہے اور ان کو حق تعالیٰ نے جو اپنی اطاعت کا حکم دیا تھا اس کو انہوں نے بھلا دیا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے تمام اعمال سے باخبر ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو بذریعہ قرآن کریم اس چیز کی اطلاع نہیں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے جو کہ آسمانوں اور زمین میں مخلوقات سے کوئی سرگوشی تین آدمیوں کی ایسی نہیں ہوتی جس سے اور ان کے اعمال و سرگوشی سے حق تعالیٰ واقف نہ ہو

ولا خمسۃ الا ھو سادسھم ولا ادنی من ذلک ولا اکثر الا ھو معھم

اور نہ پانچ کی (سرگوشی) ہوتی ہے جس میں چھٹا وہ نہ ہو۔ اور نہ اس (عدد) سے کم (میں) ہوتی ہے) جیسے دو یا چار آدمیوں میں) اور نہ اس سے زیادہ مگر وہ

این ما کانوا ثم ینبئھم بما عملوا یوم القیمۃ ان اللہ بکل شیء

(ہر حالت میں) ان لوگوں کیساتھ ہوتا ہے خواہ وہ لوگ کہیں بھی ہوں۔ پھر ان (سب) کو قیامت کے روز ان کے کئے ہوئے کام بتلا دیگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کو ہر بات کی پوری

علیم ۝ الم تر الی الذین نھوا عن النجوی ثم یعودون لما نھوا عنہ

خبر ہے۔ کیا آپ نے ان لوگوں پر نظر نہیں فرمائی جن کو سرگوشی سے منع کر دیا گیا تھا (مگر پھر بھی) وہ وہی کام کرتے ہیں جس سے ان کو منع کیا گیا تھا

ویتنجون بالاثم والعدوان ومعصیت الرسول واذا جاءوک

اور گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں اور وہ لوگ جب آپ کے پاس آتے ہیں

حیوک بما لم یحیک بہ اللہ

آپ کو ایسے لفظ سے سلام کہتے ہیں جس سے اللہ نے آپکو سلام نہیں فرمایا

اور نہ پانچ کی سرگوشی ہوتی ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ واقف نہ ہو اور نہ اس سے کم کی اور نہ اس سے زیادہ کی مگر وہ ہر حالت میں ان سے اور ان کی سرگوشی سے واقف ہوتا ہے۔ وہ لوگ کہیں بھی ہوں پھر ان سب کو قیامت کے روز ان کے دنیاوی سب اعمال بتلاوے گا بیشک اللہ تعالیٰ کو ان کی اور ان کی سرگوشیوں کی پوری خبر ہے یہ آیت حضرت صفوان بن امیہ رضا اور ان کے داماد کے بارے میں نازل ہوئی ہے جن کا واقعہ سورۂ حم سجدہ میں گذر گیا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نے ان لوگوں پر نظر نہیں کی جن کو مومنین مخلصین کے علاوہ سرگوشی کرنے سے منع کر دیا گیا پھر وہ ہی مومنین مخلصین کے علاوہ سرگوشی کرتے ہیں اور گناہ اور ظلم و زیادتی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی سرگوشی کرتے ہیں درانحالیکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس چیز سے منع کر دیا تھا اور یہ منافقین کا گروہ تھا جو یہودیوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کی خفیہ باتوں کے بارے میں سرگوشی کیا کرتے تھے جس سے مسلمانوں کو تکلیف ہو اور جب یہ یہودی آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو ایسے لفظ سے سلام کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام نہیں فرمایا اور نہ آپ کو حکم دیا ہے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو آکر

لباب النقول فی اسباب النزول

اور ابن ابی حاتم نے مقاتل بن حیان سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور یہود کے درمیان باہم صلح تھی چنانچہ جب آپ کے اصحاب میں سے کوئی شخص ادھر سے گذرتا تو یہودی آپس میں سرگوشی کرنے بیٹھ جاتے جس سے وہ مسلمان سمجھتا کہ یہ میرے قتل کرنے یا اور کوئی تکلیف پہنچانے کے بارے میں سرگوشی کر رہے ہیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان یہودیوں کو اس سرگوشی کرنے سے منع کیا مگر وہ اس پر بھی باز نہ آئے تب حق تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں الم تر الی الذین نھوا عن النجوی الخ۔

اور امام احمد طبرانی اور بزار نے سند جید کے ساتھ عبد اللہ بن عمرو رضا سے روایت نقل کی ہے کہ یہودی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کرتے تھے سام علیکم اور اپنے دلوں میں کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو ہمارے اس کہنے پر سزا کیوں نہیں دیتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی واذا جاءوک حیوک الخ۔

اور اس بارے میں حضرت انس رض اور حضرت عائشہ رضا سے بھی روایت مروی ہے۔

وَيَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ ۚ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا

اور اپنے جی میں (یا اپنے آپس میں) کہتے ہیں کہ (اگر یہ پیغمبر ہیں تو) اللہ تعالیٰ ہم کو ہمارے اس کہنے پر سزا (فوراً) کیوں نہیں دیتا۔ ان کیلئے جہنم کافی ہے (اسمیں یہ لوگ ضرور) داخل ہونگے

فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ⑧ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ

سو وہ برا ٹھکانہ ہے اے ایمان والو جب تم (کسی ضرورت سے) سرگوشی کرو تو گناہ اور زیادتی

وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ

اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں مت کرو اور نفع رسانی اور پرہیزگاری کی باتوں کی سرگوشیاں کرو اور اللہ سے ڈرو

الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ⑨ إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ

جس کے پاس تم سب جمع کئے جاؤ گے ایسی سرگوشی محض شیطان کی طرف سے (یعنی اس کے بہکانے سے) ہے تاکہ مسلمانوں کو رنج میں ڈالے

آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

اور وہ (شیطان) بدوں خدا کے ارادے ان کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا اور مسلمانوں کو (ہر امر میں) اللہ ہی پر توکل

الْمُؤْمِنُونَ ⑩

کرنا چاہیئے

السام علیکم کہتے تھے آپ انہیں اس کا جواب دید یتے تھے اور سام کے معنی ان کے لغت میں موت کے تھے اور اپنے جی میں یا اپنے آپس میں کہتے ہیں کہ اگر یہ نبیؐ ہیں تو اللہ تعالیٰ ہمارے اس کہنے پر ہم کو فوراً سزا کیوں نہیں دیتا کیونکہ نبی کی دعا مقبول ہوتی ہے اور آپ ہم پر ہمارے الفاظ لوٹا دیتے ہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے آخرت میں ان کی سزا کے لئے جہنم کافی ہے اس میں یہ لوگ داخل ہوں گے سو وہ جہنم جس میں یہ داخل ہوں گے بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

اے ایمان والو جب تم آپس میں سرگوشی کرو تو جھوٹ ظلم اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کی سرگوشیاں مت کیا کرو جیسا کہ منافقین یہودیوں کے ساتھ سرگوشیاں کرتے ہیں اور فرائض خداوندی کی بجا آوری اور ایک دوسرے کے ساتھ احسان و بھلائی اور معاصی وظلم کے چھوڑنے کے بارے میں سرگوشی کیا کرو اور مؤمنین مخلصین کے علاوہ سرگوشی کرنے سے حق تعالیٰ سے ڈرو جس کے پاس تم سب آخرت میں جمع کئے جاؤ گے۔

منافقین کی یہودیوں کے ساتھ سرگوشی محض شیطان کی طرف سے اور اس کے حکم سے ہے تاکہ مسلمانوں کو رنج میں ڈالے اور منافقین کی یہ سرگوشی بدوں خدا کے ارادہ کے ان مسلمانوں کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیئے اور اس کے علاوہ کسی پر بھروسہ نہ کریں۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور ابن جریر نے قتادہ رضؓ سے نقل کیا ہے کہ منافقین باہم سرگوشیاں کیا کرتے تھے اور یہ چیز مسلمانوں کو غصہ دلاتی اور ان پر شاق گذرتی تھی اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ الخ۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا

اے ایمان والو جب تم سے کہا جاوے کہ مجلس میں جگہ کھول دو تو تم جگہ کھول دیا کرو۔ اللہ تم کو (جنت میں) کھلی جگہ دے گا

يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

اور جب (کسی ضرورت سے) یہ کہا جائے کہ (مجلس سے) اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو اللہ تعالیٰ (اس حکم کی اطاعت سے) تم میں

اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

ایمان والوں کے اور (ایمان والوں میں) ان لوگوں کے جن کو علم (دین) عطا ہوا ہے (اخروی) درجے بلند کر دے گا اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی

خَبِيْرٌ ⑪

پوری خبر ہے

اے ایمان والو جب تم سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماویں کہ مجلس میں جگہ کھول دو تو تم جگہ کھول دیا کرو اللہ تعالیٰ آخرت اور جنت میں تم پر کشادگی فرمائے گا یہ آیت حضرت ثابت بن قیس بن شماس کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس کا واقعہ سورۂ حجرات میں گذر چکا۔

اور کہا گیا ہے کہ یہ آیت اصحاب بدر میں سے کچھ لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے ان ہی میں سے ثابت بن قیس بن شماس بھی ہیں واقعہ یہ پیش آیا کہ یہ حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ جمعہ کے دن حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے چبوترے پر تشریف فرما تھے تو ان حضرات کو بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں ملی یہ مجلس کے کونے پر کھڑے ہو گئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے جو بدری نہیں تھے فرمایا اے فلاں تم اپنی جگہ سے کھڑے ہو جاؤ اور فلاں تم اپنی جگہ سے ہٹ جاؤ تاکہ بدری حضرات کو اس جگہ پر بٹھا دیں کیونکہ آپ بدر والوں کی تعظیم کیا کرتے تھے تو جن حضرات کو آپ نے مجلس سے کھڑا کیا تھا آپ نے ان کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھے تب حق تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی۔

اور جب تم سے کہہ دیا جایا کرے کہ نماز جہاد ذکر خداوندی میں اٹھ کھڑے ہوا کرو اللہ تعالیٰ تم میں ایمان والوں کے اور لوگوں کے جن کو ایمان کے ساتھ علم دین عطا ہوا ہے ظاہر و باطن میں اور درجے بلند کرے گا کیونکہ وہ مؤمن جو کہ عالم ہو وہ اس مؤمن سے افضل ہے جو کہ عالم نہ ہو لہٰذا ان مؤمنین کے جو عالم ہیں جنت میں غیر عالموں سے درجے بلند کرے گا اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

نیز قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ منافقین جب کسی کو آتا ہوا دیکھتے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی مجلس میں پھیل کر بیٹھ جاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا الخ

اور ابن ابی حاتم نے مقاتل سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت جمعہ کے دن نازل ہوئی واقعہ یہ پیش آیا کہ اصحاب بدر میں سے کچھ حضرات آئے اور جگہ تنگ تھی اور مجلس والوں نے بھی ان کو جگہ نہ دی وہ اپنے پیروں پر کھڑے رہے نتیجہ یہ ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مجلس میں سے کچھ لوگوں کو اٹھا کر ان کی جگہ ان حضرات کو بٹھا دیا اس پر اس اٹھنے والی جماعت کو ناگواری ہوئی تب یہ آیت نازل ہوئی

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ

اے ایمان والو جب تم رسول سے سرگوشی (کرنے کا ارادہ) کیا کرو تو اپنی اس سرگوشی سے پہلے (مساکین کو) کچھ خیرات دیدیا کرو۔ یہ تمہارے

صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾

لئے بہتر ہے اور (گناہوں سے) پاک ہونے کا اچھا ذریعہ ہے پھر اگر تم کو (صدقہ دینے کی) مقدور نہ ہو تو اللہ غفور رحیم ہے

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَ

کیا تم اپنی سرگوشی کے قبل خیرات دینے سے ڈر گئے سو (خیر) جب تم (اس کو) نہ کر سکے اور

تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ

اللہ تعالیٰ نے تمہارے حال پر عنایت فرمائی تو تم نماز کے پابند رہو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ تعالے اور رسول کا کہنا مانا کرو ۲ ع ۷ ۲

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾

اور اللہ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے

اے ایمان والو جس وقت تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے کا ارادہ کیا کرو تو اپنی اس سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات دیدیا کرو۔ یہ آیت مال داروں کے بارے میں نازل ہوئی ہے ان میں سے بعض حضرات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زائد سرگوشی کیا کرتے تھے جس سے حضورؐ اور فقراء کو بھی تکلیف ہوتی تھی تو حق تعالیٰ نے ان کو اس زیادتی سے منع کر دیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کرنے سے پہلے اس چیز کا حکم دیا کہ ہر ایک کلمہ کے بدلہ ایک درہم مساکین کو دیدیا کریں۔

کیونکہ یہ صدقہ تمہارے لئے امساک سے بہتر ہے گناہوں سے تمہارے دلوں کی پاکی کا اچھا ذریعہ ہے یا یہ کہ فقراء کے دل میں جو کدورت ہوتی ہے اس کے لئے اچھا ذریعہ ہے اور غیر مال دارو اگر تم کو صدقہ دینے کی قدرت نہ ہو تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس قدر چاہو بغیر صدقہ دیئے ہوئے گفتگو کرو تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

جب حکم صدقہ کا ہوا تو بعض آدمی ضروری بات کرنے سے بھی رک گئے اس پر حق تعالےٰ نے ان سے فرمایا کہ اے مالدارو کیا تم حضور کے ساتھ سرگوشی سے قبل فقراء پر خیرات کرنے سے ڈر گئے خیر جب تم صدقہ نہ دے سکے تو اللہ تعالیٰ نے تم سے اس صدقہ کے حکم کو منسوخ کر دیا تو پانچوں نمازوں کے پابند رہو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی بجا آوری کیا کرو اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے جب حکم نازل ہوا تو سب رک گئے اور حضرت علی کے علاوہ اور کسی نے صدقہ کر کے گفتگو نہیں کی حضرت علی رضؓ نے ایک دینار خیرات کر کے آپ سے دس باتیں دریافت کیں اور وہ دینار دس درہموں کے عوض فروخت کیا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور نیز ابن ابی طلحہ رضؓ کے واسطہ سے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ مسلمان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسائل بکثرت دریافت کرتے تھے حتیٰ کہ آپ پر گراں ہو جاتا تھا اس لئے مشیت خداوندی ہوئی کہ اپنے نبی سے کچھ بار ہلکا کر دے اس پر یہ حکم نازل فرمایا یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ الخ جب یہ حکم نازل ہوا تو بہت سے لوگ اپنے مسائل دریافت کرنے سے رک گئے تب اس کے بعد حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ الخ

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِم مَّا هُم مِّنكُمْ وَلَا مِنْهُمْ

کیا آپ نے ان لوگوں پر نظر نہیں فرمائی جو ایسے لوگوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ نے غضب کیا ہے۔ یہ (منافق) لوگ نہ تو (پورے پورے) تم میں ہیں

وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا

اور نہ ان ہی میں ہیں۔ اور جھوٹی بات پر قسمیں کھا جاتے ہیں اور وہ (خود بھی) جانتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے

إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ

کیونکہ یہ بلاشبہ وہ برے برے کام کیا کرتے تھے انہوں نے اپنی قسموں کو (اپنے بچاؤ کے لئے) سپر بنا رکھا ہے۔ پھر (خدا کی) راہ سے روکتے رہتے ہیں

اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿١٦﴾ لَّن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ

سو اس وجہ سے ان کیلئے ذلت کا عذاب ہونے والا ہے ان کے اموال اور اولاد (اللہ کے عذاب) ان کو ذرا

اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٧﴾

بچا سکیں گے (اور) یہ لوگ دوزخی ہیں وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

عبداللہ بن ابی منافق اور اس کے ساتھیوں کی جو یہودیوں کے ساتھ دوستی تھی اگلی آیتیں حق تعالیٰ نے ان کے بارے میں نازل فرمائی ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نے ان لوگوں پر نظر نہیں فرمائی نصرت۔ مدد میں یہودیوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ نے غضب فرمایا ہے یہ منافق لوگ اندرونی طور پر نہ تو تم میں ہیں کہ تمہارے لئے جو چیزیں واجب ہیں وہ ان کے لئے واجب ہوں اور نہ علانیہ طور پر یہودیوں ہی میں ہیں کہ ان پر جو غصہ ہے وہ ان پر بھی ہو اور اپنے مسلمان ہونے اور ایمان کے دعوے کرنے پر جھوٹی قسمیں کھا جاتے ہیں اور وہ خود بھی جانتے ہیں۔ کہ وہ اپنی قسموں میں جھوٹے ہیں۔

ان منافقین کے لئے حق تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے کیونکہ وہ اپنے نفاق میں برے کام کیا کرتے تھے۔

انہوں نے اپنی جھوٹی قسموں کو قتل سے بچاؤ کیلئے سپر بنا رکھا ہے اور خفیہ طور پر لوگوں کو دین الٰہی اور اطاعت خداوندی سے روکتے رہتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کو آخرت میں ذلیل کرنے والا عذاب ہونے والا ہے۔

ان منافقین اور یہودیوں کے اموال اور اولاد کی کثرت اللہ کے عذاب سے ان کو ذرا نہ بچا سکے گی یہ منافقین اور یہودی دوزخی ہیں اور دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور امام ترمذی نے تحسین کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ الخ تو حضور نے مجھ سے فرمایا کیا خیال ہے یہ لوگ ایک دینار دے دیا کریں میں نے عرض کیا وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے آپ نے فرمایا تو آدھا دینار میں نے عرض کیا ان میں اس کی بھی طاقت نہیں ہے اس پر حضور نے فرمایا تو پھر کتنا میں نے عرض کیا ایک جو آپ نے فرمایا تم تو بالکل زاہد ہو تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا الخ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری وجہ سے حق تعالیٰ نے اس امت سے تخفیف فرما دی امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

اور ابن ابی حاتم نے سدی سے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یہ بات پہنچی ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن نبتل کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ

جس روز اللہ ان سب کو دوبارہ زندہ کرے گا سو یہ اس کے روبرو بھی (جھوٹی) قسمیں کھا جاویں گے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھا جاتے ہیں اور یوں خیال کرینگے

عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ

کہ ہم کسی اچھی حالت میں ہیں خوب سن لو یہ لوگ بڑے ہی جھوٹے ہیں ان پر شیطان نے پورا تسلط کر لیا ہے سو اس نے انکو

ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

خدا کی یاد بھلا دی یہ لوگ شیطان کا گروہ ہے خوب سن لو کہ شیطان کا گروہ ضرور برباد ہونے والا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں یہ لوگ سخت ذلیل لوگوں میں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ بات

لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾

(اپنے حکم ازلی میں) لکھ دی ہے کہ میں اور میرے پیغمبر غالب رہیں گے بیشک اللہ تعالیٰ قوت والا غلبہ والا ہے

قیامت کے دن جبکہ حق تعالیٰ ان منافقین اور یہودیوں کو دوبارہ زندہ کرے گا تو یہ حق تعالیٰ کے سامنے جھوٹی قسمیں کھا جائیں ہم کافر اور منافق نہیں تھے جس طرح دنیا میں تمہارے سامنے قسمیں کھا جاتے ہیں اور یوں خیال کریں گے کہ ہم دین پر قائم ہیں خوب سن لو یہ خدا کے نزدیک بڑے ہی جھوٹے ہیں۔

ان پر شیطان نے پورا تسلط کر کے اپنی پیروی کا ان کو حکم دیا ہے سو یہ اسی کی پیروی کرتے ہیں تا آنکہ انہوں نے خفیہ طور اطاعت خداوندی اور اس کی یاد کو بھلا دیا ہے واقعی یہود و منافقین شیطان کا گروہ ہے اور شیطان کا گروہ ضرور دنیا و آخرت کے ضائع ہونے سے ضرور برباد ہونے والا ہے۔

یہ منافقین اور یہودی دین میں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں یہ لوگ دوزخ میں ذلیلوں کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ میں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم فارس و روم یہود و منافقین پر غالب رہیں گے بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کرام کی مدد کرنے میں قوت والا اور اپنے دشمنوں سے انتقام لینے میں غلبہ والا ہے۔

یہ آیت خاص طور پر عبداللہ بن ابی منافق کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس نے مومنین مخلصین سے کہا تھا کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہارے ہاتھ پر فارس و روم فتح ہو جائے گا۔

لباب النقول فی اسباب النزول

اور امام احمد اور اسی طرح امام حاکم نے تصحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے اور سایہ ختم ہونا جا رہا تھا اتنے میں آپ نے فرمایا تمہارے پاس عنقریب ایک شخص آنے والا ہے اور میں اپنی آنکھوں سے اسے شیطان دیکھتا ہوں جو وہ تمہارے پاس آئے تو اس سے گفتگو مت کرنا کچھ دیر نہیں ہوئی تھی کہ اتنے میں ایک کا نیلی آنکھوں والا شخص آیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے پاس بلایا جب اس کو دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ تو اور تیرے ساتھی کس وجہ سے مجھے برا کہتے ہیں وہ بولا آپ مجھے چھوڑ دیجئے میں اپنے ساتھیوں کو لے کر آتا ہوں چنانچہ وہ گیا اور ان کو بلا لایا ان لوگوں نے آکر آپ کے سامنے جو کچھ انہوں نے کہا یا کیا تھا اس کے بارے میں قسمیں کھا لیں تب حق تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ الخ۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھتے ہیں جو اللہ اور رسول

وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ

کے برخلاف ہیں گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہو ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے

قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

ایمان ثبت کر دیا ہے اور ان (قلوب) کو اپنے فیض سے قوت دی ہے (فیض سے مراد نور ہے) اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ

نیچے سے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا اور وہ اللہ سے راضی ہوں گے یہ لوگ اللہ کا گروہ

اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾

ہے خوب سن لو کہ اللہ کا گروہ فلاح پانے والا ہے

اگلی آیت حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے انہوں نے مکہ والوں کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ خفیہ باتوں سے مطلع کرنے کیلئے خط لکھا تھا اس پر حق تعالیٰ نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں یعنی حضرت حاطب رضؓ آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے خیر خواہی کریں اور دین میں ان سے دوستی رکھیں یعنی مکہ والوں سے جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے دین میں مخالفت کرتے ہیں گو ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔

ان لوگوں کے دلوں میں حق تعالیٰ نے ایمان کی محبت اور اس کی تصدیق کو ثبت کر دیا ہے اور اپنی رحمت یا یہ کہ اپنی مدد سے ان کو قوت دی ہے۔ اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے درختوں اور محلات کے نیچے سے دودھ شہد پانی اور شراب کی نہریں جاری ہوں گی جنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور اعمال اور ان کی توبہ سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے اجر و ثواب سے راضی ہو گئے۔

یہ لوگ یعنی حضرت حاطب رضؓ اور دیگر صحابۂ کرام اللہ تعالیٰ کا گروہ ہے اور اللہ ہی کا گروہ عذاب و ناراضگی سے نجات پانے والا ہے یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے جس چیز کی طلب کی اس کو پا لیا اور جس شر سے بھاگے اس سے محفوظ رہے اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ بدری ہیں ان کا مفصل واقعہ سورۂ ممتحنہ میں آئے گا۔

لباب النقول فی اسباب النزول

اور ابن ابی حاتم نے ابن شوذب رضؓ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ الخ حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح کے بارے میں نازل ہوئی ہے جب کہ بدر کے دن انہوں نے اپنے باپ کو قتل کر دیا تھا اور اسی روایت کو طبرانی اور حاکم نے مستدرک میں بایں الفاظ نقل کیا ہے کہ بدر کے دن حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کے باپ ان پر حملہ کرنے کیلئے آتے تھے اور ابوعبیدہ ان سے کنارہ کشی کرتے تھے جب ان کے باپ نے زیادتی کی تو حضرت ابوعبیدہ نے اپنے باپ کو قتل کر دیا تو ان کی تعریف میں یہ آیت نازل ہوئی۔

آیاتہا ۲۴ (۵۹) سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۱) رکوعاتہا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① هُوَ الَّذِيْٓ

اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں سب جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں (مخلوقات) ہیں (خواہ زبان حال سے یا قال سے) اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے وہی ہے جس

اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا

نے (ان) کفار اہل کتاب (یعنی بنی نضیر) کو ان کے گھروں سے پہلی ہی بار اکٹھا کر کے نکال دیا تمہارا گمان

ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

بھی نہ تھا کہ وہ (کبھی) اپنے گھروں سے نکلیں گے اور (خود) انہوں نے یہ گمان کر رکھا تھا کہ ان کے قلعے ان کو اللہ سے بچالیں گے

(سورۂ حشر) یہ سورت مدنی ہے اس میں چوبیس ۲۴ آیتیں اور سات سو پینتالیس کلمات اور ایک ہزار سات ۱۷۱۲ بارہ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں مخلوقات ہیں وہ سب اللہ کی پاکی بیان کرتے اور اس کا ذکر کرتے ہیں۔ اور وہ اپنی بادشاہت اور سلطنت میں زبردست اور اپنے ہر فیصلہ میں حکمت والا ہے کیا ہی خوب حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ اور کسی کی پرستش نہ کی جائے۔

وہی ہے جس نے بنی نضیر کو ان کے گھروں اور قلعوں سے پہلی بار اکٹھا کر کے نکال دیا۔ یعنی جب غزوۂ احد کے بعد جب انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد شکنی کی تو ان یہودیوں کو مدینہ منورہ سے شام اریحاء و اذرعات کی طرف جلاوطن کر دیا۔

اے گروہ مسلمین تمہارا گمان بھی نہیں تھا کہ بنی نضیر مدینہ منورہ سے شام کی طرف چلے جائیں گے اور خود بھی نضیر نے یہ گمان کر رکھا تھا کہ ان کے قلعے ان کو عذاب خداوندی سے بچالیں گے سو ان پر خدا کا عذاب

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور ابن منذر نے ابن جریج رضؓ سے نقل کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ ابو قحافہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تو حضرت ابو بکر نے اپنے والد کے چانٹا مار دیا جس سے وہ گر گئے اور پھر اس چیز کا حضور سے تذکرہ کیا آپ نے فرمایا اے ابو بکر تم نے ایسا کیا اس پر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا خدا کی قسم اگر میرے قریب تلوار ہوتی تو میں ان کی گردن اڑا دیتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ الخ۔

(سورۂ حشر) امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ سورۂ انفال غزوۂ بدر کے بارے میں اور سورۂ حشر نضیر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اور امام حاکم نے تصحیح کے ساتھ حضرت عائشہ رضؓ سے نقل کیا ہے۔

کہ واقعہ بنی نضیر غزوہ بدر کے چھ ماہ بعد ہوا ہے اور یہ یہودیوں کی ایک جماعت تھی ان کے مکانات اور نخلستان مدینہ منورہ کے ایک کونہ پر تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا محاصرہ کیا یہ جلاوطنی پر راضی ہو کر قلعوں سے اتر گئے اور ان کو ہتھیاروں کے علاوہ جتنا سامان اور مال اونٹ اٹھا سکے اتنا لیجانے کی اجازت دے دی ان ہی کے بارے میں حق تعالیٰ نے سَبَّحَ لِلّٰهِ یہ سورت نازل فرمائی

(رخصت النبی علیہ السلام)

فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ

سو ان پر خدا (کا عقاب) ایسی جگہ سے پہنچا کہ ان کو خیال بھی نہ تھا اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا کہ اپنے گھروں کو

بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ فَاعْتَبِرُوْا يٰاُولِي الْاَبْصَارِ ۝۲ وَلَوْلَا

خود اپنے ہاتھوں سے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی اجاڑ رہے تھے سو اے دانشمندو (اس حالت کو دیکھ کر) عبرت حاصل کرو۔

اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ

اور اگر اللہ تعالیٰ ان کی قسمت میں جلا وطن ہونا نہ لکھ چکتا تو ان کو دنیا ہی میں (قتل کی) سزا دے دیتا اور ان کے لئے آخرت میں دوزخ کا عذاب

النَّارِ ۝۳ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

(تیار) ہے یہ اس سبب سے ہے کہ ان لوگوں نے اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے، اور جو شخص اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو سخت

الْعِقَابِ ۝ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَاۗىِٕمَةً عَلٰٓي اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ

سزا دینے والا ہے جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹ ڈالے یا ان کو ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا سو دونوں باتیں خدا ہی کے حکم (اور رضا)

اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۴

کے موافق ہیں اور تاکہ کافروں کو ذلیل کرے

اور اس کی طرف سے ذلت و رسوائی ایسے مقام پر سے پہنچی کہ ان کو اس کا گمان بھی نہیں تھا کہ ان کا سردار کعب بن اشرف قتل کر دیا گیا اور ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا رعب ڈال دیا کہ اس سے پہلے وہ صحابہ کرام سے نہیں ڈرتے تھے۔ اور وہ اپنے بعض گھروں کو خود اپنے ہاتھوں سے منہدم کر کے مسلمانوں کی طرف پھینک رہے تھے اور بعض اپنے گھروں کو مسلمانوں کے لئے چھوڑ رہے تھے کہ مسلمان ان کے مکانوں کو منہدم کر کے ان کا ساز و سامان ان کی طرف پھینک رہے تھے۔ سو اے دانشمندو اس جلا وطنی سے عبرت حاصل کرو۔

اور اگر اللہ تعالیٰ ان کے حق میں جلا وطنی نہ لکھ چکتا تو ان کی دنیا ہی میں قتل کی سزا دیتا اور قتل سے سخت ان کے لئے آخرت میں دوزخ کا عذاب ہے اور یہ جلا وطنی اور عذاب اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی دین میں مخالفت کی اور جو شخص دین میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں سخت سزا دینے والا ہے۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کا محاصرہ کرنے کے بعد اپنے صحابہ کرام کو عجوہ کھجور کے علاوہ ان کے اور کھجور کے درخت کاٹنے کا حکم دیا تو اس پر بنو نضیر نے طعن کیا تو حق تعالیٰ اس کا جواب دیتا ہے کہ جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹ ڈالے یا عجوہ کھجور کے رہنے دیئے تو یہ دونوں باتیں خدا ہی کی حکم سے ہیں تاکہ بنو نضیر کو حق تعالیٰ انکے درخت کٹوا کر ذلیل کرے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور امام بخاری وغیرہ نے ابن عمر رضؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے نخلستان کو جلا دیا تھا اور وادی بویرہ کو کاٹ ڈالا تھا اسی کے بارے میں حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ الخ۔

اور ابو یعلیٰ نے سند ضعیف کے ساتھ حضرت جابر رضؓ سے نقل کیا ہے۔

وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ

اور جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو ان سے دلوایا سو تم نے اس پر نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ

وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ مَآ

لیکن اللہ تعالیٰ (کی عادت ہے کہ) اپنے رسولوں کو جس پر چاہے (خاص طور پر) مسلط کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر پوری قدرت ہے جو کچھ

اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَ

اللہ تعالیٰ (اسی طور پر) اپنے رسول کو دوسری بستیوں کے (کافر) لوگوں سے دلوا دے جیسے فدک اور ایک خیبر کا سو وہ بھی اللہ کا حق ہے اور رسول کا اور آپ کے

الْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۭ

قرابتداروں کا اور یتیموں کا اور غریبوں کا اور مسافروں کا تاکہ وہ (مال فئے) تمہارے تونگروں کے قبضہ میں نہ آجاوے

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ

اور رسول تم کو جو کچھ دیدیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز (کے لینے) سے تم کو روک دیں (اور بعموم الفاظ یہی حکم ہے افعال اور احکام میں بھی) تم رک جایا کرو۔

اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے فتح کروا کر اموال بنو نضیر سے اپنے رسول کو دلوا دیا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ہے تم نے نہ اس پر گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ کیونکہ یہ جگہ مدینہ منورہ سے قریب تھی اس لئے پیادہ ہی چلے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہود بنی نضیر پر مسلط کر دیا اور وہ نصرت کرنے اور غنیمت دلوانے پر قادر رہے۔

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ فدک خیبر عرینہ قریظہ اور نضیر کی بستیوں سے اپنے رسول کو دلوا دے تو وہ بھی اللہ کا حق ہے اور رسول کا حق ہے یعنی جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں اس میں حکم دیں چنانچہ آپ نے فدک اور خیبر کا حصہ تو بوجہ اللہ مساکین کیلئے وقف کر دیا تھا اور اس کی تولیت آپ کی زندگی میں آپ کے ہاتھ میں رہی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر کے ہاتھ اور اسی طرح سے حضرت عمر حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی اور آج تک اسی طرح سے ہے اور قریظہ اور نضیر کے مال غنیمت کو آپ نے فقراء مہاجرین کو ان کی احتیاج کے بقدر دے دیا تھا اور آپ نے بعض حصہ فقراء بنی عبدالمطلب کو دیدیا تھا اور بعض حصہ یتامیٰ اور بعض مساکین کو دے دیا تھا۔

اور مسافر بھی اس کے مصرف ہیں خواہ مسافر کسی مقام پر قیام پذیر ہو یا راہ گذر ہو تاکہ وہ مال فئے تمہارے تونگروں کے قبضہ میں نہ آجائے اور مال غنیمت میں سے رسول جو کچھ تم کو دیدیا کریں وہ قبول کر لیا کرو یا یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کا تم کو حکم دیا کریں اس پر عمل کیا کرو۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھجوروں کے درخت کاٹنے کی اجازت دے دی تھی پھر ان پر سختی فرمائی تو یہ لوگ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آکر عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم پر گناہ ہے ان درختوں کے بارے میں جن کو ہم کاٹ دیں یا چھوڑ دیں تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ الخ اور ابن اسحاق نے یزید بن رومان سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا تو انہوں نے آپ سے بچ کر قلعوں میں پناہ لے لی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نخلستان کاٹنے اور جلا دینے کا حکم دیا تو ان لوگوں نے قلعوں میں سے پکارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ فساد سے روکتے تھے اور اسے برا سمجھتے تھے تو پھر درختوں کو کاٹا اور جلایا کیوں جا رہا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی

وقف لازم

اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ لِلْفُقَرَاۗءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ

ر اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تعالیٰ (مخالفت کرنے پر) سخت سزا دینے والا ہے اور ان حاجتمند مہاجرین کا (بالخصوص) حق ہے جو اپنے گھروں سے

خْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّ

ر اپنے مالوں سے (جبراً و ظلماً) جدا کر دیئے گئے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل (یعنی جنت) اور رضامندی کے طالب ہیں اور (دین)

يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ

دا اور اس کے رسول (کے دین) کی مدد کرتے ہیں (اور) یہی لوگ (ایمان کے) سچے ہیں۔ اور نیز ان لوگوں کا (بھی حق ہے) جو دار الاسلام

الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ

ی مدینہ) میں ان (مہاجرین) کے (آنے کے) قبل سے قرار پکڑے ہوئے ہیں جو ان کے پاس ہجرت کر کے آتا ہے اس سے یہ لوگ محبت کرتے ہیں اور مہاجرین

صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا

کو جو کچھ ملتا ہے اس سے یہ (انصار) اپنے دلوں میں کوئی رشک نہیں پاتے

اور حکم رسول کی بجا آوری میں اللہ سے ڈرو کیونکہ جس وقت وہ سزا دے تو سخت سزا دینے والا ہے۔

اور مال بنی نضیر کے بارے میں صحابہ کرام نے حضور سے فرمایا کہ اس میں سے آپ اپنا حصہ لے لیجئے اور ہمیں اس کو بانٹ دیجئے اس پر حق تعالیٰ ان سے فرما رہا ہے کہ یہ مال فئ بالخصوص حاجتمند مہاجرین کا حق ہے جن کو مکہ والوں نے ان کے گھروں سے نکال دیا ہے اور یہ تقریباً سو آدمی تھے کیونکہ یہ حضرات جہاد کے ذریعہ سے ثواب اور اپنے پروردگار کی خوشنودی کے طالب ہیں اور جہاد کے ذریعہ سے اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں اور یہی لوگ ایمان اور جہاد کے سچے ہیں۔

اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا کہ یہ غنیمتیں اور یا غانت بالخصوص فقراء مہاجرین کا حق ہیں اب اگر تمہاری مرضی ہو تو تمہارے گھروں کو اور مالوں کو ان مہاجرین میں تقسیم کر دوں اور تم کو یہ غنیمتیں دیدوں اور اگر چاہو تو تمہارے پاس تمہارے اموال اور گھر بدستور رہیں اور یہ غنیمت میں ان فقراء مہاجرین پر کر دوں اس پر انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ان کے درمیان اپنے اموال و گھروں کو بھی تقسیم کر دیتے ہیں اور اپنے مال غنیمت میں ان ہی کو ترجیح دیتے ہیں تو اس پر حق تعالیٰ نے انصار کی تعریف فرمائی کہ ان لوگوں کا بھی حق ہے جو دار الہجرت اور دار الایمان یعنی مدینہ منورہ میں مہاجرین کے آنے سے پہلے ہی ایمان کی حالت میں رہتے ہیں صحابہ کرام میں سے جو مدینہ منورہ ہجرت کر کے آتا ہے یہ لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو مال غنیمت وغیرہ میں سے جو کچھ ملتا ہے یہ انصار اس سے اپنے دلوں میں کوئی رشک نہیں کرتے

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور ابن جریر نے قتادہ اور مجاہد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور ابن منذر نے یزید اصم سے نقل کیا ہے کہ انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے اور ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان زمین کو برابر تقسیم کر دیجئے آپ نے فرمایا نہیں تم مشقت برداشت کرتے ہو اور پھلوں کو تقسیم کرتے ہو اس لئے زمین تمہاری ہی ہے اس پر انصار نے عرض کیا کہ ہم راضی ہیں تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ الخ۔

وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِۦ

اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو اور (واقعی) جو شخص اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ

فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿٩﴾ وَٱلَّذِينَ جَآءُو مِنۢ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا

رکھا جاوے ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور ان لوگوں کا بھی اس مال فی میں حق ہے) جو ان کے بعد آئے جو (ان مذکورین کے حق میں) دعا کرتے ہیں کہ

ٱغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَٰنِنَا ٱلَّذِينَ سَبَقُونَا بِٱلْإِيمَٰنِ وَلَا تَجْعَلْ فِى قُلُوبِنَا غِلًّا

اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو (بھی) جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ

لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ رَبَّنَآ إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٠﴾ ع ١ ٢ ٣

ہونے دیجئے اے ہمارے رب آپ بڑے شفیق رحیم ہیں۔

بلکہ ان کو اپنے اموال اور گھروں میں اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ اور تنگی ہو اور جو شخص اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جائے تو ایسے ہی لوگ ناراضگی اور عذاب سے ناجی ہیں۔

اور اسی طرح ان لوگوں کا بھی حق ہے جو ان مہاجرین اولین کے بعد آئے اور وہ اس طرح دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو معاف کر دے اور ہمارے ان بھائیوں کے گناہوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے اور ہجرت کر چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں مہاجرین اولین کی طرف سے بغض و حسد نہ ہونے دیجئے۔

کیونکہ ان حضرات کو اپنے بارے میں اس چیز کا خوف ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اولین کو جو کچھ دے دیا تو کہیں اس سے ہمارے دلوں میں ان کے متعلق کینہ نہ ہو جائے اس لئے ان حضرات نے یہ دعا فرمائی۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور امام بخاری نے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھوک کی سخت شکایت ہے آپ نے ازواج مطہرات کے پاس آدمی بھیجا وہاں کچھ نہیں ملا آپ نے فرمایا کوئی شخص ہے جو اس رات میں مہمان نوازی کرے اس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے تو ایک انصاری شخص کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں ہوں چنانچہ وہ شخص گھر گئے اور اپنی بیوی سے جا کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں تو نے کچھ رکھ رکھا ہے انہوں نے عرض کیا خدا کی قسم میرے پاس تو بچوں کے کھانے کے بقدر اور کچھ نہیں تو یہ انصاری بولے کہ جب بچے شام کا کھانا مانگتے ہیں تو ان کو سلا دینا اور اٹھ کر چراغ بجھا دینا اور یہ رات ہم بھوک ہی کی حالت میں کاٹ لیں گے چنانچہ ایسا ہی کیا صبح کو یہ شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ فلاں مرد اور فلاں عورت سے خوش ہوا یا یہ کہ ہنسا اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ الخ۔ اور مسدد نے اپنی مسند میں اور ابن المنذر ابو المتوکل الناجی سے اسی طرح روایت نقل کی ہے باقی اس میں اتنا اضافہ ہے کہ مہمان نوازی کرنے والے ثابت بن قیس بن شماس ہیں ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور واحدی نے محارب بن دثار کے واسطہ سے حضرت عمر

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ

کیا آپ نے ان منافقین (یعنی عبداللہ بن ابی وغیرہ) کی حالت نہیں دیکھی کہ اپنے (ہم مذہب) بھائیوں سے کہ کفار اہل کتاب ہیں (یعنی بنی نضیر سے) کہتے ہیں کہ واللہ

الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ

اگر تم نکالے گئے تو ہم تمہارے ساتھ نکل جاویں گے اور تمہارے معاملہ میں ہم کسی کا بھی کہنا نہ مانیں گے اور اگر تم سے کسی کی

قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١١﴾ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ

لڑائی ہوئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں واللہ اگر اہل کتاب نکالے گئے تو یہ (منافقین)

مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ

ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر ان سے لڑائی ہوئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے اور اگر بفرض محال ان کی مدد بھی کی تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے

ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١٢﴾ لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ

پھر ان کی مدد نہ ہوگی۔ بیشک تم لوگوں کا خوف ان (منافقین) کے دلوں میں اللہ سے بھی زیادہ ہے (اور) یہ (ان کا تم سے ڈرنا خدا سے نہ ڈرنا) اس

بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿١٣﴾

سبب سے ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ سمجھتے نہیں

کیا آپ نے قبیلہ اوس کے ان لوگوں کی دینی حالت نہیں دیکھی جو ظاہراً تو ایمان کے مدعی ہیں اور خفیہ طور پر نفاق میں مبتلا ہیں بنی قریظہ سے کہتے ہیں واللہ اگر مدینہ سے تم نکالے گئے جیسا کہ بنو نضیر نکالے گئے تھے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور تمہارے خلاف مدینہ والوں میں سے کسی کی مدد نہیں کریں گے اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے لڑائی کی تو ہم تمہاری مدد کریں گے یہ منافقین نے ان لوگوں سے اس وقت کہا تھا جب کہ حضور نے ان کا محاصرہ کر لیا تھا کہ تم اپنے قلعوں میں رہو اور وہاں سے نہ نکلو اور باقی اللہ جانتا ہے کہ یہ منافقین بالکل جھوٹے ہیں۔

واللہ اگر بنو قریظہ مدینہ سے نکالے گئے تو یہ منافقین ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے لڑے تو یہ لوگ ان کی مدد نہیں کریں گے۔ اور اگر بالفرض حضورؐ کے خلاف ان منافقین نے ان کی مدد کی تو یہ پشت پھیر کر بھاگیں گے پھر ان اہل کتاب سے اس مصیبت کو کوئی نہیں ہٹا سکتا۔

اور وجہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا خوف ان منافقین اور یہودیوں کے دلوں میں اللہ سے بھی زیادہ ہے اور یہ خوف اس بنا پر ہے کہ یہ لوگ حکم خداوندی اور توحید خداوندی کو سمجھتے نہیں۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

سے نقل کیا ہے کہ صحابہ کرام میں سے ایک صحابی نے ایک شخص کو بکری کا سر تحفہ میں دیا تو وہ بولے کہ میرا فلاں بھائی اور اس کے گھر والے اس چیز کے زیادہ محتاج ہیں چنانچہ اس سر کو اس کی طرف بھیج دیا غرض کہ ان میں ہر ایک ایک دوسرے کو بھیجتا رہا تا آنکہ وہ سات گھروں میں پہنچا اور پھر ان ہی کے پاس لوٹ آیا ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

لئے۔ اور ابن ابی حاتم نے سدی سے نقل کیا ہے کہ قریظہ والوں میں سے کچھ لوگ مسلمان ہو گئے اور ان میں منافق بھی تھے تو وہ لوگ بنی نضیر سے کہا کرتے تھے کہ اگر تم نکال دیئے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے ان ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت الم تر الی الذین نافقوا نازل ہوئی ہے۔

لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِن وَرَاءِ جُدُرٍ ۚ بَأْسُهُم
یہ لوگ (تو) سب مل کر بھی تم سے نہ لڑیں گے مگر حفاظت والی بستیوں میں یا دیوار (قلعہ و شہر پناہ) کی آڑ میں ان کی لڑائی آپس ہی میں بڑی

بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ ۚ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا
تیز ہے اے مخاطب تو ان کو (ظاہر میں) متفق خیال کرتا ہے حالانکہ ان کے قلوب غیر متفق ہیں یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو (دین)

يَعْقِلُونَ ﴿١٤﴾ كَمَثَلِ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ۖ ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ
کی عقل نہیں رکھتے ان لوگوں کی سی مثال ہے جو ان سے کچھ ہی پہلے ہوئے ہیں جو (دنیا میں بھی) اپنے کردار کا مزہ چکھ چکے ہیں اور (آخرت

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٥﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ
میں بھی) ان کیلئے دردناک عذاب (ہونیوالا) ہے شیطان کی سی مثال ہے کہ (اول تو) انسان سے کہتا ہے کہ تو کافر ہو جا پھر جب وہ کافر ہو جاتا ہے تو (اس

إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا
وقت صاف) کہہ دیتا ہے کہ میرا تجھ سے کوئی واسطہ نہیں میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں سو آخری انجام دونوں کا یہ ہوا کہ دونوں دوزخ

فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿١٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
میں گئے جہاں ہمیشہ رہیں گے (ایک گمراہ کرنے کی وجہ سے دوسرا گمراہ ہونیکی وجہ سے) اور ظالموں کی یہی سزا ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر

اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ
شخص دیکھ بھال لے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے کیا ذخیرہ بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ کو تمہارے

بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾
اعمال کی سب خبر ہے

یہ بنی قریظہ اور نضیر سب مل کر بھی تم سے نہیں لڑیں گے مگر شہروں اور مضبوط قلعوں میں یا دیوار کی آڑ میں ان کی لڑائی بس آپس ہی میں بڑی تیز ہے حضور ﷺ کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ منافقین اور یہود بنی قریظہ اور نضیر کو ایک بات پر متفق خیال کرتے ہیں مگر ان کے قلوب غیر متفق ہیں اور یہ اختلاف اور خیانت اس وجہ سے ہے کہ یہ لوگ حکم خداوندی اور توحید الٰہی کو نہیں سمجھتے۔

عہد شکنی اور سزا کے اعتبار سے قریظہ والوں کی حالت ایسی ہے جو ان سے تقریباً دو سال پہلے ہوئے یعنی بنو نضیر کہ وہ اپنی عہد شکنی کا مزہ چکھ چکے ہیں اور آخرت میں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

اور ان منافقین کی مثال بنو قریظہ کے ساتھ جب کہ انہوں نے ان کو رسوا کیا راہب کے ساتھ شیطان کی سی مثال ہے کہ اولاً تو شیطان سے کہتا ہے کہ تو کافر ہو جا اور جب وہ کفر اختیار کر لیتا ہے تو پھر شیطان کہہ دیتا ہے کہ میرا تجھے اور تیرے دین سے کوئی واسطہ نہیں میں تو رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔

سو آخری انجام شیطان اور اس راہب کا یہ ہوا کہ دونوں ہمیشہ کیلئے دوزخ میں گئے اور کافروں کی یہی سزا ہے

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر ایک شخص خواہ نیک ہو یا بد دیکھ بھال کرے کہ اس نے قیامت کے واسطے کیا تیاری کی ہے کیونکہ قیامت میں اسی کا بدلہ ملے گا جو اس نے دنیا میں اعمال کئے ہیں اگر نیک ہیں تو اچھا اور برے ہیں تو برا اور اپنے اعمال میں حق تعالیٰ سے ڈرتے رہو اسے تمہارے اعمال کی پوری خبر ہے۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١٩﴾

اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے اللہ (کے احکام) سے بے پروائی کی سو اللہ نے خود انکی جان سے انکو بے پرواہ بنا دیا یہی لوگ نافرمان ہیں

لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۚ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٢٠﴾

اہل نار اور اہل جنت باہم برابر نہیں جو اہل جنت ہیں وہ کامیاب لوگ ہیں (اور اہل نار ناکام ہیں)

لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو (اے مخاطب) تو اس کو دیکھتا کہ خدا کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ

اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾ هُوَ اللَّهُ الَّذِي

جاتا اور ان مضامین عجیبہ کو ہم لوگوں کے (نفع کے) لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سوچیں وہ ایسا معبود ہے کہ اسکے

لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللَّهُ

سوا کوئی اور معبود بننے کے لائق نہیں وہ جاننے والا پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا وہی بڑا مہربان رحم والا ہے وہ ایسا معبود

الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ

ہے کہ اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ بادشاہ ہے (سب عیبوں سے) پاک ہے سالم ہے امن دینے والا ہے نگہبانی کرنیوالا ہے زبردست ہے

الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢٣﴾

خرابی کا درست کر دینے والا ہے بڑی عظمت والا ہے اللہ تعالیٰ (جسکی شان یہ ہے) لوگوں کے شرک سے پاک ہے

اور منافقین کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں خفیہ طور پر اطاعت خداوندی کو چھوڑ دیا یا یہ کہ یہود کی طرح مت ہو جنہوں نے ظاہراً و باطناً اطاعت خداوندی کو ترک کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود ان کو رسوا کیا اور یہ منافق یا یہ کہ یہودی کافر ہیں۔ اطاعت و ثواب میں دوزخی اور جنتی برابر نہیں ہو سکتے جنتی کامیاب لوگ ہیں۔

اور اگر اس قرآن کریم کو کسی بلند پہاڑ پر نازل کرتے کہ جس کی بلندی آسمان تک اور نہ ساتوں زمین تک ہو اے مخاطب تو اس پہاڑ کو دیکھتا کہ وہ خدا کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا۔

اور ان مضامین عجیبہ کو ہم لوگوں کے فائدہ کے لئے قرآن کریم میں بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں۔

وہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہ جاننے والا ہے ان تمام باتوں کو جو بندوں سے پوشیدہ ہیں اور باتوں کو بھی جو پوشیدہ نہیں اور وہی بڑا مہربان ہے کہ نیک ہو یا بد سب کو روزی دیتا ہے اور خاص طور پر مومنین پر رحیم ہے۔

کہ ان کے گناہ معاف فرمائے گا اور ان کو جنت میں داخل کرے گا۔ اور وہ ایسا بادشاہ ہے کہ اس کی بادشاہت ہمیشہ ہے۔

اور اولاد شریک سے پاک اور سالم ہے کہ اس کی مخلوق جتنا کہ مخلوق پر اپنے افعال سے عذاب واجب ہے اس میں اور زیادتی سے محفوظ ہے اور اپنی مخلوق کو امن دینے والا ہے یا یہ کہ وہ اپنے اولیاء کو عذاب سے بچانیوالا ہے یا یہ کہ اعمال عباد اور ان کی تقادیر کا نگراں ہے اور نگہبانی کرنے والا ہے اور جو ایمان نہ لائے اسے سزا دینے میں زبردست اور اپنے بندوں پر غالب ہے۔ اور بڑی عظمت والا ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کے شرک سے پاک ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي

وہ معبود (برحق) ہے پیدا کرنے والا ہے ٹھیک ٹھیک بنانیوالا ہے (یعنی ہر چیز کو حکمت کے موافق بناتا ہے) صورت بنانیوالا ہے اس کے اچھے اچھے نام ہیں سب

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾ ع ۷ ۳

چیزیں اس کی تسبیح کرتی ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔

اٰیاتھا ۱۳ — (۶۰) سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَكِيَّةٌ (۹۱) — رکوعاتھا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ

اے ایمان والو تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ کہ ان سے دوستی کا اظہار کرنے لگو

بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ

حالانکہ تمہارے پاس جو دین حق آچکا ہے وہ اس کے منکر ہیں رسول کو اور تم کو اس بنا پر کہ تم اپنے

اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ

پروردگار اللہ پر ایمان لے آئے شہر بدر کر چکے ہیں

وہ معبود برحق پیدا کرنے والا ہے اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف بدلنے والا ہے اور ارحام میں صورت و شکل لڑکا و لڑکی نیک و بد بنانے والا ہے یا باری کا مطلب یہ ہے کہ نسخہ میں روح ڈالنے والا ہے اس کی بلند بلند صفتیں ہیں جیسا کہ علم و قدرت سمع و بصر وغیرہ سوانہیں سے اس کو پکارو تمام مخلوقات اور ہر ایک زندہ چیز اسی کی تسبیح و تقدیس کرتی ہے اور وہی زبردست اور حکمت والا ہے۔ تمت بالخیر۔

(سورۂ ممتحنہ) یہ سورت مدنی ہے اس میں تیرہ آیتیں اور تین سو اڑتالیس ۳۴۸ کلمات اور ایک ہزار پانچ سو حروف ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بالخصوص اے حاطب تم دین میں میرے دشمنوں اور قتل میں اپنے دشمنوں یعنی کفار مکہ کو دوست مت بناؤ کہ خط بھیج کر ۔۔۔۔۔ ان سے دوستی کا اظہار کرنے لگو حالانکہ اے حاطبؓ وہ کتاب و رسول کے منکر ہیں وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تم کو محض ایمان لانے کی وجہ سے مکہ سے نکال چکے ہیں

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۂ ممتحنہ) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امام بخاری و مسلم نے حضرت علی رضؓ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں۔ کہ مجھے اور حضرت زبیرؓ اور مقداد بن اسود کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ فرمایا اور فرمایا چلو تا آنکہ روضہ پر پہنچو وہاں ایک بڑھیا عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہے وہ لے آؤ۔ چنانچہ ہم چلے تا آنکہ روضہ پر پہنچے وہاں وہی بڑھیا تھی ہم نے اس سے کہا کہ خط نکال دے۔ بولی میرے پاس کوئی خط نہیں ہم نے کہا خط نکال ورنہ تیرے کپڑے اتارتے ہیں چنانچہ اس نے بالوں کے جوڑے میں سے وہ خط نکالا ہم اسے لے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے چنانچہ جب اسے کھولا تو وہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ مکرمہ کے کچھ مشرکین کے نام تھا کہ اس میں ان مشرکین کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض باتوں سے مطلع کیا تھا آپ نے دیکھ کر فرمایا اے حاطب

إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ۚ تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ

اگر تم میرے رستے میں جہاد کرنے کی غرض سے اور میری رضامندی ڈھونڈنے کی غرض سے (مکے سے) نکلے ہو تو ان سے چپکے

بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ

چپکے دوستی کی باتیں کرتے ہو حالانکہ مجھ کو سب چیزوں کا خوب علم ہے تم جو کچھ چھپا کر کرتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا

فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿١﴾ إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا

میں سے ایسا کرے گا وہ راہ راست سے بھٹک گیا اگر ان کو تم پر دسترس ہو جاوے تو (فوراً) اظہار عداوت کرنے لگیں اور (وہ اظہار عداوت یہ کہ)

إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ﴿٢﴾ لَنْ تَنْفَعَكُمْ

تم پر برائی کے ساتھ دست درازی اور زبان درازی کرنے لگیں (یہ دنیوی اضرار ہے) اور دینی اضرار یہ کہ وہ اس بات کے متمنی ہیں کہ تم کافر ہو جاؤ تمہارے

أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا

رشتہ دار اور اولاد قیامت کے دن تمہارے کام نہ آویں گے خدا تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اللہ تمہارے سب

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣﴾

اعمال کو خوب دیکھتا ہے

اے حاطب اگر تم مکہ سے مدینہ منورہ جہاد کرنے کی غرض اور میری خوشنودی کی تلاش میں نکلے ہو تو پھر ان سے خفیہ طور پر خط بھیج کر دوستی کی باتیں مت کرو اور اسے حاطب میں تمہارے اس خفیہ خط یا یہ کہ تصدیق سے بخوبی واقف ہوں اور جو تم نے عذر پیش کیا یا یہ کہ تمہاری توحید سے بھی واقف ہوں اسے گروہ مومنین تم سے حاطب رض کی طرح جو کرے گا وہ راہ حق کو چھوڑ دے گا۔

اگر مکہ والے تم پر غلبہ کر چاہئیں تو تمہارے سامنے ان کی دشمنی واضح ہو جائے گی وہ تم پر مارنے کے ساتھ دست درازی اور گالی گلوچ کے ساتھ زبان درازی کرنے لگیں گے اور مکہ والو تو تمہارے کفر کے متمنی ہیں۔ لیکن اگر تم نے ایمان لانے اور ہجرت کرنے کے بعد کفر کیا تو قیامت کے عذاب خداوندی کے مقابلہ میں تمہارے مکہ کے رشتہ دار کچھ کام نہیں آئیں گے۔

وہ قیامت کے دن تمہارے اور مومنین کے درمیان یا یہ کہ اس چیز پر فیصلہ فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ تمہاری نیکی و برائی کو خوب دیکھتا ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

یہ کیا ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے بارے میں جلدی نہ فرمائیے میں قریش کے ساتھ ملا ہوا ہوں مگر ان میں سے نہیں ہوں اور جو آپ کے ساتھ مہاجرین ہیں ان کے مکہ مکرمہ میں رشتہ دار ہیں جو ان کے گھر والوں اور ان کے اموال کی دیکھ بھال کرتے رہتے ہیں چنانچہ جب ان میں میری رشتہ داری کی کوئی صورت نہیں تو میں نے چاہا کہ ان پر کچھ احسان کروں جس کی وجہ سے وہ میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں اور میں نے کفر و ارتداد کی وجہ سے ایسا نہیں کیا اور نہ میں کفر کو پسند کرتا ہوں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب سچ کہتے ہیں ان ہی کے بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں کہ اے ایمان والو تم میرے دشمنوں الخ

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ

تمہارے لیے ابراہیم میں اور ان لوگوں میں جو کہ (ایمان واطاعت میں) ان کے شریک حال تھے ایک عمدہ نمونہ ہے جب کہ ان سب نے اپنی قوم سے

إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَ

کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن کو تم اللہ کے سوا معبود سمجھتے ہو ان سے بیزار ہیں ہم تمہارے منکر ہیں اور ہم میں اور تم میں ہمیشہ

بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ

کے لیے عداوت اور بغض (زیادہ) ظاہر ہو گیا جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ لیکن ابراہیم کی اتنی بات تو اپنے

لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا

باپ سے ہوئی تھی کہ میں تمہارے لیے استغفار ضرور کروں گا اور تمہارے لیے استغفار سے زیادہ مجھ کو خدا کے آگے کسی بات کا اختیار نہیں اے ہمارے پروردگار

وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿۴﴾ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ

ہم آپ پر توکل کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو کافروں کا تختہ مشق نہ بنا اور اے پروردگار ہمارے

لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۵﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ

گناہ معاف کر دیجئے بیشک آپ زبردست حکمت والے ہیں بیشک ان لوگوں میں تمہارے لیے یعنی ایسے شخص کیلئے عمدہ نمونہ ہے جو اللہ کے سامنے

كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿۶﴾ ع ۱

جانے کا اور قیامت کے دن (کے آنے) کا اعتقاد رکھتا ہو اور جو شخص (اس حکم سے) روگردانی کرے گا سو اسی کا ضرر ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ (تو) بالکل بے نیاز اور سزاوار حمد ہے

اے حاطب تمہارے لئے ابراہیم علیہ السلام کے فرمان اور ان مومنین کے اقوال میں جو کہ ان کے ساتھ تھے ایک عمدہ نمونہ ہے۔

جب کہ ان سب نے اپنے رشتہ دار کافروں سے کہہ دیا کہ ہم تمہاری رشتہ داری اور تمہارے اس بت پرستی کے طریقہ سے بیزار ہیں ہم تمہارے اور تمہارے دین کے منکر ہیں اور ہم میں اور تم میں ہمیشہ عداوت اور قلبی دشمنی ظاہر ہو گئی تا آنکہ تم اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرو لیکن اتنی بات تو ابراہیم علیہ السلام کی اپنے والد سے ضرور ہوئی تھی کہ میں تمہارے لئے استغفار کروں گا اور مجھے خدا کے عذاب کے مقابلہ میں کسی چیز کا اختیار نہیں کیونکہ یہ بات بھی ایک وعدہ کی وجہ سے تھی۔

مگر جب ان کے باپ نے کفر کیا تو انہوں نے اس سے بیزاری کر دی اب حق تعالیٰ ان کی دعا کرنے کا طریقہ بتاتا ہے کہ یوں دعا کرو پروردگار ہم نے تیرے اوپر بھروسہ کیا ہے اور تیری اطاعت کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور قیامت میں آپ ہی کی طرف سب کو لوٹنا ہے۔

ہمیں کفار مکہ کے لئے سخت مشق نہ بنائیے کہ وہ ہم پر غلبہ کر کے کہنے لگیں کہ وہ حق پر ہیں اور ہم باطل پر ہیں جس وجہ ان کی ہم پر اور دلیری ہو جائے اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیجئے آپ زبردست حکمت والے ہیں۔

اے حاطب رض تمہارے لئے ابراہیم علیہ السلام اور ان کے متبعین کے اقوال میں ایک عمدہ نمونہ جو کہ اللہ اور قیامت پر اعتقاد رکھتا ہو تو تم نے اس طریقہ پر کیوں دعا نہ کی۔ باقی جو حکم خداوندی سے روگردانی کرے تو اللہ تعالیٰ تو بالکل بے نیاز سزاوار حمد ہے۔

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ

اللہ تعالیٰ سے امید ہے (یعنی ادھر سے وعدہ ہے) کہ تم میں اور ان لوگوں میں جن سے تمہاری عداوت ہے دوستی کر دے اور اللہ کو

قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۷ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِى

بڑی قدرت ہے اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ احسان اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا

الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْۤا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ

جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے اور تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا اللہ تعالیٰ

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝۸ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ

انصاف کا برتاؤ کرنے والوں سے محبت رکھتے ہیں صرف ان لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے سے اللہ تعالیٰ تم کو منع کرتا ہے جو تم سے دین کے بارے میں

وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ

لڑے ہوں (خواہ بالفعل یا بالعزم) اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہو اور (اگر نکالا بھی نہ ہو لیکن تمہارے نکالنے میں نکالنے والوں کی) مدد کی ہو

امید ہے کہ حق تعالیٰ تمہارے دینی دشمنوں یعنی مکہ والوں سے دوستی اور تزویج کا سلسلہ قائم کر دے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال حضرت ابوسفیان رضؓ کی صاحبزادی حضرت ام حبیبہ سے شادی فرمائی۔ اور کفار قریش پر حق تعالیٰ اپنے نبی کو غلبہ دینے پر قادر اور کفر سے توبہ کرنے والے اور ایمان لانے والے کے لئے غفور ہے۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ دوستی رکھنے اور احسان کرنے سے نہیں روکتا جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے اور تم کو انہوں نے مکہ مکرمہ سے نہیں نکالا اور نہ تمہارے نکالنے میں کسی کی مدد کی اور اللہ تعالیٰ وفائے عہد کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

خزاعہ۔ خزیمہ اور بنو مدلج نے حدیبیہ کے سال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز پر صلح کی تھی کہ آپ سے قتال نہیں کرینگے اور نہ مکہ مکرمہ سے کسی کو نکالیں گے اور نکالنے میں کسی کی اعانت کریں گے اسی واسطے حق تعالیٰ نے انکے ساتھ احسان کرنیسے نہیں روکا

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور امام بخاری نے اسماء سے نقل کیا ہے فرماتی ہیں کہ میری والدہ میرے پاس آئیں اور وہ ضرورت مند تھیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے اجازت دے دی اسی کے بارے میں حق تعالیٰ نے نازل فرمائی کہ صرف، ان لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے سے الخ

اور امام احمد اور بزار نے اور حاکم نے تصحیح کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن [illegible] نقل کیا ہے کہ قتیلہ اپنی صاحبزادی حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کے پاس آئیں اور حضرت ابوبکر نے ان کو زمانہ جاہلیت میں طلاق دیدی تھی چنانچہ یہ اپنی لڑکی کے پاس ہدایا لے کر آئیں تو حضرت اسماء نے اپنی والدہ کے ہدایا قبول کرنے اور ان کے گھر جانے سے انکار کر دیا تا آنکہ حضرت عائشہ کے پاس قاصد بھیجا کہ وہ اس بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں چنانچہ حضرت عائشہؓ نے حضور کو اس چیز کی اطلاع دی آپ نے ان کے ہدایا قبول کرنے اور ان کے گھر جانے کا حکم دیا اسی بارے میں حق تعالیٰ یہ آیت لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ نازل فرمائی ہے۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٩ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ

اور جو شخص ایسوں سے دوستی کرے گا سو وہ گنہگار ہوں گے اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں

الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ

(دار الحرب سے) ہجرت کرکے آئیں تو تم ان کا امتحان کرلیا کرو ان کے ایمان کو اللہ ہی خوب جانتا ہے پس اگر ان کو (اس امتحان کی

مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ

روسے) مسلمان سمجھو تو ان کو کفار کی طرف واپس مت کرو (کیونکہ) نہ تو وہ عورتیں ان کافروں کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ کافران عورتوں کے لئے

لَهُنَّ ۭ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ۭ

حلال ہیں اور ان کافروں نے جو کچھ خرچ کیا ہو وہ ان کو ادا کردو

البتہ مکہ والوں سے احسان کرنے اور صلہ رحمی کرنے کی ممانعت فرمائی کیونکہ ان میں یہ تمام چیزیں موجود تھیں اور فرما دیا کہ جو ایسوں سے دوستی رکھے گا وہ خود اپنے کو نقصان پہنچا سکے گا۔

ایمان والو جب تمہارے پاس اللہ کا اقرار کرنے والی عورتیں مکہ سے حدیبیہ یا مدینہ منورہ آجائیں سو تم ان سے دریافت کرو اور قسم لو کہ کیوں آئیں ان کے حقیقی ایمان کو تو اللہ ہی خوب جانتا ہے سو اگر ان کو امتحان کی رو سے مسلمان سمجھو تو پھر ان کو ان کے کافر خاوندوں کی طرف واپس مت کرو نہ تو وہ مسلمان عورتیں ان کافروں کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ کافران عورتوں کے لئے حلال ہیں یا یہ کہ نہ کوئی مسلمان عورت کسی کافر کے لئے اور نہ کافرہ عورت کسی مؤمن کے لئے حلال ہے اور ان کے خاوندوں نے جو مہر کی نسبت ان پر خرچ کیا ہے وہ ان کو ادا کردو

یہ آیت حضرت سبیعہ بنت حارث اسلمیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے یہ حدیبیہ کے سال مشرف باسلام ہو کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے پیچھے ان کے خاوند ان کی تلاش میں آئے حضور نے ان کے خاوند کو ان کا مہر دے دیا کیونکہ حدیبیہ کے سال اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں سے اس چیز پر صلح کرلی تھی کہ جو ہم میں سے تمہارے دین میں داخل ہوجائے وہ تمہارا ہے اور جو تم میں سے ہمارا دین قبول کرلے گا وہ تم کو واپس کردیا جائے گا اور ہماری جو عورت تمہارا دین اختیار کرے وہ تمہاری ہے تم اس کا مہر ادا کردو اور تمہاری جو عورت ہمارے دین میں آجائے ہم اس کا مہر اس کے خاوند کو دے دیں گے اسی بنا پر حضور نے حضرت سبیعہ کا مہر ان کے خاوند کو دے دیا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور امام بخاری ومسلم نے مسور اور مروان بن حکم سے نقل کیا ہے کہ حدیبیہ کے سال جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار قریش سے معاہدہ کیا تو مسلمان عورتیں حاضر خدمت ہوئیں اس کے بارے میں حق تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ ۔ تا ۔ بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ ۔

لئے ۔ اور طبرانی نے سند ضعیف کے ساتھ عبداللہ بن ابی احمد سے نقل کیا ہے کہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط نے مہدہ میں ہجرت کی تو ان کے بھائی عمارہ اور ولید روانہ ہوئے تا آنکہ حضورؐ کی خدمت میں آئے اور ام کلثوم

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ وَلَا تُمْسِكُوا

اور تم کو ان عورتوں سے نکاح کر لینے میں کچھ گناہ نہ ہوگا جب کہ تم ان کے مہر ان کو دے دو اور (اے مسلمانوں) تم کافر عورتوں کے تعلقات

بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنْفَقُوا ذَٰلِكُمْ حُكْمُ

باقی مت رکھو اور (اس صورت میں) جو کچھ تم نے خرچ کیا ہو (ان کافروں سے) مانگ لو اور جو کچھ ان کافروں نے خرچ کیا ہو وہ تم سے مانگ لیں یہ اللہ کا

اللَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾ وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ

حکم ہے (اس کا اتباع کرو) وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور اللہ بڑا علم اور حکمت والا ہے اور اگر تمہاری بیبیوں میں سے کوئی بی بی کافروں میں رہ جانے سے (ہاتھ سے نکل جائے)

اور اگر وہ مؤمنین کافروں میں سے جو عورتیں تمہارا دین اختیار کر لیں تمہیں ان سے نکاح کرنے میں کچھ گناہ نہیں ہوگا جب کہ تم ان کو ان کا مہر ادا کر دو جو بھی عورت مشرف باسلام ہو جائے اور اس کا خاوند کافر ہو تو اس کا نکاح فوراً ٹوٹ گیا اور اس کے اور اس کے خاوند کے درمیان عصمت وغیرہ کا تعلق باقی نہیں رہا اور نہ اس عورت پر عدت ہے اور اس عورت سے جب کہ اس کا رحم پاک ہو جائے نکاح کرنا جائز ہے۔

اور تم کافر عورتوں کے تعلقات کو باقی مت رکھو یعنی جو مسلمان عورتیں کافر ہو گئیں ان کا ان کے مسلمان خاوندوں سے عصمت وغیرہ کا کوئی تعلق نہیں رہا اور نہ ان پر ان کے خاوندوں کی عدت ہے۔

اور مکہ والوں سے جو کچھ تم نے ان عورتوں پر خرچ کیا ہے اگر یہ عورتیں ان کے دین میں داخل ہو جائیں تو وہ مانگ لو اور جو کچھ ان کافروں نے ان عورتوں پر جو مسلمان ہو گئیں ہیں خرچ کیا ہے تو وہ مانگ لیں اسی چیز پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار مکہ سے صلح کی تھی کہ بعض کو اپنی عورتوں کا مہر ادا کر دیں وہ عورتیں مسلمان ہو جائیں یا کافر یہ اللہ کا فریضہ ہے وہ تمہارے اور مکہ والوں کے درمیان فیصلہ فرماتا ہے اور وہ تمہاری بھبودی سے واقف ہے یہ آیت بالاجماع منسوخ ہے اور اگر تمہاری بیبیوں

لباب النقول فی اسباب النزول

کے بارے میں گفتگو کی کہ ان کو واپس کر دیا جائے تو حق تعالیٰ نے خاص طور پر عورتوں کے بارے میں جو مشرکین سے معاہدہ تھا تو وہ توڑ دیا اور آیت امتحان نازل فرمائی۔

لـ۔ اور ابن ابی حاتم نے یزید بن ابی حبیب سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت امیمہ بنت بشر زوجہ ابو حسان کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اور نیز مقاتل سے نقل کیا ہے کہ سعیدہ نامی عورت جو مشرکین مکہ میں سے صیفی بن الراہب کے نکاح میں تھی ہدنہ کے زمانہ میں آئی اس کے وارثوں نے واپسی کی آکر درخواست کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

لـ۔ اور ابن جریر نے زہری سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت آپ پر نازل ہوئی اور آپ حدیبیہ کے نشیبی حصہ میں تھے اور آپ نے کفار سے اس بات پر صلح کی تھی کہ جو ان میں سے آئے گا اس کو واپس کر دیا جائے گا چنانچہ جب عورتیں آئیں تو پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

لـ۔ اور ابن منیع نے کلبی عن ابی صالح کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رض مشرف باسلام ہو گئے اور ان کی بیوی کافروں میں رہ گئیں تب یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ الخ۔

لـ۔ اور ابن ابی حاتم نے حسن سے فرمان خداوندی وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ کے بارے میں

إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَا أَنفَقُوا ۚ وَ

تمہارے ہاتھ نہ آئے پھر تمہاری نوبت آئے تو جن کی بیبیاں ہاتھ سے نکل گئیں جتنا (مہر) انہوں نے (ان بیبیوں پر) خرچ کیا تھا اس کے برابر تم ان کو دے دو اور

اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ

اللہ سے کہ جس پر تم ایمان رکھتے ہو ڈرتے رہو اے پیغمبر جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس (اس غرض سے)

يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا

آئیں کہ آپ سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کریں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ

يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَ

اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہ بہتان کی اولاد لاویں گی جس کو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان (نطفہ شوہر سے جنی ہوئی دعویٰ کر کے)

أَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ

بنا بویں اور مشروع باتوں میں وہ آپ کے خلاف نہ کریں گی

میں سے کوئی عورت کفار کی طرف چلی جائے اور تمہارے اور ان کے درمیان کسی قسم کا کوئی عہد اور صلح نہ ہو اور پھر تم اپنے دشمنوں سے غنیمت میں حاصل کرلو تو تم وہ مہر جو اس مہاجرہ کی بابت اس کے پہلے خاوند کو دینا تھا اُن مسلمانوں کو دے دو جن کی بیبیاں مہر پا کر کفار کے پاس چلی گئیں۔ اور اوامر خداوندی میں حق تعالیٰ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

مسلمان عورتوں میں سے صرف چھ عورتیں مرتد ہوئی تھیں دو تو حضرت عمر فاروق کی تھیں ام سلمہ اور ام کلثوم بنت جرول - اور ام الحکم بنت ابی سفیان جو عیاض بن شداد کے نکاح میں تھیں اور فاطمہ بنت ابی امیہ - اور بروع بنت عقبہ جو شماس بن عثمان کے نکاح میں تھیں اور عبدۃ بنت عبد العزیٰ - اور ہند بنت ابی جہل جو ہاشم بن عاصم بن وائل سہمی کے نکاح میں تھیں چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو ان کی عورتوں کا مہر مال غنیمت میں ادا کیا۔

اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے بعد جب مکہ والوں کی مسلمان عورتیں آپ کے پاس آئیں اور آپ سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی اور نہ اس چیز کو حلال سمجھیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی زندہ لڑکیوں کو دفن کریں گی اور نہ ان باتوں کو حلال سمجھیں گی اور نہ کوئی بہتان کی اولاد لاویں گی کہ جس کو اپنے خاوند کی طرف منسوب کردیں کہ یہ تیرا لڑکا ہے اور میں نے جنا ہے اور تمام ان باتوں میں جن کا آپ ان کو حکم دیں اور جن سے آپ ان کو منع کریں آپ کی خلاف ورزی نہیں کریں گی مثلاً نوحہ نہیں کریں گی بال نہیں رلائیں گی کپڑے نہیں پھاڑیں گی چہرے نہیں نوچیں گی گریبان نہیں چاک کریں گی اور کسی نئے آدمی کے ساتھ تنہائی میں نہیں بیٹھیں گی اور نامحرم کے ساتھ تین دن اور اس سے کم کا سفر نہیں کریں گی تو آپ ان شرطوں پر

لباب النقول فی اسباب النزول

نقل کیا ہے کہ یہ ام الحکم بنت سفیان کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس نے مرتد ہو کر ایک ثقفی سے شادی کر لی تھی اور قریش کی عورتوں میں اس کے علاوہ اور کوئی عورت مرتد نہیں ہوئی۔

فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

تو آپ ان کو بیعت کر لیا کیجئے اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کیا کیجئے بیشک اللہ غفور رحیم ہے اے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا

ان لوگوں سے (یعنی) دوستی مت کرو جن پر اللہ تعالیٰ نے غضب فرمایا ہے کہ وہ آخرت (کے خیر و ثواب) سے ایسے

یَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾

ناامید ہو گئے ہیں جیسے کفار جو قبروں میں (مدفون) ہیں ناامید ہیں

اٰیاتُھَا ۱۴ ——— (۶۱) سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِیَّةٌ (۱۰۹) ——— رُکُوْعَاتُھَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱﴾ یٰۤاَیُّهَا

سب چیزیں اللہ ہی کی پاکی بیان کرتی ہیں (زبانِ حال یا قال سے) جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے اے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾

ایمان والو ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو

ان سے بیعت کر لیا کیجئے اور زمانہ جاہلیت میں جو ان سے غلطیاں ہوں اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیجئے بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کی مدد کرنے اور حضور کا راز فاش کرنے میں ان یہودیوں سے دوستی مت کرو جن پر اللہ تعالیٰ نے دو مرتبہ غضب فرمایا ایک مرتبہ اس وقت جب کہ ان لوگوں نے کہا کہ حق تعالیٰ کے ہاتھ بند ہیں اور دوسری مرتبہ حضور کی تکذیب پر یہ جنت کی نعمتوں سے ایسے ناامید ہو گئے جیسا کہ کفار مکہ مردوں کی واپسی سے یا یہ کہ منکر نکیر کے سوال سے یا یہ مطلب ہے کہ مغضوب علیہم سے مت دوستی کرو بلکہ ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جو حق تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں۔

تمت بالخیر

(سورۂ صف) یہ سورت مدنی ہے اس میں چودہ[۱۴] آیتیں اور دو سو اکیس[۲۲۱] کلمات اور نو سو چھبیس حروف ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام مخلوقات اور ہر ایک زندہ چیز حق تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی اور اس کا ذکر کرتی ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔

اے ایمان والو ایسی بات کیوں کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ہے۔

اور وجہ یہ پیش آئی کہ بعض صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش ہمیں معلوم ہو جاتا کہ کونسا عمل حق تعالیٰ

——— (لباب النقول فی اسباب النزول) ———

اور ابن منذر نے بواسطہ ابن اسحاق، محمد، عکرمہ ابو سعید حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور زید بن حارثؓ کچھ یہودیوں سے دوستی رکھتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا الخ۔

(سورۃ الصف) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امام ترمذی نے اور حاکم نے تصحیح کے ساتھ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ صحابہؓ

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ

خدا کے نزدیک یہ بات ناراضی کی ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں اللہ تعالیٰ تو ان لوگوں کو خاص طور پر پسند

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿٤﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى

کرتا ہے جو اس کے رستہ میں اس طرح مل کر لڑتے ہیں کہ گویا وہ ایک عمارت ہے کہ جس میں سیسہ پلایا گیا ہے اور وہ وقت قابل ذکر ہے جبکہ موسیٰؑ

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ط

نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم مجھ کو کیوں ایذا پہنچاتے ہو حالانکہ تم کو معلوم ہے کہ میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں

کو زیادہ محبوب ہے تو ہم اسے کرتے، تو اس عمل کی رہنمائی کے لئے حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ چنانچہ اس آیت کے نزول کے بعد جتنا منظور خدا ہوا صحابہ کرام ٹھہرے رہے اور ان سے اس کامیابی والی تجارت کی تفصیل نہیں بیان کی گئی چنانچہ انہوں نے پھر عرض کیا کاش ہمیں معلوم ہو جاتا کہ وہ کیا ہے تاکہ ہم اس میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنے گھروں کو خرچ کرتے تو اس پر حق تعالیٰ نے ان کے سامنے تفصیل بیان کر دی کہ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ الخ- کہ ایمان میں ثابت قدم رہو اور اطاعت خداوندی میں اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کرو چنانچہ اس چیز میں احد کے دن ان کی آزمائش کر لی گئی کہ جن میں بعض جہاد سے بھاگ گئے اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں اور ایسا وعدہ کیوں کرتے ہو جو پورا نہیں کرتے خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت ناراضی کی ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔

اب حق تعالیٰ ان کو جہاد فی سبیل اللہ پر ابھارتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو ایسے لوگوں کو پسند کرتا ہے جو میدان جنگ میں سیسہ کی عمارت کی طرح مل کر اور جم کر لڑتے ہیں۔ اور وہ واقعہ قابل ذکر ہے جب کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم کے منافقوں سے کہا کہ مجھ کو کیوں ایذا پہنچاتے ہو اور ان کی قوم ان کو نامرد کہا کرتی تھی۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

کرام میں سے کچھ لوگ آپس میں گفتگو کرنے بیٹھے تو ہم نے کہا کاش ہمیں معلوم ہو جاتا کہ حق تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے تو ہم اس پر عمل کرتے چنانچہ حق تعالیٰ نے سَبَّحَ لِلّٰهِ سے مَا لَا تَفْعَلُوْنَ تک یہ آیتیں نازل فرمائیں پھر حضورؐ نے ان آیتوں کو ہمارے سامنے پڑھ کر سنایا۔

لث اور ابن جریر نے ابن عباس رضؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

لث- اور نیز ابو صالح سے نقل کیا ہے کہ ہم نے کہا کاش ہمیں معلوم ہو جاتا کہ کونسا عمل حق تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ اور افضل ہے اس پر یہ آیت نازل یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَلْ اَدُلُّكُمْ الخ تو پھر جہاد سے گھبرانے لگے تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔

لث- اور ابن ابی حاتم نے علی عن ابن عباس رضؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

لث- اور نیز عکرمہ کے واسطہ سے ابن عباس رضؓ سے اور ابن جریر نے ضحاک سے نقل کیا ہے کہ آیت کریمہ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو قتال کا دعوے کرتا ہے اور ابھی تک اس نے ضرب، طعن اور قتال وغیرہ سے کچھ بھی نہیں کیا تھا۔

فَلَمَّا زَاغُوْا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝۵ وَ

پھر جب (اس فہمائش پر بھی) وہ لوگ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو اور (زیادہ) ٹیڑھا کر دیا اور اللہ تعالیٰ (کا) معمول ہے کہ وہ) ایسے نافرمانوں کو ہدایت (کی توفیق) نہیں

اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ

دیتا اور (اسی طرح وہ وقت بھی قابل تذکرہ ہے) جبکہ عیسیٰ ابن مریم نے فرمایا اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں

مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی

کہ مجھ سے جو پہلے توراۃ (آچکی) ہے میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور میرے بعد جو ایک رسول آنے والے ہیں جن کا

اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۶ وَ مَنْ

نام (مبارک) احمد ہوگا۔ میں ان کی بشارت دینے والا ہوں پھر جب وہ ان لوگوں کے پاس کھلی دلیلیں لائے تو وہ لوگ (ان دلائل یعنی معجزات کی نسبت) کہنے لگے یہ صریح

اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُوَ یُدْعٰۤى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَ اللّٰهُ

جادو ہے۔ اور (واقعی) اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہو اور اللہ ایسے

لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝۷ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ؕ

ظالم لوگوں کو ہدایت (کی توفیق) نہیں دیا کرتا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (یعنی دین اسلام) کو اپنے منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں حالانکہ

وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى

اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہے گا گو کافر لوگ کیسے ہی ناخوش ہوں (چنانچہ) وہ اللہ ایسا ہے جس نے (اس اتمام نور کیلئے) اپنے رسول کو ہدایت (کا سامان یعنی

وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ

قرآن) اور سچا دین (یعنی اسلام) دے کر بھیجا ہے تاکہ اس (دین) کو تمام (بقیہ) دینوں پر غالب کر دے

جیسا کہ سورۂ احزاب میں واقعہ گذر گیا نتیجہ یہ ہوا کہ جب وہ لوگ حق و ہدایت سے ٹیڑھے ہی رہے تو حق تعالیٰ نے ان کے دلوں کو حق و ہدایت سے اور ٹیڑھا کر دیا۔ یا یہ کہ جب انہوں نے حضرت موسیٰ کی تکذیب کی تو حق تعالیٰ نے ان کو توحید سے پھیر دیا اور اللہ تعالیٰ تو ایسے فاسقوں کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔

اور وہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں توریت کی تصدیق کرنے والا ہوں اور میرے بعد جو ایک رسول آئیں گے جن کا نام مبارک احمد ہوگا ان کی بشارت دینے والا ہوں

چنانچہ جب ان لوگوں کے پاس حضرت عیسیٰ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوامر و نواہی اور معجزات لے کر آئے تو وہ کہنے لگے یہ تو محض جھوٹ اور جادو ہے۔

اور یہودیوں سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو توحید کی طرف بلا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے یہودیوں کو ہدایت کی توفیق نہیں دیا کرتا۔

یہود و نصاریٰ دین خداوندی یا یہ کہ کتاب خداوندی کے باطل کرنے کی فکر میں ہیں کہ اپنی زبان درازیوں سے اس پر اثر اندازی کریں باقی حق تعالیٰ اپنے دین اور اپنی کتاب کے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے اگرچہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب اس سے کیسے ہی ناخوش کیوں نہ ہوں۔ اسی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو توحید یا قرآن اور دین اسلام دے کر بھیجا تاکہ اس دین کو تمام بقیہ دینوں پر غالب کر دے۔

وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝٩ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ

(کہ یہی انعام ہے) گو مشرک کیسے ہی ناخوش ہوں اے ایمان والو کیا میں تم کو ایسی سوداگری بتلاؤں جو تم کو

مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝١٠ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ

ایک دردناک عذاب سے بچالے (وہ یہ ہے کہ) تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں

اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝١١ يَغْفِرْ

اپنے مال اور جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو (جب ایسا کرو گے تو)

لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً

اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کرے گا اور تم کو (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کرے گا کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور عمدہ مکانوں میں (داخل کرے گا)

فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝١٢ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ

جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں (بنے) ہوں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور (اس ثمرۂ اخرویہ کے علاوہ) ایک اور (ثمرۂ دنیویہ بھی) ہے کہ تم اس کو (بھی خاص طور پر) پسند کرتے ہو

اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٣ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ

(یعنی) اللہ کی طرف سے مدد اور جلدی فتحیابی اور (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مؤمنین کو بشارت دیدیجئے۔ اے ایمان والو تم اللہ کے (دین کے)

اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ

مددگار ہو جاؤ جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم نے (ان) حواریین سے فرمایا کہ اللہ کے واسطے میرا کون مددگار ہوتا ہے وہ حواری

چنانچہ قیامت قائم نہیں ہو گی تاوقتیکہ کوئی ایسا شخص نہ باقی رہا ہو مگر یہ کہ وہ دین اسلام میں داخل ہو گیا ہو اس نے جو یہ ادا کر دیا ہو اگرچہ یہ غصہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین کو ناگوار گذرے۔

اے ایمان والو کیا میں تم کو ایسی تجارت بتادوں جو تم کو آخرت میں دردناک عذاب سے بچالے۔ ایمان میں سچے رہو اور اپنی جان و مال سے جہاد کرو یہ جہاد تمہارے اموال سے بہتر ہے اگر تم ثواب خداوندی کی تصدیق کرنیوالے ہو۔

اللہ تعالیٰ جہاد اور انفاق فی سبیل اللہ سے تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور تم کو جنت کے باغوں میں داخل کرے گا اور جو دار الرحمٰن میں ہوں گے یہ ان کیلئے بڑی کامیابی ہے۔

اور ایک اور کامیابی ہے کہ جس کو تم بھی پسند کرتے ہو کہ کفار قریش کے مقابلہ اپنے نبی کی اللہ ہی کی طرف اور جلدی فتح یابی ہے یعنی مکہ مکرمہ کی اور مؤمنین کو اگر وہ ان صفات پر رہیں جنت کی بشارت دیدیجئے۔ اے ایمان والو دشمنوں کے خلاف تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مددگار ہو جاؤ جیسا کہ حضرت عیسیٰ کے فرمانے پر ان کے حواری بولے

(لباب النقول فی اسباب النزول)

ف۔ ابن ابی حاتم نے مقاتل سے نقل کیا ہے کہ احد کے دن میدان جنگ سے بھاگنے کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

ف۔ اور نیز سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ ایمان والو کیا میں تم کو ایسی سوداگری بتلاؤں الخ تو اس پر مسلمان بولے کاش ہمیں اس سوداگری کا علم ہو جاتا کہ وہ کیا ہے تو ہم اس میں اپنے مالوں اور گھر والوں کو دیدیتے تب یہ آیت نازل ہوئی۔ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ الخ۔

الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ ۖ فَآمَنَت طَّائِفَةٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَت

بولے ہم اللہ (کے دین) کے مددگار ہیں سو (اس کوشش کے بعد) بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ لوگ

طَّائِفَةٌ ۖ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ﴿١٤﴾

منکر رہے۔ سو ہم نے ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں تائید کی سو وہ غالب ہو گئے

آیاتہا ۱۱ —— (۶۲) سُورَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۰) —— رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ

سب چیزیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں (قالاً یا حالاً) اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں جو کہ بادشاہ ہے (عیبوں سے) پاک ہے زبردست ہے

الْحَكِيمِ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ

حکمت والا ہے۔ وہی ہے جس نے (عرب کے) ناخواندہ لوگوں میں ان ہی (کی قوم) میں سے ایک پیغمبر بھیجا جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں

آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ

اور ان کو عقائد باطلہ و اخلاق ذمیمہ سے) پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور دانشمندی (کی باتیں) سکھلاتے ہیں اور یہ لوگ (آپ کی بعثت کے)

لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢﴾

پہلے سے کھلی گمراہی میں تھے

ہم اللہ کے دین میں اس کے دشمنوں کے خلاف آپ کے مددگار ہیں اور یہ بارہ حواری تھے جو سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور ان کی مدد کی۔

اور بنی اسرائیل میں سے حضرت عیسیٰ پر کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ منکر رہے، جن کو بولس نے گمراہ کر دیا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ان حضرات کی جنہوں نے دین عیسوی کی مخالفت نہیں کی تھی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد اور تائید کی سو حضرت عیسیٰ ؑ پر ایمان لانے والے غالب ہو گئے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار تھے یا یہ کہ وہ تسبیح و تقدیس کرنے والوں میں سے تھے۔

(سورۂ جمعہ) یہ سورت مدنی ہے اس میں گیارہ آیتیں ہیں اور ایک سو اسی کلمات اور سات سو انچاس حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جتنی بھی مخلوقات اور زندہ چیزیں آسمان و زمین میں ہیں وہ سب حق تعالیٰ کی تسبیح کا تقدیس کرتی ہیں جو کہ ایسا بادشاہ ہے کہ اس کی بادشاہت ہمیشہ ہے اولاد اور شریک سے پاک ہے اپنی بادشاہت میں زبردست اور حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے۔

(اسی نے عرب میں ان کی قوم میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا جو ان کو قرآن کریم پڑھ کر سناتے ہیں جس میں اوامر و نواہی کا بیان ہے اور ان کو توحید کے ذریعہ سے شرک سے پاک کرتے ہیں یا یہ کہ زکوٰۃ اور توبہ کے ذریعہ گناہوں سے پاک کرتے اور اس کی دعوت دیتے ہیں اور ان کو قرآن کریم اور حلال و حرام سکھاتے ہیں یا یہ کہ علم کی باتیں اور مواعظ قرآن کریم سکھاتے ہیں اور یہ عرب والے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے صریح کفر میں گرفتار تھے۔)

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۳ ذٰلِكَ فَضْلُ

اور (علاوہ ان موجودین کے) دوسروں کے لئے بھی ان میں سے جو ہنوز ان میں شامل نہیں ہوئے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔ یہ (رسول کے ذریعہ سے گمراہی سے

اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۴ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا

نکل کر ہدایت کی طرف آنا) خدا کا فضل ہے وہ فضل جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے　جن لوگوں کو توراۃ پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا

التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ

پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا　ان کی حالت اس گدھے کی سی حالت ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہوئے ہے (غرض) ان لوگوں کی بری حالت ہے

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵ قُلْ

جنہوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا (جیسے یہود ہیں)　اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو (توفیق) ہدایت (کی) نہیں دیا کرتا　(اور اگر یہ لوگ یہ ہیں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا

کہ ہم باوجود اس حالت کے بھی اللہ کے مقبول ہیں تو) آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ اے یہودیو اگر یہ تمہارا دعویٰ ہے کہ تم بلاشرکت غیرے اللہ کے مقبول ہو (تو

الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۶

ہو تو تم (اس کی تصدیق کیلئے) موت کی تمنا کر (کے دکھلا) دو اگر تم (اس دعویٰ میں) سچے ہو

اور دوسروں کے لئے بھی ان ہی میں سے یا یہ کہ آس پاس کے لوگوں کے لئے آپ کو مبعوث فرمایا ہے جو ہنوز ان میں شامل نہیں ہوئے ہیں یا یہ کہ تمام اولین و آخرین کی طرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر بھیجا ہے خواہ عرب میں سے ہو یا عجم میں سے ہوں۔

اور جو حق تعالیٰ اور اس کی کتاب اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے وہ اس کو سزا دینے میں زبردست ہے اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے۔

توحید نبوت و کتاب یہ اللہ کا فضل ہے جو اس چیز کا اہل ہوتا ہے وہ اس دولت کے ساتھ اسکو سرفراز کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں کہ حضور کو اسلام اور نبوت عطا فرمائی یا یہ کہ مسلمانوں کو اسلام کی دولت دی یا یہ کہ اپنی مخلوق پر رسول اور کتاب کے ذریعہ سے فضل فرمایا۔

جن لوگوں کو توریت پر عمل کرنے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت ظاہر کرنے کا حکم دیا گیا تھا پھر انہوں نے اس حکم کی بجا آوری نہیں کی ان کی حالت اس گدھے کی حالت کی طرح ہے جس پر بہت سی کتابیں لدی ہوئی ہوں مگر وہ ان کتابوں کے نفع سے محروم ہے اسی طرح یہود توریت کے نفع سے محروم ہیں۔

ان یہودیوں کی بری حالت ہے جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی تکذیب کی اور ایسے یہودیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے دین کی رہنمائی نہیں فرمایا کرتا۔

آپ ان لوگوں سے فرما دیجئے جو دین اسلام سے اعراض کر کے یہودیت پر قائم ہیں اور بنی یہودا ہیں کہ اگر تم بلاشرکت نبی کریم اور آپ کے اصحاب کے اللہ کے مقبول ہو تو تم اس دعوے کی تصدیق کے لئے ذرا موت کی تمنا کرو چنانچہ حضور نے ان سے فرمایا کہو حق تعالیٰ ہم کو موت دے خدا کی قسم تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو یہ کہے مگر یہ کہ اس کو فوراً موت نہ آجائے چنانچہ وہ لوگ اس بات سے ڈرے اور انہوں نے موت کی تمنا نہیں

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ

اور وہ کبھی اس کی تمنا نہ کریں گے بوجہ (خوف سزا) ان اعمال (کفریہ) کے جو اپنے ہاتھوں سمیٹتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو خوب اطلاع ہے ان ظالموں (کے حال کی) آپ (ان

اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ

سے یہ بھی) کہہ دیجئے کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ (موت ایک روز) تم کو آپکڑے گی پھر تم پوشیدہ اور ظاہر جاننے والے (خدا)

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کے پاس لے جائے جاؤ گے۔ پھر وہ تم کو تمہارے سب کئے ہوئے کام بتلا دے گا (اور سزا دے گا) اے ایمان والو

اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

جب جمعہ کے روز نماز (جمعہ) کے لئے اذان کہی جایا کرے تو تم اللہ کی یاد (یعنی نماز و خطبہ) کی طرف (فوراً) چل پڑا کرو

وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ

اور خرید و فروخت (اور اسی طرح دوسرے مشاغل جو چلنے سے مانع ہوں) چھوڑ دیا کرو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم کو کچھ سمجھ ہو۔ پھر جب نماز (جمعہ) پوری ہو چکے

فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

تو اس وقت تم کو اجازت ہے کہ تم زمین پر چلو پھرو اور خدا کی روزی تلاش کرو اور (اس میں بھی) اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہو

لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا

تاکہ تم کو فلاح ہو۔ اور بعضے لوگوں کا یہ حال ہے کہ) وہ لوگ جب کسی تجارت یا مشغولی کی چیز کو دیکھتے ہیں تو وہ اس کی طرف دوڑنے کے لئے بکھر جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں

کہ اس پر حق تعالیٰ فرماتا ہے یہ یہودی ہرگز موت کی تمنا نہیں کریں گے ان اعمال کی وجہ سے جو زمانہ یہودیت میں انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے کئے ہیں۔ اور اللہ ان یہودیوں سے واقف ہے کہ یہ موت کی تمنا نہیں کریں گے۔

آپ ان سے فرما دیجئے کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تم کو آپکڑے گی اور پھر آخرت میں حق تعالیٰ تمہاری نیکی اور برائی سب تم کو بتلا دے گا۔

اے ایمان والو جب اذان جمعہ کے ذریعہ سے تم کو نماز کی طرف بلایا جائے تو تم نماز اور خطبہ کی طرف فوراً چلا کرو اور اذان کے بعد خرید فروخت چھوڑ دیا کرو یہ نماز اور خطبہ امام تمہارے لئے کسب و تجارت سے زائد بہتر ہے۔ اگر تم خداوندی کی تصدیق کرتے ہو۔

اب اس حرمت کے بعد حق تعالیٰ اجازت دیتا ہے کہ جب امام نماز جمعہ سے فارغ ہو جائے تو اگر تم چاہو تو مسجد سے تمہیں جانے کی اجازت ہے اور اگر تم چاہو تو خدا کی روزی تلاش کرو اور ایک مطلب یہ ہے کہ جب امام نماز جمعہ سے فارغ ہو جائے تو مسجد میں بیٹھ کر معرفت توحید زہد و توکل کی تعلیم حاصل کرو اور ہر ایک حالت میں ذکر لسانی و قلبی کرتے رہو تاکہ حق تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے غضب سے نجات حاصل کرو۔ اور بعض کی یہ حالت ہے کہ جب دحیہ بن خلیفہ کی تجارت کو دیکھتے ہیں اور طبل کی آواز سنتے ہیں تو مسجد سے اس کی طرف نکل جاتے ہیں۔ البتہ اٹھارہ آدمی یا یہ کہ بارہ آدمی اور دو عورتیں اس وقت مسجد سے نہیں نکلیں اور آپ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے چھوڑ جاتے ہیں۔

لباب النقول فی اسباب النزول

(سورۃ جمعہ) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بخاری و مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ

قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ⑪ ع ۲ ۱۲

آپ فرما دیجئے کہ جو چیز (از قسم ثواب و قرب) خدا کے پاس ہے وہ ایسے مشغلہ اور تجارت سے بدرجہا بہتر ہے۔ اور اللہ سب سے اچھا روزی پہنچانے والا ہے

آیاتہا ۱۱　　(۶۳) سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۴)　　رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ　وقف لازم

جب آپ کے پاس یہ منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم (دل سے) گواہی دیتے ہیں کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہیں　اور یہ تو اللہ کو معلوم ہے کہ آپ اللہ کے

لَرَسُوْلُهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ①

رسول ہیں (اس میں تو ان کے قول کی تکذیب نہیں کی جاتی) اور باوجود اس کے اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافقین (اس کہنے میں) جھوٹے ہیں

آپ فرما دیجئے کہ ثواب و اجر ایسے مشغلہ سے بہتر ہے یا یہ مطلب ہے کہ اگر تم حضور کے ساتھ نماز پوری کر کے پھر باہر آتے تو یہ چیز تمہارے لئے ثواب کے اعتبار سے فوراً نکلنے سے بہتر تھی۔ اور جب منافقین آپ کے پاس آئیں تو آپ فرما دیجئے کہ حق تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے۔

(سورۂ منافقون) لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ اس کے علاوہ یہ سورت مدنی ہے کیونکہ یہ آیت بنی مصطلق کے رستہ میں نازل ہوئی ہے اس سورت میں گیارہ آیتیں اور ایک سو اسی کلمات اور سات سو چھیتر حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جب آپ کے پاس یہ مدینہ منورہ کے منافقین یعنی عبداللہ بن ابی معتب بن قشیر جد بن قیس وغیرہ آتے ہیں۔

تو خدا کی قسمیں کھا جاتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور یہ تو اللہ کو معلوم ہے کہ آپ اس کے رسول ہیں اس میں ان منافقین کی گواہی کی کوئی حاجت نہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ اپنی قسموں میں جھوٹے ہیں وہ اس چیز کو نہیں جانتے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

دیتے رہے تھے کہ باہر سے قافلہ آیا تو نمازی اس کی طرف چلے گئے اور آپ کے ساتھ بارہ آدمیوں کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی یعنی وہ لوگ جب کسی تجارت الخ

ث۔ اور ابن جریر نے بھی جابر رض سے نقل کیا ہے کہ نوجوان جس وقت شادی کرتے تو مزامیر اور طبلوں کو لیکر نکلتے تھے چنانچہ لوگ حضور ص کو منبر پر کھڑا چھوڑ کر اس کے دیکھنے کیلئے منتشر ہو جاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

امام سیوطی رح فرماتے ہیں کہ دونوں واقعوں کے بارے میں ایک ساتھ یہ آیت نازل ہوئی ہے اس کے بعد میں نے ابن المنذر میں دیکھا انہوں نے ایک ہی طریق سے ایک ساتھ قافلہ آنے اور نکاح کا واقعہ نقل کیا ہے اور یہ کہ یہ آیت دونوں واقعوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔　فللّٰہ الحمد۔

(سورۂ منافقون) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امام بخاری وغیرہ نے حضرت زید بن ارقم رض سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی منافق کو اپنے ساتھیوں سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہیں ان پر کچھ خرچ مت کرو آپ ہی منتشر ہو جائیں گے اس لئے اگر اب ہم مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا

ان لوگوں نے اپنی قسموں کو (اپنی جان و مال بچانے کیلئے) سپر بنا رکھا ہے پھر یہ لوگ (دوسروں کو بھی) اللہ کی راہ سے روکتے ہیں بیشک ان کے یہ اعمال بہت

يَعْمَلُوْنَ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا

برے ہیں۔ (اور ہمارا یہ کہنا کہ انکے اعمال بہت برے ہیں) اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ (اول ظاہر میں) ایمان لائے پھر (دل سے کلمات کفریہ کہہ کر) کافر ہوگئے سو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی تو یہ

يَفْقَهُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ۭ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ

(حق بات کو) نہیں سمجھتے اور جب آپ ان کو دیکھیں تو (شان و شوکت ظاہری کی وجہ سے) ان کے قد و قامت آپکو خوشنما معلوم ہوں اور اگر یہ باتیں کرنے لگیں تو آپ ان کی

كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۭ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۭ هُمُ الْعَدُوُّ

باتیں سن لیں گویا یہ لکڑیاں ہیں جو دیوار کے سہارے لگائی ہوئی (کھڑی) ہیں ہر غل پکار کو (خواہ وہ کسی وجہ سے ہو) اپنے اوپر پڑنے والی (خیال کرنے لگتے ہیں یہی لوگ) تمہارے

فَاحْذَرْهُمْ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۡ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

پورے دشمن ہیں آپ ان سے ہوشیار رہئے خدا ان کو غارت کرے (دین حق سے) کہاں پھرے چلے جاتے ہیں

ان لوگوں نے اپنی قسموں کو اپنی حفاظت کے لئے سپر بنا رکھا ہے کہ خفیہ طور پر لوگوں کو دین الہی اور اطاعت خداوندی سے روکتے ہیں ان کا یہ روکنا اور ان کا مکر و خیانت یہ برے کام ہیں۔

اور یہ منافقین کے کام اس وجہ سے ہیں کہ اولاً تو یہ ظاہر میں ایمان لے آئے پھر خفیہ طور پر کفر پر جمے رہے نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے کفر و نفاق کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی یہ حق و ہدایت کو نہیں سمجھتے۔

اور جب آپ ان منافقین کو دیکھیں تو ان کے قد و قامت خوبصورت اور اچھے معلوم ہوں اور اگر یہ قسم کھانے لگیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ ان کی باتوں کو سن لیں اور خیال کرنے لگیں کہ یہ سچے ہیں مگر یہ سچے نہیں ہیں ان کے جسم لکڑیوں کی طرح ہیں یعنی ان کے دلوں میں نور اور بھلائی نہیں جیسا کہ خشک لکڑی میں جان اور تازگی نہیں ہوتی۔

مدینہ منورہ میں جو بھی شور ہوتا ہے وہ بزدلی کی وجہ سے اپنے ہی اوپر خیال کرتے ہیں ان سے مطمئن نہ ہوئیے خدا ان کو غارت کرے کہاں کا جھوٹ بک رہے ہیں یا یہ کہ جھوٹ کی وجہ سے کہاں بہکے جا رہے ہیں۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

باہر نکال دے گا میں نے اس چیز کا اپنے چچا سے تذکرہ کیا میرے چچا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا حضور نے مجھے بلایا میں نے آپ سے سارا واقعہ بیان کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کے پاس قاصد بھیجا ان لوگوں نے اس کے بارے جھوٹی قسمیں کھالیں غرضکہ آپ نے میری تکذیب کی اور اس کی تصدیق تو اس بات سے مجھے اس قدر صدمہ ہوا کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا میں گھر میں بیٹھ گیا میرے چچا مجھے بولے کہ تو نے بس یہی چاہا تھا کہ حضور تیری تکذیب کریں اور تجھ پر ناراض ہوں چنانچہ حق تعالیٰ نے اِذَا جَاۗءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ یہ آیتیں نازل فرمائیں حضور نے میرے پاس قاصد بھیجا اور مجھے پڑھ کر یہ آیتیں سنائیں اور پھر فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تیری تصدیق کر دی یہ روایت حضرت زید سے مختلف طریقوں سے مروی ہے اور بعض میں ہے کہ یہ بات غزوہ تبوک میں پیش آئی اور یہ سورت رات کو نازل ہوئی۔

اور ابن جریر نے قتادہ رضؓ سے نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن ابی سے کہا گیا کہ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے پاس، آؤ تمہارے لیے رسول اللہ استغفار کردیں تو وہ اپنا سر پھیر لیتے ہیں اور آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ اس

يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ⑤ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ

ناصح اور تحصیل استغفار سے تکبر کرتے ہوئے بے رخی کرتے ہیں (جب ان کے کفر کی یہ حالت ہے تو) ان کے حق میں دونوں باتیں برابر ہیں۔ خواہ ان کیلئے آپ استغفار کریں یا ان کیلئے استغفار

لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ⑥ هُمُ الَّذِينَ

کریں اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا بیشک اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں کو توفیق (ہدایت کی) نہیں دیتا یہ وہ ہیں ج

يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُّوا ۗ وَلِلَّهِ خَزَائِنُ

کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ صلعم کے پاس (جمع) ہیں ان پر کچھ خرچ مت کرو یہاں تک یہ آپ ہی منتشر ہو جاویں گے اور ان کا یہ کہنا ج

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ⑦

محض ہے کیونکہ اللہ ہی کے پاس سب خزانے آسمانوں کے اور زمین کے ہیں ولیکن منافقین سمجھتے نہیں ہیں۔

اور جب ان سے ان کے خاندان والے ان کے رسوا ہونے کے بعد کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور کفر و نفاق سے توبہ کرو تو وہ اپنے سر جھکا لیتے اور پھیر لیتے ہیں اور آپ ان کو توبہ و استغفار اور آ کی خدمت میں حاضری سے بے رخی کرتا ہوا دیکھیں گے۔

یہ منافقین جب تک نفاق پر قائم رہیں گے حق تعالیٰ ان کی مغفرت نہیں فرمائے گا اور نفاق پر مرنے وا کی حق تعالیٰ مغفرت نہیں فرماتا۔

عبد اللہ بن ابی نے خاص طور پر غزوۂ تبوک میں اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ حضور کے پاس جو جما جمع ہیں ان پر خرچ مت کرو یہاں تک کہ یہ لوگ حضور کے پاس سے خود ہی منتشر ہو کر تمہاری جماعت میں داخل ہو جائیں باقی اللہ ہی کے پاس آسمانوں اور زمین کے سب خزانوں کی کنجیاں ہیں مگر یہ منافقین اس بات کو نہیں سمجھتے اللہ ہی ان کو رزق دیتا ہے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

کے پاس جا آپ تیرے لئے استغفار کر دیں گے تو وہ اپنا سر مٹکانے لگا تو اس کے بارے میں یہ آیت وَ قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا نازل ہوئی۔

اور ابن منذر نے عکرمہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور نیز عروہ سے نقل کیا ہے کہ جس وقت یہ آیہ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ستر مرتبہ سے زائد استغ کروں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ الخ

لث۔ نیز مجاہد اور قتادہ سے بھی اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

لث۔ اور عوفی کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جب سورۂ برأت کی یہ آیت نازل ہوئی تو حضور نے فر نہیں سمجھتا ہوں کہ مجھے اس چیز کے بارے میں اجازت دی گئی ہے سو خدا کی قسم میں ستر مرتبہ سے زائد استغفار کروں گا ممکن ہے کہ حق تعالیٰ ان کی مغفرت فرما دے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَ

یہ لوگ، کہتے ہیں کہ اگر ہم اب مدینہ میں لوٹ کر جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو باہر نکال دے گا اور

۱ ع ۴ ۱۲ لِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٨﴾

لہذا جہل محض ہے بلکہ اللہ ہی کی ہے عزت (بالذات) اور اس کے رسول کی (بواسطہ تعلق مع اللہ کے) اور مسلمانوں کی (بواسطہ تعلق مع اللہ والرسول کے) ولیکن منافقین نہیں جانتے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ

اے ایمان والو تم کو تمہارے مال اور اولاد (مراد اس سے مجموعہ دنیا ہے) اللہ کی یاد (اور اطاعت) سے (مراد اس سے مجموعہ دین ہے) غافل نہ کرنے

اللَّهِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٩﴾ وَأَنفِقُوا مِن مَّا

دیں اور جو ایسا کرے گا ایسے لوگ ناکام رہنے والے ہیں۔ اور منجملہ طاعات کے ایک طاعت مالیہ کا حکم کیا جاتا ہے کہ ہم نے جو کچھ تم کو دیا

رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْ

اس میں سے (حقوق واجبہ) اس سے پہلے پہلے خرچ کرلو کہ تم میں سے کسی کی موت آکھڑی ہو پھر وہ (بطور تمنا و حسرت) کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار مجھ کو اور

لَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٠﴾

تھوڑے دنوں کیوں مہلت نہ دی کہ میں خیر خیرات دے لیتا اور نیک کام کرنے والوں میں شامل ہو جاتا

۲ ع ۱۸ وَلَن يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١١﴾

اور اللہ تعالیٰ کسی شخص کو جبکہ اس کی میعاد (عمر کی ختم ہونے پر) آجاتی ہے ہرگز مہلت نہیں دیتا اور اللہ کو تمہارے سب کاموں کی پوری خبر ہے (وہ ایسے ہی جزا کے مستحق ہوگئے)

نیز عبد اللہ بن ابی منافق ہی نے غزوۂ تبوک میں اپنے ساتھیوں سے کہا تھا جب ہم اپنے غزوہ سے واپس جائیں گے تو مدینہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نکال دیں گے مگر ان منافقین پر اللہ ہی کو اور اس کے رسول کو اور مسلمانوں کو غلبہ اور طاقت حاصل ہے مگر منافقین نہ اس چیز کو جانتے ہیں اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

اے ایمان والو مکہ میں تمہارے جو اموال اور اولاد ہے وہ تم کو ہجرت اور جہاد سے غافل نہ کرنے پائیں اور جس نے ان کی وجہ سے غفلت کی وہ سزا کے اعتبار سے گھاٹے میں رہیں گے۔

اور جو کچھ ہم نے تم کو مال دیا ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کے رستہ میں اس سے پہلے خرچ کرو یا یہ کہ زکوٰۃ دو کہ تم میں سے کسی کی موت آکھڑی ہو اور پھر وہ کہنے لگے کہ دنیا کی موت کی طرح مجھ کو اور مہلت کیوں نہ دی کہ میں اپنے مال کی خیر خیرات دے لیتا اور اس مال سے حج کرکے میں بھی ساتھیوں میں سے ہو جاتا۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے یہاں تک کہ یہ آیت منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ہے تو قاعدہ کی تفسیر اگر منافقین کے ساتھ کی جائے تو یہ مطلب ہوگا کہ میں بھی سچا ایمان اختیار کر لیتا اور سچے مؤمنوں کی طرح اپنے مال کو خیر خیرات کر دیتا۔

اٰیَاتُہَا ۱۸ — (۶۴) سُوْرَۃُ التَّغَابُنِ مَدَنِیَّۃٌ (۱۰۸) — رُکُوْعَاتُہَا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ ۡ وَھُوَ

سب چیزیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ کہ زمین میں ہیں اللہ کی پاکی (قالاً یا حالاً) بیان کرتی ہیں اسی کی سلطنت ہے اور وہی تعریف کے لائق ہے اور

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ② ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ فَمِنْکُمْ کَافِرٌ وَّمِنْکُمْ مُّؤْمِنٌ

ہر شے پر قادر ہے۔ وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا سو (باوجود اس کے بھی) تم میں بعضے کافر ہیں اور بعضے مومن ہیں

وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ③ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَکُمْ

اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال (ایمانیہ و کفریہ) کو دیکھ رہا ہے اسی نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا اور تمہارا نقشہ بنایا

فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ ۚ وَاِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ④ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ

عمدہ نقشہ بنایا اور اسی کے پاس (سب کو) لوٹنا ہے (اور) وہ سب چیزوں کو جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور سب چیزوں کو جانتا

مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑤ اَلَمْ یَاْتِکُمْ نَبَؤُا

جو تم پوشیدہ کرتے اور جو علانیہ کرتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ دلوں تک کی باتوں کو جاننے والا ہے کیا تم کو ان لوگوں کی خبر نہیں

الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۡ

جنہوں نے (تم سے) پہلے کفر کیا

(سورۂ تغابن) یہ سورت مکی اور مدنی ہے اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو سو اکتالیس (۲۴۱) کلمات اور ایک ہزار ستر حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آسمانوں و زمین جتنی مخلوقات اور زندہ چیزیں ہیں سب اسی کی تسبیح و تقدیس کرتی ہیں اسی کی ہمیشہ کی سلطنت ہے اور آسمانوں و زمین دونوں پر یا یہ کہ دنیا و آخرت والوں پر اسی کی حمد و ثنا واجب ہے۔ اور وہ امور دنیا و آخرت میں سے ہر ایک امر پر اور آسمان والوں اور زمین والوں کو آراستہ کرنے پر قادر ہے۔

اس نے تم کو آدم سے اور آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا ہے سو تم میں سے بعضے ظاہراً و باطناً کافر ہیں اور بعضے مومن یا یہ کہ تم میں سے بعض کافر ہیں جو ایمان قبول کریں گے۔ یہ ایمان پر برانگیختہ کرنا ہوا اور بعض مومن ہیں جو کفر اختیار کرلیں گے یہ کفر سے ڈرانا ہوا یا یہ کہ تم میں بعض ظاہری و باطنی طور پر کافر ہیں اور بعض مومن اور بعضے تم میں سے ظاہری طور پر مومن اور خفیہ طور پر کافر ہیں جیسا کہ منافق اس نے حق و باطل کے اظہار کیلئے یا یہ کہ زوال و فنا کے لئے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور تمہارا بہ نسبت جانوروں کے عمدہ نقشہ بنایا یا یہ کہ تمہارے نقشہ کو ہاتھوں پیروں کانوں اور آنکھوں اور تمام اعضاء کے ساتھ مضبوط کیا اور پھر سب کو آخرت میں اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے اور مخلوقات وغیرہ میں سے جو بھی چیزیں آسمانوں و زمین میں ہیں وہ سب کو جانتا ہے اور تمہارے سب ان کاموں کو جو کہ تم خفیہ کرتے ہو اور جو کہ تم علانیہ کرتے ہو جانتا ہے اور وہ دلوں میں جو نیکی و برائی ہے اس سے بھی واقف ہے۔ اے مکہ والو کیا تم کو بذریعہ کتاب گذشتہ قوموں کی خبر نہیں پہنچی کہ حق تعالیٰ نے کے

فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۵ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ

پھر انہوں نے اپنے (ان) اعمال کا وبال (دنیا میں بھی) چکھا اور اس کے علاوہ آخرت میں بھی) ان کیلئے عذاب دردناک ہونے والا ہے یہ اس سبب سے ہے کہ ان لوگوں کے پاس ان کے پیغمبر

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ

دلائل واضحہ لے کر آئے تو ان لوگوں نے (ان رسولوں کی نسبت) کہا کہ کیا آدمی ہم کو ہدایت کریں گے غرض انہوں نے کفر کیا اور اعراض کیا اور خدا نے بھی ان کی

وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۶ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ

کچھ پرواہ نہ کی اور اللہ (سب سے) بے نیاز (اور) ستودہ صفات ہے یہ کافر (مضمون) عذاب آخرت کو سن کر یہ دعوٰی کرتے ہیں کہ وہ ہرگز ہرگز دوبارہ زندہ نہ کئے جاویں گے آپ کہہ دیجئے کیوں

لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۷ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ

نہیں واللہ ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے پھر جو کچھ تم نے کیا ہے تم کو سب جتلا دیا جاوے گا اور اس پر سزا دی جاوے گی اور یہ (بعث و جزا) اللہ کو بالکل آسان ہے سو تم (کو چاہئے کہ)

وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۸ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ

اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر یعنی قرآن پر کہ ہم نے نازل کیا ہے ایمان لاؤ اور اللہ تمہارے سب اعمال کی پوری خبر رکھتا ہے (اور اس دن کو یاد کرو) کہ جس دن تم سب کو

لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا

ایک جمع ہونیکے دن جمع کرے گا یہی دن ہے سود و زیاں کا اور (بیان اس کا یہ ہے کہ) جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہوگا اور نیک کام کرتا ہوگا اللہ تعالٰی

يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

اس کے گناہ دور کردے گا اور اس کو (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی جس میں ہمیشہ ہمیشہ

ساتھ کیا برتاؤ کیا انہوں نے عذاب وہلاکت کے ذریعہ دنیا میں اپنے اعمال کا وبال چکھ لیا اور آخرت میں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اور یہ عذاب اس وجہ سے ہے کہ ان کے پاس رسول اوامر ونواہی اور معجزات لے کر آئے تو ان لوگوں نے کیا ہمارے جیسا آدمی ہم کو توحید کی دعوت دے گا سو انہوں نے کتابوں، رسولوں اور معجزات کا انکار کیا اور ان پر ایمان لانے سے اعراض کیا خدا تعالٰی نے ان کے ایمان کی پرواہ نہ کی وہ ان کے ایمان سے بے نیاز اور ستودہ صفات ہے

کفار مکہ یہ دعوے کرتے ہیں کہ وہ مرنے کے بعد زندہ نہیں کئے جائیں گے۔ آپ ان سے فرما دیجئے کہ تم مرنے کے بعد ضرور زندہ کئے جاؤ گے اور پھر وہ جو کچھ تم نے دنیا میں نیکی و برائی کی ہے تم کو سب جتلا دے گا یہ دوبارہ زندہ کرنا حق تعالٰی کو بالکل آسان ہے۔

مکہ والو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعث بعد الموت کے بارے میں جو کچھ بیان کرتے ہیں تم اس پر ایمان لاؤ اور اس پر کتاب پڑھی جو ہم نے بذریعہ جبریل امین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہے۔

قیامت کے دن جبکہ حق تعالٰی تمام اولین وآخرین کو جمع فرمائیگا اسی روز کافر اپنی جان ومال و اولاد اور جنت کے گھاٹے میں رہیگا اور مومن وارث ہوجائیگا یا یہ کہ مومن کافر کو اس کے اہل وعیال کے بارہ میں نقصان پہنچائے گا یا یہ کہ کافر اپنی جان کو جنت نہ ملنے سے نقصان پہنچائے گا۔ اور مومن اس کا وارث ہوگا اور مظلوم ظالم کی نیکیاں لے گا اور اپنی برائیاں اس پر ڈال کر ظالم کو نقصان پہنچائے گا اور جو شخص اللہ پر اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہو اور اعمال صالحہ کرتا ہو تو حق تعالٰی اس کے گناہوں کو توحید کے ذریعہ سے معاف کر دیگا اور ایسے باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے چاروں نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے

أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٩﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

کے رہیں گے یہ (اور) بڑی کامیابی ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہوگا یہ لوگ دوزخی ہیں

النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٠﴾ مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ

اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے کوئی مصیبت بدوں حکم خدا کے نہیں آتی

اللَّهِ ۗ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١﴾ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَ

اور جو شخص اللہ پر (پورا) ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو (صبر و رضا) کی راہ دکھا دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے (اور خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہر امر میں جس میں

أَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٢﴾ اللَّهُ لَا

مصائب بھی داخل ہیں) اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو۔ اور اگر تم (اطاعت سے) اعراض کرو گے تو یاد رکھو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صاف صاف پہنچا دینا ہے اللہ کے سوا

إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ

کوئی معبود (بننے کے قابل) نہیں اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر (مصائب وغیرہ میں) توکل رکھنا چاہیئے اے ایمان والو تمہاری بعض بیبیاں اور اولاد تمہارے

أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ۚ

(دین کے) دشمن ہیں سو تم ان سے ہوشیار رہو (اور ان کے ایسے امر پر عمل مت کرو)

رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے کہ جنت ہاتھ آئی اور دوزخ سے بچے۔

اور جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا ہوگا اور حضور اور قرآن کریم کی تکذیب کی ہوگی مثلاً کفار مکہ یہ دوزخی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ دوزخ برا ٹھکانا ہے۔

تمہاری جانوں، مالوں اور گھر والوں کو کوئی مصیبت بغیر خدا کے حکم کے نہیں آتی اور جو یہ سمجھے کہ مصیبت منجانب اللہ ہے تو وہ اپنے قلب کو صبر و رضا کی راہ دکھا دیتا ہے یا یہ کہ جب اس کو کوئی نعمت ملے تو شکر کرے اور جب آزمایا جائے تو صبر کرے اور جب ظلم کیا جائے تو معاف کرے اور جس وقت کوئی پریشانی لاحق ہوئی تو انا للہ پڑھے تو ایسا شخص اپنے دل کو انا للہ کی راہ دکھا دیتا ہے اور تم کو جو مصیبت وغیرہ پیش آتی ہے حق تعالیٰ اس سے بخوبی واقف ہے۔

فرائض میں حق تعالیٰ کی سنن میں رسول کی یا یہ کہ توحید میں حق تعالےٰ کی اور قبولیت میں رسول کی اطاعت کرو سو اگر تم ان دونوں کی اطاعت سے اعراض کرو گے تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذمہ تو منصب رسالت کو صاف طور پر پہنچا دینا ہے۔

اور حق تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے مؤمنین کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ اے ایمان والو تمہاری بیبیاں اور اولاد جو کہ مکہ مکرمہ میں ہیں اگر وہ تم کو جہاد اور ہجرت سے روکیں تو وہ تمہارے دشمن ہیں تم ان سے ہوشیار رہو۔

لباب النقول فی اسباب النزول

(سورۂ تغابن) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امام ترمذی اور حاکم نے تصحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضہ سے نقل کیا ہے کہ اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ الخ ان مکہ والوں کے بارے میں نازل ہوئی جو مشرف باسلام ہو گئے تھے تو انہوں نے اپنی بیبیوں اور اولاد کو مدینہ آنے کی دعوت دی تو انہوں نے آنے سے انکار کیا جب یہ حضرات حضور کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

وَإِنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ⑭ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ⑮ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِّأَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ⑯ إِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ

اور اگر تم معاف کر دو اور درگذر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ (تمہارے گناہوں کا) بخشنے والا (اور تمہارے حال پر) رحم کرنے والا ہے تمہارے اموال اور اولاد بس تمہارے لئے ایک آزمائش کی چیز ہے (جو شخص ان میں پڑ کر اللہ کو یاد رکھیگا تو) اللہ کے پاس (اس کیلئے) بڑا اجر ہے تو جہانتک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور اسکے احکام کو سنو اور مانو اور (بالخصوص مواقع حکم میں) خرچ (بھی) کیا کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا اور جو شخص نفسانی حرص سے محفوظ رہا ایسے ہی لوگ (آخرت میں) فلاح پانے والے ہیں اور اگر تم اللہ کو اچھی طرح (یعنی خلوص کے ساتھ) قرض دو گے تو وہ اس کو تمہارے لئے بڑھاتا چلا جاوے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا

اور اگر وہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کر کے آجائیں تو تم ان کو معاف کر دو اور ان پر کوئی گرفت نہ کرو یہ تمہارے موال و اولاد جو مکہ مکرمہ میں ہیں تمہارے لئے ایک آزمائش کی چیز ہے جب کہ ہجرت اور جہاد سے تم کو روکیں اور جو شخص ان چیزوں کے باوجود ہجرت اور جہاد فی سبیل اللہ کرے تو اس کے لئے بڑا اجر ہے۔

تو جہانتک ہو سکے حق تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کے احکام کو سنو اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول جو تم کو حکم دے اس کو مانو اور اپنے اموال کو حق تعالیٰ کے رستہ میں خیرات کرو یہ خیرات کرنا تمہارے لئے مال کے روکنے سے بہتر ہوگا۔

اور جو شخص نفسانی حرص سے محفوظ رہا یہ کہ جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی تو ایسے ہی لوگ غصہ اور ناراضگی سے بچنے والے ہیں

اور اگر تم حق تعالیٰ کے رستہ میں خلوص کے ساتھ خیر خیرات کرو گے تو وہ اس کو تمہارے لئے بڑھاتا چلا جائے گا اور اس صدقہ کی وجہ سے تمہارے گناہ معاف کرے گا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

تو لوگوں کو دیکھا انہوں نے دین میں سمجھ حاصل کر لی ہے تو یہ حضرات سمجھ گئے کہ ان پر گرفت ہوگی تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَإِنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا الخ

اور ابن جریر نے عطاء بن یسار سے نقل کیا ہے کہ سورۂ تغابن پوری کی پوری مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے بجز اس آیت کے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ کے کیونکہ وہ اہل و عیال والے تھے جب وہ جہاد کا ارادہ کرتے تو ان کے گھر والے رونا شروع کر دیتے اور ان کے ٹھہرانے کی کوشش کرتے اور کہتے کہ کس کے سہارے پر آپ ہم کو چھوڑ کر جاتے ہیں تو وہ نرم پڑ جاتے لہٰذا ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور بقیہ سورت مدنی ہے۔

اور ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ نازل ہوئی تو صحابہ کرام پر عمل کرنا شاق ہو گیا چنانچہ وہ نفلوں میں اس قدر کھڑے ہوتے کہ ان کے قدم ورم کر جاتے اور چہرے پھٹ جاتے تھے تب مسلمانوں پر تخفیف کے لئے حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ الخ

وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٧﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾

اور اللہ تعالیٰ بڑا قدر دان ہے (کہ عمل صالح کو قبول فرماتا ہے اور) بڑا بردبار ہے پوشیدہ اور ظاہر (اعمال) کا جاننے والا ہے (اور) زبردست ہے (اور) حکمت والا ہے

آیاتہا ۱۲ —— سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ (٦٥) (٩٩) —— رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ

اے پیغمبر (آپ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ) جب تم لوگ (اپنی) عورتوں کو طلاق دینے لگو تو ان کو (زمانہ) عدت (یعنی حیض) سے پہلے (یعنی طہر میں) طلاق دو اور تم عدت کو یاد رکھو

اور اللہ تعالیٰ بڑا قدر دان ہے کہ تمہارے صدقات کو قبول کر کے بڑھاتا ہے یا یہ کہ معمولی سے صدقہ قبول کر کے اجر جزیل عطا فرماتا ہے اور جو شخص اپنے صدقہ پر احسان جتلائے یا نہ دے اس کی فوری گرفت نہیں فرماتا۔

اور صدقہ دینے والوں کے دلوں میں جو احسان اور خوف پوشیدہ ہے اور جو وہ صدقات دیتے ہیں وہ ان سب باتوں سے بخوبی واقف ہے اور جو شخص صدقہ دے کر احسان جتلائے یا نہ دے اس کو سزا دینے میں زبردست اور اپنے حکم و فیصلہ میں حکمت والا ہے۔

یا یہ کہ صدقات کے قبول کرنے اور اس کے بڑھانے میں حکمت والا ہے یا یہ مطلب ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کو طلاق سنت کا حکم دینے میں حکمت والا ہے۔

(سورۂ طلاق) یہ سورت مدنی ہے اس میں گیارہ آیتیں اور دو سو سینتالیس کلمات اور ایک ہزار ایک سو ستر حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے متبعین سے فرما دیجئے کہ جب تم مدخول بہا عورتوں کو طلاق دینے لگو تو ان کو ایسی پاکی کے زمانہ میں جس پاکی میں ان کے ساتھ صحبت نہ کی ہو طلاق دو۔ اور پھر اس کے بعد تم انکی عدت کو یاد رکھو کہ وہ تین حیضوں سے پاک ہو کر غسل کر لیں۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۂ طلاق) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امام حاکم نے حضرت ابن عباس رضی سے نقل کیا ہے کہ عبد یزید ابو رکانہ نے ام رکانہ کو طلاق دے دی اور پھر قبیلہ مزینہ کی ایک عورت سے شادی کر لی چنانچہ وہ حضور کے پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ انہوں نے اسی عورت سے شادی کا ارادہ کیا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ

حافظ ذہبی فرماتے ہیں سند واہی ہے اور حدیث غلط ہے کیونکہ عبد یزید نے اسلام کا زمانہ ہی نہیں پایا۔

اور ابن ابی حاتم نے قتادہ کے طریق سے حضرت انس رضی سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ کو طلاق دی تو ان کے گھر والے آئے تب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ سے کہا گیا کہ ان سے رجوع کر لیجئے اسی لئے کہ یہ دن کو روزہ رکھنے اور رات کو نمازیں پڑھنے والی ہیں۔ اور اسی روایت کو ابن جریر نے قتادہ سے اور ابن المنذر نے ابن سیرین سے مرسلاً نقل کی ہے۔ اور ابن ابی حاتم نے مقاتل سے فرمان خداوندی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت عمرو بن العاص و طفیل بن حارث۔ اور عمرو بن سعید بن العاص کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰہَ رَبَّکُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْھُنَّ مِنْۢ بُیُوْتِھِنَّ وَلَا یَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ

اور اللہ سے ڈرتے رہو جو تمہارا رب ہے ان عورتوں کو ان کے (رہنے کے) گھروں سے مت نکالو (کیونکہ سکنی مطلقہ کا مثل منکوحہ کے واجب ہے) اور نہ وہ عورتیں خود نکلیں مگر ہاں کوئی کھلی

بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ ؕ وَتِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ ؕ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ فَقَدْ

بے حیائی کریں تو اور بات ہے اور یہ سب خدا کے مقرر کئے ہوئے احکام ہیں اور جو شخص احکام خداوندی سے تجاوز کرے گا (مثلاً اس عورت کو گھر سے نکال دیا) اس

ظَلَمَ نَفْسَہٗ ؕ لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا ① فَاِذَا بَلَغْنَ

نے اپنے اوپر ظلم کیا تجھ کو خبر نہیں شاید اللہ تعالیٰ بعد اس (طلاق دینے) کے کوئی نئی بات (تیرے دل میں) پیدا کردے (مثلاً طلاق پر ندامت ہو تو رجعی میں اس کا

اَجَلَھُنَّ فَاَمْسِکُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْھِدُوْا ذَوَیْ

تدارک ہو سکتا ہے) پھر جب وہ (مطلقہ) عورتیں اپنی عدت گذرنے کے قریب پہنچ جائیں (تو تم کو دو اختیار ہیں یا تو) انکو قاعدہ کے موافق نکاح میں رہنے دو یا قاعدہ کے موافق ان کو رہائی دو اور

عَدْلٍ مِّنْکُمْ وَاَقِیْمُوا الشَّھَادَۃَ لِلّٰہِ ؕ ذٰلِکُمْ یُوْعَظُ بِہٖ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ

آپس میں سے دو معتبر شخصوں کو گواہ کرلو (اے گواہو اگر گواہی کی حاجت پڑے تو) ٹھیک ٹھیک اللہ کے واسطے (بلا رو رعایت) گواہی دو اس مضمون سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ پر

بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۬ؕ

اور یوم قیامت پر یقین رکھتا ہو

اور اللہ سے ڈرو یعنی سنت کے خلاف ایام حیض میں ان کو طلاق مت دو اور یہ کہ جن عورتوں کو تم نے طلاق دے دی ہے، عدت کے زمانہ میں ان کے رہنے کے گھروں سے ان کو مت نکالو اور نہ وہ عورتیں خود نکلیں تا آنکہ عدت پوری ہو جائے۔

مگر یہ کہ وہ خود کھلی نافرمانی کریں یہ کہ عدت ہی میں گھر سے نکل جائیں کہ ان کا عدت کے زمانہ میں نکلنا اور نکالنا دونوں معصیت کی باتیں ہیں۔

یا یہ مطلب کہ وہ کھلی بیحیائی کر بیٹھیں تو البتہ سزا دینے کے لئے نکالی جائیں گی یہ احکام خداوندی ہیں کہ عورتوں کی طلاق اور نفقہ اور سکنی کے بارے میں اس کے مقرر کردہ فرائض ہیں اور جو شخص احکام خداوندی سے تجاوز کرے گا تو اس نے خود اپنے کو نقصان پہنچایا۔

خاوند کو خبر نہیں ہے کہ شاید حق تعالیٰ اس ایک طلاق کے بعد یا عدت پوری ہونے سے قبل خاوند کے دل میں بیوی کی محبت اور اس سے رجوع کی صورت پیدا کردے جب وہ مطلقہ عورتیں تیسرے حیض کے بند ہونے کے قریب پہنچ جائیں تو یا تو عدت گذرنے سے پہلے ان سے رجوع کرو اور معاشرت و حسن سلوک ان کے ساتھ کرو یا ان کو قاعدہ کے موافق چھوڑ دو کہ ان کی عدت کو لمبا نہ کرو، ان کا حق ادا کرو اور اس مراجعت اور طلاق پر دو آزاد پسندیدہ عادل مسلمان آدمیوں کو گواہ کرلو اور پھر حکام کے سامنے تم نے ٹھیک حق کے واسطے گواہی دو۔

ان تمام مذکورہ باتوں سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو حق تعالیٰ اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہو۔ اور کہا گیا ہے کہ شروع سورت سے کر یہانتک یہ آیتیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازل ہوئی ہیں جبکہ آپ نے حضرت حفصہ کو طلاق دیدی تھی۔ اور آپ کے صحابہ کرام میں سے ان چھ آدمیوں کے بارے میں بھی جن میں ابن عمرؓ بھی ہیں یہ آیت نازل ہوئی کہ انہوں نے اپنی عورتوں کو بحالت حیض میں طلاق دیدی تھی تو حق تعالیٰ نے انکو اس سے منع کیا اور سنت کے مطابق طلاق دینے کا طریقہ بتلایا۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝۲ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ

اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے (مضرتوں سے) نجات کی شکل نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص اللہ پر توکل

يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ

کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس (کی اصلاح مہمات) کیلئے کافی ہے اللہ تعالیٰ اپنا کام (جس طرح چاہے) پورا کر کے رہتا ہے اللہ تعالیٰ نے

لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝۳

ہر شے کا ایک اندازہ (اپنے علم میں) مقرر کر رکھا ہے

اور جو شخص مصیبت کے وقت حق تعالیٰ سے ڈر کر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے سختی سے نکلنے کی صورت نکال دیتا ہے یا یہ کہ معصیت سے اطاعت کی طرف یا یہ کہ دوزخ سے جنت کی طرف نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا یہ آیت حضرت عوف بن مالک اشجعی کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ دشمن نے ان کے لڑکے کو قید کر لیا تھا پھر بعد میں وہ بہت سے اونٹ لے کر واپس آ گئے۔

اور جو رزق میں بھی حق تعالیٰ پر توکل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے۔ سختی اور تنگی میں اپنا حکم پورا کر کے رہتا ہے سختی ہو یا فراخی حق تعالیٰ نے ہر ایک شے کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے کہ اس پر آ کر وہ چیز پوری ہو جاتی ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

اور حاکم نے جابرؓ سے نقل کیا ہے کہ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا یہ آیت ایک اشجعی شخص کے بارے میں نازل ہوئی یہ تنگدست مزدور پیشہ کثیر اہل و عیال والے شخص تھے یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ سے کچھ مانگا آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور صبر کرو چنانچہ یہ کچھ ہی دیر ٹھہرے تھے کہ ان کا لڑکا بکریاں لے آیا اور ان کے لڑکے کو دشمن نے پکڑ لیا تھا چنانچہ انہوں نے حضور کی خدمت میں آ کر واقعہ سے اطلاع دی آپ نے فرمایا ان کو کھاؤ۔

حافظ ذہبی فرماتے ہیں حدیث منکر ہے مگر اس کا شاہد موجود ہے۔

ث۔ اور ابن جریر نے سالم بن ابی الجعد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

ث۔ اور سدی نے بھی باقی سدی نے ان کا نام عوف اشجعی بھی ذکر کیا ہے۔

ث۔ اور اس روایت کو حاکم نے بھی ابن مسعودؓ سے نقل کیا ہے اور اسی طرح نام ذکر کیا ہے

اور ابن مردویہ نے کلبی۔ ابوصالح کے طریق سے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ عوف بن مالک اشجعی آئے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لڑکے کو دشمن نے پکڑ لیا ہے اور اس کی ماں واویلا کر رہی ہے آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا میں تم کو اور اس کی ماں کو اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کثرت کے ساتھ پڑھیں اس عورت نے کہا اچھا چنانچہ دونوں نے اس کی کثرت شروع کر دی نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے لڑکے سے دشمن غافل ہوا۔ اور وہ دشمن کی بکریاں ہانک کر اپنے باپ کے پاس لے آئے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ

(اوپر عدت کا اجمالاً ذکر تھا) اور تفصیل یہ کہ تمہاری (مطلقہ) بیبیوں میں جو عورتیں (بوجہ زیادت سن کے) حیض آنے سے ناامید ہو چکی ہیں اگر تم کو (ان کی عدت کی تعیین میں) شبہ ہو تو ان کی عدت تین

اَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ

مہینے ہیں اور اسی طرح جن عورتوں کو (اب تک بوجہ کم عمری کے) حیض نہیں آیا اور حاملہ عورتوں کی عدت اس حمل کا پیدا ہو جانا ہے

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ④ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَیْكُمْ

اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک کام میں آسانی کر دے گا یہ (جو کچھ مذکور ہوا) اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہارے پاس بھیجا ہے

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یُكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَیُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ⑤ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ

اور جو شخص (ان معاملات میں اور دوسرے امور میں بھی) اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ دور کر دیگا (کہ مغفرت عظیمہ کا سبب ہے) اور اسکو بڑا اجر دیگا تم ان (مطلقہ عورتوں کو) اپنی

حَیْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْهِنَّ

وسعت کے موافق رہنے کا مکان دو جہاں تم رہتے ہو اور ان کو تنگ کرنے کیلئے (اس کے بارے میں) تکلیف مت پہنچاؤ

جب حق تعالیٰ نے حیض والی عورتوں کی عدت بیان کر دی تو حضرت معاذؓ نے کھڑے ہو کر عرض یا رسول اللہ تو پھر ان ان عورتوں کی کیا عدت ہے جو حیض آنے سے ناامید ہو چکی ہیں۔

تو اس پر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم کو ایسی عورتوں کی عدت کی تعیین میں شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہیں پھر ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ جن عورتوں کو کم سنی کی وجہ سے حیض نہیں آتا تو ان کی کیا عدت ہے تو اس پر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کی بھی عدت تین مہینے ہے تو پھر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تو پھر حاملہ عورتوں کی کیا عدت ہے تو اس پر یہ حکم نازل ہوا کہ ان کی عدت ان کے اس حمل کا پیدا ہو جانا ہے۔ اور جو شخص حق تعالیٰ اس کے احکام کی بجا آوری میں ڈرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک کام میں آسانی کر دے گا۔

یہ احکام خداوندی ہے جو اس نے تمہارے سامنے قرآن کریم میں بیان کر دیئے ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ دور کر دے گا اور جنت میں اس کو بڑا اجر دے گا۔

پھر سابقہ بیان کی طرف حق تعالیٰ رجوع فرماتا ہے کہ ان مطلقہ عورتوں کو اپنی وسعت کے مطابق نان نفقہ اور سکنی دو اور ان کو تنگ کرنے کیلئے نان نفقہ اور سکنی کے بارے میں تکلیف مت پہنچاؤ۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور اسی روایت کو خطیب نے اپنی تاریخ میں جویبر، ضحاک کے واسطہ سے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے۔

لثہ۔ اور اسی روایت کو ثعلبی نے دوسرے ضعیف طریق سے روایت کیا ہے۔

لثہ۔ اور ابن ابی حاتم نے دوسرے طریق سے مرسلاً نقل کیا ہے اور ابن جریر اور اسحاق بن راہویہ اور حاکم وغیرہ نے ابی بن کعب سے نقل کیا ہے کہ جب سورہ بقرہ کی وہ آیت جو عورتوں کی قسموں کے بارے میں ہے نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا مطلقہ عورتوں کی قسموں میں سے کچھ قسمیں باقی رہ گئیں چھوٹی اور بوڑھی اور حمل والی عورتوں کا حکم نہیں بیان کیا تب اس پر یہ آیت وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ نازل ہوئی یہ روایت صحیح الاسناد ہے۔ اور مقاتل نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ خلاد بن عمرو بن الجموحؓ نے اس عورت کی عدت کے بارے میں جس کو حیض نہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تب یہ آیت نازل ہوئی۔

وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ

اور اگر وہ (مطلقہ عورتیں حمل والیاں ہوں تو حمل پیدا ہونے تک انکو کھانے پینے کا خرچ دو پھر اگر وہ (مطلقہ عورتیں جبکہ پہلے ہی سے بچے والیاں ہوں یا بچہ ہی پیدا ہو نیسے ان کی عدت ختم ہوئی ہو) تمہارے

لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ

لئے (بچہ کو اجرت پر) دودھ پلاویں تو ان کو (مقررہ) اجرت دو اور (اجرت کے بارے میں) باہم مناسب طور پر مشورہ کر لیا کرو اور اگر تم باہم کشمکش کرو گے تو کوئی دوسری

فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ﴿٦﴾ لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ ۖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ

عورت دودھ پلا دے گی (آگے بچہ کے نفقہ کے بارے میں ارشاد ہے کہ) وسعت والے کو اپنی وسعت کے موافق (بچہ پر) خرچ کرنا چاہیئے اور جس کی

رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ

آمدنی کم ہو اس کو چاہیئے کہ اللہ نے جتنا اس کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرے خدا تعالیٰ کسی شخص کو اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جتنا اس کو دیا ہے خدا تعالیٰ تنگی کے بعد جلدی فراغت

اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ﴿٧﴾ وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ

بھی دے گا (اور ضرورت و حاجت روائی بھی) اور بہت سی بستیاں تھیں جنہوں نے اس کے حکم ماننے سے اور اس کے رسولوں سے سرتابی کی

فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُكْرًا ﴿٨﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ

سو ہم نے ان (کے اعمال) کا سخت حساب کیا اور ہم نے ان کو بڑی بھاری سزا دی (کہ وہ گروہ ہلاک بالعذاب ہے) غرض انہوں نے اپنے اعمال

أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ﴿٩﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ

کا وبال چکھا اور ان کا انجام کار خسارہ ہی ہوا (یہ تو دنیا میں ہوا اور آخرت میں) اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک سخت عذاب تیار کر رکھا ہے

فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿١٠﴾

(اور جب انجام نافرمانی کا یہ ہے) تو اے سمجھدارو (جو کہ) ایمان لائے ہو تم خدا سے ڈرو خدا نے تمہارے پاس ایک نصیحت نامہ بھیجا اور وہ نصیحت نامہ

اور اگر وہ مطلقہ عورتیں حمل والیاں ہیں تو وضع حمل تک خاوند ان کو کھانے پینے کا خرچ دے اور اگر وہ مائیں تمہارے لئے بچہ کو دودھ پلائیں تو اس پر ان کو مقررہ اجرت دو اور میاں بیوی باہم ارضاع وغیرہ کے نفقہ پر مشورہ کر لیا کریں کہ نہ اسراف ہی او نہ یا لکل ہی کمی - اور اگر نفقہ میں کشمکش ہو اور ماں بچہ کو دودھ پلانے پر راضی نہ ہو تو اجرت پر بچہ کو کسی اور سے دودھ پلوا دو وسعت والے باپ کو اپنی وسعت کے مطابق بچہ پر خرچ کرنا چاہیئے اور جس کی آمدنی کم ہو تو اس کو جتنا اللہ نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرے رضاعت وغیرہ کے نفقہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جتنا کہ اس کو دیا ہے اللہ تعالیٰ اس نفقہ میں تنگی کے بعد فراغت بھی دے دیگا تو تنگ دست کو خدا کے دینے پر نظر رکھنی چاہیئے۔

اور بہت سی بستیوں والے تھے جنہوں نے حکم خداوندی قبول کرنے اور اس کی اطاعت سے اور اس کے رسولوں کی بات ماننے سے اور رسول جو احکام لے کر آئے تھے ان کے قبول کرنے سے انکار کیا۔

سو آخرت میں ہم ان کا سخت حساب کریں گے اور دنیا میں بھی ہم نے ان کو بڑی بھاری سزا دی غرضکہ انہوں نے دنیا میں اپنے اعمال کا ہلاکت کے ساتھ مزہ چکھ لیا اور آخرت میں بھی ان کا انجام خسارہ ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آخرت میں ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے اے سمجھ دارو جو کہ ایمان لائے ہو تم خدا سے ڈرو۔ خدا نے رسول کے ساتھ تمہارے پاس ایک نصیحت نامہ بھیجا ہے۔

رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

دیکر) ایک رسول (بھیجا) جو تم کو اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں تاکہ ایسے لوگوں کو کہ جو ایمان لاویں اور اچھے عمل

الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا

کریں (کفر) جہل کی) تاریکیوں سے (ایمان وعلم وعمل) نور کی طرف لے آویں اور (آگے ایمان وغیرہ طاعت پر وعدہ ہے کہ) جو شخص اللہ پر ایمان لاوے گا

يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ

اور اچھے عمل کرے گا خدا اس کو (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے بیشک اللہ

اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ⑪ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ

نے (ان کو بہت) اچھی روزی دی (آگے اللہ کا واجب الاطاعت ہونا بیان کیا جاتا ہے یعنی) اللہ ایسا ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور ان ہی کی طرح

مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ڏ

زمین بھی (اور) ان سب میں (اللہ تعالیٰ کے) احکام نازل ہوتے رہتے ہیں (اور یہ اس لئے بتلایا گیا) کہ تم کو معلوم ہو جاوے کہ اللہ تعالیٰ ہر شئے پر قادر ہے

وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ⑫

اور اللہ ہر شئے کو (اپنے) احاطہ علمی میں لئے ہوئے ہے۔

کہ وہ رسول تمہارے سامنے قرآن کریم کی صاف صاف آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں تاکہ ایسے لوگوں کو جو کہ ایمان لاویں اور اعمال صالحہ کریں ان کو کفر سے ایمان کی طرف لے آویں۔

اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے گا اور اعمال صالحہ کرے گا خدا اس کو جنت کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت میں بڑا عمدہ ثواب دیا۔

اللہ ہی نے سات آسمان اوپر نیچے اور اسی طرح سات زمینیں تہ بہ تہ پیدا کیں ان سب آسمانوں اور زمینوں میں فرشتے وحی و تنزیل اور حق تعالیٰ کے پاس احکام لے کر آتے رہتے ہیں۔

تاکہ تم کو معلوم ہو جائے اور تم یقین کر لو کہ اللہ تعالیٰ آسمان و زمین والوں میں ہر ایک پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز کو اپنے احاطۂ علمی میں لئے ہوئے ہے۔

اٰیاتہا ۱۲ —— (۶۶) سُوْرَۃُ التَّحْرِیْمِ مَدَنِیَّۃٌ (۱۰۷) —— رُکُوْعَاتُہَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَ اللّٰهُ

اے نبی جس چیز کو اللہ نے آپ کے لئے حلال کیا ہے آپ (قسم کھا کر) اس کو (اپنے اوپر) کیوں حرام فرماتے ہیں (پھر وہ بھی) اپنی بیبیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اور اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱﴾ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ ۚ وَ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَ

بخشنے والا مہربان ہے اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لئے تمہاری قسموں کا کھولنا (یعنی قسم توڑنے کے بعد اس کے کفارہ کا طریقہ) مقرر فرما دیا ہے اور اللہ تمہارا

هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۲﴾ وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا ۚ فَلَمَّا

کارساز ہے اور وہ بڑا جاننے والا (اور) بڑی حکمت والا ہے اور جب کہ پیغمبر (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات چپکے سے فرمائی پھر جب

(سورۃ التحریم) یہ سورت مدنی ہے۔ اس میں بارہ آیتیں اور دو سو انچاس کلمات اور ایک ہزار ساٹھ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ حضرت عائشہ رض اور حضرت حفصہ رض کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے حضرت ماریہ قبطیہ کے نکاح کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ اس قسم کو بخشنے والا مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کی قسموں کا کفارہ بیان کر دیا ہے چنانچہ حضور نے اپنی اس قسم کا کفارہ ادا کیا اور ماریہ قبطیہ کے ساتھ تعلق کو باقی رکھا وہ تمہارا محافظ و مددگار ہے اور وہ ان واقعات سے واقف اور حکمت والا ہے کہ کفارہ کا حکم دیا۔

اور وہ وقت قابل ذکر ہے جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ سے ایک بات چپکے سے فرمائی، پھر جب حضرت

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۃ التحریم) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم امام حاکم اور نسائی نے سند صحیح کے ساتھ حضرت انس رض سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک باندی تھیں جس کے ساتھ آپ خلوت کیا کرتے تھے تو حضرت حفصہ رض آپ کے برابر پیچھے لگی رہیں تا آنکہ آپ نے ان کو اپنے اوپر حرام کر لیا اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ الخ

اور ضیاء نے مختارہ میں حضرت ابن عمر کی روایت سے حضرت عمر رض سے نقل کیا ہے کہ حضور نے حضرت حفصہ سے فرمایا کہ کسی کو اس چیز کی اطلاع مت دینا کہ ابراہیم کی والدہ مجھ پر حرام ہیں چنانچہ تا آنکہ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ کو اس بات سے مطلع نہیں کر دیا آپ ان کے قریب نہیں گئے اس واقعہ کے بارے میں حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ الخ

ش۔ اور امام طبرانی نے سند ضعیف کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی باندی حضرت ماریہ کے پاس حضرت حفصہ کے گھر میں تشریف لے گئے حضرت حفصہ آئیں حضور کو ان کے پاس بیٹھا ہوا پایا تو بولیں یا رسول اللہ اپنے اور ازواج کے گھروں کے علاوہ میرے گھر میں آپ نے اسے حفصہ اگر میں ان کو ہاتھ لگاؤں تو یہ مجھ پر حرام ہیں اور اس بات کو تم راز میں رکھنا حضرت حفصہ رض فرماتی

نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا

اس بی بی نے وہ بات (دوسری بی بی کو) بتلادی اور پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے (بذریعہ وحی) اس کی خبر دی تو پیغمبر نے (اس ظاہر کردینے والی بی بی کو) تھوڑی سی بات تو جتلادی اور تھوڑی سی بات کو

نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ③ اِنْ تَتُوْبَاۤ

ٹال گئے سو پیغمبر نے اس بی بی کو وہ بات جتلائی وہ کہنے لگی کہ آپ کو اس کی کس نے خبر دی آپ نے فرمایا کہ مجھ کو بڑے جاننے والے خبر رکھنے والے (یعنی خدا) نے خبر دی اسے (پیغمبر کی)

اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ

دونوں بیبیو اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کرلو تو تمہارے دل مائل ہورہے ہیں اور (اسی طرح) پیغمبر کے مقابلہ میں تم دونوں کارروائیاں کرتی رہیں تو (یاد رکھو کہ) پیغمبر کا رفیق اللہ ہے

وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ④

اور جبریل ہے اور نیک مسلمان ہیں اور (ان کے علاوہ) فرشتے (آپ کے) مددگار ہیں

حفصہؓ نے حضور کے اس راز سے حضرت عائشہ رضؓ کو مطلع کردیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس چیز سے مطلع کردیا تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ سے ان کی کہی ہوئی تھوڑی سی تو بات بتلادی یعنی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر رضؓ کی خلافت کے بارے میں یا یہ کہ حضرت ماریہ قبطیہ سے خلوت کے بارے میں

اور تھوڑی سی بات ٹال گئے اور اس پر ان کی کچھ شکایت نہیں کی چنانچہ جب نبی اکرم نے حضرت حفصہؓ کو وہ بات جتلادی جس سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ کو مطلع کیا تھا تو اس پر حضرت حفصہ رضؓ بولیں آپ کو اس کی کس نے خبر دی میں نے تو صرف حضرت عائشہ رضؓ سے کہا تھا آپ نے فرمایا مجھے حق تعالیٰ نے خبر دی۔

اے حفصہ اور عائشہ رضؓ تم نے جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذاء پہنچائی ہے اور آپ کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے اس سے تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کرو تو بہتر ہے کیونکہ تمہارے دل حق کی طرف سے مائل ہورہے ہیں

اور اگر اسی ایذاء رسانی اور نافرمانی پر تم دونوں جمی رہیں تو سمجھ لو کہ پیغمبر کا تمہارے مقابلہ میں معین و مددگار اور محافظ اللہ ہے اور جبریل ہیں اور خلفائے راشدین اور تمام مسلمان ہیں اور ان کے علاوہ فرشتے آپ کے مددگار ہیں۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

کریں حضرت عائشہ رضؓ کے پاس آئی اور ان کو اس سے مطلع کردیا تب حق تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں۔

اور بزاز نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت آپ کی باندی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اور طبرانی نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت سودہ رضؓ کے پاس شہد پیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ وہاں سے حضرت عائشہ رضؓ کے پاس گئے تو حضرت عائشہ رضؓ بولیں کہ میں آپ کے منہ سے بو پاتی ہوں پھر آپ حضرت حفصہ رضؓ کے پاس تشریف لے گئے انہوں نے بھی یہی فرمایا اس پر آپ بولے یہ میں اس شہد کی محسوس کرتا ہوں جو میں نے سودہ کے پاس پیا ہے خدا کی قسم میں اسکو نہیں پیوں گا تب یہ آیت نازل ہوئی۔ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں ممکن ہے کہ یہ آیت دونوں واقعات کے بارے میں نازل ہوئی ہو۔

اور ابن سعد نے عبداللہ بن رافع سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ سے آیت یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس ایک سفید شہد کی کپی تھی۔

عَسٰی رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ

اگر پیغمبر تم عورتوں کو طلاق دیدیں تو ان کا پروردگار بہت جلد تمہارے بدلے ان کو تم سے اچھی بیبیاں دیدے گا جو اسلام والیاں ایمان والیاں

قٰنِتٰتٍ تٰٓىِٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓىِٕحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ﴿۵﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

فرمانبرداری کرنیوالیاں توبہ کرنیوالیاں عبادت کرنیوالیاں روزہ رکھنے والیاں ہوں گی کچھ بیوہ اور کنواریاں اے ایمان والو تم اپنے کو

قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىِٕكَةٌ

اور اپنے گھر والوں کو (دوزخ کی) اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن (اور سوختہ) آدمی اور پتھر ہیں جس پر تند خو (اور مضبوط فرشتے (متعین) ہیں

غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ﴿۶﴾ یٰۤاَیُّهَا

جو خدا کی ذرا) نافرمانی نہیں کرتے کسی بات میں جو انکو حکم دیتا ہے اور جو کچھ ان کو حکم دیا جاتا ہے اسکو (فوراً) بجالاتے ہیں (اور کافروں کو دوزخ میں داخل کرتے وقت ان سے

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷﴾ ع ۱ ۷ ۱۹

کہا جائے گا کہ) اے کافرو تم آج عذر (و معذرت) مت کرو (کہ بے سود ہے) بس تم کو تو اسی کی سزا مل رہی ہے جو کچھ تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے

اگر پیغمبر تم عورتوں کو طلاق دے دیں تو ان کا پروردگار بہت جلد تمہارے بدلے اچھی بیبیاں دیدے گا جو اسلام والیاں ایمان والیاں فرمانبرداری کرنے والیاں توبہ کرنے والیاں عبادت کرنے والیاں روزے رکھنے والیاں ہوں گی کچھ بیوہ جیسا کہ حضرت آسیہ اور کچھ کنواریاں جیسا کہ حضرت مریم بنت عمران۔

اے ایمان والو تم اپنے کو اور اپنی قوم اور اپنے گھر والوں کو اس دوزخ کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور کبریت کے پتھر ہیں۔ یعنی ان کو نیکیوں کی تعلیم کرو جس سے وہ دوزخ سے بچ سکیں اس دوزخ پر مضبوط فرشتے متعین ہیں وہ اہل دوزخ کو عذاب دینے میں حکم خداوندی کی نافرمانی نہیں کرتے۔

اے کافرو آج عذر مت کرو تمہارا عذر قبول نہیں کیا جائے گا تم کو اسی کی سزا مل رہی ہے جو تم دنیا میں کیا کرتے اور کہا کرتے تھے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے چاٹ لیا کرتے تھے اور وہ آپ کو اچھا معلوم ہوتا تھا تو آپ سے حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا مکھی نے گوند پر بیٹھ کر اس کا عرق چوس لیا ہے چنانچہ آپ نے اپنے اوپر حرام کر دیا تب یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۔ اور حارث بن اسامہ نے اپنی مسند میں حضرت عائشہ رضؓ سے نقل کیا ہے کہ جب حضرت ابوبکر نے قسم کھائی کہ مسطح پر کچھ خرچ نہیں کروں گا اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ الخ چنانچہ حضرت ابوبکر نے ان پر خرچ کرنا شروع کر دیا یہ روایت اس آیت کے شان نزول کے بارے میں بہت غریب ہے اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ آیت کریمہ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ الخ آپ کی اس زوجہ مطہرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے اپنے آپ کو ہبہ کر دیا تھا باقی یہ روایت بھی غریب اور اس کی سند بھی ضعیف ہے۔ فرمان خداوندی عَسٰی رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ الخ

اس آیت کا سبب نزول جو کہ حضرت عمر فاروق رضؓ کا فرمان ہے سورۂ بقر میں گذر چکا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ

اے ایمان والو تم اللہ کے آگے سچی توبہ کرو (توبہ کا ثمرہ فرماتے ہیں کہ) امید (یعنی وعدہ) ہے کہ تمہارا رب (اس توبہ کی بدولت) تمہارے

سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ

گناہ معاف کر دیگا اور تم کو (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (اور یہ اس روز ہو گا) جس دن کہ اللہ تعالے نبی (صلعم)

النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ

کو اور جو مسلمان (دین کی رو سے) ان کے ساتھ ہیں ان کو رسوا نہ کریگا ان کا نور ان کے داہنے اور ان کے سامنے دوڑتا ہوگا (اور) یوں

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۸

دعا کرتے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمارے لئے اس نور کو اخیر تک رکھیئے (یعنی راہ میں گل نہ ہو جائے) اور ہماری مغفرت فرما دیجئے آپ ہر شے پر قادر

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ

ہیں۔ اے نبی (صلعم) کفار سے (بالسنان) اور منافقین سے (باللسان) جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے (دنیا میں تو یہ اسکے مستحق ہیں) اور (آخرت میں) ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۹ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ

اور وہ بری جگہ ہے اللہ تعالیٰ کافروں کے لئے نوح (علیہ السلام) کی بی بی اور لوط (علیہ السلام) کی بی بی کا حال بیان

لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا

فرماتا ہے وہ دونوں ہمارے خاص بندوں میں سے دو بندوں کے نکاح میں تھیں سو ان عورتوں نے ان دونوں بندوں کا حق ضائع کیا

اے ایمان والو تم اپنے گناہوں سے اللہ کے سامنے سچی توبہ کرو یعنی دل میں ندامت زبان پر استغفار اور بدن پر تواضع و انکسار ہو امید ہے توبہ کی وجہ سے تمہارا رب تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور تم کو جنت کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی۔

اور قیامت کے دن ہو گا جب کہ حق تعالیٰ نبی کریم کو اور ان ایمان والوں کو جو کہ آپ کے ساتھ ہیں جیسا کہ حضرت ابوبکرؓ وغیرہ کفار کی طرح رسوا نہیں کرے گا۔

یا یہ کہ ان کو عذاب نہیں دے گا ان کا نور پل صراط پر ان کے سامنے اور داہنے روشن ہو گا اور منافقین کے نور بجھ جانے کے بعد یوں دعا کرتے ہوں گے اے ہمارے رب ہمارے نور کو پل صراط پر ہمارے لئے اخیر تک رکھیئے اور ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجئے آپ نور کو اخیر تک رکھنے اور گناہوں کے معاف کرنے پر قادر ہیں۔

اے نبی کریم کفار مکہ سے تلوار کے ساتھ اور منافقین مدینہ سے جہاد باللسان کیجئے تاآنکہ یہ لوگ مسلمان ہو جائیں اور ان پر قول فعل کے ساتھ سختی کیجئے ان سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔

حضرت لوط اور حضرت نوح کی بیوی کے بارے میں جو حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچائی تھی اب حق تعالیٰ اس سے تنبیہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کافروں کی عبرت کیلئے دو کافر عورتوں کا یعنی حضرت نوحؑ کی بی بی اور لوط علیہ السلام کی بی بی کا حال بیان کرتا ہے یہ دونوں ہمارے دو رسولوں کے نکاح میں تھیں ان دونوں نے ان کے دین میں مخالفت کی کہ ظاہراً تو ایمان کا اظہار کیا اور خفیہ طور پر کافر رہیں یہی ان کی خیانت تھی اور اسکے

فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴿١٠﴾ وَضَرَبَ

تو وہ دونوں نیک بندے اللہ کے مقابلہ میں ان کے ذرا کام نہ آسکے اور ان دونوں عورتوں کو بوجہ کافر ہونیکے حکم ہوگیا کہ اور جانیوالوں کیساتھ تم دونوں بھی دوزخ میں جاؤ اور اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ

مسلمانوں (کی تسلی) کیلئے فرعون کی بی بی (حضرت آسیہ) کا حال بیان کرتا ہے جب کہ ان بی بی نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میرے واسطے

وقف لازم

بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١١﴾

جنت میں اپنے قرب میں مکان بنائیے اور مجھ کو فرعون (کے شر) سے اور اس کے عمل (کفر کے ضرر اور اثر) سے محفوظ رکھئے اور مجھ کو تمام ظالم (یعنی کافر) لوگوں سے محفوظ رکھئے

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ

اور (نیز مسلمانوں کی تسلی کیلئے) عمران کی بیٹی (حضرت) مریم (علیہا السلام) کا حال بیان کرتا ہے جنہوں نے اپنے ناموس کو (حرام اور حلال دونوں سے) محفوظ رکھا سو ہم نے انکے چاک گریبان میں اپنی روح پھونک

رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ

دی اور انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغاموں کی (جو ان کو ملائکہ کے ذریعہ پہنچے تھے) اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ

الْقٰنِتِيْنَ ﴿١٢﴾

اطاعت والوں میں سے تھیں

ع ۲ ۵ ۲۰

علاوہ ان سے اور کسی خیانت کا اظہار نہیں ہوا کیونکہ نبی کی بیوی ہرگز اور کوئی خیانت نہیں کرسکتی تو عذاب خداوندی کے مقابلہ میں وہ دونوں نیک بندے ان کے کچھ کام نہ آسکے اور دونوں عورتوں کو حکم ہوگیا کہ تم بھی دوزخ میں داخل ہوجاؤ۔

اب حق تعالیٰ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کو حضرت آسیہ اور حضرت مریم کا تذکرہ کر کے توبہ اور احسان کی ترغیب کرتا ہے۔

اب اللہ تعالیٰ دو مؤمنہ عورتوں کا حال بیان فرماتا ہے جن میں ایک حضرت آسیہ فرعون کی بیوی انہوں نے فرعون کے عذاب میں دعا کی پروردگار میرے لئے اپنے قریب میں مکان بنائیے تاکہ اس خوشی میں مجھ پر فرعون کا یہ عذاب آسان ہوجائے اور مجھے فرعون کے دین اور اس کے عذاب سے اور کافر لوگوں سے محفوظ رکھیئے چنانچہ ان کے اس ایمان و اخلاص کی وجہ سے فرعون کا کفران کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکا۔

اور دوسری حضرت مریم علیہما السلام ہیں جنہوں نے اپنے ناموس کو حلال و حرام سے محفوظ رکھا تو ہم نے بواسطۂ جبریل امین کے ان کے گریبان میں اپنی روح پھونک دی جس سے وہ حاملہ ہوگئیں اور جبریل امین نے ان سے جو فرمایا تھا انما انا رسول ربك الخ

انہوں نے اس کی اور تمام کتب سماویہ مثلاً توریت و انجیل کی تصدیق کی یا یہ مطلب ہے کہ انہوں نے حضرت عیسٰی کی تصدیق کی کیونکہ وہ بھی حق تعالیٰ کا کلمہ ہیں کہ حق تعالیٰ کے کن فرمانے سے وہ پیدا ہوگئے اور انجیل کی تصدیق کی اور سختی و خوش حالی اطاعت والوں میں سے تھیں۔

یا یہ کہ وہ اس ذات کی جو کہ عظمت و بزرگیوں والا ہے اطاعت والوں میں سے تھیں۔

آیاتُہا ۳۰ — (۶۷) سُوْرَۃُ الْمُلْكِ مَكِّیَّۃٌ (۷۷) — رُكُوْعَاتُہا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

الجزء ٢٩

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ٘ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْ

وہ (خدا) بڑا عالی شان ہے جس کے قبضہ میں تمام سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جس نے

خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۙ﴿۲﴾

موت اور حیات کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون شخص عمل میں زیادہ اچھا ہے اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے

الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ

جس نے سات آسمان اوپر تلے پیدا کئے تو خدا کی اس صنعت میں کوئی خلل نہ دیکھے گا

فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ

سو تو (اب کی بار) پھر نگاہ ڈال کر دیکھ لے کہیں تجھ کو کوئی خلل نظر آتا ہے (یعنی بلاتامل تو نے بہت بار دیکھا ہوگا اب کی بار تامل سے نگاہ کر) پھر بار بار نگاہ ڈال

اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ ﴿۴﴾ وَ لَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَ

کر دیکھ (آخر کار) نگاہ ذلیل اور درماندہ ہو کر تیری طرف لوٹ آوے گی اور ہم نے قریب کے آسمانوں کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے آراستہ کر رکھا ہے اور

جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ ﴿۵﴾

ہم نے ان (ستاروں) کو شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بھی بنا دیا ہے اور ہم نے ان (شیاطین) کیلئے (آخرت میں بوجہ انکے کفر کے) دوزخ کا عذاب (بھی) تیار کر رکھا ہے

(سورۂ ملک) یہ سورت مکی ہے اس میں تیس آیتیں اور تین سو پینتیس ۳۳۵ کلمات اور ایک ہزار تین سو تیرہ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وہ بڑا عالی شان اور برکتوں والا ہے جس کے قبضہ میں عزت و ذلت اور تمام سلطنت ہے اور وہ عزت و ذلت پر قادر ہے۔

جس نے موت کو سفید مینڈھے کی صورت میں پیدا کیا کہ اس کا کسی چیز پر سے گذر نہیں ہوتا اور نہ کوئی چیز اس کی خوشبو سونگھتی ہے مگر یہ کہ وہ فوراً مر جاتی ہے اور حیات کو بلقاء گھوڑے کی شکل میں پیدا کیا یہ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا ہے اس کا قدم منتہائے نظر ہوتا ہے انبیاء کرام اس پر سواری کرتے ہیں جس چیز پر سے اس کا گذر ہوتا ہے وہ زندہ ہو جاتی ہے یا یہ کہ اس نے نطفہ اور نسمہ کو پیدا کیا تاکہ آزمائے کہ موت وحیات کے درمیان تم میں کون شخص زیادہ خلوص کے ساتھ عمل کرتا ہے اور وہ زبردست بخشنے والا ہے

اس نے سات آسمان اوپر تلے پیدا کئے کہ ان میں ایک دوسرے کے ساتھ معلق ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ آسمانوں کے اس پیدا کرنے میں کوئی خلل نہ دیکھیں گے اے دیکھنے والے تو آسمان کی طرف ایک مرتبہ نگاہ ڈال کر دیکھ لے کہیں تجھ کو کوئی خلل نظر آتا ہے۔

پھر بار بار نگاہ ڈال کر دیکھ آخر کار نگاہ ذلیل درماندہ ہو کر تیری طرف لوٹ آئے گی اور ہم نے پہلے آسمان کو ستاروں سے آراستہ کر رکھا ہے اور ہم نے ان ستاروں کو مارنے قتل کرنے اور جلا دینے کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ اور ہم نے شیاطین کیلئے دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے

وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٦﴾ إِذَا أُلْقُوا فِيهَا

اور جو لوگ اپنے رب (کی توحید کا) کا انکار کرتے ہیں ان کیلئے دوزخ کا عذاب ہے اور بری جگہ ہے جب یہ لوگ اس میں ڈالے جاویں گے تو اس کی

سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ﴿٧﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا

بڑے زور کی آواز سنیں گے اور وہ اس طرح جوش مارتی ہوگی جیسے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی غصہ کے مارے پھٹ پڑے گی (اور) جب اس میں کوئی گروہ (کافروں کا)

فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ﴿٨﴾ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ

ڈالا جاوے گا تو اس کے محافظ ان لوگوں سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) نہیں آیا تھا وہ کافر بطور اعتراف کہیں گے واقعی ہمارے پاس ڈرانے

فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ﴿٩﴾

والا پیغمبر آیا تھا سو (یہ ہماری شامت تھی کہ) ہم نے (اس کو) جھٹلا دیا اور کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے (از قبیل احکام و کتب) کچھ نازل نہیں کیا (اور) تم بڑی غلطی میں پڑے ہو

وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ

اور (کافر فرشتوں سے یہ بھی) کہیں گے کہ ہم اگر سنتے یا سمجھتے تو ہم اہل دوزخ میں (شامل) نہ ہوتے غرض اپنے جرم کا اقرار کریں گے

فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١١﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ

سو اہل دوزخ پر لعنت ہے بے شک جو لوگ اپنے پروردگار سے بے دیکھے ڈرتے ہیں ان کے لئے

مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١٢﴾ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ

مغفرت اور اجر عظیم (مقرر) ہے اور تم لوگ خواہ چھپا کر بات کہو یا پکار کر کہو (اس کو سب خبر ہے کیونکہ) وہ دلوں تک کی باتوں سے

الصُّدُورِ ﴿١٣﴾

خوب واقف ہے

جب یہود و نصاریٰ مجوس اور مشرکین عرب میں سے لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے تو دوزخ کی گدھے کی طرح ایک بڑے زور کی آواز سنیں گے اور اس طرح جوش مارتی ہوگی کہ ابھی کفار پر غصہ کے مارے پھٹ پڑے گی۔

جب دوزخ میں ان مذکورہ کافروں کا کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو دوزخ کے محافظ ان لوگوں سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا پیغمبر نہیں آیا تھا تو وہ کہیں گے کہ واقعۃً ہمارے پاس ڈرانے والا پیغمبر آیا تھا۔

تو ہم لوگوں نے اس کی تکذیب کی اور کہہ دیا کہ حق تعالیٰ نے کوئی کتاب وغیرہ نازل نہیں کی اور نہ ہماری طرف کسی کو رسول بنا کر بھیجا ہے اور ہم نے رسولوں سے یوں کہہ دیا کہ تم بڑی غلطی میں پڑے ہو

یا یہ کہ دوزخ کے داروغہ ان کافروں سے کہیں گے کہ تم دنیا میں شرک میں گرفتار تھے اور یہ کافر دوزخ کے محافظین سے یہ بھی کہیں گے کاش اگر ہم حق بات کو دنیا میں سنتے یا سمجھتے تو آج ہم اہل دوزخ میں شامل نہ ہوتے

غرض اپنے شرک کا اقرار کریں گے سو آج کے دن دوزخیوں پر لعنت اور رحمت خداوندی سے دوری ہے۔

اور جو لوگ غائبانہ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں تو ان کے دنیاوی گناہوں کی مغفرت اور جنت میں بہت بڑا ثواب ہے۔

اور تم لوگ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکر و خیانت کی خواہ خفیہ طور پر بات کرو یا علی الاعلان لڑائی کی وہ تمہارے دلوں میں جو نیکی یا برائی ہے وہ اس سے بخوبی واقف ہے۔

اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۴﴾ ع هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

(اور بھلا) کیا وہ نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے اور وہ باریک بین (اور) پورا باخبر ہے وہ ایسا (منعم) ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو مسخر کر

ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی

دیا سو تم اسکے رستوں میں چلو (پھرو) اور خدا کی روزی میں سے (جو زمین میں پیدا کی ہے) کھاؤ (پیو) اور (کھاتے وقت یاد رکھنا کہ) اسی کے پاس دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے کیا تم لوگ اس سے

السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ

بے خوف ہو گئے ہو جو کہ آسمان میں (بھی اپنا حکم و تصرف رکھتا) ہے کہ وہ تمکو زمین میں دھنسا دے پھر وہ زمین تھرتھرا کر الٹ پلٹ ہونے لگے یا تم لوگ اس سے بے خوف ہو گئے ہو جو کہ آسمان

اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ

میں (بھی اپنا حکم و تصرف رکھتا) ہے کہ وہ تم پر (مثل عاد کے) ایک ہوا کے تند تیز بھیجے جس سے تم ہلاک ہو جاؤ جو عنقریب (مرتے ہی) تمکو معلوم ہو جائیگا کہ میرا ڈرانا (عذاب سے) کیسا (صحیح) تھا اور ان

مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّیَقْبِضْنَ ؔ

پہلے جو لوگ ہو گذرے ہیں انہوں نے دین حق کو جھٹلایا تھا سو دیکھ لو ان پر میرا عذاب کیسا (واقع) ہوا کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر پرندوں کی طرف نظر نہیں کی کہ پر پھیلائے ہوئے (اڑتے پھرتے)

مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ

ہیں اور کبھی اسی حالت میں پر سمیٹ لیتے ہیں بجز (خدائے) رحمن کے انکو کوئی تھامے ہوئے نہیں ہے بیشک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے اور جس طرح چاہے اسمیں تصرف کر رہا ہے) ہاں رحمن کے

لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ ج اَمَّنْ هٰذَا

وہ کون ہے کہ وہ تمہارا لشکر بنکر (آفات سے) تمہاری حفاظت کر سکے (اور) کافر (جو اپنے معبودوں کی نسبت ایسا خیال رکھتے ہیں) تو (وہ) نرے دھوکے میں ہیں (اور) ہاں یہ بھی بتلاؤ کہ

الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾

وہ کون ہے جو تم کو روزی پہنچا دے اگر اللہ تعالیٰ اپنی روزی بند کر لے (مگر یہ لوگ اس سے بھی متاثر نہیں) اور نفرت (عن الحق) پر جم رہے ہیں

(حاشیہ: ع ۱۲، وقف لازم، وقف غفران، وقف منزل)

اور بھلا کیا وہ خفیہ باتوں کو نہیں جانے گا جس نے خفیہ باتوں کو پیدا کیا اور وہ باریک بین اور پورا باخبر ہے یا یہ کہ اس کا علم نیکی و برائی ہر ایک چیز کو محیط اور وہ ہر ایک چیز سے باخبر ہے۔

وہ ایسا ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے پہاڑوں کے ساتھ مسخر کر دیا سو تم اس کے رستوں گوشوں پہاڑوں اور کونوں میں چلو پھرو اور خدا کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کے پاس آخرت میں جانا ہے۔

اے مکہ والو جب تم خدا کی نافرمانیاں کر رہے ہو کیا تم اس بات سے مطمئن ہو گئے ہو کہ آسمان میں عرش پر قائم ہے وہ قارون کی طرح تم پر عذاب نازل کر کے ساتویں زمین تک دھنسا دے۔

یا تم اس بات سے مطمئن ہو گئے جو کہ آسمان میں عرش پر قائم ہے کہ وہ قوم لوط کی طرح تم پر پتھر برسا دے عنقریب تمکو معلوم ہو جائے گا کہ میرا عذاب سے ڈرانا کیسا صحیح تھا۔

کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر پرندوں پر نظر نہیں کی کہ پر پھیلائے ہوئے اڑتے پھرتے ہیں اور کبھی اسی حالت پر سمیٹ لیتے ہیں بجز خدائے رحمان کو ان کو کوئی تھامے ہوئے اور بسط و قبض سب کو دیکھ رہا ہے۔

حضرت رحمٰن کے علاوہ وہ کون ہے جو عذاب خداوندی سے تمہاری حفاظت کرے کافر تو دنیاوی جھوٹ اور بڑے دھوکہ میں ہیں۔

ہاں یہ بھی بتلاؤ کہ وہ کون ہے جو آسمان سے پانی برسا کر اور زمین سے پیداوار کر کے تم کو روزی پہنچا دے اگر اللہ تعالیٰ اپنی روزی بند کر دے بلکہ یہ لوگ انکار حق اور اعراض پر جم رہے ہیں۔

أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ

سو (جس کا فر کا حال اوپر سنا ہے اس کو سن کر سوچو کہ) کیا جو شخص منہ کے بل گرتا ہوا چل رہا ہو وہ منزل مقصود پر زیادہ پہنچنے والا ہوگا یا وہ شخص جو سیدھا ایک ہموار سڑک پر

مُسْتَقِيمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ

چلا جا رہا ہو آپ (ان سے) کہئے کہ وہی (ایسا قادر و منعم) ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور تم کو کان اور آنکھیں اور دل دیئے

قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿۲۴﴾

(مگر) تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو (اور) آپ (یہ بھی) کہئے کہ وہی ہے جس نے تم کو روئے زمین پر پھیلایا اور تم اسی کے پاس (قیامت کے روز) اکٹھے کئے جاؤ گے

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿۲۵﴾ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ

اور یہ لوگ (حبیب قیامت کا ذکر سنتے ہیں تو) کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو (تو بتلاؤ) آپ (جواب میں) کہہ دیجئے کہ یہ (تعیین کا) علم تو خدا ہی کو ہے

وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ

اور میں تو محض (علی الاجمال مگر) صاف صاف ڈرانیوالا ہوں پھر جب اس (عذاب موعود) کو پاس آتا ہوا دیکھیں گے تو (اس وقت مارے غم کے) کافروں کے منہ بگڑ جاویں گے

قِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ ﴿۲۷﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَ

اور (ان سے) کہا جاوے گا یہی ہے وہ جس کو تم مانگا کرتے تھے (کہ عذاب لاؤ عذاب لاؤ) آپ (ان سے) کہئے کہ تم یہ بتلاؤ کہ اگر خدا تعالیٰ مجھ کو اور میرے ساتھ والوں کو (موافق

مَن مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۲۸﴾

تمہاری تمنا کے) ہلاک کردے یا (موافق ہماری امید اور اپنے وعدہ کے) ہم پر رحمت فرمادے تو کافروں کو عذاب دردناک سے کون بچائے گا

کیا ابوجہل جو کہ اپنے کفر و ضلالت میں منہ کے بل گرتا ہوا چل رہا ہے وہ منزل مقصود زیادہ پہنچنے والا ہوگا یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ سیدھے اور پسندیدہ دین اسلام پر چل رہے ہیں۔

آپ ان سے فرما دیجئے وہی ایسا منعم ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور حق و ہدایت کی بات سننے دیکھنے اور سوچنے کے لئے کان اور آنکھیں اور دل دیئے۔ ان احسانات کے سامنے تمہارا شکر بھی کم ہے یا یہ کہ تم تھوڑا اور بہت بھی شکر نہیں کرتے

وہی ہے جس نے تم کو آدم علیہ السلام سے اور آدم کو مٹی سے اور مٹی کو زمین سے پیدا کیا اور آخرت میں تم اسی کے پاس اکٹھے کئے جاؤ گے وہ تم کو تمہارے اعمال کا بدلہ دیدے گا۔

اور کفار مکہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ جس کا آپ ہم سے وعدہ کرتے ہیں کب ہوگا اگر آپ سچے ہیں بتلا دیجئے آپ فرما دیجئے کہ قیامت اور نزول عذاب کی تعیین کا علم تو خدا ہی کو ہے اور میں تو صاف صاف ڈرانے والا رسول ہوں۔

سو جب یہ دوزخ کے عذاب کو پاس آتا ہوا یا یہ کہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے تو وہ برا عذاب کافروں کی صورتوں کو جھلس دے گا۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی عذاب ہے جس کو تم دنیا میں مانگا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ عذاب واقع نہیں ہوگا۔

آپ فرما دیجئے اے مکہ والو اگر بقول تمہارے حق تعالیٰ مجھ کو اور مسلمانوں کو عذاب سے ہلاک کر دے یا بچا لے کیونکہ وہی ہم پر رحم فرمانیوالا اور ہلاک کرنیوالا ہے تو بتلاؤ کہ پھر کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا۔

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾

(اور تم آپ ان سے یہ بھی) کہئے کہ وہ بڑا مہربان ہے ہم اس پر ایمان لائے اور ہم اس پر توکل کرتے ہیں سو عنقریب تم کو معلوم ہو جائیگا کہ صریح گمراہی میں کون ہے (یعنی تم یا ہم جیسا تم کہتے ہیں)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾

ہم جیسا کہ تم کہتے ہو آپ (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ اچھا یہ بتلاؤ کہ اگر تمہارا پانی (جو کنوؤں میں ہے) نیچے کو اتر کر غائب ہی ہو جاوے سو وہ کون ہے جو تمہارے پاس سوت کا پانی لے آئے (یعنی کنوئیں کی سوت کو جاری کر دے)

آیاتھا ۵۲ —— (۶۸) سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ (۲) —— رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾

نٓ قسم ہے قلم کی اور (قسم ہے) ان (فرشتوں) کے لکھنے کی (جو کہ کاتب الاعمال ہیں) کہ آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہیں (جیسا کہ منکرین نبوت کہتے ہیں)

آپ ان سے فرما دیجئے کہ وہ بڑا مہربان ہے تم کو بچاتا اور ہم پر رحم فرماتا ہے ہم اسی کی تصدیق کرتے ہیں اور اسی پر توکل کرتے ہیں۔

نزول عذاب کے وقت تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کفر صریح میں کون گرفتار ہے

آپ ان سے فرما دیجئے کہ اچھا مکہ والو یہ تو بتلاؤ کہ اگر تمہارے زمزم کے کنوئیں کا پانی زمین کی تہ میں اتر جائے کہ ڈول وہاں تک نہ پہنچ سکیں سو وہ کون ہے جو تمہارے پاس سوت کا پانی لے کر آئے کہ ڈولوں کی وہاں تک رسائی ہو جائے یا یہ کہ نون و قلم کے خالق کے علاوہ کون سوت کا پانی لا سکتا ہے۔

(سورۂ ن) یہ سورت مکی ہے اس میں پچپن ۵۵ آیتیں اور تین سو ۳۰۰ کلمات اور ایک ہزار دو سو چھپن ۱۲۵۶ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قسم ہے ن کی اور قلم کی اور ان کے لکھنے کی نون یہ ایک مچھلی ہے جس نے ساتوں زمینوں کو اپنی پشت پر اٹھا رکھا ہے اور یہ پانی میں ہے۔

اور اس کے نیچے بیل ہے اور بیل کے نیچے پتھر ہے اور اس کے نیچے نرم مٹی ہے اور مٹی کی تہ میں کیا چیز ہے اس کا علم خدا کے علاوہ اور کسی کو نہیں اور اس مچھلی کا نام لیواش ہے یا یہ کہ لوتیاہ اور بیل کا نام جموت ہے اور بعض نے تلہوت ذکر کیا ہے یا یہ کہ لیوتا ہے اور یہ مچھلی سمندر میں ہے اسے خفواص کہا جاتا ہے اور جلیسہ اکبر بڑے دریا میں چھوٹا بیل ہوتا ہے یہ اس کی طرح ہے اور یہ دریا جو فار پتھر میں ہے اور اس پتھر میں چار ہزار شگاف ہیں۔

ایک شگاف سے پانی نکل کر زمین تک آتا ہے اور وہ اسماء خداوندی میں سے ایک اسم ہے اور وہی نون رحمٰن ہے۔ اور نون کے معنی دوات کے بھی بیان کئے گئے ہیں۔ اور یہ قلم نور کا ہے اس کا طول آسمان و زمین کی مسافت کے برابر ہے اور اسی سے لوح محفوظ پر لکھا گیا ہے کہ قلم فرشتوں میں سے ایک ہے۔ اسی کی حق تعالیٰ نے قسم کھائی ہے اور قسم ہے اس کی جو کہ فرشتے انسانوں کے اعمال لکھتے ہیں۔ آگے جواب قسم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ جو آپ کو نبوت و اسلام کی فضیلت عطا فرمائی ہے آپ مجنون نہیں ہیں۔

لباب النقول فی اسباب النزول

(سورۂ ن) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ابن منذر نے ابن جریج رض سے نقل کیا ہے کہ کفار رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ معاذ اللہ آپ مجنون اور پھر شیطان ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ۔

ع ۲

وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ﴿٣﴾ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿٤﴾ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ﴿٥﴾

اور بیشک آپ کیلئے (راس تبلیغ احکام پر) ایسا اجر ہے جو کبھی ختم ہونیوالا نہیں اور بیشک آپ اخلاق (حسنہ کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں) سو (زیادہ غم نہ کیجئے) کیونکہ عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے اور یہ لوگ

بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ ﴿٦﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ

بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں کس کو جنون تھا آپ کا پروردگار اس کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ راہ (راست) پر چلنے

بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٧﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٨﴾ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ ﴿٩﴾ وَلَا

والوں کو بھی خوب جانتا ہے تو آپ ان تکذیب کرنیوالوں کا کہنا نہ مانئے (جیسا اب تک بھی نہیں مانا) یہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ آپ (اپنے منصبی کام یعنی تبلیغ میں) ڈھیلے ہو جائیں تو یہ لوگ بھی

تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَهِينٍ ﴿١٠﴾ هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ﴿١١﴾ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿١٢﴾

ڈھیلے ہو جائیں اور آپ بالخصوص کسی ایسے کا کہنا نہ مانئے جو بہت قسمیں کھانیوالا ہو بے وقعت ہو طعنے دینے والا ہو چغلیاں لگاتا پھرتا ہو نیک کام سے روکنے والا ہو حد (اعتدال) سے گزرنیوالا ہو گناہگار ہو

اور آپ کو جنت میں نبوت و اسلام کی وجہ سے ایسا اجر ملنے والا ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں اور نہ وہ اس کا آپ پر احسان فرمائے گا۔

اور آپ اللہ کے پاکیزہ مکرم دین پر ہیں یا یہ کہ آپ اخلاق حسنہ کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں۔ نزول عذاب کے وقت عنقریب آپ بھی دیکھ لیں اور یہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں کس کا جنون تھا۔

اور آپ کا رب ابوجہل کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کے دین سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ سے بھی واقف ہے جو اس کے دین پر قائم ہیں۔ سو آپ رؤساء مکہ کا کہنا نہ مانئے جو کہ اللہ اور اس کی کتاب اور رسول کی تکذیب کرنے والے ہیں یہ تو اس بات کے خواہشمند ہیں کہ اگر آپ ان کے ڈھیلے ہو جائیں تو یہ بھی آپ کے بارے میں ڈھیلے ہو جاویں یا یہ کہ اگر آپ ان کی مطابقت کریں تو یہ بھی آپ کی مطابقت کریں۔

اور آپ خصوصاً ولید بن مغیرہ مخزومی کا کہنا نہ مانئے جو کہ بہت جھوٹی قسمیں کھانے والا ہو دین خداوندی میں ذلیل ہو طعنہ دینے والا آتے جاتے لوگوں سے غیبت کرنے والا ہو لوگوں کے درمیان چغلیاں لگاتا پھرتا ہو تاکہ ان کے درمیان فساد برپا کرے۔ اپنی اولاد اور کنبہ قبیلہ کو دین اسلام سے روکتا ہو حق سے اعتدال کرنے والا ہو اور ان پر ظلم کرنیوالا ہو فاجر ہو جھوٹ اور

لباب النقول فی اسباب النزول

اور ابونعیم نے دلائل میں اور واحدی نے سند واہی کے ساتھ حضرت عائشہ رضہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی بلند اخلاق والا نہیں تھا آپ اپنے ساتھیوں اور گھر والوں میں سے جس کو بھی پکارتے تھے تو وہ آپ کی پکار پر لبیک کہتا تھا اسی واسطے حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔

لئے۔ اور ابن ابی حاتم نے سدی سے فرمان خداوندی وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت اخنس بن شریق کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ لئے۔ اور ابن منذر نے کلبی سے اسی طرح روایت نقل کیا ہے۔

لئے۔ اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت اسود بن عبد یغوث کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

لئے۔ اور ابن جریر نے ابن عباس رضہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر جب یہ آیت وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيْمٍ نازل ہوئی

عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿١٣﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١٤﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ

اور سخت مزاج ہو اور ان (صفات) کے علاوہ حرام زادہ (بھی) ہو اس سبب سے کہ وہ مال و اولاد والا ہو۔ جب ہماری آیتیں اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سند

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٥﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿١٦﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ

باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول ہوتی چلی آئی ہیں ہم عنقریب اس کی ناک پر داغ لگا دیں گے ہم نے ان کی آزمائش کر رکھی ہے جیسا ہم نے باغ والوں کی آزمائش

الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿١٧﴾ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿١٨﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا

کی تھی جب کہ ان لوگوں نے (یعنی اکثر یا بعض نے) قسم کھائی کہ اس باغ کا پھل ضرور صبح چل کر توڑ لیں گے اور (ایسا وثوق ہوا کہ) انہوں نے ان شاء اللہ بھی نہیں کہا سو اس باغ پر

طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿١٩﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿٢٠﴾

آپ کے رب کی طرف سے ایک پھرنے والا (عذاب) پھر گیا اور وہ سو رہے تھے پھر صبح کو وہ باغ ایسا رہ گیا جیسے کٹا ہوا کھیت (کہ خالی رہ جاتا ہے)

باطل پر سخت جھگڑنے والا ہو یا یہ کہ بہت کھانے پینے والا صحیح تندرست اور لالچی ہو اور اس کے علاوہ حرام زادہ ہو یا یہ کفر و شرک فسق و فجور اور شرارتوں میں مست ہو۔

وہ یہ کہتا ہے کہ آپ کی اطاعت نہ کرو اس سبب سے کہ وہ مال والا اور اولاد والا ہے اور اس کے پاس نو ہزار مثقال چاندی تھی اور اس کے دس بیٹے تھے۔

جب قرآن کریم کی آیتیں اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں۔

ہم عنقریب اس کی صورت پر یا یہ کہ اس کی ناک پر داغ لگا دیں گے یا یہ کہ اس کی صورت کو سیاہ کر دیں گے۔

اور ہم نے مکہ والوں کی بدر کے دن قتل و قید اور شکست کے ساتھ اور ترک استغفار کے ساتھ اور بدر میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بد دعا کی وجہ سے سات سالہ قحط اور بھوک کی شکایت سے آزمائش کر رکھی ہے جیسا ہم نے باغ والوں یعنی بنی ضروان بھوک کی شکایت اور ان کے باغوں کو آگ لگا کر آزمائش کی تھی۔

جب انہوں نے قسم کھائی تھی کہ اس باغ کا پھل ضرور صبح سویرے چل کر توڑ ڈالیں گے اور انہوں نے ان شاء اللہ بھی نہ کہا۔ سو اس باغ پر رات ہی میں عذاب آپڑا سو وہ باغ جل کر ایسا رہ گیا جیسا کہ تاریک رات۔

لباب النقول فی اسباب النزول

تو ہم نے اس شخص کو نہیں پہچانا تا آنکہ بعد میں یہ جملہ نازل ہوا کہ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ۔

تو پھر ہم نے اس کو پہچان لیا اس کا بھی ہر ایک کے ساتھ ہوتا ایسا تھا جیسا کہ بکری ہر ایک بکری کے ساتھ مل جاتی ہے۔

لٹ۔ اور ابن ابی حاتم نے ابن جریج سے نقل کیا ہے کہ ابوجہل نے بدر کے دن اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ ان مسلمانوں کو پکڑ کے رسیوں سے باندھ ڈالو اور ان میں سے کسی کو قتل مت کرو تب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ۔ تو جیسا کہ باغ والے پھل توڑنے پر اپنے کو قادر سمجھ کر باتیں ملا رہے تھے اسی طرح ابوجہل مسلمانوں پر اپنے کو قادر سمجھ کر یہ کہہ رہا تھا۔

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ﴿۲۱﴾ أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صَارِمِينَ ﴿۲۲﴾ فَانطَلَقُوا

صبح کے وقت (سو کر جو اٹھے تو) ایک دوسرے کو پکارنے لگے کہ اپنے کھیت پر سویرے چلو اگر تم کو پھل توڑنا ہے پھر وہ لوگ آپس میں

وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ﴿۲۳﴾ أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ ﴿۲۴﴾ وَغَدَوْا عَلَىٰ

چپکے چپکے باتیں کرتے چلے کہ آج تم تک کوئی محتاج نہ آنے پائے اور (بزعم خود) اپنے کو اس کے نہ دینے پر قادر

حَرْدٍ قَادِرِينَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ ﴿۲۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿۲۷﴾ قَالَ

سمجھ کر چلے پھر جب (وہاں پہنچے اور) اس باغ کو (اس حالت میں) دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم بیشک راستہ بھول گئے (بلکہ جگہ تو وہی ہے لیکن) ہماری قسمت ہی پھوٹ گئی (کہ باغ کا یہ

أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ﴿۲۸﴾ قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿۲۹﴾

حال ہو گیا) ان میں جو اچھا آدمی تھا وہ کہنے لگا کیوں میں نے تم کو کہا نہ تھا (اب توبہ) اور تسبیح کیوں نہیں کرتے سب (توبہ کے طور پر) کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار پاک ہے بیشک ہم قصوروار ہیں

فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ﴿۳۰﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ ﴿۳۱﴾

پھر ایک دوسرے کو مخاطب بنا کر باہم الزام دینے لگے (پھر سب متفق ہو کر) کہنے لگے بیشک ہم حد سے نکلنے والے تھے (سب مل کر توبہ کرلو)

عَسَىٰ رَبُّنَا أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ ﴿۳۲﴾ كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ

شاید (توبہ کی برکت سے) ہمارا پروردگار ہم کو اس سے اچھا باغ اس کے بدلے میں دیدے (اب ہم اپنے رب کی طرف رجوع ہوتے ہیں) اسی طرح عذاب ہوا کرتا ہے اور

وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۘ

وقف لازم

آخرت کا عذاب اس (عذاب دنیوی) سے بھی بڑھ کر ہے

چنانچہ صبح صادق کے وقت جب وہ اٹھے تو ایک دوسرے کو پکارنے لگے کہ اپنے کھیت پر سویرے چلو اگر تم کو مساکین کو خبر ہونے سے پہلے پھل توڑنا ہے۔

چنانچہ پھر وہ لوگ باغوں کی طرف چپکے چپکے باتیں کرتے چلے کہ آج باغ تک کوئی محتاج نہ آنے پاوے اور بزعم خود اپنے کو اس کے نہ دینے پر یا یہ کہ باغ کا پھل توڑنے پر قادر سمجھ کر چلے پھر جب باغ کو جلا ہوا دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم رستہ بھول گئے پھر سوچ کر بولے کہ پیداوار کی خرابی سے ہم باغ کے نفع ہی سے محروم رہے۔

ان میں سے درمیانہ عمر والے نے یا یہ کہ جو بات میں یا عقل ورائی میں کسی قدر اچھا آدمی تھا اس نے کہا کہ کیوں میں نے تم کو کہا نہ تھا کہ انشاء اللہ کیوں نہیں کہہ لیتے اور اس شخص نے اپنے ساتھیوں سے جب کہ وہ قسمیں کھا رہے تھے تب یہ بات کہی تھی سو سب کہنے لگے کہ ہم اپنے پروردگار سے توبہ کرتے ہیں۔

بیشک ہم نے قصور کر کے اور انشاء اللہ نہ کہہ کر اور محتاجوں کو نہ دینے کی نیت کر کے اپنے کو نقصان پہنچایا ہے۔

پھر ایک دوسرے کو مخاطب بنا کر باہم الزام دینے لگے کہ فلاں تو نے ایسا کیا اور فلاں تو نے ایسا کیا۔

اور پھر متفق ہو کر کہنے لگے بیشک ہم مسکینوں کو نہ دینے کی نیت کر کے نافرمانی کرنے والے تھے شاید ہمارا پروردگار ہم کو اس باغ سے اچھا باغ جنت میں بدلہ میں دیدے ہم اپنے رب کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔

جو اپنے مال میں سے خدا کا حق نہ ادا کرے دنیا میں اس کو اسی طرح عذاب ہوا کرتا ہے جیسا کہ ان لوگوں کا باغ جل گیا اور اس کے بعد بھوک کی تکلیف میں گرفتار ہوگئے یا یہ کہ دنیا کا عذاب اسی طرح ہوا کرتا ہے جیسا کہ مکہ والے قتل اور بھوک کے عذاب میں گرفتار ہیں اور جو شخص توبہ نہ کرے اس کیلئے آخرت کا عذاب اس عذاب دنیوی سے بھی بڑھ کر ہے۔

لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٣٤﴾ أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ

کیا خوب ہوتا کہ یہ لوگ (اس بات کو) جان لیتے (تاکہ ایمان لے آتے) بیشک پرہیزگاروں کے لئے ان کے رب کے نزدیک آسائش کی جنتیں ہیں کیا ہم فرمانبرداروں کو

كَالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٥﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾ أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿٣٧﴾

نافرمانوں کے برابر کر دیں گے تم کو کیا ہوا تم کیسا فیصلہ کرتے ہو کیا تمہارے پاس کوئی (آسمانی) کتاب ہے جس میں پڑھتے ہو

إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿٣٨﴾ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

کہ اس میں تمہارے لئے وہ چیز (لکھی) ہے جس کو تم پسند کرتے ہو کیا ہمارے ذمہ کچھ قسمیں چڑھی ہوئی ہیں جو تمہاری خاطر سے کھائی گئی ہوں اور قسمیں قیامت تک باقی رہنے والی ہوں (ان کا مضمون یہ ہو) کہ

إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ﴿٣٩﴾ سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ﴿٤٠﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ

چیزیں ملیں گی جو تم فیصلہ کر رہے ہو (یعنی ثواب و جنت) ان سے پوچھئے کہ ان میں اس کا کون ذمہ دار ہے کیا ان کے ٹھہرائے ہوئے کچھ شریک (خدائی) ہیں

فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ

سو ان کو چاہیئے کہ یہ اپنے ان شریکوں کو پیش کریں اگر یہ سچے ہیں (وہ دن یاد کرنے کے قابل ہے) جس دن کہ ساق کی تجلی فرمائی جاوے گی اور سجدہ کے لئے

إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٤٢﴾

لوگوں کو بلایا جاوے گا سو یہ (کافر) لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے

کیا خوب ہوتا اگر مکہ والے اس چیز کو جان لیتے مگر نہ یہ لوگ اس کو جانتے ہیں اور نہ اس کی تصدیق کرتے ہیں کفر و شرک اور فواحش سے بچنے والوں کے لئے آخرت میں آسائش کی جنتیں ہیں جن کی نعمتیں ہمیشہ رہیں گی۔

اور کہا گیا ہے کہ عتبہ بن ربیعہ نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں سے جنت اور اس کی نعمتوں کا جو بیان کرتے ہیں اگر یہ بات صحیح ہے تو ہم ان لوگوں سے آخرت میں بھی افضل ہوں گے جیسا کہ دنیا میں افضل ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی کیا ہم جنت میں مسلمانوں کے ثواب کو مشرکین کے ثواب کے برابر کر دیں گے یا یہ کہ کیا آخرت میں ہم مشرکین کے ثواب کو مسلمانوں کے ثواب کے برابر کر دیں گے۔

ہرگز نہیں کہ والو تم کو کیا ہوا اپنے لئے کیسا برا فیصلہ کرتے ہو کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو۔

کیا اس کتاب میں تمہارے لئے وہ چیز لکھی ہو جس کو تم پسند کرتے ہو یعنی جنت ملنا۔ کیا ہمارے ذمہ کچھ قسمیں چڑھی ہوئی ہیں کہ تم کو آخرت میں جنت ملے جس کا تم اپنے لئے فیصلہ کر رہے ہو۔

آپ ان سے ذرا پوچھئے تو کہ تمہارے اس دعوے پر تمہارا کون ضامن ہے کیا ان کے ٹھہرائے ہوئے کچھ معبود ہیں کہ انہوں نے ان سے اس چیز کا وعدہ کر رکھا ہے تو ان کو چاہیئے کہ ان ٹھہرائے ہوئے معبودوں کو پیش کریں اگر یہ اپنے اس دعوے میں سچے ہیں۔

جس دن اس کام کے اظہار کے لئے جس سے یہ لوگ دنیا میں اندھے تھے یا یہ کہ ان کے اور ان کے پروردگار کے درمیان نشانی اور علامت کیلئے ساق کی تجلی فرمائی جائے گی۔ اور مشرکین اور منافقین جو کہ اپنی برأت میں خدا کی قسمیں کھائیں گے تو لوگوں کو سجدہ کی طرف بلایا جائے گا۔ تو یہ کافر سجدہ نہ کر سکیں گے اور ان کی پشتیں لوہے کی طرح سخت ہو جائیں گی۔

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ

(اور) ان کی آنکھیں (مارے شرمندگی کے) جھکی ہوں گی (اور) ان پر ذلت چھائی ہوگی اور وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ لوگ (دنیا میں) سجدہ کی طرف بلائے جایا کرتے تھے اور وہ صحیح سالم

سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ

تھے (یعنی اس پر قادر تھے) تو مجھ کو اور جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں ان کو (اسی حال موجودہ پر) رہنے دیجئے ہم ان کو بتدریج (جہنم کی طرف) لئے جا رہے

حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۴۵﴾ اَمْ تَسْــَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ

ہیں اس طور پر کہ ان کو خبر بھی نہیں اور (دنیا میں عذاب نازل کرنے سے) انکو مہلت دیتا ہوں بیشک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے کیا آپ ان سے کچھ معاوضہ مانگتے ہیں کہ وہ

مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ

اس تاوان سے دبے جاتے ہیں (اس لیئے آپ کی طاعت سے نفرت ہے) یا ان کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ یہ (اس کو) لکھ لیا کرتے ہیں تو آپ اپنے رب کی (اس) تجویز

رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ لَوْلَاۤ اَنْ

پر صبر سے بیٹھے رہئے اور تنگ دلی میں (مچھلی کے پیٹ میں جانے) والے پیغمبر یونس (علیہ السلام) کی طرح نہ ہو جئے جبکہ یونس نے دعا کی اور وہ غم سے گھٹ رہے تھے اگر خداوندی

تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ

احسان ان کی دستگیری نہ کرتا تو وہ (جس میدان میں مچھلی کے پیٹ سے نکال کر ڈالے گئے تھے (اسی) میں بدحالی کے ساتھ ڈالے جاتے (دستگیری سے مراد قبول توبہ ہے) پھر ان کے رب نے ان کو

فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾

(اور زیادہ) برگزیدہ کر لیا (اور ان کو صالحین میں سے کر دیا

اور ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی بھلائی کو نہیں دیکھ سکیں گے اور ان پر ذلت اور پسماندگی چھائی ہوگی یعنی ان کی صورتیں سیاہ ہوں گی۔

اور وجہ اس کی یہ ہے کہ ان لوگوں کو دنیا میں توحید خداوندی کے سامنے جھکنے کے لئے بلایا جایا کرتا تھا مگر ان لوگوں نے توحید خداوندی کو اختیار نہیں کیا حالانکہ یہ صحیح وسالم تھے۔

سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اور جو اس کتاب یعنی قرآن کریم جھٹلاتے اور اس کا استہزاء کرتے ہیں رہنے دیجئے ہم ان کو دوزخ کی طرف لیجا رہے ہیں اس طور پر کہ ان کو خبر نہیں۔

چنانچہ حق تعالیٰ نے ایک دن اور ایک رات میں ان کو ہلاک کر دیا اور پندرہ آدمی تھے اور میں ان کو مہلت دیتا ہوں واقعۃً میرا عذاب بڑا سخت ہے۔

کیا آپ ان مکہ والوں سے اس دعوت ایمانی پر کچھ معاوضہ مانگتے ہیں کہ وہ اس کے قبول کرنے پر اس کے تاوان سے دبے جاتے ہیں یا جس پر یہ آپ سے جھگڑتے ہیں کیا انہوں نے اس کے بارے میں لوح محفوظ میں سے کچھ لکھ لیا ہے۔

تو آپ تبلیغ رسالت پر ثابت قدم رہئیے یا یہ کہ آپ اپنے رب کی اس تجویز پر صبر سے بیٹھے رہئیے، یا یہ کہ آپ اور حکم خدا پر تنگ دلی میں حضرت یونس علیہ السلام کی طرح نہ ہو جئے جبکہ یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اپنے پروردگار سے دعا کی اور وہ غم سے گھٹ رہے تھے۔

اگر خداوندی احسان ان کی دستگیری نہ کرتا تو وہ اس میدان میں بدحالی کے ساتھ ڈالے جاتے۔ تو پھر ان کے پروردگار نے توبہ کی وجہ سے ان کو برگزیدہ کر لیا اور رسولوں کے بلند مرتبہ میں کر دیا۔

وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ

اور یہ کافر جب قرآن سنتے ہیں تو (شدت عداوت سے) ایسے معلوم ہوتے ہیں گویا آپ کو اپنی نگاہوں سے پھسلا کر گرا دیں گے (۵۱) ایک نحاوہ ہے) اور (دیوانی) آپ کی نسبت

إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿۵۱﴾ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿۵۲﴾

کہتے ہیں کہ یہ مجنوں ہیں حالانکہ یہ قرآن (جس کے ساتھ آپ تکلم فرماتے ہیں) تمام جہان کے واسطے نصیحت ہے

آیاتہا ۵۲ — (۶۹) سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ (۷۸) — رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

الْحَاقَّةُ ﴿۱﴾ مَا الْحَاقَّةُ ﴿۲﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ ﴿۳﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ

وہ ہونیوالی چیز کیسی کچھ ہے، وہ ہونیوالی چیز اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ کیسی کچھ ہے وہ ہونے والی چیز (یہ استفہامات تہویل کیلئے ہیں) ثمود اور عاد نے اس کھڑکھڑانے والی

بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾ وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ

چیز (یعنی قیامت) کی تکذیب کی سو ثمود تو ایک زور کی آواز سے ہلاک کر دیئے گئے اور عاد جو تھے سو وہ ایک تیز و تند

صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى

ہوا سے ہلاک کئے گئے جس کو اللہ تعالیٰ نے ان پر سات رات اور آٹھ دن متواتر مسلط کر دیا تھا سو (اے مخاطب اگر) تو (اس وقت)

الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿۷﴾ فَهَلْ تَرَىٰ لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ﴿۸﴾

وہاں موجود ہوتا تو) اس قوم کو اس طرح گرا ہوا دیکھتا کہ گویا وہ گری ہوئی کھجوروں کے تنے پڑے ہیں سو کیا تجھ کو ان میں کا کوئی بچا ہوا نظر آتا ہے (یعنی بالکل ملیامیٹ ہو گئے)

اور یہ کفار مکہ جب آپ سے قرآن کریم سنتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا آپ کو اپنی نگاہوں سے پھسلا کر گرا دیں گے نیز معاذ اللہ آپ کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ مجنوں ہیں حالانکہ یہ قرآن کریم جن وانس کے لئے نصیحت ہے۔

(سورۃ الحاقہ) یہ سورت مکی ہے اور اس میں پچاس آیتیں اور دو سو چھپن (۲۵۶) کلمات اور ایک ہزار چار سو اسی (۱۴۸۰) حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تفظیع شان قیامت کے بارے میں حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کیسی کچھ ہے اور اے نبی کریم آپ کو کچھ خبر ہے کہ قیامت کیسی کچھ ہے

اور قیامت کو حاقہ۔ حقائق امور بنا پر کہا گیا ہے کیونکہ اس میں مومن کے لئے اس کے ایمان کی وجہ سے جنت اور کافر کے لئے اس کے کفر کی وجہ سے دوزخ ثابت ہو جائے گی۔

ثمود اور عاد نے قیام قیامت کی تکذیب کی قیامت کو قارعہ اس واسطے بولا گیا کہ یہ ان کے دلوں کو ہلا دے گی۔

قوم ثمود کو تو ان کی سرکشی اور شرک کی وجہ سے ہلاک کیا گیا یا یہ کہ ان کی سرکشی نے ان کو تکذیب پر آمادہ کیا تا آنکہ وہ ہلاک ہو گئے اور عاد جو تھے سو وہ ایک تیز تند ٹھنڈی ہوا سے ہلاک کئے گئے۔

جس کو اللہ تعالیٰ نے ان پر سات رات اور آٹھ دن متواتر مسلط کر دیا تھا۔ سو اے مخاطب تو ان دنوں میں عاد کو اس طرح گرا ہوا دیکھتا گویا کہ وہ گری ہوئی کھجوروں کے تنے پڑے ہیں۔

سو کیا تجھ کو ان میں کوئی بچا ہوا نظر آتا ان میں کوئی بھی نہیں بچا سب کو اس تند ہوا نے ہلاک کر دیا۔

وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿۹﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ

اور اسی طرح فرعون نے اور اس سے پہلے لوگوں نے اور (قوم لوط کی) الٹی ہوئی بستیوں نے بڑے بڑے قصور کئے (یعنی کفر و شرک اس پر ان کے پاس رسول بھیجے گئے) سو انہوں نے اپنے رب کے رسول کا

فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿۱۰﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ﴿۱۱﴾ لِنَجْعَلَهَا

کہنا نہ مانا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت سخت پکڑا (یعنی) ہم نے جبکہ (نوح علیہ السلام کے وقت میں) پانی کو طغیانی ہوئی تم کو کشتی میں سوار کیا (اور باقیوں کو غرق کر دیا) تاکہ ہم اس

لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾

معاملہ کو تمہارے لئے یادگار (اور عبرت) بنائیں اور یاد رکھنے والے کان اس کو یاد رکھیں پھر جب صور میں یکبار گی پھونک ماری جاوے گی (مراد نفخہ اولیٰ ہے)

وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ

اور (اس وقت) زمین اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) اٹھا لئے جاویں گے پھر دونوں ایک ہی دفعہ میں ریزہ ریزہ کر دیئے جاویں گے تو اس روز ہونے والی چیز ہو

الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿۱۶﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا

پڑے گی اور آسمان پھٹ جاوے گا اور وہ (آسمان) اس روز بالکل بودا ہوگا اور فرشتے (جو آسمان میں پھیلے ہوئے ہیں) اسکے کنارے پر آجاوینگے

اور اسی طرح فرعون اور اس کا لشکر سمندر کی طرف آیا اور سب غرق کر دیئے گئے یا یہ کہ فرعون نے اور اس سے پہلے جو قومیں گذری ہیں سب نے شرک کیا اس زمرہ میں ہلاک کر دیئے گئے اور قوم لوط کی الٹی ہوئے بستیوں نے بھی شرک کیا سو ان لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت سخت سزا دی۔

اور ہم نے جب کہ نوح علیہ السلام کے وقت میں پانی کو طغیانی ہوئی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کو اور تمام مخلوقات کو جو کہ اپنے آباء کی پشتوں میں تھے نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار کیا تاکہ ہم اس کشتی کو یا اس واقعہ کو تمہارے لئے ایک عبرت بنا دیں جس سے تم نصیحت حاصل کرسکو اور یاد رکھنے والے دل اس کو محفوظ رکھیں یا یہ کہ سننے والے کان اس کو سن کر اس سے فائدہ حاصل کریں۔

اور پھر جب صور میں یک بار گی پھونک ماری جائے گی یعنی نفخہ اولیٰ ہوگا تو اس وقت زمین پر جو عمارتیں اور پہاڑ ہیں وہ اپنی جگہ سے اٹھائے جائیں گے پھر دونوں ایک ہی دفعہ میں ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔

تو اس روز قیامت ہو جائے گی اور حضرت رحمان کے ہیبت وجلال اور نزول ملائک سے آسمان پھٹ جائے گا اور وہ آسمان اس روز بالکل بودا ہوگا۔

اور فرشتے آسمان کے کناروں اور اس کے کونوں پر ہو جائیں گے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۃ الحاقہ) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم اور واحدی نے بریدہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھے اس چیز کا حکم دیا گیا ہے کہ میں تم سے قریب ہوں دور مت ہوں اور تم کو سکھلاؤں اور یہ کہ تم اس چیز کو محفوظ رکھو اور تمہارے لئے اس کا محفوظ رکھنا ضروری ہے تب یہ آیت نازل ہوئی یعنی یاد رکھنے والے کان اس کو یاد رکھیں یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿۱۷﴾ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى

اور آپ کے پروردگار کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے جس روز خدا کے روبرو حساب کیواسطے تم پیش کئے جاؤ گے (اور تمہاری کوئی بات (اللہ تعالیٰ سے) پوشیدہ

مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿۱۹﴾

ہوگی (پھر نامہ اعمال ہاتھ میں دیئے جاویں گے) تو جس شخص کا نامہ اعمال اسکے داہنے ہاتھ میں دیا جاوے گا وہ تو خوشی کے مارے آس پاس والوں سے کہیگا کہ لو میرا نامہ اعمال پڑھ لو

اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿۲۰﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۲۱﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۲۲﴾

میرا تو پہلے ہی سے اعتقاد تھا کہ مجھ کو میرا حساب پیش آنے والا ہے غرض وہ شخص پسندیدہ عیش یعنی بہشت بریں میں ہوگا جس کے میوے اس قدر جھکے ہوں گے کہ جس

قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿۲۳﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾ وَ

حالت میں چاہیں گے لے سکیں گے اور حکم ہوگا کہ کھاؤ اور پیو مزے کے ساتھ ان اعمال کے صلہ میں جو کہ تم نے گذشتہ ایام (یعنی زمانہ قیام دنیا) میں کئے ہیں اور

اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿۲۵﴾ وَلَمْ اَدْرِ

جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جاوے گا سو وہ (نہایت حسرت سے) کہے گا کیا اچھا ہوتا کہ مجھ کو میرا نامہ عمل ہی نہ ملتا اور مجھ کو خبر ہی نہ ہوتی کہ میرا

مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾

حساب کیا ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ موت (اولیٰ) ہی خاتمہ کر چکتی (افسوس) میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا

اور آپ کے پروردگار کے عرش کو قیامت کے دن آٹھ فرشتے اپنی گردنوں پر اٹھائے ہوں گے ان میں سے ہر ایک فرشتے کے چار منہ ہوں گے انسان کا چہرہ چیتے کا چہرہ شیر کا چہرہ بیل کا منہ اور کہا گیا ہے کہ ان فرشتوں کی آٹھ صفیں ہوں گی۔

یا یہ کہ ساتویں آسمان والوں یعنی کروبین کے آٹھ حصے ہوں گے اور قیامت کے دن جب کہ حق تعالیٰ کے سامنے تین مرتبہ تمہاری پیشی ہوگی ۱۔ حساب، وکتاب اور عذر و معذرت کے لئے ۲۔ قصاص اور خصومتیا کی پیشی کے لئے ۳۔ نامہ اعمال ملنے اور ان کے سنائے جانے کے لئے اور تم میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑا جائیگا یا یہ کہ تم میں سے کسی کی کوئی خفیہ بات بھی حق تعالیٰ سے پوشیدہ نہ ہوگی۔

یا یہ کہ تمہارے اعمال میں سے کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ ہوگی۔ سو پھر جس شخص کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا مثلاً حضرت ام سلمہ کے خاوند ابو سلمہ بن عبد الاسد تو وہ خوشی میں اپنے ساتھیوں سے کہے گا آؤ میرا نامہ اعمال دیکھ لو اس میں جو ثواب وکرامت ہے میرا یقین تھا کہ مجھ کو میرا حساب پیش آنے والا ہے۔

غرضیکہ وہ شخص پسندیدہ عیش یعنی بہشت بریں میں ہوگا کہ جس کے پھل اور میوے اس قدر جھکے ہوں گے کہ جس حالت میں چاہیں گے لے سکیں گے۔

اور حکم خداوندی ہوگا کہ ان میووں کو کھاؤ اور نہروں سے پانی پیو اس سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی اور نہ موت آئے گی ان اعمال صالحہ کے صلہ میں یا یہ کہ نماز و روزہ کے صلہ میں جو کہ تم نے گذشتہ ایام دنیا میں کئے ہیں جس کا نامہ اعمال اسکے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا مثلاً اسود بن عبد الاسد وہ کہے گا کہ مجھ کو میرا یہ نامہ اعمال ہی نہ ملتا اور مجھ کو یہ بھی خبر نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے۔

اور موت کی تمنا کر کے کہے گا کہ کیا اچھا ہوتا کہ موت اولیٰ ہی میرا خاتمہ کر چکتی میرا دنیا میں جمع کیا ہوا مال عذاب خداوندی کے سامنے کچھ کام نہ آیا۔

هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِي

میرا جاہ (بھی) مجھ سے گیا گذرا (اپنے شخص کے لئے فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) اس شخص کو پکڑ لو اور اس کے طوق پہنا دو پھر دوزخ میں اس کو داخل کرو پھر ایک ایسی

سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ﴿٣٢﴾ إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ

زنجیر میں جس کی پیمائش ستر گز ہے اس کو جکڑ دو یہ شخص خدائے بزرگ پر ایمان نہ رکھتا تھا اور خود

الْعَظِيمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿٣٤﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا

تو کسی کو کیا دیتا اوروں کو (بھی) غریب آدمی کے کھلانے کی ترغیب نہ دیتا تھا اس لئے مستحق عذاب ہوا) سو آج اس شخص کا نہ کوئی دوست دار ہے

حَمِيمٌ ﴿٣٥﴾ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ﴿٣٦﴾ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ﴿٣٧﴾ فَلَا

اور نہ اس کو کوئی کھانے کی چیز نصیب ہے بجز زخموں کے دھوون کے جس کو بجز بڑے گنہگاروں کے کوئی نہ کھاوے گا پھر بعد بیان مضمون مجازاۃ کے میں قسم

أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٨﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿٤٠﴾ وَمَا

کھاتا ہوں ان چیزوں کی بھی جن کو تم دیکھتے ہو اور ان چیزوں کی بھی جن کو تم نہیں دیکھتے کہ یہ قرآن (اللہ کا) کلام ہے ایک معزز فرشتہ کا لایا ہوا ایسی جس پر آیا وہ ضرور رسول ہے

هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾

اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے (جیسا کفار آپکو شاعر کہتے تھے مگر) تم بہت کم ایمان لاتے ہو اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے (جیسا بعض کفار آپ کو کہتے تھے) تم بہت کم سمجھتے ہو

تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ﴿٤٤﴾ لَأَخَذْنَا مِنْهُ

رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا (کلام) ہے اور اگر یہ (پیغمبر) ہمارے ذمہ کچھ (جھوٹی) باتیں لگا دیتے تو ہم ان کا

اور میرا عذر بھی مجھ سے گیا گذرا۔ پھر حق تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس کو پکڑ کر دوزخ میں داخل کر دو پھر ایک ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش فرشتوں کے گزوں کے حساب سے ستر گز ہے جکڑ دو۔ یعنی اس کی شرمگاہ میں کو اسے داخل کر کے اس کے منہ سے نکال دو اور بقیہ زنجیر کو اس کی گردن پر لپیٹ دو۔

یہ دنیا میں جب موجود تھا تو حق تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا تھا اور دوسروں کو بھی غریب آدمی کے کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دیتا تھا۔

سو اس شخص کو فائدہ پہنچانے کے لئے نہ آج اس کا کوئی قریبی رشتہ دار ہے اور نہ دوزخ میں اس کو کھانے کی کوئی چیز نصیب ہے بجز دوزخیوں کے زخموں کی پیپ اور خون کے جن کو مشرکین کے علاوہ اور کوئی نہ کھائے گا۔

پھر اے مکہ والو میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی بھی جن کو تم دیکھتے ہو یعنی آسمان و زمین اور ان چیزوں کی بھی جن کو تم نہیں دیکھتے مثلاً جنت و دوزخ یا یہ کہ چاند و سورج اور عرش و کرسی یا یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اور جبریل امین کی کہ یہ قرآن کریم حق تعالیٰ کے کلام ہے جس کو جبریل امین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر لائے ہیں۔

اور یہ قرآن کریم کسی شاعر کا کلام نہیں ہے تم نہ اس کے کم حصہ پر ایمان لاتے ہو اور نہ زائد پر اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے تم نہ اس کے کم حصہ سے نصیحت حاصل کرتے ہو اور نہ زائد سے یہ قرآن کریم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا کلام ہے

اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ذمہ کچھ جھوٹی باتیں لگا دیتے جو ہم نے نہیں کہیں تو حق و حجت کے ساتھ ہم ان سے

بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾

داہنا ہاتھ پکڑتے پھر ہم ان کی رگ دل کاٹ ڈالتے پھر تم میں کوئی ان کا اس سزا سے بچانے والا بھی نہ ہوتا

وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ

اور بلاشبہ یہ قرآن متقیوں کے لئے نصیحت ہے اور ہم کو معلوم ہے کہ تم میں بعضے تکذیب کرنیوالے بھی ہیں (پس ہم ان کو اس کی سزا دیں گے) اور (اس اعتبار سے) یہ قرآن کافروں کے

٢ (١) ٦ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٥١﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٥٢﴾

حق میں موجب حسرت ہے اور یہ قرآن تحقیقی یقینی بات ہے سو (جس کا یہ کلام ہے) اپنے (اس) عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح کیجئے

اٰيَاتُهَا ۴۴ — (۷۰) سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ (۷۹) — رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿١﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿٢﴾

ایک درخواست کرنیوالا (براہ انکار) اس عذاب کی درخواست کرتا ہے جو کہ کافروں پر واقع ہونے والا ہے (اور) جس کا کوئی دفع کرنے والا نہیں

انتقام لیتے یا یہ کہ ہم ان کو قوت کے ساتھ پکڑ لیتے۔ اور پھر ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رگ دل کاٹ ڈالتے پھر تم میں سے کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سزا سے بچانے والا بھی نہ ہوتا بلاشبہ یہ قرآن کریم کفر و شرک اور فواحش سے بچنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔

اور ہم کو معلوم ہے کہ تم میں بعض قرآن کریم کی تکذیب کرنے والے ہیں اور بعض تصدیق کرنے والے اور یہ قرآن کافروں کے حق میں قیامت کے دن موجب حسرت ہے۔

اور یہ قرآن کریم تحقیقی اور یقینی بات ہے کیونکہ یہ میرا کلام ہے جس کو میں نے بذریعہ جبریل امین محمد مکرم رسول پر نازل کیا ہے یا یہ کہ قیامت کے دن جو کافروں کیلئے حسرت و ندامت کا ذکر کیا ہے وہ قطعاً اور یقیناً ان پر ہو گی

سو آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھیئے یا یہ کہ عظیم الشان پروردگار کی توحید کا ذکر کیجئے۔

(سورۂ معارج) یہ سورت مکی ہے اس میں چوالیس ۴۴ آیتیں اور دو سو سولہ کلمات اور آٹھ سو اکسٹھ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نضر بن حارث کافر اس عذاب کی درخواست کرتا ہے جو کہ کافروں پر واقع ہونے والا ہے جس عذاب کو کوئی ہٹانے والا نہیں چنانچہ یہ بدر کے دن مارا گیا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۂ معارج) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نسائی اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ سَاَلَ سَآئِلٌ سے مراد نضر بن حارث ہے اس نے کہا تھا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ۔ اور ابن ابی حاتم نے سدی سے فرمان خداوندی سائل سائل کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت مکہ مکرمہ میں نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی اس نے کہا تھا اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ الخ چنانچہ اس کا عذاب بدر کے دن ہوا۔

اور ابن المنذر نے حسن سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ۔ اس پر یہ لوگ بولے کہ کس پر عذاب واقع ہو گا تب حق تعالیٰ نے یہ جملہ نازل فرمایا لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ۔

مِّنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِ ۳ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ

(اور یہ) اللہ کی طرف سے واقع ہوگا جو کہ سیڑھیوں کا (یعنی آسمانوں کا) مالک ہے (جن سیڑھیوں سے) فرشتے اور (اہل ایمان کی) روحیں اسکے پاس چڑھ جاتی ہیں (اور وہ عذاب) ایسے دن میں ہوگا

خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۴ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا ۵ اِنَّهُمْ یَرَوْنَهٗ بَعِیْدًا ۶ وَّنَرٰىهُ

جس کی مقدار (دنیا کے) پچاس ہزار سال کی (برابر) ہے سو آپ (ان کی مخالفت پر) صبر کیجئے اور صبر بھی ایسا جس میں شکایت کا نام نہ ہو یہ لوگ اس دن کو (بوجہ اعتقاد نفی کے وقوع سے) بعید دیکھ رہے ہیں

قَرِیْبًا ۷ یَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۸ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۹ وَلَا یَسْـَٔلُ

اور ہم اس کو (وقوع سے) قریب دیکھ رہے ہیں (وہ عذاب اس دن واقع ہوگا) جس دن کہ آسمان رنگ میں تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو جاویگا اور (اس روز) پہاڑ رنگین اون کی طرح (جو کہ دھنی ہوئی ہو) ہو جاویں گے (یعنی

حَمِیْمٌ حَمِیْمًا ۱۰ یُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِئِذٍۭ

اڑتے پھریں گے) اور (اس روز) کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا۔ باوجودیکہ ایک دوسرے کو دکھا بھی دیئے جاویں گے (اور اس روز مجرم (یعنی کافر) اس بات کی تمنا کریگا کہ اس روز کے عذاب سے چھوٹنے کیلئے

بِبَنِیْهِ ۱۱ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِیْهِ ۱۲ وَفَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُـْٔوِیْهِ ۱۳ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ

اپنے بیٹوں کو اور بیوی کو اور بھائی کو اور کنبہ کو جن میں وہ رہتا تھا اور تمام اہل زمین کو اپنے

جَمِیْعًا ۙ ثُمَّ یُنْجِیْهِ ۱۴ كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ۱۵ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۱۶ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ

فدیہ میں دیدے پھر یہ (فدیہ میں دیدینا) اسکو (عذاب سے) بچالے یہ ہرگز نہ ہوگا (بلکہ) وہ آگ ایسی شعلہ زن ہے جو کھال (تک) اتار دے گی (اور) وہ اس شخص کو (خود) بلاوے گی جس نے (دنیا میں حق سے

اور وہ عذاب کافروں پر حق تعالیٰ کی طرف سے ہوگا جو کہ آسمانوں کا پیدا کرنے والا ہے جس سے فرشتے اور جبریل امین حق تعالیٰ کی طرف جاتے ہیں ایسے دن میں کہ جس میں فرشتوں کے علاوہ اوروں کے چڑھنے کے لئے اس کی مقدار دنیا کے پچاس ہزار سال کے برابر ہے یا یہ کہ کافروں پر عذاب ایسے دن میں واقع ہوگا جس کی تعداد پچاس ہزار سال کے برابر ہے یا یہ مطلب ہے کہ اگر خدا کے علاوہ مخلوق کا اور کوئی حساب لینے لگے تو وہ پچاس ہزار سال میں بھی فارغ نہیں ہوگا۔

سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کی تکالیف پر ایسا صبر کیجئے جس میں شکایت کا نام نہ ہو یا ایسی علیحدگی اختیار کیجئے۔ اس کے بعد حق تعالیٰ نے جہاد کا حکم دیا یہ کفار مکہ قیامت کے عذاب کو غیر ممکن سمجھ رہے ہیں اور ہم اس قریب آنے والا دیکھ رہے ہیں کیونکہ ہر ایک آنے والی چیز جو کہ ہو کر رہتی ہے وہ قریب ہے۔

اور ان پر وہ عذاب اس روز واقع ہوگا جس دن آسمان رنگت میں تیل کی تل چھٹ کی طرح یا یہ کہ پگھلی ہوئی چاندی کی طرح ہو جائے گا۔ اور پہاڑ رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے اور اس روز کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا باوجودیکہ ایک دوسرے کو دکھا بھی دیئے جائیں گے مگر اپنی مشغولیت کی وجہ سے ایک دوسرے کو نہیں پہچانیں گے۔

کافر یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھی یا نضر بن حارث اور اس کے ساتھی اس بات کی تمنا کرے گا کہ قیامت کے عذاب سے چھوٹنے کے لئے اپنے بیٹوں کو اور بیوی کو اور بھائی کو اور کنبہ کو جن میں وہ رہتا تھا۔

اور تمام اہل زمین کو اپنے فدیہ میں دے پھر اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کو عذاب سے بچالے ایسا ہرگز نہیں ہوگا حق تعالیٰ اس کو عذاب سے مطلقاً نہیں بچائے گا وہ آگ ایسی شعلہ زن ہے جو کہ ہاتھ پیروں اور تمام بدن کی کھال تک اتار دے گی اور یا یہ کہ اس کے بدن کو جھلس دے گی۔

لظیٰ دوزخ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور وہ شخص کو خوب بلائے گی جس نے توحید سے پشت پھیری ہوگی اور

تَوَلّٰى ﴿١٧﴾ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿١٨﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿١٩﴾ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

پیٹھ پھیری ہوگی اور (طاعت سے) بے رخی کی ہوگی اور جمع کیا ہوگا پھر اسکو اٹھا اٹھا رکھا ہوگا انسان کم ہمت پیدا ہوا ہے (یعنی) جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو (حد سے زیادہ) جزع

جَزُوْعًا ﴿٢٠﴾ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿٢١﴾ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿٢٢﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى

فزع کرنے لگتا ہے اور جب اس کو فارغ البالی ہوتی ہے تو (حقوق سے روکے رہنے میں) بخل کرنے لگتا ہے مگر وہ نمازی (یعنی مومن) جو اپنی نماز پر برابر

صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿٢٤﴾ لِّلسَّآئِلِ وَ

توجہ رکھتے ہیں اور جن کے مالوں میں سوالی اور بے سوالی

الْمَحْرُوْمِ ﴿٢٥﴾ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ

سب کا حق ہے۔ اور جو قیامت کے دن کا اعتقاد رکھتے ہیں اور جو لوگ اپنے پروردگار

عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿٢٧﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿٢٨﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ

کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں (اور) واقعی ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں (یہ جملہ معترضہ کے طور پر ہے) اور جو اپنی

لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ

شرمگاہوں کو (حرام سے) محفوظ رکھنے والے ہیں لیکن اپنی بیویوں سے یا اپنی (شرعی) لونڈیوں سے (حفاظت نہیں کرتے) کیونکہ ان پر (اس میں) کوئی

مَلُوْمِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿٣١﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ

الزام نہیں ہاں جو اس کے علاوہ (اور جگہ شہوت رانی کا) طلبگار ہو ایسے لوگ حد (شرعی) سے نکلنے والے ہیں اور جو اپنی (سپردگی میں لی

لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿٣٣﴾

ہوئی) امانتوں اور اپنے عہد کا خیال رکھنے والے ہیں اور جو اپنی گواہیوں کو ٹھیک ٹھیک ادا کرتے ہیں۔

ایمان سے بے رخی کی ہوگی اور کفر سے توبہ نہ کی ہوگی اور دنیا میں مال جمع کیا ہوگا اور حق تعالیٰ کا حق نہ ادا کر کے اس کو محفوظ کر کے رکھا ہوگا۔ کافر کم ہمت بخیل لالچی پیدا ہوا ہے جب اس کو فاقہ و تنگی پیش آتی ہے تو جزع فزع کرنے لگتے اور صبر نہیں کرتا اور جب اس کو مال اور فارغ البالی ہوتی ہے تو اس میں سے حق اللہ کو روکنے لگتا ہے اور شکر نہیں کرتا مگر وہ پنج وقتہ نمازی جو اپنی فرض نمازوں کو رات دن میں ہمیشہ پڑھتے ہیں۔

وہ ایسے نہیں ہیں اور جو کہ اپنے اموال میں زکوٰۃ کے علاوہ سوالی اور بے سوالی سب کا حق سمجھتے ہیں یا یہ کہ محروم سے مراد وہ ہے جو اپنے اجر و غنیمت سے محروم رہے یا یہ کہ وہ مخلتی آدمی ہے جس کا پیشہ اس کی معیشت کے لئے کافی نہ ہو اور جو کہ قیامت کے دن کا اور جو کچھ اس میں ہوگا سب کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور جو کہ اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں واقعی ان کے رب کا عذاب مطمئن ہونے کی چیز نہیں۔

اور جو کہ شرمگاہوں کو حرام سے محفوظ رکھنے والے ہیں لیکن اپنی چار بیویوں سے یا اپنی شرعی لونڈیوں سے خواہ وہ کتنی ہو کیونکہ اس حلال کام میں ان پر کوئی الزام اور گناہ نہیں اور جو اس کے علاوہ شہوت رانی کا طلبگار ہو تو یہ لوگ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرنے والے ہیں۔

اور جو اپنی سپردگی میں لئے ہوئے دین وغیرہ امانتوں اور اپنے آپس کے عہدوں کا خیال رکھنے والے ہیں اور جب اپنے گواہوں حکام کے سامنے ٹھیک ٹھیک ادا کرتے اور کتمان شہادت نہیں کرتے۔

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿٣٤﴾ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ﴿٣٥﴾ فَمَالِ ١ ع ٢٥ ٧

اور جو اپنی (فرض) نمازوں کی پابندی کرتے ہیں (بس ایسے لوگ) بہشتوں میں عزت سے داخل ہوں گے تو کافروں

الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ﴿٣٧﴾ أَيَطْمَعُ

کو کیا ہوا کہ (ان مضامین کی تکذیب کرنے کیلئے) آپ کی طرف کو داہنے اور بائیں سے جماعتیں بن بنکر دوڑے آ رہے ہیں کیا ان میں ہر شخص

كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾

اس کی ہوس رکھتا ہے کہ وہ آسائش کی جنت میں داخل کر لیا جاوے گا یہ ہرگز نہ ہوگا ہم نے ان کو ایسی چیز سے پیدا کیا ہے جسکی انکو بھی خبر ہے پھر دوسری طور پر وقوع

فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿٤٠﴾ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ

قیامت کیلئے) میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی کہ ہم اس پر قادر ہیں کہ (دنیا ہی میں) ان کی جگہ ان سے بہتر لوگ

خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿١١﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ

لے آئیں (یعنی پیدا کر دیں) اور ہم (اس سے) عاجز نہیں ہیں تو آپ ان کو اسی شغل اور تفریح میں رہنے دیجئے یہانتک کہ

يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا

ان کو اپنے اس دن سے سابقہ واقع ہو جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے جس دن یہ قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑیں گے جیسے

كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ ١ ع ٩ ٨

کسی پرستش گاہ کی طرف دوڑے جاتے ہیں (اور) ان کی آنکھیں (مارے شرمندگی کے) نیچے جھکی ہونگی (اور) ان پر ذلت چھائی ہوگی (بس) یہ ہے

الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٤٤﴾

ان کا وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا (جو کہ اب واقع ہوا)

اور جو اپنی پانچوں نمازوں کے اوقات کی محافظت کرتے ہیں۔ ان خوبیوں کے مالک باغوں ثواب و عزت کے ساتھ داخل ہوں گے۔

تو ان کفار مکہ کو کیا ہوا کہ استہزاء اور تکذیب کے لئے کہ جماعتیں بن کر آپ کی طرف دوڑ کر آتے ہیں اور آپ کو دور ہی سے دیکھتے ہیں۔

ان لوگوں کو ہرگز جنت میں داخل نہیں کیا جائے گا ہم نے ان کفار مکہ کو نطفہ سے پیدا کیا ہے میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی (اس کے سورۂ صافات میں گذر گئے) کہ ہم اس پر قادر ہیں کہ ان کو ہلاک کر کے ان کی جگہ ان سے زائد اطاعت گذاروں کو پیدا کر دیں اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں۔

سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کو اسی باطل غوطہ زن اور ان کے کفر میں استہزاء کرتا ہوا رہنے دیجئے تاآنکہ ان کو اس دن سے سابقہ ہو جائے جس میں ان سے عذاب کا وعدہ کیا گیا ہے۔

اب اس عذاب کے وقت کو بیان فرماتا ہے کہ جس دن ان کا اس تیزی کے ساتھ قبروں سے نکل کر صور کی آواز کی طرف دوڑتا ہو گا جیسا کہ کسی نشان اور جھنڈے کی طرف دوڑے جاتے ہیں۔

ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی . . . . اور ان کی صورت پر پھٹکار اور ذلت چھائی ہوگی یہ ان کا وہ دن جس میں ان سے عذاب کا وعدہ کیا جاتا تھا جیسا کہ حضرت نوحؑ کا وعدہ کرنا اور قیامت کے دن سے ڈرانا۔

آیاتہا ۲۸ ——— (۷۱) سُوْرَۃُ نُوْحٍ مَّکِّیَّۃٌ (۷۱) ——— رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ

ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تھا کہ تم اپنی قوم کو (وبال کفر سے) ڈراؤ قبل اس کے کہ ان پر دردناک عذاب

أَلِيمٌ ① قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ② أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ③

آ جائے انہوں نے (اپنی قوم سے) کہا کہ اے میری قوم میں تمہارے لئے صاف صاف ڈرانے والا ہوں (اور کہتا ہوں) کہ تم اللہ کی عبادت (یعنی توحید اختیار) کرو اور اس سے ڈرو اور میرا

يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ

کہنا مانو۔ تو وہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو وقت مقرر (یعنی وقت موت) تک (بلا عقوبت) مہلت دیگا اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت (ہے) جب (وہ) آ جائے گا تو

لَا يُؤَخَّرُ ۖ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ④ قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ⑤

ٹلے گا نہیں۔ کیا خوب ہوتا اگر تم (ان باتوں کو) سمجھتے (جب ایک دراز مدت ان نصائح کا کچھ اثر قوم پر نہ ہوا تو نوح نے حق تعالیٰ سے) دعا کی کہ اے میرے پروردگار میں نے اپنی قوم کو رات کو بھی اور دن کو بھی (دین حق

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا ⑥ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا

کی طرف) بلایا۔ سو میرے بلانے پر (دین سے) اور زیادہ بھاگتے رہے۔ اور (وہ بھاگتا یہ ہوا کہ) میں نے جب کبھی ان کو (دین حق کی طرف) بلایا تاکہ (ان کے ایمان کے سبب) آپ انکو بخش دیں تو ان لوگوں نے اپنی

أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ⑦

انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیں (تاکہ حق بات کو سنیں بھی نہیں) اور (نیز زیادتی کراہت سے) اپنے کپڑے (اپنے اوپر) لپیٹ لئے اور (اصرار کیا اور (میری اطاعت سے) غایت درجہ کا تکبر کیا۔

(سورۂ نوح) یہ سورت مکی ہے اس میں ستائیس ۲۷ آیتیں اور دو سو چوبیس ۲۲۴ کلمات اور نو سو انتیس ۹۲۹ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ تم اپنی قوم کو ڈراؤ قبل اس کے کہ ان پر غرق کا دردناک عذاب آ جائے۔

انہوں نے کہا کہ اے میری قوم میں صاف صاف ڈرانے والا رسول ہوں توحید خداوندی کے قائل ہو جاؤ اور خدا سے ڈرو کفر و شرک سے توبہ کرو میرے حکم و دین اور وصیت کی

وہ توحید اور توبہ کی وجہ سے تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور موت تک بغیر عذاب کے مہلت دیگا عذاب خداوندی اگر آ گیا تو وہ ٹلے گا نہیں۔

اس لئے میری بات مانو چنانچہ جب حضرت نوح ساڑھے نو سو سال تک ان کو سمجھاتے رہے اور وہ پھر بھی ایمان نہ لائے اور نہ ان کی نصیحت کو مانا تو مایوس ہو کر نوح علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ میرے پروردگار میں نے اپنی قوم کو توبہ اور توحید کی طرف رات کو بھی اور دن کو بھی بلایا سو وہ میرے بلانے سے توبہ اور ایمان سے اور زائد بھاگتے رہے۔

میں نے جب کبھی توبہ اور توحید کی طرف بلایا تاکہ اس کی وجہ سے آپ ان کو بخش تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیں تاکہ میری بات اور دعوت کو نہ سنیں اور اپنے سروں کو اپنے کپڑوں سے چھپا لیا تاکہ مجھے نہ دیکھیں اور نہ میری آواز سنیں اور کفر اور بتوں کی پرستش پر جمے رہے اور سب نے ایک آواز ہو کر کہا اے نوح ہم تیرے اوپر ایمان نہیں لائیں گے اور ایمان و توبہ سے غایت درجہ کا تکبر کیا۔

ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝٨ ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ۝٩ فَقُلْتُ

پھر بھی میں نے ان کو بآواز بلند بلایا پھر میں نے ان کو خطاب خاص کے طور پر علانیہ بھی سمجھایا اور ان کو بالکل خفیہ بھی سمجھایا اور (اس سمجھانے میں) میں نے (ان سے یہ) کہا کہ تم

اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝١٠ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ۝١١ وَ

اپنے پروردگار سے گناہ بخشواؤ بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے تم پر کثرت سے بارش بھیجے گا اور

يُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا ۝١٢ مَّا لَكُمْ

تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغ لگا دے گا اور تمہارے لئے نہریں بہا دیگا (میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ) تم

لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ۝١٣ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ۝١٤ أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ

اللہ کی عظمت کے معتقد نہیں ہو (ورنہ شرک نہ کرتے) حالانکہ اس نے تم کو طرح طرح سے بنایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ نے کس طرح سات آسمان

سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ۝١٥ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝١٦

اوپر تلے پیدا کئے اور ان میں چاند کو نور (کی چیز) بنایا اور سورج کو (مثل) چراغ (روشن کے) بنایا

وَاللَّهُ أَنبَتَكُم مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ۝١٧ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ۝١٨

اور اللہ نے تم کو زمین سے ایک خاص طور پر پیدا کیا۔ پھر تم کو (بعد مرگ) زمین ہی میں لے جاوے گا اور (قیامت میں پھر اسی زمین سے) تم کو باہر لے آویگا

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ۝١٩ لِّتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝٢٠ ع ۹

اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے زمین کو (مثل) فرش (کے) بنایا تاکہ تم اس کے کھلے رستوں میں چلو (اور یہ سب حکایت عرض کر کے)

پھر میں نے بآواز بلند ان کو دعوت دی۔ اور کھول کھول کر سمجھایا اور ان کو خفیہ طور پر بھی سمجھایا اور میں نے ان سے کہا تم اپنے پروردگار کی توحید کے قائل ہو جاؤ کیونکہ جو کفر سے توبہ کرے اور اس پر ایمان لائے وہ اس سے بڑا بخشنے والا ہے۔

جب بھی تم بارش کے محتاج ہو گے وہ کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا حق تعالیٰ نے چالیس سال سے بارش روک رکھی تھی اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا کیونکہ حق تعالیٰ نے چالیس سال سے ان کے جانوروں اور عورتوں کی نسل کو ختم کر رکھا تھا اور تمہارے لئے باغ لگا دے گا اور تمہارے فائدہ کے لئے نہریں بہا دیگا۔

حق تعالیٰ نے چالیس سال سے ان کے باغوں اور نہروں کو خشک کر رکھا تھا تم کو کیا ہوا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت کے معتقد نہیں ہوتے یا یہ کہ تم کو کیا ہوا کہ تم حق تعالیٰ کی جیسی عظمت کرنی چاہیے ویسی عظمت نہیں کرتے کہ اس کی توحید کے قائل ہو جاؤ۔

حالانکہ اس نے تم کو طرح طرح کی حالتیں تبدیل کر کے بنایا ہے کہ نطفہ علقہ۔ مضغہ عظام۔

اے مکہ والو کیا تم کو معلوم نہیں کہ حق تعالیٰ نے کس طرح سات آسمان قبہ کی طرح اوپر تلے بنائے کہ ان کے کونے متصل ہیں اور ان میں چاند کو نور کی چیز بنایا اور انسانوں کے لئے سورج کو روشن چراغ بنایا۔

اور اللہ تعالیٰ نے تم کو آدم علیہ السلام سے اور آدم علیہ السلام کو مٹی سے اور مٹی کو زمین سے بنایا اور تم کو پھر قبر میں دفن کرے گا اور پھر قیامت کے دن تم کو قبروں سے باہر لے آوے گا اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے زمین کو مثل فرش کے بنایا۔

تاکہ تم اس کے کشادہ رستوں میں چلو۔

قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾
نوح (علیہ السلام) نے (یہ) کہا کہ اے میرے پروردگار ان لوگوں نے میرا کہنا نہیں مانا اور ایسے شخصوں کی پیروی کی کہ جن کے مال اور اولاد نے ان کو نقصان ہی زیادہ پہنچایا اور رؤساء کی جن کا اتباع

وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا
کیا ہے وہ ایسے ہیں کہ جنہوں نے (حق مٹانے میں) بڑی بڑی تدبیریں کیں۔ اور جنہوں نے (اپنے تابعین سے) کہا کہ تم اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور نہ (بالخصوص) ود کو اور نہ سواع

وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۖ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا
کو اور نہ یغوث کو اور یعوق کو اور نسر کو چھوڑنا اور ان (رئیس) لوگوں نے بہتوں کو (بہکا بہکا کر) گمراہ کردیا۔ اور (اب آپ) ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا

ضَلَالًا ﴿۲۴﴾ مِّمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُم مِّن دُونِ
دیجیے (ان لوگوں کا انجام یہ ہوا کہ) اپنے ان ہی گناہوں کے سبب وہ غرق کئے گئے پھر (بعد غرق) دوزخ میں داخل کئے گئے اور خدا کے سوا ان کو کوئی حمایتی

اللَّهِ أَنصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ إِنَّكَ
بھی میسر نہ ہوئے اور نوح (علیہ السلام) نے (یہ بھی) کہا کہ اے پروردگار کافروں میں سے زمین پر ایک باشندہ بھی مت چھوڑ (کیونکہ) اگر آپ ان کو

إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ
روئے زمین پر رہنے دیں گے تو آپ کے بندوں کو گمراہ ہی کردیں گے اور (آگے بھی) ان کے محض فاجر اور کافر ہی اولاد پیدا ہوگی۔ اے میرے رب مجھ کو اور میرے ماں باپ

وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾
کو اور جو مومن ہونے کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہیں ان کو (یعنی اہل وعیال باستثناء زوجہ وکنعان) اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دیجیے اور ان ظالموں کی ہلاکت اور بڑھا دیجیے

غرضکہ نوح علیہ السلام نے فرمایا اے پروردگار ان لوگوں نے میرا کہنا نہیں مانا اور رؤساء کی اتباع کی جن کے مال و اولاد کی کثرت نے ان کو آخرت میں نقصان ہی زیادہ پہنچایا اور جنہوں نے بڑا بھاری جھوٹ بولا۔

اور ان رؤساء نے کمزوروں سے کہا کہ تم اپنے معبودوں کی پرستش کو ہرگز نہ چھوڑنا، اور نہ وُد کی پرستش کو اور نہ سُواع کی اور نہ یغوث کی اور نہ یعوق کی اور نہ نسر کی پرستش کو چھوڑنا اور یہ ان کے مشہور بت تھے جن کی یہ لوگ پوجا پاٹ کیا کرتے تھے۔

اور ان رؤساء نے ان میں بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا یہ کہ ان کی وجہ سے بہت سے گمراہ ہو گئے۔

لہٰذا ان مشرکین کی بتوں کی پرستش کی وجہ سے گمراہی نقصان اور ہلاکت اور بڑھا دیجیے اپنے ان ہی گناہوں کی وجہ سے وہ دنیا طوفان کے ذریعہ غرق کئے گئے اور آخرت میں دوزخ میں داخل کئے گئے اور خدا کے عذاب سے کوئی بچانے والا بھی ان کو میسر نہ ہوا۔ اور جبکہ نوح علیہ السلام سے ان کے پروردگار نے کہا کہ آپ کی قوم میں سے کوئی ایمان نہیں لائے گا تب نوح علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا پروردگار ان کافروں میں سے کسی کو باقی مت چھوڑ۔

کیونکہ اگر آپ ان کو رہنے دیں گے تو یہ آپ کے دین سے لوگوں کو اور جو ایمان لانا چاہے گا اس کو گمراہ کریں گے اور ان کے فاجر اور کافر ہی اولاد پیدا ہوگی یا یہ کہ ایسی اولاد ہوگی جو بلوغ کے بعد کفر اختیار کرے گی اور کہا گیا ہے کہ ان میں کوئی بچا نہ تھا اس لئے کہ چالیس سال سے ان کی نسل کا سلسلہ منقطع تھا۔ پروردگار مجھ کو اور میرے مؤمن باپ کو اور جو مومن ہونے کی حالت میں میرے دین یا یہ کہ میری مسجد یا یہ کہ میری کشتی میں داخل ہیں ان کو اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو جو کہ میرے بعد ہوں گے بخش دیجیے اور ان مشرکین کی ہلاکت اور نقصان کو اور بڑھا دیجیے۔

آیاتہا ۲۸ ——— (۷۲) سُوْرَۃُ الْجِنِّ مَکِّیَّۃٌ (۴۰) ——— رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾

آپ (ان لوگوں سے) کہیئے کہ میرے پاس اس بات کی وحی آئی ہے کہ جنات میں سے ایک جماعت نے قرآن سنا پھر (اپنی قوم میں واپس جاکر) انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے

یَّھْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿۲﴾ وَّاَنَّہُ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا

جو راہ راست بتلاتا ہے سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور ہم (اب) اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے اور (انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ) ہمارے پروردگار کی بڑی شان ہے

(سورۂ جن) یہ سورت مکی ہے اس میں اٹھائیس [۲۸] اور دو سو پچاس [۲۸۵] کلمات اور آٹھ سو ستر [۸۷۰] حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان کفار مکہ سے فرمائیے کہ میرے پاس جبریل امین تشریف لائے اور انہوں نے مجھے یہ بتلایا کہ نصیبین کے جنات میں سے جو یمن میں ہیں تو لوگوں نے قرآن کریم سنا وہ اس پر ایمان لے آئے پھر اپنی قوم میں انہوں نے واپس جا کر کہا اے ہماری قوم ہم نے ایک قرآن کریم سنا ہے جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کی کتاب سے مشابہت رکھتا ہے اور یہ جنات توریت پر کاربند تھے۔

جو حق و ہدایت اور کلمہ طیبہ کی رہنمائی کرتا ہے سو ہم تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور اس قرآن کریم پر ایمان لے آئے۔

اور ہم اپنے رب کے ساتھ ابلیس کو شریک نہیں بنائیں گے ہمارے پروردگار کی بلند شان اور عظیم الشان سلطنت ہے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۂ جن) لشان۔ امام بخاری اور ترمذی وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جنوں کے سامنے قرآن کریم پڑھا اور نہ آپ نے ان کو دیکھا واقعہ یہ پیش آیا کہ آپ اپنے اصحاب کے ساتھ سوق عکاظ تشریف لے جا رہے تھے اور جنات اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ ہوگئی اور انکو بذریعہ شہاب روک دیا گیا تھا۔ تو وہ اپنی قوم کے پاس گئے اور آپس میں تذکرہ کیا کہ یہ بات جو پیش آئی ہے وہ کسی نئے کام کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے۔ جو پیش آنے والا ہے لہٰذا اس کی تحقیق کیلئے چلو چنانچہ جنوں کی یہی جماعت تہامہ کی طرف روانہ ہوئی اور اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بطن نخلہ میں اپنے اصحاب کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے چنانچہ جب ان جنوں نے قرآن کریم سنا تو اسے غور سے سننے لگے اور بولے یہی خدا کی قسم تمہارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان حائل ہوا ہے تو وہیں سے اپنی قوم کے پاس لوٹ کر آئے اور بولے اے ہماری قوم ہم نے عجیب قرآن کریم سنا ہے چنانچہ حق تعالیٰ نے آپ پر یہ سورت قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ نازل فرمائی یعنی آپ جنوں کی باتیں وحی کی گئیں۔

اور امام ابن جوزی نے کتاب صفوۃ الصفوۃ میں اپنی سند سے سہل بن عبد اللہ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں عاد کی بستیوں میں ایک کونہ میں تھا کہ اچانک میں نے ایک پتھروں کا شہر دیکھا اس کے درمیان ایک پتھروں کا بنا ہوا ایک محل تھا کہ جس میں جن داخل ہو رہے تھے چنانچہ میں اس میں داخل ہوا تو میں نے وہاں ایک عظیم الجثہ شیخ کو دیکھا جو بیت اللہ کی طرف منہ کئے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور ان پر اون کا ایک جبہ تھا

مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿۳﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾ وَّ

اس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ اولاد اور ہم میں جو احمق ہوئے ہیں وہ اللہ کی شان میں حد سے بڑھی ہوئی باتیں کہتے تھے اور

اَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۵﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ

ہمارا (پہلے) یہ خیال تھا کہ انسان اور جنات کبھی خدا کی شان میں جھوٹ بات نہ کہیں گے اور بہت سے لوگ آدمیوں میں ایسے تھے کہ

الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ﴿۶﴾

وہ جنات میں سے بعضے لوگوں کی پناہ لیا کرتے تھے سو ان آدمیوں نے ان جنات کی بد دماغی اور بڑھا دی

اس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ اولاد جیسا کہ کفار بکتے رہتے ہیں۔

اور ہم میں جو احمق ہوئے ہیں یعنی شیطان وہ اللہ کی شان میں جھوٹی باتیں بکتے تھے۔

اور ہمارا پہلے خیال تھا کہ انسان اور جنات کبھی خدا کی شان میں جھوٹ بات نہیں کہیں گے باقی اب ہم پر ان کا جھوٹ ثابت ہو گیا یہاں تک حق تعالیٰ نے جنات کی آپس کی گفتگو کو نقل کیا ہے۔

زمانۂ جاہلیت میں یہ عادت تھی کہ جب لوگ سفر کرتے یا شکار کرتے یا کسی مقام پر پڑاؤ ڈالتے تو اس اعتقاد سے کہ جنات کے سردار ہماری حفاظت کریں گے تو یوں کہتے اعوذ بسید ھٰذا الوادی من سفھاء قومہ۔ تو اس وجہ سے وہ لوگ امن میں رہتے۔

تو اس پناہ مانگنے سے ان جنات کی بد دماغی اور بڑھا دی اور وہ جنات اپنے کو آدمیوں کا بھی سردار سمجھنے لگے۔ اور جنات کی تین قسمیں ہیں ایک قسم تو فضاء میں رہتی ہے اور ایک جماعت اوپر نیچے جہاں چاہے آتی جاتی رہتی ہے اور ایک گروہ کتوں اور سانپوں کی طرح ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

اور اس پر بھول تھے تو میں ان کے عظیم الجثہ ہونے سے متعجب ہوا جیسا کہ ان کے جبہ کی خوبصورتی سے متعجب ہوا چنانچہ میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور بولے اے سہل بدن کپڑوں کو پرانا نہیں کرتے بلکہ کپڑوں کو گناہوں کی بدبو اور حرام کاریوں کا مزہ پرانا کرتی ہے اور یہ جبہ میں سات سو سال سے پہنے ہوئے ہوں اسی جبہ میں میں نے حضرت عیسیٰؑ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے اور دونوں نبیوں پر ایمان لایا ہوں سہل فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپ کون ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ان ہی لوگوں میں سے ہوں جن کے بارے میں قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ نازل ہوئی ہے۔

اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے عظمہ میں کرزم بن ابی السائب الانصاری سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں مدینہ کی طرف اپنے والد کے ساتھ کسی حاجت کیلئے گیا اور یہ پہلا موقع تھا جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو رہا تھا چنانچہ ہم نے رات کو ایک بکری کے چرواہے کے ہاں پڑاؤ کیا جب آدھی رات ہوئی تو ایک بھیڑیا آیا اور بکریوں میں سے ایک بچہ کو اٹھا لیا چرواہا اس پر کودا اور بولا وادی کے نگران تیری پناہ اسکے بعد ایک پکارنے والے نے پکارا جس کو ہم نہیں دیکھ رہے تھے چنانچہ وہ اس بچہ کو پکڑ کر لایا تا آنکہ بکریوں میں داخل کر دیا اور حق تعالیٰ نے اپنے رسول پر مکہ مکرمہ میں یہ آیت نازل فرمائی۔

وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ۔

وَاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝۷ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ

اور جیسا تم نے خیال کر رکھا تھا ویسا ہی آدمیوں نے بھی خیال کر رکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو دوبارہ زندہ نہ کرے گا اور ہم نے آسمان (کی خبروں) کی تلاش (موافق عادت سابقہ

فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝۸ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ

کے) لینا چاہا سو ہم نے اس کو سخت پہروں (یعنی محافظ فرشتوں) اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا (اور اس سے قبل) ہم آسمان (کی خبریں سننے) کے موقعوں میں (خبریں

لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝۹ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ

سننے کیلئے) جا بیٹھا کرتے تھے سو جو کوئی اب سننا چاہتا ہے تو اپنے لئے ایک تیار شعلہ پاتا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے کہ (ان جدید پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیج

اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝۱۰

فرمانے سے) زمین والوں کو کوئی تکلیف پہنچانا مقصود ہے یا ان کے رب نے ان کو ہدایت کرنے کا قصد فرمایا ہے

اور کفار جن ایمان لانے سے پہلے کفار مکہ کی طرح یہ اعتقاد کئے ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا یا یہ کسی کو رسول بنا کر نہیں بھیجے گا۔

پھر حق تعالیٰ نے جنات کی باہمی گفتگو کو نقل کرتا ہے کہ ہم ایمان لانے سے پہلے خبروں کی تلاش میں آسمان کی طرف پہنچے تو ہم اس کو سخت محافظ فرشتوں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا تاکہ کوئی آسمان کی خبریں نہ چرا سکے۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہم آسمان کی خبریں سننے کے لئے جا بیٹھا کرتے تھے حضور کی بعثت کے بعد اب اگر کوئی سننا چاہتا ہے تو اپنے لئے تیار شعلہ اور محافظ فرشتوں کو پاتا ہے۔

اور ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کو کوئی تکلیف پہنچانا مقصود ہے جو ہم کو خبریں سننے سے روک دیا گیا یا ان کے رب نے ان کو ہدایت کرنے کا ارادہ فرمایا ہے یا یہ مطلب ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث فرمانے سے زمین والوں کو کوئی تکلیف پہنچانا مقصود ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں تو ان کو حق تعالیٰ ہلاک کر دے یا یہ کہ اگر وہ ایمان لے آئیں تو ان کے ساتھ بھلائی کرنا منظور ہے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور ابن سعد نے ابو رجاء عطاردی سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لشکر روانہ کیا اور اپنے گھر والوں کو دیکھ بھال اور ان کی نگرانی کیا کرتا تھا چنانچہ جب حضور نے لشکر بھیجا تو ہم وہاں سے بھاگ کر تا آنکہ ہم ایک چٹیل میدان میں آئے چنانچہ جب ہم ایسے مقام پر شام کرتے تھے تو ہم میں جو بوڑھا ہوتا تھا کرتا تھا کہ اس رات میں اس وادی کے سردار جن کی پناہ لیتا ہوں چنانچہ ہم نے حسب دستور یہی کہا تو ہم سے کہا گیا کہ اس شخص رسے شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ہے سو جو اس بات کا اقرار کر لیتا ہے تو وہ اپنی جان و مال کو محفوظ کر لیتا ہے چنانچہ ہم وہاں سے لوٹ کر آگئے اور اسلام میں داخل ہو گئے ابو رجاء بیان کرتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ آیت میرے اور میرے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے یعنی وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ الخ۔

اور خرائطی نے کتاب ھواتف الجان میں عبد اللہ بن محمد۔ عمارہ بن زید۔ عبد اللہ بن العلاء۔ محمد بن عکبر کے واسطہ سے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ بنی تمیم میں سے رافع بن عمیر نامی نے اپنے اسلام لانے کا

وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴿۱۱﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ

اور ہم میں (پہلے سے بھی) بعضے نیک (ہوتے آئے ہیں) اور بعضے اور طرح کے (ہوتے آئے) ہیں ہم مختلف طریقوں پر تھے اور (ہمارا طریقہ تو یہ ہے کہ) ہم نے سمجھ لیا ہے

نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤی اٰمَنَّا بِهٖ ؕ

کہ ہم زمین (کے کسی حصہ) میں (جا کر) اللہ تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے اور نہ (اور کہیں) بھاگ کر اس کو ہرا سکتے ہیں اور ہم نے جب ہدایت کی بات سن لی تو ہم نے تو اس کا یقین کر لیا

فَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا

سو (ہماری طرح) جو شخص اپنے رب پر ایمان لے آوے گا تو اس کو نہ کسی کمی کا اندیشہ ہوگا اور نہ زیادتی کا اور ہم میں بعضے تو مسلمان (ہو گئے) ہیں اور بعضے ہم میں

اور ہم میں پہلے سے بھی بعض موحد ہوتے آئے ہیں جو حضور و قرآن پر ایمان لائیں گے اور بعضے کافر ہوتے آئے ہیں اور ہم حق تعالیٰ پر ایمان لانے سے پہلے یہودنیت و نصرانیت کے مختلف طریقوں پر تھے

اور ہم نے سمجھ لیا تھا اور اس بات کا یقین کر لیا تھا کہ زمین کے کسی حصہ میں بھی جا کر اللہ کو ہرا نہیں سکتے جس مقام پر بھی پہنچیں گے فوراً پکڑ لئے جائیں گے اور کہیں بھاگ کر بھی اس سے نہیں چھوٹ سکتے۔

اور جب ہم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے قرآن کریم پر ایمان لے آئے سو جو شخص اپنے رب پر ایمان لے آئے گا تو اسے نہ اپنے تمام اعمال کے ضائع ہونے کا ڈر ہوگا اور نہ اپنے عمل کے نقصان کا خوف ہوگا۔

اور ہم میں سے بعض لوگ تو خلوص کے ساتھ توحید اختیار کر کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لے

(لباب النقول فی اسباب النزول)

واقعہ بیان کیا کہ میں سخت ریت میں ایک رات چل رہا تھا کہ مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا میں اپنی سواری پر سے اترا! سے بٹھا کر میں سو گیا۔

اور سونے سے پہلے میں نے یہ الفاظ کہے کہ جنات میں سے اس وادی کا جو سردار ہو میں اس کی پناہ لیتا ہوں چنانچہ میں نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں ایک نیزہ ہے اور وہ اس نیزہ کو میری گردن پر رکھنا چاہتا ہے میں گھبرا کر بیدار ہو گیا چنانچہ میں نے دائیں بائیں دیکھا تو کچھ بھی نظر نہیں آیا میں بولا جھوٹا خواب ہے۔ میں پھر دوبارہ سو گیا تو میں نے پھر اسی طرح خواب دیکھا چنانچہ میں بیدار ہوا تو میں نے اپنی اونٹنی کو تڑپتے ہوئے پایا میں نے ادھر اُدھر نظر دوڑائی تو ایک نوجوان نظر آیا جیسا کہ میں نے خواب دیکھا تھا کہ اس کے ہاتھ میں ایک نیزہ ہے اور دوسرا ایک بوڑھا آدمی اس کا ہاتھ تھامے ہوئے اس سے وہ نیزہ چھین رہا ہے تو یہ دونوں اسی طرح جھگڑ رہے تھے کہ اچانک جنگل میں سے تین بیل آئے تو اس شیخ نے نوجوان سے کہا کہ اے نوجوان ان میں سے جونسا بیل چاہے لے لے میرے پناہ حاصل کرنیوالے انسان کی اونٹنی کے فدیہ میں چنانچہ وہ نوجوان کھڑا ہوا اور اس نے ان میں سے ایک بیل لے لیا پھر وہ شیخ میری طرف متوجہ ہوا اور بولا کہ جب تو کسی وادی میں پڑاؤ کرے اور اس کے ہول سے ڈرے تو یوں کہا کر کہ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں اس وادی کے شر سے اور جنات میں سے کسی کی پناہ نہ لے کیونکہ ان کا معاملہ ختم ہو گیا میں نے کہا یہ محمدؐ کون ہیں وہ شیخ بولا نبی عربی ہیں نہ شرقی نہ غربی پیر کے دن پیدا ہوئے میں نے کہا تو ان کا مسکن کہاں ہے وہ بولا

الْقَاسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا

(بدستور سابق) بے راہ ہیں سو جو شخص مسلمان ہو گیا انہوں نے تو بھلائی کا رستہ ڈھونڈھ لیا اور جو بے راہ ہیں دوزخ کے

لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾

ایندھن ہیں اور اے محمد کو ان مضامین کی بھی وحی ہوئی کہ) اگر یہ (مکہ والے) لوگ (سیدھے) رستہ پر قائم ہو جاتے تو ہم ان کو فراغت کے پانی سے سیراب کرتے

لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَ مَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَّ اَنَّ

تاکہ اس میں ان کا امتحان کریں اور جو شخص اپنے پروردگار کی یاد (یعنی ایمان و طاعت) سے روگردانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سخت عذاب میں داخل کریگا۔ اور یہ (کہ)

الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾

وحی شدہ مضامین میں سے ایک یہ ہے کہ جتنے سجدے ہیں وہ سب اللہ کا حق ہیں سو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کی عبادت مت کرو

آئے اور بعض ہم میں سے بدستور سابق حق و ہدایت سے پھرے ہوئے ہیں۔

سو جو شخص مسلمان ہو گیا اس نے بھلائی کا رستہ ڈھونڈھ لیا اور جو کافر ہیں سو وہ دوزخ کا ایندھن ہیں۔

اگر یہ لوگ کفر کے طریقہ پر یا یہ کہ اسلام کے طریقہ پر قائم ہو جاتے تو ہم ان کو بہت مال اور وسعت دیتے تاکہ ہم اس کے ذریعہ ان کا امتحان کریں تاکہ یہ اپنی اسی حالت کی طرف لوٹ آئیں جو کہ ان کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہے۔

اور جو شخص اپنے پروردگار کی توحید اور اس کی کتاب سے اعراض کرے گا یعنی ولید بن مغیرہ مخزومی تو حق تعالیٰ اس کو دوزخ کے پہاڑ پر چڑھنے کے عذاب میں مبتلا کرے گا

اور جتنی مسجدیں ہیں سب اللہ کی عبادت کے لئے بنائی گئی ہیں تو ان مسجدوں میں خدا کے علاوہ اور کسی کی عبادت مت کرو یا یہ کہ مساجد سے مراد انسان کے وہ اعضاء ہیں جن سے وہ سجدہ کرتا مثلاً پیشانی ہاتھ پیر۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

یثرب کھجوروں والا چنانچہ میں اپنی سواری پر سوار ہوا تا آنکہ صبح روشن ہو گئی تو میں نے رفتار اور تیز کر دی تا آنکہ میں مدینہ منورہ میں داخل ہو گیا مجھ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو قبل اس کے کہ میں آپ سے کچھ ذکر کروں آپ نے میرا سارا واقعہ بیان کر دیا اور مجھے اسلام کی دعوت دی چنانچہ میں مشرف باسلام ہو گیا سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ وہی شخص ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ۔

اور مقاتل سے فرمان خداوندی وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِیْقَةِ الخ کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت کفار قریش کے بارے میں نازل ہوئی جب ان سے سات سال تک بارش روک دی گئی تھی اور ابن ابی حاتم نے ابو صالح کے طریق سے حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ جنات نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم آپ کی مسجد میں آپ کے ساتھ نمازوں میں حاضر ہو سکیں اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔

اور ابن جریر نے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے کہ جنات نے حضور سے عرض کیا کہ ہمارے لئے کیا حکم ہے

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿١٩﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا

اور جب خدا کا خاص بندہ (سرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطن نخلہ میں) خدا کی عبادت کرنے کو کھڑا ہوتا ہے تو یہ (کافر) لوگ اس بندہ پر ہجوم لگانے کو ہو جاتے ہیں۔ آپ ان سے یہ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف اپنے

رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿٢٠﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿٢١﴾ قُلْ اِنِّيْ

پروردگار کی عبادت کرتا ہوں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ آپ (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ میں تمہارے نہ کسی ضرر کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ کسی بھلائی کا۔ آپ کہہ دیجئے کہ (اگر خدا

لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿٢٢﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ

نخواستہ میں ایسا کروں تو) مجھ کو خدا کے غضب سے کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ میں اس کے سوا کوئی پناہ (کی جگہ) پا سکتا ہوں لیکن خدا کی طرف سے پہنچانا اور

اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

اس کے پیغاموں کا ادا کرنا (میرا کام ہے) اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کا کہنا نہ مانتے تو یقیناً ان لوگوں کے لئے آتش دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ

اَبَدًا ۭ ﴿٢٣﴾ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ

رہیں گے (لیکن یہ کفار اس جہالت سے باز نہ آئیں گے) یہاں تک کہ جب اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اس وقت جان جائیں گے کہ کس کے مددگار کمزور ہیں

عَدَدًا ﴿٢٤﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ﴿٢٥﴾

اور کس کی جماعت کم ہے۔ آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ مجھ کو معلوم نہیں کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آیا وہ نزدیک (آنے والی) ہے یا میرے پروردگار نے اس کیلئے کوئی مدت دراز مقرر کر رکھی ہے

اور جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بطن نخلہ میں اپنے پروردگار کی عبادت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو یہ تمام جن جس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم سنتے ہیں تو آپ کی اور قرآن کریم کی محبت کی وجہ سے آپ پر جمع ہو جاتے ہیں۔

آپ فرما دیجئے کہ میں تو صرف اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں اور تمام مخلوق کو اسی چیز کی دعوت دیتا ہوں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان مکہ والوں سے فرما دیجئے کہ تم سے عذاب و نقصان کے دور کرنے اور تم کو نفع پہنچانے کا کوئی اختیار نہیں رکھتا۔

آپ ان سے یہ بھی فرما دیجئے کہ اگر میں حق تعالیٰ کی نافرمانی کروں تو مجھے اس کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ میں اس کے عذاب سے بچنے کیلئے کوئی پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں البتہ خدا کے احکام کا پہنچانا مجھے بچا سکتا ہے۔

اور جو توحید میں حق تعالیٰ کا اور تبلیغ میں اس کے رسول کا کہنا نہیں مانتے تو ان لوگوں کے لئے آتش دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کی حالت کو اس وقت دیکھئے کہ جس وقت یہ عذاب کا نظارہ کریں گے تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور کس کی جماعت کم ہے۔

جس وقت یہ عذاب کے نازل ہونے کا جلدی مطالبہ کریں تو آپ ان سے یہ بھی فرما دیجئے مجھے معلوم نہیں کہ وہ عذاب نزدیک ہے یا یہ کہ اس کیلئے کوئی مدت دراز مقرر کر رکھی ہے وہ نزول عذاب سے واقف ہے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

کہ ہم مسجد میں آئیں یا یہ کہ نماز میں آئیں یا یہ کہ نماز میں حاضر ہوں اور آپ سے دور رہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ابن جریر نے حضری سے نقل کیا ہے کہ ان کے سامنے جنات میں سے ایک سردار جن کا ذکر کیا گیا کہ وہ کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ وسلم حق تعالیٰ کی پناہ لینا چاہتے ہیں اور میں آپ کو پناہ دیتا ہوں۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰہِ اَحَدٌ

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝۲۶ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ

(اور) غیب، کا جاننے والا (وہی) ہے سو وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا ہاں مگر اپنے کسی برگزیدہ پیغمبر کو تو (اس طرح اطلاع دیتا ہے کہ) اس

يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝۲۷ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ

پیغمبر کے آگے اور پیچھے محافظ فرشتے بھیج دیتا ہے (اور یہ انتظام اسلئے کیا جاتا ہے) تاکہ (ظاہری طور پر) اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جاوے کہ ان فرشتوں نے اپنے پروردگار کے پیغام (رسول تک بحفاظت)

۲ ع ۹ ۱۲

رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝۲۸

پہنچا دیئے اور اللہ تعالیٰ ان (پہرہ داروں) کے تمام احوال کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور اس کو ہر چیز کی گنتی معلوم ہے۔

آیاتہا ۲۰ — سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ (۷۳) — (۳) رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝۱ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۲ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝۳ اَوْ

اے کپڑوں میں لپٹنے والے رات کو (نماز میں) کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی سی رات یعنی نصف رات (کہ اس میں قیام نہ کرو بلکہ آرام کرو) یا اس نصف سے کسی قدر کم کر دو یا نصف سے

زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝۴

کچھ بڑھا دو اور قرآن کو خوب صاف صاف پڑھو کہ ایک ایک حرف الگ الگ ہو

وہ اپنے ایسے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ ہاں مگر اپنے کسی برگزیدہ پیغمبر کو کہ وہ اسے بعض غیبی باتوں سے مطلع کر دیتا ہے اور اس طرح اطلاع دیتا ہے کہ اس پیغمبر کے آگے اور پیچھے محافظ فرشتے بھیج دیتا ہے تاکہ شیاطین جنات اور انسانوں میں سے کوئی بھی جبریل امین کی قرأت نہ سن سکے۔

اور یہ انتظام اس لئے کیا تاکہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جائے کہ فرشتوں نے حفاظت کے ساتھ اپنے پروردگار کے پیغاموں کو پہنچا دیا۔ اور ہمارے جاننے سے پہلے حق تعالیٰ ان تمام فرشتوں کا احاطہ کئے ہوئے جو اس کے پاس موجود ہیں اور اس کو ہر ایک چیز کی پوری طرح گنتی معلوم ہے جیسا کہ وہ کپڑوں میں لپٹنے والے کی حالت سے واقف ہے۔

(سورۂ مزمل) وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اس آیت کے علاوہ یہ سورت مکی ہے اس میں انیس[۱۹] آیتیں اور دو سو پچاسی[۲۸۵] کلمات اور آٹھ سو اڑتیس[۸۳۸] حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم رات کو نماز کے لئے کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی رات یعنی نصف رات یا رات کے دو حصے نماز پڑھا کرو اور قرآن کریم کو خوب صاف صاف ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو یعنی ایک آیت اور دو آیتیں اور تین آیتیں تاآنکہ قرأت پوری کرو۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۂ مزمل) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اور بزار طبرانی نے سند واہی کے ساتھ حضرت جابرؓ سے نقل کیا ہے کہ قریش دار الندوہ میں جمع ہوئے اور آپس میں کہنے لگے کہ اس شخص کا کوئی نام تجویز کرو جس سے لوگ بھاگتے ہیں تو بعض بولے کہ کاہن ہیں اس پر لوگوں نے کہا کاہن نہیں ہیں تو پھر بعض بولے کہ مجنوں ہیں اس پر بھی بعض نے کہا

إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ﴿٥﴾ إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ﴿٦﴾

ہم تم پر ایک بھاری کلام ڈالنے کو ہیں (مراد قرآن مجید ہے) بے شک رات کے اٹھنے میں دل اور زبان کا خوب میل ہوتا ہے اور دعا ہو یا قراءت بات خوب

إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ﴿٧﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ﴿٨﴾

ٹھیک نکلتی ہے۔ بیشک تم کو دن میں بہت کام رہتا ہے (دنیوی بھی اور دینی بھی) اور اپنے رب کا نام یاد کرتے رہو اور سب سے قطع کر کے اسی کی طرف متوجہ رہو

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ﴿٩﴾ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا

وہ مشرق و مغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں تو اسی کو اپنے کام سپرد کر دینے کیلئے قرار دیئے رہو اور یہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں

يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ﴿١٠﴾ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَ

ان پر صبر کرو اور خوبصورتی کے ساتھ ان سے الگ ہو جاؤ اور مجھ کو اور ان جھٹلانے والوں ناز و نعمت میں رہنے والوں کو (حالت موجودہ پر) چھوڑ دو

مَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ﴿١١﴾

(یعنی رہنے دو) اور ان لوگوں کو تھوڑے دنوں اور مہلت دیدو

ہم تم پر بذریعہ جبریل امین ایک کلام نازل کرنے کو ہیں جو امر و نہی حلال و حرام وعد وعید کے اعتبار سے سخت ہے یا یہ کہ بھاری ہے یا یہ کہ جو اس کی مخالفت کرے اس کے لئے بھاری ہے یا یہ کہ رات کو نماز پڑھنے میں بھاری ہے۔ رات کو نماز کے لئے کھڑے ہونے میں آدمی کو نشاط حاصل ہوتا ہے جب کہ ثواب سمجھ کر پڑھے یا یہ کہ دل و زبان کا خوب میل ہوتا ہے۔

اور قرآن کریم خوب صاف پڑھا جاتا ہے اور آپ کو دن میں اپنی ضروریات پوری کرنے کیلئے خوب موقع رہتا ہے۔ اور اپنے پروردگار کے حکم سے نماز پڑھیئے یا یہ کہ اس کی توحید بیان کیجیے اور اپنی نماز دعا اور عبادت خالص اللہ ہی کے لئے کرو اسی کی عبادت کر کے اپنا پروردگار بناؤ یا یہ کہ حق تعالیٰ نے جو آپ سے نصرت و ثواب کا وعدہ فرمایا ہے اس میں اسی کو ذمہ دار بناؤ۔

اور کفار کی سب و شتم اور تکذیب پر صبر کرو اور ان سے بغیر جزع و فزع کے خوبی کے ساتھ علیحدہ ہو جاؤ۔ اور مجھ کو اور ان قرآن کریم کی تکذیب کرنیوالوں مال و دولت میں رہنے والوں کو چھوڑ دو اور ان کو غزوہ بدر تک اور مہلت دو۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

کہ مجنوں نہیں ہیں پھر بعض بولے کہ ساحر ہیں اس پر بھی لوگ بولے کہ ساحر نہیں ہیں تو اس چیز کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی آپ نے اپنی چادر اوڑھی اور اس میں لپٹے تو آپ کے پاس جبریل تشریف لائے اور فرمایا یَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ یَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ۔

اور ابن ابی حاتم نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خملی چادر اوڑھے ہوئے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

لٹ۔ اور امام حاکم نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت یَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ نازل ہوئی۔ تو آپ نے ایک سال تک نماز میں اس قدر طویل قیام فرمایا کہ آپ کے قدم مبارک ورم کر گئے تب یہ آیت نازل ہوئی فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ الخ اور ابن جریر وغیرہ نے حضرت ابن عباسؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَجَحِيمًا ﴿١٢﴾ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٣﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ

ہمارے یہاں بیڑیاں ہیں اور دوزخ ہے اور گلے میں پھنس جانے والا کھانا ہے اور دردناک عذاب ہے جس روز کہ زمین

الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ﴿١٤﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا

اور پہاڑ ہلنے لگیں گے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر ریگ رواں ہو جاویں گے بے شک ہم نے تمہارے پاس ایک ایسا رسول بھیجا ہے

شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ﴿١٥﴾ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ

جو تم پر قیامت کے روز گواہی دیں گے جیسا ہم نے فرعون کے پاس ایک رسول بھیجا تھا پھر فرعون نے اس رسول کا کہنا نہ مانا

فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ﴿١٦﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ

تو ہم نے اس کو سخت پکڑنا پکڑا سو (اگر تم بھی بعد بھیجنے رسول کے نافرمانی اور) کفر کرو گے تو اس دن سے کیسے بچو گے جو (غایت درجہ اشتداد و امتداد سے) بچوں کو

شِيبًا ﴿١٧﴾ السَّمَاءُ مُنفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ﴿١٨﴾ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن

بوڑھا کر دے گا جس میں آسمان پھٹ جاوے گا بیشک اس کا وعدہ ضرور ہو کر رہے گا یہ تمام مضمون ایک (بلیغ) نصیحت ہے سو جس کا

شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿١٩﴾ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ ع ۱۹ ۱۲

جی چاہے اپنے پروردگار کی طرف رستہ اختیار کرلے آپ کے رب کو معلوم ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ والوں میں سے بعضے آدمی کبھی دو تہائی

آخرت میں ہمارے یہاں ان کے لئے بیڑیاں جن سے ان کے پیر جکڑ دیں گے اور طوق ہیں جو ان کی گردنوں میں ڈالیں گے اور زنجیریں ہیں جن میں ان کو جکڑا جائے گا اور دوزخ ہے جس میں ان کو داخل کریں گے اور ان کے گلے میں پھنسنے کے لئے زقوم ہے اور دردناک عذاب ہے۔

اب ان سب چیزوں کا وقت بیان کرتا ہے کہ جس روز زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں گے اور پہاڑ ریگ رواں ہو جائیں گے مہیل اس چیز کو بولتے ہیں کہ جس کا نیچے کا حصہ اگر اٹھایا جائے تو اوپر کا حصہ گر جائے جیسا ریت۔

ہم نے تمہارے پاس محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے جو تم پر تبلیغ رسالت کی گواہی دیں گے جیسا کہ ہم نے فرعون کے پاس حضرت موسٰے کو بھیجا تھا۔

پھر فرعون نے حضرت موسٰے کی بات نہ مانی تو ہم نے اس کو غرق کر دیا۔

سو اے مکہ والو جب تم دنیا میں کافر ہو تو کفر و شرک سے کیسے بچو گے اور حق تعالٰے پر قیامت کے دن کیسے ایمان لاؤ گے جب کہ وہ دن بچوں کو بوڑھا کر دے گا جب کہ یہ حق تعالٰی کے اس فرمان کو سنیں گے جو کہ حق تعالٰی حضرت آدم سے فرمائے گا اے آدم اپنی اولاد میں سے ایک بڑی جماعت دوزخ کی طرف حضرت آدم عرض کریں گے کتنی حق تعالٰے فرمائے گا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے ۹۹۹ دوزخ میں اور ایک جنت میں۔

جس دن میں کہ آسمان پھٹ جائے گا بیشک بعث بعد الموت ضرور ہو گی یہ سورت نصیحت و عبرت ہے سو جس کا جی چاہے اپنے پروردگار کی طرف رستہ اختیار کرے یا یہ کہ توحید کا قائل ہو جائے جو اسے اسکے پروردگار تک پہنچا دے۔

آپ کے رب کو معلوم ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ ایمان والوں میں سے بعضے کبھی دو تہائی رات کے قریب

وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ۭ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ

رات کے قریب، اور کبھی آدھی رات اور کبھی تہائی رات (نماز میں) کھڑے رہتے ہیں اور رات اور دن کا پورا اندازہ اللہ ہی کر سکتا ہے اس کو معلوم ہے کہ تم اس (تقدیر وقت) کو

عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۭ عَلِمَ

ضبط نہیں کر سکتے تو (ان وجوہ سے) اس نے تمہارے حال پر عنایت کی سو (اب) تم لوگ جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو اس کو (یہ بھی)

اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ

معلوم ہے کہ بعضے آدمی تم میں بیمار ہوں گے اور بعضے تلاش معاش کے لئے ملک میں سفر کریں گے

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ڮ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ

اور بعضے اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے (اس لئے بھی اس حکم کو منسوخ کر دیا) سو (اس لئے بھی تم کو اجازت ہے کہ اب) تم لوگ جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو

مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَـنًا ۭ وَمَا

اور نماز (فرض) کی پابندی رکھو اور زکوۃ دیتے رہو اور اللہ کو اچھی طرح (یعنی اخلاص سے) قرض دو اور جو

تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ

نیک عمل اپنے لئے آگے (ذخیرۂ آخرت بنا کر) بھیج دو گے اس کو اللہ کے پاس پہنچ کر اس سے اچھا اور ثواب میں بڑا پاؤ گے

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۰

اور اللہ سے گناہ معاف کراتے رہو بے شک اللہ غفور رحیم ہے

ع۔۱۴

اور کبھی آدھی رات اور کبھی تہائی رات نماز میں کھڑے رہتے ہیں۔

اور رات دن کی ساعتوں کو یا یہ کہ رات میں جو تمہیں نماز پڑھنے کا حکم ہوا ہے تم اسے ضبط نہیں کر سکتے اس نے رات کی نماز کے بارے میں تمہارے حال پر عنایت کی ہے سو اب تم لوگ نماز میں سو آیتیں یا اس سے زائد پڑھ لیا کرو۔

اسے یہ بھی معلوم ہے کہ تم میں سے بعض آدمی بیمار ہوں گے کہ رات کو نماز نہیں پڑھ سکتے اور بعضے تلاش معاش کے لئے سفر کریں گے ان پر رات کو نماز پڑھنا دشوار ہوگا اور بعضے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے تو تم نماز میں جتنا آسانی سے قرآن کریم پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو۔

اور پانچوں نمازوں کی مع ان کے رکوع و سجود اور تمام واجبات کے پابندی رکھا کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور خلوص اور سچائی کے ساتھ صدقہ دو۔

اور عمل صالح کرو اور جو نیک عمل یا صدقہ اپنے لئے آگے بھیج دو گے تو اس کا ثواب جنت میں اسی طرح محفوظ پاؤ گے کہ اس میں کسی قسم کی کمی اور چوری ونقصان نہیں ہوگا۔

اور اللہ سے اپنے گناہ معاف کراتے رہو بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔

آیاتہا ۵۶ سورۃ المدثر مکیۃ (۴) (۷۴) رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝۱ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝۲ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝۳ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝۴ وَالرُّجْزَ

اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھو (یعنی اپنی جگہ سے اٹھو یا یہ کہ مستعد ہو) پھر کافروں کو ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائیاں بیان کرو اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور بتوں سے الگ

فَاهْجُرْ ۝۵ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝۶ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝۷ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۝۸

رہو جس طرح کہ اب تک الگ ہو، اور کسی کو اس غرض سے مت دو کہ (دوسرے وقت) زیادہ معاوضہ چاہو اور (پھر ہدایت میں تو ایذا پیش آئے اس پر) اپنے رب (کی خوشنودی) کیواسطے صبر کیجیے پھر

فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝۹ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝۱۰

سو وہ وقت، یعنی وہ دن کافروں پر ایک سخت دن ہوگا جس میں ذرا آسانی نہ ہوگی (آگے بعض خاص کفار کا ذکر ہے یعنی)

(سورہ مدثر) یہ سورت مکی ہے اس میں چھپن (۵۶) آیتیں اور دو سو پچپن (۲۵۵) کلمات اور ایک ہزار دس (۱۰۱۰) حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اٹھو اور کافروں کو ڈراؤ اور ان کی توحید کی طرف بلاؤ اور بتوں کے پجاریوں کے سامنے اپنے پروردگار کی بڑائیاں بیان کرو۔

اور اپنے دل کو غدر و خیانت سے پاک صاف رکھیے یا یہ کہ اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے۔

اور گناہوں سے علیحدہ رہیئے اور ان کے قریب بھی نہ جایئے اور دنیا میں کسی کو معمولی چیز اس غرض سے مت دو کہ وہ اس سے زائد دے گا یا یہ کہ اپنے عمل سے حق تعالےٰ پر احسان مت کرو کہ اس سے زیادہ معاوضہ چاہو۔

اور اپنے پروردگار کی اطاعت اور اس کی عبادت پر جمے رہیئے۔ سو جس وقت مردوں کو زندہ کرنے کے لئے صور میں پھونک ماری جائے گی تو اس دن کی ہیبت و عذاب کافروں کیلئے سخت ہوگا جس میں ان پر ذرا آسانی نہ ہوگی۔

لباب النقول فی اسباب النزول

(سورۂ مدثر) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ امام بخاری و مسلم نے حضرت جابر رضہ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے غار حراء میں ایک مہینہ تک اعتکاف کیا جب میں اپنے اعتکاف کے دن پورا کر چکا تو میں وہاں سے آنے کیلئے نکلا تو مجھے آواز دی گئی تو میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا دیکھتا کیا ہوں کہ وہی فرشتہ ہے جو میرے پاس غار حراء میں آیا تھا چنانچہ میں لوٹا اور آکر کہنے لگا کہ مجھے کپڑا اڑھاؤ اس وقت حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ۔

اور طبرانی نے سند ضعیف کے ساتھ حضرت ابن عباس رضہ سے نقل کیا کہ ولید بن مغیرہ نے قریش کے لئے کھانا تیار کیا چنانچہ جب انہوں نے کھانا کھالیا تو وہ بولا کہ اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے تو ان سے بعض بولے ساحر ہیں اور بعض نے کہا ساحر نہیں ہیں اور بعض بولے کاہن ہیں اور بعض نے کہا کاہن نہیں ہیں بعض بولے شاعر ہیں اور بعض نے کہا شاعر نہیں ہیں اور بعض بولے یہ تو منقول جادو ہے اس چیز کی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو آپ غمگین ہوئے اور اپنا سر مبارک جھکا لیا اور چادر لپیٹ لی اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ تک نازل ہوئی۔

ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ﴿١١﴾ وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا ﴿١٢﴾ وَبَنِينَ شُهُودًا ﴿١٣﴾

مجھ کو اور اس شخص کو (اپنے اپنے حال پر رہنے دو) جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا اور اس کو کثرت سے مال دیا اور پاس رہنے والے بیٹے (دیئے)

وَمَهَّدتُّ لَهُ تَمْهِيدًا ﴿١٤﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ﴿١٥﴾ كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا

اور سب طرح کا سامان اس کیلئے مہیا کر دیا پھر بھی اس بات کی ہوس رکھتا ہے کہ (اس کو) اور زیادہ دوں ہرگز (وہ زیادہ دینے کے قابل) نہیں (کیونکہ) وہ ہماری آیتوں کا

عَنِيدًا ﴿١٦﴾ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ﴿١٧﴾ إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿١٨﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿١٩﴾

مخالف ہے (یعنی مرنے کے بعد) دوزخ کے پہاڑ پر چڑھاؤں گا اس شخص نے سوچا پھر ایک بات تجویز کی سو اس پر خدا کی مار ہو کیسی بات تجویز کی

سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اور اس شخص کو یعنی ولید بن مغیرہ مخزومی کو جس کو میں نے مال و اولاد اور بیوی سے اکیلا پیدا کیا رہنے دو۔

اور پھر اس کے بعد اس کو کثرت سے مال دیتا رہا تاآنکہ اس کا مال نو ہزار مثقال چاندی ہوگیا اور پاس رہنے والے دس بیٹے دیئے۔ اور سب طرح کا سامان و مال اس کیلئے مہیا کر دیا۔

پھر بھی ولید اپنے مال کی زیادتی کی ہوس رکھتا ہے درانحالیکہ وہ میری نافرمانی کرتا ہے ہرگز وہ زیادہ دینے کے قابل نہیں چنانچہ اس کے بعد اس کا مال برابر گھٹتا رہا کیونکہ وہ ہماری کتاب کا اور رسول کا دشمن اور اس کی تکذیب کرنیوالا ہے میں عنقریب اسے دوزخ کے پہاڑ پر چڑھاؤں گا اس کی کیفیت یہ ہوگی کہ جس وقت وہ اس پر ہاتھ رکھے گا تو وہ گھل جائے گا اور پھر اپنی سابقہ حالت پر آجائے گا یا یہ کہ وہ پہاڑ پیتل کا ہوگا اس کے سامنے سے اس کو کھینچے گا اور پیچھے سے مارے گا۔

اس ولید بن مغیرہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سوچا اور پھر ایک بات تجویز کی کہ آپ ساحر ہیں سو اس پر خدا کی مار ہو کیسی بات تجویز کی۔

لباب النقول فی اسباب النزول

اور حاکم نے تصحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی سے نقل کیا ہے اور ولید بن مغیرہ حضور کی خدمت میں آیا اور آپ نے اس کے سامنے قرآن کریم پڑھا گویا کہ اس پر قرآن کریم سے اثر ہوا ابوجہل کو اس چیز کی اطلاع ہوئی تو وہ اس کے پاس آیا اور بولا اے چچا تیری قوم چاہتی ہے کہ تیرے لئے مال جمع کر دے کیونکہ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جو ہے اسکو لینے کیلئے جاتا ہے ولید بولا قریش کو معلوم ہے کہ میں سب سے زائد مالدار ہوں ابوجہل نے کہا تو اس کے بارے میں کوئی بات کہہ دو جس سے تمہاری قوم کو معلوم ہو جائے کہ تم اس چیز کو پسند نہیں کرتے اور اسے برا سمجھتے ہو۔

ولید بولا میں کیا کہوں خدا کی قسم تم میں کوئی مجھ سے زیادہ شعر جاننے والا نہیں اور نہ مجھ سے زیادہ اس کے رجز اور قصیدے اور اشعار جن سے واقف ہے اور خدا کی قسم جو یہ کہتے ہیں اس کے کوئی چیز مشابہ نہیں خدا کی قسم ان کے قول میں حلاوت ہے اور اس پر رونق ہے اور یہ اپنے اوپر کو روشن کرنے والے ہیں اور مشرق ان کے نیچے ہے اور یہ غالب آئینگے مغلوب نہیں ہوں گے اور ان کے نیچے جو چیز ہے اس کو ریزہ ریزہ کر دیں گے ابوجہل یہ سن کر بولا کہ تیری قوم تجھ سے اس وقت تک راضی نہ ہوگی جب تک تو حضور کے بارے میں کچھ کہے۔

تو ولید بولا مجھے سوچنے کا موقع دو چنانچہ اس نے سوچا تو بولا یہ دوسروں سے منقول شدہ جادو ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا اس روایت کی سند شرط بخاری کے مطابق صحیح ہے اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے دوسرے دوسر

ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾

(اور) پھر (مکرر) اس پر خدا کی مار ہو کیسی بات تجویز کی پھر (حاضرین کے چہروں کو) دیکھا پھر منہ بنایا (تاکہ دیکھنے والے سمجھیں کہ اسکو قرآن سے بہت زیادہ کراہت ہے) اور زیادہ منہ بنایا اور پھر منہ پھیرا اور تکبر ظاہر کیا

فَقَالَ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ﴿۲۴﴾ إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾

پھر بولا کہ بس یہ تو جادو ہے (جو اوروں سے) منقول (ہے) بس یہ تو آدمی کا کلام ہے میں اس کو جلدی دوزخ میں داخل کروں گا اور تم کو کچھ خبر بھی ہے

وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ

کہ دوزخ کیسی چیز ہے (مقصود اس سے تہویل ہے وہ ایسی ہے کہ) نہ تو باقی رہنے دیگی اور نہ چھوڑے گی (اور) وہ (جلا کر) بدن کی ہیئت بگاڑ دیگی (اور) اس پر انیس فرشتے (جو اس کے

عَشَرَ ﴿۳۰﴾ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً

خازن ہیں جنہیں ایک مالک ہے مقرر ہونگے اور ہم نے دوزخ کے کارکن (آدمی نہیں بلکہ) صرف فرشتے بنائے ہیں اور ہم نے جو ان کی تعداد (ذکر و حکایت میں) صرف ایسی رکھی ہے جو

اور پھر مکرر اس پر خدا کی مار ہو کہ اس نے حضور کے بارے میں کیسی بات تجویز کی پھر اپنی تجویز کردہ بات کو دیکھا یا یہ کہ صحابہ کرام نے جب اس کو اسلام کی دعوت دی تو اس نے ان کی طرف دیکھا پھر اپنا منہ بنایا اور پھر زیادہ منہ بگاڑا اور پھر صحابہ کرام سے منہ پھیر کر اپنے گھر کو چلا اور ایمان قبول کرنے سے تکبر کیا۔

پھر بولا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو کہتے ہیں یہ تو مسیلمہ کذاب سے منقول شدہ جادو ہے یا یہ کہ جبر و یسار سے یہ تو صرف جبر و یسار کا کلام ہے۔

میں آخرت میں ولید بن مغیرہ کو دوزخ کے چھوٹے دروازہ میں داخل کروں گا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کچھ خبر ہے کہ دوزخ کیسی چیز ہے نہ تو وہ انسان کے گوشت کو باقی رہنے دے گی اور جب دوسری مرتبہ پھر پیدا کر دیا جائے گا تو وہ پھر بھی کھا جائے گی اور وہ جلا کر بدن کی حیثیت بگاڑ دے گی یا یہ کہ ان کی صورتوں کو سیاہ کر دے گی۔ اور دوزخ پر انیس [19] فرشتے جو اس کے خازن ہیں مقرر ہوں گے۔

اور ہم نے دوزخیوں پر صرف فرشتوں ہی کو مقرر کیا ہے اور ہم نے جو دوزخ کے خازنوں کی تعداد صرف اس لئے کم رکھی ہے جو کفار مکہ کی

(لباب النقول فی اسباب النزول)

طرق سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

لہ اور ابن ابی حاتم نے اور بیہقی نے بعث میں حضرت براء سے نقل کیا ہے کہ یہودیوں میں سے ایک جماعت نے ایک صحابی سے دوزخ کے .... خازنوں کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے آکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی تب آپ پر یہ آیت نازل ہوئی عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ

اور ابن اسحاق نے نقل کیا ہے کہ ابوجہل ایک دن بولا اے گروہ قریش محمد صلی اللہ وسلم گمان کرتے ہیں کہ اللہ کا وہ لشکر جو تم کو دوزخ میں عذاب دے گا اس کی تعداد انیس [19] ہے اور تم تعداد میں سب سے بڑھ کر ہو کیا تمہارے سو آدمی ان کے ایک آدمی کو کفایت نہیں کر سکتے اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً۔

لہ۔ اور اسی طرح قتادہ سے روایت نقل کی ہے۔ لہ اور سدی سے نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت کہ دوزخ پر انیس فرشتے متعین ہیں نازل ہوئی تو قریش میں سے ایک شخص ابوالاشد نامی نے کہا کہ گروہ قریش تم کو یہ انیس [19] تعداد پریشان نہ کرے میں تم سے ان کو ہٹا دوں گا اپنے داہنے کندھے پر دس اور بائیں پر نو کو لاد لوں گا۔ اس پر حق تعالیٰ یہ آیت نازل کی وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا

کافروں کی گمراہی کا ذریعہ ہو تو اس لئے تاکہ اہل کتاب (سننے کے ساتھ) یقین کرلیں اور ایمان والوں کا ایمان اور بڑھ جائے

وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

اور اہل کتاب اور مؤمنین شک نہ کریں اور تاکہ جن لوگوں کے دلوں میں (شک کا) مرض ہے وہ اور کافر لوگ کہنے لگیں کہ اس عجیب مضمون

مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ

سے اللہ تعالیٰ کا کیا مقصود ہے (جس طرح اس خاص باب میں خدا تعالیٰ نے کافروں کو گمراہ کیا) اسی طرح اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کر دیتا ہے اور

وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾

(یہ انیس فرشتوں کا مقرر ہونا کسی حکمت سے ہے ورنہ) تمہارے رب کے لشکروں (یعنی فرشتوں کی تعداد) کو بجز رب کے کوئی نہیں جانتا اور (دوزخ کا حال بیان کرنا) صرف آدمیوں کی نصیحت کیلئے ہے

كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿٣٣﴾ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿٣٤﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾

بالتحقیق قسم ہے چاند کی اور رات کی جب جانے لگے اور صبح کی جب روشن ہو جائے کہ وہ دوزخ بڑی بھاری چیز ہے

نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿٣٧﴾ ؕ كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ

جو انسان کیلئے بڑا ڈراوا ہے یعنی تم میں جو آگے (کی طرف) کو بڑھے اس کے لئے بھی یا جو (خیر سے) پیچھے کو ہٹے اس کے لئے بھی ہر شخص اپنے اعمال (کفریہ) کے

ع ۱/۳۱ ۱۵

آزمائش کا ذریعہ ہے یعنی ابو الاسد بن اسید بن کلدہ کی کیونکہ اس نے کہا تھا کہ میں سترہ فرشتوں کو کافی ہوں تو میری کمر پر ہوں گے اور آٹھ اپنے سینے پر لادلوں گا اور دو کو تم سنبھال لو تو یہ اس لئے مقرر کی ہے تاکہ وہ لوگ یقین کرلیں جن کو توریت کا علم دیا گیا ہے یعنی حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی کیونکہ ان کی کتاب میں دوزخ کے خازنوں کی یہی تعداد مذکور ہے اور یہ بات معلوم ہو کر کہ ہماری کتاب میں بھی وہی چیز ہے جو کہ توریت میں ہے ایمان والوں کا ایمان اور بڑھ جائے اور حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی جب کہ ان کی کتاب کے خلاف نہیں ہے اور مؤمنین بھی جب کہ یہ چیز توریت کے مخالف نہیں شک نہ کریں۔

تاکہ یہود و نصاریٰ یا یہ کہ کفار مکہ کہنے لگیں کہ خازنوں کی کم تعداد سے حق تعالیٰ کا کیا مقصود ہے اسی طرح اس عجیب مضمون سے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جو ہدایت کا اہل ہوتا ہے اسے ہدایت عطا کرتا ہے اور فرشتوں کی تعداد بجز حق تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔

اور دوزخ کا حال بیان کرنا صرف آدمیوں کی نصیحت کے لئے کافی ہے کہ ان کو اس سے ڈرایا جائے۔

قسم ہے چاند کی اور رات کی جس وقت وہ جانے لگے اور صبح کی جب کہ وہ آنے لگے یا یہ کہ روشن ہو جائے کہ سقر دوزخ کے حصوں میں سے ایک بڑا حصہ ہے چنانچہ جہنم۔ سقر۔ لظی۔ حطمہ۔ سعیر۔ جحیم۔ ہاویہ یہ سب دوزخ کے حصے ہیں جو ان کے لئے بڑا ڈراوا ہے۔

یا یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ السلام انسانوں کو ڈرانیوالے ہیں اب اس صورت میں اس جملہ کا تعلق صورت کے ابتدائی کلمات قُمْ فَاَنْذِرْ سے ہو جائے گا۔

یعنی تم میں جو خیر کی طرف بڑھ کر ایمان لے آئے اس کے لئے بھی یا شر سے ہٹ کر اس کو چھوڑ دے اس کے لئے بھی یا یہ کہ خیر سے ہٹ کر کفر اختیار کرے ہر کافر شخص اپنے اعمال کفر کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے دوزخ میں محبوس

مع ۱۶ عند المتقدمین

رَهِينَةٌ ﴿۳۸﴾ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ﴿۳۹﴾ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۴۱﴾

بدلے میں (دوزخ میں) محبوس ہوگا۔ مگر داہنے والے گروہ بہشتوں میں ہوں گے (اور) مجرموں (یعنی کفار) کا حال (خود ان کفار ہی سے) پوچھتے ہوں گے

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ

(یعنی مومنین کفار سے پوچھیں گے) کہ تم کو دوزخ میں کس بات نے داخل کیا وہ کہیں گے ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور نہ غریب کو (جس کا حق واجب تھا) کھانا کھلایا

الْمِسْكِينَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ﴿۴۵﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ

کرتے تھے اور مشغلہ میں رہنے والوں کے ساتھ ہم بھی (اس) مشغلہ میں رہا کرتے تھے اور قیامت کے دن کو جھٹلایا کرتے

الدِّينِ ﴿۴۶﴾ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ﴿۴۸﴾ فَمَا

تھے یہاں تک کہ (اسی حالت میں) ہم کو موت آگئی سو (اس حالت مذکورہ میں) ان کو سفارش کرنیوالوں کی سفارش نفع نہ دے گی (اور جب کفر و اعراض کی بدولت ان کی یہ گت بننے

لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿۴۹﴾ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ مِنْ

والی ہے) تو ان کو کیا ہوا کہ اس نصیحت (قرآنی) سے روگردانی کرتے ہیں گویا وہ وحشی گدھے ہیں جو شیر سے بھاگے

قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا

جا رہے ہیں بلکہ ان میں ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کو کھلے ہوئے (آسمانی) نوشتے دیئے جائیں (آگے اس بیہودہ درخواست کا رد ہے کہ یہ) ہرگز نہیں ہو سکتا

بَلْ لَا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ﴿۵۳﴾ كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ ﴿۵۵﴾

بلکہ یہ لوگ آخرت کے عذاب سے نہیں ڈرتے (پس یہ) ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ قرآن (ہی) نصیحت (کیلئے کافی) ہے سو جس کا جی چاہے اس نصیحت سے نصیحت حاصل کرے۔

ہوگا۔ مگر جنتی وہ ایسے نہیں ہوں گے کیونکہ بہشتوں میں ہوں گے دوزخیوں کا حال پوچھتے ہوں گے کہ تم کو دوزخ میں کس بات نے داخل کیا۔ دوزخی جواب میں کہتے ہوں گے کہ ہم نہ تو مسلمانوں کی طرح پانچوں نمازیں پڑھا کرتے تھے اور نہ ہم مساکین کو صدقہ دینے کی ترغیب دیا کرتے تھے یا یہ کہ ہم زکوٰۃ اور صدقہ کچھ بھی نہیں دیا کرتے تھے۔

اور جھوٹوں کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ اور قیامت کے ہونے کا انکار کیا کرتے تھے تا آنکہ ہم کو موت آئے گی تو حق تعالیٰ ایسے لوگوں سے فرمائے گا کہ تم کو انبیاء کرام ملائکہ اور مسلمانوں کی سفارش نفع نہ دے گی۔

سو ان مکہ والوں کو کیا ہوا کہ یہ قرآن کریم کی تکذیب کرتے ہیں کہ گویا وہ وحشی گدھے ہیں کہ شیر سے یا آدمیوں کی جماعت سے بھاگے جا رہے ہیں۔ بلکہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے کھلے ہوئے نوشتے دیئے جائیں چنانچہ ان لوگوں نے اس کی درخواست کی تھی کہ خاص ہمارے نام نوشتے آئیں جس میں ہمارا اور توبہ لکھی ہو کہ ہم آپ پر ایمان لے آئیں۔

یہ ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ یہ لوگ آخرت کے عذاب سے ڈرتے نہیں یہ قرآن کریم منجانب اللہ نصیحت ہے سو جس کے نصیب اس سے نصیحت حاصل کرنا ہوگا وہ اس سے نصیحت حاصل کر لے گا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

لـ۔ اور ابن المنذر نے سدی سے نقل کیا ہے کہ کفار نے کہا کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم سچے تو صبح کو ہر ایک شخص کے سر کے نیچے سے نکلے جس میں اس کے لئے دوزخ سے برأت لکھی ہوئی ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُنَشَّرَةً۔

وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾

سو جس کا جی چاہے اس نصیحت سے نصیحت حاصل کرے اور بدون خدا کے چاہے یہ لوگ نصیحت قبول نہیں کرینگے وہی ہے جس کے عذاب سے ڈرنا چاہیے اور وہی (توبہ کرنے والوں کے گناہ) معاف کرتا ہے

آیاتہا ۴۰ —— (۷۵) سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۳۱) —— رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴿۱﴾ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾ أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ

میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی اور قسم کھاتا ہوں ایسے نفس کی جو اپنے اوپر ملامت کرے (آگے منکرین بعث سے خطاب ہے یعنی) کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں

أَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ ﴿۳﴾ بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَنْ نُسَوِّيَ بَنَانَهُ ﴿۴﴾ بَلْ يُرِيدُ

ہرگز جمع نہ کریں گے ہم ضرور جمع کریں گے (اور یہ جمع کرنا ہم کو کچھ دشوار نہیں) کیونکہ ہم اس پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کی پوروں تک درست کر دیں بلکہ بعضا آدمی (قیامت

الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ﴿۵﴾ يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ﴿۶﴾ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿۷﴾

کا منکر ہو کر) یوں چاہتا ہے کہ اپنی آئندہ زندگی میں بھی بے خوف و خطر ہو کر فسق و فجور کرتا رہے (اسلئے بطور انکار کے) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئیگا سو جس وقت (مارے حیرت کے) آنکھیں

وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿۸﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿۹﴾

خیرہ ہو جاویں گی۔ اور چاند بے نور ہو جائے گا اور (چاند کی کیا تخصیص ہے بلکہ)

اور بدون مشیت خداوندی کے یہ لوگ نصیحت نہیں قبول کریں گے وہی ہے جس سے ڈر کر اس کی نافرمانی کی بچائے اور وہی جو گناہ معاف کرتا ہے یعنی جو شخص اس سے ڈرے گا اور توبہ کرے گا تو وہی ہے اس کے جو قیامت میں گناہ معاف کرے گا۔

(سورہ قیامہ) یہ سورت مکی ہے اس میں انتالیس آیتیں اور ننانوے کلمات اور چھ سو باون حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی کہ وہ ضرور ہوگی اور قسم کھاتا ہوں ایسے نفس کی خواہ نیک ہو یا بد جو کہ قیامت کے دن اپنے کو ملامت کرے گا۔

نیکوکار تو عذاب و ثواب کا مشاہدہ کر کے کہے گا کاش میں اور نیکیاں کرتا اور بدکار یوں کہے گا کاش میں گناہوں سے پاک صاف ہوتا۔

اور کہا گیا ہے کہ اس سے مراد نفس نادمہ ہے یا یہ کہ وہ نفس جو کہ گناہوں سے توبہ کرے اور اپنے نفس کو اس پر ملامت کرے یا یہ کہ اس سے نفس کافر اور فاجرہ مراد ہے۔

کیا انسان یعنی عدی بن ربیع خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی پرانی ہڈیاں جمع کرنے پر قادر نہیں ہم یقیناً اس چیز پر قادر ہیں کیونکہ ہم اس پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں پوروں کو جمع کر دیں کہ اس کا ہاتھ اونٹ کے موزے یا جانور کے کھر کی طرح ہو جائے یا یہ کہ ہم اس کا ہاتھ اونٹ کے موزے کی طرح کرنے پر قادر ہیں تو پھر ہم اس کی ہڈیوں کو کیونکر جمع نہیں کر سکتے بلکہ یہ چاہتا ہے کہ یہ فسق و فجور کرتا رہے اور توبہ میں تاخیر کرے یا یہ کہ اپنی آئندہ زندگی میں فسق و فجور کرتا رہے۔

یہ عدی بن ربیعہ بطور انکار کے پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس وقت آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی اور چاند بے نور ہو جائے گا اور سورج و چاند دونوں ایک حالت کے ہو جائیں گے یعنی سیاہ بے نور ہو جائیں گے۔

يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿۱۰﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿۱۱﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِ

سورج اور چاند زرد ہوں (ایک حالت کے ہو جاویں گے یعنی دونوں بے نور ہو جاویں گے) اس روز انسان کہے گا کہ اب کدھر بھاگوں (ارشاد ہوتا ہے) ہرگز (بھاگنا ممکن) نہیں (کیونکہ) کہیں پناہ کی جگہ نہیں اس دن

نِ الْمُسْتَقَرُّ ﴿۱۲﴾ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍۢ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿۱۳﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى

صرف آپ ہی کے رب کے پاس ٹھکانا جانا ہے اس روز انسان کو اسکا سب اگلا پچھلا کیا ہوا جتلا دیا جاوے گا اور انسان کا اپنے اعمال سے آگاہ ہونا کچھ اس جتلانے پر موقوف نہ ہوگا بلکہ انسان خود اپنی حالت

نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۵﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ

پر خوب مطلع ہوگا گو (باقتضائے طبیعت اس وقت بھی) اپنے حیلے (حوالے) پیش لاوے (اور) اے پیغمبر آپ (قبل وحی کے ختم ہو چکنے کے) قرآن پر اپنی زبان نہ ہلایا کیجئے تاکہ آپ اسکو جلدی

بِهٖ ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ

جلدی لیں (کیونکہ) ہمارے ذمہ ہے (آپ کے قلب میں) اس کا جمع کر دینا اور (آپ کی زبان سے) اس کا پڑھوا دینا (جب یہ ہمارے ذمہ ہے) تو جب ہم اسکو پڑھنے لگا کریں (یعنی ہمارا فرشتہ پڑھنے لگا کرے) تو آپ

عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ

اسکے تابع ہو جایا کیجئے پھر اسکا بیان کرا دینا بھی ہمارا ذمہ ہے اے منکرو (قیامت کی بابت جیسا کہ تم سمجھ رہے ہو) ہرگز ایسا نہیں بلکہ (صرف بات یہ ہے کہ) تم دنیا سے محبت رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے

تو دوزخ کے دیکھنے کے بعد عدی اور اس کے ساتھی بولیں گے اب کہاں بھاگوں اور کس جگہ پناہ لوں ہرگز کوئی پہاڑ اس کو دوزخ سے بچانے والا نہ ہوگا نعمت جمیریں وزراء پہاڑ کو بولتے ہیں یا یہ کہ حق تعالیٰ سے بچنے کے لئے کوئی اس کی رکاوٹ اور جائے پناہ نہ ہوگی قیامت کے دن صرف آپ ہی کے رب کے پاس جانے کا ٹھکانا ہے۔

قیامت کے دن انسان کو سب اس کی اگلی پچھلی نیکیاں جتلا دے گا بلکہ عدی بن ربیع خود اپنی حالت پر خوب مطلع ہوگا اگرچہ اپنے بارے میں خوب حیلے یا عذر پیش کرے یا یہ کہ اپنی حالت سے غافل اور دوسروں کی حالت سے واقف ہوگا۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھنے کے لئے آپ اپنی زبان نہ ہلایا کیجئے اس سے پہلے کہ جبریل امین اپنی قراءت سے فارغ ہو جائیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جبریل امین قرآن کریم کا کوئی حصہ لے کر آتے تھے تو جبریل امین کے ختم کرنے سے پہلے بھول جانے کے خوف سے آپ پڑھنا شروع کر دیتے تو حق تعالیٰ نے اس چیز کی ممانعت فرمائی اور فرمایا کہ آپ کے قلب میں اس کا جمع کر دینا ہمارے ذمہ ہے اور جبریل امین کی قراءت کا آپ کی زبان سے پڑھوا دینا یا یہ کہ حلال و حرام کا سمجھا دینا ہمارے ذمہ ہے سو جس وقت جبریل امین اس کو پڑھنے لگا کریں تو آپ ان کے بعد اس کو پڑھ لیا کیجئے یا یہ کہ جس وقت وہ حلال و حرام کی تعلیم کریں تو آپ ان کا اتباع کیجئے۔

اور پھر اس کے حلال و حرام اور امر و نواہی کا بیان کر دینا بھی ہمارے ذمہ ہے ہرگز ایسا نہیں بلکہ تم دنیا کے لئے کام کرتے ہو اور ثواب آخرت کے لئے کام کرنے کو چھوڑ بیٹھے سچے مومنوں کے چہرے

لباب النقول فی اسباب النزول

(سورۂ قیامہ) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

لا۔ امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت وحی نازل ہوا کرتی تھی تو آپ اسکے یاد کرنے کی غرض سے اپنی زبان مبارک کو حرکت دیا کرتے تھے اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ اَنْ

اس روز بارونق ہوں گے (اور) اپنے پروردگار کی طرف دیکھتے ہوں گے (یہ تو مومنین کا حال ہوا) اور بہت سے چہرے اس روز بارونق ہونگے (اور وہ لوگ) خیال کر رہے ہونگے

يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾ وَقِيْلَ مَنْ ۜ سکتہ رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ

کہ ان کے ساتھ کمر توڑنے والا معاملہ کیا جائیگا (یعنی انکو عذاب شدید ہوگا) ہرگز ایسا نہیں جب جان ہنسلی تک پہنچ جاتی ہے اور نہایت حسرت سے اس وقت) جھاڑ پھونک کرنے والا ہے اور (اس وقت

اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ ع

وہ (مردہ) یقین کر لیتا ہے کہ یہ مفارقت (دنیا) کا وقت ہے اور (شدت سکرات موت سے) ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لپٹ جاتی ہے اس روز کہا جاتا ہے کہ کوئی تیرے رب کی طرف

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾

جانا ہوتا ہے تو اس لے نہ تو خدا اور رسول کی تصدیق کی تھی اور نہ نماز پڑھی تھی لیکن (خدا اور رسول کی) تکذیب کی تھی اور احکام سے منہ موڑا تھا پھر ناز کرتا ہوا اپنے گھر چل دیتا تھا۔ تیری کمبختی پر

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾

کمبختی آنے والی ہے پھر (کرر سن لے کہ) تیری کمبختی پر کمبختی آنے والی ہے۔

ع ۱۷

تو قیامت کے دن بارونق اور چمکدار ہوں گے اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھتے ہوں گے۔ اور کافروں اور منافقوں کی کی صورتیں قیامت کے دن بے رونق ہونگی۔ اور دیدار خداوندی سے محروم رہیں گی اور سمجھیں گی کہ ان پر سخت عذاب نازل کیا گیا ہے۔

ہرگز ایسا نہیں جب جان ہنسلی تک پہنچ جاتی ہے اور حاضرین سے کہتا ہے کہ کوئی دوا دارو کرنے والا ہے یا یہ کہ فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ کون اس کی روح حق تعالیٰ کی طرف لے جانے والا ہے اور اس وقت مردہ یقین کر لیتا ہے کہ یہ مفارقت دینے کا وقت ہے۔ اور دنیاوی آخری دن کی سختی آخرت کے پہلے دن کی سختی کے ساتھ مل جاتی ہے یا یہ کہ ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لپٹ جاتی ہے اور قیامت کے دن تمام مخلوقات کو اپنے پروردگار کی طرف جانا ہے۔

اور اس ابوجہل نے نہ توحید خداوندی کی تصدیق کی تھی اور نہ اسلام قبول کر کے نمازیوں میں سے ہوا تھا لیکن توحید کی تکذیب کی تھی اور ایمان سے منہ موڑا تھا اور پھر اکڑتا اور ناز کرتا ہوا دنیا میں اپنے گھر چل دیتا تھا۔

چنانچہ حضور کے سامنے یہ آ گیا آپ نے اس کو پکڑ کر ایک مرتبہ یا دو مرتبہ حرکت دی اور فرمایا اے ابوجہل تیری کمبختی پر کمبختی آنے والی ہے چنانچہ قرآن کریم میں یہ الفاظ اسی طرح نازل ہو گئے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

اور ابن جریر نے عوفی کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضہ سے نقل کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ تو ابوجہل نے قریش سے کہا کہ تمہاری مائیں تم کو روئیں ابن ابی کبشہ یعنی حضور بتلاتے ہیں کہ جہنم کے خازن انیس ہیں اور تم پوری دنیا ہو گیا تم میں سے دس آدمیوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک جہنم کے خازن کو پچھاڑ دو چنانچہ حق تعالیٰ نے اپنے رسول کے پاس وحی بھیجی کہ اس کے پاس جا کر اس سے یہ کہہ دیں اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى الخ

اور امام نسائی نے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضہ فرمان خداوندی اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا تھا یا حق تعالیٰ نے اس چیز کا حکم دیا تھا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ آپ نے خود فرمایا تھا پھر حق تعالیٰ نے ان کلمات کو نازل کر دیا۔

اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی (٣٦) اَلَمْ یَکُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی (٣٧)

کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ یوں ہی جہمل چھوڑ دیا جائے گا کیا یہ شخص (ابتداء میں محض) ایک قطرہ منی نہ تھا جو عورت کے رحم میں ٹپکایا گیا تھا

ثُمَّ کَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰی (٣٨) فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَ

پھر وہ خون کا لوتھڑا ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو (انسان) بنایا پھر اعضاء درست کئے پھر اس کی دو قسمیں کر دیں مرد اور

الْاُنْثٰی (٣٩) اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰی (٤٠) ع

عورت (تو کیا وہ خدا جس نے ابتداء میں اپنی قدرت سے یہ سب کچھ کیا) اس بات پر قدرت نہیں رکھتا (قیامت میں) مُردوں کو زندہ کر دے۔

ع ١٠ ۲ ١٨

اٰیَاتُھَا ٣١ ـــــ (٧٦) سُوْرَةُ الدَّھْرِ مَدَنِیَّةٌ (٩٨) ـــــ رُکُوْعَاتُھَا ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا (١) اِنَّا

بیشک انسان پر زمانہ میں ایک ایسا وقت بھی آ چکا ہے جس میں وہ کوئی چیز قابل تذکرہ نہ تھا (یعنی انسان نہ تھا بلکہ نطفہ تھا) ہم

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا (٢) اِنَّا

اس کو مخلوط نطفہ سے پیدا کیا اس طور پر کہ ہم اس کو مکلف بنائیں تو (اسی واسطے) ہم نے اس کو سنتا دیکھتا (سمجھتا) بنایا۔ ہم نے اس

ھَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّ اِمَّا کَفُوْرًا (٣)

دکھلائی برائی پر مطلع کر کے) رستہ بتلایا (یعنی احکام کا مخاطب بنایا پھر) یا تو وہ شکر گزار (اور مومن) ہو گیا یا ناشکرا اور کافر ہو گیا۔

کیا ابو جہل سمجھتا ہے کہ اسے یوں ہی بغیر امر و نہی کے یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا

کیا یہ ابو جہل ایک منی کا قطرہ نہ تھا جو عورت کے رحم میں ٹپکایا گیا پھر وہ خون کا لوتھڑا ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو انسان بنایا اور اس کے ہاتھ پیروں اور تمام اعضاء کو درست کر کے اس میں روح پھونکی۔

پھر اس کے بعد اس کے لڑکا یعنی عکرمہ بن ابی جہل اور لڑکی جویریہ پیدا کی ان تمام باتوں کا کرنے والا کیا اس کی قدرت نہیں رکھتا کہ قیامت کے دن مردوں کو زندہ کر دے بلکہ ہمارا پروردگار اس چیز پر ضرور اور قطعاً قادر ہے جیسا کہ اس نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کر دیا۔

(سورۃ الدھر) یہ سورت مکی ہے اس میں اکتیس (۳۱) آیتیں اور دو سو چالیس (۲۴۰) کلمات اور ایک ہزار چون حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آدم علیہ السلام پر چالیس سال کا ایک ایسا وقت بھی آ چکا ہے جب کہ ان کا پتلا بنا ہوا تھا کہ ان کو کسی چیز کی خبر نہ تھی اور کس غرض سے وہ بنائے گئے اس کی خبر حق تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو نہ تھی۔

اور ہم نے اولاد آدم کو حضرت آدم اور حواء سے پیدا کیا یا یہ مختلف مخلوط نطفہ سے پیدا کیا کیونکہ مرد کی منی سفید گاڑھی ہے اور عورت کی منی زردی مائل اور پتلی ہوتی ہے۔ اور بچہ دونوں کی منی سے پیدا ہوتا ہے اس طور پر کہ ہم سختی اور فراخی سے یا یہ کہ برائی کے ذریعہ آزمائیں پھر ہم نے اس کو قوت سمع عطا کی تاکہ حق و ہدایت کی بات سنے اور بینائی عطا کی تاکہ حق و ہدایت کو دیکھے۔

ہم نے اس کو ایمان و کفر کا اور نیکی و برائی کا رستہ بتلا دیا یا تو وہ شکر گذار مومن ہو گیا یا ناشکرا کافر یا یہ مطلب کہ ہم نے اس کو شکر گذاروں یا ناشکروں کا رستہ دکھلا دیا۔

إِنَّآ أَعْتَدْنَا لِلْكَٰفِرِينَ سَلَٰسِلَا۟ وَأَغْلَٰلًا وَسَعِيرًا ﴿٤﴾ إِنَّ ٱلْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن

ہم نے کافروں کیلئے زنجیریں اور طوق اور آتش سوزاں تیار کر رکھی ہے (اور) جو نیک (لوگ) ہیں وہ ایسے جام شراب سے (شراب) پئیں

كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ﴿٥﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ ٱللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ﴿٦﴾

پیویں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی یعنی ایسے چشمہ سے (پیویں گے) جس سے خدا کے خاص بندے پئیں گے (اور) جس کو وہ (خاص بندے) جہاں چاہیں گے بہا

يُوفُونَ بِٱلنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُۥ مُسْتَطِيرًا ﴿٧﴾ وَيُطْعِمُونَ

کر لیجائیں گے۔ وہ لوگ واجبات کو پورا کرتے ہیں اور ایسے دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی عام ہوگی اور وہ لوگ (محض) خدا کی

ٱلطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ﴿٨﴾ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ ٱللَّهِ لَا نُرِيدُ

محبت سے غریب اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں ہم تم کو محض خدا کی رضا مندی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے

مِنكُمْ جَزَآءً وَلَا شُكُورًا ﴿٩﴾ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ﴿١٠﴾ فَوَقَىٰهُمُ

(اس کا فعلی) بدلہ چاہیں اور نہ (ہی اس کا قولی) شکریہ (چاہیں) ہم اپنے رب کی طرف سے ایک سخت اور تلخ دن کا اندیشہ رکھتے ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ ان کو (اس اطاعت اور اخلاص کی برکت

ٱللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ ٱلْيَوْمِ وَلَقَّىٰهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ﴿١١﴾ وَجَزَىٰهُم بِمَا صَبَرُوا۟ جَنَّةً

سے) اس دن کی سختی سے محفوظ رکھے گا اور ان کو تازگی اور خوشی عطا فرمادیگا (یعنی چہروں پر تازگی اور قلوب میں خوشی دیگا) اور ان کی پختگی (یعنی استقامت فی الدین) کے بدلہ میں ان کو جنت

ہم نے ابو جہل وغیرہ کے لئے دوزخ میں بیڑیاں اور آتش سوزاں تیار کر رکھی ہے۔ اور سچے ایماندار جنت میں ایسے جام شراب سے شرابیں پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔

یعنی ایسے چشمے سے جس سے خدا کے خاص بندے پئیں گے اور اس میں ملائیں گے یا یہ کہ کافور کے چشمے کو جنت میں اپنے محلات وغیرہ میں جہاں چاہیں گے بہا کر لے جائیں گے

آگے ان ابرار کی صفات مذکور ہیں جن پر وہ دنیاوی زندگی میں کاربند تھے کہ وہ لوگ عہد اور قسموں کو یا یہ کہ فرائض کو پورا کرتے اور ایسے دن کے عذاب سے ڈرتے ہیں جس کی سختی عام ہوگی۔ اور وہ لوگ کھانے کی قلت اور اس کی خواہش کے باوجود غریب مسلمانوں اور یتیم اور مسلمان قیدیوں کو خواہ کفار کے قبضہ میں ہوں یا جیل میں کھانا کھلاتے ہیں۔

اور یوں کہتے ہیں کہ ہم محض خدا کی رضامندی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں اگرچہ ان حضرات نے زبان سے یہ الفاظ نہیں کہے مگر حق تعالیٰ نے ان کے دلوں کی سچائی کی بناپر اس چیز کا ذکر کردیا نہ ہم تم سے اس کا فعلی بدلہ چاہیں اور نہ زبانی شکریہ ہم اپنے رب کی طرف ایک سخت دن کے عذاب کا اور اس کے تلخ ہونے کا اندیشہ رکھتے ہیں۔

سو اللہ تعالیٰ ان کو اس دن کے عذاب سے محفوظ رکھے گا اور ان کو چہروں کی اور دلوں کی فرحت و خوشی عطا کریگا اور دنیا میں جو انہوں نے فقر و تنگیوں پر صبر کیا اس کے بدلہ میں جنت دے گا۔

———— (لباب النقول فی اسباب النزول) ————

(سورۃ الدھر) بسم اللہ الرحیم۔

ق۔ ابن المنذر نے ابن جریر وَاَسِیْرًا کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانوں میں سے کسی کو قید نہیں کیا کرتے تھے لیکن یہ آیت کفار کے قیدیوں کے بارے نازل ہوئی ہے کافر عذاب میں ان کو قید کر لیا کرتے تھے تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

وَحَرِيرًا ۝١٢ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝١٣

اور ریشمی لباس دیگا۔ اس حالت میں کہ وہ وہاں (جنت میں) مسہریوں پر (آرام اور عزت سے) تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے نہ وہاں تپش (اور گرمی) پاویں گے اور نہ جاڑا (بلکہ فرحت بخش اعتدال ہوگا) اور یہ حالت

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۝١٤ وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ

ہوگی کہ وہاں کے (یعنی جنت کے) درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور ان کے میوے ان کے اختیار میں ہونگے (کہ ہر وقت ہر طرح بلا مشقت لے سکیں گے) اور ان کے پاس چاندی

مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ۝١٥ قَوَارِيرَ مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝١٦

کے برتن لائے جاویں گے اور آبخورے جو شیشے کے ہوں گے (اور) وہ شیشے چاندی کے ہوں گے جن کو بھرنیوالوں نے مناسب انداز سے بھرا ہوگا

وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ۝١٧ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ۝١٨

اور وہاں ان کو (علاوہ جام شراب مذکور کے) ایسا جام شراب پلایا جاویگا جسمیں سونٹھ کی آمیزش ہوگی یعنی ایسے چشمے سے (ان کو پلایا جاویگا) جو وہاں ہوگا جس کا نام (وہاں) سلسبیل

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ۝١٩

(مشہور) ہوگا۔ اور انکے پاس (یہ چیزیں لیکر) ایسے لڑکے آمدورفت کریں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے (اور اسقدر حسین ہیں کہ) اے مخاطب اگر تو ان کو (چلتے پھرتے) دیکھے تو یوں سمجھے کہ موتی ہیں جو

وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ۝٢٠

بکھر گئے ہیں۔ اور اے مخاطب اگر تو اس جگہ کو دیکھے تو تجھ کو بڑی نعمت اور بڑی سلطنت دکھائی دے

اس حالت میں کہ وہ جنت میں مسہریوں پر آرام و عزت سے تکیہ لگائے ہوں گے اور نہ وہاں گرمی کی تکلیف ہوگی اور نہ سردی کی شدت۔ اور یہ حالت ہوگی کہ درختوں کے سائے ان کے قریب ہوں گے اور ان کے میوے ان کے اختیار میں ہوں گے کہ ہر طرح لے سکیں گے۔

اور ان کی خدمت میں چاندی کے برتن لائے جائیں گے اور آبخورے جو شیشے کے ہوں گے اور غلمان جنت کے ہاتھوں میں ہوں گے یا یہ کہ جن کو مناسب انداز سے بھرا ہوگا کہ نہ کم ہوں گے نہ بیش اور جنت میں ان کو ایسا جام شراب پلایا جائے گا جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔

یعنی ایسے چشمے سے جو جنت میں ہوگا جس کا نام وہاں سلسبیل ہوگا اور ان کی خدمت کیلئے ایسے لڑکے آمدورفت کریں گے جو جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان کو دیکھ لیں تو سمجھیں کہ صفائی میں موتی ہیں جو بکھر گئے۔ یا یہ کہ ان کی اس قدر کثرت ہوگی اگر آپ جنت کو دیکھ لیں تو ہمیشہ کی بڑی نعمت نظر آئے وہاں ان کے پاس کوئی بغیر اجازت اور سلام کے داخل نہ ہوگا۔

لباب النقول فی اسباب النزول

لف۔ اور ابن المنذر نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جس نے آپ کے پہلو پر نشان کر دیئے تھے یہ دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ روئے آپ نے ان سے ان کے رونے کا سبب دریافت کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے کسریٰ اور اس کی بادشاہت اور ہرمز اور اس کا ملک اور حبشہ کا بادشاہ اور اس کی بادشاہت یاد آئی اور آپ حق تعالیٰ کے رسول ایک کھجور کی چٹائی پر آرام فرما ہیں اس پر آپ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ ان کیلئے دنیا اور ہمارے لئے آخرت ہے تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَإِذَا رَأَيْتَ الخ یعنی اے مخاطب اگر تو اس جگہ کو دیکھے تو تجھے بڑی نعمت اور بڑی سلطنت دکھلائی دے۔

...شفصوں ...
...فی الوصل
...وقف علی
...بالالف علی
...بغیر الالف

عٰلِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ وَّ حُلُّوْۤا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَ سَقٰىهُمْ

(اور) ان جنتیوں پر باریک ریشم کے کپڑے ہوں گے اور دبیز ریشم کے کپڑے بھی (کیونکہ ہر لباس میں جدا لطف ہے) اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور

رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّ كَانَ سَعْیُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ ع

رب ان کو پاکیزہ شراب پینے کو دیگا (جسمیں نہ نجاست ہوگی نہ کدورت) یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش (جو دنیا میں کرتے تھے) مقبول ہوئی

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا ﴿۲۳﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تُطِعْ

ہم نے آپ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے سو آپ اپنے پروردگار کے حکم پر (کہ اس میں تبلیغ بھی داخل ہے) مستقل رہیئے اور ان میں

مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ﴿۲۵﴾ وَ مِنَ الَّیْلِ

سے کسی فاسق یا کافر کے کہنے میں نہ آئیے اور (آگے عبادت لازمہ کا امر ہے یعنی) اپنے پروردگار کا صبح و شام نام لیا کیجئے اور کسی قدر رات کے حصہ میں بھی اس کو سجدہ

فَاسْجُدْ لَهٗ وَ سَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَ یَذَرُوْنَ

کیا کیجئے (یعنی نماز فرض پڑھا کیجئے) اور رات کے بڑے حصہ میں اس کی تسبیح کیا کیجئے (مراد اس سے تہجد ہے علاوہ فرائض کے) یہ لوگ دنیا سے محبت رکھتے ہیں اور اپنے آگے

وَرَآءَهُمْ یَوْمًا ثَقِیْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَ شَدَدْنَاۤ اَسْرَهُمْ ۚ وَ اِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَاۤ

(آنیوالے) ایک بھاری دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں ہم ہی نے ان کو پیدا کیا ہے اور ہم ہی نے ان کے جوڑ بند مضبوط کئے۔ اور (نیز) جب ہم چاہیں ان ہی جیسے

اَمْثَالَهُمْ تَبْدِیْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿۲۹﴾

لوگ ان کی جگہ بدل دیں۔ یہ (سب جو کچھ مذکور ہوا کافی) نصیحت ہے سو جو شخص چاہے اپنے رب کی طرف رستہ اختیار کرلے

وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۳۰﴾

اور بدوں خدا کے چاہے تم لوگ کوئی بات چاہ نہیں سکتے (اور بعض لوگوں کیلئے خدا کے نہ چاہنے میں بعض حکمتیں ہوتی ہیں کیونکہ) خدا تعالیٰ بڑا علم اور حکمت والا ہے

اور ان پر باریک ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور ان پر چاندی کے قباء ہوں گے اور ان کا رب ان کو پاکیزہ شراب پینے کو دے گا کہ اس میں میل اور کھوٹ اور دشمنی نہ ہوگی۔ یہ جو کچھ مذکور ہوا تمہارا صلہ ہے اور تمہارے اعمال مقبول ہوئے۔

اور ہم نے آپ پر قرآن کریم بذریعہ جبریل امین ایک ایک اور دو دو آیتیں کر کے نازل کیا ہے، سو آپ اپنے پروردگار کے فیصلہ پر یا یہ کہ تبلیغ رسالت پر مستقل رہیئے اور ان کفار قریش میں سے کسی فاجر کذاب یعنی ولید بن مغیرہ یا کافر یعنی عتبہ بن ربیعہ کے کہنے میں نہ آئیے۔ اور فجر عصر ظہر اور مغرب و عشاء کی نماز پڑھا کیجئے اور رات کو بھی تہجد پڑھا کیجئے کہا گیا ہے تہجد کی تخصیص صرف آپ کے لئے ہے۔

یہ کفار مکہ تو صرف دنیا کیلئے کوشش کرتے ہیں اور اپنے آگے آنیوالے ایک بھاری دن کی تیاری کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ ہم نے ہی ان مکہ والوں کو پیدا کیا اور ان کو مضبوط بنایا اور جب چاہیں تو ہم ان کو ہلاک کردیں اور ان کی جگہ ان ہی جیسے بہترین عبادت گذار آدمی پیدا کردیں یہ سورت منجانب اللہ نصیحت ہے سو جو شخص چاہے توحید اختیار کر کے اپنے رب کی طرف کا رستہ اختیار کرے۔ اور تم بدوں خدا کے چاہے کوئی بات کفر و ایمان نیکی و برائی کی نہیں چاہ سکتے اور جو تم نیکی و برائی چاہو اس سے حق تعالیٰ واقف اور حکمت والا ہے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

عبدالرزاق۔ ابن جریر اور ابن المنذر نے قتادہ رضؓ سے نقل کیا ہے کہ ابوجہل بدبخت بولا کہ اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ لوں تو معاذ اللہ آپ کی گردن مروڑ دوں اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ الخ یعنی ان میں سے کسی فاسق یا کافر کے کہنے میں نہ آئیے

يُدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣١﴾ ع ۲ ۹ ۲۰

وہ جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور جس کو چاہے کفر اور ظلم میں مبتلا رکھتا ہے پھر ظالموں کیلئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

آیاتہا ۵۰ ——— (۷۷) سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰتِ مَکِّیَّۃٌ (۳۳) ——— رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿١﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿٢﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿٣﴾ فَالْفٰرِقٰتِ

قسم ہے ان ہواؤں کی جو نفع پہنچانے کیلئے بھیجی جاتی ہیں پھر ان ہواؤں کی جو تند رفتاری سے چلتی ہیں جس سے خطرات کا احتمال ہوتا ہے اور ان ہواؤں کی جو بادلوں کو اٹھا کر پھیلاتی ہیں پھر ان ہواؤں کی

فَرْقًا ﴿٤﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٥﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿٦﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾

جو بادلوں کو متفرق کر دیتی ہیں (جیسا بارش کے بعد ہوتا ہے) پھر ان ہواؤں کی جو دل میں اللہ کی یاد یعنی توبہ کا یا ڈرانے کا القا کرتی ہیں کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ہونے والی ہے

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿٨﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿٩﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿١٠﴾

(مراد قیامت ہے) سو جب ستارے بے نور ہو جاویں گے اور جب آسمان پھٹ جاوے گا۔ اور جب پہاڑ اڑتے پھریں گے

وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿١١﴾ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿١٢﴾ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿١٣﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ

اور جب سب پیغمبر وقت معین پر جمع کئے جاویں گے کس دن کیلئے پیغمبروں کا معاملہ ملتوی رکھا گیا ہے (آگے جواب ہے کہ) فیصلہ کے دن کیلئے (ملتوی رکھا گیا ہے) اور آگے اس

مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿١٤﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٥﴾

فیصلے کے دن کی تہویل ہے کہ (آپکو معلوم ہے کہ وہ فیصلہ کا دن کیسا کچھ ہے (یعنی بہت سخت ہے) اس روز حق کے جھٹلانیوالوں کی بڑی خرابی ہوگی۔

کہ تم بغیر اس کی مشیت کے کسی چیز کو اختیار نہیں کر سکتے جو دین اسلام کا اہل ہوتا ہے وہ اس سے سرفرازی عطا کرتا ہے اور کافروں کے لئے اس نے آخرت میں قریب ہی دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(سورہ المرسلات) یہ سورت مکی ہے اس میں پچاس آیتیں اور ایک سو اکیاسی کلمات اور آٹھ سو سولہ حروف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قسم ہے تیز رفتار فرشتوں کی یا یہ کہ ان فرشتوں کی جو نفع پہنچانے کے لئے بھیجے جاتے ہیں یعنی جبریل میکائیل اسرافیل۔ اور پھر ان ہواؤں کی جو تندہی سے چلتی ہیں۔ اور پھر بادلوں کی یا ان ہواؤں کو جو بادلوں کو اٹھا کر پھیلاتی ہیں یا اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو کتابوں کو کھولتے ہیں۔

اور پھر قسم ہے ان فرشتوں کی جو کہ حق و باطل کے درمیان فرق کرتے ہیں یا اس سے مراد وہ آیتیں ہیں جو کہ حق و باطل حلال و حرام کے درمیان امتیاز کرتی ہیں اور کہا گیا ہے کہ ان تینوں قسموں سے ہوائیں مراد ہیں۔

اور پھر قسم ہے وحی لانے والوں کی جو اللہ کی یاد یعنی توبہ کا یا اس کے عذاب سے ڈرانے کا القاء کرتی ہیں یا عذر سے مراد حلال اور نذر سے مراد حرام ہے یا یہ کہ عذر سے مراد امر اور نذر سے مراد نہی ہے یا یہ کہ عذر سے وعد اور نذر سے وعید مراد ہے ان تمام چیزوں کی حق تعالیٰ قسم کھا کر فرماتا ہے کہ آخرت میں تم پر ثواب و عذاب ضرور ہوگا۔ اب اس کا وقت بیان فرماتا ہے کہ جب ستارے بے نور ہو جائیں گے اور جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب پہاڑ اپنی جگہ سے اکھڑ جائیں گے اور جب سب پیغمبر جمع کئے جائیں گے اور تمام وقت معینہ پر ہوں گی اور کس دن کیلئے یہ معاملہ ملتوی رکھا گیا ہے مخلوقات کے فیصلہ کے دن کیلئے اور آپکو معلوم ہے کہ وہ فیصلہ کا دن کیسا کچھ ہے تو اس روز یعنی قیامت کے دن تکذیب کرنیوالوں کیلئے بڑی خرابی ہے۔

أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ﴿١٧﴾ كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ﴿١٨﴾

(آگے عذاب کی تقریر ہے یعنی) کیا ہم اگلے (کافر) لوگوں کو (عذاب سے) ہلاک نہیں کر چکے پھر پچھلوں کو بھی (عذاب میں) ان (پہلوں) ہی کے ساتھ ساتھ کر دینگے۔ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں (یعنی

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٩﴾ أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ ﴿٢٠﴾ فَجَعَلْنَاهُ

انکے کفر پر سزا دیتے ہیں) اس روز (حق) کے جھٹلانیوالوں کی بڑی خرابی ہوگی (آگے قدرت علی البعث کی تقریر ہے یعنی) کیا ہم نے تمکو ایک بیقدر پانی (یعنی نطفہ) سے نہیں بنایا پھر ہم نے

فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ﴿٢١﴾ إِلَىٰ قَدَرٍ مَعْلُومٍ ﴿٢٢﴾ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ ﴿٢٣﴾

اس کو ایک وقت مقرر تک ایک محفوظ جگہ (یعنی عورت کے رحم) میں رکھا غرض ہم نے (ان تصرفات کا) ایک اندازہ ٹھہرایا سو ہم کیسے اچھے اندازہ ٹھہرانے والے ہیں

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٤﴾ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾

اس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی　کیا ہم نے　زمین کو　زندوں　اور مردوں کی　سمیٹنے　والی　نہیں بنایا

وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقَيْنَاكُمْ مَاءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

اور ہم نے اس (زمین) میں اونچے اونچے پہاڑ بنائے (جن سے بہت سے منافع متعلق ہیں) اور ہم نے تمکو میٹھا پانی پلایا　اس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی

لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٨﴾ انْطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٩﴾ انْطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي

بڑی خرابی ہوگی　تم اس عذاب کی طرف چلو　جس کو جھٹلایا کرتے تھے　ایک سائبان کی طرف چلو　جس کی

ثَلَاثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾

تین شاخیں ہیں　جس میں نہ ٹھنڈا سایہ ہے　اور نہ وہ　لَپٹ سے بچاتا ہے　وہ انگارے برسا دے گا جیسے بڑے بڑے محل

کیا ہم اگلوں کو عذاب اور موت سے نہیں ہلاک کر چکے اور پچھلوں کو بھی عذاب اور موت کے ذریعہ اگلوں ہی کے ساتھ ساتھ کر دیں گے آپ کی قوم جو مشرک ہیں ہم ان کے ساتھ ایسا ہی کریں گے قیامت کے دن ان تکذیب کرنے والوں کو سخت عذاب ہوگا۔

اے گروہ مکذبین کیا ہم نے تم کو ایک بیقدر پانی سے نہیں بنایا پھر ہم نے اس کو نو مہینے تک یا اس سے کم یا زائد تک ایک محفوظ جگہ یعنی رحم مادر میں رکھا۔

غرضکہ ہم نے اس کی خلقت کا اندازہ ٹھہرایا یا یہ کہ ہم اس کے پیدا کرنے پر قادر ہیں یا یہ کہ شکم عورت میں ہم نے اس کا نقشہ بنایا تو ہم کیسے اچھے اندازہ ٹھہرانے والے اور نقشہ بنانے والے ہیں۔

ایمان و قیامت کے منکروں کو قیامت کے دن سخت ترین عذاب ہوگا بندوں پر جو حق تعالیٰ نے احسانات کئے ان کا تذکرہ کرتا ہے۔ کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا کہ زندہ اس کے اوپر اور مردے اس کے اندر ہیں یا یہ کہ زندوں اور مردوں کے لئے اس کو برتن نہیں بنایا۔

اور ہم نے اس زمین　کی میخوں کے لئے اونچے اونچے پہاڑ بنائے اور اے گروہ مکذبین تم کو شیریں پانی یا یہ کہ دودھ پلایا تو قیامت کے دن ان تکذیب کرنیوالوں کو بڑی تباہی ہے۔ اے گروہ مکذبین تم اس عذاب کی طرف چلو جس کی تم دنیا میں تکذیب کیا کرتے تھے ان سے فرشتے حساب سے فارغ ہونے کے بعد کہیں گے۔ اور اے گروہ مکذبین تم دوزخ کے اس دھوئیں کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں جس میں نہ دوزخ کی گرمی سے ٹھنڈا سایہ ہے اور نہ اس کی لپٹوں سے بچاتا ہے اور وہ انگارے برساتا ہے جیسا کہ بڑے بڑے درخت کے تنے۔

كَأَنَّهُ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝٣٣ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝٣٤ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ ۝٣٥

جیسے کالے کالے اونٹ اس روز کے جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی یہ وہ دن ہوگا جس میں وہ لوگ نہ بول سکیں گے۔ اور

وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ۝٣٦ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝٣٧ هٰذَا يَوْمُ

نہ ان کو اجازت (عذر کی) ہوگی سو عذر بھی نہ کر سکیں گے۔ اس روز (حق کے) جھٹلانیوالوں کی بڑی خرابی ہوگی (ان لوگوں سے کہا جاویگا کہ) یہ ہے فیصلہ کا دن جس کی تم تکذیب کیا

الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْأَوَّلِينَ ۝٣٨ فَإِن كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ ۝٣٩ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ ع ۱

کیا کرتے تھے) ہم نے (آج) تم کو اور اگلوں کو (فیصلہ کیلئے) جمع کر لیا سو اگر تمہارے پاس (آج کے فیصلہ سے بچنے کی) کوئی تدبیر ہو تو مجھ پر تدبیر چلاؤ ہر روز (حق کی) جھٹلانیوالوں کی

لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝٤٠ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلٰلٍ وَعُيُونٍ ۝٤١ وَفَوٰكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ۝٤٢ ۲۱

بڑی خرابی ہوگی پرہیز گار لوگ سایوں میں اور چشموں میں اور مرغوب میووں میں ہوں گے

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝٤٣ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝٤٤

(اور ان سے کہا جاوے گا کہ) اپنے اعمال کے (نیک) صلہ میں خوب مزے سے کھاؤ پیو۔ ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝٤٥ كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ ۝٤٦ وَيْلٌ

اور یہ کفار نعماء جنت کی بھی تکذیب کرتے ہیں سو سمجھ رکھیں کہ) اس روز (حق کے) جھٹلانیوالوں کی بڑی خرابی ہوگی تم (دنیا میں) تھوڑے دن اور کھالو برت لو (عنقریب کمبختی آنیوالی ہے کیونکہ)

يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝٤٧ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ۝٤٨

تم بلیشک مجرم ہو۔ اس روز (حق کے) جھٹلانیوالوں کی بڑی خرابی ہوگی اور (ان کافروں کی سرکشی اور جرم کی یہ حالت ہے کہ) جب ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ (خدا کیطرف) جھکو تو نہیں جھکتے

جیسے کالے کالے اونٹ قیامت کے دن تکذیب کرنے والوں کیلئے سخت عذاب ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جس میں وہ نہ بول سکیں گے اور بولنے کی کوشش کریں گی تو ان کو عذر پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

قیامت کے دن یہ تکذیب کرنے والے دوزخ کے گڑھے میں ہوں گے۔ یہ ہے مخلوق کے درمیان فیصلہ کا دن اے گروہ مکذبین آج ہم نے تم کو اور تم سے اگلوں اور پچھلوں کو سب کو جمع کر لیا۔

سو اگر تمہارے میں میرے مقابلہ کی طاقت ہے تو مقابلہ کر و یا یہ کہ اگر مجھے بچنے کی تمہارے پاس کوئی تدبیر ہے تو اپنی تدبیر چلاؤ قیامت کے دن یہ تکذیب کرنے والے دوزخ کی وادی میں ہوں گے۔

اب اہل ایمان کے مقام کا بیان ہے کہ کفر و شرک سے بچنے والے درختوں کے سایوں اور پاکیزہ چشموں کے پانی اور مختلف قسم کے مرغوب میووں میں ہوں گے۔ اور ان سے حق تعالیٰ فرمائے گا اپنے دنیاوی اعمال کے صلہ میں خوب مزہ سے بغیر کسی تکلیف کے خدشہ کے کھاؤ پیو ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

تکذیب کرنیوالوں کیلئے بڑی خرابی ہے اے گروہ مکذبین تم دنیا میں تھوڑے اور کھا پی لو تم مشرک ہو تمہارا آخرت میں ٹھکانہ دوزخ ہے قیامت کے دن تکذیب کرنیوالوں کو سخت عذاب ہوگا اور جب ان تکذیب کرنیوالوں سے دنیا میں کہا جاتا تھا کہ خدا کی توحید کے سامنے جھک جاؤ تو یہ توحید کو قبول نہیں کرتے تھے یا یہ کہ یہ بات آخرت میں ہوگی جس وقت حق تعالیٰ ان سے

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورہ المرسلات) ابن منذر نے مجاہد سے فرمان خداوندی وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ الخ (یعنی جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا کی طرف جھکو تو نہیں جھکتے کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت قبیلہ ثقیف کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

اس روز حق کے جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی۔ تو پھر اس (قرآن بلیغ الالفاظ والانذار) کے بعد اور پھر کون سی بات پر ایمان لاویں گے

اٰیاتھا ۴۰ —— (۷۸) سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ (۸۰) —— رکوعاتھا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿۲﴾ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿۳﴾

یہ (قیامت کا انکار کرنے والے) لوگ کس چیز کا حال دریافت کرتے ہیں اس بڑے واقعہ کا حال دریافت کرتے ہیں جس میں یہ لوگ داہل حق کے ساتھ اختلاف کر رہے ہیں۔ ہرگز ایسا نہیں

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿۶﴾ وَّ

(بلکہ قیامت آوےگی اور) ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے (مکرر کہتے ہیں کہ جیسا یہ لوگ سمجھتے ہیں) ہرگز ایسا نہیں (بلکہ آوےگی) ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے۔ کیا ہم نے زمین کو فرش اور پہاڑوں کو (زمین) کی میخیں نہیں

الْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿۷﴾ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿۸﴾ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿۹﴾ وَّجَعَلْنَا

بنایا۔ اور (اس کے علاوہ ہم نے اور بھی اپنی قدرت ظاہر فرمائی چنانچہ) ہم ہی نے تم کو جوڑا جوڑا (یعنی مرد و عورت) بنایا اور ہم ہی نے تمہارے سونے کو راحت کی چیز بنایا اور ہم ہی نے

الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿۱۰﴾

رات کو پردہ کی چیز بنایا

فرمائے گا اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ ہم مشرک نہیں تھے تو پھر سجدہ کرو تو یہ لوگ سجدہ کرنے پر قادر نہ ہوں گے اور ان کی کمریں تختوں کی طرح ہو جائیں گی اور کہا گیا ہے کہ یہ آیت قبیلہ ثقیف کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ ان لوگوں نے کہا تھا کہ ہم اپنی کمروں کو رکوع و سجود کیلئے نہیں جھکاتے اللہ تعالیٰ اور رسول اور کتاب اور بعث بعد الموت کی تکذیب کرنے والوں کے لئے قیامت کے دن سخت عذاب ہے پھر اگر یہ لوگ اس کتاب پر ایمان نہیں لاتے تو پھر قرآن کریم کے بعد کون سی کتاب پر ایمان لاویں گے۔

(سورۃ النباء) یہ سورت مکی ہے اور اس میں چالیس آیتیں اور ایک سو تہتر[۱۷۳] کلمات اور چھ سو نوے[۶۹۰] حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ قریش کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں اس عظیم الشان قرآن کریم کے بارے میں جس کی یہ لوگ تکذیب اور بعضے تصدیق کر رہے ہیں کیونکہ جبریل امین جس وقت حضور کے پاس قرآن کریم لے کر آئے اور آپ نے قریش کے سامنے اس کو پڑھا تو اس بارے میں وہ لوگ گفتگو و شنید کرنے لگے چنانچہ ان میں سے بعض نے تو اس کی تصدیق کی اور بعض نے جھٹلا دیا۔ ہرگز ایسا نہیں ان کو نزول موت کے وقت عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جاتا ہے اور ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے کہ ان کے ساتھ قبر میں کیا معاملہ ہوگا۔

کیا ہم نے زمین کو فرش اور پہاڑوں کو زمین کی میخیں نہیں بنایا اور ہم نے ہی تم کو مرد و عورت بنایا۔ اور تمہارے سونے کو تمہارے بدنوں کی راحت کی چیز بنایا اور ہم نے ہی رات کو سکونت یا یہ کہ پردہ کی چیز بنایا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۃ النباء) بسم اللہ الرحیم۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت حسن رضہ سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے تو کفار آپ کے بارے میں ایک دوسرے سے پوچھنے لگے تب یہ آیت نازل ہوئی عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ۔

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا (١١) وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا (١٢) وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا

اور ہم ہی نے دن کو معاش کا وقت بنایا اور ہم ہی نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے اور ہم ہی نے (آسمان میں) ایک

وَّهَّاجًا (١٣) وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا (١٤) لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا (١٥)

روشن چراغ بنایا (مراد آفتاب ہے)، اور ہم ہی نے پانی بھرے بادلوں سے کثرت سے پانی برسایا تاکہ ہم اس پانی کے ذریعہ سے غلہ اور سبزی

وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا (١٦) اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا (١٧) يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ

اور گنجان باغ پیدا کریں بے شک فیصلہ کا دن ایک معین وقت ہے یعنی جس دن صور پھونکا جائے گا

فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا (١٨) وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا (١٩) وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ

پھر تم لوگ گروہ گروہ ہو کر آؤ گے اور آسمان کھل جاوے گا پھر اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) ہٹا دیئے جائیں گے

سَرَابًا (٢٠) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا (٢١) لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا (٢٢) لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ

سو وہ ریت کی طرح ہو جاویں گے (آگے اس یوم الفصل میں جو فیصلہ ہوگا اس کا بیان ہے یعنی) بیشک دوزخ ایک گھات کی جگہ ہے سرکشوں کا ٹھکانہ ہے، جس میں وہ بے انتہا زمانوں پڑے

اَحْقَابًا (٢٣) لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا (٢٤) اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا (٢٥)

رہیں گے (اور) اس میں نہ تو وہ کسی ٹھنڈک (یعنی راحت) کا مزہ چکھیں گے اور نہ پینے کی چیز کا (جو کہ مسکن عطش ہو) بجز گرم پانی اور پیپ کے اور ان کو

جَزَآءً وِّفَاقًا (٢٦) اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا (٢٧) وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا (٢٨)

پورا پورا بدلہ ملے گا (اور وہ اعمال جن کا یہ بدلہ ہے یہ ہیں کہ) وہ لوگ حساب (قیامت) کا اندیشہ نہ رکھتے تھے اور ہماری آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا (٢٩) فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا (٣٠)

اور ہم نے (ان کے اعمال میں سے) ہر چیز کو (ان کے نامۂ اعمال میں) لکھ کر ضبط کر رکھا ہے۔ سو مزہ چکھو کہ ہم تم کو سزا ہی بڑھاتے جاویں گے

اور ہم نے ہی دن کو معاش کا وقت بنایا۔ اور ہم نے ہی تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے اور ہم نے ہی انسانوں کیلئے سورج کو روشن چراغ بنایا اور ہم نے ہی ہواؤں سے بادل لا کر کثرت کے ساتھ پانی برسایا تاکہ ہم اس پانی کے ذریعہ سے ہمہ قسم کی سبزیاں غلے اور گنجان باغات پیدا کریں۔

بے شک فیصلہ کا دن اولین و آخرین کے جمع ہونے کیلئے ایک معین وقت ہے جس دن صور پھونکا جائے گا پھر تم لوگ گروہ گروہ اور جماعت جماعت ہو کر آؤ گے۔ اور آسمان کے دروازے کھل جائیں گے پھر اس میں رستے ہی رستے ہو جائیں گے اور روئے زمین سے پہاڑ ہٹا دیئے جائیں گے سو وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے۔

بے شک دوزخ ایک قید خانہ ہے اور وہ کافروں کا ٹھکانہ ہے کہ جس میں وہ بے انتہا زمانوں تک پڑے رہیں گے ایک حُقُبْ چالیس سال کا ہوتا ہے اور سال تین سو ساٹھ دن کا اور قیامت میں ایک دن دنیا کے ہزار سال کے برابر ہوگا۔ یا یہ کہ ان زمانوں کی مقدار حق تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے۔

تو وہاں سے ان لوگوں کا چھٹکارا نہیں ہوگا اور دوزخ میں نہ تو وہ ٹھنڈے پانی یا یہ کہ نیند کا مزہ چکھیں گے اور نہ ٹھنڈی پینے کی چیز کا بجز سخت گرم پانی اور زمہریر یا یہ کہ پیپ کے یہ ان کو ان کے اعمال کا پورا بدلہ ملے گا۔ یہ لوگ دنیا میں نہ تو عذاب آخرت سے ڈرتے تھے اور نہ اس پر ایمان ہی لاتے تھے اور ہماری کتاب اور ہمارے رسول کی خوب تکذیب کرتے تھے اور ہم نے تمام اعمال بنی آدم کو لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے سو دوزخ عذاب کا مزہ چکھو ہم ایک عذاب کے بعد دوسرا عذاب بڑھاتے جائیں گے

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿۳۳﴾

خدا سے ڈرنے والوں کیلئے بیشک کامیابی ہے یعنی (کھانے اور سیر کو) باغ (جن میں طرح طرح کے میوے ہونگے) اور انگور اور (دل بہلانے کو) نوخواستہ ہم عمر عورتیں

وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿۳۵﴾ جَزَاءً مِنْ

اور (پینے کو) لبالب بھرے ہوئے جام شراب (اور) وہاں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ (کیونکہ یہ باتیں وہاں محض معدوم ہیں) یہ (ان کو ان کی نیکیوں کا)

رَبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ

بدلا ملے گا جو کہ کافی انعام ہوگا (آپکے) رب کی طرف سے جو مالک ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان چیزوں کا جو دونوں کے درمیان ہیں (اور جو) رحمٰن ہے

لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۖ لَا يَتَكَلَّمُونَ

(اور) کسی کو اس کی طرف سے مستقل) اختیار نہ ہوگا کہ (اس کے سامنے عرض معروض کر سکے) جس روز تمام ذی ارواح اور فرشتے (خدا کی روبرو) صف بستہ (خشوع و خضوع کے ساتھ

إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۖ فَمَنْ شَاءَ

بجز اس کے جس کو رحمٰن (بولنے کی) اجازت دیدے اور وہ شخص بات بھی ٹھیک کہے یہ (دن جس کا اوپر ذکر ہوا) یقینی دن ہے سو جس کا جی چاہے (اس

اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ﴿۳۹﴾ إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا

کے حالات سن کر) اپنے رب کے پاس (اپنا) ٹھکانہ بنا رکھے۔ ہم نے تمکو ایک نزدیک آنے والے عذاب سے ڈرا دیا ہے (جو کہ ایسے دن میں واقع ہونیوالا ہے) جس دن ہر شخص ان اعمال

قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ﴿۴۰﴾

کو (اپنے سامنے حاضر) دیکھ لیگا جو اس نے اپنے ہاتھوں کئے ہوں گے اور کافر (حسرت سے) کہیگا کاش میں مٹی ہو جاتا (تاکہ عذاب سے بچتا)

کفر و شرک اور خواہش سے بچنے والوں کیلئے جنت میں نجات اور حق تعالیٰ کا قرب ہے اور قسم قسم کے باغ ہیں اور انگور اور دل بہلانے کو نوخاستہ ہم عمر عورتیں ہیں۔

اور لبالب بھرے ہوئے جام شراب ہیں جنتی جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ یہ جنت میں ایک نیکی کے بدلہ دس گنا ان کو ثواب ملے گا یا یہ کہ ان کے اعمال کے موافق اس روز فرشتوں وغیرہ کو بغیر حکم خداوندی کلام کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔

اور جس روز جبریل امین اور تمام فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے کوئی کسی کی سفارش کیلئے بول نہ سکے گا بجز اس کے جس کو حضرت رحمٰن سفارش کی اجازت دے اور وہ بات بھی ٹھیک کہے یعنی کلمہ طیبہ۔

اور کہا گیا ہے کہ روح سے مراد ایک مخلوق ہے جس کی عظمت حق تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا اور حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ وہ عرش خداوندی کے علاوہ ہر ایک چیز سے بڑا فرشتہ ہے یومیہ بارہ ہزار مرتبہ حق تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے پھر حق تعالیٰ اس کی ہر ایک تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو کہ قیامت تک مومنین کیلئے استغفار کرتا رہیگا۔

اور کہا گیا ہے کہ یہ فرشتوں میں سے ایک مخلوق ہے جس کے انسانوں کی طرح ہاتھ پیر ہیں۔

یہ دن جس کا اوپر ذکر ہوا یقینی دن ہے سو جس کا جی چاہے توحید اختیار کر کے اس کے ذریعہ سے اپنے رب کے پاس اپنا ٹھکانہ بنا لے۔

اے مکہ والو ہم نے تم کو ایک آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے جس دن مومن یا کافر اپنی کی ہوئی نیکی یا برائی کو دیکھ لیگا اور کافر قیامت کے عذاب و سختیوں کو دیکھ کر تمنا کرے گا کہ کاش میں مٹی ہو جاتا۔

اٰیاتُھَا ۴۶ (۷۹) سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ مَکِّیَّۃٌ (۸۱) رُکُوْعَاتُھَا ۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝۱ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝۲ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝۳

قسم ہے ان فرشتوں کی جو کافروں کی جان سختی سے نکالتے ہیں اور جو مسلمانوں کی آسانی سے نکالتے ہیں گویا ان کا بند کھول دیتے ہیں اور جو تیرتے ہوئے چلتے ہیں

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝۴ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝۵ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَۃُ ۝۶

پھر تیزی کے ساتھ دوڑتے ہیں پھر ہر امر کی تدبیر کرتے ہیں (ان سب کی قسمیں کھا کر ہم کہتے ہیں کہ) قیامت ضرور آوے گی جس روز ہلا دینے والی ہلا ڈالے گی

تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ ۝۷ قُلُوْبٌ یَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَۃٌ ۝۸ اَبْصَارُھَا خَاشِعَۃٌ ۝۹ یَقُوْلُوْنَ

(مراد نفخہ اولیٰ ہے) جس کے بعد ایک پیچھے آنیوالی چیز آویگی (مراد نفخہ ثانیہ ہے) بہت سے دل اس روز دھڑک رہے ہونگے ان کی آنکھیں (مارے ندامت کے) جھک رہی ہوں گی کہتے ہیں

ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَۃِ ۝۱۰

کہ کیا ہم پہلی حالت میں پھر واپس ہونگے (پہلی حالت سے مراد حیات قبل از موت ہے)

(سورۃ النازعات) یہ سورت مکی ہے اس میں پینتالیس۴۵ آیتیں اور ایک سو تہتر۱۷۳ کلمات اور نو سو ترپن۹۵۳ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قسم ہے ان فرشتوں کی جو کافروں کی جان سختی سے نکالتے ہیں اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو کہ کافروں کی جانوں پر سختیاں کرتے ہیں یا یہ مطلب ہے کہ جو مسلمانوں کی روح آسانی سے نکالتے ہیں۔ اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو کہ نرمی کے ساتھ صالحین کی روحوں کو نکالتے ہیں اور پھر ان کے آرام کے مقام پر چھوڑ دیتے ہیں اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو کہ مؤمنین کی ارواح کو جنت کی طرف اور کفار کی روحوں کو دوزخ کی طرف تیزی کے ساتھ لے جاتے ہیں۔ یا یہ کہ اس سے مراد مسلمانوں کی روحیں ہیں جو خود بخود تیزی کے ساتھ جنت کی طرف جاتی ہیں۔

اور پھر قسم ہے ان فرشتوں کی جو کہ بندوں کے تمام کاموں کی نگرانی کرتے ہیں یعنی جبریل میکائیل۔ اسرافیل۔ اور ملک الموت۔ اور کہا گیا ہے کہ فالمدبرات امراً سے فرشتے مراد ہیں اور ان کے علاوہ جن چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں ان سے ستارے مراد ہیں۔ اور نقل کیا گیا ہے کہ والنازعات غرقًا سے مراد غازیوں کی تیر کمانیں ہیں اور والناشطات نشطًا سے مراد ان کے تیر کے نشانے ہیں اور والسابحات سبحًا سے مراد غازیوں کی کشتیاں ہیں۔ اور والسابقات سبقًا سے مراد غازیوں کے گھوڑے ہیں اور فالمدبرات امراً اس سے مراد غازیوں کے سپہ سالار ہیں۔ یا یہ کہ والسابحات سبحًا سے مراد چاند سورج اور رات و دن ہیں۔

ان تمام چیزوں کی قسمیں کھا کر حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ دونوں مرتبہ صور ضرور پھونکا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان چالیس سال کا وقفہ ہوگا چنانچہ فرما رہا ہے کہ جس دن ہلا دینے والی چیز ہر ایک چیز کو ہلا دے گی یعنی نفخہ اولیٰ ہوگا اور پھر اس کے بعد نفخہ ثانیہ ہوگا۔ قیامت کے دن دل خوفزدہ ہوں گے اور ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی مگر یہ کفار مکہ کہتے ہیں کیا ہم دنیاوی حالت کی طرف پھر واپس ہوں گے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۃ النازعات) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سعید بن منصور نے محمد بن کعب سے نقل کیا ہے کہ جس وقت ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَۃِ یہ آیت نازل ہوئی تو کفار قریش بولے کہ اگر ہم مرنے کے بعد پھر زندہ کئے گئے تو ہم تو بڑے خسارہ میں رہیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ تِلْکَ اِذًا کَرَّۃٌ خَاسِرَۃٌ۔

وقف لازم وقف لازم

وقف

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ

کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہوجاویں گے۔ پھر (جہات کی طرف) واپس ہوں گے (اگر ایسا ہوا تو) اس صورت میں یہ واپسی (ہمارے لئے) بڑے خسارہ کی ہوگی۔ تو یہ سمجھ رکھیں کہ ہم کو

وقف

وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ

کچھ مشکل نہیں بلکہ) بس وہ ایک ہی سخت آواز ہوگی جس سے سب لوگ فوراً ہی میدان میں آموجود ہوں گے۔ کیا آپ کو موسیٰ (علیہ السلام) کا قصہ پہنچا ہے　　جب کہ ان کو

رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ

ان کے پروردگار نے ایک پاک میدان (یعنی طویٰ) میں (یہ اس کا نام ہے) پکارا کہ تم　فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑی شرارت اختیار کی ہے　　سو اس سے

هَلْ لَّكَ اِلٰى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ

(جا کر) کہو کہ کیا تجھ کو اس بات کی خواہش ہے کہ تو درست ہوجاوے اور (تیری درستی کی غرض سے) میں تجھ کو تیرے رب کی طرف (ذات وصفات کی) رہنمائی کروں تو تو (یہ سن کر اس سے)

الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ

اسکو بڑی نشانی (نبوت کی) دکھلائی تو اس (فرعون) نے ان کو جھٹلایا اور (ان کا) کہنا نہ مانا پھر (موسیٰ سے) جدا ہو کر (ان کے خلاف) کوشش کرنے لگا اور (لوگوں کو) جمع کیا پھر (انکے سامنے) باآواز

اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

بلند تقریر کی اور کہا کہ میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں　سو اللہ تعالیٰ نے اس کو آخرت کے اور دنیا کے عذاب میں پکڑا۔　　بے شک (اس واقعہ) میں ایسے شخص کے لئے

رکوع

لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا

بڑی عبرت ہے جو (اللہ تعالیٰ سے) ڈرے　بھلا تمہارا (دوسری بار) پیدا کرنا (فی نفسہ) زیادہ سخت ہے یا آسمان کا۔ اللہ نے اس کو بنایا (اس طرح سے کہ) اسکی سقف کو بلند کیا

کیا ہم بوسیدہ ہڈیاں ہوجائیں گے تو پھر کیسے دوبارہ زندہ کئے جائیں گے حضور ؐ نے اس پر فرمایا ہاں ضرور زندہ کئے جاؤ گے تو وہ بولے یہ بڑے خسارہ والی واپسی ہوگی

حق تعالیٰ نے فرمایا کہ بس وہ ایک ہی آواز ہوگی جس سے سب روئے زمین پر یا یہ کہ میدان حشر میں آموجود ہونگے کیا آپ کو موسیٰ علیہ السلام کا قصہ پہنچا ہے جب کہ ان کو ان کے پروردگار نے ایک پاک میدان یعنی وادی طویٰ میں پکارا انبیاء کا گزر اس وادی پر بکثرت ہوا اس واسطے اس کا یہ نام پڑ گیا۔

کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑا تکبر اور کفر اختیار کیا ہے اور اس سے کہو کہ اے فرعون کیا تجھے اس بات کی خواہش ہے کہ تو درست ہوجائے اور توحید خداوندی کا قائل ہوجائے۔ اور میں تجھ کو تیرے پروردگار کی طرف بلاؤں تو تو اس سے ڈرنے لگے اور اسلام قبول کرے پھر موسیٰ علیہ السلام نے اس کو بڑی نشانی یعنی عصا اور ید بیضاء دکھایا تو اس نے اس کے منجانب اللہ ہونے کی تکذیب کی اور اسے قبول نہیں کیا

پھر ایمان سے یا یہ کہ موسیٰ علیہ السلام سے اعراض کر کے ان کے خلاف کوشش کرنے لگا یا یہ کہ اپنے متعلقین کی طرف دوڑتا ہوا آیا اور اپنے لوگوں کو جمع کر کے بلند آواز سے ان کے سامنے تقریر کی اور بولا کہ میں تمہارا رب ہوں اور تمہارے بڑے بتوں کا بھی رب ہوں سو تم ان کی عبادت کو مت چھوڑو چنانچہ حق تعالیٰ اس کو دنیا و آخرت کے عذاب میں پکڑا یا یہ مطلب ہے کہ حق تعالیٰ نے اس کو اس کی پہلی اور دوسری بات پر سزا دی اور دونوں باتوں کے درمیان چالیس سال کا وقفہ تھا پہلی بات تو اسکی یہ تھی مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ اور دوسری بات یہ ہے اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى۔ اس واقعہ میں ڈرانے والے کیلئے بڑی عبرت ہے۔

اے مکہ والو بھلا تمہارا دوسری بار پیدا کرنا زیادہ سخت ہے یا آسمان کا بنانا اللہ نے اس کی چھت کو بلند کیا

فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾

اور اس کو درست بنایا (کہیں اس میں بطور دشقوق نہیں) اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور اسکے دن کو ظاہر کیا اور اس کے بعد زمین کو بچھایا

اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾

(اور بچھا کر) اس سے اس کا پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو (اس پر) قائم کر دیا تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدہ پہنچانے

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ

کیلئے۔ سو جب وہ بڑا ہنگامہ آوے گا یعنی جس دن انسان اپنے کئے کو یاد کرے گا اور دیکھنے والوں کے

الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ

سامنے دوزخ ظاہر کی جاوے گی تو (اس روز یہ حالت ہوگی کہ) جس شخص نے (حق سے) سرکشی کی ہوگی اور (آخرت کا منکر ہو کر) دنیوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی سو دوزخ (اس کا)

هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾

ٹھکانہ ہوگا اور جو شخص (دنیا میں) اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو (حرام) خواہش سے روکا ہوگا

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾

سو جنت اس کا ٹھکانا ہوگا یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا۔

اور زمین پر درست کیا۔ اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کے دن اور اس کے سورج کو روشن بنایا اور اس کے ساتھ زمین کو پانی پر بچھایا یا یہ کہ اس کے دو ہزار سال بعد بچھایا اور زمین سے اس کا جاری اور غیر جاری پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو اس کی میخیں بنایا اور یہ پانی اور گھاس تمہارے اور تمہارے مواشی کے فائدہ پہنچانے کیلئے۔

سو جس وقت قیامت قائم ہوگی اور اس کا ہنگامہ ہر ایک چیز کو گھیرے گا اس روز کافر یعنی نضر بن حارث وغیرہ اپنے اعمال کفریہ کو یاد کریں گے اور ان کو جان لیں گے۔

اور دوزخ داخل ہونے والوں کے سامنے دوزخ ظاہر کی جائے گی سو جس شخص کفر و تکبر اور سرکشی اختیار کی اور دنیا کو آخرت پر اور کفر کو ایمان پر ترجیح دی مثلاً نضر بن حارث سو دوزخ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ ہوگا۔

اور جس شخص نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر کر معصیت کو چھوڑا ہوگا اور نفس کو حرام خواہش سے روکا ہوگا جیسا کہ حضرت مصعب بن عمیر سو جنت ایسے حضرات کا ٹھکانا ہوگا۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کفار مکہ آپ سے بطور تعریض کے قیامت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ کب قائم ہوگی۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

شان نزول: حاکم اور ابن جریر نے حضرت عائشہ رضؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں دریافت کیا جاتا تھا تا آنکہ آپ پر یہ آیت نازل ہوئی يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ الخ۔

اور ابن ابی حاتم ضحاک عن جویبر کے طریق سے حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ مشرکین مکہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور استہزاء کے دریافت کیا کہ قیامت کب قائم ہوگی تب حق تعالیٰ نے اخیر تک آپ پر یہ آیت نازل فرمائی يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ الخ

فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرَاهَا ﴿٤٣﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَاهَا ﴿٤٤﴾ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرُ مَن

(سو) اس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق اس (کے علم کی تعیین) کا مدار صرف آپ کے رب کی طرف ہے (اور) آپ تو صرف (اخبار اجمالی سے) ایسے شخص کو ڈرانیوالے ہیں جو اس

يَخْشَاهَا ﴿٤٥﴾ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ﴿٤٦﴾

سے ڈرتا ہو جس روز یہ اس کو دیکھیں گے تو ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا (دنیا میں) صرف ایک دن کے آخری حصہ میں یا اس کے اول حصہ میں رہے ہیں

آیاتہا ۴۲ ——— سُورَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ (۲۴) (۸۰) ——— رکوعہا ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١﴾ أَن جَاءَهُ الْأَعْمَىٰ ﴿٢﴾ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكَّىٰ ﴿٣﴾ أَوْ

پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) چیں بجبیں ہو گئے اور متوجہ نہ ہوئے اس بات سے کہ ان کے پاس اندھا آیا اور آپ کو کیا خبر شاید نابینا آپ کی تعلیم سے پورے طور پر سنور جاتا، یا (کسی خاص امر میں) نصیحت قبول کرتا سو اس کو نصیحت کرنا (کچھ نہ کچھ) فائدہ پہنچاتا

يَذَّكَّرُ فَتَنفَعَهُ الذِّكْرَىٰ ﴿٤﴾

ان کے سامنے اس کے بیان کرنے سے آپ کیا تعلق بلکہ قیامت کا علم صرف آپ کے رب کو ہے۔

آپ تو صرف ایسے شخص کو ڈرانے والے ہیں جو اس سے ڈرتا ہو۔ جس روز قیامت کو دیکھ لیں گے تو ایسا معلوم ہوگا کہ دنیا میں اور قبروں میں صرف ایک دن کے آخری حصہ میں یا اس کے اول حصہ میں رہے ہیں۔

(سورۂ عبس) یہ سورت مکی ہے اس میں چالیس آیتیں اور ایک سو تینتیس ۱۳۳ کلمات اور پانچ سو تینتیس حروف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم رؤساء قریش یعنی حضرت عباس بن عبد المطلب امیہ بن خلف اور صفوان بن امیہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ان کو نصیحت کر رہے تھے اور اسلام کی دعوت دے رہے تھے استنے میں حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم تشریف لے آئے اور بولے یا رسول اللہ جس چیز کی حق تعالیٰ نے آپ کو تعلیم دی ہے اس میں سے مجھے بھی بتلایئے ان لوگوں سے ساتھ مشغولیت کی بنا پر آپ کو ان کا یہ قطع کلام ناگوار گذرا چنانچہ حق تعالےٰ نے اسی کے بارے میں یہ ابتدائی آیتیں نازل فرمائیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کو کیا معلوم شاید ابن ام مکتوم قرآن سے نیکی حاصل کرتے اور نصیحت قبول کرتے اور ان کو قرآن کے ذریعہ سے نصیحت کرنا فائدہ پہنچاتا یا یہ مطلب ہے کہ آپ کو کیا معلوم کہ وہ نیکی نہ حاصل کرتے اور نصیحت نہ قبول کرتے اور ان کو یہ نصیحت فائدہ نہ پہنچاتی۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

لہٰ۔ اور طبرانی اور ابن جریر نے طارق بن شہاب سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کا بکثرت ذکر کیا کرتے تھے تا آنکہ آپ پر یہ آیت نازل ہوئی فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرَاهَا۔ اور ابن ابی حاتم نے اسی طرح عروہ سے روایت نقل کی ہے

(سورۂ عبس) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ امام ترمذی اور حاکم نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ سورۂ عبس حضرت ابن ام مکتوم کے بارے میں نازل

أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَىٰ ﴿٥﴾ فَأَنتَ لَهُ تَصَدَّىٰ ﴿٦﴾ وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّىٰ ﴿٧﴾ وَأَمَّا

تو جو شخص (دین سے) بے پروائی کرتا ہے آپ اس کی تو فکر میں پڑتے ہیں حالانکہ آپ پر کوئی الزام نہیں کہ وہ نہ سنورے اور جو شخص آپ

مَن جَاءَكَ يَسْعَىٰ ﴿٨﴾ وَهُوَ يَخْشَىٰ ﴿٩﴾ فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ ﴿١٠﴾ كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾

کے پاس (دین کے شوق میں) دوڑتا ہوا آتا ہے اور وہ (خدا سے) ڈرتا ہے آپ اس سے بے اعتنائی کرتے ہیں (آپ آئندہ ہرگز ایسا نہ کیجئے قرآن) ایک نصیحت کی چیز ہے

فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ﴿١٢﴾ فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِأَيْدِي

سو جس کا جی چاہے اس کو قبول کرے وہ (قرآن لوح محفوظ کے) ایسے صحیفوں میں (ثبت) ہے جو عند اللہ مکرم ہیں رفیع المکان ہیں مقدس ہیں جو ایسے لکھنے والوں (یعنی فرشتوں) کے

سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾ قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ﴿١٧﴾ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ﴿١٨﴾

ہاتھوں میں (رہتے) ہیں کہ وہ مکرم (اور) نیک ہیں آدمی پر (جو ایسے تذکرہ سے تذکرہ حاصل کرے) خدا کی مار وہ کیسا ناشکرا ہے (وہ دیکھتا نہیں کہ) اللہ تعالیٰ نے اسکو کیسی حقیر چیز سے پیدا کیا

مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ﴿٢١﴾

(آگے جواب ہے کہ) نطفہ سے پیدا کیا (آگے اسکی کیفیت مذکور ہے کہ) اس کی صورت بنائی پھر اس (کے اعضاء) کو انداز سے بنایا پھر اسکو (نکلنے کا) راستہ آسان کر دیا پھر (بعد عمر ختم ہونے کے) اسکو موت

ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنشَرَهُ ﴿٢٢﴾

پھر جب اللہ چاہے گا اس کو دوبارہ زندہ کر دے گا

سو جو شخص حق تعالیٰ سے بے پروائی کرتا ہے آپ اس کی طرف توجہ کرتے ہیں حالانکہ ان کے موحد نہ بننے کا آپ پر کوئی الزام نہیں۔ اور جو شخص نیکی کے شوق میں آپ کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے اور وہ اللہ سے ڈرتا ہے تو آپ اس سے بے اعتنائی کرتے ہیں حالانکہ آپ کو ایسا نہ کرنا چاہیے اور حضرت ابن ام مکتوم پہلے ہی سے مشرف باسلام ہو چکے تھے چنانچہ اس کے بعد جب حضرت ابن ام مکتوم آپ کے پاس آتے تو آپ کی بڑی خاطر و احترام کرتے امیر ہو یا غریب یہ سورت سب کے لئے منجانب اللہ ایک نصیحت کی چیز ہے سو جس کا جی چاہے نصیحت قبول کرے۔ اور یہ قرآن ایسے صحیفوں میں ثبت ہے جو عند اللہ مکرم ہیں۔ رفیع المکان ہیں اور وہ شرک و اوناس سے پاک ہیں جو ایسے لکھنے والوں فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں کہ وہ مکرم ہیں اور نیک ہیں۔

عتبہ بن ابی لہب کافر پر خدا کی مار وہ حق تعالیٰ کا کیسا ناشکرا ہے یا یہ کہ اس کا کفر کیسا سخت ہے اسے اپنے اندر غور کرنا چاہیے کہ حق تعالیٰ نے اسے کیسی حقیر چیز سے پیدا کیا آگے بیان ہے کہ نطفہ سے پیدا کیا پھر اس کے ہاتھ پیر کان اور تمام اعضاء بنائے پھر خیر اور شر کا رستہ اس کو بیان کر دیا یا یہ کہ رحم مادر سے اس کے نکلنے کا رستہ آسان کر دیا پھر اس کے بعد اس کو موت دی اور پھر قبر میں لے گیا پھر اس کو قبر سے دوبارہ زندہ کر دے گا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

ہوئی ہے یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے نیکی کا رستہ بتلائیے اور آپ کے پاس رؤسائے مشرکین بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے اعراض کر رہے تھے اور دوسرے کی طرف متوجہ ہو رہے تھے اور اس سے فرما رہے تھے کیا میں جو تجھ سے کہہ رہا ہوں تجھے اس میں کوئی خدشہ ہے وہ کہہ رہا تھا نہیں چنانچہ اس بارے میں سورۂ عبس کی ابتدائی آیتیں نازل ہوئیں۔ اور ابو یعلیٰ نے اسی طرح حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے۔

لث اور ابن منذر نے عکرمہ سے قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یہ عتبہ بن ابی لہب کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس نے کہا تھا کہ میں ستاروں کے رب کا منکر ہوں۔

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ﴿۲۳﴾ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ ﴿۲۴﴾ أَنَّا صَبَبْنَا

ہرگز نہیں (ادا کیا) اس کو جو حکم کیا تھا اس کو بجا نہیں لایا سو انسان کو چاہیئے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے کہ ہم نے عجیب طور پر

الْمَاءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَعِنَبًا

پانی برسایا پھر عجیب طور پر زمین کو پھاڑا پھر ہم نے اس میں غلہ اور انگور

وَقَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ﴿۳۱﴾ مَتَاعًا

اور ترکاری اور زیتون اور کھجور اور گنجان باغ اور میوے اور چارہ پیدا کیا۔ (یعنی چیزیں) تمہارے اور (یعنی چیزیں)

لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿۳۴﴾

تمہارے مواشی کے فائدہ کیلئے (اب تو یہ ناشکری اور کفر کرتے ہیں) پھر جس وقت کانوں کا بہرہ کر دینے والا شور برپا ہو گا جس روز ایسا آدمی (جس کا اوپر بیان ہوا) اپنے بھائی سے

وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ

اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنی اولاد سے بھاگے گا (یعنی کوئی کسی کی ہمدردی نہ کرے گا) ان میں ہر شخص کو اپنا ہی ایسا مشغلہ ہو گا جو اس کو اور طرف

شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾

متوجہ نہ ہونے دیگا (یہ تو کفار کا حال ہوا آگے مجموعہ مومنین اور کفار کی تفصیل ہے کہ) بہت سے چہرے اس روز (ایمان کی وجہ سے) روشن (اور مسرت سے) خنداں شاداں ہوں گے

وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ أُولَئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ

اور بہت سے چہروں پر اس روز (کفر کی وجہ سے) ظلمت ہو گی (اور اس ظلمت کے ساتھ) ان پر (غم کی) کدورت چھائی ہو گی یہی لوگ کافر

الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

فاجر ہیں

اللہ تعالیٰ نے جو اسے توحید وغیرہ کا حکم دیا تھا ہرگز اس نے اس کی بجا آوری نہیں کی سو اس کافر کو اپنے کھانے ہی میں ذرا غور کرنا چاہیئے کہ کیسے ایک حالت سے وہ دوسری حالت اختیار کرتا ہے پھر اس کے بعد اسے کھاتا ہے اب اس تحویل کو بیان کرتا ہے کہ ہم نے عجیب طور سے زمین پر پانی برسایا اور پھر نباتات کے ذریعہ سے پھاڑا پھر ہم نے اس زمین میں ہر قسم کے غلے اور انگور اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجور اور گنجان باغ اور میوے اور چارہ پیدا کیا غلے وغیرہ تمہارے فائدے کے لئے اور چارہ تمہارے مواشی کیلئے۔

پھر جس وقت قیامت قائم ہو گی اور اس کا شور برپا ہو گا جس کا ہر ایک چیز جواب دے گی اور جان لیں گے کہ یقیناً قیامت قائم ہو رہی ہے اب وہ کب قائم ہو گی تو جس دن مومن اپنے کافر بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنی اولاد سے بھاگے گا یا یہ کہ ہابیل قابیل سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آمنہ سے اور ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ سے اور لوط علیہ السلام اپنی بیوی سے اور نوح علیہ السلام اپنے بیٹے کنعان سے بھاگیں گے۔

قیامت کے دن ان میں ہر شخص کو اپنا ہی ایسا مشغلہ ہو گا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا سچے مومنین قیامت کے دن حق تعالیٰ کی خوشنودی کی وجہ سے روشن خنداں شاداں ہوں گے۔ اور کافروں اور منافقوں کی صورتوں پر قیامت کے دن ظلمت ہو گی اور ان پر کدورت اور پسماندگی چھائی ہو گی یہی لوگ کافر و فاجر ہیں۔

ایاتہا ۲۹ — (۸۱) سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ مَکِّیَّۃٌ (۷) — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ ۝۱ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ ۝۲ وَاِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ ۝۳

جب آفتاب بے نور ہو جاوے گا اور جب ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے اور جب پہاڑ چلائے جاویں گے

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝۴ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝۵ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۶

اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھٹی پھریں گی اور جب وحشی جانور (مارے گھبراہٹ کے) سب جمع ہو جاویں گے اور جب دریا بھڑکائے جاویں گے

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝۷ وَاِذَا الْمَوْءٗدَۃُ سُئِلَتْ ۝۸ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝۹

اور جب ایک ایک قسم کے لوگ اکٹھے کئے جاویں گے اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ پر قتل کی گئی تھی

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۰ وَاِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتْ ۝۱۱ وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۝۱۲

اور جب نامۂ اعمال کھولے جاوینگے (تاکہ سب اپنے عمل دیکھ لیں) اور جب آسمان کھل جاویگا (اور اسکے کھلنے سے آسمان کے اوپر کی چیزیں نظر آنے لگیں گی) اور جب دوزخ (اور زیادہ) دھکائی جاویگی

وَاِذَا الْجَنَّۃُ اُزْلِفَتْ ۝۱۳ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ۝۱۴ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝۱۵

اور جب جنت نزدیک کر دی جاویگی (تو اسوقت) ہر شخص ان اعمال کو جان لے گا جو لے کر آیا ہے (اور جب ایسا واقعہ ہائلہ ہونیوالا ہے) تو میں قسم کھاتا ہوں ان ستاروں کی جو سیدھے

الْجَوَارِ الْکُنَّسِ ۝۱۶ وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝۱۷ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝۱۸

چلتے چلتے پیچھے کو ہٹنے لگتے ہیں (اور پھر پیچھے ہی کو چلتے رہتے ہیں) اور اپنے مطلع میں جا چھپتے ہیں اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے۔ اور قسم ہے صبح کی جب وہ آنے لگے

(سورۂ تکویر) یہ سورت مکی ہے اس میں انتیس ۲۹ آیتیں اور ایک سو چار ۱۰۴ کلمات اور پانچ سو تینتیس ۵۳۳ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جب سورج عمامہ کی طرح لپٹ جائے گا یا یہ کہ بے نور ہو جائے گا اور جب ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر روئے زمین پر گر پڑیں گے۔

اور جب پہاڑ زمین پر سے ہٹا دیئے جائیں گے اور جب گابھن اونٹنیوں کے مالک اپنی مشغولیت کی بنا پر ان سے غافل ہو جائیں گے اور جب قصاص کے لئے تمام جانوروں کو جمع کیا جائے گا یا یہ کہ گھبراہٹ کی وجہ سے جمع ہو جائیں گے۔ اور جب کھاری دریا کا پانی شیریں میں ملا کر ایک کر دیا جائے گا یا یہ کہ آگ ہو جائیں گے اور جس وقت ایک ایک قسم کے لوگ اکٹھے کئے جائیں گے یعنی اپنے ساتھیوں سے مل جائیں گے کہ نیک نیک کے ساتھ اور بد بد کے ساتھ۔

اور جس وقت زندہ گاڑی ہوئی لڑکی اپنے باپ سے پوچھے گی کہ مجھے کس گناہ میں قتل کیا گیا یا یہ کہ گاڑنے والے سے پوچھا جائے گا کہ اس کو کس گناہ میں قتل کیا اور جس وقت نامۂ اعمال حساب و کتاب کیلئے کھول دیئے جائیں گے یا یہ کہ ہاتھوں میں دیدیئے جائیں گے اور جس وقت آسمان لپیٹ لیا جائے گا اور جب دوزخ کفار کیلئے دھکائی جائے گی اور جب جنت پرہیزگاروں کے نزدیک کر دی جائیگی تو اس وقت ہر ایک نیک و بد اپنی نیکی و برائی کو جان لے گا جو کہ لے کے آیا ہے میں قسم کھاتا ہوں ان ستاروں کی جو دن کو غائب ہو جاتے اور رات کو نکلتے ہیں۔ جو رات کو چلتے رہتے ہیں) اور پھر اپنے مطالع میں جا چھپتے ہیں یہ کیفیت پانچ ستاروں کو پیش آتی ہے یعنی زحل مشتری عطارد۔ مریخ۔ زہرہ۔ اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے اور صبح کی جب وہ آنے لگے اور روشن ہو جائے۔

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝١٩ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۝٢٠

(آگے جواب قسم ہے) کہ یہ قرآن (اللہ کا) کلام ہے ایک معزز فرشتہ (یعنی جبریلؑ) کا لایا ہوا جو قوت والا ہے (اور) مالک عرش کے نزدیک ذی رتبہ ہے (اور) وہاں (یعنی آسمانوں میں) اس کا

مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۝٢١ وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ۝٢٢ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ

کہنا مانا جاتا ہے (اور) امانتدار ہیں (کہ وحی کو صحیح صحیح پہنچا دیتے ہیں) اور تمہارا ساتھی (پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم) مجنون نہیں ہیں (انہوں نے اس فرشتہ کو (اصلی صورت میں آسمان کے صاف

الْمُبِينِ ۝٢٣ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝٢٤ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ

کنارہ پر دیکھا بھی ہے اور یہ پیغمبر مخفی (بتلائی ہوئی وحی کی) باتوں پر بخل کرنے والے بھی نہیں اور یہ قرآن کسی شیطان مردود کی کہی ہوئی بات

رَّجِيمٍ ۝٢٥ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ۝٢٦ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝٢٧ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ

نہیں سو جب یہ بات ثابت ہے، تو تم لوگ (اس بارے میں) کدھر کو چلے جا رہے ہو بس یہ تو (بالعموم) دنیا جہان والوں کیلئے ایک بڑا نصیحت نامہ ہے (اور بالخصوص) ایسے شخص کیلئے

أَن يَسْتَقِيمَ ۝٢٨ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝٢٩

جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے اور تم بدوں خدائے رب العالمین کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے

ع ۲۹ / ۲

ان تمام چیزوں کی قسم کھا کر حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ قرآن اللہ کا کلام ہے جس کو جبریل مکرم و معزز نبی پر لے کر آئے ہیں اور وہ فرشتہ قوت والا ہے اور مالک عرش کے نزدیک ذو رتبہ ہے اور آسمانوں میں فرشتے اس کا کہنا مانتے ہیں اور امانت دار ہیں کہ انبیاء کرام کے پاس وحی کو صحیح صحیح پہنچا دیتے ہیں۔

اور اے گروہ قریش رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجنون نہیں ہیں اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جبریل امین کو آسمان کے بلند کنارہ پر دیکھا بھی ہے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم وحی کے بارے میں متہم بھی نہیں ہیں یا یہ کہ بخیل بھی نہیں ہیں اور یہ قرآن کریم کسی شیطان مردود کی کہی ہوئی بات نہیں ہے۔

تو اے گروہ کفار عذاب خداوندی اور اس کے اوامر و نواہی سے کدھر کو چلے جا رہے ہو یا یہ کہ کہاں کی تکذیب کر رہے ہو یا یہ مطلب ہے کہ قرآن کریم سے کدھر کو اعراض کئے جا رہے ہو کہ اس پر ایمان نہیں لاتے یہ قرآن کریم تو جن و انس کے لئے منجانب اللہ ایک بڑا نصیحت نامہ ہے۔

اور بالخصوص اس کے لئے جو امر خداوندی پر سیدھا چلنا چاہے۔

اور تم بغیر رب العالمین کے چاہے ہوئے استقامت علی الدین اور توبہ نہیں چاہ سکتے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۃ تکویر) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے سلیمان بن موسیٰ سے نقل کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ۔ تو ابوجہل بولا یہ چیز تو ہمارے اختیار میں ہے اگر ہم چاہیں تو سیدھے چلیں اور اگر ہماری مرضی نہ ہو تو نہ چلیں اس پر حق تعالیٰ نے یہ جملہ نازل فرمایا۔ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ۔

اور ابن ابی حاتم نے بواسطہ بقیہ۔ عمرو بن محمد۔ زید بن اسلم۔ ابوہریرہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

ك۔ اور ابن منذر نے سلیمان عن القاسم بن مخیمرہ کے طریق سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

آیاتہا ۱۹ ——— سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ (۸۲) ——— رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ① وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ② وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ③

جب آسمان پھٹ جاوے گا اور جب ستارے (ٹوٹ کر) جھڑ پڑیں گے اور جب سب دریا (شور اور شیریں) بہ پڑیں گے

وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ④ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ ⑤ يٰۤاَيُّهَا

اور جب قبریں اکھاڑی جاویں گی (یعنی ان میں کے مردے نکل کھڑے ہوں گے اس وقت) ہر شخص اپنے اگلے اور پچھلے اعمال کو جان لے گا اے انسان تجھ کو کس

الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ⑥ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ⑦

چیز نے تیرے ایسے رب کریم کے ساتھ بھول میں ڈال رکھا ہے۔ جس نے تجھ کو (انسان) بنایا پھر تیرے اعضاء کو درست کیا پھر تجھ کو مناسب اعتدال

فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ⑧ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ⑨ وَ اِنَّ عَلَيْكُمْ

پر بنایا اور جس صورت میں چاہا تجھ کو ترکیب دے دیا (رب المعبود کا مقتضا یہ ہے کہ کبھی ہرگز مغرور نہیں ہونا چاہیے مگر تم باز نہیں آتے) بلکہ تم جزا و سزا کو جھٹلاتے ہو اور تم پر

لَحٰفِظِيْنَ ⑩ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ⑪ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ⑫ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ

یاد رکھنے والے معزز لکھنے والے مقرر ہیں جو تمہارے سب افعال کو جانتے ہیں۔ نیک لوگ بے شک آسائش

نَعِيْمٍ ⑬

میں ہوں گے

(سورۂ انفطار) یہ سورت مکی ہے اس میں دس آیتیں اور اسّی کلمات اور ایک سو سات حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جب پروردگار کے نزول سے بغیر کسی کیفیت کے آسمان پھٹ جائے گا اور جب ستارے زمین پر جھڑ پڑیں گے اور دریائے شور اور شیریں بہہ کر ایک دوسرے میں مل جائیں گے۔

اور جب قبروں میں سے مردے نکل کھڑے ہوں گے تو اس وقت ہر ایک شخص اپنے اگلے اور پچھلے اعمال جان لے گا خواہ نیکی ہو یا برائی۔

اے کافر مثلاً کلاؤ بن اسید تجھ کو کس چیز نے تیرے ایسے رب کریم کے ساتھ کفر کرنے پر آمادہ کر رکھا ہے جس نے تجھ کو نطفہ سے بنایا اور پھر تیری ماں کے پیٹ میں تیرے اعضاء کو درست کیا اور پھر معتدل القامت بنایا پھر جس صورت میں چاہا تجھ کو بنا دیا یعنی ددھیال کے یا ننیال کے مشابہ بنا دیا یا یہ اچھی بری صورت میں بنا دیا اور اگر وہ چاہتا تو بندر اور سور کی شکل میں بنا دیتا۔ مگر تم جزا و سزا کے دن ہی کو جھٹلاتے ہو اور ہم نے تمہارے اوپر تمہاری نگرانی اور تمہارے اعمال لکھنے کیلئے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں وہ عند اللہ معزز اور تمہارے تمام اقوال و افعال سے واقف ہیں۔

نیکو کار مثلاً حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور عمر فاروق رضؓ اور ان کے ساتھی جنت کی نعمتوں میں ہوں گے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

(سورۂ انفطار) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے آیت کریمہ یٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت ابی بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾

اور بدکار (یعنی کافر) لوگ بیشک دوزخ میں ہوں گے روز جزا کو اس میں داخل ہوں گے اور (پھر داخل ہو کر) اس سے باہر نہ ہو سکیں گے (بلکہ اس میں خلود ہوگا)

وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ

اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ روز جزا کیسا ہے (اور ہم) پھر (مکرر کہتے ہیں کہ) آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ روز جزا کیسا ہے وہ ایسا دن ہے

لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ﴿١٩﴾

جس میں کسی شخص کا کسی شخص کے نفع کیلئے کچھ بس نہ چلے گا اور تمام تر حکومت اس روز اللہ ہی کی ہوگی

آیاتہا ۳۶ — (۸۳) سُورَةُ الْمُطَفِّفِينَ مَكِّيَّةٌ (۸۶) — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ ﴿١﴾ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ﴿٢﴾ وَإِذَا

بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی کہ جب لوگوں سے (اپنا حق) ناپ کر لیں تو پورا لیں اور جب

كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ﴿٣﴾ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ﴿٤﴾

ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں (آگے مطففین کو تہدید ہے کہ) کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ ایک بڑے سخت دن میں زندہ کر کے اٹھائے جاویں گے

اور کافر مثلاً کلدہ وغیرہ دوزخ میں ہوں گے اور روز جزا کو اس میں داخل ہوں گے اور داخل ہونے کے بعد پھر اس سے نہیں نکل سکیں گے۔ اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ روز جزا کیسا ہے جس دن میں مومن کو کافر کی نجات کرانے اور اس کی سفارش کرنے کے لئے کوئی بس نہ چلے گا۔

اور بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی تمام تر حکومت اللہ ہی کی ہوگی کوئی اس کے فیصلہ کے سامنے جنبش نہیں کر سکتا۔

(سورۃ تطفیف) رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرما رہے تھے تب رستہ میں یہ سورت نازل ہوئی اور مدینہ منورہ میں پوری ہوئی۔

اس میں چھتیس ۳۶ آیتیں اور ایک سو اناسی ۱۷۹ کلمات اور سات سو تیس ۷۳۰ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے مدینہ والے ناپ تول میں کمی کیا کرتے تھے جب آپ مدینہ منورہ تشریف آوری لا رہے تھے تب رستہ میں یہ سورت نازل ہوئی کہ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کیلئے سخت عذاب ہے جب لوگوں سے کوئی چیز خریدتے ہیں یا اپنا حق تول کر لیتے ہیں تو خوب پورا وزن کر کے لیتے ہیں اور جب دوسروں کو دیتے ہیں تو ناپ تول میں کمی کر دیتے ہیں یا یہ کہ نماز زکوٰۃ روزہ دیگر عبادتوں میں کوتاہی کرنیوالوں) کیلئے سخت عذاب ہے کیا ان کمی کرنیوالوں کو اس چیز کا یقین نہیں کہ وہ قیامت کے دن زندہ کئے جائیں گے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۃ مطففین) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امام نسائی نے اور ابن ماجہ نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ والے ناپ تول میں کمی کیا کرتے تھے اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں چنانچہ اس کے بعد وہ پورا ناپ تول کر دینے لگے۔

لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥﴾ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦﴾ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ

(جس دن) تمام آدمی رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ ہرگز (ایسا) نہیں ہوگا (یعنی کافر) لوگوں کا نامۂ عمل

الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ﴿٧﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ﴿٨﴾ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ﴿٩﴾ وَيْلٌ

سجین میں رہے گا۔ اور (آگے تہویل کیلئے سوال ہے کہ) آپ کو کچھ معلوم ہے کہ سجین میں رکھا ہوا نامۂ عمل کیا چیز ہے وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے۔ اس روز (یعنی

يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿١١﴾ وَمَا يُكَذِّبُ

قیامت کے روز) جھٹلانیوالوں کی بڑی خرابی ہوگی۔ جو روز جزا کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس (روز جزا) کو تو وہی شخص جھٹلاتا ہے جو حد

بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿١٢﴾ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾

(عبودیت) سے گذرنے والا ہو (اور) مجرم ہو (اور) جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاویں تو یوں کہہ دیتا ہو کہ بے سند باتیں ہیں اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں

كَلَّا ۖ بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾ كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ

ہرگز ایسا نہیں۔ بلکہ (اصل وجہ ان کی تکذیب کی یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر ان کے اعمال (بد) کا زنگ بیٹھ گیا ہے ہرگز ایسا نہیں یہ لوگ اس روز (ایک تو) اپنے رب

يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا

(کا دیدار دیکھنے) سے روک دیئے جاویں گے پھر (صرف اسی پر اکتفا نہ ہوگا بلکہ) یہ دوزخ میں داخل ہوں گے۔ پھر (ان سے) کہا جاوے گا کہ یہی ہے جس کو تم جھٹلایا

الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿١٧﴾ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ﴿١٨﴾ وَ

کرتے تھے (یہ جو مومنین کے اجر و ثواب سے منکر ہیں) ہرگز ایسا نہیں نیک لوگوں کا نامۂ عمل علیین میں رہے گا اور

مَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ﴿١٩﴾ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ﴿٢٠﴾ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢١﴾

(آگے تفخیم کیلئے سوال ہے کہ) آپ کو کچھ معلوم ہے کہ علیین میں رکھا ہوا نامۂ عمل کیا چیز ہے وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے جسکو مقرب فرشتے (شوق سے) دیکھتے ہیں

جس دن تمام آدمی قبروں سے نکل کر رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے یہ سورت پڑھی تو انہوں نے اپنی اس حرکت سے توبہ کی اور پوری طرح ناپ تول کرنے لگے کافروں کے نامۂ اعمال سجین میں رہیں گے اور آپ کو معلوم بھی ہے کہ سجین میں رکھا ہوا نامۂ اعمال کیا چیز ہے وہ ساتویں زمین کے نیچے سبز پتھر پر انسانوں کے نامۂ اعمال کا دفتر ہے قیامت کے دن جھٹلانے والوں کو سخت عذاب ہوگا۔

جو کہ روز جزاء کو جھٹلاتے ہیں اور اس کو وہی جھٹلاتا ہے جو حق سے گذرنے والا دھوکہ باز فاجر ہو جیسا کہ ولید بن مغیرہ جب اس کے سامنے قرآن کے احکامات پڑھے جاتے ہیں تو وہ یوں کہہ دیتا ہے کہ یہ بے سند باتیں اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں۔ ہرگز ایسا نہیں بلکہ حق تعالیٰ نے روز جزاء کی تکذیب کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دی ہے یا یہ کہ گناہ پر گناہ کرنے سے قلب سیاہ ہوگیا اور وہی قلب کا زنگ آلود ہونا ہے۔ ان کے اعمال و اقوال کفریہ کی وجہ سے ہرگز ایسا نہیں یہ تکذیب کرنیوالے تو قیامت کے دن اپنے پروردگار کے دیدار سے روک دیئے جائیں گے پھر یہ دوزخ میں داخل ہونگے۔

پھر ان سے دوزخ کے خازن کہیں گے کہ یہی عذاب ہے جس کی تم دنیا میں تکذیب کیا کرتے تھے ہرگز ایسا نہیں سچے ایمانداروں کے نامۂ اعمال علیین میں رہیں گے۔ یعنی ساتویں آسمان پر عرش خداوندی کے نیچے سبز زمرد کی تختی پر ان کے اعمال مکتوب ہیں اور یہی علیین ہے اور جس کو مقرب فرشتے شوق سے دیکھتے ہیں۔

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ

(آگے ان کی جزائے آخرت کا بیان ہے کہ) نیک لوگ بڑی آسایش میں ہوں گے مسہریوں پر بیٹھے (بہشت کے عجائبات) دیکھتے ہوں گے اے مخاطب تو ان کے چہروں ہی سے آسائش

نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ﴿٢٥﴾ خِتَامُهُ مِسْكٌ

کی بشاشت پہچانے گا (اور) ان کو پینے کے لئے شراب خالص سربمہر جس پر مشک کی مہر ہو گی ملے گی

وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا

اور حرص کرنے والوں کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہیئے اور اس (شراب) کی آمیزش تسنیم (کے پانی) کی ہوگی یعنی ایک ایسا چشمہ جس سے مقرب

يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا

بندے پئیں گے (آگے مجموعہ فریقین کا مجموعہ حال دنیا و آخرت، مذکور ہے یعنی) جو لوگ مجرم تھے (یعنی کافر) وہ ایمان والوں سے (دنیا میں تحقیراً)

يَضْحَكُونَ ﴿٢٩﴾ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ﴿٣٠﴾ وَإِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ

ہنسا کرتے تھے اور یہ (ایمان والے) جب ان (کافروں) کے سامنے سے ہو کر گذرتے تھے تو آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے اور جب اپنے گھروں کو

انقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿٣٢﴾

جاتے تو وہاں بھی ان کا تذکرہ کرکے) دل لگیاں کرتے اور جب ان کو دیکھتے تو یوں کہا کرتے کہ یہ لوگ یقیناً غلطی میں ہیں (کیونکہ کفار اسلام کو غلطی سمجھتے تھے)

وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ﴿٣٣﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ

حالانکہ یہ (کافر) ان (مسلمانوں) پر نگرانی کرنے والے کرکے نہیں بھیجے گئے سو آج (قیامت کے دن) ایمان والے کافروں پر

يَضْحَكُونَ ﴿٣٤﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ﴿٣٥﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا

ہنستے ہوں گے مسہریوں پر (بیٹھے ان کا حال) دیکھ رہے ہوں گے واقعی کافروں کو ان کے کئے کا خوب

ع يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾

بدلہ ملے گا

نیک لوگ ہمیشہ کی بڑی آسایش میں ہوں گے مسہریوں پر بیٹھے ہوئے دوزخیوں کو دیکھتے ہوں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ جنتیوں کے چہرے ہی میں اسائش کی بشاشت پہچانیں گے۔

اور ان کو پینے کے لئے خالص شراب جس پر مشک کی مہر ہو گی ملے گی سو عمل کرنے والوں کو عمل اور کوشش کرنے والوں کو کوشش اور سبقت کرنے والوں کو ایسی چیز کے لئے سبقت اور خرچ کرنے والوں کو خرچ کرنا چاہیے اور اس شراب کی امیزش تسنیم کے پانی سے ہوگی تسنیم ایک ایسا چشمہ ہے جس سے مقرب لوگ پئیں گے۔

اور جو مشرک تھے یعنی ابوجہل وغیرہ وہ ایمان والوں یعنی حضرت علیؓ وغیرہ پر ہنسا کرتے تھے اور جب ایمانداروں کا حضور کے پاس آنے کیلئے ان پر سے گذر ہوتا تھا تو آپس میں آنکھوں سے اشارہ کرتے تھے اور جب یہ کفار اپنے گھروں کو جاتے تھے تو اپنے شرک پر خوشی اور مسلمان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ اور صحابہ کرام کو دیکھ کر یہ کافر کہا کرتے تھے کہ یہ لوگ گمراہ ہیں۔ حالانکہ یہ کافر مسلمانوں پر اور ان کے اعمال پر نگران نہیں بھیجے گئے سو آج قیامت کے دن ایمان والے کافروں پر ہنستے ہوں گے مسہریوں پر بیٹھے کفار کا حال دیکھ رہے ہوں گے۔ واقعی کفار کو آخرت میں ان کے اعمال دنیویہ کا خوب بدلہ ملا۔

آیاتہا ۲۵ (۸۴) سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاقِ مَکِّیَّۃٌ (۸۳) رُکُوْعُہَا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿١﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٢﴾ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿٣﴾

جب (قیامت کے وقت) آسمان پھٹ جائیگا (تاکہ اس میں سے غمام اور ملائکہ کا نزول ہو) اور اپنے رب کا حکم سن لے گا اور وہ آسمان اسی لائق ہے اور جب زمین کھینچ کر بڑھادی جاوے گی

وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٥﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ

اور وہ (زمین) اپنے اندر کی چیزوں کو (یعنی مردوں کو) باہر اگل دے گی اور خالی ہوجاوے گی اور اپنے رب کا حکم سن لے گی اور وہ اسی لائق ہے۔ اے انسان تو اپنے

اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿٦﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ

رب کے پاس پہنچنے تک (یعنی مرنے کے وقت تک) برکام میں کوشش کررہا ہے پھر (قیامت میں) اس (کام کی جزا) سے جاملیگا تو (اس روز) جس شخص کا نامۂ اعمال اسکے

بِيَمِيْنِهٖ ﴿٧﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿٨﴾ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿٩﴾

داہنے ہاتھ میں ملیگا سو اس سے آسان حساب لیا جاوے گا اور وہ (اس سے فارغ ہوکر) اپنے متعلقین کے پاس خوش خوش آئے گا

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿١١﴾ وَّيَصْلٰى

اور جس شخص کا نامۂ اعمال (اس کے بائیں ہاتھ میں) اسکی پیٹھ کے پیچھے سے ملیگا سو وہ موت کو پکارے گا اور جہنم میں

سَعِيْرًا ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿١٣﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿١٤﴾ بَلٰۤى

داخل ہوگا یہ شخص دنیا میں اپنے متعلقین میں خوش خوش رہا کرتا تھا یہانتک کہ فرط خوشی میں آخرت کی تکذیب کرتا تھا) اس نے خیال کر رکھا تھا کہ اس کو (خدا کی طرف) لوٹنا نہیں ہے (آگے رد ہے اس خیال

اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿١٥﴾

کا کہ لوٹنا) کیوں نہ ہوتا اس کا رب اس کو خوب دیکھتا تھا

(سورۂ انشقاق) یہ سورت مکی ہے اس میں تئیس ۲۳ آیتیں اور ایک سو نو کلمات اور سات سو تیس حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جب آسمان غمام و ملائکہ کے نزول کیلئے پھٹ جائے گا اور اپنے رب کا حکم سن لے گا اور وہ آسمان اسی لائق ہے۔

اور جب زمین کھینچ کر بڑھادی جائے گی یا یہ کہ اپنے اماکن سے علیحدہ کرکے برابر کردی جائے گی اور وہ مردوں اور خزانوں کو باہر اگل دے گی اور بالکل خالی ہوجائے گی اور اپنے رب کا حکم سن لے گی اور اس پر اس کا سننا ضروری ہے اے انسان یعنی ابو الاسود بن کلدہ کافر تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک اپنے کفر میں پوری کوشش کررہا ہے اور پھر قیامت میں اپنے عمل سے جاملے گا۔

سو جس شخص کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں ملے گا مثلاً ابو سلمہ سو اس کے حساب کی صرف پیشی ہوگی اور وہ آخرت میں اپنے متعلقین کے پاس خوش خوش آئے گا اور جس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں ملے گا مثلاً اسود بن عبد الاسد سو وہ موت کو پکارے گا اور جہنم میں داخل ہوگا۔

اس نے خیال کر رکھا تھا کہ آخرت میں خدا کی طرف لوٹنا نہیں کیوں نہ ہوتا اس کا رب اس کی پیدائش کے دن سے اسے خوب دیکھتا تھا کہ اس کو مرنے کے بعد ہمارے پاس آنا ہے۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿١٧﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾ لَتَرْكَبُنَّ

سو (اس بنا پر) میں قسم کھا کر کہتا ہوں شفق کی اور رات کی اور ان چیزوں کی جن کو رات سمیٹ کر جمع کر لیتی ہے اور چاند کی جب وہ پورا ہو جاوے کہ تم لوگوں کو ضرور ایک حالت

طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا

کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے سو باوجود ان مقتضیات خوف اور ایمان کے اجتماع کے ان لوگوں کو کیا ہوا کہ ایمان نہیں لاتے اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا

يَسْجُدُوْنَ ﴿٢١﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾

جب ان کے روبرو قرآن پڑھا جاتا ہے تو اس وقت بھی خدا کی طرف نہیں جھکتے بلکہ یہ کافر الٹی تکذیب کرتے ہیں اور اللہ کو سب خبر ہے جو کچھ یہ لوگ اعمال بد کا ذخیرہ جمع کر رہے ہیں

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٤﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ

سو ان اعمال کفریہ کے سبب آپ ان کو ایک دردناک عذاب کی خبر دے دیجئے لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے ان کے لئے آخرت میں ایسا اجر ہے

اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٢٥﴾

جو کبھی موقوف ہونے والا نہیں

آیاتہا ۲۲ (۸۵) سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ﴿٣﴾

قسم ہے برجوں والے آسمان کی (مراد بروج سے بڑے بڑے ستارے ہیں) اور قسم ہے وعدہ کئے ہوئے دن کی اور حاضر ہونے والے کی اور اس کی جس میں لوگ حاضر ہوتے ہیں

میں قسم کھا کر کہتا ہوں شفق کی اور رات اور ان چیزوں کی جن کو رات سمیٹ کر جمع کر لیتی ہے اور چاند کی جب تیرہویں چودہویں اور پندرہویں رات کا ہو جائے کہ تم لوگوں کو ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے۔

یعنی پیدا ہونے کے بعد موت اور پھر یا جنت میں داخل ہونا ہے یا دوزخ میں یا مطلب ہے کہ شب معراج میں ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر آپ کو چڑھنا ہے۔ سو ان کفار مکہ کو کیا ہوا کہ یہ ایمان نہیں لاتے یا یہ کہ عبد یالیل ثقفی کی اولاد کو مخاطب کیا جا رہا ہے اور یہ تین تھے مسعود۔ حبیب۔ ربیعہ۔ ان میں حبیب مشرف باسلام ہو گئے اور بعد میں ربیعہ ایمان لائے اور جس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے قرآن کریم پڑھتے ہیں تو یہ آج بھی خداوندی کیلئے نہیں جھکتے بلکہ یہ الٹی تکذیب کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے اعمال و اقوال اور ان کی پوشیدہ باتوں کا واقف ہے آپ ان کو دردناک عذاب کی خبر دے دیجئے کہ بدر میں اور آخرت میں ان پر واقع ہوگا۔ البتہ جو حضرات ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کئے تو ان کیلئے جنت میں ایسا ثواب ہے جو کبھی موقوف ہونے والا نہیں یا یہ کہ بڑھاپے اور موت کے بعد ان کی نیکیوں میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

(سورۂ بروج) یہ سورت مکی ہے اس میں بائیس ۲۲ آیتیں اور ایک سو نو ۱۰۹ کلمات اور چار سو اڑتیس ۴۳۸ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قسم ہے برجوں والے آسمان کی یا یہ کہ محلوں والے آسمان کی آسمان و زمین کے درمیان بارہ محل ہیں جن سے حق تعالیٰ ہی واقف ہے۔ اور قسم ہے قیامت کے دن کی اور جمعہ کے دن کی اور عرفہ کے دن کی یا یہ کہ یوم النحر کی اور کہا گیا ہے کہ شاہد سے انسان مراد ہیں اور مشہود قیامت کا دن ہے یا یہ کہ شاہد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور مشہود آپ کی امت ہے۔

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝۴ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝۵ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝۶

کہ خندق والے یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے ملعون ہوئے جس وقت وہ لوگ اس (آگ) کے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے

وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝۷ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ

اور وہ جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ (ظلم وستم) کر رہے تھے اس کو دیکھ رہے تھے اور ان کافروں نے ان مسلمانوں میں کوئی عیب نہیں پایا بجز اس کے

يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝۸ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

کہ وہ خدا پر ایمان لے آئے تھے جو زبردست (اور) سزاوار حمد ہے۔ ایسا کہ اسی کی ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی (اور آگے ظالموں کے لئے عام وعید ہے

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۹ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اور مظلوموں کے لئے عام وعدہ ہے) اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔ جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو تکلیف پہنچائی (اور) پھر توبہ نہیں کی تو انکے

ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝۱۰ اِنَّ الَّذِيْنَ

لئے جہنم کا عذاب ہے اور (جہنم میں بالخصوص) ان کے لئے جلنے کا عذاب ہے (آگے مومنین کے حق میں جن میں مظلومین بھی آگئے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ ذٰلِكَ

ارشاد ہے کہ) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے (بہشت کے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی

الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝۱۱ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝۱۲ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝۱۳

اور یہ بڑی کامیابی ہے آپ کے رب کی دار وگیر بڑی سخت ہے (پس کفار پر سزائے شدید کا واقع ہونا مستبعد نہیں اور نیز) وہی پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝۱۴ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝۱۵ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝۱۶

(قیامت میں بھی) پیدا کریگا۔ اور وہی بڑا بخشنے والا اور بڑی محبت کرنیوالا (اور) عرش کا مالک (اور) عظمت والا ہے وہ جو چاہے سب کچھ کر گزرتا ہے

ان تمام چیزوں کی قسم کھا کر حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کافر کیلئے آپ کے رب کا عذاب بڑا سخت ہے خندق والے یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے ملعون ہوئے یا یہ کہ اس سے مسلمان مراد ہیں جن کی آگ کی خندقوں میں ڈال کر بادشاہ نے جلوا دیا تھا جس وقت کفار جہاں حق تعالیٰ نے ان کو آگ میں جلوایا تھا بیٹھے ہوئے تھے۔

اور جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے اس کو دیکھ رہے اور ان کافروں نے مسلمانوں میں اور کوئی عیب نہیں پایا تھا بجز اس کے کہ وہ حق تعالیٰ پر ایمان لے آئے تھے۔ جن لوگوں نے سچے ایماندار مردوں اور سچی ایماندار عورتوں کو جلایا اور ان کو تکلیف پہنچائی اور پھر انہوں نے اپنے کفر و شرک سے توبہ نہیں کی تو آخرت میں ان کے لئے دوزخ کا عذاب ہے اور دوزخ میں ان کیلئے جلنے کا سخت عذاب ہے۔

یا یہ کہ دنیا میں جبکہ حق تعالیٰ نے ان سب کو آگ میں جلوا دیا اور یہ نجرانی یا موصل والے تھے ان لوگوں نے مسلمانوں کی ایک جماعت کو پکڑ کر ان کو تکلیف دی اور آگ میں جلوایا تاکہ ان کا دین اختیار کر لیں اور ان لوگوں کا بادشاہ یوسف یا ذانواس تھا۔ اب حق تعالیٰ ان مومنین کا تذکرہ فرماتا ہے جو اس قدر سخت عذاب کے بعد بھی ایمان پر قائم رہے کہ ان ایمانداروں کیلئے بہشت کے باغ ہیں جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی یہ بڑی کامیابی ہے۔

آپ کے رب کی دار وگیر کافر کیلئے بڑی سخت ہے وہی پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے اور مرنیکے بعد بھی پیدا کرے گا وہی بڑا بخشنے والا اور بڑی محبت کرنیوالا اور عرش کا مالک اور عظمت والا ہے اور جو چاہے سب کچھ کر گزرتا ہے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿١٧﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿١٨﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ

کیا آپ کو ان لشکروں کا قصہ پہنچا ہے یعنی فرعون اور ثمود کا بلکہ یہ کافر (خود قرآن کی) تکذیب میں (لگے) ہیں اور

تَكْذِيْبٍ ﴿١٩﴾ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿٢٠﴾ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿٢١﴾ فِيْ

(انجام کار اس کی سزا بھگتیں گے کیونکہ) اللہ ان کو ادھر ادھر سے گھیرے ہوئے ہے (قرآن ایسی چیز نہیں جو جھٹلانے کے قابل ہو) بلکہ وہ ایک باعظمت قرآن ہے جو

ع ٢٢ / ١٠ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿٢٢﴾

لوح محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے

اٰیاتہا ١٧ —— (٨٦) سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ (٣٦) —— رکوعہا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿٢﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿٣﴾

قسم ہے آسمان کی اور اس چیز کی جو رات کو نمودار ہونیوالی ہے اور آپکو کچھ معلوم ہے کہ وہ رات کو نمودار ہونیوالی چیز کیا ہے وہ روشن ستارہ ہے کوئی شخص ایسا نہیں

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿٤﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿٥﴾ خُلِقَ

جس پر (اعمال کا) کوئی یاد رکھنے والا (فرشتہ) مقرر نہ ہو (جب یہ بات ہے) تو انسان کو (قیامت کی فکر چاہیئے اور) دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے

مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴿٧﴾

وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پشت اور سینہ (یعنی تمام بدن) کے درمیان سے نکلتا ہے

کیا آپ کو ان لشکروں کا قصہ پہنچا ہے یعنی فرعون اور ثمود کا اور جو لوگ ان سے پہلے ہوئے اور جو ان کے بعد میں ہوئے کہ حق تعالیٰ نے تکذیب پر ان کی کیسی سخت دار و گیر کی بلکہ یہ کفار مکہ خود قرآن و حضور کی تکذیب میں لگے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے اور ان کے اعمال سے واقف ہے۔

اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جو تم کو قرآن کریم سناتے ہیں وہ ایک باعظمت قرآن ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

(سورۂ طارق) یہ سورت مکی ہے اس میں سولہ[١٦] آیتیں اور اکسٹھ کلمات اور دو سو انتالیس[٢٣٩] حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قسم ہے آسمان کی اور طارق کی اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ طارق کیا چیز ہے وہ روشن ستارہ ہے یعنی زحل ہے کہ رات کو نکلتا ہے اور دن کو غائب ہو جاتا ہے۔ کوئی شخص ایسا نہیں خواہ نیک ہو یا بد جس پر کوئی اس کے اعمال کا یاد رکھنے والا فرشتہ مقرر نہ ہو۔ انسان کو اپنے اندر غور کرنا چاہیئے کہ کس چیز سے اسے پیدا کیا گیا وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو مرد کی پشت اور عورت کے سینہ کے درمیان سے نکلتا ہے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۂ طارق) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت ابو الاشد کے بارے میں نازل ہوئی ہے وہ چمڑے پر کھڑا ہو کر کہا کرتا تھا اے گروہ قریش جو مجھ کو اس پر سے ہٹا دے اس کے لئے ایسا ہے اور بکا کرتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ دوزخ کے انیس[١٩] خازن ہیں تو میں اکیلا ہی ان میں سے دس کو کافی ہوں اور نو کو تم کفایت کر جاؤ

إِنَّهُ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ﴿٩﴾ فَمَا لَهُ مِن قُوَّةٍ وَ

(تو اس سے ثابت ہوا کہ) وہ اسکے دوبارہ پیدا کرنے پر (بے شک) قادر ہے (اور یہ دوبارہ پیدا کرنا اس روز ہوگا) جس روز سب (کی) قلعی کھل جاوے گی پھر اس انسان کو نہ تو خود (مدافعت کی) قوت ہوگی نہ اس کا

لَا نَاصِرٍ ﴿١٠﴾ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿١١﴾ وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿١٢﴾ إِنَّهُ

کوئی حمایتی ہوگا قسم ہے آسمان کی جس سے بارش ہوتی ہے۔ اور زمین کی جو (بیج نکلتے وقت) پھٹ جاتی ہے (آگے جواب قسم ہے) کہ

لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿١٣﴾ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَ

یہ قرآن (حق و باطل میں) ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔ کوئی لغو چیز نہیں ہے۔ (ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ) یہ لوگ (دفع حق کے لئے) طرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں اور میں بھی

أَكِيدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾ ع ١٧ ١١

(ان کی ناکامی اور عقوبت کیلئے) طرح طرح کی تدبیریں کر رہا ہوں تو آپ ان کافروں (کی مخالفت) کو یوں ہی رہنے دیجئے (اور زیادہ دن نہیں ہے بلکہ) ان کو تھوڑے دنوں رہنے دیجئے

آیاتہا ۱۹ ——— (۸۷) سُورَةُ الْأَعْلَىٰ مَكِّيَّةٌ (۸) ——— رکوعہا ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ﴿١﴾ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿٢﴾ وَالَّذِي قَدَّرَ

(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ اور جو مومن آپ کے ساتھ ہیں) اپنے پروردگار عالیشان کے نام کی تسبیح کیجئے جس نے ہر شئے کو بنایا پھر (اس کو) ٹھیک ٹھیک بنایا اور جس نے تجویز کیا

فَهَدَىٰ ﴿٣﴾ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ﴿٤﴾ فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ ﴿٥﴾

پھر راہ بتلائی اور جس نے (زمین سے) چارہ نکالا پھر اس کو سیاہ کوڑا کر دیا (اس قرآن کی نسبت) ہم وعدہ کرتے ہیں کہ

اور اللہ تعالیٰ اس پانی کو شرمگاہ میں دوبارہ واپس کرنے پر قادر ہے یا یہ مطلب ہے کہ وہ اس کے مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے جس روز سب کی مخفی باتیں ظاہر ہو جائیں گی پھر نہ اس انسان کو عذاب کی مدافعت کی خود قوت ہوگی اور نہ اس کا کوئی معین و مددگار ہوگا۔

قسم ہے آسمان کی جس سے بار بار بارش ہوتی ہے اور زمین کی جو نباتات کیلئے پھٹ جاتی ہے یا یہ کہ جو میخوں والی ہے یہ قرآن کریم ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے یا یہ کہ منجانب اللہ ایک حکم ہے۔

اور کوئی لغو چیز نہیں یہ مکہ والے لوگوں کو اسلام سے روکنے کی یا یہ کہ دارالندوہ میں آپ کو نقصان پہنچانے کی تدبیریں کر رہے ہیں اور میں بھی بدر کے دن ان کو تہ تیغ کرنے کی تدبیر کر رہا ہوں تو آپ ان کافروں کو بدر تک یوں ہی رہنے دیجئے۔

(سورۂ اعلیٰ) یہ سورت مکی ہے اس میں انیس [19] آیتیں اور دو سو [72] کلمات اور دو سو چوراسی [284] حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آپ اپنے پروردگار کے حکم سے نماز پڑھئے یا یہ کہ اس کی توحید بیان کیجئے یا یہ کہ سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھئے جس نے ہر جاندار کو بنایا اور پھر اس کے تمام اعضاء کو ٹھیک اور درست بنایا۔ اور جس نے ہر جاندار کیلئے اسکے مناسب تجویز کیا اور پھر اس کو باہم اختلاط کی رہنمائی کی یا یہ کہ اس کو اچھا یا برا لمبا یا چھوٹا بنایا یا یہ مطلب ہے کہ سعادت و شقاوت کو مخلوق کیلئے تجویز فرما کر پھر اس کو کفر و ایمان اور خیر و شر کی رہنمائی فرمائی۔ اور جس نے سبز چارہ زمین سے نکالا پھر ایک سال کے بعد اس کو سیاہ کوڑا کر دیا۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ﴿۷﴾

ہم (جتنا قرآن نازل کرتے جاویں) آپ کو پڑھا دیا کریں گے (یعنی یاد کرا دیا کریں گے) پھر آپ (اس میں سے کوئی جز) نہیں بھولیں گے مگر جس قدر (بھلانا) اللہ کو منظور ہو (کیونکہ) وہ ہر ظاہر اور

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿۸﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿۹﴾ سَيَذَّكَّرُ مَنْ

مخفی کو جانتا ہے۔ اور اسی طرح ہم آسان شریعت کیلئے آپ کو سہولت دینگے (یعنی سمجھنا بھی آسان ہوگا اور عمل بھی آسان ہوگا) تو آپ نصیحت کیا کیجئے اگر نصیحت کرنا مفید ہوتا ہو وہی شخص نصیحت مانتا ہے جو

يَّخْشٰى ﴿۱۰﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾ الَّذِىْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا

(خدا سے) ڈرتا ہے اور جو شخص بدنصیب ہے وہ اس سے گریز کرتا ہے جو (آخرکار) بڑی آگ میں (یعنی آتش دوزخ میں) داخل ہوگا پھر نہ اس میں مر ہی

يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۱۳﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ

جاوے گا اور نہ (آرام کی زندگی) جئے گا بامراد ہوا جو شخص (قرآن سن کر خیالات عقائد و اخلاق سے) پاک ہو گیا اور اپنے رب کا نام لیتا اور

فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ

نماز پڑھتا رہا (مگر اے منکرو تم آخرت کا سامان نہیں کرتے) بلکہ تم دنیوی زندگی کو مقدم رکھتے ہو حالانکہ آخرت (دنیا سے) بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے (اور یہ مضمون

هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾

صرف قرآن ہی کا دعویٰ نہیں بلکہ) یہ مضمون اگلے صحیفوں میں بھی ہے یعنی ابراہیم اور موسیٰ (علیہما السلام) کے صحیفوں میں (جن کا زیادہ تر مراد ہوا)

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جتنا قرآن کریم ہم آپکو بذریعہ جبریل پڑھا دیا کریں گے یا یہ کہ آپ کو سکھا دیا کریں گے تو مشیت خداوندی یہی ہے کہ آپ اس کو نہ بھولیں گے چنانچہ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے کسی حصہ کو نہیں بھولے اور وہ ظاہر اور ایسی مخفی بات کو جس کا ابھی تک تکلم بھی نہیں کیا ہے جانتا ہے۔

اور ہم کو تبلیغ رسالت کیلئے اور تمام طاعتوں کیلئے سہولت دے دیں گے اور قرآن کریم کے ذریعہ سے نصیحت کیا کیجئے اور سب کو یہ نصیحت مفید نہیں ہو سکتی بجز اس مؤمن کے جو اس نصیحت کو قبول کرتا ہو اور خدا سے ڈرتا ہو اور جو سخت بدنصیب ہے وہ نصائح قرآنی اور حق تعالیٰ سے دور بھاگتا ہے بالآخر دوزخ کی بڑی آگ میں داخل ہوگا۔ کہ اس سے بڑا عذاب اور کوئی نہیں اور پھر اس دوزخ میں نہ مر ہی جائے گا کہ چھٹکارا ہو جائے گا اور نہ آرام کی زندگی پائے گا۔

وہ شخص کامیاب ہوا جس نے قرآن سن کر نصیحت حاصل کی اور توحید خداوندی کا قائل ہوا اور اپنے پروردگار کے حکم سے پانچوں نمازیں با جماعت پڑھتا رہا یا یہ مطلب کہ وہ شخص کامیاب ہوا جس نے عیدگاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کیا اور آتے جاتے رستہ میں تکبیر و تہلیل کرتا رہا اور عید کی نماز امام کے ساتھ پڑھی۔

بلکہ یہ لوگ آخرت پر دنیوی زندگی اور اس کے صلہ کو مقدم رکھتے ہیں حالانکہ ثواب آخرت دنیوی ثواب سے بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے یہ مضمون جو قد افلح سے بیان کیا ہے یہ پہلے لوگوں کی کتابوں میں بھی ہے یعنی حضرت ابراہیم کے صحیفوں میں اور موسیٰ علیہ السلام کی توریت میں۔

لباب النقول فی اسباب النزول

(سورہ اعلیٰ) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امام طبرانی نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل امین جس وقت وحی لے کر آتے تو جبریل امین وحی سے فارغ نہ ہونے پاتے تا آنکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم شروع سے اس کو بھولنے کے ڈر کی وجہ سے پڑھنا شروع کر دیتے تھے اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى الخ روایت کی سندیں جو بیان کی ہیں بہت ضعیف ہیں

آیاتہا ۲۶ —— (۸۸) سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ (۶۸) —— رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿١﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾ عَامِلَةٌ

آپ کو اس محیط عام واقعہ کی کچھ خبر پہنچی ہے (مراد اس واقعہ سے قیامت ہے) بہت سے چہرے اس روز ذلیل (اور) مصیبت جھیلتے (اور

نَّاصِبَةٌ ﴿٣﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿٥﴾ لَيْسَ لَهُمْ

مصیبت جھیلنے سے) خستہ ہوں گے (اور) آتش سوزاں میں داخل ہوں گے (اور) کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلائے جاویں گے (اور) ان کو بجز ایک خاردار

طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿٦﴾ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ﴿٧﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ

جھاڑ کے اور کوئی کھانا نصیب نہ ہوگا جو نہ (تو کھانے والوں کو) فربہ کرے گا اور نہ (ان کی) بھوک کو دفع کرے گا بہت سے چہرے اس روز

نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ﴿١١﴾

بارونق (اور) اپنے (نیک) کاموں کی بدولت خوش ہوں گے (اور) بہشت بریں میں ہوں گے جس میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے

فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿١٣﴾ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿١٤﴾ وَّنَمَارِقُ

اس (بہشت) میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے (اور) اس (بہشت) میں اونچے اونچے تخت (بچھے) ہیں اور رکھے ہوئے آبخورے (موجود) ہیں اور برابر برابر

مَصْفُوْفَةٌ ﴿١٥﴾ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿١٦﴾

لگے ہوئے گدے (تکیے) ہیں اور سب طرف قالین (ہی قالین) پھیلے پڑے ہیں

(سورۃ الغاشیہ) یہ سورت مکی ہے اس میں چھبیس [۲۶] آیتیں اور بانوے کلمات اور تین سو اکیاسی [۳۸۱] حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کو قیامت قائم ہونے کی کچھ خبر پہنچی یا یہ کہ دوزخ کی جو کہ دوزخیوں کو گھیر لے گی۔

قیامت کے دن منافقوں اور کافروں کی صورتیں عذاب سے ذلیل اور عذاب میں جانے والی خستہ اور درماندہ ہونگی یا یہ کہ دنیا میں مصیبت زدہ اور آخرت میں خستہ اور درماندہ ہوں گے اور یہ جماعت راہبوں اور گرجا والوں کی ہے یا یہ کہ خارجی ہیں اور پھر آتش سوزاں میں داخل ہوں گے اور دوزخ میں کھولتے ہوئے چشمہ سے پانی پلائے جائیں گے اور ان کو بجز ایک خاردار درخت کے اور کوئی کھانا نصیب نہیں ہوگا ضریع یہ مکہ کے رستہ میں ایک خاردار جھاڑ ہے جب یہ ہرا اور تازہ ہوتا ہے تو اسے اونٹ کھاتے ہیں اور خشک ہو جانے کے بعد بلی کے ناخنوں کی طرح ہو جاتا ہے غرض وہ درخت نہ فربہ کرے گا اور نہ بھوک ہی کو دور کریگا۔

اور سچے مؤمنین کے چہرے قیامت میں بارونق اور اپنے نیک کاموں کی بدولت خوش اور بہشت بریں میں ہوں گے جنت میں کوئی لغو بات نہیں سنیں گے۔

اور ان کے لئے خیر و برکت اور رحمت کے چشمے ہوں گے اور جنت میں فضا میں تخت بچھے ہوں گے یا یہ کہ اونچے اونچے اور ان کے مقامات میں کھلے ہوئے آبخورے ہیں۔

اور برابر لگے ہوئے گدے تکئے ہیں اور جنتیوں کے لئے سب طرف قالین پھیلے پڑے ہیں جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں سے یہ چیزیں بیان کیں تو مکہ والے بولے کہ اپنی رسالت پر کوئی دلیل پیش کرو اس پر حق تعالی

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَ

تو یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ یہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح عجیب طور پر پیدا کیا گیا ہے اور آسمان کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح بلند کیا گیا ہے اور

إِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ إِنَّمَا

پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح کھڑے کیے گئے ہیں اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح بچھائی گئی ہے تو آپ (بھی) ان کی فکر میں نہ پڑیے بلکہ صرف نصیحت کر دیا کیجیے کیونکہ آپ تو

أَنتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ

صرف نصیحت کرنے والے ہیں اور ان پر مسلط نہیں ہیں (جو زیادہ فکر میں پڑیں)۔ ہاں مگر جو روگردانی اور کفر کرے گا تو اللہ اس کو (آخرت میں) بڑی سزا

الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ﴿٢٦﴾

دے گا کیونکہ ہمارے ہی پاس ان کا آنا ہو گا پھر ہمارا ہی کام ان سے حساب لینا ہے (آپ زیادہ غم میں نہ پڑیے)

آیاتہا ۳۰ ——— (۸۹) سُوْرَۃُ الْفَجْرِ مَکِّیَّۃٌ (۱۰) ——— رکوعہا ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ﴿٤﴾

قسم ہے فجر (کے وقت) کی اور (ذی الحجہ کی) دس راتوں کی اور جفت کی اور طاق کی اور (قسم ہے) رات کی جب وہ چلنے لگے (یعنی گذرنے لگے)

نے فرمایا کہ مکہ والو اونٹ کی ہیبت اور اس کی شدت قوت کو نہیں دیکھتے اور آسمان کو نہیں دیکھتے کہ تمام مخلوق پر کس طرح بلند کیا گیا اور پہاڑوں کا مشاہدہ نہیں کرتے کہ کس طرح انہیں زمین پر قائم کیا گیا کہ کوئی چیز بھی انہیں حرکت نہیں دے سکتی اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ کیسے پانی پر بچھائی گئی یہ سب نشانیاں ہیں۔

تو آپ بھی بذریعہ قرآن کریم ان کو نصیحت کر دیا کیجیے آپ ان پر مسلط نہیں ہیں کہ ان کو ایمان لانے پر مجبور کریں اس کے بعد حق تعالیٰ نے قتال کا حکم دیا البتہ جو ایمان لانے سے روگردانی کرے گا تو حق تعالیٰ آخرت میں اسے دوزخ کا عذاب دے گا آخرت میں ہمارے ہی پاس ان کا آنا ہو گا اور دنیا میں ان کی پختگی دنیا اور آخرت میں ثواب وعقاب دینا ہمارا ہی کام ہے۔

(سورۃ الفجر) یہ سورت مکی ہے اس میں انتیس [29] آیتیں اور ایک سو انتالیس [139] کلمات اور پانچ سو ستانوے [597] حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قسم ہے فجر کی یا دن کی روشنی کی یا پورے دن کی اور ذی الحجہ کی پہلی دس تاریخوں کی اور یوم عرفہ اور یوم النحر کی اور یوم النحر کے بعد والے تین دن کی یا یہ کہ قسم ہے شفع نمازوں کی جیسا کہ صبح ظہر عصر عشا اور وتر کی یعنی مغرب اور وتر نماز کی یا شفع سے مراد مرد وعورت، کافر و مؤمن مخلص ومنافق اور صالح اور بدکار مراد ہے۔ اور وتر سے حق تعالیٰ کی ذات مراد ہے۔

اور مزدلفہ کی رات کی جب وہ چلنے لگے کہا گیا ہے کہ اس رات میں آدمی آتے جاتے رہتے ہیں ان تمام چیزوں کی قسمیں کھا کر

——— (لباب النقول فی اسباب النزول) ———

(سورہ الغاشیہ) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

لـ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی نعمتوں کو بیان کیا تو گمراہوں کی جماعت اس سے متعجب ہوئی تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ۔

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿٥﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾

کیوں اس (قسم مذکور) میں عقلمندوں کے واسطے کافی قسم بھی ہے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے پروردگار نے قوم عاد یعنی قوم ارم کے ساتھ کیا معاملہ کیا

اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ

جن کے قد و قامت ستونوں جیسے (دراز) تھے (اور جن کے برابر زور و قوت میں دنیا بھر کے) شہروں میں نہیں پیدا کیا گیا اور (آپ کو معلوم ہے کہ) قوم ثمود کے ساتھ

جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾

(ساتھ کیا معاملہ کیا گیا) جو وادی القریٰ میں (پہاڑ کے) پتھروں کو تراش کرتے تھے اور مکانات بنایا کرتے تھے اور میخوں والے فرعون کے ساتھ جنہوں نے شہروں میں سر اٹھا رکھا تھا

فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿١٣﴾ اِنَّ رَبَّكَ

اور ان میں بہت فساد مچا رکھا تھا سو آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا بیشک آپ کا رب

لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ

نافرمانوں کی گھات میں ہے سو آدمی کو جب اس کا پروردگار آزماتا ہے یعنی اس کو (ظاہراً) اکرام انعام دیتا ہے تو وہ (بطور فخر)

فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ

کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر بڑھا دی اور جب اس کو (دوسری طرح) آزماتا ہے یعنی اس کی روزی اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ (شکایتاً) کہتا ہے کہ میرے

رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ﴿١٦﴾

رب نے میری قدر گھٹا دی

فرماتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا رب رستہ کی اور رستہ پر چلنے والوں کی بڑی گھات میں ہے کیا ان مذکورہ باتوں میں عقلمند کے واسطے کافی قسم بھی ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو بذریعہ قرآن معلوم بھی ہے کہ آپ کے رب نے قوم عاد یعنی ارم بن ارم کے ساتھ کیا معاملہ کیا کہ ان کو تکذیب پر ہلاک کر دیا۔

جن کے قد و قامت ستون جیسے دراز تھے جن کے برابر زور و قوت میں کوئی نہیں پیدا کیا گیا یا یہ کہ ارم اس شہر کا نام ہے جو انہوں نے بہت مضبوط بنایا تھا جس میں سونے اور چاندی کے ستون تھے اس کی خوبصورتی میں کوئی شہر اس کے مقابل نہیں تھا۔

اور قوم ثمود کو کس طرح ہلاک کیا جو وادی قریٰ میں پہاڑ کے پتھروں کو تراشا کرتے تھے اور میخوں والے فرعون کے ساتھ کیا برتاؤ کیا اور میخوں والا اس واسطے نام پڑا کہ وہ جس کو عذاب دیتا تھا تو چار میخوں سے باندھ کر سزا دیتا تا آنکہ وہ مر جائے چنانچہ اپنی بیوی حضرت آسیہ کو اسی طرح اس نے سزا دی تھی جنہوں نے سرزمین مصر میں کفر اور نافرمانیاں برپا کر رکھی تھیں اور اس میں قتل اور بتوں کی پرستش سے بہت فساد مچا رکھا تھا۔

سو آپ کے رب نے ان پر سخت عذاب نازل کیا حق تعالیٰ ان کی گذرگاہ اور تمام مخلوق کی گذرگاہ پر بڑی گھات میں ہے یا کہ فرشتے رستوں پر بندوں کو سات مقامات پر روکتے ہیں اور سات خصلتوں کے بارے میں باز پرس کرتے ہیں۔ لیکن کافر یعنی ابی بن خلف یا امیہ بن خلف جب اللہ تعالیٰ اس کو مال و دولت بکثرت دے کر اور عیش و عشرت عطا کر کے آزماتا ہے تو وہ بولتا ہے کہ اس سے میرے رب نے میری قدر بڑھا دی اور جب تنگی اور فاقہ کے ذریعہ اس کو آزماتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اس سے میرے رب نے میری قدر گھٹا دی۔

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ (۱۷) وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ (۱۸)

ہرگز ایسا نہیں بلکہ تم (میں اور اعمال بھی موجب عذاب ہیں چنانچہ تم) لوگ یتیم کی (کچھ قدر) اور خاطر نہیں کرتے ہو۔ اور دوسروں کو بھی مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا (۱۹) وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا (۲۰) كَلَّآ اِذَا

اور (تم) میراث کا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو (یعنی دوسروں کا حق بھی کھا جاتے ہو) اور مال سے تم لوگ بہت ہی محبت رکھتے ہو (آگے ان افعال کو موجب العذاب نہ سمجھنے پر سرزنش ہے کہ) ہرگز ایسا

دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا (۲۱) وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (۲۲) وَجِایْٓءَ

نہیں (جیسا تم سمجھتے ہو) جس وقت زمین کو توڑ توڑ کر (اور) ریزہ ریزہ کر دیا جائیگا اور آپ کا پروردگار اور جوق جوق فرشتے (میدان حشر میں) آویں گے اور اس روز

يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى (۲۳) يَقُوْلُ

جہنم کو لایا جاوے گا اس روز انسان کو سمجھ آوے گی اور اب سمجھ آنے کا موقع کہاں رہا کہے گا

يٰلَيْتَنِىْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِىْ (۲۴) فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ (۲۵) وَّلَا

کاش میں اس زندگی (اخروی) کیلئے کوئی عمل (نیک) آگے بھیج لیتا پس اس روز نہ تو خدا کے عذاب کے برابر کوئی عذاب دینے والا نکلے گا اور نہ

يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ (۲۶) يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (۲۷) ارْجِعِىْٓ اِلٰى رَبِّكِ

اس کے جکڑنے کے برابر کوئی جکڑنیوالا نکلے گا (اور جو اللہ کے فرمانبردار تھے ان کو ارشاد ہو گا کہ) اے اطمینان والی روح تو اپنے پروردگار (کے جوار رحمت) کیطرف چل

ہرگز ایسا نہیں نہ میں مال و دولت سے قدر بڑھاتا ہوں اور نہ ان چیزوں کی کمی سے گھٹاتا ہوں میں تو معرفت و توفیق سے قدر بڑھاتا ہوں اور انکار و ذلت سے گھٹاتا ہوں بلکہ تمہاری زیر پرورش جو یتیم ہیں تو ان کو کچھ قدر اور خاطر نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی مسکین کو کھانا کھلانے کیلئے آمادہ نہیں کرتے تم میراث کا سارا مال کھا جاتے ہو اور مال سے بہت ہی محبت رکھتے ہو۔

ہرگز ایسا نہیں بلکہ جب زمین میں یکے بعد دیگرے زلزلے آئیں گے اور آپ کا پروردگار بلا کیف کے اور صف بہ صف فرشتے آئیں گے جیسا کہ دنیا میں نمازیوں کی صف ہوتی ہے اس روز جہنم کو محشر کی طرف ستر ہزار لگاموں سے گھسیٹ کر لایا جائے گا اور ہر ایک لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوئے ہوں گے اور اس روز کافر کو یعنی ابی بن خلف یا امیہ بن خلف کو سمجھ آوے گی اور اب سمجھ اور نصیحت آنے کا موقع کہاں رہا۔

اور تمنا کرے گا کہ کاش میں اس حیات باقیہ کیلئے حیات فانیہ میں کچھ کر لیتا اور اس زندگی کیلئے کچھ نیک اعمال بھیج دیتا سو قیامت کے دن نہ تو خدا کے عذاب کے برابر کوئی عذاب دینے والا نکلے گا اور نہ جکڑنے کے برابر کوئی جکڑنیوالا ہو گا یا یہ مطلب ہے کہ جیسا کہ حق تعالیٰ کو مخلوق کو عذاب دینے پر غلبہ اور قدرت حاصل ہے کسی کو نہیں ہو سکتی۔

اے عذاب سے اطمینان والی توحید خداوندی کی تصدیق کرنیوالی نعم خداوندی پر شکر کرنیوالی مصیبتوں پر صبر کرنیوالی قضاء الٰہی پر راضی ہونیوالی عطاء خداوندی پر قناعت کرنیوالی روح تو ان نعمتوں کی طرف چل جو حق تعالیٰ نے جنت میں تیرے لئے تیار کر رکھی ہیں یا

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورہ الفجر) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ابن ابی حاتم نے بریدہ سے فرمان خداوندی يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت حضرت حمزہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

اور جویبر عن الضحاک کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بئر رومہ کو کون خریدتا ہے کہ حق تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے تاکہ اس سے شیریں پانی لیا جاسکے

رَّاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿۳۰﴾ ع

اس طرح سے کہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش پھر ادھر چل کر تو میرے (خاص) بندوں میں شامل ہو جا (یہ بھی نعمت روحانی ہے) اور میری جنت میں داخل ہو جا

آیاتہا ۲۰ ——— (۹۰) سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ (۳۵) ——— رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ﴿۳﴾

میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی اور بطور جملہ معترضہ کے تسلی کیلئے پیشین گوئی فرماتے ہیں کہ آپ کو اس شہر میں لڑائی حلال ہونیوالی ہے اور قسم ہے باپ کی اور اولاد کی

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ﴿۴﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ﴿۵﴾

کہ ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا ہے کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہ چلے گا

يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۷﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ

اور کہتا ہے کہ میں نے اتنا وافر مال خرچ کر ڈالا کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا کیا ہم نے اس کو

عَيْنَيْنِ ﴿۸﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ﴿۹﴾ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴿۱۰﴾ ع

دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے اور (پھر) ہم نے اس کو دونوں رستے (خیر و شر کے) بتلا دیئے

اپنے جسم کی طرف جا اس طرح سے کہ تو ثواب خداوندی سے خوش اور حق تعالیٰ تیری توحید سے خوش ہو اور پھر ادھر چل کر تو میرے خاص بندوں اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

(سورہ البلد) یہ سورت مکی ہے اس میں بیس آیتیں اور بیاسی کلمات اور تین سو بتیس حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں قسم کھاتا ہوں اس شہر مکہ کی آپ کے لئے اس شہر میں لڑائی حلال ہونے والی ہے جو کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں تھی اور نہ آپ کے بعد ہو گی یا یہ کہ آپ اس شہر میں نزول فرمانے والے ہیں یا یہ مطلب ہے کہ آپ اس شہر میں جو کریں وہ آپ کے لئے حلال ہے۔

اور قسم ہے حضرت آدم کی اور ان کی اولاد کی یا یہ کہ باپ کی خواہ کوئی ہو ان تمام چیزوں کی قسم کھا کر حق تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے انسان مثلاً کلدہ کو معتدل القامت پیدا کیا ہے یا یہ کہ دنیا و آخرت کی بڑی مشقت میں یا یہ کہ قوت و سختی میں پیدا کیا ہے کیا کافر اپنی قوت پر یہ سمجھتا ہے کہ اس کو سزا دینے اور اس کی گرفت پر حق تعالیٰ کا بس نہیں چلے گا کلدہ و ولید مغیرہ کہتا ہے کہ میں نے تو حضور کی دشمنی میں ...... اس قدر مال خرچ کر دیا ہے مگر پھر بھی مجھے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ کیا وہ کافر یہ سمجھ رہا ہے کہ حق تعالیٰ نے اس کی ان بری حرکتوں کو دیکھا نہیں کہ اس نے خرچ کیا ہے یا نہیں۔

کیا ہم نے اس کو دیکھنے کیلئے آنکھیں اور بولنے کیلئے زبان نہیں دی اور پھر ہم نے اس کو خیر و شر کے دونوں رستے یا یہ کہ دونوں پستان بتلا دیئے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

چنانچہ حضرت عثمان غنیؓ نے اس کو خرید لیا آپ نے ان سے فرمایا کیا اچھا ہو کہ تم اس کے پانی کو لوگوں کیلئے وقف کر دو انہوں نے فرمایا بہت اچھا اس پر حق تعالیٰ نے حضرت عثمان کی فضیلت میں یہ آیت نازل فرمائی یعنی اے اطمینان والی روح الخ

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ أَوْ إِطْعَامٌ

سو وہ شخص (دین کی) گھاٹی میں سے ہو کر نہ نکلا اور آپ کو معلوم ہے کہ گھاٹی (سے) کیا (مراد) ہے وہ کسی (کی) گردن کا غلامی سے چھڑا دینا ہے یا کھانا

فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ

کھلانا فاقہ کے دن میں کسی رشتہ دار یتیم کو۔ یا کسی خاک نشین محتاج کو یعنی اس احکام الٰہیہ کو بجالانا چاہیئے تھا پھر سب سے بڑھ کر

كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾ أُولَٰئِكَ

یہ کہ ان لوگوں میں سے نہ ہوا جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو (ایمان کی) پابندی کی فہمائش کی اور ایک دوسرے کو ترحم (علی الخلق) کی فہمائش کی (لیکن ظالم ہی) یہی لوگ

أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿۱۹﴾

داہنے والے ہیں اور جو لوگ ہماری آیتوں کے منکر ہیں وہ لوگ بائیں والے ہیں

عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

ان پر آگ محیط ہوگی جس کو بند کر دیا جاوے گا

آیاتہا ۱۵ ——— (۹۱) سُورَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ (۲۶) ——— رکوعہا ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ﴿۱﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ﴿۲﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا ﴿۳﴾ وَاللَّيْلِ

قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی اور چاند کی جب سورج (کے غروب) سے پیچھے آوے اور قسم ہے دن کی جب وہ اس (سورج) کو خوب روشن کردے۔ اور قسم

إِذَا يَغْشَاهَا ﴿۴﴾ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ﴿۵﴾ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا ﴿۶﴾

ہے رات کی جب وہ اس (سورج) کو چھپالے اور قسم ہے آسمان کی اور اس (ذات) کی جس نے اس کو بنایا۔ اور زمین کی اور اس (ذات) کی جس نے اسکو بچھایا

کیا اس قوت کے مدعی نے پل صراط کی گھاٹی کو عبور کیا ہے اور یہ گھاٹی جنت و دوزخ کے درمیان ہے اور اس گھاٹی کو کوئی عبور نہیں کر سکتا مگر وہ شخص جو کہ گردن کو غلامی سے چھڑا دے یا فاقہ کے دن میں کسی رشتہ دار یتیم کو کھانا کھلا دے یا کسی خاک نشین محتاج کو جس کے پاس کچھ نہ ہو کھانا کھلا دے۔

اور پھر بھی ان لوگوں میں سے نہیں جو کہ ایمان لائے اور ایک دوسرے کو اداء فرائض کی ترغیب کی اور ایک نے دوسرے کو فقراء و مساکین پر ترحم کی فہمائش کی ان ہی خوبیوں کے مالک جنتی ہیں جن کو ان کا نامۂ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا

اور جنہوں نے حضور اور قرآن کی تکذیب کی مثلاً کلدہ وغیرہ وہ لوگ دوزخی ہیں ان کو بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائیگا اور ان پر آگ محیط ہوگی جس کو بند کر دیا جائے گا۔

(سورۃ الشمس) یہ سورت مکی ہے اس میں پندرہ آیتیں چوّن [۵۴] کلمات اور دو سو سینتالیس [۲۴۷] حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قسم ہے سورج کی روشنی اور پہلی رات کے چاند کی جب سورج کے غروب ہونے کے بعد آئے اور قسم ہے دن کی جب وہ رات کی تاریکی کو روشن کردے اور رات کی جب وہ دن کی روشنی کو چھپالے۔ اور قسم ہے آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اس کو پیدا کیا اور قسم ہے زمین کی اور اس ذات کی جس نے اس کو پانی پر بچھایا۔

ع ۱۵

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ﴿۷﴾ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ﴿۸﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ

اور قسم ہے انسان کی جان کی اور اس ذات کی جس نے اسکو درست بنایا پھر اس کی بدکرداری اور پرہیزگاری (دونوں باتوں) کا اسکو القا کیا یقیناً وہ مراد کو پہنچا جس نے اس (جان) کو پاک

زَكّٰىهَا ﴿۹﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ﴿۱۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ﴿۱۱﴾ اِذِ انْبَعَثَ

کرلیا۔ اور نامراد ہوا جس نے اس کو (فجور میں) دبا دیا۔ قوم ثمود نے اپنی شرارت کے سبب (صالح علیہ السلام کی) تکذیب کی اور یہ اس زمانہ کا قصہ ہے جبکہ ان

اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ

قوم میں جو سب سے زیادہ بدبخت تھا وہ (اونٹنی کے قتل کرنے کیلئے) اٹھ کھڑا ہوا تو ان لوگوں سے اللہ کے پیغمبر (صالح) نے فرمایا کہ اللہ کی (اس) اونٹنی سے اور اس کے پانی پینے سے خبردار رہنا سو

فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا يَخَافُ

پھر اس اونٹنی کو مار ڈالا تو ان کے پروردگار نے ان کے گناہ کے سبب ان پر ہلاکت نازل فرمائی پھر اس ہلاکت کو (تمام قوم کیلئے) عام فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو اس ہلاکت کے اخیر میں کسی خرابی (کے

عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾ ع ۱۶

نکلنے) کا (کسی سے) اندیشہ نہیں ہوا۔

اٰیاتھا ۲۱ —— (۹۲) سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ (۹) —— رکوعھا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰۤى ﴿۳﴾

قسم ہے رات کی جبکہ وہ (آفتاب کو اور دن کو) چھپالے اور (قسم ہے) دن کی جبکہ وہ روشن ہو جاوے اور (قسم ہے) اس (ذات) کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا

اور قسم ہے جان کی اور اس ذات کی جس نے اس کے تمام اعضاء کو درست بنایا اور پھر اس کو ان باتوں کا القاء کیا ہے جو کرنے کی ہیں اور ان باتوں کا جن سے بچنا چاہیئے وہ کامیاب ہوا جس کو حق نے ہدایت و توفیق اور معرفت عطا فرمائی اور وہ نامراد ہوا جس کو حق تعالیٰ نے توفیق ہدایت نہیں دی۔

قوم ثمود نے اپنی شرارتوں کی بنا پر حضرت صالح کی تکذیب کی جبکہ اس قوم کے سب سے بڑے بدبخت یعنی قدار بن سالف اور مصدع بن مصرتے .... اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں کونچیں کاٹنے سے پہلے فرمایا کہ اللہ کی اس اونٹنی کو اسی طرح رہنے دو اور اس کے پانی پینے میں خلل اندازی مت کرو چنانچہ انہوں نے حضرت صالح کو جھٹلایا اور پھر اس اونٹنی کو مار ڈالا۔

سو حق تعالیٰ نے اونٹنی کو قتل کرنے اور حضرت صالح کی تکذیب کرنیکی وجہ سے ان سب کو ہلاک کر ڈالا اور پھر عذاب کو چھوٹے بڑے سب کیلئے عام کر دیا اور اللہ کو اس ہلاک کرنے میں کسی سے اندیشہ نہیں ہوا یا یہ کہ ان لوگوں نے اونٹنی کو قتل کر ڈالا اور ان کو اس کے انجام کا ڈر نہیں ہوا۔

(سورۃ اللیل) یہ سورت مکی ہے اس میں اکیس ۲۱ آیتیں اور اکہتر ۷۱ کلمات، اور تین سو بیس حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قسم ہے رات کی جب وہ دن کی روشنی کو چھپالے اور قسم ہے دن کی جب وہ رات کی تاریکی کو روشن کر دے اور اس ذات کی جس نے نر و مادہ کو پیدا کیا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ابی بن حاتم وغیرہ نے حکم بن ابان عن عکرمہ کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص کا

إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ④ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ⑤ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ⑥

بے شک تمہاری کوششیں (یعنی اعمال) مختلف ہیں سو جس نے (اللہ کی راہ میں مال دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات (یعنی ملت اسلام) کو سچا سمجھا

فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ⑦ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ⑧ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ⑨

تو ہم اس کو راحت کی چیز کیلئے سامان دیدیں گے اور جس نے (حقوق واجبہ سے) بخل کیا اور (بجائے خدا سے ڈرنے کے خدا سے) بے پروائی اختیار کی اور اچھی بات (یعنی اسلام)

فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ ⑩ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ ⑪

کو جھٹلایا تو ہم اس کو تکلیف کی چیز کیلئے سامان دیدینگے اور اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آوے گا جب وہ برباد ہونے لگیگا (بربادی سے مراد جہنم میں جانا)

کہ تمہارے اعمال مختلف ہیں کہ بعض رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی تکذیب کرنے والے ہیں اور بعض تصدیق کرنے والے ہیں یا یہ کہ بعض جنت کے لئے کوشاں اور بعض دوزخ کیلئے۔

سو جس نے اللہ کی راہ میں مال دیا اور نو مسلمانوں کو کفار سے خرید کر اور ان کی تکالیف سے نجات دلا کر ان کو آزاد کر دیا اور کفر و شرک اور فواحش سے بچا اور اللہ کے وعدے کی یا یہ کہ جنت کی یا یہ کہ کلمہ اسلام کی تصدیق کی سو ہم اس پر اطاعت خداوندی کو آسان کر دیں گے یا یہ کہ بار بار نیکیوں اور اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کی توفیق دیں گے ان آیتوں سے حضرت ابوبکر صدیق مراد ہیں ان ہی کی فضیلت میں یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں۔

اور جس نے اپنے مال کو راہ خدا میں دینے سے بخل کیا یعنی ولید بن مغیرہ اور حضرت ابوسفیان یہ اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے اور خدا سے بے پروائی اختیار کی اور وعدہ خداوندی یا یہ کہ جنت یا یہ کہ کلمہ اسلام کی تکذیب کی سو ہم اس کو بارہا نافرمانیوں اور امساک عن الصدقۃ فی سبیل اللہ مبتلا کریں گے۔ اور جو مال اس نے دنیا میں جمع کیا ہے جب وہ مرنے لگے گا یا یہ کہ دوزخ میں گرے گا اس کے کچھ کام نہیں آئے گا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

کھجوروں کا درخت تھا اور کھجور کی شاخیں ایک محتاج بال بچوں والے کے مکان پر تھیں چنانچہ جب وہ شخص باغ میں آتا اور کھجور کے درخت پر چڑھتا تاکہ اس کا پھل توڑے تو بسا اوقات کوئی کھجور نیچے گر جاتی تھی جس کو اس محتاج کے بچے اٹھا لیتے تو فوراً درخت سے اتر کر کھجور کو ان کے ہاتھوں میں سے لے لیتا تھا اور اگر کھجور کو بچوں میں سے کسی کے منہ میں پاتا تو انگلی ڈال کر اس کے منہ میں سے نکال لیتا تھا چنانچہ اس محتاج آدمی نے اس بات کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپ نے فرمایا اچھا تم جاؤ اور پھر حضور نے اس کھجور کے مالک سے ملاقات کی اور اس سے فرمایا کہ مجھے وہ کھجور کا درخت دیدو جس کی شاخیں فلاں آدمی کے مکان میں ہیں اور اس کے بدلہ میں تمہیں جنت میں کھجور کا درخت ملے گا وہ شخص بولا میں آپ کو ایسا ہی دوسرا درخت دے دیتا ہوں کیونکہ میرے پاس کھجوروں کے بکثرت درخت ہیں اور اس سے زیادہ پسندیدہ مجھے اور کوئی درخت نہیں چنانچہ وہ شخص چلا گیا اس کے بعد ایک آدمی سے ملاقات ہوئی جو اس کھجور کے مالک کی اور حضور کی گفتگو سن رہا تھا اور پھر وہ حضور کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جو آپ فلاں آدمی کو انعام دے رہے تھے اگر میں اس سے وہ کھجور کا درخت خرید لوں تو کیا مجھے بھی وہی صلہ ملے گا آپ نے فرمایا ہاں چنانچہ اس شخص نے جا کر کھجور کے مالک سے ملاقات کی اور ان دونوں کے پاس کھجوروں کے درخت تھے تو اس سے اس کھجور کے مالک نے کہا کہ تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی ہے کہ آپ مجھے اس کھجور کے درخت کے بدلہ میں جس کی شاخیں

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا

واقعی ہمارے ذمہ راہ کا بتا دینا ہے اور (جو شخص اختیار کرے) اور ہمارے ہی قبضہ میں ہے آخرت اور دنیا ... تو میں تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ

تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾ الَّذِىْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۶﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾

سے ڈرا چکا ہوں اس میں ہمیشہ کیلئے وہی بدبخت داخل ہوگا جس نے (دین حق کو) جھٹلایا اور اس سے روگردانی کی اور اس سے ایسا شخص دور رکھا جاویگا جو بڑا پرہیزگار

الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ﴿۱۹﴾ اِلَّا

جو اپنا مال (محض) اس غرض سے دیتا ہے کہ (گناہوں سے) پاک ہو جاوے اور بجز اپنے عالیشان پروردگار کی رضاجوئی کے (اس کا مقصد نہیں ہے) اسکے ذمہ کسی کا احسان نہ تھا کہ اس دینے سے اس کا

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾

بدلہ اتارنا مقصود ہو اور یہ شخص عنقریب خوش ہو جاوے گا (یعنی آخرت میں ایسی ایسی نعمتیں ملیں گی)

واقعی خیر و شر کا بیان کر دینا ہمارے ذمہ ہے اور دنیا و آخرت کا ثواب ہماری قبضہ میں ہے یا یہ کہ آخرت میں ثواب و سرفرازی عطا کرنا اور دنیا میں معرفت و توفیق دینا ہمارے قبضہ میں ہے سو مکہ والو میں تم کو بذریعہ قرآن کریم ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا چکا ہوں دوزخ میں وہی بدبخت داخل ہوگا جس نے توحید کو جھٹلایا یا یہ کہ اطاعت خداوندی میں کوتاہی کی اور ایمان یا یہ کہ توبہ سے روگردانی کی۔

اور دوزخ سے ایسا شخص یعنی حضرت ابوبکر صدیق دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہے اور جو اپنا مال راہ خدا میں محض حق تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے دیتا ہے اور بجز اپنے عالیشان پروردگار کی رضاجوئی کے اس کے ذمہ کسی کا احسان نہ تھا کہ اس دینے سے اس کا بدلہ اتارنا مقصود ہو اور حضرت ابوبکر صدیق کو اسقدر ثواب اور کرامت عطا کیا جائیگا کہ وہ خوش ہو جائیں گے رضی اللہ عنہ

(لباب النقول فی اسباب النزول)

فلاں آدمی کے مکان میں جھکی ہوئی ہیں جنت میں ایک کھجور کا درخت دے لیجیے تھے میں نے آپ سے عرض کیا کہ میں ایسا ہی اور درخت دے دیتا ہوں میرے پاس کھجوروں کے بہت درخت ہیں ان میں اس سے زیادہ کوئی پسندیدہ نہیں۔ تو اس آنیوالے آدمی نے کہا کیا تم اس کو بیچنا چاہتے ہو وہ بولا نہیں البتہ اس کے بدلہ میں وہ مجھے دے دیا جائے جو میں چاہتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اتنی قیمت مجھے نہیں ملے گی تو یہ شخص بولے تو اس درخت کے بارے میں تمہارا کیا ارادہ ہے تو وہ بولا چالیس درخت تو یہ بولے تم نے تو بڑی بھاری بات کا ارادہ کیا پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر بولے میں اس درخت کے بدلہ میں تم کو چالیس درخت دیتا ہوں تو اگر تم سچے ہو تو اس پر گواہ قائم کر دو چنانچہ اس کھجور والے نے اپنی قوم کو بلا کر اس معاملہ پر گواہ بنا دیئے پھر یہ شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ کھجور کا درخت اب میرا ہو گیا ہے اور میں آپ کو دیتا ہوں چنانچہ حضور اس مکان والے کے پاس گئے اور فرمایا یہ کھجور کا درخت تیرے اور تیرے بال بچوں کے لئے ہے اس پر یہ سورت نازل ہوئی وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں یہ حدیث بہت غریب ہے۔ ابن ابی حاتم نے عروہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے سات آدمیوں کو خرید کر آزاد کیا جن کو اسلام لانے پر عذاب دیا جا رہا تھا اور ان ہی کے بارے میں وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى سے اخیر تک یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں۔

اور حاکم نے بواسطہ عامر بن عبداللہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوقحافہ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا اے بیٹے تو کمزوروں کو خرید کر آزاد کرتا ہے تو اگر طاقتور آدمیوں کو آزاد کرتا جو تیری مدد اور تیری حفاظت کیلئے کھڑے ہوتے تو اچھا تھا تو اس پر حضرت ابوبکر نے فرمایا میں صرف حق تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے کرتا ہوں اس پر فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى اخیر تک یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ اور بزار نے ابن زبیر سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى اخیر تک حضرت ابوبکر صدیق کے بارے میں نازل ہوئی۔

آیاتہا ۱۱ (۹۳) سُوْرَۃُ الضُّحٰی مَکِّیَّۃٌ (۱۱) رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَالضُّحٰی ﴿۱﴾ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ﴿۳﴾ وَ

قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جبکہ وہ قرار پکڑے (آگے جواب قسم ہے) کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا اور نہ آپ سے دشمنی کی اور

لَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ﴿۵﴾

آخرت آپ کے لئے دنیا سے بدرجہا بہتر ہے (پس وہاں آپ کو اس سے زیادہ نعمتیں ملیں گی) اور عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو آخرت میں بکثرت نعمتیں دے گا سو آپ خوش ہو جائیں گے

(سورۃ الضحیٰ) یہ سورت مکی ہے اس میں گیارہ آیتیں چالیس کلمات اور ایک سو دو حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قسم ہے پورے دن کی اور رات کی جب کہ وہ تاریک اور سیاہ ہو جائے جس وقت سے حق تعالیٰ نے آپ کے پاس وحی بھیجی ہے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ جب سے آپ کو محبوب بنایا ہے آپ سے دشمنی کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انشاء اللہ کہنا بھول گئے تھے تو اس کے بعد پندرہ روز تک وحی موقوف رہی۔

تو تب کفار بولے تھے کہ آپ کے پروردگار نے آپ کو چھوڑ دیا ہے اور آپ سے دشمنی کر لی ہے اس وقت یہ آیتیں نازل ہوئیں اور آخرت کا ثواب آپ کیلئے ثواب دنیا سے بدرجہا بہتر ہے اور حق تعالیٰ آپ کو آخرت میں مقام شفاعت ہی عطا فرمائے گا کہ جس سے آپ خوش ہو جائیں گے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۃ الضحیٰ) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امام بخاری و مسلم نے حضرت جندب سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ تکلیف ہو گئی جس کی وجہ سے ایک یا دو راتوں کو آپ تہجد نہ پڑھ سکے تو آپ کے پاس ایک عورت آئی اور بولی محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے خیال میں (معاذ اللہ) آپ کے شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا ہے اس وقت حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی الخ۔

ف۔ سعید بن منصور اور فریابی نے جندب سے نقل کیا ہے کہ جبریل امین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے میں تاخیر کی تو مشرکین بولے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۔ اور حاکم نے زید بن ارقم سے نقل کیا ہے کہ کچھ دنوں تک جبریل امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف نہیں لائے تو ابولہب کی بیوی ام جمیل بولی میں سمجھتی ہوں کہ ان کے صاحب نے ان کو چھوڑ دیا اور ان سے دشمنی کر لی تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور طبرانی نے اور ابن شیبہ نے اپنی مسند میں اور واحدی وغیرہ نے سند غیر معروف کے ساتھ حضرت خولہ سے نقل کیا ہے۔ اور یہ حضور کی خادمہ تھیں فرماتی ہیں کہ ایک کتے کا بچہ حضورؐ کے مکان میں تخت کے نیچے گھس گیا اور وہیں مر گیا تو چار روز تک رسول اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی نہیں آئی آپ نے فرمایا اے خولہ رسول اللہ کے گھر میں کیا بات پیش آئی کہ جبریل میرے پاس نہیں آرہے ہیں تو میں نے اپنے دل میں سوچا کہ میں گھر کی صفائی کر ڈالوں تو میں نے جھاڑو لیکر تخت کے نیچے سے صفائی کرنا شروع کی چنانچہ وہاں سے اس کتے کے بچہ کو نکال دیا۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جبہ مبارک میں کانپتے ہوئے تشریف لائے اور آپ پر جب وحی آتی تھی تو آپ

أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ﴿٦﴾ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ﴿٧﴾ وَوَجَدَكَ

کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر آپ کو ٹھکانہ دیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو (شریعت سے) بے خبر پایا سو (آپ کو شریعت کا) رستہ بتلا دیا اور اللہ تعالیٰ نے

عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ﴿٨﴾ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾

آپ کو نادار پایا سو مالدار بنا دیا تو آپ (اس کے شکریہ میں) یتیم پر سختی نہ کیجئے اور سائل کو مت جھڑکئے (یہ تو شکر فعلی ہے) اور اپنے

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾

رب کے انعامات (مذکورہ) کا تذکرہ کرتے رہا کیجئے (یعنی زبانی قولی شکر بھی کیجئے)

اب اس پر نعمتیں یاد دلا کر حق تعالیٰ استشہاد فرماتا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر آپ کی کفالت اور ذمہ داری کیلئے حضرت ابوطالب کو ٹھہرا دیا حضور ؐ نے فرمایا بے شک۔

اور پھر ارشاد فرماتا ہے کہ حق تعالیٰ نے آپ کو گمراہ لوگوں کے درمیان پایا پھر آپ کو نبوت عطا کی حضور ؐ نے فرمایا بے شک۔ اور یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نادار پایا تو حضرت خدیجہ ؓ کے مال سے آپ کو مالدار بنا دیا یا یہ کہ جو آپ کو دیا اس سے آپ کو راضی کر دیا حضور ؐ نے فرمایا بے شک۔

تو اب ان نعمتوں کے شکریہ میں آپ یتیم پر سختی نہ کیجئے اور سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ کیجئے اور نہ اس کو جھڑکئے۔

اور نبوت و اسلام کا لوگوں کے درمیان تذکرہ کرتے رہا کیجئے اور ان کو اس سے آگاہ کر دیجئے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

پر لرزہ آجاتا تھا۔ اس وقت فَتَرْضٰی تک یہ آیتیں نازل فرمائیں۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں جبریل کا کتے کی وجہ سے آنے میں تاخیر کرنا مشہور ہے مگر اس واقعہ کو آیت کا شان نزول قرار دینا شاذ بلکہ غیر قابل قبول ہے۔

ك۔ ابن جریر نے عبداللہ بن شداد سے نقل کیا ہے کہ حضرت خدیجہ ؓ نے حضور سے فرمایا کہ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ کے پروردگار نے آپ کو چھوڑ دیا ہے تب یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

اور نیز عروہ ؓ سے نقل کیا ہے کہ جبریل امین نے حضور کے پاس آنے میں تاخیر کی جس سے آپ بہت سخت گھبرائے تو آپ کی یہ گھبراہٹ دیکھ کر حضرت خدیجہ ؓ نے فرمایا بظاہر آپ کے پروردگار نے آپ کو چھوڑ دیا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی یہ دونوں روایتیں مرسل ہیں اور ان کے راوی ثقہ ہیں۔

حافظ ابن حجر تطبیق کے طور پر فرماتے ہیں کہ ام جمیل اور حضرت خدیجہ دونوں نے یہ بات کہی مگر ام جمیل نے طعنہ اور دشمنی کے طور پر اور حضرت خدیجہ اظہار افسوس اور حسرت کے طور پر فرمایا۔

اور حاکم نے اور بیہقی نے دلائل میں اور طبرانی وغیرہ نے حضرت ابن عباس ؓ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان تمام ممالک کو پیش کیا گیا جو آپ کی امت کے ہاتھوں فتح ہوں گے اس سے آپ خوش ہوئے تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ۔

ك۔ اور طبرانی نے اوسط میں حضرت ابن عباس ؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے وہ پیش کئے گئے جو میرے بعد میری امت کیلئے فتح ہوں گے سو اس سے مجھے خوشی ہوئی اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولَىٰ۔ اس روایت کی سند حسن ہے۔

آیاتہا ۸ —— (۹۴) سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَکِّیَّۃٌ (۱۲) —— رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ۝۱ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ ۝۲ الَّذِیْ اَنْقَضَ

کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (علم وحلم سے) کشادہ نہیں کر دیا اور ہم نے آپ پر سے آپ کا وہ بوجھ اتار دیا جس نے آپ کی کمر توڑ

ظَهْرَکَ ۝۳ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ۝۴ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝۵ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ

رکھی تھی۔ اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا آوازہ بلند کیا سو بیشک موجودہ مشکلات کے ساتھ آسانی (ہونیوالی) ہے بیشک موجودہ مشکلات کے ساتھ

یُسْرًا ۝۶ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝۷ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ۝۸ ع

آسانی ہونیوالی ہے تو آپ جب (تبلیغ احکام سے) فارغ ہو جایا کریں تو دوسری عبادات متعلقہ بذات خاص میں محنت کیا کیجئے اور جو کچھ مانگنا ہو ہمیں اپنے رب ہی کیطرف توجہ رکھیئے

آیاتہا ۸ —— (۹۵) سُوْرَۃُ التِّیْنِ مَکِّیَّۃٌ (۲۸) —— رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۝۱

قسم ہے انجیر (کے درخت) کی اور زیتون (کے درخت) کی

(سورۂ انشراح) یہ سورت مکی ہے اس میں آٹھ آیتیں اور ستائیس کلمات اور ایک سو تین حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس کا تعلق اوپر والی آیت وَوَجَدَکَ عَائِلًا سے ہے یعنی کیا ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے لئے آپ کی خاطر آپ کا قلب کشادہ نہیں کر دیا یا یہ کہ آپ کے قلب کو میثاق معرفت وفہم اور نصرت عقل ویقین کے لئے نرم نہیں کر دیا یا یہ کہ آپ کے قلب کو نبوت کیلئے فراخ نہیں کر دیا اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک۔

نیز ہم نے آپ سے آپ کا وہ بوجھ اتار دیا جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی یا یہ کہ بار نبوت حضور نے فرمایا بیشک۔ اور نیز ہم نے اذان دعا تشہد میں آپ کا آوازہ بلند کر دیا کہ جب میرا ذکر کیا جاتا ہے آپ کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ اب فقر و فاقہ پر حق تعالیٰ آپ کی تسلی فرماتا ہے بیشک تنگی کے ساتھ فراخی ہے اور بیشک تنگی کے ساتھ فراخی ہونیوالی ہے تو دو فراخیوں کے درمیان ایک تنگی کا ذکر کیا۔

تو جب جہاد وغیرہ سے فارغ ہو جایا کریں تو عبادت میں کوشش کیا کیجئے یا یہ کہ جس وقت فرض ..... نماز سے فارغ ہوں تو خوب کوشش سے دعا کیا کریں اور تمام حاجتوں میں اپنے رب ہی سے امید رکھیئے۔

(سورۂ التین) یہ سورت مکی ہے اس میں آٹھ آیتیں چونتیس کلمات اور ایک سو پچاس حروف ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور کہا گیا ہے کہ یہ شام میں دو مسجدیں ہیں۔ یا یہ کہ دو پہاڑ ہیں

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۂ انشراح) جب مشرکین نے مسلمانوں کو فقر کے ساتھ عار دلائی تب یہ سورت نازل ہوئی اور ابن جریر نے حسن سے نقل کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم کو کشادگی دی ہے اس سے خوش ہو جاؤ کیونکہ ایک تنگی دو فراخیوں پر غالب نہیں آسکتی۔

وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝۲ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝۳ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ

اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر (یعنی مکہ معظمہ) کی کہ ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچے میں ڈھالا

تَقْوِيْمٍ ۝۴ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝۵ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ہے پھر (رفتہ رفتہ) اس (کی حالت) کو (بدل کر) پست سے پست کر دیا مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے

فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۶ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝۷ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸

لئے اس قدر ثواب ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگا پھر کون چیز تجھ کو قیامت کے بارے میں منکر بنا رہی ہے کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے

رکوعہا ۱ (۹۶) سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ (۱) آیاتہا ۱۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝۱ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝۲

(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) آپ (پر جو قرآن نازل ہوا کرے گا) اپنے رب کا نام لیکر پڑھا کیجئے (یعنی جب پڑھیے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر پڑھا کیجئے) جس نے (مخلوقات کو) پیدا کیا جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا

اور کہا گیا ہے کہ تین اس پہاڑ کا نام ہے جس پر بیت المقدس ہے اور زیتون اس پہاڑ کا نام ہے جس پر دمشق ہے اور قسم ہے جبل شہر کی یہ مدین میں ایک پہاڑ ہے جس پر موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلامی نصیب ہوئی۔ قبطی زبان میں ہر ایک پہاڑ کو طور بولتے ہیں اور سینین اس پہاڑ کو جس پر عمدہ درخت ہوں۔ اور اس امن والے شہر یعنی مکہ مکرمہ کی۔

ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچہ میں ڈھالا ہے اور پھر آخرت میں اس کو دوزخ میں داخل کر دیں گے مثلاً ولید بن مغیرہ اور کلدہ کا فر یا یہ مطلب ہے کہ ہم نے اولاد آدم کو عمدہ سانچہ میں ڈھالا ہے پھر جب وہ اپنی جوانی پوری کر لیتا ہے تو اسے ارذل عمر کی طرف لوٹا دیتے ہیں۔ اب وہ ہی نیکیاں کار آمد آتی ہیں جو وہ اپنی جوانی میں کر چکا ہے۔

البتہ جو حضرات ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کئے تو ان کیلئے اس قدر ثواب ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگا کہ ان کی نیکیوں کا سلسلہ بڑھاپے اور مرنے کے بعد بھی جاری رہے گا۔ تو اسے ولید یا یہ کلدہ ان تمام باتوں کو سن کر پھر کون سی چیز تجھ کو قیامت کی تکذیب پر آمادہ کر رہی ہے کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم اور عادل نہیں۔

(سورۃ العلق) یہ سورت مکی ہے اس میں انیس ۱۹ آیتیں اور بہتر ۷۲ کلمات اور ایک سو بائیس ۱۲۲ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب سے پہلے رسول اللہ صلے اللہ وسلم پر یہ صورت نازل ہوئی کہ اے پیغمبر آپ قرآن کریم اپنے رب کا نام لے کر پڑھا کیجئے جس نے مخلوقات کو پیدا کیا اور اولاد آدم کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا آپ نے جبریل امین

لباب النقول فی اسباب النزول

(سورۃ التین) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ابن جریر نے عوفی کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی سے فرمان خداوندی ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو حضور کے زمانہ میں ذلیل ترین عمر کو پہنچ گئے تھے تو حضور سے ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جب کہ ان کی عقلیں جاچکیں تو حق تعالے نے ان کا عذر نازل فرمایا کہ جو حضرات عقلیں زائل ہونے سے پہلے عمل صالح کر چکے ہیں ان کے لئے ان کا اجر ہے۔

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝۳ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝۴ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا

آپ قرآن پڑھا کیجئے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے (جو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور علیم ہے) جس نے (لکھنا پڑھنا) قلم سے تعلیم دی (اور شاید) انسان (آدم) کو (دوسری) ان

لَمْ یَعْلَمْ ۝۵ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤى ۝۶ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝۷ اِنَّ

چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ جانتا نہ تھا سچ مچ بیشک (کافر) آدمی حد (آدمیت) سے نکل جاتا ہے اس وجہ سے کہ اپنے آپ کو (اپنا جنس سے) مستغنی دیکھتا ہے اے مخاطب

اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝۸ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰى ۝۹ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝۱۰ اَرَءَیْتَ

(عام) تیرے رب ہی کی طرف (آخرت میں) سب کو لوٹنا ہوگا۔ اے مخاطب (عام) بھلا اس شخص کا حال تو بتلا جو (ہمارے) ایک (خاص) بندہ کو منع کرتا ہے جب وہ (بندہ) نماز پڑھتا ہے (اور) اے مخاطب

اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ۝۱۱ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝۱۲ اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَ

بھلا یہ تو بتلا کہ اگر وہ بندہ ہدایت پر ہو جو کہ کمال لازمی ہے یا وہ (دوسروں کو بھی) تقوی کی تعلیم دیتا ہو اے مخاطب بھلا یہ تو بتلا کہ اگر وہ شخص (ناحق دین کو) جھٹلاتا ہو اور

تَوَلّٰى ۝۱۳ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰى ۝۱۴ كَلَّا لَىِٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًۢا

(حق سے) روگردانی کرتا ہو کیا اس شخص کو یہ خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ (اس کے طغیان وغیرہ کو) دیکھ رہا ہے ہرگز (ایسا نہیں کرنا چاہیے اور) اگر یہ شخص باز نہ آوے گا تو ہم (اس کو) پیشانی پکڑ کر

بِالنَّاصِیَةِ ۝۱۵ نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝۱۶

جو کہ دروغ اور خطا میں آلودہ پیشانی ہے (جہنم کی طرف) گھسیٹیں گے

سے فرمایا کیا پڑھوں تو جبریل امین نے اس سورت کی پہلی چار آیتیں پڑھیں اور فرمایا کہ آپ قرآن پڑھا کیجئے آپ کا رب بڑا کریم و علیم ہے جس نے نوشتہ قلم سے تعلیم دی اور انسان کو اس تعلیم سے پہلے اس کی خبر نہیں تھی یا یہ کہ آدم علیہ السلام کو ہر ایک چیز کے نام بتلائے کہ اس سے پہلے وہ ان سے واقف نہ تھے کافر کھانے پینے لباس اور سواری میں حد آدمیت سے نکل جاتا ہے کہ اس وجہ سے کہ وہ اپنے کو مال کی بنا پر حق تعالیٰ سے مستغنی سمجھتا ہے آخرت میں سب کا حق تعالیٰ ہی کی طرف لوٹنا ہوگا۔

اگلی آیتیں ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اس حالت نماز میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک پر پیر رکھنے کا ارادہ کیا تھا تو حق تعالیٰ فرماتا ہے بھلا اس شخص کا حال تو بتلا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے اگر وہ ہدایت یعنی نبوت و اسلام پر ہیں اور دوسروں کو توحید کا حکم دیتے ہیں اور ابوجہل توحید کو جھٹلاتا اور ایمان سے روگردانی کرتا ہے کیا ابوجہل کو خبر نہیں کہ حق تعالیٰ اس کی اس بیہودہ حرکت کو دیکھ رہا ہے ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہیے اگر اب بھی ابوجہل نے حضور ص کو ایذاء پہنچانے سے توبہ نہ کی تو ہم اس کے پٹھے پکڑ کر جو کہ دروغ اور شرک میں آلودہ ہیں جہنم کی طرف گھسیٹیں گے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

(سورۃ العلق) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ابن منذر نے ابوہریرہ رض سے نقل کیا ہے کہ ابوجہل بولا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے درمیان نماز پڑھتے ہیں جواب میں کہا گیا ہاں تو وہ بدبخت بولا لات و عزیٰ کی قسم اگر میں نے ان کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا نعوذ باللہ ان کی گردن پر پیر رکھ دوں گا ان کے چہرہ انور کو مٹی میں رگڑ دوں گا اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤى الخ۔ اور ابن جریر نے ابن عباس رض سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو آپ کے پاس ابوجہل آیا اور آپ کو نماز پڑھنے سے روکا اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیتیں اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰى سے خَاطِئَةٍ تک نازل فرمائیں۔

فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ﴿۱۷﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿۱۸﴾ كَلَّا ۖ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ

سو یہ اپنے ہم جلسہ لوگوں کو بلا لے (اگر اس نے ایسا کیا تو) ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلا لیں گے (آگے پھر زنش ہے کہ اسکو) ہرگز ایسا نہیں (کرنا چاہیئے مگر) آپ اس کا کہنا مانیئے اور

وَاقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾

(بدستور نماز پڑھتے رہیئے اور (خدا کا) قرب حاصل کرتے رہیئے۔

(آیت ۱۹-۱۵ ع ۱۹ ۲۱)

آیاتہا ۵ ——— (۹۷) سُورَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ (۲۵) ——— رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿۲﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ

بیشک ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے اور شوق بڑھانے کیلئے فرماتے ہیں کہ) آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے (آگے جواب ہے کہ) شب قدر ہزار مہینے

خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ

سے بہتر ہے (اور وہ شب قدر ایسی ہے کہ) اس رات میں فرشتے اور روح القدس (یعنی جبریل علیہ السلام) اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو

(النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

سو یہ ابو جہل اپنی قوم اور اپنے جلساء کو بلا لے ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلا لیں گے۔ آپ کو ابو جہل جو نماز سے روکتا ہے آپ اس کا کہنا نہ مانئے اور نماز پڑھیئے اور سجدہ کے ذریعہ خدا کا قرب حاصل کرتے رہیئے۔

(سورۃ القدر) یہ سورت مکی ہے اس میں پانچ آیتیں اور تیس کلمات اور ایک سو اکیس حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہم نے بذریعہ جبریل امین پورے قرآن کو ایک مرتبہ فرشتوں کے دستہ کے ساتھ آسمان دنیا پر حکم و قضا والی رات میں یا یہ کہ رحمت و برکت اور مغفرت والی رات میں اتارا ہے۔ پھر اس کے بعد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔

اور شب قدر اس قدرت فضیلت والی رات ہے کہ اس شب میں عبادت کرنا ہزار مہینوں میں عبادت کرنے سے جس میں شب قدر نہ ہو بہتر ہے اس رات میں فرشتے اور جبریل امین اپنے پروردگار کے حکم

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور ترمذی وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضہ سے نقل کیا ہے کہ ایک بار حضور نماز پڑھ رہے تھے تو ابو جہل آپ کے پاس اور بولا کیا میں نے آپ کو اس سے منع نہیں کیا حضور نے اس کو جھڑک دیا تو بولا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میرے سے بڑا مجمع اور کسی کے ساتھ نہیں اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(سورۃ القدر) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

لہ۔ امام ترمذی حاکم اور ابن جریر نے حسن بن علی رضہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی امیہ کو اپنے منبر پر دیکھا تو آپ کو برا معلوم ہوا اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ اور إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ آپ کے بعد اس چیز کے بنو امیہ مالک ہو گئے۔ قاسم حرانی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس کا شمار کیا تو وہ پورے ہزار مہینے ہیں نہ اس سے کم اور نہ زائد

مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿٥﴾

لے کر زمین کی طرف) اترتے ہیں (اور وہ شب) سراپا سلام ہے وہ شب (اپنی صفت و برکت کے ساتھ) طلوع فجر تک رہتی ہے

آیاتہا ۸ — (۹۸) سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۰) — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى

جو لوگ اہل کتاب اور مشرکوں میں سے (قبل بعثت نبویہ) کافر تھے وہ (اپنے کفر سے ہرگز) باز آنے والے نہ تھے جبتک کہ ان کے

تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿١﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿٢﴾ فِيْهَا كُتُبٌ

پاس واضح دلیل نہ آتی (یعنی) ایک اللہ کا رسول جو (ان کو) پاک صحیفے پڑھ کر سنا دے جن میں درست مضامین

قَيِّمَةٌ ﴿٣﴾ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿٤﴾

لکھے ہوں اور جو لوگ اہل کتاب تھے (اور غیر اہل کتاب تو بدرجہ اولی) وہ اس واضح دلیل کے آنے ہی کے بعد (دین میں) مختلف ہو گئے

سے اترتے ہیں۔ اور امت محمدیہ میں سے ہر ایک نمازی اور روزہ دار کو سلام کرتے ہیں یا یہ کہ ہر ایک آفت سے اس رات میں سلامتی ہوتی ہے اور اس رات کی فضیلت و برکت فجر تک رہتی ہے۔

(سورۃ البینۃ) یہ سورت مکی ہے اس میں نو آیتیں اور پینتیس[۳۵] کلمات اور ایک سو انچاس[۱۴۹] حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم اور اسلام کے انکار پر قائم رہتے جبتک کہ ان کے پاس توریت وانجیل میں اس چیز کا ذکر نہ آتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم منجانب اللہ رسول ہیں۔

یا یہ مطلب ہے کہ بعثت نبوی سے پہلے یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب کفر سے باز نہ آتے جب تک کہ ان کے پاس واضح دلیل نہ آتی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو ان کو پاک صحیفے پڑھ کر سنا دے جس میں دین مستقیم کے مضامین لکھے ہوں۔

اور یہودی یعنی کعب بن اشرف وغیرہ اپنی کتاب توریت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت آنے ہی کے بعد حضور اور قرآن اور دین اسلام کے بارے میں مختلف ہو گئے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ روایت غریب ہے۔ اور مزنی اور ابن کثیر فرماتے ہیں یہ روایت بہت ہی منکر ہے۔

اور ابن ابی حاتم اور واحدی نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل میں سے ایک شخص کا تذکرہ کیا کہ اس نے راہ خدا میں ایک ہزار سال تک ہتھیار پہنے رکھے مسلمانوں کو اس پر تعجب ہوا تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے شب قدر ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جس میں بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے راہ خدا میں ہتھیار پہنے رکھے۔

اور ابن جریر نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو رات کو صبح تک نماز پڑھا کرتا تھا پھر دن کو شام تک دشمن کے ساتھ جہاد کیا کرتا تھا ایک ہزار سال تک اس نے یہی عمل کیا اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ شب قدر ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جس میں اس آدمی نے یہ عمل کیا۔

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا

حالانکہ ان لوگوں کو (کتب سابقہ میں) یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت اسی کیلئے خالص رکھیں (اور) دین (باطل شرکیہ) سے یکسو ہو کر اور نماز کی

الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ﴿٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ

پابندی رکھیں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی طریقہ ہے ان درست مضامین (مذکورہ) کا (بتلایا ہوا) بے شک جو لوگ اہل کتاب اور مشرکین

الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴿٦﴾

میں سے کافر ہوئے وہ آتش دوزخ میں جاویں گے جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہ لوگ بدترین خلائق ہیں

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ﴿٧﴾ جَزَاؤُهُمْ

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے وہ لوگ بہترین خلائق ہیں ان کا صلہ ان کے

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ

پروردگار کے نزدیک ہمیشہ رہنے کی بہشتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ﴿٨﴾ ع ۷ / ۲۲

(اور) اللہ تعالیٰ ان سے خوش رہے گا اور وہ اللہ سے خوش رہیں گے یہ (جنت اور رضا) اس شخص کیلئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے

آیاتها ۸ —— (۹۹) سُورَةُ الزَّلْزَالِ مَكِّيَّةٌ (۹۳) —— رکوعها ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿١﴾ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ﴿٢﴾

جب زمین اپنی سخت جنبش سے ہلائی جاوے گی اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی

حالانکہ ان لوگوں کو کتب سابقہ میں حکم ہوا تھا کہ اللہ کی خلوص کے ساتھ یکسو ہو کر توحید کے قائل ہو جائیں اور توحید کے بعد پانچوں نمازوں کی پابندی کیا کریں اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ دیا کریں اور توحید سچا دین ہے یا یہ کہ توحید فرشتوں کا دین ہے یا یہ کہ دین حنفیہ ہے یا یہ کہ ملت ابراہیمی ہے۔ مشرکین اہل کتاب اور مکہ کے کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور یہ لوگ بدترین خلائق ہیں۔

ایمان لانے والے اور اعمال صالحہ کرنے والے حضرات جیسا کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور حضرت ابوبکر صدیق وغیرہ یہ لوگ بہترین خلائق ہیں ان کا ثواب ان کے پروردگار کے نزدیک انبیاء کرام اور مقربین کے رہنے کی بہشت میں ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ ان کے ایمان و اعمال سے خوش رہے گا اور یہ اللہ کے عطا کردہ ثواب اور فضل سے خوش رہیں گے یہ جنت اور خوشنودیاں اس کیلئے ہیں جو اپنے پروردگار کی توحید کا قائل ہو جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔

(سورۂ زلزلہ) یہ سورت مکی ہے اس میں نو آیتیں پینتیس [35] کلمات اور ستو حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جب زمین میں زلزلہ آئے گا اور وہ اپنی سخت جنبش سے ہلا دی جائیگی جس کی وجہ سے جو کچھ اس پر درخت اور پہاڑ اور مکانات ہیں سب ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور زمین اپنے خزانوں اور مالوں کو باہر نکال پھینکے گی۔

وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا ﴿٣﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ﴿٤﴾ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ

اور (اس حالت کو دیکھ کر کافر) آدمی کہے گا کہ اس کو کیا ہوا اس روز زمین اپنی سب (اچھی بری) خبریں بیان کرنے لگے گی اس سبب سے کہ آپ کے رب نے اس کو

لَهَا ﴿٥﴾ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ﴿٦﴾ فَمَن يَعْمَلْ

حکم ہوگا۔ اس روز مختلف جماعتیں ہوکر (موقف حساب سے) لوگ واپس ہوں گے تاکہ اپنے اعمال (کے ثمرات) کو دیکھ لیں سو جو شخص (دنیا میں) ذرہ برابر

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴿٧﴾ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴿٨﴾

نیکی کرے گا وہ (وہاں) اس کو دیکھ لے گا اور جو شخص ذرہ برابر بدی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا

آیاتها ۱۱ — (۱۰۰) سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ (۱۴) — رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ﴿١﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ﴿٢﴾

قسم ہے ان گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں (پھر پتھر پر) ٹاپ مار کر آگ جھاڑتے ہیں۔

اور کافر آدمی اس وحشت کو دیکھ کر کہے گا اسے کیا ہوا اس روز زمین جو کچھ اس پر نیکی و برائی ہوئی ہے سب بیان کرنے لگے گی اس بنا پر کہ اس کو کلام کرنے کی اجازت دی جائے گی اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہوکر واپس ہوں گے ایک جماعت جنت کی طرف جائے گی اور ایک دوزخ میں تاکہ جو کچھ انہوں نے نیکی اور برائی کی ہے اسے دیکھ لیں۔

کچھ حضرات کا خیال تھا کہ معمولی سی نیکی پر تو ثواب نہیں ملتا اور چھوٹے گناہ پر گرفت نہیں ہوتی تو حق تعالیٰ نے ان کو معمولی نیکی کی ترغیب دی اور چھوٹے گناہ سے بھی ڈرایا ہے کہ جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اس کو اپنے نامہ اعمال میں دیکھ لیگا جس سے خوش ہوگا یا یہ کہ مومن اپنی نیکی کا صلہ آخرت میں اور کافر دنیا میں دیکھ لے گا۔ اور جو شخص ذرہ برابر بدی کرے گا وہ اس کو اپنے نامۂ اعمال میں دیکھ لے گا جس سے غمگین ہوگا یا یہ کہ مومن اسے دنیا میں اور کافر آخرت میں دیکھ لے گا۔

(سورۃ العادیات) یہ سورت مکی ہے اس میں گیارہ آیتیں اور چالیس کلمات اور ایک سو تریسٹھ حروف ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی کنانہ کی طرف ایک لشکر روانہ فرمایا آپ کے پاس اس کی خبر آنے میں تاخیر ہوئی جس سے آپ پریشان ہوئے تب حق تعالیٰ نے اپنے نبی کریم کو ان کی حالت سے بطور قسم کے آگاہ فرمایا کہ قسم ہے ان غازیوں کے گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں پھر پتھر پر ٹاپ مار کر آگ جھاڑتے ہیں جیسے کہ پتھر کی آگ۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۃ زلزلہ) ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی ویطعمون الطعام علی حبہ الخ تو مسلمانوں کو خیال ہوا کہ معمولی سی چیز دینے پر ثواب نہیں ملے گا اور دوسرے حضرات سمجھنے لگے کہ چھوٹے گناہوں پر جیسا کہ جھوٹ بولنا غیبت کرنا اجنبیہ کو دیکھنا وغیرہ کوئی گرفت نہیں ہوگی اور کہنے لگے کہ حق تعالیٰ نے بڑے گناہوں پر دوزخ سے ڈرایا ہے تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ الخ

(سورۃ العادیات) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بزار ابن ابی حاتم اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے سوار ایک لشکر روانہ کیا ایک مہینہ تک اس کی کچھ خبر نہیں آئی تب یہ آیت نازل ہوئی وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا الخ

فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ﴿۳﴾ فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ﴿۵﴾ إِنَّ

پھر صبح کے وقت تاخت و تاراج کرتے ہیں پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں پھر اس وقت (دشمنوں کی) جماعت میں جا گھستے ہیں بے شک

الْإِنسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ﴿۶﴾ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ﴿۷﴾ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ

(کافر) آدمی اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے اور اس کو خود بھی اس کی خبر ہے (کبھی اول دنیا میں کبھی بعد تامل) اور وہ مال کی محبت میں بڑا

لَشَدِيدٌ ﴿۸﴾ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ﴿۹﴾ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ﴿۱۰﴾

مضبوط ہے کیا اس کو وہ وقت معلوم نہیں کہ جب زندہ کئے جاویں گے جتنے مردے قبروں میں ہیں اور آشکارا ہو جاوے گا جو کچھ دلوں میں ہے

إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ﴿۱۱﴾ ع ۲۵

بیشک ان کا پروردگار ان کے حال سے اس روز پورا آگاہ ہے۔

اٰیاتہا ۱۱ ـــــ (۱۰۱) سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۳۰) ـــــ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

الْقَارِعَةُ ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۲﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۳﴾ يَوْمَ

وہ کھڑ کھڑانے والی چیز کیسی کچھ ہے وہ کھڑ کھڑانیوالی چیز اور آپ کو معلوم ہے کیسی کچھ ہے وہ کھڑ کھڑانے والی چیز جس روز

يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ﴿۴﴾ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ ﴿۵﴾

آدمی پریشان پروانوں کی طرح ہو جائیں گے اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے (وجہ تشبیہ متفرق ہو کر اڑ جانا ہے)

کہ ابی حباحب کی آگ کیطرح اس سے بھی فائدہ نہیں ہوتا یہ عرب میں ایک بہت بخیل آدمی تھا جب لشکر یہاں ہوتا تو کھانے وغیرہ پکانے کیلئے آگ نہیں جلاتا تھا جب سب لشکر والے سو جاتے تب یہ آگ جلاتا اور پھر اگر کوئی درمیان میں اٹھ جاتا تو یہ آگ بجھا دیا کرتا۔

پھر صبح کو دفعۃً حملہ کرتے ہیں پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں اور دشمنوں کی جماعتوں میں جا گھستے ہیں۔

یا یہ مطلب ہے کہ قسم ہے حاجیوں کے گھوڑوں اور ان کے اونٹوں کی جب وہ عرفات سے مزدلفہ کو آتے ہیں درانحالیکہ ان کا سانس پھولا ہوا ہوتا ہے اور پھر وہاں آکر آگ روشن کرتے ہیں اور علی الصباح پھر منیٰ واپس جاتے ہیں آگے جواب قسم ہے کہ کافر آدمی یعنی قرط بن عبد اللہ یا ابو حباحب اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بڑا ناشکرا ہے۔ اور اس کو خود بھی اپنے اس فعل کی خبر ہے اور یہ شخص مال کثیر کی محبت میں مضبوط ہے۔

" کیا اس کو وہ وقت معلوم نہیں کہ جب مردوں کو زندہ کیا جائے گا اور دلوں میں جو کچھ نیکی اور برائی بخل اور سخاوت ہے وہ سب آشکارا ہو جائے گی ان کا پروردگار قیامت کے دن ان سے اور ان کے اعمال سے پورا باخبر ہو گا۔

(سورۃ القارعۃ) یہ سورت مکی ہے اس میں آٹھ آیتیں اور چھتیس [۳۶] کلمات اور ایک سو باون [۱۵۲] حروف ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قیامت کیسی کچھ قیامت ہے، اور کیونکہ دلوں کو ہلا دے گی اس واسطے اس کو قارعہ بولا گیا جس روز آدمی پریشان پروانوں کی طرح ہو جائیں گے اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے۔

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ

پھر وزن اعمال کے بعد جس شخص کا پلہ (ایمان کا) بھاری ہوگا وہ تو خاطر خواہ آرام میں ہوگا (یعنی ناجی ہوگا) اور جس شخص کا پلہ (ایمان کا) ہلکا

مَوَازِیْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِیَةٌ ﴿۱۱﴾

ہوگا (یعنی وہ کافر ہوگا) تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ (ہاویہ) کیا چیز ہے (وہ) ایک دہکتی ہوئی آگ ہے

آیاتہا ۸ —— سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ (۱۶) (۱۰۲) —— رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ

(دنیاوی سازو سامان پر) فخر کرنا (جو کہ علامت ہے محبت وطلب کی) تم کو (آخرت سے) غافل کئے رکھتا ہے یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہو ہرگز نہیں تم کو بہت جلد

تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۴﴾

(قبر میں جاتے ہی یعنی مرتے ہی) معلوم ہو جاوے گا پھر (دوبارہ تم کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ) ہرگز (تمہاری یہ حالت ٹھیک) نہیں بہت جلد معلوم ہو جاے گا

سو جس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا یعنی مؤمن تو وہ پسندیدہ جنت میں ہوگا اور کافر کا ٹھکانہ ایک دہکتی ہوئی آگ ہوگی جس میں وہ گرے گا۔

(سورۃ التکاثر) یہ سورت مکی ہے اس میں آٹھ آیتیں اور اٹھائیس کلمات اور ایک سو بیس حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حسب ونسب میں فخر کرنا تم کو غافل کئے رکھتا ہے یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہو۔

واقعہ یہ پیش آیا کہ بنی سہم و بنی عبد مناف نے آپس میں فخر کیا کہ کس کی تعداد زیادہ ہے تو بنی عبد مناف کی تعداد زیادہ نکلی۔

اس پر بنی سہم بولے کہ ہمیں زمانہ جاہلیت میں باغیوں نے ہلاک کر دیا تھا اس لئے ہمارے مردوں اور زندوں کو گنو چنانچہ ایسا ہی ہوا تو اس صورت میں بنی سہم کی تعداد بڑھ گئی تو اسی کو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس فخر کے چکر میں تم مردوں کا بھی ذکر کرنے لگتے ہو۔ یا یہ کہ اسی میں زندگی گذار کر مر جاتے ہو۔

تم کو بہت جلدی معلوم ہو جائے گا کہ تمہارے ساتھ قبروں کا کیا معاملہ کیا جائے گا پھر تم کو مرنے کے وقت معلوم ہو جائے گا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۃ التکاثر) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ابن ابی حاتم نے ابن بریدہ سے نقل کیا ہے کہ انصار کے دو قبیلوں یعنی بنی حارثہ اور بنی حارث نے آپس میں فخر کیا اور ایک دوسرے پر اپنی جماعت کی زیادتی کا اظہار کیا چنانچہ ان میں سے ایک قبیلہ بولا کہ تم میں فلاں فلاں جیسا کوئی ہے پھر دوسرے قبیلے نے بھی یہی کہا چنانچہ اولاً زندوں پر فخر کیا پھر بولے ہمارے ساتھ قبرستان چلو چنانچہ وہاں پہنچ کر ایک جماعت قبرستان کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگی کہ تم میں کوئی ایسا ہے اور پھر دوسری جماعت بھی اسی طرح کہنے لگی اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ۔ اور ابن جریر نے حضرت علی رضؓ سے نقل کیا ہے کہ ہم عذاب قبر کے بارے میں شک کرتے تھے تا آنکہ یہ سورت كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ تک عذاب قبر کے بارے میں نازل ہو گئی

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۝٥ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۝٦ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ

ہرگز نہیں (اور) اگر تم یقینی طور پر (دلائل صحیح واجب الاتباع سے اس بات کو) جان لیتے واللہ تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے۔ پھر (مکرر تاکید کیلئے کہا جاتا ہے کہ) واللہ تم لوگ اس کو

الْيَقِينِ ۝٧ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝٨

ایسا دیکھنا دیکھو گے جو کہ خود یقین ہے۔ پھر (اور بات سنو کہ) اس روز تم سب سے نعمتوں کی پوچھ ہوگی

آیاتہا ۳ ــــــ (۱۰۳) سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ (۱۳) ــــــ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَالْعَصْرِ ۝١ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝٢ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

قسم ہے زمانہ کی (جس میں نفع و نقصان واقع ہوتا ہے) کہ انسان (بوجہ تضییع عمر کے) بڑے خسارہ میں ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے (کہ یہ کمال ہے)

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣

اور ایک دوسرے کو (اعتقاد) حق (پر قائم رہنے) کی فہمائش کرتے رہے اور ایک دوسرے کو (اعمال کی) پابندی کی فہمائش کرتے رہے

آیاتہا ۹ ــــــ (۱۰۴) سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ (۳۲) ــــــ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝١ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ۝٢

بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کیلئے جو پس پشت عیب نکالنے والا ہو (اور) رو در رو طعنہ دینے والا ہو جو (غایت حرص سے) مال جمع کرتا ہو اور (غایت حب و فرح سے)

ہرگز نہیں اگر تم یقینی طور پر جان لیتے کہ دنیا میں جو تم نے فخر کیا ہے قیامت میں اس پر کیا مواخذہ ہوگا۔ واللہ قیامت کے دن دوزخ کو دیکھو گے اور تم سب سے کھانے پینے پہننے کی سب نعمتوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

(سورۃ العصر) یہ سورت مکی ہے اس میں تین آیتیں چودہ کلمات اور اڑسٹھ ۶۸ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ زمانہ کی (سختیوں) اور تکالیف کی یا یہ کہ نماز عصر کی قسم ہے کافر اپنے عمل کے برباد ہوتے اور جنت نہ ملنے سے بڑے خسارے اور عذاب میں ہے یا یہ کہ بڑھاپے اور موت کے بعد نقصان عمل کی وجہ سے البتہ جو حضرات ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو توحید یا یہ کہ قرآن کریم پر ابھارتے رہے اور فرائض کی ادائیگی اور ترک معاصی اور مصائب پر صبر کی ترغیب دیتے رہے سو یہ حضرات نفع میں ہیں۔

(سورۂ ہمزہ) یہ سورت مکی ہے اس میں نو آیتیں اور چوراسی ۸۴ کلمات اور ایک سو اکسٹھ ۱۶۱ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایسے شخص کیلئے سخت عذاب ہے جو لوگوں کی پس پشت عیب جوئی کرنے والا ہو اور ان کے منہ پر طعنے دینے والا ہو۔ یہ آیت اخنس بن شریق یا یہ کہ ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبت کیا کرتا تھا اور آپ کے سامنے آپ کو طعنہ دیتا تھا اور جو دنیا میں مال جمع کرتا ہو اور گن گن کر رکھتا ہو۔

ــــــ (لباب النقول فی اسباب النزول) ــــــ

(سورۂ ہمزہ) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ لـ۔ ابن ابی حاتم نے حضرت عثمان رض اور ابن عمر رض سے نقل کیا ہے کہ ہم برابر سنتے

يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۝۳ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝۴ وَ

وہ خیال کر رہا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس سدا رہے گا ہرگز نہیں واللہ وہ شخص ایسی آگ میں ڈالا جائیگا جس میں جو کچھ پڑے وہ اس کو توڑ پھوڑ دے

مَا أَدْرٰكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝۵ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝۶ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى

اور آپ کو کچھ معلوم ہے وہ توڑ پھوڑ نے والی آگ کیسی ہے وہ اللہ کی آگ ہے جو (اللہ کے حکم سے) سلگائی گئی ہے جو کہ بدن کو لگتے ہی دلوں

الْأَفْئِدَةِ ۝۷ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُؤْصَدَةٌ ۝۸ فِيْ عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ ۝۹

تک جا پہنچے گی (اور) وہ آگ ان پر بند کر دی جاوے گی (اس طرح سے کہ وہ لوگ آگ کے بڑے بڑے لمبے لمبے ستونوں میں گھرے ہونگے

آیاتہا ۵ (۱۰۵) سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ (۱۹) رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝۱ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ کیا ان کی تدبیر کو (جو کہ ویرانی کعبہ کے بارے میں تھی)

فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝۲ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيْلَ ۝۳ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ

سرتاپا غلط نہیں کر دیا اور ان پر غول کے غول پرندے بھیجے جو ان لوگوں پر کنکر کی

مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝۴ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُوْلٍ ۝۵

پتھریاں پھینکتے تھے سو اللہ تعالیٰ نے ان کو کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح (پامال) کر دیا

وہ کافر خیال کر رہا ہے کہ اس کا مال دنیا میں اس کے پاس ہمیشہ رہے گا۔

واللہ وہ ایسی آگ میں ڈالا جائے گا جو کافروں کے لئے حق تعالیٰ نے سلگا رکھی ہے وہ آگ سب کچھ کھا کر دل تک پہنچ جائے گی اور وہ آگ کافروں پر اس طرح بند کر دی جائے گی کہ وہ لوگ اس کے ستونوں میں گھرے ہوں گے۔

(سورۃ الفیل) یہ سورت مکی ہے اس میں پانچ آیتیں اور تیئیس ۲۳ کلمات اور چھیانوے ۹۶ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حبشہ ملک والوں نے جو بیت اللہ کے منہدم کرنے کا ارادہ کیا تھا کہ حق تعالیٰ نے ان کے ساتھ معلوم فرمایا۔

کہ ان کی تدبیر کو سرتاپا غلط کر دیا اور ان پر بے شمار پرندے بھیجے۔ جو ان لوگوں پر پتھر کی کنکریاں پھینکتے تھے نتیجہ یہ ہوا اللہ تعالیٰ نے ان کو کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح نیست و نابود کر دیا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

یعنی کہ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ ابی بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اور سدی سے نقل کیا ہے کہ یہ اخنس بن شریق کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور ابن جریر نے نقل کیا ہے کہ یہ جمیل بن عامر جمحی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اور ابن منذر نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ امیہ بن خلف جس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو آپ کو طعنہ دیا کرتا تھا اس کے بارے میں یہ پوری سورت نازل ہوئی

آیاتہا ۴ (۱۰۶) سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ (۲۹) رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝۱ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝۲ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝۳ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝۴ ع ۳۱

چونکہ قریش خوگر ہو گئے ہیں یعنی جاڑے اور گرمی کے سفر کے خوگر ہو گئے ہیں تو اس نعمت کے شکر میں ان کو چاہیئے کہ اس خانہ کعبہ کے مالک کی عبادت کریں جس نے ان کو بھوک میں کھانے کو دیا اور خوف سے ان کو امن دیا

آیاتہا ۷ (۱۰۷) سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ (۱۷) رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝۱ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝۲

کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا ہے جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے۔ سو اگر آپ اس شخص کا حال سننا چاہیں تو سنیئے کہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے

(سورۃ قریش) یہ سورت مکی ہے اس میں چار آیتیں اور سترہ ۱۷ کلمات اور تہتر ۷۳ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قریش کو حکم دیجیئے تاکہ یہ توحید کو اختیار کر لیں یا یہ کہ میری نعمتوں کو ان کے سامنے بیان کیجئے تاکہ یہ توحید کی طرف مائل ہو جائیں جیسا کہ یہ سردیوں میں سفر یمن اور گرمیوں میں سفر شام کے خوگر ہو گئے ہیں یا یہ کہ جیسا کہ قریش پر گرمی اور سردی کا سفر گراں نہیں اسی طرح ان پر توحید بھی گراں نہیں۔

ان کو چاہیئے کہ اس خانہ کعبہ کے رب کی توحید اختیار کریں جس نے سات سالہ قحط کے بعد ان کا پیٹ بھرا یا یہ کہ جس نے ان سے بھوک مشقت اور سردی و گرمی کے سفر کی تکلیف کو دور کیا قریش سال میں دو مرتبہ سفر تجارت کیا کرتے تھے سردیوں میں یمن کی طرف اور گرمیوں میں ملک شام کی جانب اور دشمن کے خوف سے ان کو امن دیا یا یہ کہ حبشہ کے بادشاہ کے خوف سے ان کو امن دیا۔

(سورۂ ماعون) یہ سورت مکی ہے اس میں سات آیتیں پچیس ۲۵ کلمات اور ایک سو گیارہ ۱۱۱ حروف ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ کیا آپ نے عاص بن وائل سہمی کو نہیں دیکھا جو روز جزاء کو جھٹلاتا ہے اور یہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے یا یہ کہ یتیم کا حق نہیں دیتا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۂ قریش) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امام حاکم وغیرہ نے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے قریش کو سات ۷ باتوں میں فضیلت عطا فرمائی چنانچہ انہی میں بیان کیا کہ ان کے بارے میں مستقل طور پر سورۂ قریش نازل ہوئی کہ اس میں ان کے علاوہ اور کسی کا ذکر نہیں۔

(سورۂ ماعون) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الخ۔ ابن منذر نے طریف بن ابی طلحہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ۔ یہ آیت منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جب وہ نمازوں میں آتے تو مسلمانوں کو اپنی نمازیں دکھلاتے تھے اور جب غائب ہوتے تو چھوڑ دیتے اور مانگی ہوئی چیز کو روک لیتے تھے۔

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝۴ الَّذِيْنَ هُمْ

اور محتاج کو کھانا دینے کی (دوسروں کو بھی) ترغیب نہیں دیتا۔ سو (اس سے ثابت ہوا کہ) ایسے نمازیوں کیلئے بڑی خرابی ہے جو اپنی

عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝۵ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝۶ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷

نماز کو بھلا بیٹھتے ہیں (یعنی ترک کر دیتے ہیں)، جو ایسے ہیں کہ (جب نماز پڑھتے ہیں تو) ریاکاری کرتے ہیں اور زکوٰۃ بالکل نہیں دیتے

آیاتہا ۳ (۱۰۸) سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ (۱۵) رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲ اِنَّ شَانِئَكَ

بیشک ہم نے آپکو کوثر (ایک حوض کا نام ہے اور ہر چیز کثیر بھی اس میں داخل ہے) عطا فرمائی ہے سو (ان نعمتوں کے شکریہ میں) آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھیئے اور قربانی کیجیے۔ بالیقین

هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳

آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان ہے

اور محتاج کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا سو ان منافقوں کے لئے دوزخ میں سخت عذاب ہے۔ یعنی جو اپنی نمازوں میں لاپرواہی کرتے ہیں اور انہیں چھوڑے بیٹھے ہیں۔ کہ جب لوگوں کو دیکھتے ہیں تو نماز پڑھ لیتے ہیں ورنہ خیر۔ اور نیک کام سے روکتے ہیں یا یہ کہ زکوٰۃ اور معمولی سی چیز بھی نہیں دیتے۔

(سورۂ کوثر) یہ سورت مکی ہے اس میں تین آیتیں اور دس کلمات اور بیالیس حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا کی ہے اور قرآن بھی اسی میں سے ہے یا یہ کہ حوض کوثر عطا کی ہے تو اس شکریہ میں نماز پڑھیئے اور اپنے سینہ کو قبلہ کی طرف کریئے یا یہ کہ نماز میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھیئے یا یہ کہ رکوع اور سجود کامل طور پر کیجیئے تاکہ آپ کا سینہ مبارک ظاہر ہو جائے یا یہ کہ عید الضحیٰ کی نماز پڑھیئے اور قربانی ذبح کیجیئے۔ آپ کا دشمن یعنی عاص بن وائل ہمہ قسم کی بھلائی اہل و عیال اور مال و دولت سے بے نام و نشان ہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کا کوئی ذکر کرنے والا نہیں اور آپ کے کمالات ذکر ہوا کریں گے۔

وجہ یہ پیش آئی کہ جب حضور کے صاحبزادے حضرت عبداللہ کا انتقال ہوا تو اس وقت ان لوگوں نے آپ کو یہ طعنہ دیا تھا کہ آپ بے نام و نشان ہیں۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۂ کوثر) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بزار وغیرہ نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی سے نقل کیا ہے کہ کعب بن اشرف مکہ آیا تو قریش نے اس سے کہا کہ تو ان لوگوں کا سردار ہے کیا اس بے دین کو نہیں دیکھتا جو اپنی قوم سے علیحدہ ہو گیا اور یہ سمجھتا ہے کہ وہ ہم سے بہتر ہے حالانکہ ہم حج والے سقایہ اور سدانہ والے ہیں تو کعب نے کہا تم ان سے بہتر ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔

ف۔ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور ابن منذر نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ جب حق تعالیٰ نے حضور کے پاس وحی بھیجی تو قریش نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے کٹ گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

آیاتہا ۶ — (۱۰۹) سورۃ الکٰفرون مکیۃ (۱۸) — رکوعہا ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲ وَلَآ اَنْتُمْ

آپ (ان کافروں سے) کہہ دیجئے کہ اے کافرو (میرا اور تمہارا طریقہ متحد نہیں ہو سکتا اور) نہ (تو فی الحال) میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں۔ اور نہ تم میرے

عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۳ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝۴ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ

معبود کی پرستش کرتے ہو اور نہ (آئندہ استقبال میں) میں تمہارے معبودوں کی پرستش کروں گا اور نہ تم میرے معبودوں کی

(سورۂ کافرون) یہ سورت مکی ہے اس میں چھ آیتیں چھبیس کلمات اور ۹۴ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عاص بن وائل اور ولید بن مغیرہ وغیرہ نے حضور سے کہا تھا کہ آپ ہمارے معبودوں کو تسلیم کر لیں تو ہم آپ کے معبود کی عبادت شروع کر دیں۔

اس پر حق تعالیٰ نے فرمایا آپ ان استہزاء کرنے والے کافروں سے فرما دیجئے کہ نہ تو فی الحال میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں

(لباب النقول فی اسباب النزول)

اور ابن ابی حاتم نے سدی سے نقل کیا ہے کہ قریش کہا کرتے تھے کہ جب کسی کے لڑکے مر جائیں تو وہ بے نام ونشان ہو جاتا چنانچہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہو گیا تو عاص بن وائل بولا محمد صلی اللہ وسلم بے نام ونشان ہو گئے

اور بیہقی نے دلائل میں محمد بن علی سے اسی طرح نقل کیا ہے اور آپ کے صاحبزادے کا نام قاسم بیان کیا ہے۔

اور مجاہد سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت عاص بن وائل کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ اس نے کہا تھا کہ میں محمد صلی اللہ وسلم پر عیب لگانے والا ہوں۔

اور طبرانی نے سند ضعیف کے ساتھ ابوایوب سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا تو مشرکین ایک دوسرے کے پاس گئے اور بولے کہ اس بے دین کا سلسلہ نسب کٹ گیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور ابن جریر نے سعید بن جبیر سے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ یہ حدیبیہ کے دن نازل ہوئی جبریل امین آپ کے پاس آئے اور حکم دیا کہ قربانی کرو اور نماز پڑھو چنانچہ آپ نے عید کا خطبہ دیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور پھر اونٹ کو نحر کیا۔ امام سیوطی کہتے ہیں کہ اس روایت میں بہت ہی غرابت ہے

اور شمر بن عطیہ سے نقل کیا ہے کہ عقبہ بن ابی معیط کہا کرتا تھا کہ حضور کے کوئی لڑکا باقی نہیں رہے گا اور وہ ان کی نسل کٹی ہوئی ہے اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور ابن منذر نے ابن جریج سے نقل کیا ہے کہ جب حضرت ابراہیم انتقال فرما گئے تو قریش نے کہا حضور کا سلسلہ نسل ختم ہو گیا تو اس چیز سے آپ کو افسوس ہوا اس پر حق تعالیٰ نے آپ کی تسلی کیلئے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ

سورۂ کافرون بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ طبرانی اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ قریش نے حضور کو بلایا تاکہ

مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝۶

پرستش کرو گے　تم کو تمہارا بدلہ ملے گا اور مجھ کو میرا بدلہ ملے گا

اٰیَاتُہَا ۳ ——— (۱۱۰) سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۴) ——— رُکُوْعُہَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝۱ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب خدا کی مدد اور (مکہ کی) فتح (مع اپنے آثار کے) آپہنچے (یعنی واقع ہو جائے) اور (آثار جو اس پر متفرع ہونیوالے ہیں یہ ہیں کہ) آپ لوگوں کو اللہ کے دین (یعنی

دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝۲ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ

اسلام) میں جوق جوق داخل ہوتا ہوا دیکھ لیں　تو اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے اور اس سے استغفار کی درخواست کیجئے　وہ بڑا

كَانَ تَوَّابًا ۝۳

توبہ قبول کرنے والا ہے

اور نہ آیندہ کروں گا تم کو تمہارا دین یعنی کفر و شرک مبارک ہو اور میرے لئے میرا دین یعنی اسلام یہ آیت قتال سے منسوخ ہے کیونکہ حضور نے پھر ان سے قتال فرمایا۔

سورۂ والنصر، یہ سورت مکی ہے اس میں تین آیتیں اور تئیس ۲۳ کلمات اور ستر ۷۰ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جب دشمنوں کے خلاف خدا کی مدد آپہنچے اور مکہ فتح ہو جائے اور یمن والے اسلام میں جوق در جوق آنے لگیں۔

تو اس شکریہ میں آپ اپنے پروردگار کی خوب عبادت کیجئے چنانچہ اس سورت میں حضور کو عالم آخرت کے سفر سے مطلع کر دیا کہ اب وقت قریب آ گیا۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

آپ کو بہت مال دیدیں گے کہ جس سے آپ مکہ میں سب سے مالدار ہو جائیں اور جس عورت سے آپ چاہیں آپ کی شادی کر دیں مگر آپ ہمارے بتوں کو برا بھلا کہنا چھوڑ دیں اگر یہ نہیں کر سکتے تو ایک سال تک ہمارے معبودوں کی پرستش کر دیں اس پر حضور نے فرمایا دیکھتا ہوں میرے پاس میرے رب کا کیا حکم آتا ہے چنانچہ حق تعالیٰ نے سورۂ کافرون پوری اور یہ آیت قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ نازل فرمائی۔ اور عبدالرزاق نے وہب سے نقل کیا ہے کہ قریش نے حضور سے کہا یہ طے کر لو کہ ایک سال ہم آپ کا دین اختیار کر لیا کریں گے اور ایک سال آپ ہمارا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور ابن منذر نے اسی طرح ابو جہل سے نقل کیا ہے اور ابن ابی حاتم نے سعید بن مینا سے نقل کیا ہے کہ ولید بن مغیرہ عاص بن وائل اسود بن عبدالمطلب۔ اور امیہ بن خلف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ محمد جن کی ہم عبادت کرتے ہیں ان کی تم کر لو اور جس کی تم کرتے ہو اس کی ہم کر لیں دونوں اس معاملہ میں مشارکت اور صلح کر لیں اس پر حق تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی (سورۂ والنصر) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں بواسطہ معمر زہری سے نقل کیا ہے کہ جب فتح مکہ کے سال حضور نے مکہ مکرمہ پر حملہ کیا تو حضرت خالد بن ولید کو ایک دستے کے ساتھ مکہ کے نشیبی حصہ سے بھیجا چنانچہ انہوں نے قریش کی صفیں کاٹ ڈالیں پھر ان کو ہتھیار اٹھانے کا حکم دیا چنانچہ انہوں نے کفار سے ہتھیار اٹھا لئے تو وہ سب دین میں داخل ہو گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آیاتہا ۵ (۱۱۱) سورۃ اللھب مکیۃ (۶) رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ① مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ②

ابو لہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے۔ نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی (مال سے مراد سرمایہ اور ماکسب سے مراد اس کا نفع اور آخرت

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ③ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ④ فِيْ

میں) وہ عنقریب (مرنے کے متصل) ایک شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا وہ بھی اور اس کی بیوی بھی جو لکڑیاں لاد کر لاتی ہے (مراد خار دار لکڑیاں ہیں جن کا شان نزول میں ذکر ہے

جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ⑤

(واقعہ دوزخ میں) اس کے گلے میں ایک رسی ہوگی خوب بٹی ہوئی

(سورہ اللھب) یہ سورت مکی ہے اس میں پانچ آیتیں اور تیئیس ۲۳ کلمات اور ستتر ۷۷ حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حق تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا کہ اپنے قریبی کنبہ کو ڈرائیے آپ نے ان کو بلانے کے بعد کلمہ لا الہ الا اللہ کی دعوت دی اس پر ابو لہب بولا محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاتھ ٹوٹ جائیں کیا اسی لئے آپ نے ہم کو جمع کیا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ابو لہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور یہ وہ ذلیل وخوار ہو۔

یہ دنیوی مال واولاد آخرت میں اس کے کچھ کام نہیں آیا اور وہ آخرت میں شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا۔ اور اس کی بیوی ام جمیلہ بنت حارث بھی جو مسلمانوں اور کافروں میں چغلیاں لگایا کرتی یا یہ کہ جو خار دار لکڑیاں لاکر حضور کے اور مسلمانوں کے رستہ میں ڈال دیا کرتی تھی۔

دوزخ میں پہنچ کر اس کی گردن میں لوہے کی زنجیریں ہوں گی یا یہ کہ اس کی گردن میں ایک بٹی ہوئی رسی تھی جس سے گلا گھٹ کر وہ مرگئی۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورہ اللھب) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امام بخاریؒ وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر آواز دی چنانچہ آپ کے پاس قریش جمع ہو گئے آپ نے فرمایا کہ اگر میں تم سے یہ کہوں کہ دشمن صبح یا شام میں تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے سب نے کہا بے شک تب آپ نے فرمایا کہ میں تم کو سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں اس پر ابو لہب بولا آپ کا ناس ہو کیا اسی لئے آپ نے ہم کو جمع کیا ہے تب یہ پوری سورت نازل ہوئی۔

اور ابن جریر نے اسرائیل کے طریق سے یزید بن زید سے نقل کیا ہے کہ ابو لہب کی بیوی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے رستہ میں کانٹے ڈالتی تھی اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اور ابن المنذر نے عکرمہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

آیاتہا ۴ — سُوْرَةُ الْإِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ (۲۲) (۱۱۲) — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ② لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُولَدْ ③ وَ

آپ (ان لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ وہ یعنی اللہ (اپنے کمال ذات وصفات میں) ایک ہے اللہ (ایسا) بے نیاز ہے (کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور اسکے سب محتاج ہیں) اسکے اولاد نہیں اور

لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ ④

نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے

(سورۂ اخلاص) یہ سورت مکی ہے اس میں چار آیتیں اور پندرہ کلمات اور سینتالیس حروف ہیں۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قریش نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنے خدا کے بارے میں کچھ بیان کرو کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا اس پر یہ سورت نازل ہوئی کہ قریش سے فرما دیجئے کہ حق تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے۔
اور وہ ایسا سردار ہے کہ سب اس کے محتاج ہیں یا یہ کہ وہ کھانے۔ پینے سے بے نیاز ہے۔ یا یہ کہ اس کے پیٹ نہیں یا یہ مطلب ہے کہ اس کی ذات ہمہ قسم کے عیوب سے پاک ہے یا یہ کہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور سب کو کافی ہے اس کے کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے کہ وراثت میں ملک ملا ہو اور نہ کوئی بادشاہت میں یا یہ کہ صفات میں اس کے برابر ہے۔

(لباب النقول فی اسباب النزول)

(سورۂ اخلاص) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ترمذی حاکم اور ابن خزیمہ نے ابوالعالیہ کے طریق سے محمد بن کعب سے نقل کیا ہے کہ مشرکین نے حضور سے کہا اپنے پروردگار کا نسب بیان کرو اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ اور طبرانی اور ابن جریر نے جابر کی روایت سے اسی طرح نقل کیا ہے اور اس روایت سے سورت کے مکی ہونے پر استدلال کیا ہے۔
اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ یہود حضورؐ کے پاس آئے جن میں کعب بن اشرف اور یحییٰ بن اخطب تھا اور بولے اپنے پروردگار کی صفت بیان کرو۔ اور ابن المنذر نے قتادہ سے اور ابن جریر نے سعید بن جبیر سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور اس سے اس سورت کے مدنی ہونے پر استدلال کیا ہے۔
اور ابن جریر نے ابوالعالیہ سے نقل کیا ہے کہ قتادہ نے بیان کیا کہ مختلف لوگوں نے کہا کہ اپنے پروردگار کا نسب بیان کرو چنانچہ آپ کے پاس جبریلؑ یہ سورت لے کر آئے اور ابی بن کعب کی روایت میں جو مشرکین کا لفظ آیا ہے اس سے یہی مراد ہیں تو سورت مدنی ہے جیسا کہ ابن عباس رضؓ کی روایت اس پر دال ہے اور دونوں روایتوں میں جو تعارض ہو رہا تھا وہ ختم ہو گیا۔ مگر ابوالشیخ نے کتاب العظمۃ میں ابان کے واسطہ سے حضرت انس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ خیبر کے یہودی حضور کی خدمت میں آئے اور بولے کہ ابوالقاسم حق تعالیٰ فرشتوں کو حجاب کے نور سے اور آدم کو کھنکھناتی مٹی سے اور ابلیس کو دھکتی ہوئی آگ سے اور آسمان کو دھوئیں سے اور زمین کو پانی کے جھاگ سے پیدا کیا ہے تو آپ اپنے پروردگار کے بارے میں بتائیے حضورؐ نے ان کا کوئی جواب دیا تا آنکہ جبریل امین یہ سورت لے کر آئے

ایاتہا ۵ ——— (۱۱۳) سُوْرَۃُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ (۲۰) ——— رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ

آپ (اپنے استعاذہ کے لیے) کہئے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے

اِذَا وَقَبَ ③ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ④ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ

جب وہ رات آجاوے (اور شب میں شرور کا احتمال ظاہر ہے) اور (بالخصوص) گنڈے کی گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے

اِذَا حَسَدَ ⑤

جب وہ حسد کرنے لگے

ع ۵ ۳۸

(سورۃ الفلق) یہ سورت مکی ہے اور کہا گیا ہے کہ مدنی ہے اس میں پانچ آیتیں تیئیس کلمات اور اکہتر حروف ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرمائیے میں صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے اور رات کے شر سے جب وہ آکر چھا جائے اور گرہوں پر پڑھ پڑھ پھونک مارنیوالی جادوگرنیوں کے شر سے اور حاسد کے شر سے لبید بن اعصم یہودی نے حضور پر حسد میں جادو کر دیا تھا اس کے ابطال کے لئے حق تعالیٰ نے یہ سورتیں نازل کیں۔

——— (لباب النقول فی اسباب النزول) ———

(سورۃ معوذتین) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ل- امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں بواسطہ کلبی۔ ابو صالح۔ حضرت ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سخت بیمار ہوئے تو آپکے پاس دو فرشتے آئے ایک آپ کے سر مبارک کے پاس بیٹھا اور دوسرا پیروں کے پاس تو جو پیروں کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس نے اس فرشتہ سے جو کہ سر کے پاس تھا کہا آپ کو کیا محسوس ہوتا ہے اس نے کہا کہ تکلیف ہے وہ بولا کیا تکلیف ہے تو اس نے کہا جادو ہے وہ فرشتہ بولا کہ کس نے جادو کیا ہے اس فرشتہ نے کہا لبید بن اعصم یہودی نے کیا ہے وہ فرشتہ بولا کہ کس جگہ ہے اس فرشتہ نے کہا وہ فلاں خاندان کے کنوئیں میں پتھر کے نیچے ایک بالوں کے جوڑے میں ہے چنانچہ وہاں جاؤ اور اس کا پانی نکالو اور پتھر کو اٹھا کر اس جادو کو جلا دو چنانچہ جب صبح ہوئی تو حضور نے حضرات عمار بن یاسر رضؓ کو ایک جماعت کے ساتھ اس کنوئیں کے پاس بھیجا۔ تو اس کا پانی مہندی کی طرح سرخ ہو رہا تھا چنانچہ انہوں نے پانی نکالا اور پتھر کو اٹھا کر اس جادو کو نکال لیا۔ اور اس کو جلا دیا اور اس میں ایک تانت کا ٹکڑا بھی تھا جس میں گیارہ گرہیں تھیں اور آپ پر یہ دونوں سورتیں یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ نازل ہوئیں

چنانچہ جب اس پر ان سورتوں میں سے ایک ایک

آیت پڑھنا شروع کی

آیاتہا ۶ ـــــــ (۱۱۴) سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ (۲۱) ـــــــ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ② إِلٰهِ النَّاسِ ③ مِنْ

آپ کہئے (جس طرح کہ فلق میں گذرا کہ میں) آدمیوں کے مالک آدمیوں کے بادشاہ آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں وسوسہ ڈالنے

شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ④ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ⑤

پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥

خواہ وہ (وسوسہ ڈالنے والا) جن ہو یا آدمی (ہو)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ فرمائیے کہ میں جن وانس کے خدا جن وانس کے مالک اور جن وانس کے خالق کی پناہ لیتا ہوں۔

شیطان کے شر سے جو کہ جب انسان حق تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو وہ اس کے دل پر غلبہ کر کے اسے چھپا دیتا ہے اور جب حق تعالیٰ کو یاد نہیں کرتا تو وسوسہ ڈالتا ہے خواہ وہ انسانوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالے یا جنات کے دلوں میں۔

یہ دونوں سورتیں لبید بن اعصم یہودی کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا آپ نے جادو پر ان سورتوں کو پڑھا تو وہ اس طرح زائل ہو گیا جیسا کہ رسی کی گرہ کھل جاتی ہے

ـــــــ (لباب النقول فی اسباب النزول) ـــــــ

تو ایک ایک گرہ کھل گئی۔

اس کی اصلیت کے لئے بغیر سبب نزول کے ذکر کئے ہوئے صحیح میں شاہد موجود ہے اور نیز ان سورتوں کے نزول کے تذکرہ کے ساتھ شاہد موجود ہے۔

اور ابونعیم نے دلائل میں بواسطہ ابوجعفر رازی۔ ربیع بن انس۔ حضرت انس رض سے نقل کیا ہے کہ یہودیوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کے لئے کچھ حرکت کی جس سے آپ "سخت علیل" ہو گئے صحابہ کرام آپ کے پاس حاضر ہونے تو سمجھے کہ آپ بیمار ہیں چنانچہ جبریل امین معوذتین لے کر آپ کے پاس آئے اور آپ نے یہ سورتیں پڑھ کر جھاڑا جس سے آپ صحیح و تندرست ہو کر اپنے صحابہ کے پاس تشریف لے آئے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رب العالمین والصلوٰة والسلام علٰی سیدنا ولٰہ اٰدم اجمعین۔

آمین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

بروز جمعۃ المبارک

سیاسیات

ازالۃ الخفاء اُردو کامل در دو جلد مجلد	حضرت شاہ ولی اللہؒ	۲۷/۰۰
امامت عظمیٰ اُردو مجلد	علامہ سید رشید رضاؒ	۳/۰۰
احکام سلطانیہ اُردو مجلد	علامہ ابوالحسن ماوردیؒ	۶/۰۰

فقہ و عقائد

عقد الجید مترجم عربی مع اُردو مجلد		شاہ ولی اللہؒ	۲/۶۲
سعیدی بہشتی زیور مکمل و مدلل کاغذ گلیز مجلد		علامہ تھانویؒ	۱۸/۰۰
سعیدی بہشتی زیور مکمل و مدلل کاغذ رف مجلد		علامہ تھانویؒ	۱۲/۰۰
بہشتی زیور حصہ ۱۱ مع ضمیمہ مسمّٰی بہ بہشتی جوہر		علامہ تھانویؒ	۰/۶۶
فتاویٰ عبدالحیٔ اُردو کامل مبوب مجلد		مولانا عبدالحیٔؒ	۱۵/۵۰
فتاویٰ رشیدیہ کامل مبوب مجلد		مولانا رشید احمد گنگوہیؒ	۱۰/۵۰
احسن الفتاویٰ کامل مبوب مجلد		مولانا رشید احمد لدھیانوی	۱۳/۵۰
الحیلۃ الناجزہ مجلد (مسائل نکاح و طلاق)		علامہ تھانویؒ	۴/۵۰
مفید الوارثین مجلد (قانونِ وراثت)		مولانا اصغر حسینؒ	۳/۷۵
صفائی معاملات		علامہ تھانویؒ	۰/۵۰
آدابُ المساجد		مفتی محمد شفیع	۰/۵۶
تقویت الایمان		مولانا اسمٰعیل شہیدؒ	۰/۹۴
المہند علی المفند (عقائد علمائے دیوبند)		مولانا خلیل احمد	۰/۹۴
فاتحہ کا صحیح طریقہ		مولانا قاضی سید اسمٰعیل	۱/۰۰
حقوق الاسلام		علامہ تھانویؒ	۰/۳۰
مفتاح الجنۃ	۱/۰۰	خلاصۃ الفقہ	۰/۹۰
راہِ نجات	۰/۳۰	خلاصۃ النکاح	۰/۷۵

تصوّف

فیوض الحرمین مترجم عربی مع اُردو مجلد	شاہ ولی اللہؒ	۴/۵۰
خیر کثیر مترجم عربی مع اُردو مجلد	شاہ ولی اللہؒ	۶/۰۰
البلاغ المبین مترجم فارسی مع اُردو مجلد	شاہ ولی اللہؒ	۴/۵۰
تحفۃ الموحدین مترجم فارسی مع اُردو	شاہ ولی اللہؒ	۱/۰۰
منہاج العابدین اُردو مجلد	امام غزالیؒ	۶/۰۰
تبلیغ دین اُردو مجلد	امام غزالیؒ	۳/۳۷
معرفتِ الٰہیہ اُردو مجلد	شاہ عبدالغنی پھولپوریؒ	۹/۰۰

الناشر
کلام کمپنی
تیرتھ داس روڈ۔ مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

لغات

مفتاح اللغات عربی اُردو ڈکشنری مع ضرب الامثال و محاورات مجلد (ابو الفتح عزیزی)	۱۰/۰۰
لغات القرآن عربی اُردو لغاتِ قرآن مجلد (قاری احمد)	۶/۵۰

اصُول تفسیر حدیث و فقہ

التحریر فی اصول التفسیر اُردو مجلد (مولانا محمد مالک استاذ الحدیث ٹنڈو الٰہ یار)	۶/۵۰
الفوز الکبیر فی اصول التفسیر مترجم فارسی عربی اُردو مع فتح الخبیر مترجم عربی اُردو (شاہ ولی اللہؒ)	۶/۵۰
اصُول حدیث اُردو مجلد (مولانا امجد العلی صاحب سابق استاذ الحدیث مطلع العلوم رامپور)	۸/۰۰
اصُول فقہ اُردو مجلد (مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی کاندھلوی)	۶/۵۰
احسن المسائل ترجمہ اُردو کنز الدقائق (مولانا محمد احسن صدیقی صاحب)	۸/۵۰
ترمذی شریف مترجم عربی مع اُردو کامل در دو جلد مجلد (امام ترمذیؒ)	۳۶/۰۰
صحیح بخاری شریف مترجم عربی مع اُردو کامل در تین جلد مجلد (امام بخاریؒ)	۵۶/۲۵
صحیح مسلم شریف مترجم عربی مع اُردو کامل در تین جلد مجلد (امام مسلمؒ)	۵۴/۰۰
سنن ابو داؤد شریف مترجم عربی مع اُردو کامل در تین جلد مجلد (امام ابو داؤدؒ)	۴۵/۰۰
مشکوٰۃ شریف مترجم عربی مع اُردو کامل در تین جلد مجلد (شیخ ولی اللہؒ)	۳۳/۷۵
انتخاب صحاح ستہ مترجم عربی مع اُردو کامل مجلد (مولانا امجد العلی)	۹/۷۵
مؤطا امام محمد مترجم عربی مع اُردو کامل مجلد (امام مالکؒ بروایت امام محمدؒ)	۱۰/۵۰
مسند امام اعظم مترجم عربی مع اُردو کامل مجلد (امام ابو حنیفہؒ)	۱۰/۵۰
کتاب الآثار مترجم عربی مع اُردو کامل مجلد (امام اعظمؒ بروایت امام محمدؒ)	۱۰/۵۰
ریاض الصالحین مترجم عربی مع اُردو کامل در دو جلد مجلد (امام نوویؒ)	۲۴/۰۰
موضوعات کبیر مترجم عربی مع اُردو کامل مجلد (ملا علی قاریؒ)	۸/۰۰

تجرید صحیح بخاری اُردو مجلد	۸/۰۰	کتاب الایمان اُردو	۰/۷۵
سنن دارمی شریف اُردو مجلد	۱۲/۰۰	کتاب الطہارۃ اُردو	۰/۷۵
کتاب الاخلاق مترجم اُردو مجلد	۳/۰۰	کتاب الصلوٰۃ اُردو	۰/۷۵
کتاب المعاشرت اُردو مجلد	۲/۲۵	کتاب الزکوٰۃ اُردو ۱/۰۰ کتاب الجہاد	۰/۷۵

الناشر

کلام کمپنی

تیرتھ داس روڈ۔ مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

قرآن مجید و پنجسورے شریف

نور افزا قرآن مجید دو ترجمہ والا مع کامل تفسیر اردو عکسی۔ سائز طول ۱۰ انچ عرض ۷ انچ صفحات ۹۴۴
ترجمہ اول: شیخ الہند مولانا محمود حسن (اسیر مالٹا)۔ ترجمہ دوم: حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی

حوالہ نمبر ۳۴۳ الف قسم اول مجلد پارچہ ۲۵-۰۰ حوالہ نمبر ۳۴۴ الف قسم دوم مجلد پارچہ ۱۹-۰۰
" ۳۴۳ ب " مجلد پشتہ چرم ۲۷-۰۰ " ۳۴۴ د علیحدہ علیحدہ پارے مجلد ۳۰-۰۰
" ۳۴۳ پ " مجلد پلاسٹک کور ۲۸-۰۰ " ۳۴۵ الف قسم سوم مجلد پارچہ ۱۴-۰۰
" ۳۴۳ د " علیحدہ علیحدہ پارے مجلد ۳۶-۰۰ " ۳۴۵ د " علیحدہ علیحدہ پارے مجلد ۲۶-۰۰

نور افزا قرآن مجید معریٰ عکسی۔ سائز طول ۱۰ انچ۔ عرض ۷ انچ، صفحات ۴۳۲
دلکش کتابت، معیاری صحت، دیدہ زیب طباعت، ہر سطر کے نیچے باریک لائن

حوالہ نمبر ۳۰ الف قسم اول مجلد ۸-۲۵ حوالہ نمبر ۳۳ الف قسم دوم مجلد ۶-۰۰
" ۳۰ د " مجلد علیحدہ پارے ۲۰-۰۰ " ۳۳ د " علیحدہ علیحدہ پارے مجلد ۱۶-۰۰

نور افزا حمائل شریف معریٰ عکسی - سائز طول ۷ انچ، عرض ۴½ انچ صفحات ۴۳۶
دلکش کتابت، طباعت دیدہ زیب اور صحت معیاری ہے۔ ہر سطر کے نیچے باریک لائن ہے۔

حوالہ نمبر ۲۲ الف قسم اول مجلد ۵-۰۰ حوالہ نمبر ۲۳ الف قسم دوم مجلد ۴-۰۰

نور افزا حمائل شریف معریٰ عکسی جیبی، سائز طول ۴¾ انچ، عرض ۳ انچ، صفحات ۴۳۲
آفسٹ کے ذریعہ طباعت اور ہر سطر کے نیچے باریک لائن ہے زیر طبع

نور افزا قرآن مجید معریٰ چوبیس قلم کلاں سائز مجلد ۷-۵۰	دعا گنج العرش مترجم کمل ۲۵-۰۰
" پندرہ سطری متوسط سائز مجلد ۴-۵۰	دعا گنج العرش مترجم عکسی رنگین ۳۷-۰۰
" دس سطری متوسط سائز مجلد ۳-۷۵	دعا گنج العرش مترجم عکسی ۹-۰۰
" پنج سطری متوسط سائز مجلد ۲-۳۷	سورۃ یٰسین شریف مترجم عکسی رنگین ۲۵-۰۰
نور افزا دوازدہ سورہ شریف مترجم کلاں عکسی مجلد ۲-۵۰	سورۃ یٰسین شریف مترجم عکسی ۹-۰۰
" خورد عکسی مجلد ۲-۰۰	سورۃ کہف مترجم عکسی رنگین ۳۷-۰۰
نور افزا پنج سورہ شریف مترجم خورد مجلد ۱-۰۰	سورۃ فتح مترجم عکسی رنگین ۱۲-۰۰
" دہ سورہ شریف معریٰ کلاں مجلد ۱-۱۲	سورۃ انعام معریٰ کلاں عکسی ۲۸-۰۰

الناشر
کلام کمپنی
تیرتھ داس روڈ۔ مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی

وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝

تفسیر ابن عباس رضؓ اردو

مع

لباب النقول فی اسباب النزول

و

ترجمہ قرآن مجید حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

جلد سوم

مصنف

ترجمان القرآن امام المفسرین حضرت عبداللہ بن عباسؓ القرشی الہاشمی المتوفی ۶۸ھ

مولف لباب

علامہ دوراں، جامع معقول ومنقول جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطیؒ المتوفی ۹۱۱ھ

مترجم

مولانا عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی استاذ دار العلوم ٹنڈو اللہ یار

الناشر

کلام کمپنی

مقابل مولوی مسافر خانہ۔ کراچی ۱